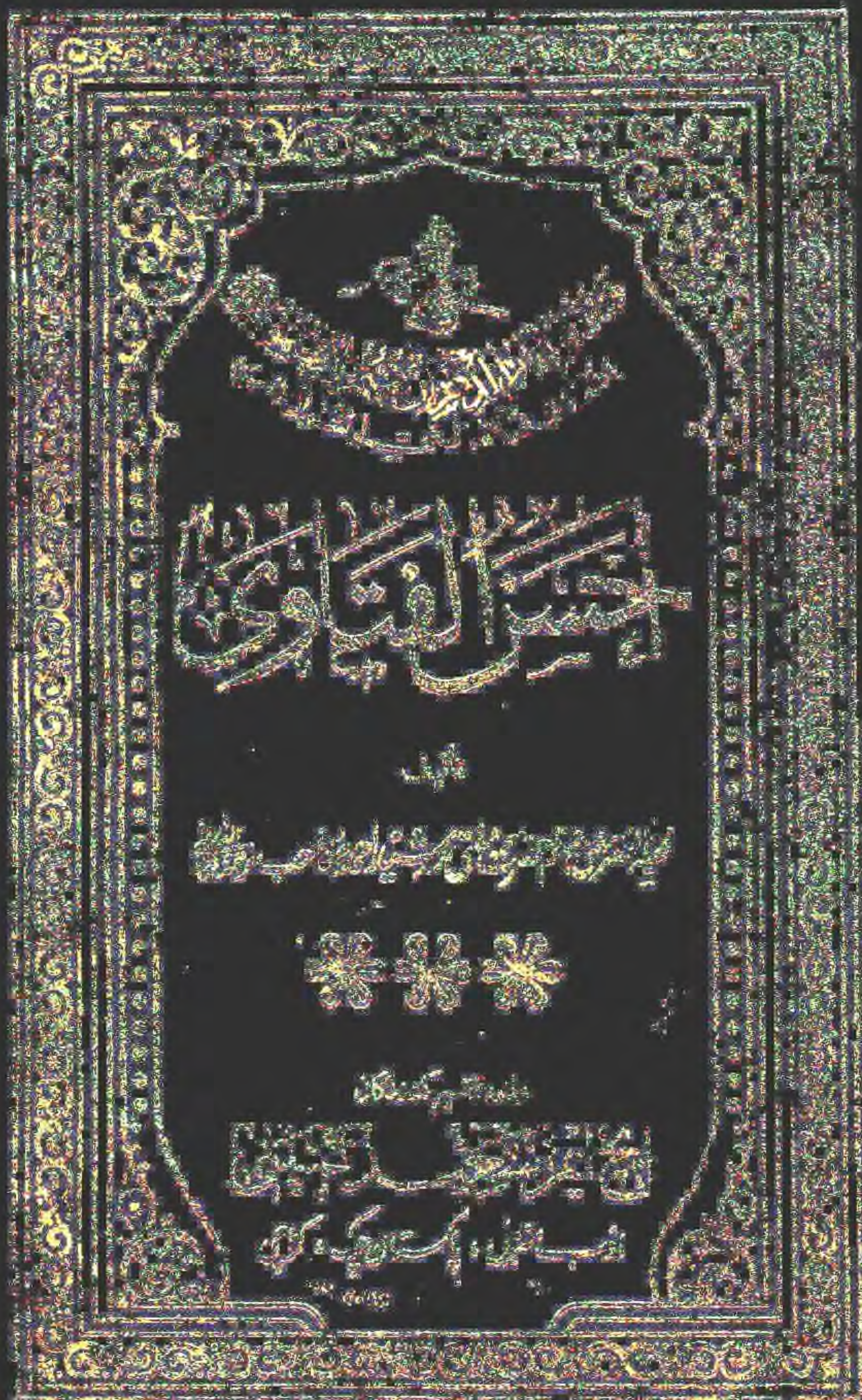






فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٩﴾
لَمَّا شَفَاءَ الْعِصْحِ السَّوَالِ ﴿٦٩﴾

أَسْنُ الْفَتَاوَى

بِحذف مكررات وتخریجات فرائض مسائل غیر مهمه

جلد ۲

(۱۸)

فقیہ العصر مفتی اعظم مفتی رشید احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ

(وحد تقسیم کنندگان)

الحاج اہم سعید کھٹکی
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

کتبہ محمد فاروق سکسٹرا

نام کتاب ——— احسن الفتاویٰ

جلد ——— دوم

زیر اہتمام ——— ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

ضخامت ——— ۵۶۴ صفحات

کتابت ——— محمد فاروق خطاط کراچی

تعداد ——— ایک ہزار

پرسیں ——— ایجوکیشنل پریس کراچی

سن طبع ——— سنہ ۱۴۰۰ھ

طبع بازارِ دشم ——— ۱۳۲۵ھ

(ملنے کا پتہ) ———

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل پارک سٹراچوک کراچی

فہرست مضامین حسن الفتاویٰ جلد دوم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰	شرمگاہ میں انگلی داخل کرنا ناقض وضو ہے	۹	کتاب الطہارۃ
۲۱	زکام اور رمد کے پانی کا حکم	۱۰	زبان سے وضو کی نیت کرنا مستحب ہے
۲۲	اصلاح مسئلہ بالا	۱۱	بدن نیت نہانے سے وضو ہو جائے گا
۲۳	پاخانہ کے مقام سے کیڑا نکلنا ناقض وضو ہے	۱۲	وضو سے قبل اعوذ باللہ پڑھنا
۲۴	توہم قاعد کے ناقض وضو ہونے کی صورتیں	۱۳	وضو میں ہر عضو پر بسم اللہ پڑھنا
۲۵	دریدی انجکشن ناقض وضو ہے	۱۴	گھر سے وضو کر کے مسجد میں آنا افضل ہے
۲۶	وضو کے دوران گھٹنے کھل جانا	۱۵	تحقیق مسح گردن
۲۷	کسی کا ستر دیکھنے سے وضو نہیں جاتا	۱۶	وضو میں انگلیوں کا خلال سنت مؤکدہ ہے
۲۸	نماز میں منہ کی آواز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۱۷	وضو میں دلاء اور ہر عضو پر دُعا
۲۹	وضو کے بعد تولیہ سے پونچھنا	۱۸	مسواک کا ایک بالشت ہونا مستحب ہے
۳۰	فرج خاج میں انگلی لگانا ناقض وضو نہیں	۱۹	اعضاء وضو کو تین بار سے زیادہ دھونا
۳۱	پانی اور مٹی دونوں نہ ہوں تو کیا کرے؟	۲۰	وضو میں ڈاڑھی کے بالوں کو تر کرنا
۳۲	ناخن پالش وضو اور غسل سے مانع ہے	۲۱	وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا
۳۳	کتب تفسیر و حدیث کو بے وضو چھونا	۲۲	حالت وضو میں قبلہ کی طرف تھوکنا
۳۴	خون نکالنا ناقض وضو ہے	۲۳	جس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں وہ وضو کیسے کرے؟
۳۵	رُسے والے خون کے ناقض وضو ہونے کی تفصیل	۲۴	جرمانہ کے لوٹے سے وضو کرنا
۳۶	گرمی دانہ کے پانی کا حکم	۲۵	نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کے لئے وضو سے نماز
۳۷	وضو کے بعد شک غیر معتبر ہے	۲۶	اخبار میں لکھی ہوئی آیات کو بلا وضو چھونا
۳۸	با وضو ہونے میں شک کا حکم	۲۷	قرآن کے ٹیپ یا پلیٹ کو بے وضو ہاتھ لگانا
۳۹	باب الغسل	۲۸	بلا وضو قرآن کے خالی صفحہ کو ہاتھ لگانا
۴۰	جنب کو بغیر کلی پانی پینا مکروہ ہے	۲۹	روغن چھڑائے بغیر وضو نہ ہوگا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰	جنب نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا	۳۰	غسل میں غرغہ ضروری نہیں
	جنب کا ایسے برتن میں ہاتھ ڈالنا {	۳۱	منہ بھر کر پانی پینے سے کلی کا فرض ادا ہو گیا
	جس میں نل کا پانی گر کر رہ رہا ہو، }	"	خلوت میں برہنہ نہانا جائز ہے
۳۱	غسل کے پانی کی چھینٹوں کا حکم	۳۲	حالت نفاس میں احتلام ہو جائے تو غسل فرض نہیں
"	بچہ پانی میں ہاتھ ڈال دے	"	غسل میں مصنوعی دانت کا حکم
۳۲	بکری کنویں سے زندہ نکل آئی	۳۳	غسل میں کلی بھول جانا
"	کنویں میں گوبر گر جانے کا حکم	"	حالت جنابت میں سلام کہنا جائز ہے
۳۳	کھلی مرغی کا جھوٹا مکروہ ہے	"	منی کو ہاتھ رک دیا اور شہوت ختم ہونے کے بعد نکال دی
"	ماہِ شمس کی کراہت کی شرائط	۳۴	بلا شہوت منی نکلنے سے غسل فرض نہیں
۳۴	پانی میں رنگ کی بو آگئی تو اس سے وضو درست ہو	"	حالت جنابت میں وضو سے فائدہ ؟
"	برتن میں مینگنی گرنے سے پانی ناپاک ہو جائے گا	۳۵	غسل بیٹھ کر کرنا اولیٰ ہے
۳۵	دہ درہ حوض کی پیمائش	"	بغیر غسل کئے دوسری بار جماع کرنا
"	چھوٹے حوض میں پاک آدمی کا داخل ہونا	"	غسل میں عورت کے بالوں کا حکم
۳۶	شیعہ یا مرزائی سے پانی لے کر وضو کرنا	۳۶	حالت جنابت میں تہہ کو دودھ پلانا اور کھانا پکانا
"	حکم ماہِ المراحیض اذا تکرر وتحتل	"	جنب کا ترجمہ قرآن اور کتب شرعیہ کو چھونا
۳۷	چشمہ دار کنواں پاک کرنے کا طریقہ	۳۷	غسل میں فرج خارج کا دھونا فرض ہے
۳۸	چھوٹا حوض پاک کرنے کا طریقہ	"	غسل خانہ میں دخول و خروج کا طریقہ اور دعا
۵۰	دستی نلکے کی تطہیر	۳۸	حالت جنابت میں بال اور ناخن کا ٹٹنا
۵۱	مٹکے کے ناپاک پانی میں پاک پانی {	"	حالت جنابت میں ذکر و تلاوت کا حکم
	ڈال کر بہا دینے سے پاک ہو جائے گا }	"	غسل میں ناک کے اندر پانی پہنچانے کی حد
۵۲	گٹر کے قریب کنواں کھودنا	۳۹	باب المیاء
۵۳	گدھے اور گھوڑے کے جھوٹے کا حکم	"	کنویں میں ناپاک چیز گر گئی اور نکل نہیں سکتی
۵۴	باب الیتیم	"	کنویں میں جوتہ گر گیا
"	پانی کی موجودگی میں فوت دقت کے خوف سے تیمم جائز نہیں	۴۰	استعمل پانی کا حکم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۸	حائضہ پر دم کرنا	۵۴	سردی میں پانی گرم کرے تو وقت جاتا رہے گا
"	ایام عادت کے بعد خون آنا	۵۵	ریل گاڑی میں تیمم کا حکم
"	ایام عادت کے بعد خون بند ہو گیا	۵۶	غسل کا تیمم وضو کے لئے بھی کافی ہے
۶۹	حیض بند ہونے سے کتنی دیر بعد ہمبستری جائز ہے؟	"	جنب سردی سے مرض کا خطرہ ہو تو تیمم جائز ہے
۷۰	خون بند ہونے پر نماز اور روزہ فرض ہونے کی تفصیل	"	ہاتھوں پر زخم ہوں تو تیمم کرے
۷۱	حالت حیض میں دینی کتابیں دیکھنا	۵۷	تیمم کن چیزوں پر جائز ہے؟
"	حالت حیض میں آیۃ الکرسی پڑھنا	۵۸	تیمم میں ڈاڑھی کا خلال سنت ہے
"	اسقاط کے بعد آنے والے خون کا حکم	"	وضو کے اکثر اعضاء پر زخم ہوں تو تیمم کرے
۷۲	مستحاضہ کا حکم	۵۹	نماز جنازہ اور سنت مؤکدہ کے لئے تیمم
۷۳	احکام المعذور	"	تلاوت کیلئے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں
"	پیشاب کے سوراخ میں روئی بھر لی	۶۱	باب المسح علی الخفين والجيرة
"	قطرہ کے مریض کیلئے نماز پڑھنے کا آسان طریقہ	"	موزوں پر جواز مسح کی شرائط
۷۴	معذور کا وضو اور کپڑے	"	موزوں پر مسح کے احکام
۷۵	معذور کے کپڑوں کا حکم	۶۲	پلستر پر مسح جائز ہے
۷۵	مریض کے ناپاک کپڑے بدلنا مشکل ہو	۶۳	پٹی پر مسح کے بعد پٹی گر گئی
۷۶	حکم معذور میں دخول معلوم کرنے کا آسان طریقہ	"	اوپر کی پٹی گر جائے تو پچھلی پٹی پر عادتہ مسح واجب نہیں
۷۸	معذور اشراق کے وضو سے ظہر پڑھ سکتا ہے	۶۴	پھایہ پر مسح کا حکم
"	انفلات یح کے مریض کا سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا	"	زخم کے لئے پانی مضر ہو تو مسح کرے
۷۹	دخول وقت کے بعد لحوق عذر	"	منعل جرابوں پر مسح
"	مرض سیلان میں حفاظت وضو کی مفید تدبیر	۶۵	چرمی موزہ کے نیچے جراب ہو تو مسح جائز ہے
۸۰	قعدہ اور سجدہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہو { تو کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے }	"	پلاسٹک کے موزہ پر جراب ہو تو مسح جائز نہیں
"	سوال مشل بالا	۶۷	باب الحيض
"		"	حالت حیض میں ذکر جائز ہے
"		"	حائضہ کے لئے تعلیم و تہذیب کا حکم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۵	اسپرٹ کا حکم	۸۲	باب الانجاس
۹۶	نجاست غلیظہ بقدر درجہ کادھونا واجب نہیں	۸۲	انگریزوں کے پرانے کپڑوں میں نماز پڑھنا
۹۷	بال اتارنے کے لئے مرغی کو گرم پانی میں ڈالنا	۸۳	گندے پانی سے بنا ہوا شہد
۹۸	ٹونٹی سے پانی ڈالا جائے تو طہارت کے لئے عشر ثلث شرط نہیں	۸۳	تلاوت کے لئے لباس کی طہارت ضروری نہیں
۹۹	ناپاک کپڑے کی نمی پاک کپڑے کو لگ گئی	۸۴	دھوبی کی دھلائی کا حکم
۱۰۰	کپڑا دھو کر ناپاک رستی پر ڈالا تو ناپاک نہ ہوگا	۸۴	ڈرائی کلیں
۱۰۱	ناپاک بستریسینہ سے بھیگ گیا	۸۵	پرندوں کی بیٹ کا حکم
۱۰۲	نجاست لگنے کے بعد پھیل گئی	۸۵	انڈیا باہر سے ناپاک ہے
۱۰۳	نجاست خشک ہو کر ہلکی ہو گئی	۸۶	کتے کے بدن کی چھینٹیں پاک ہیں
۱۰۴	کتے کا جھوٹا برتن پاک کرنے کا طریقہ	۸۷	حلال جانور کے پیشاب کا حکم
۱۰۵	بھنگ پاک ہے	۸۷	دودھ پاک کرنے کا طریقہ
۱۰۶	بخس قالین پر گیل پادوں پر پڑ گیا	۸۸	جگالی بخس ہے
۱۰۷	دھوبی کے بدن اور کپڑوں کا حکم	۸۸	فرش خشک ہو جانے سے پاک ہو جاتا ہے
۱۰۸	نجاست مانع صلوٰۃ کی تفصیل	۸۹	نجاست غلیظہ کی قدر عفو کی تحقیق
۱۰۹	سوتے شخص کی رال پاک ہے	۸۹	بخس دودھ جانور کو پلانا
۱۱۰	فصل فی الاستنجاء	۹۰	سوال مثل بالا
۱۱۱	استنبار کا معہود طریقہ	۹۱	مردار کی چربی سے بنا ہوا صابن پاک ہے
۱۱۲	صرف ڈھیلے سے استنبار پر اکتفا کرنا	۹۲	فرش اور قالین پاک کرنے کا طریقہ
۱۱۳	وضو کے بعد استنبار کرنا	۹۳	دودھ میں مینگنی گر گئی
۱۱۴	کاغذ سے استنبار کرنا	۹۳	استنبار کا ڈھیلا سوکھنے سے پاک نہیں ہوتا
۱۱۵	استنبار سے عاجز کا حکم	۹۴	مور کی بیٹ ناپاک ہے
۱۱۶	کتاب الصلوٰۃ	۹۴	اگر کپڑا دھونے سے نجاست کا اثر نہ جائے
۱۱۷	عصر کے مستحب وقت کی تحقیق	۹۵	ناپاک روغن سے رنگی ہوئی لکڑی
۱۱۸	طویل النهار مقامات پر اوقات نماز و روزہ	۹۵	مٹی کا تیل پاک ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۵	علامت غروب	۱۱۵	تخریج اوقات و سمت قبلہ کے قواعد اور قطبین کے قریب اوقات نماز کی تعیین کا ضابطہ،
۱۲۶	مغرب اور عشاء کے درمیان وقت کی کوئی تحدید نہیں رسائل	۱۲۷	شکاگو میں اوقات صبح صادق و مغرب
۱۲۷	شرح الصلوات فی الفرق بین صلوٰتی الفجر والعصر	۱۲۸	ہوسٹن کا نقشہ اوقات نماز
۱۲۷	صبح صادق	۱۲۹	لاڑکانہ اور مکہ مکرمہ میں وقت صبح صادق
۱۵۷	باب الاذان و الاقامة	۱۳۰	لاہور میں وقت صبح صادق
۲۷۵	بیٹھ کر اذان مکروہ تحریمی ہے	۱۳۱	قول شفیق احمر مفتی بہ ہے
۲۷۶	بدون رضا مؤذن اقامت کہنا	۱۳۱	بوقت طلوع نماز فجر صحیح نہیں،
۲۷۶	بچے کے کان میں اذان کا وقت	۱۳۱	نماز فجر و عصر میں طلوع و غروب کا حکم
۲۷۷	بچے کے کان میں اقامت کہنا	۱۳۱	نماز فجر ابتداء طلوع تک پڑھی جاسکتی ہے
۲۷۷	اذان بلال و ابن ام مکتوم کے درمیان فاصلہ	۱۳۵	بوقت طلوع سجدہ تلاوت
۲۷۷	اذان نو مولود میں بھی استقبال قبلہ اور دائیں بائیں التفات سنت ہے	۱۳۵	بعد نماز عصر سجدہ تلاوت جائز ہے
۲۷۸	اذان میں درود شریف، شہادت رسالت کی بجائے اذان کے بعد پڑھو	۱۳۶	اوقات مکروہہ میں نماز جنازہ
۲۷۹	مسجد میں جماعت کے بعد منفرد کے لئے اقامت کہنا مکروہ ہے	۱۳۷	نصف النہار شرعی و عرفی کی پہچان اور ان کے احکام
۲۸۱	نماز کے لئے مواقع اذان و اقامت کی تفصیل	۱۳۸	رمضان میں نماز مغرب میں تاخیر کرنا
۲۸۱	بدول اذان کے جماعت کرنا	۱۳۹	نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وقت نکل چکا تھا
۲۸۲	اذان و اقامت کے لئے کوئی جگہ معین نہیں	۱۴۰	اوقات نماز کی تعیین گھنٹوں سے ممکن نہیں
۲۸۳	عورت بلا اقامت نماز پڑھے	۱۴۰	اوقات نماز کے نقشے
۱۲۵	اجرت پر اذان و اقامت کا ثواب ملے گا یا نہیں؟	۱۴۱	نماز فجر کا مستحب وقت
		۱۴۱	طلوع کے بعد اور غروب قبل کے مکروہ وقت کی مقدار
		۱۴۲	مثیل ثانی تک تاخیر ظہر میں کراہت کی تحقیق
		۱۴۳	جماعت عصر مثلیں سے قبل ہو تو کیا کرے؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۳	بوقتِ اذان خاموش رہنا مستحب ہے	۲۸۳	مسجد کے اندر اذان دینا
۲۸۴	بوقتِ اذان کانوں میں انگلیاں نہ دبی میں مضائقہ نہیں	۲۸۴	اذان و اقامت کا صحیح طریقہ
۲۸۵	کلماتِ اذان میں تقدیر و تاخیر ہو جانا	۲۸۵	اذان و اقامت کی تکبیریں برابر پر پیش پڑھنا غلط ہے
۲۸۶	اذان سے کوئی کلمہ چھوٹ جائے تو اذان بولٹائے	۲۸۶	بوقتِ اقامت ہاتھ باندھنا خلافِ سنت ہے
۲۸۶	اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ چھوڑ دیا	۲۸۶	اذان کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں
۲۸۷	کلمہ اذان میں توقف کیا تو اعادہ مستحب ہے	۲۸۷	رسالہ
۲۸۷	اذان سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑے	۲۸۷	ارشاد الانام بحواب از الالہ الامام
۲۸۸	فاسق کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے	۲۸۸	باب استقبال القبلة
۲۸۸	ڈاڑھی کٹا نیوالے کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے	۲۸۸	حد الاخراج عن القبلة
۲۸۹	سو خور اور ڈاڑھی سنڈ اذان نہیں دے سکتا	۲۸۹	شکاگو کی سمت قبلہ
۲۸۹	بوقتِ اذان تلاوت چھوڑ دینا مستحب ہے	۲۸۹	ہوسٹن کی سمت قبلہ
۲۹۰	نابالغ کی اذان خلافِ اولیٰ ہے	۲۹۰	نیویارک کی سمت قبلہ
۲۹۰	ایک شخص کا دو مسجدوں میں اذان دینا	۲۹۰	جہلم کی سمت قبلہ
۲۹۱	اذان میں لفظ "اللہ" کو زیادہ کھینچنا غلط ہے	۲۹۱	سمت قبلہ ٹورنٹو
۲۹۱	اذان قبل از وقت کا اعادہ ضروری ہے	۲۹۱	سمت قبلہ نیو برسی
۲۹۱	تہجد کے لئے اذان منسوخ ہے	۲۹۱	سمت قبلہ لندن
۲۹۱	اذان کے بعد مسجد سے جانا	۲۹۱	سمت قبلہ وینیگ
۲۹۲	متعدد اذانوں میں کس کا جواب دے؟	۲۹۲	استقبالِ حطیم سے نماز نہیں ہوگی
۲۹۲	اذان کے ساتھ جواب نہیں دیا تو بعد میں دے	۲۹۲	قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کرے؟
۲۹۲	متنفل کی اقامت مکروہ ہے	۲۹۲	مکہ مکرمہ میں استقبالِ کعبہ کا حکم
۲۹۳	لاؤڈ اسپیکر پر اذان میں بھی	۲۹۳	نماز کے اندر قبلہ سے سینہ پھر جانے کا حکم
۲۹۳	دائیں بائیں التفات سنت ہے	۲۹۳	رسالہ
۲۹۳	اقامت میں بھی دائیں بائیں التفات سنت ہے	۲۹۳	المشرقی علی المشرقی
۲۹۳	ریل گاڑی میں اذان کہنا	۲۹۳	ارشاد العابد الی تخریج الاوقات و توجہ المساجد

بِسْمِ اللّٰهِ التَّحَنُّنِ الْخَصِيمِ کتاب الطہارۃ

زبان سے وضو کی نیت کرنا مستحب ہے :

سوال : وضو کرتے وقت جو نیت کرتے ہیں زبان سے کرنا ثابت ہے یا نہیں ؟ بیٹو! توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصّواب

مستحب ہے۔ قال فی التّوہید من ادایہ الجمع بین نیتہ القلب وفعل اللسان وفی الشرح

ہذا رتبۃ وسطی بین من سنّ التلفظ بالنیۃ و بین من کوہہ لعدم نقلہ عن السلف (رد المحتار ص ۱۸)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۸، رمضان سنہ ۱۴۳۳ھ

بدون نیت نہانے سے وضو ہو جائے گا :

سوال : بغیر کسی نیت کے یونہی نہالیا جائے یا سمندر میں شیر لیا جائے تو کیا وضو خود بخود

ہو جائیگا ؟ اگر ہو جائیگا تو کیا سر کا مسح بھی ہو جائیگا ؟ بیٹو! توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصّواب

وضو مع مسح صحیح ہو جائیگا، البتہ بدون نیت کے ثواب نہیں ملیگا۔ قال فی العلائق وصرحوا

بأنہ بدوہا لیس بعبادۃ وفی الشامیۃ ای الوضوء بدون النیۃ لیس بعبادۃ وذلك کان خلل

الماء صدقوہا او مختار القصد التبرؤ ولمجرد ازالة الوسخ کما فی الفتح (رد المحتار ص ۹۹ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱، جمادی الآخرہ سنہ ۱۴۳۳ھ

وضو سے قبل اعوذ باللہ پڑھنا :

سوال : وضو سے قبل اعوذ باللہ الہمک پڑھنا مستحب جاز ہے یا نہیں ؟ بیٹو! توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصّواب

وضو سے قبل بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ بسم اللہ سے قبل اعوذ باللہ پڑھنے کا بھی ضعیف قول ہے

راجح یہی ہے کہ نہ پڑھے۔ قال فی الشامیۃ ، وقیل الا فضل بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد التوضؤ
وفی المجتبیٰ یجمع بینہما (رد المحتار ص ۱ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۱ھ

وضو میں ہر عضو پر بسم اللہ پڑھنا :

سوال : وضو میں ہر عضو پر بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے یا نہیں ؟ بیٹو! توجروا

الجواب : باسم ملہما الصَّوْب

وضو میں صحیح حدیث سے صرف یہ دعا ثابت ہے :

اللہم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فی رزقی۔

کتب فقہ میں یہ دعائیں بھی منقول ہیں :

① ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ العظیم والحمد للہ علیٰ دین الاسلام۔

② ہر عضو پر کلمہ شہادت۔

③ ہر عضو پر درود شریف۔

④ کلی کرتے وقت اللہم اعنی علی تلاوت القرآن و ذکرک و شکرک و حسن عبادتک۔

⑤ ناک میں پانی ڈالتے وقت اللہم ارحنی رائحة الجنة ولا ترحنی رائحة النار۔

⑥ چہرہ دھوتے وقت اللہم بیض وجہی یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ۔

⑦ دایاں ہاتھ دھوتے وقت اللہم اعطنی کتابی بيمينی وحاسبتی حسابا یسیرا۔

⑧ بایاں ہاتھ دھوتے وقت اللہم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری۔

⑨ سر کے مسح کے وقت اللہم اظلمنی تحت عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک۔

⑩ کانوں کے مسح کے وقت اللہم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔

⑪ گردن کے مسح کے وقت اللہم اعتق رقبتی من النار۔

⑫ دایاں پاؤں دھوتے وقت اللہم ثبت قدمی علی الصراط یوم تنزل الاقدام۔

⑬ بایاں پاؤں دھوتے وقت اللہم اجعل ذنبی مغفورا وسیعی مشکورا وتجارقی لن تبور۔

ان میں سے کوئی دعا بھی کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں، اور ضعیف حدیث پر عمل کرنے

کے جواز کی تین شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اسکو سنت نہ سمجھے (رد المحتار ص ۱۹ ج ۲)

اس زمانہ میں غلبہ جہالت کی وجہ سے عوام بلکہ اکثر خواص بھی سنت سمجھنے لگے ہیں، لہذا

اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

علاوہ ازیں ان دعاؤں میں مشغولیت صحیح حدیث سے ثابت مسنون دعا "اللہم اغفر لی ذنبی" کے ترک بلکہ اس سے اعراض کو مستلزم ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ ۲۵ رزی الحجہ سنہ ۱۳۸۶ھ گھر سے وضو کر کے مسجد میں آنا افضل ہے :-

سوال : زید کتا ہے کہ مسجد میں آکر وضو کرنے کے بجائے گھر سے وضو کر کے آنا زیادہ ثواب ہے، کیا زید کا یہ قول صحیح ہے؟ بیٹو! تو جروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

زید کا قول صحیح ہے، گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف آنے کی فضیلت احادیث میں آئی ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة الرجل فی الجماعة تصنع علیہ صلوۃ فی بیتہ وسوقہ خمساً وعشرین ضعفًا وذلك انہ اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یمخرجه الا الصلوۃ لم یحط خطوۃ الا رفعت لہ بها درجۃ وحط عنہ بها خطیئۃ فاذا صلی لم تنزل الملائکۃ تصلی علیہ ما دام فی مصلی اللہم صل علیہ اللہم ارحمہ ولا یزال احدکم فی صلوۃ ما انتظر الصلوۃ (متفق علیہ) وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من بیتہ متطہراً الی صلوۃ مکتوبۃ فاجرہ کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبہ الا آیۃ فاجرہ کاجر المعتمر وصلوۃ علی اثر صلوۃ لا لغوبینہما کتاب فی علین (رواہ احمد وابوداؤد) وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (فی حدیث طویل) وما من رجل یتطہر فیحسن الطہور ثم یعد الی مسجد من ہذہ المساجد الا کتب اللہ لہ بكل خطوۃ یخطوها حسنة ورفعه بها درجۃ وحط عنہ بها سیئۃ (رواہ مسلم)

وعن سهل بن حنیف مرفوعاً من تطہر فی بیتہ ثم اقی مسجد قباء فصلی فیہ صلوۃ کازل کاجر عمرة (ابن ماجہ) عقلاً بھی گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت ظاہر ہے اسلئے کہ اس میں مسجد اور جماعت کا احترام ہے۔ کوئی شخص کسی دربار میں حاضر ہونا چاہے تو اس کی عظمت کا تقاضا ہے کہ گھر سے صاف ستھرا ہو کر چلے، نہ یہ کہ دربار میں پہنچ کر پانی تلاش کرے، یہ دربار کی عظمت کے خلاف ہے، جیسا کہ حرم میں داخل ہونے والے کے لئے مواقیت سے احرام باندھنے کے حکم سے بھی بیت اللہ کی عظمت کا اظہار مقصود ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ آجکل مساجد میں جا کر وضو کر نیکاجو عام دستور ہو گیا ہے یہ درست نہیں البتہ مسافر یا معذور وغیرہ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۲۴ ربیع الآخر سنہ ۸۷۷ ہجری

تحقیق مسح گردن

سوال : روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ گردن کا مسح کانوں سے پہلے سر کے ساتھ کرنا چاہیے حتیٰ بلغ القفا کے الفاظ عام روایات میں ہیں اور کتب فقہ میں کانوں کے بعد مسح گردن تحریر ہے۔ پس صورت تطبیق کیا ہوگی؟ بینوا توجروا

الجَوَابُ وَمِنْهُ الصَّنَدُ وَالصَّوَدُ

حتیٰ بلغ القفا کے الفاظ سے مسح رقبہ ثابت نہیں ہوتا۔ قفا اور رقبہ میں فرق ہے۔ قفا سر کا جزو ہے اور رقبہ مستقل عضو ہے۔ بالفرض قفا بمعنی رقبہ لے لیا جائے تو بھی اس پر قصد مسح کرنا ثابت نہیں ہوتا بلکہ بغرض استیعاب رأس ہوا ہے۔ مسح رقبہ کے اثبات پر حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی قدس سرہ کا رسالہ ”تحفة الطلبة فی تحقیق مسح الرقبۃ قابل قدر ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل روایات بھی ہیں۔

① ذکر ابن السکن فی کتاب الحروف حدیث مصرف بن عمرو یبلغ بہ عمرو بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فمسح لحيته وقفاہ -

② روی ابو نعیم فی تاریخ اصبہان من حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ ومسح عنقه وقی الغل یوم القيامة -

③ روی الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مسح الرقبۃ امان من الغل یوم القيامة ۲

④ روی ابو عبید فی کتاب الطہور عن عبد الرحمن بن مہدی یبلغ بہ موسیٰ بن طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال من مسح قفاہ مع رأسہ وقی الغل یوم القيامة قال لعینی

فی شرح الهدایۃ ہذا وان کان موقوفاً لکن لہ حکم الرفع لانہ لا مجال للرأی فیہ انتہی

⑤ حکم ابن ہمام من حدیث وائل فی صفۃ وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثم مسح علی رأسہ ثلاثا وظاہر اذنیہ ثلاثا وظاہر رقبۃہ الخ رواہ الترمذی -

وقال قدس سرہ فی حاشیۃ رسالۃ المذکورۃ (قولہ رواہ الترمذی) ہکذا ذکر فی الفتح وتبعہ الشیخ الدہلوی

فی شرح سفر السعادة لکنی لم اجدہ فی النسخ المتداولة من جامع الترمذی و ذکر العینی فی البناية والجمال الزیلعی فی تخریج احادیث الهدایة المسمی بنصب الراية وابن حجر العسقلانی فی ملخص تخریج الزیلعی المسمی بالدرایة ہذا الروایة مسنداً الى البزار ھـ۔
ان روایات کی سند میں اگرچہ کلام ہے مگر فضائل میں ضعیف روایت پر بھی عمل جائز ہے۔ نیز تعدد طرق کی وجہ سے روایت میں قوت آجاتی ہے اگرچہ ہر سند ضعیف ہو۔

رسالہ مذکورہ میں حتی بلغ القفا اور حتی بلغ القذال والی روایات بھی ہیں، مگر ان سے استدلال تام نہیں کسما مرن مذکورہ بالا روایت میں سے روایت اولیٰ و رابعہ میں بھی اگرچہ قفا کا ذکر ہے مگر اسے مستقلاً ذکر کرنے سے ظاہر ہے کہ اس سے مسح رقبہ ہی مراد ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سلخ جمادی الآخرہ سنہ ۱۴۹ھ

وضو میں انگلیوں کا خلال سنت مؤکدہ ہے :

سوال : وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا سنت مؤکدہ ہے یا نہیں؟ اور سنت مؤکدہ کا ترک گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟ وضو میں خلال کا ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟ بینوا تو جو را

الجواب باسم ملہم الصواب

سنت مؤکدہ ہے اور بلا عذر مع الاصرار ترک کرنا مکروہ تحریمی ہونے کی وجہ سے گناہ کبیرہ ہے
قال فی شرح التنویر و تخیل (الاصابع) الیدین بالتشبیك والرجلین بمختصر ید الیسری بادیاً بمختصر رجل الیمنی و ہذا بعد دخول الماء خللاً لہا فلو منضمة فرض قال فی الشامیة (قوله و تخیل الاصابع) ہو سنة مؤكدة اتفاقاً سراج (رد المحتار ص ۱ ج ۱) وفی موضع اخر منه فی الحدیث من ترك سنة لم یزل شفاعتی فترك السنة المؤکدة قریب من الحرام قال ابن عابدین تحت (قوله وفی الزیلعی) ومقتضاہ ان ترك السنة المؤکدة مکروہ تحریمياً لجعله قریباً من الحرام والمراد بها سنن الہدی كالجماعة والاذان والاقامة فان تاركها مضلل ملوم والمراد الترك علی وجه الاصرار بلا عذر (رد المحتار ص ۲۳ ج ۵) وفی واجب الصلوة ولہا واجبت لا تقصد بتركها وتعاد وجوباً فی العمد والسہود ان لم یعدھا یكون فاسقاً ثماً قال لسانی (قوله یكون فاسقاً) اقول صرح العلامة ابن نجیم فی رسالۃ المولقة فی بیلک المعاصی بان كل مکروہ تحریمياً من الصغائر وصرح ایضاً بانہم شرطوا الاسقاط العدالة بالصغیرۃ الادمل علیہا (رد المحتار ص ۲۵ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ جمادی الآخرہ سنہ ۱۴۸ھ

وضو میں ولا اور ہر عضو پر دُعا :

سوال : وضو میں جلدی کرنا مستحب ہے یا نہیں ؟ اگر مستحب ہے تو ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ، کلمہ شہادت اور ہر عضو کے لئے مستقل ماثور دُعا، ہر عضو دھونے کے بعد درود شریف، علاوہ انہیں دُعا رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي الجیسے پڑھ سکتا ہے ؟ بیٹو! توجروا۔

الجواب باسمِ مُلہم الصواب

وضو اور غسل میں ولا سنت ہے، یعنی اتنی تاخیر نہ کرے کہ معتدل ہوا میں دوسرا عضو دھونے سے قبل پہلا عضو خشک ہو جائے، اسی طرح مسح کے بعد اور تیمم میں اتنی دیر کرنا کہ اس وقت اگر کوئی عضو دھویا ہوتا تو وہ خشک ہو جاتا خلاف سنت ہے۔ کذا حرر العلامة ابن عابدی رحمہ اللہ تعالیٰ وقال فاغتنم هذا التحریر (رد المحتار ص ۱۱ ج ۲) ولا کی تعریف مذکور کے تحت اتنے وقت میں تو بہت کچھ پڑھ سکتا ہے، علاوہ ازیں کتب فقہ میں ان دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھنا مذکور ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہم اغفر لی ذنبی الخ کے سوا کوئی دُعا بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، فضائل میں کسی ضعیف حدیث پر عمل کر کے جواز کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اسے سنت نہ سمجھا جائے، اس زمانہ میں غلبہ جہالت کی وجہ سے لوگ سنت سمجھنے لگتے ہیں، لہذا ایسے امور سے احتراز کرنا چاہیے۔

قال فی الشامیۃ تحت (قوله والتسمیۃ كما مر) فصل مجموع ما یذکر عند کل عضو التسمیۃ والشہادۃ والدعاء والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکن قال صاحب الہدایۃ فی مختارات النوازل ویسمی عند غسل کل عضو ویدعو بالداء الماثور فیہ او یذکر کلمۃ الشہادۃ او یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقی فی الجمع باولکن رأیت فی المحلیۃ عن المختارات ویدعو بالواو وباو فی البواقی فلیراجع (رد المحتار ص ۱۱ ج ۱) وقال العلامة الرافعی رحمہ اللہ تعالیٰ راجعت النوازل فرأیتہ عبر باو فی جمیع المعاطیف، (التحریر المختار ص ۱ ج ۱)

وفی هذا البحث من العلائقۃ قال محقق الشافعیہ الرومی فیعمل بہ فی فضائل الاعمال وان انکرہ النووی (فائدہ) شرط العمل بالحديث الضعیف عدم شدۃ ضعفہ وان یدخل تحتہ اصل عام وان لا یعتقد سنیۃ ذلك الحدیث (رد المحتار ص ۱۱ ج ۲)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم — ۲۸ شعبان ۸۷ھ

مسواک کا ایک بالشت ہونا مستحب ہے :

سوال : ایک بالشت سے کم شروع میں مسواک کا استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

شرع ہی سے ایک بالشت سے کم مسواک بنانا خلاف استحباب ہے۔ استعمال کے بعد کم ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔ لما فی العلائقہ وندب امساكہ بيميناه وكونہ لینا مستویا بلا عقد فی غلظ الخضر وطول شبر و فی الشامیۃ (قوله وطول شبر) الظاهر انہ فی ابتداء استعمالہ فلا یضر نقبہ بعد ذلک بالقطع منہ لتسویۃ تأمل وھل المراد شبر المستعمل او المعتاد الظاهر الثانی لانہ محمل الاطلاق غالباً (رد المحتار ص ۱۱۰) ایسے مستحبات عموماً سہولت وغیرہ پر مبنی ہوتے ہیں انھیں حکم شرعی نہ سمجھنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۴ رجب سنہ ۸۸ ہجری
اعضاء وضو کو تین بار سے زیادہ دھونا :

سوال : وضو میں بعض لوگ تین بار کہنی تک ہاتھ دھو کر پھر تین بار پانی بہاتے ہیں تو یہ چھ مرتبہ ہو گیا، وضو میں یہ فعل درست ہے یا مکروہ یا ناجائز اور اس طرح کرنا چھ مرتبہ سمجھا جائیگا یا تین مرتبہ۔ بیٹنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر تین سے زائد اس اعتقاد سے دھورہا ہے کہ یہ ثواب یا سنت ہے تو مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر یہ اعتقاد نہیں مگر بددین کسی داعیہ کے کر رہا ہے تو عیث ہونے کی وجہ سے مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر کبھی ازالہ شک اور طمانینت قلب کی خاطر تین سے زیادہ بار دھولیا تو کوئی کراہت نہیں، البتہ مسجد اور مدرسہ کے وقف پانی سے تین بار سے زیادہ دھونا حرام ہے۔ قال فی شرح التوہد والاسراف ومنہ الزیادۃ علی الثلاث فیہ تحریماً لوباء النھر والمملوک لہ اما الموقوف علی من یتطہر بہ ومنہ ماء المدارس فحرام وقال فی الشامیۃ (قوله والاسراف) ای بان یتعمل منہ فوق الحاجۃ الشرعیۃ لما اخرج ابن ماجہ وغیرہ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بسعد وهو یتوضأ فقال ما هذا السرف فقال افی الوضوء اسراف فقال نعم وان کنت علی نھر جارحلیہ (قوله ومنہ) ای من الاسراف الزیادۃ علی الثلاث ای فی الغسلات مع اعتقاد ان ذلک هو السنۃ لما قد منا من ان الصحیح ان النہی محمول علی ذلک فاذا لم یعتقد ذلک وقصد الطمانینۃ عند الشک ادقضا

الوضوء علمہ الوضوء بعد الفراغ منه فلا کراہۃ کما مترقیرہ اھ واما الکراہۃ الترتیبیۃ
فذاکرہا تحت قوله تحریمًا (ردالمحتار ص ۱۱ ج ۱) فقط والشرع تعالیٰ اعلم

۱۲ ربیع الآخر سنہ ۹۰ ھ

وضو میں ڈاڑھی کے بالوں کا ترک کرنا :

سوال : وضو کے درمیان اگر ڈاڑھی کے بالوں میں کچھ خشکی رہ جائے تو وضو ہو جائیگا؟
بیتوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر ڈاڑھی اتنی ہلکی ہو کہ اس میں سے چہرے کی کھال نظر آتی ہو تو کھال تک پانی پہنچانا ضروری
ورنہ نہیں۔ بال جو چہرے کی حد کے اندر ہیں ان کا دھونا فرض ہے اور جو ٹھوڑی سے نیچے لٹکا رہے ہیں
ان کا دھونا ضروری نہیں اولیٰ ہے۔ لانہ فرض عند الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ قال فی شرح التنویر
لا خلاف ان المسترسل لا یجب غسلہ ولا مسحہ بل یسن وان الخفیۃ الیٰ تری بشرتھا یجب
غسل ما تحتھا کذا فی النہر۔ وفی الشامیۃ (قوله ان المسترسل) ای الخارج عن دائرة الوجه
وفسره ابن حجر فی شرح المنہاج بما لومد من جهة نزوله لخرج عن دائرة الوجه وعلى هذا فالنابت علی
اسفل الذقن لا یجب غسل شیء بعنہ لانہ بمجرد ظہورہ یخرج عن حد الوجه لان ذلك جهة
نزوله وان کان لومد الی فوق لا یخرج عن حد الجبهة وكذا النابت علی اطراف الخد
من اللحیۃ واما النابت علی الخدین فیمح غسل ما دخل منه فی دائرة الوجه دون الزائد
علیہا (قوله بل یسن) ای المسح لکونہ الاقرب لمرجع الضمیر وعبارة المنیۃ صریحۃ فی ذلك
کذا فی (ردالمحتار ج ۱ ص ۹۲) فقط والشرع تعالیٰ اعلم

۳۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۳ ھ

وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا :

سوال : وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف دیکھنے کا کیا حکم ہے؟ بیتوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھتے وقت آسمان کی طرف دیکھنا حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے ثابت ہے، کافی روایت ابن داؤد -

وقال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ تحت (قوله وان یقول بعداً) وزاد فی

المنیۃ ایضاً وان یقول بعد فراغہ سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت
استغفرک وانتوب الیک واشہد ان محمداً عبدک ورسولک ناظر الی السماء (رد المحتار ج ۹)
(اس سے رجوع کی تفصیل تتمہ میں ہے) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ صفر سنہ ۸۴ ہجری

حالت وضو میں قبلہ کی طرف تھوکنا :

سوال : قبلہ رخ بیٹھ کر وضو کرتے ہیں تو اس صورت میں تھوکتے بھی ہیں۔ ویسے قبلہ کی
طرف تھوکنے سے لوگ منع کرتے ہیں اس کی کیا حیثیت ہے؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قبلہ کی طرف تھوکنا مکروہ ہے۔ اگر قبلہ کی طرف نہ ہو مگر نیچے زمین کی طرف تھو کے تو اس
میں کوئی کراہت نہیں، چنانچہ حدیث میں ہے کہ نماز میں تھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو پاؤں کے
نیچے تھوک دے، حالانکہ اس وقت نمازی قبلہ رخ ہے اس کے باوجود نیچے کی طرف تھوکنے کی اجازت
دی گئی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵ رجب سنہ ۹۲ ھ

جس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں وہ وضو کیسے کرے؟ :

سوال : اگر کسی شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں وہ نماز کے لئے وضو کیسے کرے؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اعضاء وضو پر پانی بہا لے۔ اگر اس پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرے۔ اگر ہاتھوں پر زخم ہوں
یا بازو پورے کٹے ہوں اور چہرے پر کسی طرح پانی بہانے کی قدرت بھی نہ ہو تو چہرے کو زمین یا
دیوار وغیرہ سے تیمم کی نیت سے مل لے، اگر چہرے پر زخم وغیرہ کی وجہ سے اس پر بھی قادر نہ ہو تو بدو
طہارت کے ہی نماز پڑھتا رہے۔ قال فی التذویر مقطوع الیدین والرجلین اذا کان بوجہ
جراحة یصلی بغیر طہارۃ ولا یعید علی الاصح۔ وفي الشامیۃ (قوله وبوجہ جراحة)
والا مسحہ علی التراب ان لم یکنہ غسلہ (رد المحتار ج ۲۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲ ربیع الآخر سنہ ۹۷ ھ

جرمانہ کے لوٹے سے وضو کرنا :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق۔

جملہ پنج صاحبان نے کسی دنیوی یا دینی قصور پر زید پر یہ جرم مانے کیا کہ مسجد میں بیٹل
عدد لوٹے خرید کر لوگوں کے وضو کے لئے رکھ دو۔ تو اب سوال یہ ہے کہ جرم مانے تو خفیہ کے
نزدیک ناجائز ہے مگر اب جو زید پر جرم مانے ہو اور اس نے لوٹے رکھ دیے تو ان لوٹوں سے
وضو کرنا بھی جائز ہے یا نہیں؟ اور جو اس وضو سے نماز پڑھی ہے یہ نماز بلا کراہت
درست ہوگی یا نہیں؟ بیٹنوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر زید لوٹے رکھنے پر بشرح قلب راضی ہو جائے، تو ان لوٹوں کا استعمال جائز ہے ورنہ نہیں،
بدوں رضائے ریدان لوٹوں سے وضو کرنا اگرچہ گناہ ہے مگر وضو ہو جائے گا اور نماز بلا کراہت
صحیح ہو جائے گی، صرف لوٹوں کے استعمال کا گناہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۴، ذی قعدہ سنہ ۸۶ھ

نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت کے لئے وضو کیا تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے :
سوال : نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت کے لئے وضو کیا تو اس سے نماز پڑھنا جائز ہے یا
نہیں؟ بیٹنوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جائز ہے بلکہ پانی نہ ملنے یا مرض کی وجہ سے نماز جنازہ کے لئے تیمم کیا ہو تو اس سے بھی دوسری
نماز پڑھنا جائز ہے۔ قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله بخلاف صلوۃ جنازۃ) ای فان
تیممها تجوز بہ، سائر الصلوات لکن عند فقد الماء واما عند وجودہ اذا خاف فوٹھا فانما
تجوز بہ الصلوۃ علی جنازۃ اخری اذ لم یکن بینہما فاصل کما مر ولا یجوز بہ غیرھا من
الصلوات افادہ ح (رد المحتار ص ۲۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳، صفر سنہ ۹۰، ہجری

اخبار میں لکھی ہوئی آیات قرآن کو بے وضو چھونا :

سوال : اخبار کے جس صفحہ پر آیت قرآنی لکھی ہو اس کو بے وضو ہاتھ لگانا کیسا ہے؟ بیٹنوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جہاں آیت قرآن لکھی ہو صرف اس جگہ بے وضو ہاتھ لگانا منع ہے، دوسرے موضع کو ہاتھ
لگانا جائز ہے، البتہ اگر چھوٹی سے چھوٹی آیت یعنی چھ حروف سے بھی کم ہو تو ایک قول کے مطابق اس پر

بھی ہاتھ لگانے کی گنجائش ہے۔ قال فی شرح التنویر ویحرم بہ ای بالاکبر وبالا صغیر مصحف ای مافیہ آیۃ کدرہم وجدار وفی الحاشیۃ تحت (قوله ای مافیہ آیۃ الخ) لکن لا یحرم فی غیر المصحف الا المکتوب ای موضع الکتابۃ کذا فی باب الحيض من البحر وقید بالآیۃ لانہ لو کتب ما دونہا لا یکرہ مسہ کما فی حیض القہستانی وینبغی ان یجری ہنا ما جری فی قراءۃ ما دون آیۃ من الخلاف والتفصیل المارین ہنا کذا بالاولی لان المس یحرم بالحدث ولو اصغر بخلاف القراءۃ فكانت دونہ تأمل (رد المحتار ص ۱۶۱ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ رجب سنہ ۹۲ھ

قرآن کے ٹیپ یا پلیٹ کو بے وضو ہاتھ لگانا :

سوال : فونو گرام یا ریڈیو میں تلاوت قرآن شریف کرائی جاتی ہے اور جو پلیٹ یا ٹیپ ریکارڈ میں قرآن شریف ہے ان کو بے وضو یا جنابت کی حالت میں چھونا اور سجدہ تلاوت وغیرہ میں قرآن کریم کی طرح حکم ہے یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا
الجواب باسم ملہم الصواب

ریڈیو میں اگر آیت سجدہ پڑھی گئی تو سامع پر سجدہ واجب ہوگا۔ پلیٹ یا ٹیپ ریکارڈ میں نہ قرآن کریم کی کتابت ہے اور نہ ہی اسکی آواز قرآن کی آواز ہے بلکہ صدائے بازگشت کی طرح آواز کی نقل ہے لہذا اسکے احکام قرآن کریم جیسے نہیں، اسے بے وضو چھونا جائز ہے اور سجدہ کی آیت سننے سے سجدہ واجب نہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۹ صفر سنہ ۹۲ھ، بحری

بے وضو قرآن کے خالی صفحہ کو ہاتھ لگانا جائز نہیں :

سوال : بلا وضو قرآن کریم کے اس صفحہ کو ہاتھ لگانا جہاں قرآن کریم کی آیت نہ لکھی ہو جیسا کہ قرآن کریم میں اوپر کے صفحہ پر آیت قرآنی کے حروف نہیں ہوتے اسکا شرعاً کیا حکم ہے؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قرآن کریم کے خالی صفحہ کو بھی بے وضو چھونا جائز نہیں، بلکہ جلد پر بھی ہاتھ لگانا منع ہے قال فی التنویر ویحرم بہ ای بالاکبر وبالا صغیر مصحف الا بغلاف متجانب (رد المحتار ص ۱۶۱ ج ۱) وفی الحيض منه ومسہ الا بغلافه وفی الشرح المنفصل عنه وفی الحاشیۃ (قوله و

مسہ) ای القرآن ولو فی لوح اودرہم اوحاطط لکن لا یمنع الا من مس المکتوب بخلاف
المصحف فلا یجوز من المجلد وموضع البیاض منه (ردالمحتار ص ۱۷۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲۸ رجب سنہ ۹۶ھ

روغن چھڑائے بغیر وضو نہ ہوگا :

سوال : جو لوگ رنگریزی کا کام کرتے ہیں یا تارکول (ڈانبر) کا کاروبار کرتے ہیں ان کے
متعلق یہ امر دریافت طلب ہے کہ رنگ یا تارکول جو انکے ہاتھ پیر وغیرہ پر لگے ہوتے ہیں
یہ دھونے سے صاف نہیں ہوتے اور وضو کرنے سے انکے نیچے پانی نہیں جاتا تو کیا انکے
ہاتھوں پر لگنے کی صورت میں ان کا وضو ہو جائے گا؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

رنگریز جو کپڑا رنگنے کا کام کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر جو رنگ لگا ہوتا ہے اُسے اتارنے
کی ضرورت نہیں۔ البتہ لکڑی اور لوہے وغیرہ پر کرنے کا چپکنے والا روغن اگر جم گیا تو اسے اُتارے بغیر
وضو نہ ہوگا۔ ہاں اگر ایسے روغن کی شے نہیں جی صرف رنگ نظر آتا ہے تو وضو ہو جائیگا اسلئے کہ
یہاں پانی کے پہنچنے سے کوئی مانع نہیں۔ قال فی شرح التتویر لا یمنع ما علی ظفر صباغ ولا طعام
بین اسنانہ اوسنہ المجوف بہ یفق وقیل انہ صلبا منع وهو الاصح وفي الشامیۃ (قولہ دھوالاھم)
صرح بہ فی شرح المنیۃ وقال لا امتناع نفوذ الماء مع علم الضرورة والمخرج ۱۵ (ردالمحتار ص ۱۴۲)
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲ شعبان سنہ ۹۵ھ ہجری

شرمگاہ میں انگلی داخل کر کے نکالنے سے وضو ٹوٹ گیا :

سوال : زید نے اپنی زوجہ کی شرمگاہ میں مع کپڑے کے یا بغیر کپڑے کے انگلی داخل کی تو زوجہ
کا وضو ٹوٹ گیا یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

وضو ٹوٹ گیا خواہ انگلی پر کپڑا ہو یا نہ ہو۔ اسلئے کہ جب انگلی نکلے گی تو اس پر نجاست ضرور
لگی ہوگی اور خروج نجاست ناقض وضو ہے۔ البتہ اگر انگلی فسر ج داخل یعنی گول سوراخ کے اندر
نہیں گئی تو وضو نہیں گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵ رذی الحجہ سنہ ۸۶ھ ہجری

زکام اور زردی کے پانی کا حکم :

سوال : زکام کی حالت میں ناک سے پانی بہتا ہے کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟
بیتنا تو جبروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

فی الدار المختار فی مباحث المعذور و صاحب عذر من بہ سلس بول (الی ان قال)
او بعینہ رمد او عمش او غریبہ و کذا کل ما ینخرج بوجع ولو من اذن و ثدی و سترۃ و قال
فی الشامیۃ (قوله و کذا کل ما ینخرج بوجع) ظاہرکما یعمد لافئہ اذا زکم طرد المختار ص ۲۲ ج ۱
عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے بہتا رہتا ہے ناقض وضو ہے،
اور جس شخص کو ایسا زکام ہو وہ معذور ہے اس پر احکام معذور جاری ہونگے۔

علامہ شامی نے لکن صرحوا بان ماء فم النائم طاهر ولو منتنًا فتأمل سے اشکال وارد
کیا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ مارنم بسبب علت نہیں ہوتا اور مار الزکام للعلۃ ہوتا ہے۔ یہ فرق
ظاہر بھی ہے اور علامہ رافعی نے التحریر المختار میں اس کی تصریح بھی کی ہے۔ ونصہ (قوله لکن
صرحوا بان ماء فم النائم) ای مقتضی ما صرحوا ان لا یكون الزکام ناقضًا بالاولی لا نبعاۃ
من الرأس الذی لیس محل النجاسة وانبعاث الاول من الجوف الذی محلها لکن یفرق
بینہما بان الزکام خارج بعلۃ بخلاف ماء فم النائم ولو منتنًا (التحریر المختار ص ۳ ج ۱)
وجع ضروری نہیں بسبب علت خروج مارنجس ہے اور ناقض وضو کما فی الشامیۃ تحت القول
المذکور۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳ رذی تعدہ سنہ ۱۴۸۳ھ

اصلاح مسئلہ بالا :

نظر غائر سے معلوم ہوتا ہے کہ مار زردی و مار زکام ناقض نہیں اسلئے کہ منہ کی طرح ناک اور
آنکھ اصلی رطوبت کا محل ہے، منہ میں زخم ہونے کی صورت میں جب تک پیپ کا یقین یا خون
نظر نہ آئے اسوقت تک لعاب ناقض نہیں اگرچہ عارض کی وجہ سے لعاب کثرت سے بہے، یہی حکم
ناک، کان اور آنکھ کا ہونا چاہیے، ماہرین فن ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ زکام اور زردی
کے پانی کا زخم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۶ شوال سنہ ۱۴۹۳ھ

پاخانہ کے مقام سے کیڑا نکلنا ناقض وضو ہے :

سوال : اگر دوران نماز میں پاخانہ کے مقام سے کیڑا باہر نکل آئے تو نماز یا وضو ٹوٹ جائیگا یا نہیں ؟ بیٹو! جو بروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

وضو ٹوٹ جائے گا لہذا نماز نہ ہوگی ۔ کما فی لواقض التنویر وریح اودودۃ وحصاة

من دبر (رد المحتار ص ۱۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲ ذی قعدہ سنہ ۱۴۹۱ھ

نوم قاعد کے ناقض وضو ہونے کی صورتیں :

سوال : بیٹھ کر سونے کی کونسی صورتیں ناقض وضو نہیں ، انکی تفصیل مطلوب ہے ؟ بیٹو! جو بروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قال فی الدار (نوم یزید مسکتہ) ای قوۃ الماسکۃ بحیث تزول مقعدۃ من

الارض وهو النوم علی احد جنبیه او وکیہ او قفاه او وجھہ و (الا) یزید مسکتہ (لا)

ینقض وان تعمدة فی الصلاة او غیرھا علی المختار کالنوم قاعدًا ولو مستند الی مالوازل

لسقط علی المذہب وسجد علی الهيئۃ المسنونة ولو فی غیر الصلاة علی لمعتمد ذکرہ الحاکم ود

متورکا ومحبتیاً ورأسه علی ركبتيه او شبه المنكب (الی قوله) ولونا م قاعدًا یتما یل فقط ان

انتبه حین سقط فلا نقض یہ یفتی وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله علی لمذہب)

ای علی ظاہر المذہب عن ابی حنیفۃ وبہ اخذ عامة المشایخ وهو الاصح کما فی البدائع و

اختار الطحاوی والقذوری وصاحب الہدایۃ النقص ومشی علیہ بعض اصحاب المتون و

هذا اذا لم تكن مقعدۃ زائرة عن الارض والا نقض اتفاقا کما فی البحر وغیرہ ۔ (قوله

او شبه المنكب) ای علی وجھہ وهو کما فی شروح الہدایۃ ان یتنام واضعاً البیتۃ علی عقبیہ

وبطنہ علی فخذیہ ونقل عدم النقص بہ فی الفتح عن الذخیرۃ ایضاً ثم نقل عن غیرھا لونا م

متربعا ورأسه علی فخذیہ نقض قال وهذا یمخالف ما فی الذخیرۃ واختار فی لمئیۃ النقص

فی مسألت الذخیرۃ لارتفاع المقعدۃ وزوال التمكن واذا نقض فی التربع مع انه اشد تمکنا

فالوجه الصحیح النقص هنا ثم ایدہ بما فی الکفاۃ عن المبسوطین من انه لونا م قاعدًا و

وضع البیتۃ علی عقبیہ وصلا شبه المنكب علی وجھہ قال ابو یوسف علیہ الوضوء (رد المحتار ص ۱۳۲)

تفصیل بالا سے امور ذیل ثابت ہوئے۔

① اگر کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگائے بغیر سویا اور گرا نہیں یا گرتے ہی فوراً بیدار ہو گیا تو وضو

نہیں ٹوٹا۔

② سجدہ کی ہیئت مسنونہ پر سونا ناقض وضو نہیں اگرچہ غیر نماز میں ہو۔

③ اگر پوری مقعد زمین پر قائم نہیں اور ٹیک لگا کر سویا، خواہ اپنی مان وغیرہ ہی پر ہو

تو وضو ٹوٹ گیا، لہذا دوزانو بیٹھ کر ران وغیرہ پر ٹیک لگا کر سونے سے وضو جاتا رہے گا۔ اسی

طرح چار زانو بیٹھ کر ران پر ٹیک لگائی اور اتنا جھک گیا کہ پوری مقعد زمین پر قائم نہیں رہی تو بھی

وضو جاتا رہا، البتہ اگر پوری مقعد زمین پر قائم رہے مثلاً گھٹنے کھڑے کر کے ہاتھوں سے پکڑ لئے،

یا کپڑے وغیرہ سے کمر کے ساتھ باندھ لئے اور گھٹنوں پر سر رکھ کر سو گیا یا چار زانو بیٹھ کر کہنیوں سے انوں

پر ٹیک لگا کر صرف اتنا جھکا کہ پوری مقعد زمین پر قائم رہی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

④ اگر پوری مقعد زمین پر قائم ہے اور ٹیک لگا کر اتنی گہری نیند سویا کہ اس چیز کو ہٹا دیا

جائے تو گر جائے، اس صورت میں اختلاف ہے، عدم نقص مفتی بہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۴۱۶ھ

وریدی انجکشن ناقض وضو ہے :

سوال : حضرت والانے بیان فرمایا تھا کہ وریدی انجکشن میں خون نکلنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ

جاتا ہے تو کیا ہر انجکشن میں خون نکلتا ضروری ہے۔ نیز اگر خون نکلا تو وہ پچکاری میں دوا

کے ساتھ ملکر دوبارہ بدن میں داخل ہو جائے گا۔ اگر اس خون کو خارج مان لیا جائے تو کیا

اس صورت میں تداوی بالمحرم نہ ہوگی؟ بیٹو! تو جروا

الجَوَدُ بِاسْمِ مَلٰہِمِ الصَّوَبِ

وریدی انجکشن میں سوئی کے ورید میں پنپنے کا یقین حاصل کر نیک صرف یہی ذریعہ ہے کہ

پچکاری میں خون آجائے، جب تک پچکاری میں خون نظر نہیں آتا اس وقت تک دوا بدن میں

داخل نہیں کی جاتی، عضلاتی اور جلدی انجکشن میں خون نہیں نکلتا اسلئے صرف وریدی انجکشن

ناقض وضو ہے عضلاتی اور جلدی نہیں۔

باقی رہا تداوی بالمحرم کا مسئلہ تو اگرچہ پچکاری میں خون نکلا دوا کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے

جس کی وجہ سے دوا نجس ہو جاتی ہے سین انجکشن خارجی استعمال میں داخل ہے یہی وجہ ہے

کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مارٹنجنس مغلوب النجاستہ کا خارجی استعمال جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ

وضو کے دوران گھٹنے کھل جانا :

سوال : اگر وضو کے دوران کسی شخص کے گھٹنے کھلے ہوں تو کیا اس کے وضو میں کوئی نقص تو نہیں آئے گا؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

وضو میں کوئی نقص نہیں، البتہ دوسروں کے سامنے گھٹنے کھولنے کا سخت گناہ ہوگا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۱ صفر سنہ ۱۴۰۷ھ، ہجری

کسی کا ستر دیکھنے سے وضو نہیں جاتا :

سوال : اگر وضو کی حالت میں یا وضو کرتے ہوئے کسی کے ستر کی جگہ پر نگاہ پڑ جائے تو کیا وضو میں کچھ حرج ہوتا ہے؟ مزید آئیں محرم اور غیر محرم کیلئے کچھ فرق ہے یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

وضو میں کچھ حرج نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱ صفر سنہ ۱۴۰۷ھ، ہجری

نماز میں ہنسی کی آواز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے :

سوال : میں ایک روز جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، مسجد میں اچانک صفوں کے درمیان بلی گھس آئی جس کی وجہ سے مجھے ہنسی آئی، میں نے بہت روکنے کی کوشش کی، مگر منہ کو دبایا تو ناک سے زور سے ہنسی کی آواز نکل گئی، اس سے نماز اور وضو میں فساد آیا یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر اتنی آواز نکلی کہ صرف پاس والا آدمی سُن سکے تو صرف نماز فاسد ہوئی وضو نہیں گیا، اور اگر ہنسی کی آواز اتنی بلند ہو کہ پاس والے آدمی کے علاوہ کچھ گرد و نواح کے لوگ بھی سُن لیں تو وضو بھی جاتا رہا، حکم بالغ کے لئے ہے، نابالغ کا وضو نماز میں ہنسنے سے نہیں ٹوٹتا۔

اس میں اختلاف ہے کہ بالغ کا وضو مطلقاً فاسد ہو گیا یا کہ صرف نماز کے حق میں اسے بے وضو

قرار دیا گیا ہے اور اس کے لئے مسّ مصحف وغیرہ جائز ہے، قول ثانی راجح ہے۔

فی نواقض الوضوء من شرح التنویر (وقہقہ) ہی ما یسمی حیوانہ (بالم) ولو امرأة
سہواً (یقظان) فلا یبطل وضوء صبی وناثم بل صلا قہما۔

وفی الشامیۃ قیل انہا من الاحداث وقیل لا وانما وجب الوضوء بہا عقوبۃ وزجرا
وقائدۃ الخلاف فی مسّ المصحف یجوز علی الثانی لا الاول کما فی المعراج قال فی النہر
ینبغی ان ینظر ایضاً فی کتابۃ القرآن واما حل الطواف بہذا الوضوء نفیہ تردد والمحاق لوطاً
بالصلوۃ یؤذن بانہ لا یجوز فتدبرہ ورجح فی البحر القول الثانی فایدہ فی النہر (رد المحتار ج ۳)
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۷ھ

وضو کے بعد توبہ سے پوچھنا :

سوال : وضو کرنے کے بعد وضو کے اعضاء کو کسی کپڑے سے خشک کیا جائے یا ویسے ہی
رہنے دیا جائے ؟ بیٹو اتوجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

وضو کے بعد رومال سے صاف کرنے میں کوئی عرج نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ زیادہ نہ رگڑے
تاکہ وضو کا کچھ اثر باقی رہے۔ قال فی الشامیۃ تحت (قوله والتمسح بمسندیل) ففی الخاتمة
ولا بأس بہ للمتوضئ والمغتسل، روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ
کان یفعلہ ومنہم من کرہ ذلک ومنہم من کرہہ للمتوضئ دون المغتسل
والصحیح ما قلنا الا انہ ینبغی ان لا یبالغ ولا یتقصی فیبقى اثر الوضوء علی اعضاءہ
(رد المحتار ج ۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۱ رمضان سنہ ۱۲۹۷ھ

فرج خارج میں انگلی لگانا ناقض وضو نہیں :

سوال : کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی سیلان کی مریضہ عورت نماز یا تلاوت کے دوران
کچھ وقفے سے کھال کے اندر انگلی سے چھو کر دیکھ لیا کرے کہ آیا پانی نکلا ہے یا نہیں اور اگر اس نے
اسی طریقہ سے دیکھا مگر جگہ بالکل پاک تھی تو اس صورت میں اس کے شرک گناہ دیکھنے اور چھونے
سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں ؟ بیٹو اتوجروا

الجواب باسمِ ملہم الصواب

اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ آگے گول سوراخ کے اندر انگلی داخل کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے کہ انگلی کے ساتھ اندرونی نجاست بھی باہر آئے گی۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰۔ سوال ۹۷

پانی اور مٹی دونوں نہوں تو کیا کرے ؟ :

سوال : زید گاڑی پر سفر کر رہا ہے اور بے وضو ہے ادھر نماز کا وقت ہو چکا ہے اور پانی بھی معدوم ہے نیز نماز پڑھنے کے لئے گاڑی میں جگہ بھی موجود نہیں ہے تو کیا بلا وضو بلا اشارہ نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں ؟ دوسری صورت، اگر اس کو وضو تو ہے لیکن جگہ نہیں ہے تو عدم موضع کی وجہ سے نماز بلا اشارہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟ مذکورہ دونوں صورتوں میں نماز کے فوت ہونے کا بھی خوف ہے، بیّنوا توجروا

الجواب باسمِ ملہم الصواب

دونوں صورتوں میں جیسے بھی ممکن ہو نماز پڑھ لے مگر بعد میں قضا کرے۔ فقط واللہ اعلم

۶۔ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

ناخن پالش وضو اور غسل سے مانع ہے :

سوال : علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اس دور میں عورتیں جو ناخن پالش لگاتی ہیں، جب ان سے کہا جائے کہ ناخن پالش لگانا ناجائز ہے، اس کے ہوتے ہوئے وضو نہیں ہوتا جو کہ نماز کے لئے شرط ہے اور نماز ارکان اسلام میں سے ہے جب وضو ہی نہ ہوا تو نماز جو اس پر مرتب ہوتی ہے وہ کیسے صحیح ہوگی، تو جواباً کہتی ہیں کہ یہ تزیین کے لئے لگائی جاتی ہے جو کہ عورت کے لئے ضروری ہے۔ فقہاء کرام بھی فرماتے ہیں کہ عورت کو خاوند کے لئے ہر وقت تیار و مزین رہنا چاہئے پھر کیونکر نہ لگائی جائے کیا اس کا لگانا جائز ہے یا ناجائز ؟ بیّنوا توجروا

الجواب باسمِ ملہم الصواب

ایسی تزیین حرام ہے جو شرعی فرائض کی صحت سے مانع ہو، جو چیز بدن تک پانی پہنچنے سے مانع ہو اس کی موجودگی میں وضو اور غسل صحیح نہیں ہوتا اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو وضو اور

غسل نہ ہوگا، حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے گندھ ہوئے خشک آٹے کو صحت و وضو سے مانع قرار دیا ہے حالانکہ وہ ناخن پالش جتنا سخت نہیں ہوتا اور اس کی ضرورت بھی ہے تو ناخن پالش کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے۔ جتنی بھی نمازیں ناخن پالش لگا کر پڑھی ہیں وہ واجب الاعادہ ہیں اور ساتھ ساتھ توبہ و استغفار بھی کرے۔ قال فی الشامیۃ (قوله بخلاف نحر عجین) ای کعلک وشمع وقشر سمک وخبز ممضوغ متلبد جوہرۃ، لکن فی النہر ولو فی اظفارہ طین او عجین فالفتویٰ علی انہ مغتفر قرویاکان او مدنیاً آھ نعم ذکر الخلاف فی شرح المنیۃ فی العجین واستظهر المنع لان فیہ لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء، (رد المحتار ص ۱۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

کتب تفسیر و حدیث کو بلا وضو چھونا :

سوال : تفسیر قرآن پاک اور حدیث کی کتابوں یعنی بخاری، مشکوٰۃ وغیرہ کو بغیر وضو کے چھو کر پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟ اس کا جواب عنایت فرمائیں۔
(الجواب باسم ملہم الصواب)

تفسیر میں غیر قرآن زیادہ ہوتا اس کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز ہے مگر جہاں قرآن لکھا ہو وہاں ہاتھ نہ لگائے۔ حدیث کی کتابوں کو بلا وضو چھونا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲ جمادی الآخرہ ۱۴۰۸ھ

خون نکالنا ناقض وضو ہے :

سوال : کیا خون ٹچ کر نا (جو ہسپتالوں میں مروج ہے) ناقض وضو ہے یا نہیں اسلئے کہ خون خارج نہیں بلکہ مستخرج ہے بَیْتُا تَجْرُوا
(الجواب باسم ملہم الصواب)

نقص وضو کے لئے دم کا خروج و استخراج دونوں برابر ہیں لہذا جس طرح خون نکالنا ناقض ہے اسی طرح خون نکالنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اسی لئے وریدی انجکشن بھی ناقض وضو ہے، کیونکہ اس میں خون پمپکاری میں آجاتا ہے قال فی العلائیۃ والمخرج والمخرج بنفسہ سیان فی حکم النقص علی المختار کذا فی البزازیۃ قال لان فی الاخراج خروجاً فصار الفصد فی الفتح عز الکافی انہ الاصح واعتمدہ القہستانی و فی القنیۃ و جامع الفتاویٰ

انہ الاشبه ومعناه انه الاشبه بالمنصوص رواية والراجح دراية فيكون الفتوى عليه (رد المحتار ج ۱) فقط والله تعالى اعلم

۲ جمادی الآخرہ سنہ ۹۸ھ

رسنے والے خون کے ناقض وضو ہونے کی تفصیل :

سوال : ایک زخم سے خون رستا رہتا ہے اور کپڑے کو لگتا رہتا ہے مگر ہستا نہیں، کیا یہ ناقض وضو ہے یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

ایک مجلس میں مختلف دفعات میں کپڑے پر لگنے والے خون کا اندازہ کیا جائے، اگر یہ مجموعہ اس قدر نظر آئے کہ اگر کپڑا اس کو جذب نہ کرتا تو خون بہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، اگر ایک مجلس میں تو اتنا خون کپڑے پر نہیں لگا مگر مختلف مجالس کا مجموعہ اتنا ہو گیا تو وہ ناقض نہیں۔

قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله لومس الدم كلما خرج الخ) وكذا اذا وضع عليه قطنا او شيئا اخر حتى ينشف ثم وضعه ثانيا والثالثا فانه يجمع جميع ما نشف فان كان بحيث لو تركه سال نقض وانما يعرف هذا بالاجتهاد وغالب الظن، وكذا الوالقي عليه رماذا او ترابا ثم ظهر ثانيا فترتب ثم وثق فانه يجمع، قالوا وانما يجمع اذا كان في مجلس واحد مرة بعد اخرى، فلو في مجالس فلا تاتر خانية، ومثله في البحر اقول وعليه فما يخرج من الجرح الذي ينز دائما وليس فيه قوة السيلان ولكنه اذا ترك يتقوى باجتماعه ويسيل عن محله فاذا نشف او ربطه بخرقه وصار كما خرج منه شيء، تشربته الخرقه ينظر ان كان ما تشربته الخرقه في ذلك المجلس شيئا فشيئا بحيث لو ترك واجتمع لسال بنفسه نقض والا لا، ولا يجمع ما في المجلس الى ما في مجلس آخر وفي ذلك توسعة عظيمة لاصحاب القروح ولصاحب كى الحمصة، فاعتنم هذه الفائدة، وكانهم قاسوها على القى، ولما لم يكن هنا اختلاص سبب تعين اعتبار المجلس فتنبه (رد المحتار ج ۱) فقط والله تعالى اعلم

۹ رجب سنہ ۹۸ھ

گرمی دانہ کے پانی کا حکم :

سوال : موسم گرما اور برسات میں اکثر گرمی دانے نکل آتے ہیں اور کچل دینے سے ان سے پانی نکلتا ہے، اس سے وضو تو نہیں ٹوٹتا؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر دانہ ٹوٹنے سے پانی از خود نہیں بہا بلکہ ہاتھ یا کپڑا لگنے سے پھیل گیا تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر

پانی زخم سے ابھر کر اوپر آگیا اور دانہ کے سوراخ سے زائد جگہ میں پھیل گیا مگر اوپر ابھرنے کے بعد نیچے نہیں اترتا تو اس کے ناقض ہونے میں اختلاف ہے۔ راجح یہ ہے کہ ناقض نہیں قال فی العلائق لم یصح الدم کما خرج ولو ترکہ لساں نقض والآلا، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله عین السیلان) اختلف فی تفسیرہ ففی المحيط عن ابی یوسف ان یعلو وینحدر وعن محمد اذا انتفخ علی رأس الجرح وصار اکثر من رأسہ نقض والصیح لا ینقض اھ قال فی الفتح بعد نقلہ ذلک وفی الدرایۃ جعل قول محمد اصح ومختار السخسی الاول وسواولی اھ اقول وكذا صححہ قاضی خان وغیرہ وفی البحر تحریف تبعہ علیہ فاجتنبہ (رد المحتار مثلاً ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
۱۹ رجب سنہ ۱۲۹۹ھ

وضو کے بعد شک غیر معتبر ہے :

سوال : وضو کرنے کے بعد شبہ ہو کہ وضو صحیح ہو یا نہیں اب اس کا کیا حکم ہے؟
وضو کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟ بتیئوا تو جروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اعادہ ضروری نہیں۔ قال العللاء رحمہ اللہ تعالیٰ شك فی بعض وضوء اعاد ماشك فیہ لو فی خلافہ ولم یكن الشك عادة له والآلا، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله الآلا) ای وان لم یكن فی خلافہ بل كان بعد الفراغ منه وان كان اول ما عرض له الشك او كان الشك عادة له وان كان فی خلافہ فلا یعيد شیئاً قطعاً للوسوسة عنه کما فی التاتر خانیۃ وغیرہا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۱ جمادی الآخرہ ۱۲۹۹ھ
با وضو ہونے میں شک کا حکم :

سوال : صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص کو طہارت کا یقین ہے بعد میں حدث کا شک ہو گیا یا اس کے برعکس کسی کو حدث کا یقین ہے لیکن وضو کرنے میں شک ہے یعنی یہ یقین نہیں کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہیں دونوں صورتوں کا حکم کیا ہے؟ بتیئوا تو جروا۔
الجواب باسم ملہم الصواب

پہلی صورت میں اس کا وضو باقی ہے، دوسری صورت میں بے وضو شمار ہوگا، قال شارح التویر رحمہ اللہ تعالیٰ ولوا یقن بالطہارۃ وشك بالحدث او بالعکس اخذ بالیقین، (رد المحتار مثلاً ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶ جمادی الآخرہ ۱۲۹۹ھ

باب الغسل

جنب کو بغیر کُلی پانی پینا مکروہ ہے :

سوال : جنبی شخص کو غسل کرنے سے پہلے کوئی چیز پینا جائز ہے یا نہیں ؟ بتینواتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

بغیر کُلی کئے پانی پینا مکروہ تنزیہی ہے اور کسی چیز کے پینے یا کھانے میں کوئی کراہت نہیں ، پانی بھی صرف پہلا گھونٹ مکروہ ہے اس لئے کہ یہ پانی منہ کی جنابت زائل کرنے میں استعمال ہوا ، اسی طرح ہاتھ دھونے سے قبل کچھ کھانا پینا مکروہ تنزیہی ہے ۔ قال العلاء ویکفی الشرب عبالات المہج لیس بشرط فی الاصح وفي الشامیة (قوله لان المہج الخ) ای طرح الماء لیس بشرط للمضمضة خلا لما ذکرہ فی الخلاصة نعم هو لاحوط من حیث الخروج عن الخلاف وبلعه ایام مکروہ كما فی الحلیة (رد المحتار ص ۱۴۱ ج ۱) وقال العلاء ولا اكله وشربه بعد غسل ید وفم وفي الشامیة (قوله بعد غسل ید وفم) اما قبله فلا ینبغی لانه یصیر شاربا للماء المستعمل وهو مکروہ تنزیہا ویدہ لا تخلو عن النجاسة فینبغی غسلها ثم یأکل بدائمه (رد المحتار ص ۱۶۳ ج ۱) فقط والله تعالیٰ اعلم

۱۹ ذی الحجہ سنہ ۸۵ ھ

غسل میں غرغہ ضروری نہیں :

سوال : فرض غسل میں اگر صرف کُلی کُری ، غرغہ نہیں کیا روزہ کی وجہ سے تو غسل صحیح ہو جائے گا یا نہیں ؟ بتینواتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

غسل میں غرغہ ضروری نہیں ، منہ بھر کر کُلی کرنا ضروری ہے اگر منہ بھر کر کُلی کُری تو غسل ہوگا روزہ کی حالت میں غرغہ نہیں کرنا چاہیے ۔ قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله غسل کل فمہ الخ) عبر عن المضمضة والاستنشاق بالغسل لا فائدة الاستیعاب (رد المحتار ص ۱۴۱ ج ۱)

واللہ تعالیٰ اعلم ۲۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۶ ھ

منہ بھر کر پانی پی لیا تو کلتی کا فرض ادا ہو گیا :

سوال : اگر جنبی نے بغیر کلتی کے پانی پی لیا تو کلتی کی ضرورت باقی ہے یا نہیں ؟ اگر اب غسل کر لیا کلتی نہیں کی تو غسل صحیح ہوا یا نہیں ؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جنب کے لئے کلتی سے پہلے پانی پینا مکروہ تنزیہی ہے اگر پی لیا اور منہ بھر کر پیا تو یہ کلتی کے قائم مقام ہو جائے گا، اس لئے اب مستقل کلتی کی حاجت نہیں مگر پھر بھی کلتی کر لینا بہتر ہے۔

قال في العلائق ويكفي الشرب عبًا لان المجر ليس بشرط في الاصح قال في الشامية قوله ويكفي الشرب عبًا ای لا مضًا فتح وهو بالعین المهملة والمراد به هذا الشرب بجميع الفم وهذا هو المراد بما في الخلاصة ان شرب على غير وجه السنة يخرج عن الجنبانة والا فلا وبما قيل ان كان جاهلا جازوان كان عالما فلا ای لان الجاهل يعيب والعالم يشرب مقبًا كما هو السنة (قوله لان المجر) ای طرح الماء من الفم ليس بشرط للمضمضة خلافا لما ذكره في الخلاصة نعم هو الا حوط من حيث الخروج عن الخلاف ويلعبه اسياء مكروه كما في الحلية (رد المحتار مل ۱۳ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم

۲۲ ذی الحجہ سنہ ۹۶ھ

غلوٹ میں برہنہ غسل کرنا جائز ہے :

سوال : سنا ہے کہ غسلخانہ کی چھت نہ ہو تو اسکے اندر برہنہ غسل کرنا جائز نہیں اور فرشتوں کو حیا آتی ہے تو کیا صحیح ہے یا نہیں ؟ اور غسل کرنا جائز ہو گا یا نہیں ؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

غیر مسقف غسلخانے میں بلکہ اکیلا ہو تو کھلی فضا میں بھی برہنہ غسل کرنا جائز ہے۔ البتہ چوگرد بردہ افضل ہے اوپر کی طرف پردہ کی کوئی حاجت نہیں۔ روی البخاری رحمہ اللہ نقلے ان ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی طالب انها ذهبت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره الحديث وعن ميمونة رضي الله تعالى عنها قالت سترت لنبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو يغتسل من الجنبانة فغسل يديه الحديث

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال كانت بنو اسرائيل یغسلون عراة ینظر بعضهم الى بعض وكانت موسیٰ یغسل وحده فقالوا واللہ ما منع موسیٰ

ان یغتسل معنا الا انہ ادر فذاہب مرة یغتسل فوضع ثوبہ علی الحجر ففرا الحجر بثوبہ الحدیث وعنه رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا ایوب یغتسل عریاناً الحدیث - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا بدن پر باندھنے کی بجائے کپڑے کا پردہ کر کے اس کے پیچھے غسل فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کرنے کی بجائے پس پردہ غسل کرنا افضل ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۸۸ھ

حالت نفاس میں احتلام ہو جائے تو غسل فرض نہیں:

سوال: نفاس والی عورت کو احتلام ہو جائے تو غسل واجب ہے یا نہیں، یا کہ پاک ہونے کے بعد ایک ہی غسل کافی ہے؟ بیٹو! توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

پاک ہونے کے بعد ایک ہی غسل فرض ہوگا۔ قال فی الخانیۃ المرأة اذا اجنبت ثم حاضت ان شاءت اغتسلت وان شاءت اخوت الاغتسال لانہ لا فائدة فی لتعجیل فانہا ان كانت تخرج من الجنابة لا تخرج من الحيض وحکمہما واحد (خانیہ ص ۲۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۷ صفر سنہ ۸۸ھ ہجری

غسل میں مصنوعی دانتوں کا حکم:

سوال: بعض لوگوں کے دانت ہلتے ہیں اور بعض کے تو بالکل گر جاتے ہیں اسکے بعد یہ لوگ سونے کے خول چڑھاتے ہیں اب جبکہ غسل کی حاجت پیش آتی ہے تو کیا غسل کے وقت اس خول کو نکالنا ضروری ہے یا نہیں اور اکثر یہ بہت مضبوط ہوتے ہیں بغیر ڈاکٹر کے نکالنے کے نہیں نکل سکتے اور بہت ہی مشکل ہوتا ہے تو اس کو درن و عجن پر قیاس کر سکتے ہیں یا نہیں؟ عجن کا تو اتارنا آسان ہے لیکن یہ تکلیف مالا یطاق کے قیل و دہے بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

یہاں خول لگانا ضرورت میں داخل ہے اور اتارنے میں حرج ہے وھو مدفوع شرعاً، لہذا بدوں اتارے غسل صحیح ہو جائیگا، و نظائرھا مشہورۃ و فی کتب القوم مسطورۃ، بل نصواری

على جوازاتخاذ الاسنان من الذهب وشد هابه ولو كان مانعا عن صحة الغسل لما افتوا به ،

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

غسل میں کلی بھول گیا :

سوال: غسل میں کلی کرنا بھول گیا بعد میں یاد آیا تو از سر نو غسل کرے یا کہ صرف کلی کر لے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جس وقت بھی یاد آجائے کلی کر لے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ولو تركها (ای المضمضة) ناسيا فصلی ثم تذكر يمتضمض ويعيد ما صلى (منية ص ۱۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۳۰ محرم سنہ ۸۹ھ

حالت جنابت میں سلام کہنا جائز ہے :

سوال: حالت جنابت اور حیض میں کسی سے سلام مصافحہ کرنا کھانا پیتا مویشی وغیرہ ہنہ کے گھر میں داخل ہونا شرعاً منع ہے یا نہیں؟ بینوا توجرو۔

الجواب باسم ملہم الصواب

بحالت جنابت نماز پڑھنا، کلام پاک کی تلاوت کرنا یا بلا غلاف چھونا اور مسجد میں داخل ہونا منع ہے اس کے سوا اور سب کچھ جائز ہے۔ حالت حیض میں بھی امور مذکورہ اور روزہ اور جماع کے سوا سب کچھ جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۴ رجب سنہ ۹۱ ہجری

منی کو ہاتھ سے روک لیا اور شہوت ختم ہونیکے بعد نکال دی :

سوال: احتلام میں ایسا محسوس ہوا کہ منی نکلنے والی ہے مگر آنکھ کھل گئی اور آلہ تناسل کو ہاتھ سے دبا کر منی کو روک لیا، حتیٰ کہ شہوت بالکل ختم ہو گئی تو چھوڑنے کے بعد کافی مقدار میں منی خارج ہوئی تو غسل فرض ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر خروج کے وقت شہوت نہیں تھی تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غسل فرض نہیں، سفر وغیرہ جیسی ضرورت کے موقع پر اس کے مطابق عمل کرنے کی گنجائش ہے۔ قال فی

التنوير وفرض عند منى منفصل عن مقرة بشهوة وان لم يخرج بها - وفي الشرح وشرطه
ابو يوسف وبقوله يفتى في ضيف خاف ريبة او استحیی كما في المستصفی وفي القهستانی
والتأخرانية معز بالنوازل وبقول ابی یوسف نأخذ لانه ایسر علی المسالمین قلت ولا سيما في
الثناء والسفر - وفي الحاشية (قوله وشرطه ابو یوسف) ای شرط الدفق وان لم يخلو فيظهر فيما
لو احتملوا ونظر بشهوة فامسك ذكره حتى سكنت شهوته ، ثم ارسله فانزل وجب عندها لا عنده
(قوله قلت الخ) ظاهرة الميل الى اختيار ما في النوازل ولكن اكثر الكتب على خلافه حتى البحر
والنهر لا سيما قد ذكروا ان قوله قياس وقولها استحسان وانما الاحوط فينبغي الافتاء بقوله
في مواضع الضرورة فقط تأمل وفي شرح الشيخ اسمعيل عن المنصورية قال الامام قاضينا
يؤخذ بقول ابی یوسف في صلوات ماضية فلا تعاد وفي مستقبل لا يصلى ما لم يغتسل اهـ
(رد المحتار ص ۱۳۹ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم

۲۰ ربيع الآخر سنة ۱۲۹۷ھ

بلا شهوت منی نکلے تو غسل فرض نہیں:

سوال : ایک شخص پیشاب کرتا ہے اور پیشاب کے بعد زور لگانے سے سفید رنگ کا مادہ کافی
مقدار میں خارج ہو جاتا ہے جس کے متعلق معلوم نہیں کہ یہ منی ہے یا ددی ، تو ایسے شخص پر غسل
واجب ہے یا نہیں ، یہ مادہ بغیر شہوت کے نکلتا ہے ۔ بتینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

پیشاب کے بعد نکلنے والا مادہ اگرچہ منی ہو مگر بدو شہوت خارج ہو تو غسل فرض نہیں ، قال في
العلائية خرج منى بعد البول وذكره منتشر لزمه الغسل قال في البحر ومحملة ان وجد الشهوة
وفي الشامية ان عدم وجوب الغسل بخروجه بعد البول اتفاقا اذا لم يكن ذكره منتشرا الخ
(رد المحتار ص ۱۳۹ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم

۲۰ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۹۲ھ

حالت جنابت میں وضو سے کیا فائدہ؟:

سوال : غسل جنابت میں اول وضو کرنے میں کیا فائدہ ہے ؟ کیا ناپاکی دور کئے بغیر وضو
ہو جاتا ہے ؟ اسی طرح یہ چیز بھی کتب میں پائی جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی او
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل رہا کہ مباشرت کے بعد وضو کر کے سونا چاہیے ، یہ ناپاکی میں

وضو کیسا؟ سمجھ میں نہیں آیا۔ بیٹو! توجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مَلَكِ الصَّوَابِ

حالتِ جنابت میں وضو کرنے سے طہارت تو حاصل نہیں ہوتی مگر حدث میں کچھ تخفیف ہو جاتی ہے اگر کسی حکم شرعی کی حکمت سمجھ میں نہ آئے تو کیا حرج ہے؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱ جمادی الآخرہ سنہ ۹۳ ہجری

غسل بیٹھ کر کرنا اولیٰ ہے :

غسل بیٹھ کر کرنا اولیٰ ہے یا کھڑے ہو کر؟ بیٹو! توجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مَلَكِ الصَّوَابِ

بیٹھ کر غسل کرنا اولیٰ ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ روایات سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر غسل فرماتے تھے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱ ربیع الآخر سنہ ۹۴ ہجری

بغیر غسل کئے دوسری بار جماع کرنا :

سوال : ایک دفعہ جماع کرنے کے بعد بغیر وضو یا غسل کئے دوسری دفعہ جماع کرنا کیسا ہے؟ بیٹو! توجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مَلَكِ الصَّوَابِ

جائز ہے مگر غسل یا وضو یا استنجاء کر لینا افضل اور مستحب ہے۔ قال فی شرح التتویر ویکرہ معاودة اہلہ قبل اغتسالہ الا اذا احتلم لم یأت اہلہ قال الحلوی ظاہر الاحادیث استما یفید الذنب لانفی الجواز المفاد من کلامہ (رد المحتار ص ۱۶۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۵ھ

غسل میں عورت کے بالوں کا حکم :

سوال : عورت کے فرض غسل میں سر کے بالوں میں کچھ خشکی رہ جائے تو کیا فرض ادا ہو جائیگا؟ بیٹو! توجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مَلَكِ الصَّوَابِ

اگر بال کھلے ہوں تو بالوں کا تر کرنا فرض ہے، جڑوں تک بھی پانی پہنچائے۔ اور اگر عورت کے بال گندھے ہوئے ہوں تو ان کو کھولنا ضروری نہیں صرف جڑوں کا تر کرنا فرض ہے البتہ بدو

کھولے جڑوں تک پانی نہ پہنچ سکے تو کھول کر سب بالوں کو دھونا فرض ہے۔ قال فی شرح التنبییر (وکفی بل اصل ضغیرتھا) ای شعر المرأة المضفور للخرج اما المنقوض فی فرض غسل کلہ اتفاقاً ولولم یبتل اصلھا یجب نقصھا مطلقاً هو الصحیح (رد المحتار ص ۱۲۱ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۵ ہجری

حالت جنابت میں بچے کو دودھ پلانا اور کھانا پکانا جائز ہے :

سوال : حالت جنابت میں عورت بچے کو دودھ پلا سکتی ہے ؟ اور کھانا وغیرہ پکا سکتی ہے ؟ جبکہ سردی کی شدت کے سبب مشکل ہو۔ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

دودھ پلا سکتی ہے اور کھانا وغیرہ بھی پکا سکتی ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۷ رذی قعدہ سنہ ۹۴ ہجری

جنب کا کتب تفسیر و حدیث اور ترجمہ قرآن کو ہاتھ لگانا :

سوال : جنبی کے لئے کتب حدیث و تفسیر کو چھونا یا پڑھنا یا حدیث و قرآن کا ترجمہ لکھنا یا زبانی پڑھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جنب کے لئے کتب حدیث و فقہ کو چھونا اور پڑھنا درست ہے مگر خلافِ اولیٰ ہے اور کتب تفسیر میں اگر تفسیر غالب ہو تو چھونا درست ہے ورنہ نہیں۔

قرآن کو لکھنے کے جواز میں اس صورت میں اختلاف ہے جبکہ کتابت اس طور پر ہو کہ کاغذ کو ہاتھ نہ لگے، عند الضرورة اسکی گنجائش ہے لیکن کاغذ کو ہاتھ لگانا کسی صورت میں جائز نہیں، ترجمہ قرآن کو بھی بے وضو چھونے کے بارے میں فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے حکم قرآن قرار دیا ہے۔ قال فی الدر المختار وقد جوز اصحابنا من کتب التفسیر للمحدثین ولم یفصلوا بین کون الاکثر تفسیراً وقرائناً ولو قیل بہ اعتباراً للغالب لکان حسناً قلت لکنہ یخالف ما مترق قد بر۔ قال العلامة تاج عابدین (قولہ قد بر) لعلہ یشیر الی انہ ممکن ادعاء تفسیر اطلاق المتن بما اذا لم یکن التفسیر اکثر فلا ینافی دعوی التفصیل (رد المحتار ص ۱۲۱ ج ۱) وفي الدر ولا تنکر کتابت قرآن و الصحیفۃ او اللوح علی کارض عند الثانی خلاف المحدث و ینبغی ان یقال ان وضع علی الصحیفۃ ما یحول بینہا و بین یدہ یؤخذ بقولہ لثانی و الا فیقولہ لثالث قالہ الحلبي (رد المحتار ص ۱۲۱ ج ۱) وفي بیہ الحیض منہ و قرأتہ قرآن بقصد لا و مسہ ولو مکتوباً بالفارسی فی الاصح (رد المحتار ص ۱۲۱ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ رذی قعدہ سنہ ۸۷ ہجری

غسل میں فرج خارج کا دھونا فرض ہے :

سوال : عورت کے فرض غسل میں شرمگاہ کو اندر سے دھونا بھی ضروری ہے یا کہ عام دستور کے مطابق استنجاکافی ہے ؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

عورت کی شرمگاہ کے دو حصے ہیں ایک بیرونی حصہ جو مستطیل شکل کا ہے اس کے بعد کچھ گہرائی میں جا کر گول سوراخ ہے، اس گولائی سے اوپر کے حصہ کو فرج خارج اور اندرونی حصے کو فرج داخل کہا جاتا ہے، فرض غسل میں فرج خارج کا دھونا فرض ہے، یعنی گول سوراخ تک پانی پہنچانا ضروری ہے، بدون اس کے غسل صحیح نہ ہوگا، البتہ فرج داخل کے اندر پانی پہنچانا ضروری نہیں۔ قال فی التتویر و یجب غسل سترۃ و شارب و حاجب و لحیۃ و فرج خارج، و فی الشرح لانه کالفم لا داخل لانه باطن (رد المحتار ص ۳۷۱-۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۔ سوال سنہ ۹۸ھ

غسل خانہ میں دخول و خروج کا طریقہ اور دعا :-

سوال : غسل خانہ میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کا مسنون طریقہ کیسا ہے اور اس وقت کونسی دعا مسنون ہے ؟ بیٹنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

غسل خانہ میں بالعموم صفائی نہیں ہوتی اس لئے بیت الخلاء کی طرح غسل خانہ میں بھی داخل ہوتے وقت پہلے بائیں پاؤں اندر رکھے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالے۔ غسل سے پہلے بسم اللہ پڑھنا مسنون ہے، مگر غسل خانہ میں داخل ہونے سے پہلے پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد غسل خانہ سے باہر نکل کر وضو کے بعد والی دعا پڑھے۔ اگر غسل خانہ نہایت صاف ستھرا ہو اور اس کے اندر بیت الخلاء نہ ہو تو اس میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت جو پاؤں چاہے پہلے رکھے اور بسم اللہ بھی غسل خانہ کے اندر کپڑے اتارنے سے پہلے پڑھے۔ اگر کوئی لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کر رہا ہو تو کپڑے اتارنے کے بعد بسم اللہ پڑھے اور حالت غسل میں وضو کی دعائیں بھی پڑھ سکتا ہے۔ قال فی العلائق و سنن کسین الوضوء سوی الترتیب وادابہ کاد ابہ، و قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ کسین الوضوء) ای من البدائۃ بالنیۃ والتسمیۃ والسواک والتخلیل والدلك والولاء الخ و اخذ ذلك فی البحر من قوله ثم يتوضأ (قولہ سوی الترتیب) ای المعهود فی الوضوء والا فالغسل له ترتیب آخر بیئہ المصنف بقولہ بادئاً الخ طعن

ابی السعد واقول ویستثنی الدعاء ایضا فانہ مکروہ کما فی نور الايضاح (قوله وأدابه کادابه) نص علیہ فی البدائع قال الشرنبلالی ویستحب ان لا یتکلم بکلام مطلقا اما کلام الناس فلکراہتہ حال الکشف واما الدعاء فلانہ فی مصباح المستعمل ومحل الاقذار والاحوال اه اقول قد عدّ التعمیة من سنن الغسل فی شکل علی ما ذکرہ تأمل (رد المحتار ص ۱۴۱ ج ۱) قلت ویشکل علی التعلیل بکونه فی مصب الماء التمیة والدعاء فی الوضوء - فقط واللہ تعالی اعلم ۲۲ رذی قعدہ ۱۳۹۸ھ

حالت جنابت میں بال اور ناخن کا ٹنا :

سوال : حالت جنابت میں بال و ناخن کا ٹنا مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی ؟ بیٹو اتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

مطلق کراہت کا قول ملتا ہے جس سے بالعموم کراہت تحریمیہ مراد ہوتی ہے مگر یہاں قرآن سے کراہت تنزیہیہ معلوم ہوتی ہے ۔ قال فی الہندیۃ حلق الشعر حالۃ الجنابة مکروہ وکذا قص الاظافر - کذا فی الغرائب (عالمگیریہ ص ۲۵ ج ۵) فقط واللہ تعالی اعلم - ۳۰ ر شوال ۱۳۹۸ھ
حالت جنابت میں نوکر و تلاوت کا حکم :

سوال : جنابت کی حالت میں کلمہ طیبہ ، درود شریف اور قرآن کریم پڑھنا جائز ہے ؟

الجواب باسم ملہم الصواب

کلمہ طیبہ ، درود شریف اور ہر قسم کا ذکر جائز ہے ، مگر قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں ۔

فقط واللہ تعالی اعلم

۲۹ ربیع الآخر ۱۳۹۸ھ

غسل میں ناک کے اندر پانی پہنچانے کی حد

سوال : غسل کے تین فرائض میں سے ایک فرض ہے ناک میں پانی ڈالنا ، میرے ایک

دوست کہتے ہیں کہ پانی ناک کی نرم بڑی تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ چلو میں پانی لیکر ناک کے دماغ کی طرف کھینچو یعنی سانس کے ذریعہ پانی ناک میں چڑھاؤ تو کیا یہ درست ہے یا جس طرح وضو میں ناک میں پانی ڈالتے ہیں وہ صحیح ہے کیونکہ ناک میں پانی چڑھاتے وقت تکلیف سی محسوس ہوتی ہے

الجواب باسم ملہم الصواب

بڑی کے اندر پانی پہنچانا ضروری نہیں بلکہ بڑی جہاں شروع ہوتی ہے وہاں تک پانی پہنچانا

فرض ہے جو معمولی اہتمام سے بسہولت ہو سکتا ہے ۔ فقط واللہ تعالی اعلم - ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۹۸ھ

باب المیاء

کنویں میں ناپاک چیز گر گئی اور نکل نہیں سکتی :

سوال : کنویں میں کوئی پلید چیز گر جائے اور نکل نہ سکے تو اسے کیسے پاک کیا جائے؟ بینوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

کنویں میں نجس چیز گر جائے اور نکل نہ سکے تو اسے نکالنا ضروری نہیں، صرف پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔ البتہ اگر عین نجاست گر جائے تو اسے نکالے بغیر کنواں پاک نہ ہوگا۔ اگر کسی صورت سے بھی نکالنا ممکن نہ ہو تو اتنی مدت تک کنویں کو استعمال نہ کیا جائے جب تک ظن غالب نہ ہو جائے کہ گری ہوئی نجاست مٹی ہو گئی ہوگی۔ اتنی مدت گزرنے کے بعد کنویں کا پانی نکال کر کنواں پاک کیا جائے۔ بعض فقہار کا قول ہے کہ چھ ماہ تک انتظار کیا جائے۔ ظن غالب ہے کہ چھ ماہ میں گری ہوئی چیز مٹی ہو جاتی ہے۔ قال فی شرح التویر الا اذا عذر خشية او خرقه متنجسة فينزع الماء الى حد لا يملأ نصف الدلو يطهر الكل تبعاً۔ وفي الشامية تحت (قوله متنجسة) واسار بقوله متنجسة الى ان لا بد من اخراج عين النجاسة كلهم مبيته وخنزيراه قلت فلو عذر ايضاً نفى القهستاني عن الجواهر لو وقع عصفور فيها فحجزوا عن اخراجها فمادام فيها فنجسة فتترك مدة يعلم ان احتمال وصار حمأة وقيل مدة ستة اشهر (رد المحتار ج ۱) فقط والله تعالى اعلم، (تیسین سے جاری ہونے کی حالت میں پانی پاک ہوگا، تفصیل تہمہ میں ہے) غزوہ محرم الحرام ۳ھ

کنویں میں جو تہ گر جانا :

سوال : کنویں میں سیلپر گر گیا جس کے متعلق طہارت اور نجاست کا کوئی علم نہیں تو کنواں

پاک ہے یا پلید؟ بینوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر سیلپر کے پلید ہونے کا یقین نہیں تو کنواں پاک ہے۔ قال فی الشامية ناقلاً عن البحر وقيدنا بالعلم لانهم قالوا في البقر ونحوه يخرج حياً لا يجب نزع شئ هو ان كان الظاهر احتمال بولها على اخذها لكن يحتمل طهارتها بان سقطت عقبه دخولها ماء كثيراً مع ان الاصل الطهارة (رد المحتار ج ۱) ومثله في الفتح ايضاً۔ فقط والله تعالى اعلم

۳۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری

مستعمل پانی کا حکم :

سوال : وضو یا غسل میں مستعمل پانی کا کیا حکم ہے ؟ بتینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

وضو یا غسل میں مستعمل پانی پاک ہے، لیکن اس کا اندرونی استعمال مکروہ تنزیہی ہے اور اس سے وضو اور غسل درست نہیں البتہ نجاست حقیقہ کے لئے مطہر ہے یعنی اس سے نجس چہرہ دھوئی جائے تو پاک ہو جائے گی، قال فی العلانیۃ وهو طاهر ولو من جنب وهو الظاہر لکن یکرہ شربہ والحجۃ بہ تنزیہا للاستقذار وعلی روایۃ نجاستہ تحریمًا وحکمہ انتہای بل لخبثتہ ای لحدیث بل لخبثتہ علی الراجح المعتقد، وفی الشامیۃ (قوله علی الراجح) مرتبط بقوله بل لخبثتہ ای نجاستہ حقیقیۃ فائتہ یجوز اذالہا بغیر الماء المطہر من المائۃ خلًا للمحمد رحمہ اللہ تعالیٰ، (رد المحتار من ۸۵ ج) فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

جنب نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا :

سوال : جنبی اگر بالٹی میں ہاتھ ڈال کے پانی لیکر غسل کرے تو پانی پاک رہے گا یا نہیں؟ بتینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر جنب کے ہاتھ میں ظاہری نجاست نہ لگی ہو تو پانی پاک ہے مگر ہاتھ ڈالنے سے مستعمل ہو جانے کی وجہ سے اس پانی سے غسل درست نہ ہوگا، لہذا ہاتھ دھو کر بالٹی میں ڈالے۔ البتہ اگر بدوں ہاتھ ڈالے پانی لینے کی اور کوئی صورت نہ ہو تو ایسی مجبوری میں یہ پانی مستعمل شمار نہ ہوگا۔ بعض فتاویٰ کے مطابق اگر صرف انگلیاں پانی میں ڈالیں ہتھیلی نہیں ڈوبی تو پانی مستعمل نہیں ہوا، مگر اس کی وجہ غیر معقول ہے، اللہم الا ان یوجہ بتعسر القہون منہ۔ قال فی شرح التویر بان یغسل بعض اعضائہ اذ یدخل یدہ اور جملہ فی جبہ بغیر اغتراف ونحوہ فانہ یصیر مستعملًا وفی الشامیۃ تحت (قوله بان یغسل) فی الخلاصۃ وغیرہا ان کان اصبعًا واکثر دون الکف لا یضر قال فی الفتح ولا یخلو من حاجۃ الخائل وجہ رد المحتار (ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(اس تحقیق پر اشکال و جواب تتمہ میں ہے) عرقہ دی تعدد سنہ ۹۳ھ

جنب کا ایسے برتن میں ہاتھ ڈالنا جس میں نل کا پانی گر کر رہا ہو :

سوال : نل سے پانی بالٹی میں گر کر بہنے لگے اور جنبی ہاتھ ڈال کر غسل کرے تو پانی

پاک ہے یا ناپاک؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

یہ پانی پاک ہے اور اس سے غسل بھی درست ہے اس لئے کہ یہ جاری ہے، قال فی الہدایۃ والماء الجاری اذا وقعت فیہ نجاسة جاز الوضوء بہ اذا لم یرلھا اثر وقال والجاری مالا یتکرر استعمالہ (ہدایہ ص ۳۶ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غزہ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۳ھ

غسل کے پانی کی چھینٹوں کا حکم :

سوال : غسل کے وقت نیچے سے چھینٹیں اٹھ کر بالٹی میں گرتی ہیں تو یہ پاک ہے یا ناپاک؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

پاک ہے اور اس سے غسل بھی صحیح ہے، کیونکہ مستعمل پانی دوسرے پانی سے کم ہو تو وہ مطہر ہے۔ البتہ مستعمل پانی زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں تو اس سے غسل درست نہیں۔ قال فی العلائق فان المطلق اکثر من النصف جاز التطہیر بالکل والا لا (رد المحتار ص ۱۶۸ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غزہ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۳ھ

بچہ پانی میں ہاتھ ڈال دے :

سوال : اگر بچہ پانی میں ہاتھ ڈال دے تو پانی پاک ہے یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

بچے کے ہاتھ ڈالنے سے پانی نجس نہیں ہوتا، البتہ اگر معلوم ہو جائے کہ اسکے ہاتھ میں نجاست لگی تھی تو ناپاک ہو جائیگا چونکہ چھوٹے بچوں کا اعتبار نہیں، اسلئے دوسرے پانی کے ہوتے ہوئے اس پانی کے وضو کرنا بہتر نہیں۔ ولو ادخل الکفار والصبیان ایدھم لا یتنجس اذا لم یکن علی ایدھم نجاسة حقیقیۃ فلو ادخل لصبی یدہ فی لاء لا یتوضا بہ استحسانا ولو توضا بہ جاز (منیۃ)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۷ صفر سنہ ۱۲۸۶ھ ہجری

بکری کنویں سے زندہ نکال لی گئی :

سوال : اگر کوئی بکری کنویں میں گر جائے اور زندہ نکال لی جائے تو کنواں پاک ہے یا ناپاک ؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر بکری کے جسم پر کوئی نجاست ظاہر نہ ہو تو کنواں پاک ہے۔ معنہذا بیس ڈول نکال دینا بہتر ہے، قال فی العلائقہ لو اخرج حیاً و لیس بفجس العین و لایہ حدث او خبث لم ینزح شیء الا ان یدخل فہ الماء فیعتبر بسورۃ فان نجسا نزح الکل والا لا ہو الصحیح نعم یندب عشرة فی مشکوٰۃ لاجل الطہوریۃ کذا فی الخانیۃ -

قال ابن عابدین (قوله و لیس بفجس لعین) ای بخلاف الخنزیر و کذا الکلب علی القول الآخر فانہ ینجس لبئر مطلقاً و بخلاف المحدث فانہ یندب فیہ نزع اربعین کما ینذکرہ و بخلاف ما اذا کان علی حیوان خبث ای نجاسة و علم بها فانہ ینجس مطلقاً قال فی لبحر و قید بالعلم لانہم قالوا فی البقر و نحوہ یدخل حیاً لا ینجس نزع شیء وان کان الظاہر اشتمالاً بولہا علی فخاذا لکن یحتمل طہارتہا بان سقطت عقبہ دخولہا ماء کثیراً مع ان الاصل لظہارۃ ام و مثله فی الفتح (قوله لم ینزح شیء) ای وجوب الماء فی الخانیۃ لو وقعت الشاة و خرجت حیة ینزح عشرہ دلوں التسکین القلب لا للتطہیر حق لولم ینزح و توضأ جاز و کذا الحمار و البغل لو خرج حیاً و لم یصب فہ الماء و کذا اما یتوکل لحمہ من الابل و البقر و الغنم و الطیور و الدجاجة المحبوسۃ اھ و مثله فی مختارات النوازل (رد المحتار ص ۱۹۶ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵ صفر سنہ ۸۶، بحیری

کنویں میں گوبر گر جانے کا حکم :

سوال : کنویں میں گوبر کا اُپلہ سارا یا آدھا گر جائے اور ریزہ ریزہ ہو جائے تو کنواں ناپا ہو گا یا نہیں ؟ اور اگر ناپاک ہو گا تو کتنا پانی نکالا جائے گا ؟ اسی طرح کنویں میں گدھے یا گھوڑے کی لید کی دو لینڈی گر جائے تو کنواں پاک ہے یا ناپاک ؟ اور ناپاک ہونے کی صورت میں کتنا پانی نکالا جائے ؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر کنواں ایسی جگہ واقع ہے کہ وہاں عام طور سے جانوروں کی آمد و رفت رہتی ہے ان سے

حفاظت دشوار ہے تو مسئلہ جانوروں کی قلیل نجاست معاف ہے خصوصاً جبکہ خشک بھی ہو۔ اور اگر کنواں محفوظ ہے شاذ و نادر کبھی کبھار وہاں جانوروں کی آمد سے گوبر لید وغیرہ اندر گر جائے تو وہ کنزاً ناپاک ہوگا اور سارے پانی نکالنا ضروری ہوگا، قال فی الشامیۃ تحت (قوله وبعرقی ابل و غنم) وفي التاترخانیۃ ولعید کر محمد فی الاصل روث الحمار والخثی واختلفوا فیہ فقیل ینجس ولو قلیلاً او یابساً و قیل لو یابساً فلا و اکثرهم علی انه یوفیه ضرورۃ و بلوی لا ینجس ولا ینجس (فائدہ) قال نوح أفندی الروث للفرس والبغل والحمار والخثی بکسر فسکون للبقرة والفیل والبعر للابل والغنم والخیر للطیور والنجل للکلب والعدرة للانسان (رد المحتار ص ۱۷۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۹ رجب سنہ ۸۷۷ ہجری

کھلی مرغی کا جھوٹا مکروہ ہے :

سوال : مرغی کا جھوٹا پاک ہے یا مکروہ تنزیہی ہے یا تحریمی جبکہ نجاست اس کی چونچ میں لگی ہوئی نہ ہو؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

مرغی کا جھوٹا پاک ہے مگر نجاست کھانے والی مرغی میں یہ تفصیل ہے کہ اس کی چونچ کی تھار کا یقین ہے تو پانی پاک ہے اور اگر چونچ کی نجاست کا یقین ہو تو پانی ناپاک ہے۔ اور اگر کسی امر کا یقین نہیں تو مکروہ تنزیہی ہے۔ قال فی الشامیۃ تحت (قوله طاهر للضرورة) واما المحلاة فلعا بها طاهر فسورها كذلك لما كانت تأکل العذرة کرة سورها ولم یحکم بنجاستہ للشک حتی لو علمتہ النجاسة فی فہا تنجس ولو علمت الطہارة انتفت الکراهة، وقال تحت (قوله فی الاصح) انها کراهة تنزیہ الخ (رد المحتار ص ۱۷۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ رجب سنہ ۸۷۷ھ

ما شمس کی کراہت کی شرائط :

سوال : حدیث میں ما شمس کے استعمال سے منیٰ وارد ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ما شمس کی کیا تعریف ہے؟ کیا وہ پانی جوٹکی کے اندر دھوپ کی وجہ سے گرم ہو گیا ہو اس میں داخل ہے۔ بیٹنوا توجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مُلْهِمِ الصَّوَدِ

احناف کے ہاں مارشمس کے استعمال کی کراہت مختلف فیہ ہے۔ راجح یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے یہ کراہت بھی تب ہے کہ گرم علاقہ میں ہو اور گرم وقت میں ہو اور سونے چاندی کے سوا کسی دوسری ہتھ کے برتن میں ہو اور گرم ہونے کی حالت ہی میں استعمال کرے۔ قال فی العلائقہ و بماء قصد تشمیسہ بلا کراہۃ و کراہۃ عند الشافعیۃ طیبۃ و فی الشامیۃ و ذکر شروط کراہۃ عندہم (الشافعیۃ) وھی ان یکون بقطر جار وقت الحر فی اناء منطبع غیر نقد وان یتعل و هو حار (الی قولہ) و فی الغایۃ کرہ بالشمس فی قطر حار فی اوان منطبعۃ (الی قولہ) ان المعتقد الکراہۃ عندنا لصحۃ الاثر وان عدھا روایۃ والظاهر انها تنزیہیۃ عندنا ایضاً بدلیل عدۃ فی المندوباً فلا فرق حینئذ بین مذہبنا و مذہب الشافعی (رد المحتار ص ۱۶۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۲۲ رجب سنہ ۸۸ھ

پانی میں رنگ کی بو آگئی تو اس سے وضو درست ہے :

سوال : ڈرم یا ڈبہ وغیرہ کو سفیدہ یا رنگ لگانے سے کچھ دن پانی میں رنگ کی بو آتی ہے اور ذائقہ میں بھی فرق آجاتا ہے یہ پانی وضو اور غسل کے استعمال کیلئے جائز ہے یا نہیں ؟ بیٹو اتوجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مُلْهِمِ الصَّوَدِ

اگر یہ رنگ خنزیر کے بالوں کے برش سے نہ کیا ہو تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے۔ اگرچہ پانی میں رنگ کی بو یا ذائقہ آجائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

یکم صفر سنہ ۸۹ھ ہجری

برتن میں مینگنی گرنے سے پانی ناپاک ہو جائیگا :

سوال : بکری یا اونٹ کی مینگنی خشک یا تر پانی پینے کے برتن مثلاً ٹنکی، مشکوں وغیرہ میں گر جانے سے پانی پاک ہے یا ناپاک، جبکہ اس ٹنکی میں پانچ من پانی آتا ہو یا اس سے کم۔ بیٹو اتوجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مُلْهِمِ الصَّوَدِ

اس سے ٹنکی اور مشکے کا پانی نجس ہو جائیگا البتہ اگر ٹنکی زمین دوز ہو اور ایسی جگہ واقع ہو کہ مینگنی وغیرہ سے احتراز مشکل ہو اور اس میں پانی بھی کافی زیادہ ہو تو ایک دو مینگنی معاف ہے۔

قال شارح التنوير في فصل البئر وبعرق ابل وغنم كما يعفى لو وقعت في حلب وقت الحلب فرميتا فوراً قبل تفتت وتلوّن وقال ابن عابد بن رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله وقت الحلب) فلو وقعت في غير زمان الحلب فهو كوقوعها في سائر الاوانى فتنجس في الاصح لان الضرورة انما هي في زمان الحلب لان من عادتها ان تبعد ذلك الوقت والاحتراز عنه عسير ولا كذلك غيره اه شارح منية (رد المحتار ص ۱۳۲) فقط والله تعالیٰ اعلم

۲۴ ربیع الآخر سنہ ۸۸، ہجری

دہ دردہ حوض کی پیمائش :

سوال : ایک حوض مندرجہ ذیل طول عرض و عمق رکھتا ہے ۔
لمبائی تیرہ فٹ چار انچ ، چوڑائی ساڑھے گیارہ فٹ ، اور دو فٹ آٹھ انچ گہرائی ۔
آیا یہ شرعی حوض دہ دردہ کے حکم میں ہے یا نہیں ؟ شرعی حوض کے حکم میں نہ ہونیکی صورت میں ابھی تک جتنے لوگوں نے اس حوض سے وضو کیا ہے یا دیگر ضروریات کے لئے استعمال کیا ہے ان کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ آیا وہ نمازیں وغیرہ ٹوٹائیں ؟ حوض کے لئے دہ دردہ ہونا لازمی ہے یا کہ یہ شرعی حوض کی ایک پہچان کی صورت ہے ؟ اور شرعی حوض کی صحیح پہچان کیا ہے ؟

الجواب باسم ملہم الصواب

حوض دُردہ کی تعریف یہ ہے کہ اس کا کل رقبہ یعنی طول و عرض کا حاصل ضرب سوزراع = ۲۲۵ فٹ = ۲۰.۹ میٹر ہو۔ گول حوض کا رقبہ معلوم کرنیکا طریقہ یہ ہے ، مربع $\frac{1}{4}$ قطر $\times$ پائی ۔ اس لئے گول حوض کا قطر ۱۶.۹۳ فٹ = ۵.۱۶ میٹر ہو تو یہ حوض دہ دردہ ہوگا ۔ عمق کا اعتبار نہیں ، مذکور حوض کا رقبہ سوزراع سے کم ہے لہذا اس میں نجاست گرنیکا یقین ہو تو یہ نجس ہو جائیگا جب تک نجاست گرنیکا یقین نہ ہو اس وقت تک اسے نجس کہنے کی کوئی وجہ نہیں ، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۷، ارجمادی آخرہ سنہ ۸۹ھ

چھوٹے حوض میں پاک آدمی کا داخل ہونا :

سوال : ایک حوض دو گز چوڑا $\frac{1}{2}$ گز لمبا ہے اس میں زید نے غسل کر لیا، ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے ، تو یہ حوض ناپاک ہوا یا نہیں جبکہ آدمی پاک ہو ؟ بتیو اتوجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مُلَهِمِ الصَّوَابِ

اگر زید با وضو تھا اور اس نے صرف ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا اور تازہ وضو کی نیت نہ تھی تو یہ پانی پاک ہے بلکہ مستعمل بھی نہیں ہوا لہذا اس سے وضو کرنا درست ہے۔ البتہ اگر پہلے با وضو نہ تھا یا وضو ہونے کے باوجود تازہ وضو کی نیت کی ہو تو یہ پانی مستعمل ہو گیا جو پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل صحیح نہیں اور پینا مکروہ تنزیہی ہے۔ قال فی التنبیہ واستعمل لقربة اودفع حدث وفي الشرح ولومع قربة كوضوء محدث ولو للتبرد فلو توضأ متوضئاً لتبرد او تعلیم او بطین بیدہ لم یصر مستعملاً اتفاقاً وقال فی شرح قول لماتن او اسقاط فرض هو الاصل فی الاستعمال كما نبه عليه الكمال بان يغسل بعض اعضائه او يدخل يده او رجله فجاء لغير اعتراف ونحوه فانه يصير مستعملاً لسقوط الفرض اتفاقاً وفي الحاشية (قوله بان يغسل) ای المحدث او الجنب بعض اعضائه التي يجب غسلها احترازاً عن غسل المحدث نحو الفخذ (رد المحتار ج ۱) ۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۳ ہجری والشرع الی علم

شیعہ یا مرزائی سے پانی لیکر وضو کرنا :

سوال : شیعہ یا مرزائی یا کافر کے گھر سے پانی لیکر وضو کرنا جائز ہے یا نہیں اور نماز ہوگی یا نہیں، اور ان لوگوں کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مُلَهِمِ الصَّوَابِ

شیعہ اور قادیانی زندیق ہیں، اس لئے یہ اپنے کسی قسم کے مال کے مالک نہیں، انکے سب اموال بیت المال کی ملک میں جو مساکین کے لئے حلال ہیں، غنی کے لئے ان کی کوئی چیز حلال نہیں، اور ذبیحہ مساکین پر بھی حرام ہے، البتہ ان سے پانی لینا غنی و فقیر سب کے لئے جائز ہے، (انہ قبل قبض الزندایق ان لم یکن مملوکاً لاحد فلا باحة الاصلية والا فلا ذن دلالة۔

عام کفار کا ذبیحہ حرام ہے دوسرے اموال غنی و فقیر سب کے لئے حلال ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر سنہ ۹۰، ہجری

حکم مار المر حیض اذا تکرر وتحلل

من مدینة الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال : ما یقول العلماء المحققون دار باب الفتویٰ فی ماء المر حیض ای اذا تکرر وتحلل

ھل یموز استعماله للوضوء والغسل ما هو القول المصحیح عند کھر۔ بینوا توجروا

الجَوَابُ بِاسْمِ مُلْهِمِ الصَّوْبِ

قال في الهندية والماء الجاري بعد ما تغير احد اوصافه وحكم بنجاسته لا يحكم بطهارته مالم ينزل ذلك التغير بان يرد عليه ماء طاهر حتى يزول ذلك التغير (عالمگیریہ ص ۱۲۰ ج ۱)
وفي التوير و بجار وقعت فيه نجاسة (الى قوله) ان لم ير اثره وهو طعم اولون اوریج، وقال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ لوسال دم رجله مع العصیر لا ینجس خلا فال محمد وفي الخزانة اناء من ماء احد طاهرا والاخر نجس فصبا من مكان عال فاختلط في الهواء ثم نزل اظهر كلة ولو جرى ماء الاناثين في الارض صغر بمنزلة ماء جاراه ونحوه في الخلاصة ونظم المسئلة المصنف في منظومته تحفة الاقران وفي الذخيرة لو اصابته الارض بنجاسة فصب عليها الماء فجرى قدرا ذراع طهرت الارض والماء طاهر بمنزلة الماء الجاري ولو اصابها المطر وجرى عليها طهرت ولو كان قليلا لم يجز فلا۔ (رد المحتار ص ۱۲۰ ج ۱) وقال ايضا اذا ركب الزبل في لقساطل ولم يظهر اثره فالماء طاهر واذا وصل الى الحياض في البيوت متغيرا ونزل في حوض صغيرا وكبير فهو نجس وان زال تغيره بنفسه لان الماء النجس لا يطهر بتغير بنفسه الا اذا جرى بعد ذلك بماء صاف فانه حينئذ يطهر فاذا انقطع الجريان بعد ذلك فان كان الحوض صغيرا والزبل راسب في سفله تنجس مالم يصير الزبل حمأة وهي الطين الاسود فانه اذا جرى بعد ذلك بماء صاف ثم انقطع لا ينجس (رد المحتار ص ۱۲۰ ج ۱)

ثبت من العبارات المزبورة ان الماء النجس الذي لم يتغير احد اوصافه بالنجاسة يطهر بمجرد جريانه بالماء الطاهر والماء المتغير لا يطهر الا ان يزول التغير ثم جرى بعد ذلك بماء طاهر واما الجريان بدون الاختلاط بالماء الطاهر فلا يطهر اصلا۔ فقط والله تعالى اعلم

۲۲ شعبان سنہ ۹۵ ہجری

چشمہ دارکنواں پاک کز یکا طریقہ :

سوال : ایک جامع مسجد کے کنویں میں کتے کا بچہ گر کر مر گیا اور پھولا پھٹا نہیں تھا کہ نکال لیا گیا۔ یہ کنواں چشمہ دار ہے، پانی نکالنے سے اس کا پیندا چھٹ نہیں سکتا ایک مولوی صاحب نے تین صد ڈول نکالنے کا فتویٰ دیا ہے کہ اس سے کنواں بلا شک و شبہ پاک ہو جائیگا اسی فتویٰ پر تین صد ڈول نکالے گئے اور اسے پاک سمجھ لیا گیا، اب ایک اور مولوی صاحب مصر ہیں کہ تین صد ڈول نکالنے سے کنواں ہرگز پاک نہیں ہوگا بلکہ تمام پانی نکالنے پر اصرار

کرتے ہیں کہ اس کنویں کی گہرائی اور گولائی ناپ کر اسی قدر گہرائی و گولائی کا گڑھا کھود کر اسے بھر دیا جائے تو جب جا کر کنواں پاک ہوگا۔ نیز دوسرا طریقہ یہ بتلاتے ہیں کہ پانی کی گہرائی کو ناپ کر پانی نکالنا شروع کیا جائے، ایک گھنٹہ میں پانی جس قدر نیچے گرے اسی قدر اتنے گھنٹے پانی نکالا جائے۔ مثلاً پانی دس ہاتھ گہرا ہے اور ایک گھنٹہ پانی نکالنے سے ایک ہاتھ کم ہوا ہے تو دس گھنٹے پانی نکالنا چاہیے اگر آدمیوں کے نکالنے سے دشواری ہو تو موجودہ دور کا پائپ پمپ مشین منگوا کر تمام پانی نکالا جائے مؤخر الذکر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ ہشتی زیور اور تعلیم الاسلام نامی کتب میں تین صد ڈول نکالنے کا کوئی ذکر نہیں، اور ریلوی سلک کی کتاب بہار شریعت میں بھی تمام پانی نکالنے کو لکھا ہے۔ تین صد ڈول کا اسمیں بھی ذکر نہیں اب کس مولوی صاحب کے مسئلہ پر عمل کیا جائے۔ بینوا توجروا

الْجَوَدُ بِاسْمِ مُلْهِمِ الصَّوَدُ

جب پانی ختم ہو نیکا امکان نہ ہو تو کنواں پاک کرنے کی یہ تینوں صورتیں صحیح ہیں جو سوال میں مذکور ہیں۔ ہشتی زیور میں تین سو ڈول نکالنے کا ذکر موجود ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۷ ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۹ھ

چھوٹا حوض پاک کرنیکا طریقہ

سوال : مکان کے صحن میں پانی کی ٹنکی یا چھت پر بنی ہوئی ٹنکی ناپاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنیکا کیا طریقہ ہے؟ اگر زمین کی ٹنکی اور چھت والی ٹنکی اور ان دونوں کے درمیان میں پائپ لائن اور پھر چھت کی ٹنکی سے غسل خانوں وغیرہ تک آنے والے پائپ ان سب کے مجموعہ کے طول و عرض کا کل رقبہ سٹو ہاتھ ہو جائے تو کیا یہ دہ در دہ کے حکم میں ہوگا کہ نجاست گرنے سے ناپاک نہ ہو۔ بینوا توجروا،

الْجَوَدُ بِاسْمِ مُلْهِمِ الصَّوَدُ

دونوں ٹنکیوں کے درمیان پائپ اور اوپر کی ٹنکی سے غسل خانوں وغیرہ تک جانے والے پائپ کو دہ در دہ میں شمار کرنا صحیح نہیں اسلئے کہ طول و عرض وہ مقبر ہے جو اوپر کی چھت کیساتھ ملحق نہ ہو۔ پائپ لائن چونکہ پانی سے بھری رہتی ہے اسلئے اسکی مثال ایسے مسقف حوض کی ہوگی جس کا پانی اسکی چھت کے ساتھ ملا ہوا ہو، نیز پچھلی ٹنکی سے اوپر کی ٹنکی کی طرف جانے والی لائن جہاں اوپر کی ٹنکی میں پہنچتی ہے وہاں اسکی پانی کا اتصال اوپر کی ٹنکی کے پانی سے نہیں ہوتا، اسلئے دونوں ٹنکیوں کے رقبہ کا بالکل الگ الگ حساب کیا جائے۔

ان ٹنکیوں کی تطہیر کا طریقہ یہ ہے کہ زمین دوز ٹنکی میں جب باہر سے پانی آ رہا ہو اس وقت اسکا گولہ اتار لیا جائے یا اسکے ساتھ کوئی وزن وغیرہ باندھ دیا جائے تاکہ گولہ پانی کے ساتھ بلند ہو کر باہر سے آنے والے پانی کا راستہ نہ روکے، اس طرح سے بیرونی پانی آتا رہے گا۔ جب ٹنکی بھر کر پانی اوپر سے بہنے لگے تو پانی جاری ہو جانے کی وجہ سے ٹنکی پاک ہو جائے گی، اوپر کی ٹنکی کو یوں پاک کیا جاسکتا ہے کہ موٹر کے ذریعہ اس ٹنکی کو اس حد تک بھرا جائے کہ اوپر کے پائپ سے پانی جاری ہو جائے، بظاہر تطہیر کی اس صورت میں یہ اشکال معلوم ہوتا ہے کہ پانی کھینچنے کی مشین سے سیکر زمین دوز ٹنکی کے تلے تک پائپ ہوتا ہے جو نجس پانی سے بھرا ہوگا، اسی طرح اوپر والی ٹنکی نجس ہو گئی تو اس ٹنکی سے غسلخانوں وغیرہ میں آنیوالی لائن میں نجس پانی ہوگا، ان ٹنکیوں کو اوپر سے جاری کر دینے سے ان پائپوں کے اندر کے پانی پر کوئی اثر نہیں پڑیگا، تو یہ اندرونی پانی کیسے پاک ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تطہیر مار کا مسئلہ خارج از قیاس ہے، قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ کوئی چیز ایک دفعہ ناپاک ہو نیکی بعد پھر کسی صورت سے بھی پاک نہ ہو سکے اسلئے کہ اسکی تطہیر کے لئے جو پانی بھی اس سے ملا وہ پانی خود ناپاک ہو گیا، تطہیر کے شرعی قاعدہ کے مطابق نجس پانی کو جاری کر دینے سے اسکے ساتھ متصل پانی بھی پاک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر حوض بہت گہرا ہو کہ اسکے اوپر کی جانب پانی جاری ہونے سے اسکی تہ تک اثر پہنچنے کا کوئی امکان نہ ہو، تو بالاتفاق اس کے اوپر کا پانی جاری کر دینے سے اسکے تلے تک کھل پانی پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پائپوں کے اندر کے پانی کا چونکہ ٹنکی کے پانی سے اتصال ہے اسلئے ٹنکی کا پانی جاری کر دینے سے پائپوں کے اندر کا پانی بھی پاک شمار ہوگا۔

ٹنکی کی تطہیر کی ایک دوسری صورت بھی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ زمین دوز ٹنکی نجس ہو جائے تو جب وقت اس میں باہر سے پانی آ رہا ہو اس وقت موٹر کے ذریعہ اس ٹنکی کا پانی کھینچنا شروع کر دیا جائے تو یہ مار جاری شمار ہوگا اور اوپر کی ٹنکی کو یوں پاک کیا جائے کہ موٹر کے ذریعہ اس میں پانی چڑھانا شروع کر دیں اور اس ٹنکی سے غسلخانوں وغیرہ کی طرف آنیوالی لائن کھول دیں، اس صورت میں زمین دوز ٹنکی میں پانی اوپر سے داخل ہوتا ہے مگر مشین اس ٹنکی کے تلے سے پانی کھینچتی ہے، اسی طرح اوپر کی ٹنکی میں مشین کے ذریعہ سے پانی اوپر سے داخل ہوگا اور نیچے آنے والی لائن کو کھولنے سے ٹنکی کے نچلے حصہ سے پانی خارج ہوگا۔

اس طریقے سے پانی کا جاری ہونا طہارت کے لئے کافی ہے یا نہیں؟ اس میں حضرات

فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تردّد ظاہر فرمایا ہے۔ قال فی الشامیۃ تحت (قوله و یخرج من الخ) ثم انّ کلاہم ظاہر ان الخروج من اعلاہ فلو کان یخرج من ثقب فی سفلی الحوض لا یعد جاریا لان العبرة لوجه الماء (الی قوله) ولم ار المسأله صریحا نعم رأیت فی شرح سیّدی عبد الغنی فی مسأله خزانه الحمام الّتی اخبر ابو یوسف برؤیہ فارة فیہا قال فیہ اشارۃ الی ان ماء الخزانه اذا کان یدخل من اعلاہا و یمخر من انبوب فی اسفلہا فلیس بجاریا و فی شرح المنیۃ یمخر الحوض بمجرّد ما یدخل الماء من الانبوب و یمض من الحوض هو المختار لعدم تیقن بقاء النجاسة فیہ و صیورۃ جاریا و ظاہر التعلیل الاکتفاء بالخروج من الاسفل لکنہ خلاف قولہ و یمض فتأمل و راجع (رد المحتار ص ۱۷ ج ۱)

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے رد المحتار کے منہیہ میں حاشیہ اشباہ سے مندرجہ ذیل جزئیہ نقل فرمایا ہے۔

اقول رأیت بعد کتابتی لهذا المحل فی حاشیۃ الاشباہ والنظائر فی آخر الفن الاول للعلامة الکفیری الّتی تلقاها عن شیخہ الشیخ اسمعیل الخائف مقلد دمشق فانضمہ مسأله اذا کان فی الکوز ماء متنجس فصیب علیہ ماء طاهر حتی جری الماء من الانبوب بحيث یعد جاریا ولو بتغیر الماء فانہ یحکم بطہارۃ اھ منہ (رد المحتار ص ۱۷ ج ۱) اس جزئیہ سے اسکی تائید ہوتی ہے کہ ٹنکی کی طہارت کے لئے نیچے سے پانی کا جاری ہونا کافی ہے اسلئے کہ ٹوٹے کی ٹوٹی ٹوٹے کے وسط میں ہوتی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۸ جمادی الآخرہ سنہ ۹۶ھ

دستی نلکے کی تطہیر:

سوال: زمین سے پانی کھینچنے والے ہینڈ پمپ میں نجاست گر جائے تو اس کو کیسے پاک کیا جائے؟ کیا تھوڑا سا پانی کھینچ دینے سے یہ مار جاری کے حکم میں ہو کر پاک ہو جائے گا یا نہیں؟ بیٹو! توجہ روا

الجواب باسم ملہم الصّواب

دستی نلکے سے پانی کھینچنے سے یہ پانی مار جاری کے حکم میں نہیں ہوگا اسلئے کہ نلکے کی جڑ میں جو پانی آ رہا ہے وہ زمین کے مسامات سے رس کر آ رہا ہے اور یہ شرعاً دخول کے حکم میں نہیں، چنانچہ اسی فرق کی بنا پر انجکشن کو مفسد صوم نہیں قرار دیا گیا، اسی طرح کنویں میں زمین کے

مسامات سے پانی داخل ہوتا رہتا ہے اسکے باوجود کنویں سے چند ڈول نکالنے سے یا مشین کے ذریعہ کچھ پانی کھینچنے سے بالاتفاق کنواں پاک نہیں ہوتا، اسی طرح دستی نلکے کی تطہیر کے لئے تھوڑا سا پانی پھینچ لینا کافی نہیں۔

بعض حضرات نے دستی نلکے کو کنویں کے حکم میں قرار دیکر یہ فرمایا ہے کہ نلکے کے اندر کا پورا پانی نکال دینے سے نلکا پاک ہو جائے گا مگر نلکے کو کنویں پر قیاس کرنے میں یہ اشکال ہے کہ کنویں کا پانی زمین کے مسامات سے نکل کر اپنے طبعی جریان تک محدود رہتا ہے اور نلکے کے پانی کو کھینچ کر سطح زمین سے بھی اوپر لے آتے ہیں۔ اس لحاظ سے نلکا برتن کے حکم میں معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں کنویں کے تلے اور دیواروں کی تطہیر متعذر ہے اور نلکے کی تطہیر متعذر تو کجا متعسر بھی نہیں اسلئے دستی نلکے کی تطہیر کا طریقہ یہ ہے کہ جتنا پانی اسکے اندر ہے وہ نکالنے کے بعد مزید اتنا پانی نکالا جائے جس سے پورا پائپ تین بار دھل سکتا ہو، پائپ کے اندر پانی کی مقدار معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے مربع $\frac{1}{4}$ قطر $\times$ پائپ $\times$ عمق۔ اس طرح پانی کا حجم معلوم کر کے اس پیمائش کے مطابق پانی نکال دیا جائے۔ اگر پانی کی گہرائی معلوم نہ ہو سکے تو ظن غالب پر عمل کیا جائے۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ نلکے کے اوپر سے اتنا پانی ڈالا جائے کہ پائپ بھر کر اوپر سے پانی بہنے لگے۔ اس صورت میں یہ پانی جاری ہو جانے کی وجہ سے پاک ہو جائے گا۔ قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ ان دلوا متنجس فافرغ فیہ رجل ماء حتی امتلا و سال من جوانبه هل یطهر بمجرد ذلک ام لا والذی یظہر لی الطہارۃ اخذنا ما ذکرناہ ہنا و معاصرنا من انہ لا یشترط ان یکون الجریان بمدد (وقال فی المنہیۃ) اقول رأیت بعد کتابتی لہذا المحل فی حاشیۃ الاشباہ والنظائر فی آخر القرن الاول للعلامة الکفیری النقی تلقاها عن شیخہ الشیخ اسمعیل الحاکم مفتی دمشق مانصہ مسأله اذا کان فی الکوز ماء متنجس فصب علیہ ماء طاهر حتی جری الماء من الانبوب بحیث یعد جریانا ولم یتغیر الماء فانہ یحکم بطہارۃ اھ منہ (روا المختصر ۱۸) (مزید تحقیق تتمہ میں ہے) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۸ جمادی الآخرہ سنہ ۹۶ھ

مٹکے کے ناپاک پانی میں پاک پانی ڈال کر بہا دینے سے مٹکا پاک ہو جائیگا :

سوال : عام مشہور ہے کہ مٹکے میں کوّا منہ ڈال دے تو اس میں اور پانی اتنا ڈالا جائے کہ مٹکا بھر کر کچھ پانی باہر گر جائے تو مٹکا پاک ہو جاتا ہے، یہ کہا تک صحیح ہے؟ بیٹو! تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اس سورت میں پانی جاری ہو جانے کی وجہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ ان دلو تنجس فافرغ فیہ رجل ماء حتی امتلأ وصال من جوانبہ هل یتطہر بمجرد ذلک ام لا والذی یتطہر فی الطہارۃ اخذ امتا ذکرناہ ہنا ومما مر من انہ لا یشترطان بیوت الجریان بمدد۔ (وکتب فی المنہیۃ) اقول رأیت بعد کتابتی لہذا الملح فی حاشیۃ الاشباہ والنظائر فی آخر القرن الاول للعلامة الکفیری التي تلقاها عن شیخہ الشیخ اسمعیل الحائک مفتی دمشق مانصہ مسألتہ اذا کان فی الکوز ماء متنجس فصب علیہ ماء طاهر حتی جرى الماء من الانبوب بحيث یعد جریانا ولم یتغیر الماء فانہ یحکم بطہارۃ اھ (رد المحتار ص ۱۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ ریح الآخر سنہ ۱۳۹۷ھ

گٹر کے قریب کنواں کھودنا :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین اس واقعہ میں کہ ایک کنواں جس میں وضو کا مستحل پانی جمع ہوتا تھا بعض اوقات نجاست بھی ڈالی جاتی تھی اب چند مہینوں سے وہ کنواں خشک ہو گیا اور مٹی بھر کر بند کر دیا گیا اور اس کنواں بند کردہ شدہ کے تقریباً سات فٹ کے فاصلہ پر ایک دوسرا کنواں کھودا گیا جس سے میٹھا پانی نکل رہا ہے اس پانی سے وضو وغسل کر رہے ہیں اور پی رہے ہیں۔ ایک تیسرا کنواں دوسرے کنویں سے گیارہ ہاتھ یعنی سولہ فٹ کے فاصلہ پر پہلے سے موجود ہے جس میں اس وقت وضو کا پانی گرتا ہے اور کبھی کبھار اس میں ناپاکی بھی گرتی ہے اب حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس دوسرے کنویں کے پانی کی طہارت میں بعض شک کر رہے ہیں اور بعض مطلقاً طہارت کے قائل ہیں، قول فیصل کیا ہے ؟ خصوصاً جبکہ یہاں پانی کی بڑی قلت ہے۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اس میں اصل معیار یہ ہے کہ کنویں کے پانی میں نجاست کا اثر یعنی رنگ یا بو یا مزہ ظاہر نہ ہو جن حضرات نے فاصلہ کی کچھ مقدار متعین فرمائی ہے انہوں نے اپنی زمین کے تجربہ کی بنا پر یہ تحدید بیان فرمائی ہے جو ہر جگہ کارآمد نہیں اس لئے کہ زمین رخاوت و صلابت میں مختلف ہوتی ہے،

قال فی الدر قبیل احکام السور (فرع) البعد بین البئر والبالوعة بقدر ما لا یظهر للنجس اثر، وفي الشامیۃ اختلف فی مقدار البعد المانع من وصول نجاسته البالوعة الى البئر فنفی

روایۃ خمسۃ اذرع وفي رواية سبعة، وقال الحلواني المعتبر الطعم واللون او الریح فان لم
یتغیر جاز والا لا ولو كان عشرة اذرع وفي الخلاصة والخانیة والتغویل علیہ وصححہ فی المحيط بحر
والحاصل انه یختلف بحسب رخاوة الارض وصلابتها ومن قدرة اعتبار حال ارضه،
(رد المحتار ص ۲۱۳ ج ۱) فقط والله تعالیٰ اعلم۔

۱۳ جمادی الآخرہ ۱۲۹۹ھ

گدھے اور گھوڑے کے جھوٹے کا حکم :

سوال : گھوڑے اور گدھے کے جھوٹے کا کیا حکم ہے پاک ہے یا مکروہ ؟ یقیناً توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

گھوڑے کا جھوٹا طاہر اور مطہر ہے اور گدھے کے جھوٹے کی طہارت و طہوریت مشکوک ہے اس لئے
اس کا پینا جائز نہیں اور اس سے وضو درست نہیں اگر دوسرا پانی نہ تو اس پانی سے وضو بھی کرے اور
تیمم بھی، اگر کنویں میں گر جائے تو سارا پانی نکالا جائے قال فی شرح التنویر وما کول لحم ومنہ الفرس
فی الاصح ومثله ما لادم له طاهر الفوقید للکل طاهر طہور بلا کراہۃ فی التنویر وسور حمار وبعل
مشکوک فی طہوریتہ لا فی طہارتہ اه ورجح ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ الشک فی الطہارة ونقل
عن الفتح انه تظافر کلامہم علی انه ینزح منہ جمیع ماء البئر (رد المحتار ص ۲۱۹ ج ۱) فقط والله تعالیٰ اعلم
۵ / رمضان المبارک ۱۲۹۹ھ



بَابُ التَّيْمُمِ

پانی کی موجودگی میں خوف فوت وقت سے تیمم جائز نہیں :

سوال : اگر پانی موجود ہے مگر وضو کرنے سے وقت نکل جائیگا خوف ہے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لینا درست ہے یا نہیں ؟ بیٹنوا توجروا

الجَوَابُ وَمِنْهُ الصَّدَقُ وَالصَّوْبُ

تیمم سے نماز نہ ہوگی۔ البتہ بہتر صورت یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور بعد وقت کے وضو کر کے قضا کر لے۔ قال فی التئویر من عجز عن استعمال الماء لبعثه میلًا۔ (الی قولہ) تیمم فی الشَّامِ (قولہ لبعثه) التئویر یرجع الی من ط وقیل بالبعد لانه عندا عدمه لا یتیمم وان خاف خروج الوقت فی صلوٰۃ لها خلفه خلا فالزفر وسید کوالشارح ان الاحوط ان یتیمم ویصلی ثم یعید ویستغفر علی هذا الاختلاف ما لو ارجع جمیع علی بئر لا یکن الاستقاء منها الا بالمناذرة او کالواعزاة لیس معهم الا شوب یتناد بونه وعلم ان النوبة لا تصل الا بعد الوقت فانه لا یتیمم ولا یصلی عاریا بل یصبر عند ناد کذا الواجتماع فی مکان ضیق لیس فی الاموضع یسع ان یصلی قائما فقط یصبر ویصلی قائما بعد الوقت کعجز عن القيام والوضوء فی الوقت ویغلب علی ظنه القدرة بعلی وکذا من معه شوب نجس وماء یلزمه غسل الثوب وان خرج الوقت بحر ملخصاً عن التوشیح (شامیہ ج ۱) وایضاً فی شرح التئویر لا یتیمم لفوت جمعة ووقت ولو ویر الفواقھا الی بدل وقیل یتیمم لفوات الوقت قال الحلبي فالاحوط ان یتیمم ویصلی ثم یعید۔ (قولہ قال الحلبي) و نظیر هذا اسباب الضیف الذی خاف ريبة فانهم قالوا یصلی ثم یعید (شامیہ ج ۱) فقط والله تعالی اعلم ۲۶ رذی الحجۃ

سردی میں پانی گرم کرے تو وقت جاتا رہے گا :

سوال : سردی کا موسم ہے درمیان رات میں ایک شخص پر غسل فرض ہو جاتا ہے وہ یہ سوچ کر سو جاتا ہے کہ فجر سے کانی پہلے اٹھ کر غسل کر لوں گا، لیکن اس کی نیند سے بیداری صبح صادق سے بہت بعد یعنی طلوع آفتاب سے پندرہ منٹ پہلے ہوتی ہے اب اگر وہ فوراً اٹھ کر نلکے کے پانی سے غسل کر لے تو طلوع آفتاب سے پہلے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن نلکے

عہ ای قبل خروج الوقت الثاني کمین عرض له العذر بعد دخول الوقت ثم انقطع فی اثناء الوقت الثاني فانه یعید تلك الصلوة - ۱۲ رشید احمد

کے ٹھنڈے پانی سے نہانے سے وہ یقینی بیمار ہو جائے گا۔ اور اگر پانی گرم کر لیا تو پندرہ منٹ میں پانی گرم کر کے نہا نہیں سکتا تو اس صورت میں نماز کس طرح اور کس وقت ادا کرے؟ بیٹو! توجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مَلَهُمُ الصَّوَابُ

صورت مسئلہ میں ٹھنڈے پانی سے غسل کر کے فوراً گرم کپڑے پیٹ لے۔ اگر اس کے باوجود مرض کا ظن غالب ہو تو پانی گرم کر کے غسل کرے اور وقت جاتا رہے تو قضا پڑھے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ اس وقت تیمم کر کے نماز پڑھ لے بعد میں گرم پانی سے غسل کر کے قضا بھی کرے۔ کما حقہ رنافی من یخاف فوت الوقت لو اشتغل بالوضوء۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۷ صفر سنہ ۹۶ ہجری

ریل گاڑی میں تیمم جائز ہے یا نہیں؟ :

سوال : ریل یا موٹر میں نماز قضا ہونی کا ڈر ہو تو تیمم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ریل کے تختے پر یا موٹر کی نوہے کی چادر پر تیمم جائز ہو گا یا نہیں جبکہ موٹر والا کسے سے نہ روکے؟ بیٹو! توجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مَلَهُمُ الصَّوَابُ

ریل گاڑی اور موٹر میں تیمم سے نماز کی صحت کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں،

- ① ریل گاڑی کے دوسرے کسی ڈبے میں بھی پانی نہ ہو،
- ② راستہ میں ایک میل شرعی (۸۳۰ کلومیٹر) کے اندر کہیں پانی کے وجود کا علم نہ ہو،
- ③ اگر ریل گاڑی یا موٹر کے تختے پر اتنا غبار ہو کہ بخوبی ہاتھ کو لگے تو اس پر تیمم کرے،
- ④ کھڑا ہو کر نماز پڑھے،

⑤ قبلہ رخ پڑھے، قبلہ معلوم نہ ہو تو غور کے بعد جہدہ دل شہادت دے اس طرف رخ کرے،

ان میں سے کسی ایک شرط پر قدرت نہ ہو تو جیسے بھی ممکن ہو پڑھ لے مگر بعد میں قضا کیے،

قل فی الدر المختار (ادخوف عدو) کجیۃ ادبار علی نفسہ ولو من فاسق او حبس غریم اوالہ

ولو امانۃ ثم ان نشأ الخوف بسبب وعید عبد اعد الصلاة والا لالانۃ سماوی۔ وقال فی رد المحتار

تحت (قوله ثم ان نشأ الخوف الخ) اعلوان المانم من الوضوء ان کان من قبل العباد کا سیر

منعہ الکفار من الوضوء وحبوس فی السجن ومن قیل لہ ان توضأت قتلتک جازلہ التیمم

وبعید الصلاة افازال المانم کذا فی الدرر والوقایۃ (رد المحتار ص ۱۳۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

غزہ ذی الحجہ سنہ ۸۶ھ

غسل کا تیمم وضو کے لئے بھی کافی ہے :

سوال : جنب شخص مریض ہے وضو اس کے لئے مضر نہیں، مگر غسل اس کیلئے مضر ہے ایسی صورت میں غسل کی نیت سے وضو کرے یا پہلے غسل کی نیت سے تیمم کرے اور پھر وضو کرے؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

غسل اور وضو دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کافی ہے اس کے بعد پھر وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو کرے۔ قال فی الشامیة وفي القہستانی اذا كان للجنب ماء یكفی لبعض اعضائه او للوضوء تیمم ولم یجب علیہ ص. ذ. الیہ الا اذا تیمم للجنبۃ ثم احدث فانه یجب علیہ الوضوء لاند قدر علی ماء كاف الخ (رد المحتار ص ۲۱۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲ محرم سنہ ۹۵، بحبری

جنب کو سردی سے مرض کا خطرہ ہو تو تیمم جائز ہے :

سوال : زید کو احتلام ہوا مگر سردی کی وجہ سے سخت نقصان کا خطرہ ہے تو تیمم کر سکتا ہے یا نہیں؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر گرم پانی میسر نہ ہو یا اس سے بھی ضرر کا ظن غالب ہو تو تیمم جائز ہے۔ قال فی التویر من عجز من استعمال الماء لبعده میلًا او لمرض او برد وفي الشرح یهلك الجنب او یمرضه ولو فی المهر اذا المرتک له اجرة حمام ولا یمیدفہ (رد المحتار ص ۲۱۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۶ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

ہاتھوں پر زخم ہوں تو تیمم کرے :

سوال : ایک شخص کے ہاتھوں پر پھینسیاں ہیں تو کیا یہ شخص تیمم کر سکتا ہے یا کہ دوسرے کسی سے وضو کرائے۔ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر دونوں ہاتھوں پر پھینسیاں ہیں اور ان کو پانی نقصان کرتا ہے تو تیمم درست ہے، البتہ اگر کوئی دوسرا شخص وضو کرانے والا ہو تو جواز تیمم میں اختلاف ہے از حج و احوط عدم جواز ہے۔ قال فی شرح التویر ولو بید (ای شقاق) ولا یقدر علی الماء یتیمم وقال ابن عابد بن حمد اللہ

تعالیٰ زاد فی الخزانة وصلاته جائزة عندك خلافا لهما۔ (رد المحتل ص ۹۵ ج ۱) وفي تيمم شرح التتوير
تيمم لوالجرح بيديه وان وجد من يوضئه خلافا لهما۔ وقال ابن عابد بن رحمه الله تعالى لكن
عبر عن هذا في القنية والمبتغى بقليل جائزاً بالتفصيل وهو الموافق لما مر في العريض العاجز
من انه لو وجد من يعينه لا يتيمم في ظاهر الرواية فتنبه لذلك (رد المحتل ص ۲۳۸ ج ۱) فقط والله اعلم
۲۰ ربيع الآخر سنة ۱۲۹۷ هـ

تیمم کن چیزوں پر جائز ہے ؟ :

سوال : کیا ان چیزوں سے تیمم کر سکتے ہیں ؟

① صراحی، گھڑا، مٹکا وغیرہ، خواہ اس میں پانی بھرا ہوا ہو یا نہ ہو بلکہ خشک ہو اور
اس کے اوپر گرد نہ ہو۔

② ایسی دیوار جس پر سفیدی ہو چکی ہو۔ خواہ خالص چونے سے یا چونے میں نیل یا
کوئی رنگ ملانے کے بعد۔

③ عورتیں عموماً مٹی بٹگو کر جمالیتی ہیں اور اس کے خشک ہو جانے کے بعد اس سے تیمم
کرتی رہتی ہیں۔

④ چولے کی راکھ سے خواہ وہ لکڑی وغیرہ کسی پاک چیز کی ہو یا گوبر کے اُپلوں یا
کنڈوں کی جو خشک ہونے کے بعد جل کر راکھ ہو گئے ہوں۔

⑤ ریل گاڑی یا بس اور موٹر کار کی سیٹ پر خواہ اس پر گرد ہو یا نہ ہو، یا معمولی
گرد ہو۔ بتینواتو جروا

الجَوَابُ بِاسْمِ مَلِكِ الصَّوْبِ

پہلے تین نمبروں میں مذکورہ اشیاء سے تیمم جائز ہے، نمبر چار سے جائز نہیں، اور نمبر پانچ پر
گرد ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ جو چیز نہ جلانے سے جلے نہ پگھلانے سے پگھلے اس پر
تیمم جائز ہے مگر راکھ پر جائز نہیں اور جو چیز جل جائے یا پگھل جائے اس پر تیمم جائز نہیں مگر چونے
پر جائز ہے۔ قال فی التتوير بمطهر من جنس الارض وان لم يكن، عليه نفع فلا يجوز بمنظع و
متروك وفي الشرح الارصاد الحجر فيجوز كحجر مدقوق او مغسول وحائط مطين او محصص و
ادان من طين اه وقال في الشامية (قوله من جنس الارض الخ) الفارق بين جنس الارض
وغیره ان كل ما يحترق بالنار فيصير ماداً كالشجر والحشيش او ينظع ويلين كالحديد و

الصفیر والذہب والزجاج ونحوها فلیس من جنس الارض ابن کمال عن التحفة اه (رد المحتار ص ۲۲)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۹ھ

تیمم میں ڈاڑھی کا خلال سنت ہے :

سوال : تیمم میں ڈاڑھی کا خلال مستحب ہے یا سنت یا واجب ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

تیمم میں ڈاڑھی کا خلال سنت ہے۔ قال فی الشامیة وفي فیض وخیل لحیة واصلا

ویحرق الخاتم والقرط کا وضوء والغسل اه قلت لکن فی الخانیة ان تخلیل الاصابع لابد منه لیتیم

الاستیعاب وقال فی البحر وکذا نزع الخاتم اذ تحریک اه فبقی تخلیل اللحیة من السنن۔

(رد المحتار ص ۲۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔۔۔ ۱۰ ارذی قعدہ سنہ ۱۲۸۹ھ

وضوء کے اکثر اعضاء پر زخم ہوں تو تیمم کرے :

سوال : کسی کے ہاتھ پاؤں اور چہرے پر خارش کی ٹپنسیاں ہوں اور پانی نقصان کرتا ہو تو کیا

یہ شخص غسل اور وضوء کے لئے تیمم کر سکتا ہے ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر اعضاء وضوء (چہرہ، دو ہاتھ، دو پاؤں) میں سے اکثر پر زخم ہوں تو تیمم کرے ورنہ صحیح

اعضار کو دھوئے اور زخمی پر مسح کرے، غسل کا بھی یہی حکم ہے مگر اس میں اعضاء کے عدد کی بجائے

پورے بدن کی پیمائش کو دیکھا جائیگا، اگر آدھے سے زائد بدن پر زخم ہوں تو تیمم کرے اور اگر آدھے بدن

پر یا اس سے کم پر ہوں تو مسح کرے، اگر تندرست بدن پر پانی بہانے سے زخمی حصہ کو پانی سے بچانا

مشکل ہو تو اتنا تندرست حصہ بھی زخمی کے حکم میں شمار ہوگا۔ قال فی شرح التوہید تیمم لو کان

اکثره ای اکثر اعضاء الوضوء عدا وفي الغسل مسحةً مخرجاً و به جداری اعتباراً لا اکثر

وبعکسہ یغسل بصحیح ویمسح الجریح وکذا ان استویا غسل بصحیح من اعضاء الوضوء

ولا رواية فی الغسل مسح الباقي منها وهو الاصح لانها حوط فکان اولی، وفي الشامیة (قولہ

وبعکسہ) وهو لو کان اکثر الاعضاء صحیحاً یغسل الخ لکن اذا کان یکنه غسل بصحیح بدون اصابة

الجرح والا تیمم حلیة فلو كانت الجراحة بظهور مثلاً واذا صب الماء سال علیها یكون ما فوقها

فی حکمها فیضهم الیہا کما بحثہ الشرنبلالی فی الامداد - وقال تحت (قوله ولا رواية فی الغسل)
ورجم فی البحر تصحیح الثانی (ای الغسل والمسح) بآند احوط وتبعہ فی المتن (رد المحتار ص ۲۳ ج ۱)
فقط واللہ تعالیٰ اعلم — ۲۴ ربیع الآخر سنہ ۱۳۹۷ھ

نماز جنازہ اور سنت مؤکدہ کے لئے تیمم :

سوال : اگر نماز جنازہ تیار ہو اور وضو کرنے لگے تو نماز ختم ہو جانے کا خطرہ ہو اس صورت میں تیمم کر کے نماز جنازہ میں شریک ہو جانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی عبادت کے فوت ہونیکا خطرہ ہو اور اس کی قضا بھی نہ ہو تو پانی موجود ہونے کے باوجود ہی کیلئے تیمم جائز ہے۔ اس لئے اگر نماز جنازہ کی آخری تجبیر سے قبل شرکت کی امید ہو تو تیمم جائز نہیں ورنہ تیمم کر کے شریک ہو سکتا ہے۔ نماز عید کا بھی یہی حکم ہے کہ فراغ امام کا خوف ہو تو تیمم کر کے شریک ہو جائے۔ اسی طرح چونکہ سنن مؤکدہ کی قضا نہیں لہذا ان کے فوت ہونے کا خوف ہو تو بھی پانی ہونے کے باوجود تیمم کر کے سنتیں پڑھ لے۔ قال فی شرح التنویر وجاز لخوف فوت جنازة ای کل تکبیراتها
ادفوت عید بفراغ امام اور زوال شمس (الی قولہ) لان المناط خوف الفوت لا الی بدل فجاز
لکسوف وسنن راتب (رد المحتار ص ۲۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ ربیع الآخر سنہ ۱۳۹۷ھ

تلاوت کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں :

سوال : ایک مریض کے لئے پانی مضر ہے اسنے قرآن مجید کی تلاوت کے لئے تیمم کیا تو اس تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قاعدہ یہ ہے کہ اگر ایسی عبادت کے لئے تیمم کیا جو خود مقصود بالذات ہو اور اس کے لئے طہارت بھی ضروری ہو تو اس تیمم سے نماز صحیح ہے ورنہ صحیح نہیں مذکورہ بالا دونوں شرطیں پائی جائیں تو اس سے نماز ہوگی، اور اگر دونوں شرطیں یا دونوں میں سے ایک مفقود ہو تو اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتا، پس اگر بے وضو شخص نے زبانی تلاوت کے لئے تیمم کیا تو اس میں دوسری شرط مفقود ہے یعنی طہارت ضروری نہیں اور اگر قرآن کریم کو ہاتھ لگانے کے لئے تیمم کیا تو پہلی شرط مفقود ہے یعنی یہ عبادت مقصودہ نہیں، اسلئے ان دونوں صورتوں میں اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتا، البتہ اگر بوقت تیمم

صرف تلاوت کی نیت کی بجائے طہارت کاملہ کی نیت کرے تو اس سے نماز بھی درست ہے اور اگر جنب نے تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو وہ اس تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے اسلئے کہ تلاوت عبادت مقصودہ ہے اور اس کے لئے جنابت سے طہارت بھی شرط ہے۔ قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله لم تجز الصلوة به) ای لفقد الشرط وهو امران کون المنوی عبادۃ مقصودۃ و كونها لا تحل الا بالطهارة اما في دخول المسجد ففي المحدث فقد الامران وفي الجنب فقد الاول واما في القراءة للمحدث فلفقد الثاني ولا يراى الجنب هنا لما تقدم قريبا من قوله او جنبا فكالثاني ای فتجوز الصلوة به واما المس مطلقا فلفقد الاول (رد المحتار ج ۲ ص ۲۲۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ ربیع الآخر سنہ ۱۲۹۷ھ



باب المسح علی الخفین والجبیرۃ

موزوں پر صحت مسح کی شرائط :

سوال : جرابوں پر مسح کرنے کے کیا شرائط ہیں اور کس قسم کی جرابوں پر مسح کرنا صحیح ہے؟ بیٹو اتوجروا
الجواب باسم ملہم الصواب

فی شرح التنویر الخفین بحدیث یشوق فرسخاً ویثبت علی الساق بنفسہ ولا یروی ما
تحتہ ولا یشف۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ موزے خواہ ادنی ہوں یا سوتی، ان میں شرائط ذیل
ہوں تو ان پر مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔

① اتنے گاڑھے اور موٹے ہوں کہ اگر بغیر جوتے کے ان کو پہن کر تین میل شرعی چلیں تو وہ نہ پھٹیں
میل شرعی علی الرابع ۴ ہزار ذراع ہے۔ اور فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ایک قدم میں ۱۶ ذراع شمار
کیا ہے اس حساب سے تین میل شرعی = ۸ ہزار قدم ہوئے۔

② ان کو پہن کر پنڈلی پر باندھنا جائے تو گریں نہیں، اور یہ نہ گرنا انکے موٹے ہونے کی
وجہ سے ہو۔ اگر تنگ ہونے کی وجہ سے یا پلاسٹک کی ڈوری لگی ہوئی ہونے کی وجہ سے نہیں
گرتے تو اسکا کوئی اعتبار نہیں۔

③ ان سے پانی نہ چھنے۔

④ ان میں سے پاؤں نظر نہ آئے (رد المحتار ص ۲۴۸ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲ ذی الحجہ سنہ ۸۵ ہجری

موزوں پر مسح کے احکام :

سوال : مندرجہ ذیل عبارت ایک محقق کی کتاب سے تحریر کر رہا ہوں ذرا اسے پڑھئے اور جو میرا
فہم ہے درست کر دیجئے۔ نافع، عبداللہ بن عامر، حفص، کسائی اور یعقوب کی قرارت ارجلکم
(بافتح) ہے جس سے پاؤں دھونے کا حکم ثابت ہوتا ہے اور عبداللہ بن کثیر، حمزہ بن حبیب
ابو عمرو بن العلاء اور عاصم کی قرارت ارجلکم (بالکسر) ہے جس سے پاؤں پر مسح کرنا حکم نکلتا،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ظاہر ہے کہ دراصل انہیں تضاد نہیں بلکہ یہ دو مختلف حالتوں
کے لئے دو الگ الگ احکام کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ بے وضو آدمی کو وضو کرنا ہو تو
اسے پاؤں دھونا چاہیے با وضو اگر تجدید وضو کرے تو وہ صرف مسح پر اکتفا کر سکتا ہے،

دنوں کے اگر آدمی پاؤں دھونیکے بعد موزے پہن چکا ہو تو پھر بحالت قیام ایک شب و روز تک اور بحالت سفر تین شب و روز تک وہ صرف موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔ اس میں یہ سوالات ہیں :

① حالت قیام میں کیا ۲۴ گھنٹے تک مسلسل بغیر موزے اُتارے ہوئے کے، جس طرح

پہرہ دار وغیرہ

② تین شب و روز کے معنی کیا؟ کیا تین شب اور تین روز؟ کیا بغیر موزے اُتارے ہوئے کے؟

③ موزے اُتارے تو کیا مسح ساقط ہو جائے گا؟

④ ان مسح کی کیفیتوں سے کیا میں صبح نہانے کے بعد (بغیر وضو ترتیب وار کئے) کپڑے

جوتا پہنے دفتر پہنچوں اور قرآن پڑھنے کے لئے فرصت کے اوقات ادنیٰ ادنیٰ واپس دین پر

صرف ہاتھ منہ دھو لوں اور سر و پیر کا مسح کر لوں تو کیا وضو کامل سے مشرف ہو جاؤں گا؟

⑤ موزوں سے کیا مراد ہے کیا بند جوتا اور چپل دونوں کو شامل ہے؟

⑥ کیا مسح میں بھی بال برابر جگہ باقی نہ رہنے کی شرط ہے چاہے تمیم ہو یا موزوں پر مسح؟

بیتنا تو جبر و

الجواب باسم ملہم الصواب

① جی ہاں، وضو ٹوٹنے کے وقت سے چوبیس گھنٹے تک۔

② ہاں، تین شب و تین روز تک وضو ٹوٹنے کے وقت سے لے کر۔

③ ہاں، موزے اُتارنے سے مسح ساقط ہو جائے گا اور دھونا فرض ہوگا۔

④ ہاں، اگر آپ شرعی مونے پہنے ہوں جن پر مسح جائز ہو اور طہارت کاملہ پر پہنے ہوں تو

موزوں پر مسح کرنے سے وضو کامل کا ثواب ملے گا۔

⑤ موزے سے مراد چرمی جراب یا جوتا ہے جو ٹخنوں سے اوپر تک بالکل بند ہو کہیں سے

بھی کھلا نہ ہو۔

⑥ مسح میں یہ شرط نہیں۔ تمیم میں شرط ہے،

مسائل کی تفصیل کے لئے بہشتی زیور کا مطالعہ رکھنا ضروری ہے۔ فقط والشرع عالیٰ اعلم

۲۱ جمادی الآخرہ سنہ ۱۴۳۳ھ

پلستر پر مسح جائز ہے :

سوال : کسی کے پھنسی یا زخم پر پلستر لگا ہوا ہو اگر غسل یا وضو کے وقت اس کو کھول کر

دھوئے تو کچھ نقصان نہیں، البتہ جو دو انگائی تھی پلستر کو ہٹانے کی وجہ سے وہ باقی نہیں رہیگی، لہذا وہ دوا مرض کے لئے مفید ثابت نہ ہوگی یا یہ کہ پھر پلستر نہیں ملیگا یا زیادہ گراں ملیگا تو کیا پلستر کو ہٹا کر اس عضو کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟ نیز دوا کی گرانی کی کیا تحدید ہے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصّوہ

قال فی الدر المختار اول یجد من یوضئہ فان وجد ولو باجر مثل ولہ ذلک لا یتیم (رد المختار ص ۱۵۲ ج ۱) وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (فرع ۶) فی جامع الجوامع رجل بہ رمد فداواہ وامران لا یغسل فہو کالجبیرۃ (رد المختار ص ۱۶۲) عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ اگر پلستر کھولنا زخم کے لئے مضر ہو تو پلستر کھول کر اس عضو کا دھونا ضروری نہیں بلکہ پلستر پر مسح کافی ہے اور وہ پلستر جبیرہ کے حکم میں ہے اور اگر کھولنا مضر نہیں مگر پلستر عام مروج قیمت سے زیادہ گراں ملیگا یا قیمت تو زیادہ نہیں مگر تنگ دستی کی وجہ سے خریدنے پر قدرت نہیں تو بھی مسح جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ ربیع الآخر سنہ ۸۶ ہجری

پٹی پر مسح کے بعد پٹی گر گئی :

سوال : زخم کی پٹی پر مسح کیا وہ گر گئی اور دوسری پٹی بدلی تو دوبارہ مسح کر چکا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصّوہ

قال فی التنبیہ والمسح یبطلہ سقوطہا عن برء والا لا (رد المختار ص ۲۵۹ ج ۱) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ پٹی کے گرنے سے سابق مسح نہیں ٹوٹتا، البتہ زخم اچھا ہونے کے بعد پٹی گری ہو تو سابق مسح ٹوٹ جائیگا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر سنہ ۸۷ ہجری

وپر کی پٹی گر جائے تو پچلی پر اعادہ مسح واجب نہیں :

سوال : اوپر کی پٹی دور ہو جائے تو نیچے کی پٹی پر مسح کا اعادہ ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصّوہ

اس صورت میں پچلی پٹی پر مسح کرنا ضروری نہیں، مندوب ہے۔ قال العلاء ولو بدلھا باخری او سقطتہ العلیا لم یجب اعادۃ المسح بل یندب وفي الشامیۃ (قوله لم یجب)

وعن الثاني انه يجب المسح على العصامة الباقية ظهر (رد المحتار ص ۲۵۸ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم
۲۳ صفر سنہ ۸۷۷ ہجری

پھایہ پر مسح کا حکم :

سوال : زید کے منہ پر ٹھنسی یعنی زخم ہے اس پر انگریزی مرہم کا پھایہ لگایا ہوا ہے، اب اسکو ہٹا کر وضو کرے یا پھایہ کے اوپر سے پانی بہائے۔ پھایہ کو ہٹانے میں تکلیف ہوگی یعنی یہ سختی سے کھال پر چمٹ گیا ہے۔ بتینواتوجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مَلَهُمُ الصَّوَابُ

اگر زخم کو پانی نقصان کرتا ہو یا پھایہ ہٹانے میں تکلیف ہو تو پھایہ ہٹائے بغیر اس پر مسح کرے
قال في التنوير وحكم مسح جبيرة وخثرة قرحة وموضع فصد ونحو ذلك كغسل لما تحتها (رد المحتار ص ۲۵۸ ج ۱)
فقط والله تعالى اعلم

۸ ربیع الاول سنہ ۹۱ھ

زخم کے لئے پانی مضر ہو تو مسح کر لے :

سوال : کسی کے ہاتھ یا پاؤں پر زخم ہو اور پانی نقصان دیتا ہو تو وہ وضو کیسے کرے؟ بتینواتوجروا

الْجَوَابُ بِاسْمِ مَلَهُمُ الصَّوَابُ

زخم کے مقام پر مسح کر لے، اگر مسح بھی نقصان دیتا ہو تو معاف ہے مسح بھی نہ کرے، قال في
العلائية في اعضائه شقاق غسله ان قدر ولا مسح ولا تركه ولو بيدة ولا يقدر على الماء
يتيمم (رد المحتار ص ۹۵ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم

۵ رذی قعدہ سنہ ۸۷ھ

منعل جرابوں پر مسح :

سوال : منعل جراب کی حد کیلئے عام دیسی جوتے کی طرح پنجے اور اڑی پر چمڑا لگانا مراد ہو
یا اور کچھ؟ نیز منعل جراب میں جس حصہ پر چمڑا نہیں اس کے لئے مضبوطی اور موٹائی وغیرہ کی کوئی شرط
ہے یا کہ ہر قسم پر مسح جائز ہے؟ بتینواتوجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

جوتے کے صرف تلے کے نیچے چمڑا ہو تو اس کو منعل کہا جاتا ہے، اگر اس سے زائد حصہ پر چمڑا ہو مگر
پوری جراب پر ٹخنوں کے اوپر تک نہ ہو تو وہ بھی منعل ہی کے حکم میں ہے۔ قال في المغرب منعل ومنعل وهو الذي

وضع علی اسفله جلدة، كالنعل للقدم وفي شرح المنية منغلين ای جعل الجلد علی ما يلي الارض
منهما خاصة كالنعل للرجل۔ عرب میں نعل صرف تحت القدم مروج تھا اوپر صرف تھے ہوتے
تھے چپل کی طرح۔ وقال العلامة الططاوی رحمہ اللہ تعالیٰ تحت قول الدر والمنغلين ما جعل
علی اسفله جلدة ای الی قدم دون الکعبین (طحاوی مناج - ۱)

منغل جراب کا چمڑے سے خالی کپڑا اگر ایسا تنخیں ہو کہ اس میں جواز مسح کی شرائط موجود ہوں تو
اوپر بالاتفاق مسح جائز ہے اور عام سوتی کپڑا ہو تو بالاتفاق مسح جائز نہیں اور اگر اونی کپڑا ہو اور
دبیز ہو مگر اس میں جواز مسح کی شرائط موجود نہ ہوں تو ان پر جواز مسح میں متاخرین کا اختلاف ہے، عدم جواز
قول الاکثر ہونے کے علاوہ احوط بھی ہے، والتفصیل فی رسالۃ نیل المارب فی المسح علی الجوارب للشیخ
المفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ رمضان ۱۴۱۸ھ

چرمی موزے کے نیچے جراب ہو تو مسح جائز ہے :

سوال : چمڑے کے موزوں کے نیچے اگر سوتی یا اونی جراب پہن لئے جائیں تو موزوں
پر مسح جائز ہے یا نہیں ؟ بیٹواتوجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

جائز ہے، قال فی البحر بعد ذکر الاختلاف ومنہم من افٹی بالجواز وهو الحق لما قدمنا
عن غایۃ البیان وایتدہ العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی منحة الخالق بقول شارح المنية
یعلم منہ جواز المسح علی خف لبس فوق محیط من کرباس او جوخ ونحوہا مما لا یموز علیہ المسح۔
(البحر الرائق ص ۱۹ ج - ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳ رمضان ۱۴۱۸ھ

پلاسٹک کے موزے پر جراب ہو تو مسح جائز نہیں :

سوال : اگر پلاسٹک کا موزہ بنوایا جائے اور اس کے اوپر سوتی جراب پہن لیا جائے
تو اس پر مسح جائز ہو گا یا نہیں ؟ بیٹواتوجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر پلاسٹک کو جراب کے ساتھ سی لیا جائے تو اس پر مسح جائز ہے اس کو مبطن کہا جاتا ہے
ان ماکان رقیقا منها (ای من الجلد الرقيق) لا یموز المسح علیہ اتفاقا الا ان یکون مجلدا او منقلا

بدوں سلائی کئے جراب پر مسح جائز نہیں، اس لئے کہ مسح چرمی موزہ پر مشروع ہے اور جراب پر مسح کرنے سے موزہ پر مسح متحقق نہیں ہوا، بخلاف مبطن کے کہ اس میں کپڑا اور چمڑا سلائی کے ذریعہ ایک ہو جاتے ہیں اس لئے اس پر مسح جائز ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴ رمضان ۱۴۱۸ھ



باب الحيض

حالت حیض میں ذکر جائز ہے :

سوال : عورت حیض کی حالت میں ذکر اور تسبیح وغیرہ کر سکتی ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا

الجَوَابُ بِاسْمِ مُلْهِمِ الصَّوَدِ

حالت حیض میں تلاوتِ قرآن کے سوا ہر قسم کا ذکر جائز ہے، قرآن کی آیت بھی دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲، رذی الحجہ سنہ ۸۹ ہجری

حائضہ کے لئے تعلیم قرآن کا حکم :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حائضہ عورت جو بچوں کو پڑھاتی ہو کیا وہ ان ایام میں پڑھنا چھوڑے۔ نیز دوسری دعائیں اور درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا

الجَوَابُ بِاسْمِ مُلْهِمِ الصَّوَدِ

قال في شرح التنوير وعين قراءة قرأت بقصدك ومسئ (الى ان قال) ولا بأس بالحائض وجنب بقراءة ادعية ومسها و حملها وذكر الله تعالى وتسبيح وفي الشامية (قوله قراءة قرأت) اى ولودون اية من المركبات لا المفردات لانها جوز للحائض المعلمة تعلیم كلمة كلمة (قوله بقصدك) فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئاً من الآيات التى فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به (رد المحتار ج ۲ ص ۱) وفي غسل شرح التنوير ومحرم به تلاوة القرآن ولودون اية على المختار بقصدك وفي الشامية (قوله على المختار اى من قولين مصححين ثانيهما انه لا يحرم مادون اية (الى قوله) اقول وعمله اذ لم تكن طويلة فلو كانت طويلة كان يعضها كاية لانها تعدل ثلاث آيات ذكره في الحلية عن شرح الجامع لفخر الاسلام - (رد المحتار ص ۱۵۹ ج ۱)

ان عبارات سے امور ذیل مستفاد ہوئے۔

① حائضہ کا ایک آیت یا اس سے زیادہ بنیت تلاوت پڑھنا بالاتفاق ناجائز ہے۔

② آیت کا ہر اکر بشرطیکہ چھوٹی سے چھوٹی آیت یعنی چھ حروف کے برابر نہ ہو۔ پڑھنے

کے جواز میں اختلاف ہے اور عدم جواز رائج ہے۔

(۳) مفردات میں سے ایک ایک کلمہ پڑھنا بالاتفاق جائز ہے۔

(۴) بقصد دُعا ان آیات قرآنیہ کا پڑھنا جائز ہے جن میں دُعا کا مضمون ہے۔

(۵) ادعیہ ماثورہ کا پڑھنا اور ہاتھ لگانا اور ذکر اللہ و تسبیح وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم — ۱۳ شعبان سنہ ۱۴۰۵ھ

حائضہ پر دم کرنا:

سوال: حیض یا نفاس والی عورت پر قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۵ھ ہجری

ایام عادت کے بعد خون آنا:

سوال: ایک عورت کی عادت مستمرہ یہ ہے کہ ہر مہینہ میں پانچ روز حیض آتا ہے، کبھی کبھی

چھٹے دن بھی آجاتا ہے کبھی تو یہاں تک نوبت آتی ہے کہ نہادھو کر دو تین نماز پڑھتی ہے پھر خون

آجاتا ہے اسکا کیا حکم ہے؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

پانچ دن گزرنے کے بعد جب خون بند ہو جائے تو نماز کے آخر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے

پھر اگر خون آجائے تو نماز چھوڑ دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ ربیع الآخر سنہ ۱۴۰۶ھ ہجری

ایام عادت سے قبل خون بند ہو گیا:

سوال: ایک عورت کو ہمیشہ پانچ روز تک خون آتا تھا، اب چوتھے روز بند ہو گیا تو اس کے

لئے نماز کا کیا حکم ہے اور ہمبستری جائز ہے یا نہیں؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اس صورت میں نماز اور روزہ فرض ہے مگر پانچ روز مکمل ہونے سے قبل ہمبستری جائز نہیں

اور نماز کو وقت مستحب کے آخر تک مؤخر کرنا واجب ہے۔ قال الغلام فان لدون عادتها لم یحیل

وتغسل وتصلی وتصوم احتیاطاً، وفي الشامية (قوله لم یحیل) ای الوطی وان اغتسلت

لان العود فی العادة غالب بحر (قوله تغتسل وتصلی) ای فی آخر الوقت المستحب وتأخیره الیه واجب هنا ما فی صورة الانقطاع لتمام العادة فانه مستحب كما فی النهاية والفتح ونیرهما، (رد المحتار ص ۱۱۲) فقط والله تعالیٰ اعلم

۲۴ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۲۹۲ھ

حيض بند ہونے سے کتنی دیر بعد ہمبستری جائز ہے؟

سوال: عورت جب حیض سے پاک ہو تو غسل سے پہلے اس کے ساتھ ہمبستری جائز ہے یا کہ غسل کے بعد حلال ہے؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہما الصواب

اگر دس روز مکمل ہونے کے بعد خون بند ہوا ہے تو اسی وقت ہمبستری جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد کرے اور اگر دس روز سے قبل پاک ہو گئی تو حلت وطی کے لئے دو شرطوں میں سے ایک کا وجود ضروری ہے۔ یعنی عورت غسل کر لے، یا خون بند ہونیکے بعد اتنا وقت گزر جائے کہ اس کے ذمہ نماز کی قضا فرض ہو جائے، جب تک ان دونوں میں سے کوئی ایک شرط نہیں پائی جائے گی ہمبستری حلال نہ ہوگی۔ نماز کی قضا تب فرض ہوتی ہے کہ خون بند ہونیکے بعد نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پھرتی سے غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہے، پس اگر عصر سے کچھ قبل خون بند ہوا مگر غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہنے کے برابر وقت نہ تھا تو غروب سے پہلے وطی حلال نہیں اس لئے کہ اس سے قبل اسکے ذمہ کوئی نماز فرض نہیں۔

قال شارح التویر ويحل وطؤها اذا انقطع حيضها لاكثره بلا غسل وجوبا بل ندبا وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ اعلم انه اذا انقطع دم الحائض لاقل من عشرة وكان لتمام عادتھا فاته لا يحل وطؤها الا بعد الاغتسال او التيمم بشرطه كما مر لا نهما صارت طاهرة حقيقة او بعد ان تصير الصلاة ديناً في ذمتها وذلك بان ينقطع ويمضي عليها ادنى وقت صلوة من آخره وهو قدر ما يسمع الغسل واللبس والتحريمه سواء كان الانقطاع قبل الوقت او في اوله او قبيل آخره بهذا القدر فاذا انقطع قبل الظهر مثلاً او في اول وقت لا يحل وطؤها حتى يدخل وقت العصر لانها لما مضى عليها من آخر الوقت ذلك القدر صارت الصلوة ديناً في ذمتها لان المعتبر في وجوب آخر الوقت واذا صارت الصلاة ديناً في ذمتها صارت طاهرة حكماً لانها لا تجب في الذمة الا بعد الحكم عليها بالطهارة وكذا لو انقطع في آخره وكان بين الانقطاع وبين وقت العصر ذلك القدر فله وطؤها بعد دخول وقت العصر

لما قلنا اما اذا كان بينهما دون ذلك فلا يحل الا بعد الغروب لصيرورة صلوة العصر ديناً في
ذمتها دون صلوة الظهر لانها لم تدرك من وقتها ما يمكنها الشروع فيه الخ (رد المحتار ص ۱۶۳ ج ۱)

فقط والله تعالى اعلم

۲۵ ربیع الآخر سنہ ۱۲۹۷ھ

خون بند ہونے پر نماز اور روزہ فرض ہونے کی تفصیل :

سوال : عورت کی ماہواری کا خون نماز کے آخر وقت میں بند ہوا تو اس پر یہ نماز فرض ہونے
کی کیا شرط ہے ۔ نیز رمضان میں بالکل آخر شب میں خون بند ہوا تو اس دن کا روزہ فرض ہے
یا نہیں ؟ بتیو اتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر دس روز سے کم خون کی عادت ہے تو نماز فرض ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ خون بند ہونے
کے بعد نماز کا وقت ختم ہونے سے قبل پھرتی سے غسل کا فرض ادا کر کے تکبیر تحریمہ کہہ سکے، اگرچہ
غسل کی سنتیں ادا کرنے کا وقت نہ ہو اور پورے دس روز خون آتا ہو تو اگر وقت ختم ہونے سے
صرف اتنی دیر پہلے دس روز پورے ہو گئے جس میں بدوں غسل کئے صرف تکبیر تحریمہ کہہ سکے تو یہ
نماز فرض ہو گئی اس کی قضا کرے، روزے کا بھی یہی حکم ہے کہ پہلی صورت میں صبح صادق سے
قبل فرض غسل کے بعد تکبیر تحریمہ اور دوسری صورت میں صرف تکبیر تحریمہ کا وقت پایا تو اس دن
کا روزہ صحیح ہو گا ورنہ نہیں۔ قال فی شرح التوہد ومیضی علیہا من یسع الغسل وللبی لثیاب
والتحریمة یعنی من آخر وقت الصلوة لتقلیلہم بوجوبہا فی ذمتہا (الی قولہ) دھلے تقبیر
التحریمۃ فی الصوم الا صح (اوھی من الطہر مطلقاً وکذا الغسل لولا کثرۃ والا فمن الحيض
فتقصو ان بقی قدر الغسل والتحریمۃ ولولعشرۃ فقدر التحريم فقط لئلا تزيد ایامہ علی
عشرۃ فلیحفظ، وفي الشامیۃ (قولہ یسع الغسل) ای مع مقدمانہ کالاستقاء وخلع
الثوب والتستر عن الاعین وفي شرح البزدوی ولم یذکروا ان المراد به الغسل المستون
او الفرض والظاهر الفرض (لأنه یثبت به رجحان جانب الطہارۃ اھ کن فی شرح التہذیب
(ابن امیر حاج (قولہ والتحریمۃ) وہی اللہ عند ابی حنیفۃ واللہ اکبر عند ابی یوسف و
الفتویٰ علی الاول کما فی المضمرة تہستانی، وقال تحتہ (قولہ الا صح لا) هذا ما صححہ فی
المجتبی ونقل بعدہ فی البحر عن التوشیح والسراج انه لا یجزیہا صوم ذلک الیوم اذا

لم یبق من الوقت قلد الاغتسال والتحریم (الحی قولہ) ونحوہ فی الزیلعی وقال فی البحر
وهذا هو الحق فیما یشہرہ قال فی النہر وفیہ نظر ولم یمین وجہ (الحی قولہ) فالذی
یظہر ما قال فی البحر انہ الحق (رد المحتار ص ۲۷۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶ ربیع الآخر سنہ ۹۷ ہجری

حالت حیض میں دینی کتابیں دیکھنا:

سوال: تبلیغ میں ہر ہفتہ جو تبلیغی نصاب پڑھا جاتا ہے اس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ عورتیں
دوران حیض میں بھی اس کتاب کو پڑھ چھو سکتی ہیں۔ لیکن چونکہ یہ کتاب پوری قرآنی آیات اور احادیث سے
پُر ہے، اس لئے کچھ دل میں خدشہ رہتا ہے کہ اسے پکڑنا چھونا جائز بھی ہے یا نہیں۔ اگر اسے پکڑنا جائز ہے تو
پھر دوسری بہت سی دینی کتب ہیں تو ان کے اور بہشتی زیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بیٹو! توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

حالت حیض میں دینی کتب کو ہاتھ لگانا جائز ہے مگر جہاں آیت قرآنی لکھی ہو اس پر ہاتھ نہ لگائیں

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ شعبان ۱۳۹۷ھ

حالت حیض میں آیۃ الکرسی پڑھنا:

سوال: اگر کسی کورات کو سوتے وقت پنج کلمہ آیۃ الکرسی اور چاروں قتل اور الحمد شریف
پڑھنے کی عادت ہے تو حیض کے دنوں میں کیا کیا جائے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

دعاء کی نیت سے پڑھ لے۔ تلاوت کی نیت نہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ شعبان ۱۳۹۷ھ

استقاط کے بعد آنے والے خون کا حکم:

سوال: ایسا کچھ استقاط ہو گیا جو صرف لوتھڑا تھا اعضا نہیں بنے تھے تو بعد استقاط کے
نفاس کا حکم ہو گا یا حیض کا، اگر حیض کا حکم ہو تو جو نمازیں نفاس سمجھ کر مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے
دس دن بعد چھوڑی گئیں ان کی قضاء واجب ہے یا نہیں؟ بیٹو! توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر حمل چار ماہ یا اس سے زیادہ مدت کا ہو تو ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس ہو گا،

اگر حمل پر چار ماہ نہ گزرے ہوں تو یہ خون حیض ہے بشرطیکہ تین روز یا اس سے زیادہ آئے، اگر تین روز سے کم آیا تو یہ استحاضہ ہے، اگر چار ماہ نہیں گزرے تھے اس کے باوجود اس خون کو نفاس سمجھ کر نمازیں چھوڑ دیں تو ان کی قضا فرض ہے، قال فی شرح التئویر و سقط ظہر بعض خلقہ کید ادرجل او اصبع او ظفر او شعرو لا یستبیین خلقہ الا بعد مائۃ و عشرين یوما ولد حکما فتصیر المرأة به نساء رانی قوله فان لم یظهر له شیء عفلیس بشیء والمرئی حیض ان دام ثلاثا و تقدّمہ طهر تام والا استحاضۃ الخ (رد المحتار ص ۲۷۹ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۵ صفر ۱۳۹۸ھ

استحاضہ کا حکم :

سوال : مجھے حیض کے بارے میں یہ مسئلہ معلوم کرنا ہے، شروع سے میری عادت پندرہ دن پاک رہنے کی ہے کبھی کبھی بائیس روز بھی رہتی لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے اور گیارہویں دن نہاتی ہوں تین چار سال سے کبھی ایسا بھی ہوا کہ آٹھ یا نو دن بعد نہا لیتی ہوں لیکن یہ کم ہی ہوتا ہے اس دفعہ میں نے ۱۵ دسمبر کو نماز شروع کی ۲۳ دسمبر کو پھر خون آیا اس زمانے میں تیس دسمبر تک نماز پڑھتی رہی پھر بھی میٹالا اور زرد سارنگ آتا رہا گیارہ دن پورے کر کے ۲ جنوری سے میں نے پھر نماز شروع کر دی اس دوران میں ایک آدھ دن تو صاف رہا اور کچھ ہلکا خاکی سارنگ آتا رہا دو چار دن ٹھیک رہا لیکن گیارہ جنوری عشاء کے وقت سے پھر خون آنے لگا اور دو دن تک تو خون کا رنگ رہا اور اب کبھی میٹالا اور کبھی گلابی رنگ رہتا ہے آج پندرہ تاریخ تک ایسا ہی رنگ ہے اور گیارہ جنوری سے میں نے نماز نہیں پڑھی، تو اب میں کب سے نماز شروع کروں اور یہ نمازیں جو نہیں پڑھی ہیں قضا کروں یا قضا نہیں ہوگی۔ اگر بیچ میں پھر حیض آئے تو اس زمانے میں نماز پڑھوں یا نہیں؟ دن کے حساب کس طرح رکھے جائیں گے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

پندرہ دسمبر سے قبل جب خون شروع ہوا تھا وہ تاریخ محفوظ کر لیں اس سے ٹھیک دس روز کے بعد پاکی کا زمانہ شمار ہوگا، پھر اس سے ٹھیک پندرہ روز کے بعد دوسرے حیض کا زمانہ ہوگا۔ درمیان میں خون آئے یا نہ آئے ہر حال میں یہی حساب رکھیں، اس حساب کے مطابق جو زمانہ پاکی کا تھا اس کی نمازیں قضا پڑھیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۳ صفر ۱۳۹۸ھ

احکام المعذور

پیشاب کے سوراخ میں رکھی ہوئی روئی کا اندرونی حصہ تر ہو گیا تو وضو نہیں ٹوٹا :
سوال : اگر کسی شخص نے مخرج بول میں روئی رکھی اور روئی کا اندرونی حصہ تر ہو گیا ،
ظاہری حصہ تر نہیں ہوا تو کیا اسکا وضو ٹوٹا یا نہیں ؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جب تک روئی کا ظاہری حصہ تر نہ ہوگا وضو نہیں ٹوٹے گا ، قال فی التذویر کما ینقص
لو حشف اھلیہ بقطنۃ وابتل الطرف الظاہر وان ابتل الطرف الداخل لا ینقص

(ردالمحتار ص ۱۳۸)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم — ۲۳ ذی الحجہ سنہ ۸۷۷ ہجری

قطرہ کے مریض کے لئے نماز پڑھنے کا آسان طریقہ :

سوال : چہل قدمی اور اوپر سے نیچے چلنے کے بعد اگر پیشاب کا قطرہ بند نہ ہوتا ہو تو کیا
کرنا چاہیے۔ اس صورت میں نماز میں کوئی خلل آئیگا یا نہیں ؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

چہل قدمی وغیرہ کوئی قید نہیں ہے۔ اکثر اس سے استبراء حاصل ہو جاتا ہے۔ اصل میں
مقصود یہ ہے کہ قطرہ ٹپکنے سے اطمینان حاصل ہو جائے ، جب تک اطمینان حاصل نہ ہو وضو
شرع کرنا صحیح نہیں جس کو بہت دیر تک قطرہ آتا ہو اس کو چاہیے کہ وقت سے پہلے پیشاب کر لیا
کرے یا پیشاب کے سوراخ کے اندر کوئی چیز روئی وغیرہ اس طرح داخل کر دے کہ اسکا اندرونی
حصہ پیشاب کے قطرہ کو جذب کر لے اور تری باہر نہ آنے پائے۔ قال فی التذویر یجب الاستبراء
بمشئی او تنخم او نوم علی شقم الالبس و یختلف بطباء الناس وقال فی الشامیۃ اما نفسی لا استبراء
حتی یطمئن قلبہ بزوال الرشح فهو فرض وهو المراد بالوجوب ولذا قال الشرنبلالی یلزم الرجل
الاستبراء حتی یزول اثر البول ویطمئن قلبہ قال عبرت باللزوم لكونہ اقوی من الواجب لان هذا
یفوت الجواز بفوتہ فلا یعم لہ الشرع فی لوضوء حتی یطمئن بزوال الرشح اھ قلت ومن كان بطیئ الاستبراء
قلیقل فحورقة مثلاً لشعیرۃ و یحشی بها فی الاحلیل فانھا تشترب ما بقی من اثر الرطوبة التي میخاف
خروجها ینبغی ان یغیبھا فی المحل لئلا تذھب الرطوبة الی طرفھا الخارج اھ (ردالمحتار ص ۱۳۹)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم — ۲۸ صفر سنہ ۱۲۹۱ھ

معذور کے وضو اور کپڑے کی طہارت کا حکم :

سوال : صاحب عذر کے لئے ہر وقت صلوٰۃ پر وضو کرنا اور کپڑے دھونا ضروری ہے یا نہیں؟
نیز صاحب عذر بننے کے لئے کیا شرائط ہیں؟ بیٹواتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

في العلامة ان استوعب عذرة تمام وقت صلوٰۃ مفروضة بان لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه خالياً عن الحدث ولو حكماً لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم وهذا شرط العذر في حق الابتداء وفي حق البقاء كفي وجوده في جزء من الوقت ولو مرة وفي حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقة لانه الانقطاع الكامل وحكم الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه لكل فرض اللام للوقت كفاً لدلوك الشمس ثم يصلي به فيه فرضاً ونفلاً فدخل الواجب بالاولى فاذا خرج الوقت بطل اي ظهر حدثه السابق حتى لو توضأ على الانقطاع ودام الى خروجه لم يبطل بالخروج ما لم يطرأ حدث آخر اذ يسأل كسألة مسح خفه واذا دانه لو توضأ بعد الطلوع ولو لعيد او ضحى لم يبطل الا بخروج وقت الظهر وان سال على ثوبه فوق الدرهم جازله ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها اي الصلوٰۃ والا يتنجس قبل فراغه فلا يجوز ترك غسله هو المختار للفتوى وكذا مريض لا يبسط ثوباً الا تنجس فوراً له تركه

وفي الشامية (قوله هو المختار للفتوى) وقيل لا يجب غسله اصلاً وقيل ان كان مقيداً بان لا يصيبه مرة أخرى يجب وان كان تصيبه المرة بعد الاخرى فلا، واختاره السرخسي بحرقلة بل قال ان كان اختيار مشايخنا وهو الصحيح ام قال لم يمكن التوفيق بمحمله على ما في المتن فهو اوسع على المعذرين ويؤيد التوفيق ما في الحلية عن الزاهدي عن البقالى لو علمت المستحاضة انها لو غسلت يبقو طاهراً الى ان تصلي يجب بالاجماع وان علمت انه يعود نجساً غسلت عند ابى يوسف دون محمد ولكن فيها عن الزاهدي ايضاً عن قاضي صدر انه لو يبقو طاهراً الى ان تفرغ من الصلوٰۃ ولا يبقى الى ان يخرج الوقت فعندنا تصلي بدون غسله (رد المختار ص ۲۸ ج ۱)
عبارات بالا سے امور ذیل مستفاد ہوئے۔

① صاحب عذر بننے کے لئے ضروری ہے کہ نماز کے پورے وقت میں سے اتنا وقت نہ ملے جس میں وضو کر کے طہارت کے ساتھ نماز ادا کر سکے۔

② شرعاً معذور بن جانے کے بعد آئندہ پورے وقت میں ایک دفعہ عذر پایا جانا

کافی ہے۔

(۳) زوالِ عذر کے لئے ضروری ہے کہ پورا وقت عذر سے کلیۃً خالی نکل جائے۔

(۴) صاحبِ عذر کے لئے ہر وقت فرض کے لئے وضو کرنا ضروری ہے اور اسی وضو سے

فرض، واجب، نفل جو چاہے وقت کے اندر پڑھ سکتا ہے۔

(۵) کپڑے کی طہارت کا یہ حکم ہے کہ اگر اسکا یقین ہو کہ کپڑا دھونے کے بعد نماز سے فاغ

ہونے سے پہلے دوبارہ ناپاک نہیں ہوگا تو بالا جماع دھونا ضروری ہے۔ اور اگر دوبارہ ناپاک ہونیکا اندیشہ ہو تو دھونا ضروری نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

یکم رجب سنہ ۸۸ ہجری

معذور کے کپڑوں کا حکم :

سوال : ایک شخص کے زخم سے خون رستا ہے، وہ کپڑا بدلتا ہے تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے یہ شخص نماز کیسے پڑھے؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصّوہ

اگر کپڑا دھونے یا بدلنے کے بعد نماز ختم کرنے سے پہلے پھر تر ہو جائے تو اسکا بدلنا یا دھونا واجب

نہیں ورنہ واجب ہے قال فی العلائیۃ وان سال علی ثوبہ فوق الدرہم جازلہ ان لا یغسلہ

ان کان لو غسلہ تنجس قبلہ لفراغ منها ای الصلوۃ والا یتنجس قبلہ فراغہ فلا یجوز ترک

غسلہ وهو المختار للفتویٰ (رد المحتار ص ۲۸ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶ ربیع الاول سنہ ۹۴ھ

مریض کے ناپاک کپڑے بدلنا مشکل ہو تو ویسے ہی نماز پڑھے :

سوال : ہسپتال میں بدن اور کپڑوں کی طہارت کبھی تو یقینی طور پر نہیں ہوتی اور کبھی نامکمل اور

مشتبہ ہوتی ہے تو کیا ایسی صورتیں بہر حال نماز پڑھنی چاہیے یا قضا کر دی جائے؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصّوہ

ایسے مریض کو اسی حالت میں نماز پڑھ لینا چاہیے۔ مریض تحتہ ثیاب نجسۃ وکلمہ بسط

شیئاً تنجس من ساعتہ صلی علی حالہ وکذا الولد ینجس الا انہ یلحقہ مشقۃ بتحریکۃ

(رد المحتار ص ۵۶۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ محرم سنہ ۹۵ھ

حکم معذور میں دخول معلوم کرنیکا آسان طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص پچیش کا مریض ہے اس مرض میں ریاچ بھی بجزرت خارج ہوتے ہوں تو ایسا شخص نماز کے لئے صرف ایک دفعہ وضو کرے یا ہر دفعہ ریاچ خارج ہونے پر وضو کرے۔ میں نے دارالعلوم لاٹھی سے جواب منگوا یا تھا انھوں نے لکھا تھا کہ ایک وقت نماز کا پورا حالت عذر میں گزر جائے اور وہ ریاچ کو روکنے پر قدرت بھی نہ رکھتا ہو اور وہ حالت عذر اس وقت کے بعد بھی برقرار رہے تو ایسا شخص شرعاً معذور ہے، اب دوسری نمازوں کے لئے وہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے مگر مجھے کوئی ایسا وقت نہیں ملتا ہے کہ میں شرعاً معذور مندرجہ بالا جواب کی مطابق ہوں، تو کیا مرض پچیش شرعاً معذوری کے لئے کافی نہیں؟

میں ایک نماز کے لئے بسا اوقات پانچ یا چھ بار وضو کرتا ہوں تب کہیں جا کر نماز ادا کر پاتا ہوں جماعت کی نماز بھی وضو کرتے کرتے ہی رہ جاتی ہے۔ میرے پاس بسا اوقات وقت بھی اتنا نہیں ہوتا کہ اتنی مرتبہ وضو کر سکوں۔ اگر عشاء کی نماز میں یہ حالت پیش آجائے تو میں اس انتظار میں کب تک رہوں کہ ایک وضو سے پوری نماز ادا کر لوں۔ اگر پوری رات جاگوں تو صبح کام پر جانا پڑ جاتا ہے اتنی مرتبہ وضو کرنے میں بہت شرم اٹھانی پڑتی ہے لوگ ہنستے ہیں، میرے ساتھ تقریباً ہر نماز میں یہ حالت پیش آتی ہے۔ بیٹو! توجہ دے

الجواب باسم مہم الصواب

آپ ایک دفعہ ایسی نماز کا وقت منتخب کریں جو کم از کم ہو اور اس وقت میں آپ کو فرصت بھی ہو مغرب کا وقت سب اوقات سے کم ہوتا ہے۔ میرے مرتبہ نقشہ میں غروب شفق احمر کا وقت دیا گیا ہے اسکو وقت مغرب کی انتہا قرار دیا جاسکتا ہے پس آپ کسی روز بوقت مغرب خوبہ تمام سے اسکی کوشش کریں کہ پورے وقت میں ایسا موقع ملجائے جس میں آپ وضو کی اور فرض نماز کی سنتیں چھوڑ کر فرض پڑھ سکیں۔ اگر اتنا وقت نہیں ملتا تو آپ معذور کی تعریف میں خلل ہو گئے آئندہ کیلئے یہ ضروری نہیں کہ پورا وقت بیٹھے انتظار کرتے رہیں بلکہ صرف پورے وقت میں ایک دفعہ ریاچ کا خروج ضروری ہے جب تک یہ حالت رہے گی آپ معذور ہیں، ہر وقت کے لئے نیا وضو ضروری ہوگا، اسوقت کے اندر اس وضو سے جو چاہیں پڑھیں۔ وقت کے اندر عذر پیش آنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ اور کوئی چیز وضو توڑنے والی صادر ہوئی تو اس سے وضو ٹوٹ جائیگا، خروج وقت سے وضو جاتا رہے گا۔

البتہ اگر انقطاع عذر کی حالت میں وضو کیا پھر خروج وقت تک عذر پیش نہ آیا تو خروج وقت سے وضو نہیں کیا بلکہ اسکے بعد جب پھر عذر پیش آئیگا اس وقت وضو ٹوٹے گا۔ غرضیکہ صرف ایک وقت میں صرف ایک دفعہ آپ کو تکلیف کرنا پڑے گی۔ اگر اس میں عذر ثابت ہو گیا تو آئندہ کے لئے کوئی تکلیف نہیں صرف اس کا خیال رکھیں کہ ہر نماز کے پورے وقت میں ایک دفعہ عذر پیش آتا ہے یا نہیں۔ اگر پورے وقت میں ایک دفعہ بھی عذر پیش نہ آیا تو معذور کا حکم ختم ہو جائیگا۔ حکم معذور ختم ہونے کی صورت میں مزید اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جو پورا وقت نماز عذر سے خالی گزرا ہے اس سے پہلے وقت میں اگر بحالت عذر وضو کیا مگر نماز پوری کرنے سے قبل عذر منقطع ہو گیا اور پھر دوسری نماز کا پورا وقت بھی بدو عذر کے گزر گیا تو اس پہلے وقت کی نماز کی قضا فرض ہے۔ مثلاً ظہر کا وضو بحالت عذر کیا مگر ظہر کے فرض شروع کرنے سے قبل یا نماز کے دوران سلام پھیرنے سے قبل عذر ختم ہو گیا، پھر عصر کا پورا کامل وقت بھی بلا عذر گزر گیا تو نماز ظہر کی قضا کریں۔ ہاں اگر ظہر کے فرض کا سلام پھیرنے کے بعد عذر منقطع ہوا تو قضا فرض نہیں، ظہر کی قضا کی صورت میں صاحب ترتیب کی بھی عصر کی نماز ہو گئی کیونکہ نماز ظہر کے صحیح نہ ہونیکا علم عصر کی نماز کے بعد ہوا ہے،

اگر آپ کو مغرب کی نماز بادل وضو پڑھنے کا موقع مل گیا تو پھر کسی اور وقت کا تجربہ کریں۔ عشاء کا وقت زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے اس کے تجربہ میں اگرچہ مشقت زیادہ ہوگی مگر اس لحاظ سے اس میں فائدہ ہے کہ عشاء کی نماز سب نمازوں سے زیادہ طویل ہے اس لئے کہ اس میں وتر بھی شامل ہیں چار فرض اور تین وتر، سات رکعات پڑھنے تک اگر وضو نہ ٹھیرا تو آپ معذورین کی فہرست میں داخل ہو جائیں گے۔ سفید شفق کے غروب سے لیکر صبح صادق تک عشاء کا وقت ہے۔ سفید شفق کے غروب کے اوقات میرے مرتبہ نقشے میں عشاء ۷ کے تحت دیئے گئے ہیں۔ عشاء کے پورے وقت میں یہ کوشش کریں کہ پھرتی سے اس طرح وضو کریں کہ صرف چار عضو دھوئیں جن کا دھونا فرض ہے۔ وضو کی سنتیں چھوڑ دیں، پھر چار رکعات فرض اور تین رکعات وتر اس طرح پڑھیں کہ ان میں صرف فرائض اور واجبات ادا کریں سنتیں چھوڑ دیں جسکی تفصیل یہ ہے کہ شروع میں ثنار، اعوذ باللہ اور بسم اللہ چھوڑ دیں۔ سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہیں، پھر کہیں سے بھی اتنا قرآن پڑھیں کہ کل تین حروف ہو جائیں۔ رکوع اور سجدہ میں صرف ایک تسبیح کہیں، قومہ میں ربنا اللہ الحمد چھوڑ دیں، فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ نہ پڑھیں بلکہ ایک بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کی مقدار قیام کر کے رکوع کر لیں، آخر میں صرف تشهد

پڑھ کر سلام پھیر دیں درود شریف اور دُعا نہ پڑھیں۔ اور وتر میں مسنون دُعا رِقنوت کی بجائے کوئی مختصر دُعا مثلاً رَبَّنَا اِنْتَا الْيَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَغِيْرہ پڑھیں۔

اگر آپ پر معذور کا حکم ثابت نہ ہو تو وضو کر کے نماز شروع کر دیا کریں۔ اگر درمیان میں بلا اختیار وضو ٹوٹ گیا تو دوبارہ وضو کر کے پڑھی ہوئی نماز پر بناء کر لیا کریں مگر صحت بنا کر شرائط کا لحاظ ضروری ہے (ان شرائط کی تفصیل احسن الفتاویٰ باب مفسدات الصلوٰۃ میں درج ہے) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

معذور اشراق کے وضو سے ظہر پڑھ سکتا ہے :

سوال : کوئی معذور آدمی ہے اس نے وضو کر کے فجر پڑھی، پھر طلوع آفتاب کے بعد وضو کر کے اشراق پڑھی، کچھ دیر کے بعد اسی وضو سے چاشت پڑھی کیا ہوگئی؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

چاشت ہوگئی، بلکہ اسی وضو سے ظہر بھی پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ معذور کا وضو وقت کے خروج سے ٹوٹتا ہے۔ اس لئے ظہر کا وقت ختم ہونے تک فرائض نوافل جو چاہے پڑھے۔ قال فی التتویر ثم یصلی فیہ فرضاً ونفلًا فاذا خرج الوقت بطل فی الشرح واذا دانه لو توضأ بعد الطلوع ولو لعیدا اوضحی لم یبطل الا بخروج وقت الظہر (رد المحتار ص ۲۸ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ ربیع الآخر سنہ ۹۴ ہجری

انفلاتِ ریح کے مریض کا سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا :

سوال : اگر ریح مریض عشاء کی نماز پڑھ کر سو گیا تو وہ عشاء ہی کے وضو سے تہجد کی نماز اور صبح کی نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

فی رد المحتار والا حسن ما فی فتاویٰ ابن الشبلی حیث قال سئل عن شخص به انفلات ریح هل ینقض وضوئہ بالنوم فاجبت بعدم النقص بناء علی ما ہوا لصحیح من ان النوم نفسہ لیس بناقض وانما الماتنفس ما یخرج ومن ذهب الی انہ النوم نفسہ ناقض لزم النقص (رد المحتار ص ۱۳ ج ۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جس کو انفلاتِ ریح کا مرض ہو اور وہ شرعاً معذور ہو اس کی نیند ناقض وضو نہیں کیونکہ نقص کا سبب خروجِ ریح ہے جو اسکے لئے وقت کے اندر ناقض وضو نہیں، لہذا

یہ شخص عشاء کے وضو سے تہجد پڑھ سکتا ہے، فجر کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲۲ ذی الحجہ سنہ ۸۵ھ

دخول وقت کے بعد لحوقِ عذر کا حکم :

سوال : اگر نماز کا وقت داخل ہو نیچے بعد کوئی زخم ہو گیا جس سے خون بند نہیں ہو رہا اور
نوبت نماز کا خطرہ ہے تو کیا کرے؟ بیٹنوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

آخر وقت تک انتظار کرے، اگر خون بند نہ ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لے، پھر اگر دوسری نماز
کے بھی پورے وقت میں خون جاری رہا تو پہلی نماز کا اعادہ نہیں، اور اگر دوسری نماز کا وقت ختم
ہونے سے قبل خون رُک گیا تو پہلی نماز کا اعادہ واجب ہے۔ قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ
تعالیٰ ولوعرض بعد دخول وقت فرض انتظار فی الخیر فان لم ينقطع يتوضا ویصلی ثم ان انقطع
فی اثناء الوقت الثانی بعید تلك الصلوة وان استوعب الوقت الثانی لا یعید لثبوت العذر
حينئذ من وقت العروض اھ برکویۃ ونحوہ فی الزیلعی والظہیریۃ (رد المحتار ص ۲۵۷ ج ۱)
البتہ اگر وقت ثانی ختم ہونے سے قبل زوالِ عذر کا ظن غالب ہو تو آخر وقت میں نماز پڑھنا فرض
نہیں، معہذا بہتر ہے کہ پڑھ لے اور بعد میں قضاء کرے۔ کما قالوا فی العاجز عن القيام ویغلب علی
ظنہ القدرة بعدا، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳ ربیع الاول سنہ ۹۷ھ

مرض سیلان میں حفاظتِ وضو کی مفید تدبیر :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان کرام مندرجہ ذیل سوالات میں
کسی عورت کو پانی خارج ہوتا ہے لیکن اس کو یہ بالکل پتہ نہیں چلتا کہ پانی کس وقت اور کب آتا ہے جب تک کہ وہ اُسے
دیکھتی نہیں کبھی تو کم بہتا ہے اور کبھی زیادہ، نماز شروع کرنے سے پہلے اس نے دیکھا تو کچھ بھی ناپاکی نظر نہ آئی لیکن
نماز کے دس منٹ بعد دیکھا تو پانی نکلا ہوا تھا جو کہ کھال کے اندر تھا اور اس سے شلوار گیلی نہیں ہوئی تھی، نماز
تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی پچیس منٹ بعد دیکھا تو پانی نکلا ہوا تھا، آیا اس صورت میں نماز ہوگی یا نہیں؟
جبکہ اسے یہ ہرگز خبر نہیں کہ یہ پانی دورانِ نماز خارج ہوا تھا یا کہ بعد از فراغتِ نماز، اگر اس سے نماز لوٹی
ہے تو کیا ساری نماز جو اس وقت پڑھی گئی تھی لوٹائے یا صرف فرض نماز؟ بیٹنوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جب نماز کے اندر وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو نماز ہو جائے گی۔ ایسی مریضہ شرمگاہ کے اندر اسفنج رکھ لیا کرے یہ پانی کو جذب کرتا رہے گا، جب تک اسفنج کے اس حصہ پر رطوبت نہیں آئے گی جو شرمگاہ کے گول سوراخ سے باہر ہے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰ سوال سنہ ۹۷ھ

قعدہ اور سجدہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہو تو کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے :

سوال : ایک شخص کو بوا سیر کی شرکایت ہے وہ جب نماز پڑھتا ہے تو رکوع اور سجدہ کی حالت میں اور بیٹھنے کی صورت میں بھی ہمیشہ فضلہ خارج ہوتا رہتا ہے ہاں جب تک وہ کھڑا رہتا ہے اس وقت تک یہ صورت نہیں ہوتی ہے ایسی حالت میں نماز کس طرح ادا کرے صرف کھڑے کھڑے نماز پڑھ سکتا ہے ؟ بینوا تو جروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر بیٹھنے کی کوئی ایسی ہیئت ہو سکتی ہو کہ اس میں فضلہ خارج نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجدہ اشارہ سے ادا کرے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو حالت قیام ہی میں نماز پڑھے رکوع اور سجدہ کے لئے اشارہ کرے اگر پاخانہ کے مقام میں کوئی کپڑا وغیرہ لگانے سے فضلہ خارج نہ ہو اور کپڑے کی بیرونی جانب تک نجاست نہ پہنچے تو اس طرح نماز ادا کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ

سوال مثل بالا :

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کا بیٹھنے اور سجدے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور رکوع و سجود سے بھی عاجز ہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟ حالت قیام میں اشارہ سے نماز ادا کرے یا حالت استلقار میں یا معذور شمار ہوگا؟ بینوا بالدلیل توجروا عند الجلیل

الجواب باسم ملہم الصواب

ایسا مریض کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے استلقار جائز نہیں۔ حالت قیام میں رکوع و سجود کے لئے اشارہ صحیح ہے، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ انتہ لولم یقدر علی الاماء قاعدًا کما لو کان بحال لوصلی قاعدًا یسیل بولہ و اجرحہ ولو مستلقیًا الاصلی قائمًا بکعبہ و سجود

لان الاستلقاء لا يجوز بلا عذر كالصلوة مع الحدث فيترجح ما فيه الاتيان بالاركان كما في
المنية وشرحها (رد المحتار ج ١)، وقال ابن نجيم رحمه الله تعالى (قوله وخيران
طهرا قل من ربه) يعني بين ان يصلي فيه وهو الافضل لما فيه من الاتيان بالركوع
والسجود وستر العورة الغليظة وبين ان يصلي عربيا ناعدا يؤمى بالركوع والسجود وهو
يلى الاول في الفضل لما فيه من ستر العورة الغليظة وبين ان يصلي قائما عربيا ناعدا
بركوع وسجود وهو دونهما في الفضل وفي ملتقى البحار ان شاء صلى عربيا ناعدا بالركوع و
السجود او مؤميا بهما اما قاعدا واما قائما فهذا انض على جواز الایماء قائما، (بحر المحرر ج ٢)
فقط والله تعالى اعلم

٢٥ صفر ٩٩٩ هـ



باب الانجاس

انگریزوں کے پرانے کپڑوں میں نماز پڑھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارہ میں کہ انگریزوں کے پرانے کوٹ بازار میں فروخت ہوتے ہیں جن کو اکثر غریب لوگ خرید لیتے ہیں ان کو بلا دھوئے پہننا اور نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا

الجواب ومنه الصدق والصواب

جائز ہے۔ لمافی شرح التنویر ثیاب الفسقة واهل الذمۃ طاهرۃ، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ ربیع الآخر سنہ ۱۴۳۳ھ

گندے پانی سے بنا ہوا نمک حلال ہے:

سوال: ایک گندہ پانی ہے اس سے نمک بنتا ہے۔ آیا وہ نمک پاک ہو گا یا ناپاک؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

گندے پانی سے بنایا ہوا نمک حلال ہے۔ قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ وقد ذکر العلامة ابن حجر فی باب الانجاس فی التحفة انتہا اختلاف فی انقلاب الشئ عن حقیقۃ كالتحس الى الذہب هل هو ثابت فقيل نعم لانقلاب العصا ثعباناً حقیقۃ والابطال الاعجاز وقيل لا لان قلب الحقائق محال والحق الاول الخ وقال بعد اسطر حاصلہ انه اذا قلنا باثبات قلب الحقائق وهو الحق جاز العمل به وتعلمہ لانه ليس بغش لان النجاسه ينقلب ذہبا وفضۃ حقیقۃ وان قلنا انه غير ثابت لا يجوز لانه غش كما لا يجوز لمن لا يعلم حقیقۃ لما فيه اتلاف المال او غش المسلمين والظاهر ان من هبنا ثبوت انقلاب الحقائق بدلیل ما ذكره في انقلاب عین النجاسة كانقلاب الخمر خلا والدم مسكاً ونحو ذلك والله اعلم (رد المحتار ص ۱۴۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۴ صفر سنہ ۱۴۰۷ھ

تلاوت کے لئے لباس کی طہارت ضروری نہیں:

سوال: بدن یا کپڑے پر روپیہ کے پھیلاؤ سے زیادہ نجاست لگی ہو تو وضو کر کے تلاوت قرآن کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا

الجَوَابُ بِاسْمِ مُلَهِمِ الصَّوَابِ

جائز ہے، البتہ خلافِ ادب ہے، لہذا پورے طور پر پاک ہو کر کلامِ پاک کی تلاوت کریں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ رذی الحجہ سنہ ۱۴۰۶ھ

دھوبی کی دُھلائی کا حکم :

سوال : قرآن و سنت میں ایسے کپڑے کے بارہ میں کیا حکم ہے جو کہ ناپاک ہو اور اسکو ایسے دھوبی کے ہاں بھیجا جائے جس کے دھونے کے پانی کے بارے میں پاکی یا ناپاکی کا کچھ علم نہ ہو، وہ کپڑا دھوبی کے یہاں سے دھل کر واپس آنے کے بعد پاک سمجھا جائے گا یا ناپاک؟ ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنے سے نماز ہوگی یا نہیں، اگر نماز نہیں ہوگی تو جو نمازیں ایسے کپڑوں میں پڑھی جا چکی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ بینوا تو جروا

الجَوَابُ بِاسْمِ مُلَهِمِ الصَّوَابِ

جو کپڑا دھوبی کو پاک دیا گیا ہے وہ دھلنے کے بعد بھی پاک رہے گا اور جو کپڑا ناپاک دیا گیا ہے وہ ناپاک رہے گا، اسلئے کہ شریعت کا اصول ہے ”الیقین لا یزول الا بالیقین“ لہذا جب تک پاک کپڑے کی ناپاکی کا اور ناپاک کپڑے کی طہارت کا یقین نہ ہو گا وہ اپنی اصل حالت پر برقرار رہیں گے، ناپاک کپڑے میں اگر نماز پڑھ لی تو ادا نہ ہوگی اور پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ ضروری ہے بضرورتِ ابتلا۔ قلتین (۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲) پر عمل کرنے کی گنجائش ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم (مزید تحقیق تتمہ میں ہے)

۲۴ جمادی الآخرہ سنہ ۱۴۰۶ھ

دُرائی کلین :

سوال : کپڑوں کی خشک دُھلائی ”Dry cleaning“ کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں، اسکے طریق کار سے مجھے واقفیت نہیں، عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پٹرول میں دھوتے ہیں مگر پاک و ناپاک کپڑے ایک ساتھ دھوئے جاتے ہیں، چنانچہ ایسی ترکیب بتلائیں کہ کپڑے دھل بھی سکیں اور پاک بھی رہیں۔ بینوا تو جروا

الجَوَابُ بِاسْمِ مُلَهِمِ الصَّوَابِ

اسکا حکم بعینہ وہی ہے جو کہ دھوبی سے دھلانے کا ہے یعنی اگر پاک کپڑا دھوبی کو دیا تو وہ دھلنے کے بعد بھی پاک رہے گا اور جو کپڑا ناپاک دیا گیا ہے وہ ناپاک رہے گا، اسلئے کہ شریعت

کا اُصول ہے ”الیقین لا یزول الا بالیقین“ لہذا جب تک پاک کپڑے کی ناپاکی کا اور ناپاک کپڑے کی پاکی کا یقین نہ ہوگا وہ اپنی اصلی حالت پر برقرار رہیں گے، البتہ اگر دھو بی جا رہی پانی میں یا اتنے بڑے حوض میں دھوئے کہ اس کا رقبہ سو ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو تو ناپاک کپڑا بھی پاک ہو جائے گا، بضرورت قلتین (۲۸، ۲۹، ۳۰ کلو) پر عمل کی گنجائش ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۵ھ

پرندوں کی بیٹ کا حکم :

سوال : کیا فرماتے ہیں بزرگانِ دین مسئلہ ذیل میں کہ فضا میں اُڑنے والے پرندوں کی بیٹ پاک ہے یا نجس؟ اور طڈی کو بغیر صاف کئے کھانا کیسا ہے؟ بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

فضا میں اُڑنے والے حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے اور حرام پرندوں کی نجاست خفیفہ ہے مگر کٹنویں میں گر جائے تو معاف ہے پانی نکالنا ضروری نہیں۔ قال العلاء فی بیان النجاسة الغلیظة وخرء کل طیر لا یدرق فی الهواء کبط اھلی ودرجہ اماما یدرق فیہ فاک کات ماکول فطاھر والا فمخفف، وفی بیان النجاسة الخفیفة وخرء طیر من السباع او غیرھا غیر ماکول وفی الشامیة تحت (قوله ثم الخفة اما تظهر فی غیر الماء) واستثنیٰ ح خرء طیر لا یؤکل بالنسبة الی البئر فان لا ینجسھا لئلا یصوھھا عنه کما تقدم فی لبئر (رد المحتار ص ۲۹ ج ۱)

طڈی کی بیٹ پاک تو ہے حلال نہیں، اسلئے بغیر صاف کئے اگر اس کو پانی میں جوش دیا گیا تو اس کی بیٹ گوشت میں جذب ہو جانے کی وجہ سے گوشت حرام ہو جائے گا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ محرم سنہ ۱۳۸۶ھ

انڈا باہر سے ناپاک ہے :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ انڈے کے بیرونی حصہ کی طہارت و نجاست سے متعلق جو امام صاحب اور صاحبین میں اختلاف ہے اس میں راجح قول کیا، مدلل بیان فرما کر ممنون فرمائیں، بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

انڈے کی طہارت سے متعلق حضرات ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے کوئی صراحت نظر سے نہیں گزری

البتہ رطوبة الفرج سے متعلق اختلاف کتب فقہ میں منصوص ہے، فرج خارج کی رطوبت بالاتفاق طاهر اور رطوبت رحم بالاتفاق نجس ہے، فرج داخل کی رطوبت عند الامام طاہر اور عند الصحابین نجس ہے، کسی قول کی ترجیح کی صراحت نہیں ملی، تہستانی، نظم اور مجتبیٰ میں قول نجاست اختیار کیا ہے۔ درمختار کی تعبیر سے طہارت کو اور تاتارخانیہ کی تحریر سے نجاست کو ترجیح معلوم ہوتی ہے قال فی العلائق ولا (یحییٰ الفس) عند وطء بھیمہ او میتة او صغيرة غیر مشقاة بل تصیر مفضاة بالوطء وان غابت الحشفة ولا ینتقل لوضوء فلا یلزم الاغسل الذکر قہستانی عن النظم (ردالمحتار ص ۱۵ ج ۱) وفيها ايضا وفي المجتبى او لجم فنزع فانزل لم يطهر الا بغسله لتلوثه بالنجس اه اى برطوبة الفرج فيكون مفرعا على قولهما بنجاستها اما عندك فهمي طاهرة كسائر رطوبات البدن جوهرية وفي الشامية (قوله برطوبة الفرج) اى الداخل بدليل قوله او لجم واما رطوبة الفرج الخارج فهمي طاهرة اتفاقا اه ح وفي منهج الامام النووي رطوبة الفرج ليست بنجسة في الاصح قال ابن حجر في شرحه وهي ماء ابيض متردد بين المذى والعرق يخرج من باطن الفرج الذي لا يجب غسله بخلاف ما يخرج مما يجب غسله فانه طاهر قطعاً ومن وراء باطن الفرج فانه نجس قطعاً ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع البول او قبيلة اه (قوله اما عندك) اى عند الامام وظاهر كلامه في آخر الفصل الا ان المعتمد (ردالمحتار ص ۸۸ ج ۱)

وفي الشامية (قوله رطوبة الفرج طاهرة) ولذا نقل في التاترخانية ان رطوبة الولد عند الولادة طاهرة وكذا السخلة اذا خرجت من امها وكذا البيضة فلا يتنجس بها الثوب والماء اذا وقعت فيه لكن يكره التوضؤ به للاختلاف وكذا الانفة وهو المختار وعندهما تنجس وهو الاحتياط اه قلت وهذا اذا لم يكن معه دم ولم يخالط رطوبة الفرج مذى او منى من الرجل او المرأة (ردالمحتار ص ۳۲ ج ۱)

رطوبة الولد والسخلة والبيضة كوشاخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے رطوبة الفرج الداخل پر قیاس کیا ہے — بندہ نے اس پر بارہا غور کیا، مگر وجہ القیاس سمجھ میں نہ آئی اس لئے کہ رطوبة الولد رحم کی رطوبت ہے جو بالاتفاق نجس ہے، بالخصوص جبکہ قبیل الولادة اور مع الولد رطوبت کا خروج متیقن ہے اور اس کی نجاست متفق علیہ ہے کما مر من الشامية، قال لرافی رحمہ اللہ (قوله ولذا نقل في التاترخانية ان رطوبة الولد عند الولادة طاهرة) عبارة السند

وكذلك رطوبة الولد عند الولادة الخ ولعلها اولیٰ فالتعلیل لئلا ذکره غیر ظاہر
تأمل (التحریر المختار ص ۱۲ ج ۱)

حضرت تھانوی قدس سرہ نے امداد الفتاویٰ میں اس اشکال کو یوں رفع فرمایا ہے، وما
قالوا من طهارة رطوبة الولد الخارج من الرحم فالمراد ما على بدنہ وهو كالدّم الذي على اللحم
مع ان الدم السائل نجس فكذا لك رطوبة الرحم نجسة ورطوبة الولد طاهرة فانهم، مگر
اس جواب سے تشفی نہیں ہوتی اسلئے کہ لحم کے ساتھ ملصق دم سائل قبل الخروج اپنے معدن
میں ہے، اسلئے اس کا حکم ظاہر نہیں ہوگا اور جب یہ لحم ظاہر ہوتا ہے تو اسکے ساتھ ملصق دم سائل
نہیں، بخلاف رطوبة الولد کے کہ وہ خروج کی حالت میں بھی رحم ہی کی رطوبت ہے جو بالاتفاق
نجس ہے، اگر یہ فرق تسلیم نہ بھی کیا جائے تو یوں کہا جاسکتا ہے کہ طهارة اللحم منصوص خلاف
قیاس ہے اسلئے اس پر رطوبة الولد کو قیاس کرنا صحیح نہیں، پھر اگر رطوبة الولد کی طہارت امام
رحمہ اللہ سے منقول ہوتی تو بھی اسکی توجیہ میں کوئی تکلف کیا جاتا بلکہ تکلف بھی اگر کوئی توجیہ
سمجھ نہ آتی تو بھی قول امام مقلد پر حجت ہوتا مگر اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ رطوبة الولد وغیرہ کا
حکم امام رحمہ اللہ سے منقول نہیں۔

بعض حضرات رطوبة الولد اور رطوبة البیضة میں یہ فرق کرتے ہیں کہ مرغی میں رحم ہونیکا
یقین نہیں اور اگر ہو بھی تو اسکی رطوبة کی نجاست منقول نہیں یہ اسلئے صحیح نہیں کہ عام حیوانات
کے خلاف مرغی میں رحم کا نہ ہونا یا اس کی رطوبة رحم کا ظاہر ہونا محتاج دلیل ہے۔

غرضیکہ دلائل کے پیش نظر رطوبة الولد والبیضة کی نجاست راجح معلوم ہوتی ہے اور یہ
قول راجح ہونے کے ساتھ احوط بھی ہے اور قول طہارت ادسح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
غرة رجب المرجب سنہ ۹۶ ہجری

گتے کے بدن کی چھینٹیں پاک ہیں :

سوال : پاک پانی کسی نے کتے پر ڈال دیا وہ کتا برابر سے نکلا اور پھڑ پھڑی لی، اسکی
چھینٹ بکر کے کپڑوں پر لگ گئی تو کپڑے پاک ہیں یا ناپاک؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم مذهب الصواب

کپڑے ناپاک نہیں ہوئے۔ قال لعلاء ولو خرج حیا ولو یصب فہ الماء لا یفسد ماء البشرو لا

الثوب بانسفاضہ (رد المحتار ص ۱۹) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ————— ۴ ذی قعدہ سنہ ۸۶ھ

حلال جانور کے پیشاب کا حکم :

سوال : حلال جانور کا پیشاب کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا ناپاک کتنی مقدار سے ہوگا؟
بیتنا تو جبروا

الجواب باسم ملہم الصواب

حلال جانور کا پیشاب بدن یا کپڑے کے عضو مثلاً آستین وغیرہ کی چوتھائی سے کم میں لگا تو نماز ہو جائے گی اور چوتھائی یا اس سے زیادہ میں لگا ہو تو نماز نہ ہوگی۔ قال فی الدر المختار (و عفی دون ربع) جمیع بدن و (ثوب) ولو کبیراً هو المختار ذکرہ الحلبي و ترجمہ فی النہر علی التقدير بربع المصاب کید و کہ وان قال فی الحقائق و علیہ الفتوی (من) نجاسة (مخففة) قبول ماکول) و فی رد المحتار (قوله ولو کبیراً الخ) اعلم انہم اختلفوا فی کیفیۃ اعتبار الربع علی ثلاثۃ اقوال فقیل ربع طرف اصابۃ النجاسة کالذیل والکم والدخر یصی ان کان المصاب ثوباً و ربع العضو المصاب کالید والرجل ان کان بدناً و صححہ فی التحفۃ والمحیط والمجتبی والسراج و فی الحقائق و علیہ الفتوی (الی قولہ) لکن ترجم الاول بان الفتوی علیہ (رد المحتار ج ۲ ص ۲۹۶) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲ ذی قعدہ سنہ ۸۶ھ

دودھ پاک کرنیکا طریقہ :

سوال : اگر بھینس کا دودھ نکالتے وقت دودھ کے اندر دو ایک قطرہ خون گر جائے تو دودھ ناپاک ہو جائے گا یا نہیں جبکہ تھن کے اوپر زخم ہو شرعاً کیا حکم ہے۔ بیتنا تو جبروا

الجواب باسم ملہم الصواب

خون کا ایک قطرہ بھی دودھ میں گرنے سے دودھ ناپاک ہو جائے گا، البتہ دودھ پاک کرنے کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ جبنا دودھ ہو اتنا پانی اسمیں ڈال کر جوش دیا جائے یہاں تک کہ پانی ختم ہو کر صرف دودھ رہ جائے۔ یہی عمل تین مرتبہ کیا جائے تو دودھ پاک ہو جائیگا، قال فی الدر المختار و یطہر لبن و عسل و دبس و دھن بغلی ثلاثاً و فی الشامیۃ و قال فی الدر و لو تجسد لعسل فتطہرہ ان یصب فیہ ماء بقدرہ فیغلی حتی یعود الی مکانہ واللہ اعلم یصب علیہ الماء فیغلی فیعلو اللہن الماء فیرفع بشئ مہکذا ثلاث مرات و هذا عند ابی یوسف خلافاً لمحمد و هو اوسع و علیہ الفتوی (الی ان قال) ثم قال ان لفظة فیغلی ذکر

فی بعض الكتب والظاهر انها من زيادة الناسخ فانما المر من شرط التطهير الدهن الغليان الم

(رد المحتار ص ۳۹۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۴ محرم سنہ ۸۸ ہجری

جگالی نجس ہے :

سوال : بھینس جگالی کرے تو اسکے منہ میں جو جھاگ آتے ہیں یہ پاک ہیں یا ناپاک ؟

بینوا توجسروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قال فی الشامیة (قوله وجرة كزبله) لكن قال بعده فی الصبی ارتضع ثم قاء قاصاب ثياب الام ان زاد علی الدرهم منع وروی الحسن عن ابی حنیفة انه لا یمنع مالم یفحش لانه لم یتغیر من كل وجه فكان نجاسة دون نجاسة البول لانها متغیرة من كل وجه وهو الصحیح اه كذا فی فتح القدیر وظاهره المیل الی اعطاء الجرة حکم هذا القیء اخذ ان التعلیل (رد المحتار ص ۳۲۳ ج ۱)

عبارت مذکورہ سے بظاہر نجاست خفیفہ ہو نیکار حجام معلوم ہوتا ہے مگر شامیہ نواقض وضو میں ایسی چیز کے متعلق جو معدہ میں جاتے ہی قے کے ذریعہ خارج ہو جائے۔ معدہ میں استقرار نہ ہوا ہو تین قول نقل کئے ہیں۔

طہارت ، نجاست خفیفہ ، نجاست غلیظہ اور نجاست غلیظہ کے قول کو ترجیح دی ہے۔ جب معدہ سے بلا استقرار نکلنے والی چیز قول راجح کی بنا پر نجس غلیظ ہے تو جگالی جو کہ کچھ وقت معدہ میں استقرار کے بعد واپس آتی ہے بطریق اولیٰ نجس غلیظ ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۱۰ شعبان سنہ ۸۷ھ

فرش خشک ہو جانے سے پاک ہو جاتا ہے :

سوال : پختہ صحن میں اکثر بچے پیشاب کرتے ہیں سو کھنے کے بعد اگر اس صحن پر نماز ادا کر لیں تو نماز ہوگی یا نہیں ؟ جبکہ پیشاب کے نشان نظر نہ آتے ہوں۔ بینوا توجسروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جب فرش خشک ہو جائے اور اس پر نجاست کا اثر اور بدبو نہ رہے تو اس پر نماز

درست ہے مگر تیمم صحیح نہیں، قال فی التَّوْبِیْر و تطهر ارض بیسبھا و ذهابا اثرھا الصلوة لا
لتمیم و ابر مفروشه و خص و شجر و کلا قائمین فی ارض کذا لك و فی الشرح و کذا اکل ما کان
ثابتاً فیھا الاخذہ حکمھا باتصالہ بھا فالمنفصل یغسل لا غیر الا حجراً خشناً کر حے فکارضے۔
(رد المحتار ج ۲۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۸ شعبان سنہ ۱۲۸۷ھ

نجاستِ غلیظہ کی قدر عفو کی تحقیق :

سوال : قمیص کی آستین پر چار پانچ چھینٹیں گندے پانی کی یا پیشاب کی یا اور کسی نجاست
کی لگ گئیں اور بھول کر اسی قمیص سے نماز پڑھ لی تو نماز ہو گئی یا اعادہ واجب ہے یا نہ ہو تو جروا
الجواب باسم ملہما الصواب

اگر نجاست دلدل ہو جیسے گوبر وغیرہ تو چھینٹوں کے مجموعہ کا وزن بقدر ایک مثقال = ۵ ماشہ =
۸۶ گرام ہو یا اس سے کم ہو تو نماز ہو جائے گی پھیلاؤ میں خواہ کتنا ہی زیادہ ہو، اور اگر تیلی نجاست
ہو مثلاً نجس پانی یا پیشاب وغیرہ تو پھیلاؤ میں ہتھیلی کے گراؤ کے برابر معاف ہے۔

حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہتھیلی کے گراؤ کی وسعت معلوم کرنے کے لئے یہ طریقہ
لکھا ہے کہ چلو میں پانی بھر کر ہتھیلی کو پھیلا دیا جائے، جتنی جگہ میں پانی ٹھہرا رہے اتنی وسعت مراد
اکابر نے اسکی مقدار ایک روپے کے برابر تحریر فرمائی ہے، مگر آج کل دھات کا روپیہ بالکل
غائب ہو چکا ہے اور ہتھیلی کی پیمائش آسان نہیں اسلئے اسکی پیمائش کو ضبط کرنے کی ضرورت
محسوس کر کے بندہ نے بطریق مذکور متعدد بار احتیاط سے پیمائش کی تو قطر = ۱ انچ = ۲.۵ سینٹی میٹر
ہوا، اسکے بعد اتفاق سے ایک روپیہ دھات کامل گیا تو اسکا قطر بھی اسکے مطابق پایا۔ لہذا اس کی
کل پیمائش مربع $\frac{1}{4}$ قطر $\times$ پانی = ۹۵ ر. ۱۰ انچ = ۵.۹۴ سینٹی میٹر ہوئی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲۳ رجب سنہ ۱۴۱۱ھ

نجسِ دودھ جانور کو پلانے کا حکم :

سوال : دودھ نکالتے وقت تھنوں سے معمولی سا خون آجائے تو بھینس کا سارا دودھ
ناپاک ہو گا یا نہیں؟ اگر ناپاک ہے تو جانوروں کو پلانا بھی جائز ہے یا نہیں؟ ایک معویہ صاحب
بتاتے ہیں کہ حلال جانور کو پلانا جائز نہیں، بتینوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

نپاک ہے۔ حلال جانوروں کو بھی پلانا جائز ہے۔ اور اگر نجاست اتنی غالب ہو کہ دودھ کارنگ یا بویا مزہ بدل گیا ہو تو وہ حرام جانوروں کو بھی پلانا جائز نہیں، قال فی الشامیۃ فی بحث الماء المستعمل (فرع) الماء اذا وقعت بہ نجاسة فان تغیر وصفہ لم یجز الا انتفاع بہ بحال والاجاز کبل الطین وسقی الدواب بجمع عن الخلاصة (رد المحتار ص ۱۸ ج ۱)

وقال العلاء فی فصل البئر وما عجن بہ فیطعم للکلاب وقال ابن عابدین رحمہ اللہ لان ما تنجس باختلاط النجاسة بہ والنجاسة مغلوۃ لا یباح اکلہ و یباح الانتفاع بہ فیما وراء الاکل ونقل عن الذخیرۃ تحت (قوله وقیل یباح من شافعی) وعن ابی یوسف لا یطعم بہی آدم (رد المحتار ص ۱۸ ج ۱) ان عبارات سے معلوم ہوا کہ در مختار میں کلاب کی قید احترازی نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ شوال سنہ ۱۴۰۷ھ

سوال مثل بالا :

سوال : آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر نجاست پڑنے سے دودھ کارنگ یا بویا مزہ بدل گیا ہو تو جانوروں کو پلانا جائز نہیں اور ہشتی زیور میں لکھا ہے کہ پانی کی تینوں صفات بدل جائیں تو جانوروں کو پلانا جائز نہیں، دونوں میں سے صحیح کیا ہے؟ بتینوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

ہشتی زیور کے حاشیہ میں عالمگیری کی یہ عبارت تحریر ہے۔ اذا تنجس الماء القلیل بوقوع النجاسة فیہ ان تغیرت اوصافہ لا ینتفع بہ من کل وجہ کالبول والاجاز سقی الدواب وبل الطین ولا یطین بہ المسجد کذا فی التتارخانیہ (عالمگیری قبیل باب التیمم) اس میں متبادر تو اوصاف ثلاثہ ہی ہیں مگر احتمال احد الاوصاف کا بھی ہے اور احسن الفتاویٰ میں شامیہ سے بحر عن الخلاصہ کی جو عبارت نقل کی گئی ہے اس میں ”وصفہ“ ہے، بحر کی اصل عبارت زیادہ واضح ہے ونصبہ واما الماء اذا وقعت فیہ نجاسة فان تغیر وصف الماء لم یجز الا انتفاع بہ بحال والیہ لم یتغیر الماء جازا الانتفاع بہ کبل الطین وسقی الدواب (البحر الرائق ص ۱۹ ج ۱) اس میں افراد وصف کے علاوہ وان لم یتغیر الماء الخ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ احد الاوصاف مراد ہے۔ نیز احسن الفتاویٰ میں شامیہ فصل البئر سے جو عبارت منقول ہے اس میں ”والنجاسة مغلوۃ“ سے

بھی یہی مفہوم ہے لان الغلبة تتحقق بتغیر احد الاوصاف۔ فی نواقض الوضوء من الشامية
وعلازمة كون الدم غالباً او مساوياً ان يكون البزاق احمر وعلازمة كونه مغلوباً ان يكون اصفر مجرط
(رد المحتار ص ۱۲۹ ج ۱)

وفي مفسدات الصوم من العلازمة فان غلب الدم او تساوى فسد والا الا اذا وجد
طعمه (رد المحتار ص ۲۱ ج ۲) وفي رضاع العناية فسر محمد الغلبة قال ان لم يغير الدواء اللبث
تثبت الحرمة وان غير لا تثبت (فتح القدير ص ۳۱ ج ۳) وفي الشامية عن الدار المنقذی تعتبر الغلبة
بالاجزاء في الجنس وفي غيره بتغير طعم اولون اوريج (الحی قولہ) يوافقه ما في الهندية من اعتبار
احد الاوصاف (رد المحتار ص ۲۳ ج ۲) پس رائج یہی معلوم ہوتا ہے کہ احد الاوصاف بدل جائے تو
جانوروں کو پلانا جائز نہیں احتیاط بھی اسی میں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر سنہ ۹۷ ہجری

مردار کی چربی سے بنا ہوا صابون پاک ہے :

سوال : لوگ کہتے ہیں کہ مردار کی چربی سے صابن تیار ہوتا ہے تو کیا ایسا صابون پاک ہے؟
اور اسکا استعمال جائز ہے؟ بیٹو! تو جروا

الجَوَابُ بِاسْمِ مَلِكِ الصُّوَبِ

مردار کی چربی سے بنا ہوا صابون پاک ہے اسلئے کہ اس میں دوسری چیزیں ملا کر پکانے سے
اسکی حقیقت بدل جاتی ہے اور انقلاب حقیقت سے شے کا حکم بدل جاتا ہے۔
قال في الدارويطهر زيت النجس بمجعله صابوناً به يفتق للبلوى كتشور رش بماء نجس
لابأس بالخبر فيه الخ وفي الشامية تحت قوله (ويطهر زيت) ثم هذه المسئلة
قد فرعوها على قول محمد بالطهارة بانقلاب العين الذي عليه الفتوى واختاره
اكثر المشايخ خلافاً لابي يوسف كما في شرح المنية والفتح وغيرهما من عبارات
المجتبى جعل الدهن النجس في صابون يفتق بطهارته لانه تغير والتغير يطهر
عند محمد ويفق به للبلوى وظاهرة ان دهن الميتة كذلك لتغيره بالنجس دون المتنجس
الا ان يقال هو خاص بالنجس لان العادة في الصابون وضع الزيت دون بقية الادها
ثم رأيت في شرح المنية ما يؤيد الاول حيث قال وعليه يتفرع ما لو وقع النسل او كلب في
قدرا صابون فصار صابوناً يكون طاهر التبدل الحقيقة وانه يفتق به للبلوى كما علم

مما رومقتضاه عدم اختصاص ذلك المحكم بالصباون فيدخل فيه كل ما كان فيه
تغير وانقلاب حقيقة وكان فيه بلوى عامة الم (رد المحتار ص ۲۹۱ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم

۸ ربيع الاول سنہ ۸۴ھ

فرش اور قالین پاک کرنیکا طریقہ :

سوال : مسجد کے فرش پر کوئی بچہ پیشاب کر دے یا کسی دوسری طرح فرش مسجد ناپاک
ہو جائے تو اس کو کس طرح پاک کیا جائے، اسی طرح مسجد میں یا مسجد کے باہر کوئی بڑی دری
یا قالین ناپاک ہو جائے تو اس کو کس طرح پاک کیا جائے؟ بتینواتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

فرش خشک ہو کر پاک ہو جاتا ہے مگر مسجد کو جلدی پاک کرنا چاہیے، پانی ڈال کر کپڑے وغیرہ
سے خشک کیا جائے، اسی طرح تین بار کیا جائے یا ایک ہی بار زیادہ پانی بہا دیا جائے قالین تین
دفعہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اس طرح کہ ہر مرتبہ تقاطر موقوف ہو جائے اگر نچوڑنا دشوار
ہو، اور اگر نچوڑنا دشوار نہ ہو تو تین بار نچوڑنا بھی ضروری ہے، یہ تفصیل اس وقت ہے جبکہ
کسی برتن یا چھوٹے حوض میں ڈال کر دھویا جائے۔ اگر اوپر سے پانی ڈالا یا بہتے پانی میں
ڈال دیا تو نہ تثلیث شرط ہے اور نہ عصر، بلکہ یوں اندازہ لگایا جائے کہ اگر برتن میں پانی
بھر کر اس میں کپڑا ڈالا جاتا تو جتنے پانی میں کپڑا ڈوب جاتا اس سے تین گنا پانی بہا دینے سے
کپڑا پاک ہو جائے گا۔ قال فی التذویر وقد یغسل وعصر ثلاثا فیما ینعصر وبتثلیث
جفاف ای انقطاع تقاطر فی غیرہ وقال فی الدار المختار وهذا کله اذا غسل فی جانة
اما لو غسل فی غدیر او صب علیہ ماء کثیر او جرى علیہ الماء طهر مطلقا بلا شرط عصر
وتجفیف وتکرار غمس هو المختار وفيه لاشامة (قوله او صب علیہ ماء کثیر) ای بحیث یرخرج
الماء ویخلفه غیره ثلاثا لان الجریان بمنزلة التکرار والعصر هو الصحیح (رد المحتار ص ۳۸۳ ج ۳)
فقط والله تعالى اعلم

۲۹ ذی قعدہ سنہ ۸۸ھ

دودھ میں مینگنی گر گئی :

سوال : دودھ نکالتے وقت بھینس کا گوبر اونٹ کی مینگنی کے برابر گر جائے تو
دودھ پاک ہے یا ناپاک؟ اگر گرتے ہی فوراً نکال دیا جائے تو پھر کیا حکم ہے، یا اگر

بجری کا دودھ نکالنے میں اسکی مینگنی گر جائے تو کیا حکم ہے؟ اور اگر بکری کی مینگنی کے برابر گوبر گر جائے تب کیا حکم ہے؟ بتینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر بھینس کا گوبر دودھ میں حل ہو گیا تو دودھ ناپاک ہو گیا، البتہ اگر ایسا خشک تھا کہ دودھ میں حل نہیں ہوا تو اس صورت میں دودھ پاک ہے اسی طرح بکری کی مینگنی کا حکم ہے لیکن یہ حکم بوجہ ضرورت صرف دودھ نکالنے کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے۔ قال فی العلائیۃ وبعرقی ابل وغنم کما یعفی لو وقعت فی محلب وقت الحلب فرمیتا فوراً قبلہ تفتت وتلون والتعیر بالبعرتین اتفاتی لان ما فوق ذلك كذلك ذکرہ فی الفیض وغیرہ ولذا قال قیل القلیل المعفوعہ ما یستقلہ الناظر الکثیر بعکسہ وعلیہ الاعتماد کما فی الہدایۃ وغیرہا (رد المحتار ص ۲۱ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲ رذی الحجہ سنہ ۸۸ ہجری

استنجاء کا ڈھیلا سوکھنے سے پاک نہیں ہوتا:

سوال: استنجاء کے مستعملہ ڈھیلے سوکھنے کے بعد پاک ہیں یا ناپاک۔ پاک ہونکی صورت میں دوسری دفعہ استعمال کرنا کراہت ہے یا نہیں؟ بتینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

زمین سوکھنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ ڈھیلے پاک نہیں ہوتے لہذا ان سے استنجاء کر دینا ہے قال فی العلائیۃ وحکمہ لجر ونحوہ کلین مفروش وخص و شجر وکلا قائمین فی ارض کذا لک ای کا رض فیطہر بحفاف وکذا ابل ما کان ثابتا فیہا لاخذہ حکمہا باتصالہ بھا فالمنفصل یغسل لا غیر الا حرا خشنا کرھی نکا ورض (رد المحتار ص ۲۸ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۱۰ محرم سنہ ۸۹ ہجری

مور کی بیٹ ناپاک ہے:

سوال: مور کی بیٹ پاک ہے یا نہیں؟ بتینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جو پرندے کبوتر اور کوئے وغیرہ کی طرح ہوا میں نہیں اڑتے جیسے مرغی اور بطخ وغیرہ ان کی بیٹ ناپاک اور نجاست غلیظہ ہے۔ چونکہ مور بھی عام پرندوں کی طرح نہیں اڑتا اسلئے

اسکی بیٹ بھی نجاستِ غلیظہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

یکم صفر سنہ ۸۹ ہجری

اگر کپڑا دھونے سے نجاست کا اثر نہ جائے :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ اگر احتلام والے کپڑے کو باندھ کر نہایا جائے اور اس پر اچھی طرح پانی بہا دیا جائے یا اس کپڑے کو تین بار دھو کر نیچوڑ لیا جائے تو اس صورت میں اگر سوکھنے کے بعد اس مقام پر مٹی کے کچھ آثار مثلاً سختی یا کھر دراپن پایا گیا تو کیا کپڑا پاک ہوگا؟ بتینواتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر ظن غالب ہو کہ نجاست کا یہ اثر بدوں صابون وغیرہ کے زائل نہیں ہوگا تو سوال میں مذکورہ دونوں صورتوں میں کپڑا پاک ہو جائیگا۔ لمافی الشامیۃ عن شرح المنیۃ ان الجنب اذا تزر فی الحمام وصب الماء علی جسده ثم علی الارض یحکم بطہارۃ الانوار وان لم یعصر الخ (رد المحتار ص ۳۱ ج ۱)

وفی العلائقہ ولا یضر بقاء اثر کلون وریح لازم فلا یکلف فی ازالۃ الی ماء حار او صابون ونحوہ (رد المحتار ص ۳۱ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲ ذی الحجہ سنہ ۸۹ ہجری

ناپاک روغن سے رنگی ہوئی لکڑی :

سوال : اگر ناپاک روغن دروازہ پر لگایا جائے تو اوپر سے دھونے سے پاک ہو جائیگا یا نہیں؟ بتینواتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اوپر کا حصہ پاک ہو جائیگا، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ ولو مویۃ الحدید بالماء النجس مویۃ بالطاہر ثلاثا فیطہر خلاۃ المحدث فعندہ لا یطہر ایداً وھذا فی الحمل فی لصلوۃ واما لو غسل ثلاثا ثم قطع بہ غوبطینخ او رقع فی ماء قلیل لا ینجسہ فالغسل یطہر ظاہرہ اجماعاً (رد المحتار ص ۳۱ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر سنہ ۹۰ھ

مٹی کا تیل پاک ہے :

سوال : مٹی کا تیل پاک ہے یا ناپاک ؟ اگر ہاتھ پاؤں یا کپڑے میں لگ جاوے تو بغیر دھوئے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ؟ بتینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصلوٰۃ

مٹی کا تیل پاک ہے لیکن اسکی بدبو کے ساتھ مسجد میں جانا یا نماز پڑھنا حرام ہے، دوسرے لوگوں پر لازم ہے کہ اسے مسجد سے روکیں۔ قال فی شرح التئیر ویحرم فیہ السؤال (الی قولہ) واکل غوثوم وینعم منہ وکذا کله مؤذ (رد المحتار ص ۱۹ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۶ رجب سنہ ۱۴۰۰ھ

اسپرٹ کا حکم :

سوال : اسپرٹ کو فتاویٰ دارالعلوم میں ناپاک لکھا ہے اب اسکی کیا تحقیق ہے ؟ بتینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصلوٰۃ

اسپرٹ اگر انگور، کشمش یا کھجور سے حاصل کی گئی ہو تو بالاتفاق نجس ہے اور انکے سوا کسی دوسری چیز سے بنائی گئی ہو تو شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاک اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نجس ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ آجکل اسپرٹ اور الکحل کے لئے انگور اور کھجور استعمال نہیں کی جاتی لہذا شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول کی مطابقت پاک ہے، حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اگرچہ فساد زمان کی حکمت کی بنا پر امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کو مفتی بہ قرار دیا ہے مگر آجکل ضرورت فتاویٰ و عموم بلوی کی رعایت کے پیش نظر شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول پر طہارت کا فتویٰ دیا جائے، ویسے بھی اصول فتویٰ کے لحاظ سے قول شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کو ترجیح ہوتی ہے الا لعل منہ،

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ محرم سنہ ۱۴۰۲ھ

نجاست غلیظہ بقدر درہم کا دھونا واجب نہیں :

سوال : آنجناب نے جو بندہ کی نماز کی کتاب پر اصلاحی نظر فرمائی اس سے بندہ کو بہت فائدہ ہوا اور میں نے بہت سی ترمیم کیں مگر ایک مسئلہ نجاست غلیظہ کا رٹھی مشقال بھر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو کیا از روئے طحاوی و مراقی دھونا واجب نہیں ؟ بتینوا توجروا

الجَوَابُ بِاسْمِ مَلِكِ الصَّوَابِ

مفتی بہ قول عدم وجوب کا ہے۔ قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ تحتہ (قوله وان کرہ تحریماً) والاخر ہے ان غسل الدارہم وما دونہ مستحب مع العلم بہ والقدرة علی غسلہ فتکرہ حینئذ خلاف الاولی (رد المحتار ص ۲۹۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۴، محرم سنہ ۹۳ ہجری

بال اُتارنے کے لئے مرغی کو گرم پانی میں ڈالنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرغیوں کا گوشت فروخت کرنے والے بیشتر تاجر اور بالخصوص ہوٹلوں کے مالک مرغیوں کو ذبح کر کے انھیں مع بال پر سالم حالت میں بغیر پیٹ چاک کئے گرم پانی میں ڈال دیتے ہیں تاکہ اُنکے پر آسانی سے اُتر سکیں اور گوشت مع کھال کے علیحدہ ہو جائے اس طرح تمام آلائش پیٹ کے اندر ہی حل ہو کر گوشت میں شامل ہو جاتی ہے ایسے پکے ہوئے گوشت کو عوام الناس استعمال کرتے ہیں، اس سلسلے میں کثیر التعداد لوگوں کے ذہنوں میں تخمین و ظن پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ نیز عوام الناس بھی اس مسئلہ کے متعلق شریعت کی روشنی میں وضاحت چاہتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہونیکے نہایت خواہاں ہیں لہذا آپ سے التماس ہے کہ از روئے شریعت درج ذیل سوالات کی روشنی میں بالتفصیل فتویٰ صادر فرمادیں۔

① مذکورہ بالا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

② اگر ایسا گوشت جائز نہیں تو اس قسم کے تاجروں پر مسئلہ سے واقفیت یا عدم واقفیت

کی بنا پر کونسا گناہ لازم آتا ہے؟

③ مسئلہ معلوم ہونیکے باوجود اگر کوئی اس حرکت کا مرتکب ہو تو شریعت میں اسکے

لئے کیا تعزیر ہے؟ بتینوا توجسروا،

الجَوَابُ بِاسْمِ مَلِكِ الصَّوَابِ

① اگر کھولتے ہوئے پانی میں مرغی ڈالی اور اتنی دیر اسکے اندر رکھی کہ اسکے پیٹ کی

نجاست گوشت میں سرایت کر جائیگا ظن غالب ہو تو یہ نجس ہو گئی اور اسکے پاک کرنے کا بھی

کوئی طریقہ نہیں۔ البتہ اگر پانی گرم ہو مگر کھول نہ رہا ہو اور مرغی اس میں بہت دیر تک نہیں

رکھی، یا کھولتے پانی میں ڈال کر فوراً نکال لی تو اسکا گوشت ناپاک نہ ہوگا۔ قال فی شرح التئویر

ویطهر اللحم طنج بخر بغلی وتبرید ثلاثاً وكذا دجاجة ملقاة حالة غلى الماء للنتف قبل شقها
فتح وفي التجنيس حنطة طبخت في خمر لا تطهر ابداه يفق - وقال العلامة ابن عابدین
رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله وكذا دجاجة الخ) قال في الفتح انها لا تطهر ابد الكرن على قول ابی یوسف
تطهر بالعدة واللہ اعلم تشربها النجاسة بواسطة الغليان وعليه اشهر ان اللحم السميط بمصر
نجس لكن العلة المذكورة لا تثبت ما لم يمتك اللحم بعد الغليان زماناً يقع في مثله التشرب
والدخول في باطن اللحم وكل منهما غير متحقق في السميط حيث لا يصل الى حد الغليان ولا
يتروك فيه الا مقدار ما تصل الحرارة الى ظاهر الجلد لتصل مسام الصوف بل لو ترك يمنع
انقلاء الشعر فالاولى في السميط ان يطهر بالخل ثلاثاً فانهم لا يتعرسون فيه عن المنجس
وقد قال شرف الأئمة بهذا في الدجاجة والكرش والسميط وقرأه في البحر (رد المحتل ص ۳۹۳)
(۲) مسئلہ سے ناواقفیت عذر نہیں لہذا اگر ہوٹلوں والے مرغی کو کھولتے ہوئے پانی میں کچھ
دیر کے لئے رکھتے ہیں تو یہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں۔

(۳) مسلمان حاکم پر فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو ایسی سزا دے جو ان کے لئے اور اس قسم
کے دوسرے مجرموں کے لئے عبرت ثابت ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۸ رذی قعدہ سنہ ۱۴۳۳ھ

ٹوٹی سے پانی ڈالا جائے تو طہارت کیلئے عصر و ثلث شرط نہیں:
سوال: آپ نے فرمایا تھا کہ جب ٹوٹی سے پانی ڈالا جائے تو تطہیر کے لئے عصر اور ثلث
کی شرط نہیں۔ ایک مولوی صاحب کو اس میں اشکال ہے لہذا تفصیل سے تحریر فرمائیں،
بیتنا توجسروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

اس صورت میں عصر اور ثلث کی شرط نہیں بلکہ اس پر اتنا پانی بہا دینا کافی ہے جتنا تین
دفعہ برتن میں دھونے پر خرچ ہوتا، قال في شرح التنوير اما لو غسل في غدا يراو صب عليه ماء
كثيرا وحري عليه الماء طهر مطلقاً بلا شرط عصر وتجبيف وتكرار غمس - وفي رد المحتار و
ان المعتبر في تطهير النجاسة العريية ذوال عينها ولو بغسله واحدة ولو في اجانة كما مر فلا
يشترط فيها ثلث غسل ولا عصر وان المعتبر غلة الظن في تطهير غير العريية بلا عدد على
المفتي به او مع شرط الثلث على ما مر ولا شك ان الغسل بالماء الجاري وما في حكمه من

الغدير او الصب الكثير الذي يذهب بالنجاسة اصلاً ويخلفه غيره مراراً بالجريات اقوى من الغسل في الاجانة التي على خلاف القياس لان النجاسة فيها تلاقى الماء وتسرعى معه في جميع اجزاء الثوب فيبعد كل البعد التسوية بينهما في اشتراط التثليث وليس اشتراطه حكماً تعبدياً حتى يلتزم وان لم يعقل معناه ولهذا قال الامام الحلو في على قبا قول ابى يوسف في انزال الحمام انه لو كانت النجاسة دماً او بولاً وصب عليه الماء كفاه (قوله او صب عليه ماء كثير) اى بحيث يخرج الماء ويخلفه غيره ثلاثاً لان الجريان بمنزلة التكرار والعصر هو الصحيح سراج (رد المحتار ص ۳۸ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم

۴ ر ذی الحجہ سنہ ۹۵ ہجری

ناپاک کپڑے کی نمی پاک کپڑے کو لگ گئی :

سوال : کوئی ناپاک کپڑا گھسلا ہو، اس کے ساتھ پاک کپڑا لگ گیا اور اس میں ناپاک کپڑے سے کچھ نمی لگ گئی تو یہ ناپاک ہو جائیگا یا نہیں، اسی طرح اگر پاک کپڑا گھسلا ہے اور وہ خشک ناپاک کپڑے سے لگ جائے تو ناپاک ہو گا یا نہیں؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر ناپاک کپڑا عین نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ سے گھسلا ہے تو نجاست کا اثر پاک کپڑے میں ظاہر ہونے سے وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اور اگر عین نجاست سے نہیں بلکہ نجس پانی سے بھیگا ہو تو اس میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ خشک کپڑے پر اتنی رطوبت آجائے کہ اسے پھوڑنے سے قطرہ گرے تو نجس ہو گا ورنہ نہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اگر نجس کپڑا اتنا بھیگا ہو کہ پھوڑنے سے قطرہ گرے تو اس کی رطوبت سے خشک کپڑا ناپاک ہو جائیگا اگرچہ اس خشک کپڑے سے قطرہ نہ گرے، قول اول اگرچہ اوسع ہے مگر قول ثانی ارجح و احوط ہے۔

اور اگر پاک کپڑا گھسلا ناپاک خشک کے ساتھ لگا تو یہ ناپاک نہ ہو گا۔ البتہ اگر اتنا گھسلا ہو کہ اس کا پانی خشک کپڑے کو بھی ایسا تر کر دے کہ دونوں کی رطوبت برابر دکھائی دے تو پاک کپڑا بھی ناپاک ہو جائیگا۔ قال فی التوہید لف ثوب نجس رطب فی ثوب طاهر یا بس فظہر رطوبة علی ثوب طاهر لکن لا یسئل لو عصر لا یتنجس کما لو نشر الثوب المبلول علی حبل نجس یا بس۔ وفی الشامیة (قوله لف ثوب نجس رطب) اى مبتل بماء ولم یظهر فی الثوب الطاهر اثر النجاسة بخلاف المبلول بنحو البول لان الداوة حیثین عین النجاسة وبخلاف

ما اذا ظهر في الثوب الطاهر اثر النجاسة من لون او طعم او ريح فانه يتنجس كما حققه شارح
المنية وجرى عليه الشارح اول الكتاب (قوله لا يتنجس) لانه اذا لم يتقاطر منه بالعصر ولا
ينفصل منه شيء وانما يبتل ما يجاوره بالندوة وبذلك لا يتنجس به وذكر المرغيناني ان
كان اليابس هو الطاهر يتنجس لانه يأخذ بللاً من النجس الرطب وان كان اليابس
هو النجس والطاهر الرطب لا يتنجس لان اليابس النجس يأخذ بللاً من الطاهر ولا
يأخذ الرطب من اليابس شيئاً - زيلعي، وظاهر التعليق ان الضمير في يسل وعصر
للنجس، وبه صرح صاحب مواهب الرحمن ومشى عليه الشرنبلالي والمتبادر من عبارة المصنف
كالكنز وغيره انه للطاهر وهو صريح عبارة الخلاصة والخانية ومنية المصلي وكثير من الكتب
كالقهستاني وابن الكمال والبنازري والبحر والاول لحوط ووجه اظهر والثاني اوسع وسهل فتصر
(رد المحتار ص ۵۱ ج ۵) فقط والله تعالى اعلم

۲۴ ربیع الآخر سنہ ۱۳۹۷ھ

کپڑا دھو کر ناپاک رستی پر ڈالا تو ناپاک ہوگا :

سوال : کپڑا دھو کر خشک کرنے کیلئے ناپاک رستی پر ڈالا تو یہ ناپاک ہوگا یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم اللہ وحب

ناپاک نہیں ہوگا، البتہ لگر کپڑا بہت زیادہ گیلا ہو جس سے رستی بھی اس طرح بھیگ
گئی کہ رستی میں لگا ہوا پانی پھر کپڑے سے لگ گیا ہو تو ناپاک ہو جائیگا، رستی کی بجائے اگر
لوہے وغیرہ کا تار ہو تو اس میں اسکا زیادہ خطرہ ہے کیونکہ وہ پانی کو جذب نہیں کرتا، والدلیل
متر فی المسئلة المتقدمة، فقط والله تعالى اعلم ————— ۲۴ ربیع الآخر سنہ ۱۳۹۷ھ

ناپاک بستر پسینے سے بھیگ گیا :

سوال : بستر ناپاک تھا اس پر کوئی شخص سویا اور پسینے سے بستر بھیگ گیا تو اس کے بدن اور کپڑے

ناپاک ہوئے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم اللہ وحب

اگر بستر اتنا بھیگ گیا کہ اسکی رطوبت پھر بدن اور کپڑوں کو لگ جائے تو ناپاک ہوگا ورنہ

نہیں۔ قال فی شرح التویر نام علی فراش نجس فغرق ولم یظہر اثره لا یتنجس خانیة،

(رد المحتار ص ۵۱ ج ۵) فقط والله تعالى اعلم ————— ۲۴ ربیع الآخر سنہ ۱۳۹۷ھ

نجاست لگنے کے بعد پھیل گئی :

سوال : اگر کسی جگہ ایک درہم سے کم پلیدی لگ جائے اور بعد میں اس کے اوپر پانی پڑ جائے کی وجہ سے ایک درہم سے بڑھ جائے تو کیا اس کے ساتھ نماز ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ بتینواتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

بعد میں پانی پڑنے سے نجاست پھیل گئی تو نماز نہیں ہوگی، اور اگر از خود زیادہ جگہ سرایت کر گئی مثلاً نجس تیل تو اس میں اختلاف ہے راجح قول پر نماز ہو جائے گی مگر عدم جواز کا قول احوط ہے۔ قال فی العلایئۃ والعبرة لوقت الصلوۃ لا الاصابة علی الاکثر، نہر۔ وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ ای لو اصاب ثوبہ دھن نجس اقل من قدر الدرہم ثم انبسط وقت الصلوۃ فزاد علی الدرہم قیل یمنع وبہ اخذ الاکثرون کما فی البحر عن السراج وفي المنیۃ وبہ یؤخذ وقال شارحہا وتحقیقہ ان المعتبر فی المقدار من النجاسة الرقیقة لیس جوہر النجاسة بل جوہر المتنجس عکس الکثیفۃ فلیتأمل، وقیل لا یمنع اعتبارا لوقت الاصابة، قال القہستانی وهو المختار وبہ یفتی وظاہر الفتح اختیارہ ایضا وفي الحلۃ وهو الاشبه عندی والیہ مال سیّدی عبدالغنی وقال فلو كانت ازید من الدرہم وقت الاصابة ثم جئت فحنت فصارت اقل منعت هذا، (رد المحتار ص ۲۹۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۲۸ رمضان سنہ ۱۳۹۵ھ

نجاست خشک ہو کر ہلکی ہو گئی :

سوال : دلدار نجاست غلیظہ وزن درہم سے زیادہ لگ گئی مگر خشک ہونے کے بعد کم ہو کر تو یہ نماز سے مانع ہوگی یا نہیں؟ بتینواتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اس صورت میں نماز نہیں ہوگی۔ نقل ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ عن العلامة عبدالغنی رحمہ اللہ تعالیٰ لو كانت ازید من الدرہم وقت الاصابة ثم جئت فحنت فصارت اقل منعت (رد المحتار ص ۲۹۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۲۶ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۹۹ھ

کتے کا جھوٹا برتن پاک کرنے کا طریقہ :

سوال : کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو بغیر مٹی سے صاف کئے صرف پانی سے اگر اس کو دھو دیا جائے تو کیا پاک ہو جائے گا؟ بتینواتوجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

نہیں بار دھونے سے برتن پاک ہو جاتا ہے مگر سات بار دھونا اور مٹی سے مانجھنا مستحب ہے اور کتے کے زہر کا علاج

بھنگ پاک ہے :

سوال : نشہ لانے والی چیز مثلاً بھنگ وغیرہ کوٹ کر بوا سیر کے مسوں پر لگائی جائے بغیر دھوئے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں ؟ اور بھنگ پاک ہے یا ناپاک ؟ **بیتواتوجروا**
الجواب باسم ملہم الصواب

بھنگ اگرچہ حرام ہے مگر پاک ہے، بدوں دھوئے نماز ہو جائے گی، فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲۳ شوال ۱۴۲۹ھ

نجس قالین پر گیلہ پاؤں پڑ گیا :

سوال : اگر قالین پر کچھ نجاست پیشاب وغیرہ لگ کر خشک ہو گیا اور بعد میں اس جگہ پر گیلہ پاؤں رکھ دیا تو کیا پاؤں بغیر پاک کئے نماز ہو جائے گی اور جس جا نماز وغیرہ پر ایسا گیلہ پاؤں رکھا ہے کیا وہ پاک ہے ؟ **بیتواتوجروا**

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر پاؤں اتنا گیلہ ہو کہ اس سے قالین خوب تر ہو جائے اور اس پر اتنی تری آجائے کہ اس پر کوئی دوسری چیز رکھی جائے تو اس کو بھی لگ جائے تو پاؤں ناپاک ہو جائے گا۔ پھر پاؤں جا نماز پر رکھا تو اس پر تری نظر آنے لگی تو جا نماز بھی ناپاک ہو گئی، اور اگر قالین اتنا زیادہ صہیں بھیگا تو پاؤں ناپاک نہیں ہوا، فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲۴ ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ

دھوبی کے بدن اور کپڑوں کا حکم :

سوال : دھوبی کپڑے دھوتے ہیں، ان کے پاس پاک اور ناپاک سب ہی قسم کے کپڑے آتے ہیں، کپڑوں کو دھوتے وقت جو چھینٹیں بدن پر پڑتی ہیں ان سے ان کے بدن اور کپڑے پاک ہیں یا ناپاک ؟ اور بغیر نہائے یا دوسرے کپڑے پہنے بغیر نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوگی یا نہیں ؟ **بیتواتوجروا**
الجواب باسم ملہم الصواب

جب تک کسی کپڑے کی ناپاکی کا یقین نہ ہو اس وقت تک ناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اس لئے دھوبی بغیر نہائے انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۰ ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ
نجاست مانع صلوٰۃ کی تفصیل :

سوال : اگر شراب کی بوتل جیب میں ہو تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں ؟ نیز نجاست مانع

صلوٰۃ کی پوری تفصیل تحریر فرما کر اجر حاصل فرمائیں۔

الجواب ومنه الصدق والصواب

صورت مسئلہ میں نماز نہ ہوگی تفصیل اس کی یہ ہے کہ محل نجاست میں تین احتمال ہیں مبسوط، ملبوس، محمول۔ مبسوط میں صرف موضع رطب و یدین و رکبتین وجہہ کی طہارت ضروری ہے۔ اس کے سوا دوسری جگہ اگر نجاست ہو تو وہ مانع نہیں۔ اگرچہ بساط صغیر ہو۔ ملبوس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر حرکات صلوٰۃ سے اس کی جانب نجس حرکت کرتی ہے تو مانع صلوٰۃ ہے والا فلا، محمول اگر متمسک بنفسہ ہے تو اس کی نجاست مانع نہیں اور اگر متمسک بنفسہ نہیں تو اس کی نجاست اگر اصلی معدن میں ہے تو وہ بھی مانع نہیں اور اگر معدن اصلی میں نہیں تو مانع ہے۔ شراب کی بوتل اسی قسم سے ہے۔ قال فی باب شروط الصلوٰۃ من شرح التنویر وطہارة ثوبہ و کذا ما یتحرک بحرکتہ او یعدّ حاملًا لہ کصبی علیہ نجس ان لم یتمسک بنفسہ منع والا لا یجنب و کلب ان شدّ فمہ فی الاصح و مکانہ ای موضع قدمیہ او احدہما ان رفع الاخری و موضع سجودہ اتفاقاً فی الاصح لا موضع یدیه و رکبتیه علی الظاہر الا اذا سجد علی کفہ کما سیجید و فی الشامیۃ (قولہ و کذا ما) ای شئیء متصل بہ یتحرک بحرکتہ کمندیل طرفہ علی عنقہ و فی الاخر نجاستہ مانعہ ان تحرک موضع النجاستہ بحركات الصلوٰۃ منع والا لا یجوز مالم یتصل کبساط طرفہ نجس و موضع الوقوف و الجہتہ ظاہر فلا یمنع مطلقاً (قولہ کصبی) ای و کسفت وظلّہ و خیمۃ نجستہ تصیب رأسہ اذا وقت (قولہ والا فلا) ای وان کان یتمسک بنفسہ لا یمنع لان حمل النجاستہ حینئذ ینسب الیہ لا الی المصلی (قولہ یجنب) تنظیر لا تمثیل ای فان الجنبۃ ایضاً تنسب الی المحمول لا الی المصلی ولو کان تمثیلاً للزم اشتراط ان یکون الجنب متمسکاً بنفسہ بان لا یکون زماناً مع انہ غیر نجس حقیقۃً فلو حمل المصلی جنباً لا یمنع صلوٰۃ مطلقاً لان نجاستہ حکمیۃ فافہم (قولہ و کلب ان شدّ فمہ) لو قال و کلب ان لم یسل منه ما یمنع الصلوٰۃ لکان اولیٰ لانه لو علم عدم السیلان او سال منه دون القدّ المانع لا یبطل الصلوٰۃ وان لم یشدّ فمہ (الی قولہ) لو جلس علی المصلی صبی ثوبہ نجس و هو یتمسک بنفسہ او حمام نجس جازت صلوٰۃ (الی قولہ) و نجاستہ باطنہ (ای الکلب) فی معدنہا فلا یظهر حکمہا کنجاستہ باطن المصلی کما لو صلی حاملًا بیضۃ مذرۃ صار مخہاد ما جاز لانه فی معدنہ و الشئیء مادام فی معدنہ لا یطیٰ لہ حکم النجاستہ بخلاف ما لو حمل قارورۃ مضمومۃ فیہا بول فلا تجوز صلوٰۃ لانه فی غیر معدنہ، و ایضاً ینہا تحت (قولہ اتفاقاً فی الاصح) فلا یشرط طہارۃ موضع الالف لانه اقل من الدرہم کما فی شرح المنیۃ (قولہ علی الظاہر) ای ظاہر الروایۃ کما فی البحر لکن قال فی منیۃ المصلی قال فی العیون ہذہ روایۃ شاذۃ و فی البحر

واختار ابو اللیث ان صلواته تفسد و صحته فی العیون اه و فی النہر و هو المناسب
لاطلاق عامۃ المتون و ایثدہ بکلام الخانیۃ قلت و صحہ فی متن المواہب و نور الایضاح و المنیۃ
و غیرہا فان علیہ المعول و قال فی شرح المنیۃ و هو الصحیح لان اتصال العضو بالنجاسة
منزلة حملہا وان کان وضع ذلک العضو لیس بفرض (رد المحتار ج ۱ ص ۳۴۲)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۹ صفر سنہ ۱۲۶۶ھ

سوتے شخص کی رال پاک ہے :

سوال : سوتے وقت منہ سے رال جو بغض کے جاری ہوتی ہے زید کتنا ہے کہ اس سے کپڑا
پلید ہو جاتا ہے زید کا یہ قول صحیح ہے یا نہیں ؟ بتینواتوجروا
الجواب باسم ملہم الصواب

یہ رال پاک ہے، کپڑا نا پاک نہیں ہوتا لعاب النائم طاهر سواکان من الفم او
منبعثاً من الجوف عند ابی حنیفۃ و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ و علیہ الفتویٰ (عالمگیریہ ص ۲۶ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ رجب سنہ ۱۲۶۹ھ



فصل فی الاستنجاء

استبراء کا معہود طریقہ :

سوال : ڈھیلے سے پیشاب کے قطرات خشک کرنے کا معہود طریقہ جو آجکل مروج ہے، کیا یہ ضروری ہے؟ اگر اس طریقے سے قطرات کو خشک نہ کیا گیا تو کیا نماز صحیح نہ ہوگی۔ اگر یہ طریقہ شرط ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی تعلیم کیوں نہیں دی، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ طریقہ کیوں اختیار نہیں فرمایا؟ بیٹو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے پیشاب کے قطرات خشک کرنے کے لئے یہ معہود طریقہ بیان فرمایا ہے جس کی وجہ بعض علماء یہ بیان فرماتے ہیں کہ پہلے زمانے میں مشانے قوی تھے اس لئے قطرات آنے کا احتمال نہ تھا، اس دور میں مشانے میں وہ قوت نہیں رہی، اس لئے اس طریقے سے قطرات کی صفائی کی ضرورت پیش آئی، لہذا فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان کردہ یہ طریقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول و عمل پر زیادتی نہیں کہ اسے بدعت کہا جائے، بلکہ تغیر زمان کی بنا پر موجودہ زمانے کی ضرورت کے لحاظ سے تطہیف و تطہیر کا ایک طریقہ ہونے کی وجہ سے یہ بھی عمل بالحدیث ہی شمار ہوتا ہے کہ پیشاب کے بعد قطرات کا آنا ضعفِ مشانہ کی بنا پر نہیں ہوتا، ضعفِ مشانہ کی وجہ سے جو عارضہ لاحق ہوتا ہے اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ کھانسنے چھینکنے اور کودنے وغیرہ سے قطرہ خارج ہوتا ہے اور جسے یہ مرض لاحق ہوتا ہے اسے استبراء کا معہود طریقہ بھی کوئی فائدہ نہیں دیتا، پیشاب کے بعد رطوبت نظر آنے کا باعث ضعفِ مشانہ نہیں بلکہ پیشاب کی نالی کا طول اور اس میں پیچ و خم اس کا باعث بنتے ہیں، طبی نقطہ نگاہ سے یہ امر مسلم ہونے کے علاوہ اس پر یہ دلیل بھی ہے کہ حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے استبراء کا یہ طریقہ تحریر نہیں فرمایا بلکہ اسے مردوں کے ساتھ مخصوص رکھا ہے، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ تحت (قوله يجب الاستبراء) وفيها ان المرأة كالرجل الا في الاستبراء فانه لا استبراء عليها بل كما فرغت تصبر ساعة لطيفة ثم تستنجي ومثله في الامداد (الشامية ص ۳۱۹ ج ۱) اس سے ثابت ہوا کہ استبراء کے اس معہود طریقے کی علت ضعفِ مشانہ نہیں، اس لئے کہ اگر یہ علت ہوتی تو یہ حکم عورتوں کے لئے بھی ہوتا، عورتوں میں چونکہ پیشاب کی نالی طویل اور خم دار نہیں اس لئے ان کو مستثنیٰ کیا گیا۔

جب استبراء کی علت یہ ٹھہری تو معہود طریقے کی بجائے ایک اور آسان اور مختصر طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے وہ یہ کہ پیشاب سے فراغت کے بعد پہلے پاخانے کے مقام سے خصیتین کی طرف رگوں کو سُوتا جائے اسکے بعد پیشاب کی نالی کو سونت دیا جائے تو راستے میں جو رطوبت ہوگی وہ خارج ہو جائیگی اس کے بعد قطرہ آنیکا کوئی احتمال نہیں رہتا، بندہ نے متعدد بار اس کا تجربہ کیا کہ اس طریقے سے استبراء کے بعد کئی سو قدم بہت تیزی سے چلا۔ کھانسا، کودا، بھاگا، کئی بیٹھکیں لگائیں اس کے باوجود کوئی رطوبت نظر نہیں آئی۔

اس تحقیق کے بعد اصل اشکال پھر عود کرتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی علت موجود تھی تو آپ نے اس قسم کے استبراء کا حکم کیوں نہیں دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسکا اہتمام کیوں نہیں فرمایا، غور کرنے کے بعد اس کا جواب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ شریعت نے ابتلا عام کے مواقع پر نجاستِ قلیلہ کو معاف قرار دیا ہے، جیسے کہ رشاش البول کرؤں الابرة اور بیت الخلاء میں مکھیوں وغیرہ کا غلاظت پر بیٹھنے کے بعد جسم اور کپڑوں پر بیٹھنا اور طین شارع وغیرہ، اس قانون کا تقاضا یہ ہے کہ استبراء کا کوئی بھی طریقہ استعمال کرنا ضروری نہیں بلکہ وقت پر نجاستِ مرئیہ کو ڈھیلے یا پانی سے صاف کر دینا کافی ہے اس کے بعد اگر غیر محسوس طور پر کچھ رطوبت رستی ہے تو وہ شرعاً معاف ہے۔ معہذا چونکہ احادیث میں استبراء کی بہت تاکید اور عدم اجتناب من البول پر وعید شدید وارد ہوئی ہے اس لئے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ بطریق بالا استبراء کا اہتمام کیا جائے، یعنی پیشاب کی نالی کو سونت کر رطوبت خارج کر دی جائے اس کے بعد ڈھیلے یا پانی سے استنجا کر لیا جائے، افضل یہ ہے کہ پہلے ڈھیلے سے نجاست زائل کی جائے اور اس کے بعد پانی استعمال کیا جائے، البتہ آج کل شہروں میں گٹر سسٹم کی وجہ سے ڈھیلے کا استعمال بہت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے، ڈھیلے پھینکنے سے پانی کا راستہ بند ہو جاتا ہے جو بہت سخت تعفن اور ایذا کا باعث بنتا ہے، پھر ان کی صفائی میں بھی بہت دقت پیش آتی ہے لہذا ایسے مواقع میں ڈھیلے کا استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ ڈھیلے کا استعمال مستحب ہے اور اپنے نفس کو اور دوسروں کو مصیبت میں ڈالنا حرام ہے کسی مستحب کام کی خاطر حرام کا ارتکاب جائز نہیں، البتہ صفائی کی غرض سے جو جاذب کاغذ بازار میں ملتا ہے اس کا استعمال جائز ہے،

پیشاب سے احتراز کا اہتمام کرنا بلاشبہ مؤکد ہے مگر اس میں زیادہ غلو کرنا شرعاً درست نہیں، صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب کے بارے میں بہت

شدت سے کام لیتے تھے، حافظ بدرالدین عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسکی شرح میں نقل فرمایا ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کی غرض سے بوتل میں پیشاب کیا کرتے تھے۔ مگر آپ کی یہ شدت دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ناپسند تھی چنانچہ صحیح بخاری میں آپ پر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعتراض منقول ہے کہ کان ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یُشدّ فی البول ویقول انّ بنی اسرائیل کان اذا اصاب ثوب احدہم قرضہ فقال حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیتہ امسک انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباطہ قوم فبال قائماً (بخاری ص ۳۶ ج ۱) وقال المحافظ العیوف رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله یُشدّ) جملة فی محلّ النصب علی انّہ خیر کان و معناه کان یحْتَاط عظیمًا فی الاحتراز عن رشاشہ حتی یبول فی القارورة خوفاً ان یتصبیہ من رشاشہ شیء (عمدة القاری ص ۱۳ ج ۳)

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ

طریقہ مروجہ استبرار کے تارک کو جو لوگ بدعتی کہتے ہیں تو یہ صرف اس فرقہ ظاہریں کے مبالغات سے ہے یہ قابل اعتبار نہیں۔ بخاری اور اسکی شروح میں مذکور ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عذاب قبر کی حدیث سنی تو اس وجہ سے وہ پیشاب سے نہایت احتیاط کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جب پیشاب کی حاجت ہوتی تھی تو پیشاب کا مقام شیشی کے اندر داخل کرتے تھے اور اسکے اندر پیشاب کرتے تھے۔ اس خوف سے کہ ایسا نہ ہووے کہ کہیں بدن یا کپڑے پر چھینٹ پڑ جائے۔ تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور انکار کے اُن سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی سباطہ پر یعنی کوڑا پھینکنے کی جگہ میں گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور اسیں شبہ نہیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں گمان چھینٹے پڑنے کا ہے۔ اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب استبرار کرنے میں مبالغہ کیا جاتا ہے تو مثانہ سے پیشاب ٹپکتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ دودھ جب دوا جاتا ہے تو دودھ جانور کے تھن میں آتا ہے اور جب دوہنا موقوف کر دیا جاتا ہے تو دودھ بھی موقوف ہو جاتا ہے (فتاویٰ عزیزی ص ۱۲ ج ۲)

ملفوظ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ

حضرت خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ مجھے استنجار میں بڑے دوسو سے آتے ہیں بہت دیر میں مشکل تمام خشک ہوتا ہے ملنے سے کچھ نہ کچھ نکلتا ہی رہتا ہے۔ فرمایا ایسا ہرگز نہ کیجئے، معمولی طور سے استنجار کر کے دھولینا چاہیے۔ عوارف المعارف میں لکھا ہے کہ اسکا حال تھن کا سا ہے کہ جب تک ملتے رہیں کچھ نہ کچھ نکلتا رہتا ہے اور اگر یوں ہی چھوڑ دیں تو کچھ بھی نہیں۔ حضرت خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ

بعد کو قطرہ نکل آتا ہے۔ فرمایا کہ کچھ خیال نہ کیجئے چاہے بعد کو نمازوں کا اعادہ کر لیجئے گا لیکن جب تک تکلف جبر کر کے دوسوہ کیخلاف نہ کیجئے گا یہ مرض نہ جائیگا اسوجہ سے تو آپ بڑی تکلیف میں ہیں۔ خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ رطوبت کی وجہ سے ایک وقت کے وضو میں دوسرے وقت کے وضو کیلئے شک پڑ جاتا ہے اور اس کی وجہ سے رومال بھی دھونا پڑتا ہے۔ فرمایا کہ نہ وضو کیجئے نہ رومال دھویا کیجئے۔ چند روز تکلف بے اتفاقی کرنے سے دوسوہ جاتے رہیں گے۔ (ملفوظات کلمات اشرفیہ ص ۱۹۸ ملفوظات ص ۸۰)

اس سے ثابت ہوا کہ استبرار میں زیادہ غلو اور شدت شرعاً مذموم ہونے کے علاوہ صحت کے لئے بھی مضر ہے اور ذہنی انتشار اور دماغی پریشانیوں کا باعث بھی ہے۔ فقط واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ

صرف ڈھیلے سے استنجاء پر اکتفا کرنا :

سوال : پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد اور ڈھیلے سے صاف کرنیکے بعد پانی سے نہ دھویا اور بغیر دھوئے وضو کر کے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگی یا نہیں اور اسی طرح بعض لوگ ہاتھ دھو کر کھانے میں مشغول ہو جاتے ہیں حالانکہ پانی بھی موجود ہوتا ہے شرعاً کیا حکم ہے؟ میتوا تو جرداء،

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر پیشاب مخرج سے تجاوز کر گیا اور زائد کی مقدار ایک درہم (قطر = ۱۱ پانچ = ۵۷۲ سینٹی میٹر اور کل پیمائش = ۹۵.۱۰ پانچ = ۵۹۴ سینٹی میٹر) سے زائد نہیں ہوئی تو بغیر دھوئے صرف ڈھیلا استعمال کر لینے سے نماز ہو جائے گی، اور پاخانہ کا حکم یہ ہے کہ پتھر سے استنجاء کرنیکے بعد اگر مخرج سے متجاوز نجاست کا وزن ایک مثقال (۵ ماشہ = ۸۶.۲ گرام) یا اس سے کم ہو تو نماز ہو جائیگی اگرچہ پیلاؤ میں ایک درہم سے بھی زیادہ ہو۔ قال فی العلانیۃ (ویجب) ای یفرض غسلہ (ان جاوز المخرج) مانع و یعتبر القدر المانع للصلاۃ فیما وراء موضع الاستنجاء لان ما علی المخرج ساقط شرعاً ولہذا لا تکرہ الصلوۃ معہ وفي رد المحتار (قوله ولہذا الخ) استدلال علی سقوط اعتبار ما علی المخرج وفيہ ان ترک غسل ما علی المخرج انما لا یکرہ بعد الاستجمار کما عرفہ (لا مطلقاً) (رد المحتار ص ۲۱۴) وفي انجاسی لتنویر وعفی عن قدر درہم وهو مثقال فی کثیف۔ وفي الشامیۃ ان قدر الدرہم من الکثیف لو کان منبسطاً فی الثوب اکثر من عرض الکف لا یمنع کما ذکر سیدی عبد الغنی (رد المحتار ص ۲۹۳)

صرف ہاتھ دھو کر کھانا کھانا جائز ہے مگر مخرج سے متجاوز نجاست قدر درہم سے زائد ہو تو بلا عذر

اسے نہ دھونا مکروہ تحریمی ہے اور بقدر درہم یا اس سے کم ہو تو مکروہ تنزیہی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۰۳ھ

وضو کے بعد استنجار کرنا

سوال : استنجار کرنے سے قبل اگر وضو کر لیا جائے، بعد میں یاد آنے پر استنجار کر لیا تو یہ وضو درست ہے یا نہیں؟ بیٹو اتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

پہلا وضو درست ہے دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
(تفصیل تتمہ احسن الفتاویٰ میں آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ) ۵ ربیع الآخر سنہ ۱۴۰۲ھ، حبری
کاغذ سے استنجار کرنا :

سوال : ردی کاغذات یا اردو انگریزی اخبار سے بچوں کی نجاست صاف کرنا اور دسترخوان کا کام لینا جائز ہے یا نہیں؟ بیٹو اتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

کاغذ چونکہ تحصیل علم کا ایک آلہ ہے خواہ وہ سفید ہو یا کچھ لکھا ہوا ہو، اسلئے اسکا احترام کرنا لازم ہے اس سے نجاست صاف کرنا یا دسترخوان کا کام لینا بے حرمتی کی وجہ سے مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ وہ جاذب کاغذ جو صرف استنجار ہی کی غرض سے بنایا جاتا ہے لکھنے کے کام نہیں آتا اور قیمتی بھی نہیں اس سے استنجار کرنا جائز ہے۔ قال فی التئویر ذکرہ بعظم (الیٰ قولہ) وشئ محترم۔ وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ تحتہ (قولہ وشئ محترم) وكذا ورق الكتابة لصقالته وتقومہ وله احترام ايضا لكونه آلة العلم ولذا علله في الخانية بان تعظيمه من ادب الدين (الیٰ قولہ) ومفادہ الحرمة بالملکوب مطلقاً و اذا كانت العلة في الابيض كونه آلة للكتابة كما ذكرناه يؤخذ منها عدم الكراهة فيما لا يصلح لها اذا كان قالاً للنجاسة غير متقوم (رد المحتار ۳/۱۱۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۱۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۰۲ھ

استنجار سے عاجز کا حکم :

سوال : ایک مریضہ ہے جس کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے، وضو کرتے وقت پانی کسی دوسرے انسان سے ڈلواتی ہے البتہ اعضاء وضو کو اپنے ہاتھوں سے دھو سکتی ہے مگر استنجار کرتے وقت

بہت تکلیف برداشت کرتی ہے باقاعدہ دوسرا انسان اس کو اپنی جگہ سے اٹھا کر لے جاتا ہے پھر تکلیف کے ساتھ مریضہ خود استنجا کرتی ہے یا چار پائی کے نیچے کوئی برتن رکھ کر استنجا کرتے ہیں، اب دریافت طلب امر یہ ہے کیا ایسی مریضہ کے لئے استنجا بمعاف ہو سکتا ہے یا نہیں، اگرچہ مندرجہ ذیل عبارات سے عدم جواز معلوم ہوتا ہے مگر پھر بھی آپ حضرات کی فہم و فراست اور چیرہ فی الشامیۃ (مکریض الخ) فی التاترخانیۃ والرجل المریض اذا المرتکن له امرأة ولا امة وله ابن او اخ وهو لا یقدر علی الوضوء قال یوضئ ابنہ او اخوہ غیر الاستنجاء فانہ لا یمس فرجہ ویسقط عنہ والمرأة المریضۃ اذا لم یکن لها زوج وہی لا تقدر علی الوضوء ولها بنت او اخت فوضئها ویسقط عنها الاستنجاء اه ولا یخفی ان ہذا التفصیل یجری فیمت شلت یداہ لانہ فی حکم المریض (شامیۃ فصل الاستنجاء ص ۲۵ ج ۱) وفی العالمگیریۃ لو شلت یدہ الیسر ولا یقصد ان یمتنجی بہا ان لم یجد من یصب الماء لا یمتنجی وان قدر علی الماء الجاری یمتنجی بیمیۃ کذا فی الخلاصۃ (عالمگیریۃ ص ۳۹ ج ۱ - باب الاستنجاء) گذارش یہ ہے کہ مذکورہ عبارات سے استنجاء کا معاف ہونا اس وقت معلوم ہوتا ہے جبکہ قدرت علی الاستنجاء نہ ہو اور ہاتھ شل ہو، نیز کوئی غیر بھی نہ ہو جس سے پانی ڈلوائے، مگر ہمارا کیا فہم ہے اس لئے اپنی رائے گرامی سے واضح طور پر مطلع فرما کر مسئلہ کا صحیح حکم تحریر فرمائیں، بینوا تو حروا

الجواب باسم ملہم الصواب

آپ کا خیال صحیح ہے اس صورت میں استنجا بمعاف نہیں، البتہ اگر دونوں ہاتھ شل ہوں یا ایک ہاتھ شل ہے مگر کوئی پانی ڈالنے والا نہیں اور جاری پانی بھی نہیں جس میں بیٹھ کر صحیح ہاتھ سے استنجا کر سکے اور عورت کا شوہر یا مرد کی بیوی بھی نہیں کہ استنجا کرائے تو استنجا بمعاف ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵/ صفر ۱۲۹۸ھ

کتاب الصلوة

عصر کے مستحب وقت کی تحقیق :

سوال : یہاں ایک مولوی صاحب عصر کی نماز بہت دیر سے پڑھاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ عند الاخفاف تاخیر مالم تتغير الشمس بان لا تحار فيها الا عين مستحب ہے۔ حوالہ میں فرماتے ہیں کہ ہدایہ میں اس قسم کی حدیث ہے۔ کیا مولوی صاحب کا یہ خیال درست ہے ؟ بیٹو اتوجروا

الجواب ومنه السّدق والصراب

ہدایہ میں وقت ظہر سے متعلق تو حدیث ہے۔ عصر کے بارے میں کوئی حدیث نہیں بلکہ خود ہدایہ کی عبارت ہے۔ عصر کے وقت میں امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جمہور کے خلاف ہیں، ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ بلکہ خود صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مثل اول کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور امام صاحب سے بھی ایک روایت اسی طرح ہے، مگر امام صاحب کے قول مشہور پر مثل ثانی کے بعد وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ قال الحافظ العینی رحمہ اللہ تعالیٰ وعند ابی یوسف ومحمد اذا صار ظل كل شيء مثله يخرج وقت الظهر ويدخل وقت العصر وهي رواية الحسن بن زياد عنه و به قال مالك والشافعي واحمد والثوري واسحق رحمهم الله تعالى (الحا ان قال) قال القرطبي خالف الناس كلهم ابو حنيفة فيما قاله حتى اصحابه الخ — (عمدة الفاری ج ۲) پس تاخیر عصر کے قول میں چند وجوہ کا احتمال ہے

① کتب فقہ میں تاخیر عصر کے بیان سے مقصد یہ ہے کہ مثل ثانی کے بعد پڑھی جائے جس سے مقصود صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے خلاف امام صاحب کے قول کو ترجیح دینا ہے۔ غرض کیا تعجل عصر سے مراد مثل اول کے بعد اور تاخیر سے مراد مثل ثانی کے بعد پڑھنا ہے قال العلامة العینی رحمہ اللہ تعالیٰ ویؤید ما قاله ابو حنيفة حدیث علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قد منا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدينة فكان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقية۔ رواه ابو داود وابن ماجه وهذا يدل علی انه كان یصلی العصر عند صیرورة ظل كل شيء مثليه وهو حجة

علی خصمه وحديث جابر رضى الله تعالى عنه صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر حين صار ظل كل شيء مثليه قدر ما يسير الراكب الى ذى الحليفة العتق رواه ابن ابى شيبة بسند لا بأس به (عدة القارى ج ۲) - علامہ بدر الدین کا اس بیان سے مقصد یہ ہے کہ امام صاحب کے مذہب میں مثل ثانی کے اختتام تک تاخیر کرنا چاہئے۔

(۲) کتب فقہ میں جہاں تاخیر عصر کا ذکر ہے وہاں اس کی علت بھی مذکور ہے۔ قال فی الہدایۃ لمافیہ من تکثیر النوافل لکراہتہا بعدہ وفى العنایۃ وتکثیر النوافل افضل من المبادرۃ الى الاداء فی اول الوقت وفى شرح التشریح توسعۃ للنوافل وفى الشامیۃ ای لکراہتہا بعد صلوة العصر سوجب عصر سے پہلے نوافل پڑھنے والے لوگ موجود ہی نہ ہوں تو عصر میں تاخیر بھی افضل نہ ہوگی۔

(۳) تکثیر نوافل کی غرض سے بھی اتنی تاخیر کرنا چاہئے کہ عصر کی نماز کے بعد پیدل چلنے والا شخص غروب آفتاب سے پہلے چھ میل کی مسافت طے کر کے اختلاف عرض البلد و میل الشمس سے یہ مقدار مختلف ہوتی ہے روى الامام الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فی شرح معانی الآثار عن ابی اروی قال کنت اصلى مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العصر بالمدينة ثم اتی الشجرة ذال الحليفة قبل ان تغرب الشمس وهی علی رأس فرسخین ففی هذا الحدیث انه کان یسیر بعد العصر فرسخین قبل ان تغیب الشمس فقد یجوز ان یکون سیرا علی الاقدام وقد یجوز ان یکون سیرا علی الابل والدواب فنظرنا فی ذلك (الى قوله) قال کنت صلی العصر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم امشی الى ذی الحليفة فأتیهم قبل ان تغیب الشمس ففی هذا الحدیث انه کان یأتیہا ماشیا۔ وایضاً فیہ عن ابی مسعود رضى الله عنه قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم یصلی صارة العصر والشمس بیضاء مرتفعة یسیر الرجل حين ینصرف منها الى ذی الحليفة ستة امیال قبل غروب الشمس وایضاً فیہ عن ابی الابیض عن انس رضى الله عنه قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم یصلی صارة العصر والشمس بیضاء محلقة (الى قوله) فذلك دلیل علی انه قد کان یؤخرها ثم یکون بین الوقت الذی کان یصلیہا فیہ و بین غروبها مقدار ما کان یسیر الرجل الى ذی الحليفة الخ وایضاً فیہ والاولیٰ ینافی هذه الآثار لما جاءت هذا المجمل ان تحملها ونخرج وجوهها علی الاتفاق لا علی الخلاف والتضاد فنجعل التأخیر المکروه فیہا هو ما بینہ العلاء عن انس رضى الله عنه ویجعل الوقت المستحب من وقتها ان یصلی فیہا هو ما بینہ ابوالابیض عن انس رضى الله تعالى عنه ووافقه علی ذلك ابو مسعود رضى الله تعالى عنه

(شرح معانی الآثار ج ۱-)

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فقہ حنفی کے بلند پایہ امام اور علم بمذہب الیٰ حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ میں۔
 بڑے درجہ کے فقیہ اور محدث ہیں ان کی سند سچ بالائے تحقیق وضاحت کر رہی ہے کہ امام ابو حنیفہ کے
 مذہب میں تاخیر عصر اس وقت تک مستحب ہے کہ نماز کے بعد چھ میل کا سفر غروب پہلے پیدل کیا جاسکے
 اسی کے مطابق علامہ عینی کی تحقیق بھی اوپر گزر چکی ہے۔ رد المحتار جسے مذہب حنفی میں جملہ کتب فتاویٰ
 سے فائق سمجھا جاتا ہے بلکہ فتاویٰ کا معیار و مدار ہے اس میں بھی تاخیر عصر سے متعلق امام طحاوی کی تحقیق
 کو اختیار کیا ہے۔ فرماتے ہیں قال الامام الطحاوی بعد ذکرہ ماروی فی التأخیر والتعجیل
 لم نجد فی ہذہ الآثار مما صححت الا ما یدل علی تأخیر العصر ولم نجد ما یدل منها علی التعجیل
 الا ما عارضہ غیرہ فاستحبینا التأخیر ولو خلینا النظر لکان تعجیل الصلوات کلھا افضل
 ولكن اتباع ماروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما تواترت بہ الاخبار والیٰ وقد
 روی عن اصحابہ ما یدل علیہ ثم ساق ذلک وتماہ فی الحلیۃ (رد المحتار ج ۱)

مذکورہ عبارت میں امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ جس تاخیر کا بڑے پر زور الفاظ سے دعویٰ فرما رہے
 ہیں یہ وہی تاخیر ہے جس کے بعد چھ میل پیدل سفر کیا جاسکے کما هو مفصل فی شرح معانی الآثار،
 نیز امام طحاوی کے قول ولو خلینا النظر سے معلوم ہوا کہ تاخیر عصر خلاف قیاس ہے۔ لہذا اپنے مورد
 ہی پر منحصر رہے گی۔ طحاوی کی ثابت کردہ تاخیر سے زیادہ تاخیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں
 بھی ثابت نہیں۔ لہذا بمقتضائے قیاس اس سے زیادہ تاخیر کرنا خلاف استحباب ہوگا۔

کتب فقہ میں جو لکھا ہے ما لم تتغیر الشمس بان لا تحارفہا الا ان اس کا مطلب یہ نہیں کہ نماز اتنی
 تاخیر سے پڑھے کہ فارغ ہوتے ہی شمس متغیر ہو جائے اور اس سے پہلے پڑھنا خلاف استحباب ہے بلکہ
 اس کا مطلب یہ ہے کہ تغیر شمس سے قبل تک اجازت ہے (اگرچہ مستحب وقت وہ ہے جو امام طحاوی
 نے ذکر فرمایا) تغیر تک تاخیر مکروہ ہے۔ پس اس سے مقصد کراہت کی ابتداء کا بیان ہے نہ کہ تاخیر
 مستحب کا کیا یدل علیہ ما نقلنا من عبارة الطحاوی فنجعل التأخیر المکروہ الخ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تعامل اور ائمہ حنفیہ
 رحمہم اللہ تعالیٰ کے مسلک کے مطابق صرف اتنی تاخیر مستحب ہے کہ اس کے بعد پیدل چھ میل سفر غروب
 سے پہلے ہو سکے بعض دفعہ کتاب کی عبارت نہ سمجھنے سے انسان ضلالت میں پڑ جاتا ہے

و کم من عائہ۔ قولاً صحیحاً و افتم من الفہم السقیم

اس تحریر کا حاصل امور ثلاثہ ہیں :

① خود مذہب حنفی میں چونکہ صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ اس کے قائل ہیں کہ وقت عصر مثل اول سے شروع ہو جاتا ہے اور امام رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی ایک روایت اس کے مطابق ہے پس مذہب حنفی میں مثل اول کے بعد عصر کی نماز درست ہے اس لئے فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ مثل ثانی کے بعد عصر کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔ یعنی استحباب تاخیر سے مراد تاخیر الیٰ انقضاء المثل الثانی ہے تاکہ امام صاحب کے قول کی رعایت ہو جائے اور شبہ اختلاف سے احتراز کیا جائے

② مثل ثانی منتم ہو جانے کے بعد زیادہ تاخیر اس لئے مستحب ہے کہ نوافل زیادہ پڑھ سکیں
فالحکم یكون دائراً مع علته۔

③ تکثیر نوافل کی غرض سے عند الحنفیہ اتنی تاخیر کی جائے کہ بعد الصلوٰۃ غروب آفتاب سے پہلے چھ میل سفر پیدل کیا جاسکے، اختلاف عرض البلد و میل الشمس سے یہ مقدار مختلف ہوتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم
۱۳ ربیع الآخر ۱۳۸۵ھ

طویل النہار مقامات پر اوقات نماز و روزہ :

سوال : یورپ کے بعض مقامات پر سال میں چھ مہینے تک صرف نصف گھنٹے کا دن اور ۲۳ گھنٹے کی رات ہوتی ہے اور باقی چھ مہینوں میں اس کے برعکس، ایسے مقامات پر صبح صادق، نصف النہار، روزہ اور نمازوں کے اوقات کا تعین کس طرح ہوگا ؟ بتیو اتوجروا

الجواب یا سہم ملہم الصواب

دن چھوٹا ہونے سے نماز و روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، دن بڑا ہونے کی صورت میں اگرچہ بیس گھنٹے کے اندر غروب کے بعد بقدر ضرورت کچھ کھانے پینے کا وقت مل جاتا ہو تو غروب تک روزہ رکھنا فرض ہے البتہ اسکا تحمل نہ ہو تو چھوٹے دنوں میں قضا رکھے، اور اگر غروب کے بعد بقدر ضرورت کھانے کا وقت نہ ہو یا چوبیس گھنٹے کے اندر غروب ہی نہ ہوتا ہو تو اس میں مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ہر ایک پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

① قول شافعی رحمہ اللہ کے مطابق قریب تر علاقہ میں جہاں غروب آفتاب کے بعد بقدر ضرورت کھانے پینے کا وقت مل جاتا ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

② ہر چوبیس گھنٹے پورے ہونے سے قبل صرف اتنے وقت کے لئے روزہ چھوڑا جائے جس میں

بقدر ضرورت کچھ کھایا جاسکے، نتیجتاً ان دونوں اقوال میں کوئی فرق نہیں۔

(۳) دوسرے معمولی ایام میں روزے قضا رکھے

(۴) چوبیس گھنٹے کے اندر غروب والے ایام میں سب آخری دن میں ابتداء وقت عصر سے جتنی دیر

بعد غروب ہوا تھا، عصر سے اتنی دیر کے بعد افطار کر لے۔ یہ قول موافق استصحاب حال و حدیث و حال اقرب الی قول الشافعی ہونے کے علاوہ اسل بھی ہے۔

قطبین کے قریب سال بھر میں کبھی بھی عام معمول کے مطابق چوبیس گھنٹے میں شب و روز پورے نہیں ہوتے، اس مقام میں آخری دو اقوال پر عمل نہیں ہو سکتا، لہذا وہاں قول اول یا ثانی ہی عمل کے لئے متعین ہوگا اگر اس کا تحمل نہ ہو تو بمقتضائے قول شافعی اقرب لبلاد کے چھوٹے دنوں میں ان کی مقدار کے مطابق روزے رکھے،

نمازوں کا حکم یہ ہے کہ جہاں شفق ابیض مستطیر غروب نہ ہوتی ہو یعنی آفتاب ۱۵ ذیرافق نہ جاتا ہو وہاں شفق احمر غروب ہونے پر عشاء کی نماز پڑھ لی جائے، اس وقت آفتاب ۱۲ ذیرافق ہوتا ہے اور جہاں شفق احمر بھی غروب نہ ہو وہاں عشاء کی نماز عند البعض معاف ہے اور بعض کے نزدیک فرض ہے قول ثانی ارجح

واحوط ہے، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ بعد بحث طویل من الجانبین والحاصل انہما قولان مصححان ویتأید القول بالوجوب بانہ قال بہ امام مجتہد وھوالامام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

لما نقلہ فی الحلیۃ عن المتولی عنہ (رد المحتار ص ۳۳۸ ج ۱) ان حضرات نے یہ تصریح نہیں فرمائی کہ عشاء کی نماز کس وقت پڑھے، اصولاً یہ امر ظاہر ہے کہ نصف شب سے قبل کی شفق مغرب میں داخل ہے اور اس سے

بعد کی فجر میں، اس اصول اور حدیث و حال کے پیش نظر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس علاقہ میں جن ایام میں شفق احمر غائب ہوتی تھی ان میں سے سب آخری دن میں غروب آفتاب کے جتنی دیر بعد عشاء کا وقت شروع ہوا تھا

اب بھی اتنی ہی دیر کے بعد وقت عشاء کی ابتداء فرض کی جائے گی اور اس کی انتہا نصف شب پر ہوگی۔

منتہائے سحر اور ابتداء فجر سے متعلق یہ اصول سمجھ لیا جائے کہ جس علاقہ میں شفق ابیض معترض (۵ ذیرافق)

غروب ہو کر شفق ابیض مستطیل پیدا ہوتی ہو اگرچہ یہ مستطیل بیاض غروب نہ ہوتی ہو وہاں دوبارہ بیاض

معترض ظاہر ہونے کے وقت سحر کی انتہا اور فجر کی ابتداء ہوگی اور جہاں بیاض معترض غروب نہ ہوتی ہو وہاں

غروب آفتاب سے لیکر طلوع آفتاب تک کے پورے وقت کی تنصیف کی جائے گی نصف اول لیل میں داخل

ہوگا اور نصف ثانی صبح صادق میں جہاں شفق احمر غروب نہ ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

اگرچہ چوبیس گھنٹے کے اندر آفتاب غروب نہ ہو تو عند البعض شب و روز خواہ کتنے طویل ہوں حتیٰ کہ چھ ماہ دن اور

چھ ماہ رات ہو تو بھی پورے سال میں صرف پانچ ہی نمازیں ان کے اصل اوقات میں فرض ہیں، مگر رائج

واحد قول یہ ہے کہ ہر چوبیس گھنٹے میں اندازے سے پانچ نمازیں ادا کرے، تنویر الالبصار میں اس کو تقدیر وقت سے تعبیر کیا ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دو مطلب بیان فرمائے ہیں ایک یہ کہ قول شوافع کے مطابق اس علاقہ کے اوقات کی تقدیر یعنی تعیین ایسے قریب ترین علاقہ کے اوقات کی جہاں چوبیس گھنٹے میں اوقات خمسہ پائے جاتے ہوں علامہ شامی نے اس مطلب کو بچند وجوہ غیر صحیح قرار دیکر دوسرا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ یہاں تقدیر بمعنی فرض ہے یعنی نماز کا وقت اگرچہ حقیقتہً موجود نہیں مگر اس کو حکماً موجود فرض کر لیا جاتا ہے، پھر اس کی بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ معتدل ایام فرض کر کے ان کے حساب سے اوقات خمسہ متعین کئے جائیں یعنی معتدل ایام میں اوقات نماز کے درمیان جتنا وقت ہے وہ ملحوظ رکھا جائے اور دوسری صورت یہ کہ اس علاقہ میں جن ایام میں اوقات خمسہ پائے جاتے ہیں ان میں سے سب سے آخری دن کو معیار بنایا جائے اور اس کے مطابق اوقات متعین کئے جائیں، عبارات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ میں تصریح نہیں ملی کہ ان دونوں صورتوں میں سے کونسی صورت معتبر ہے البتہ عبارات سے بظاہر دوسری صورت مفہوم ہوتی ہے علاوہ ازیں یہ صورت قول شافعی، استحباب حال اور حدیث و رجال سے بھی مؤید ہے، اس لئے کہ ایام دجال میں بظاہر انہی ایام سے تقدیر کا حکم ہے جو یوم طویل سے قبل تھے نہ کہ معتدل ایام سے تقدیر،

جہاں کبھی بھی چوبیس گھنٹے میں شب و روز پیدا نہیں ہوتے وہاں قول شافعی کے مطابق اقرب الساعات کا حساب ہی متعین ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲ ذیقعدہ ۱۴۸۱ھ

تخریج اوقات و سمت قبلہ کے قواعد اور قطبین کے قریب اوقات نماز کی تعیین کا ضابطہ

Department of Mathematical Sciences

بسم اللہ

شوال ۱۳۹۵ھ
۲ ستمبر ۱۹۷۵ء



Mathematical Sciences Department

Rensselaer Polytechnic Institute, Troy, New York 12181, USA

بخدمت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی

مستتم دارالافتاء والارشاد، ناظم آباد کراچی، پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تقریباً ایک سال ہوا یہاں آلبنی (Albany, New York) میں اسلامی مرکز اور مسجد کے لئے نقشہ بنتے وقت سمت قبلہ کے تعیین کا مسئلہ پیش آیا تھا۔ ہم میں کسی کو اس پر علم علماء

کی تحقیق کا پتہ نہ تھا۔ علم ہیئت کی تھوڑی بہت شدُ بد جو مجھے تھی اس کی بنا پر میں نے کروی مثلث حل کر کے یہاں کی سمت قبلہ محسوب کی (جو بعد میں امریکہ اور کینیڈا کی انجمن طلبہ مسلمین کی طرف سے شائع شدہ ایک چارٹ سے مقابلہ کرنے پر اور پھر آپ کے دئے ہوئے قواعد کے ذریعے حساب لگانے پر بحمد اللہ صحیح ثابت ہوئی) لیکن مجھے اس وقت کچھ اطمینان نہیں تھا۔ بہر حال اسی موقع سے مجھے اس کا شوق پیدا ہو گیا کہ میں اس مسئلہ میں اور دوسرے متعلقہ مسائل جیسے اوقات نماز کی تخریج، رویت ہلال، ہجری اور عیسوی تقویموں کی مطابقت کے بارے میں شرعی احکامات اور علم ریاضی اور ہیئت کی رو سے ان کے لئے صحیح ضابطے معلوم کروں۔ میرے اس شوق کی تسکین بڑی حد تک جلد ہی ہو گئی کیوں کہ پچھلی سردیوں میں پاکستان جانے پر مجھے اتفاقاً اپنے والد صاحب (محمد عثمان ابدالی صاحب) کے پاس ملک شیر احمد بگوی صاحب کی کتاب ”فن تخریج سمت قبلہ اوقات اسلامی“ مل گئی، اور پھر اس میں آپ کے اہم گرامی کا حوالہ دیکھ کر میں نے آپ کی کتابیں ”صبح صادق“ اور ارشاد العابد“ بھی خرید لیں۔ یہ میرے لئے بے حد معلومات افزا ثابت ہوئیں اور ان کے ملنے سے مجھے اتنی خوشی ہوئی جس کا بیان مبالغہ آمیز سمجھا جائیگا۔

واپسی کے بعد میری خواہش رہی کہ میں ایسے کمپیوٹر پروگرام لکھوں جس میں کسی بستی کے لئے بھیجب طلب اوقات نماز اور سایے کے ذریعے سمت قبلہ متعین کرنے کی جدول فراہم ہو سکے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ پروگرام مکمل ہو گئے ہیں اور بظاہر صحیح کام کر رہے ہیں۔ ان پروگراموں کے نتیجوں کے چند نمونے ارسال خدمت ہیں۔ ان نتائج کو میں نے آپ کی کتاب ”صبح صادق“ میں دئے ہوئے اوقات سے مقابلہ کر کے صحیح پایا ہے۔ تھوڑا بہت فرق جو ہے وہ کچھ تو کمپیوٹر کے حساب کی تقریبی غلطیوں (Approximation errors) پر محمول کیا جاسکتا ہے، اور دوسرے اس بات پر کہ پروگرام میں میل شمسی وغیرہ ہر وقت کے لئے محسوب کیا جاتا ہے بجائے اس کے کہ دوپہر کے وقت کی قیمت استعمال کی جائے۔ اس فرق کی تفصیل میں آگے عرض کروں گا۔

اس پروگرام کی درآمدی معلومات ہوتی ہیں: مقام کا نام، عرض بلد، طول بلد کیا ہے؟ معیار کا وقت کا طول بلد کیا ہے؟ کیا کسی مخصوص سال کا حساب درکار ہے یا ”دائمی“ (اس کے لئے فی الوقت ۱۹۸۸ء استعمال ہوتا ہے) کیا گرمی اور سردی کے وقت کا فرق ملحوظ رکھا جائے؟ کیا صرف اوقات نماز کی جدول چاہئے یا صرف سایہ سے قبلہ متعین کرنے کی جدول یا دونوں؟ عصر کا وقت سایے کے ایک چند ہونے پر لیا جائے یا دو چند؟ پروگرام کی برآمد ایسے نقشے ہیں جن کے نمونے حاضر خدمت ہیں۔

اس پروگرام کے لکھنے میں ایک خیال میرے ذہن میں رہا کہ اگرچہ اوقات نماز کے لئے تو دائمی جدول ہی مناسب ہے کیوں کہ سال بسال اوقات میں صرف ایک آدھ منٹ کا ہی فرق پڑتا ہے اور وہ بھی ہر چار سال کے بعد بہت خفیف رہ جاتا ہے۔ مگر سایے کے ذریعے مختلف تاریخوں میں سمت قبلہ کی تعیین میں وقت کے اتنے سے سالانہ تغیر کے اثر سے غلط سال کے چارٹ سے متعین کی ہوئی سمت قبلہ میں ایک درجہ بھر (یا اس سے ذرا زیادہ) غلطی کا احتمال ہے۔ اس لئے خصوصاً مسجدوں کی توجیہ کے لئے اگر ہر سال کا زیادہ صحت سے چارٹ بن سکے تو اور بہتر ہوگا۔ دوسرا خیال یہ رہا کہ اب کمپیوٹر اور دستی کیلکولیٹر اتنے عام اور زود فراہم ہو گئے ہیں کہ جدولوں کا استعمال غیر ضروری ہوتا جا رہا ہے مثلاً اب کمپیوٹر پروگراموں میں مثلثی نسبتیں اور لوکارتم وغیرہ جمع کر کے رکھنے کی بجائے کفایت اور سہولت اس میں محسوس ہوتی ہے کہ ان چیزوں کی جب بھی ضرورت ہو، ان کو نئے سرے سے محسوب کر لیا جائے اس لئے میکر پروگرام میں بھی "میل شمسی" وغیرہ کی جدولیں استعمال نہیں ہوتیں۔ بلکہ ہر چیز صرف محدود و مستقل مقداروں کی بنیاد پر محسوب کی جاتی ہے۔ چنانچہ ہر مخصوص تاریخ کے مخصوص وقت نماز کے لئے پہلے مدار میں سورج کا طول بلد محسوب کیا گیا ہے۔ اس سے صعود مستقیم (Right ascension) اور میل شمسی اور ساعتی زاویہ (Hour angle) پھر کو کبھی وقت (Sidereal time) اور اس سے نفائی وقت اور معیاری وقت۔ نماز کے وقت کی تقریبی قیمت سال کے پہلے دن کے لئے دو دفعہ عمل کر کے نکالی گئی ہے اور پھر ہر گزشتہ روز کے وقت کو اگلے دن کے وقت کی تقریب کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ ہر سال کے لئے چند ابتدائی مقداریں مثلاً ۹۰ کے حوالے کی مستقل مقداروں سے محسوب کی گئی ہیں۔ اس طرح سالوں کے فرق کا اثر بھی ملحوظ رہتا ہے اور دائمی جدولوں میں بھی حساب نشاء اللہ زیادہ قابل اعتبار اور صحیح ہوگا۔

ہاتھ سے یا کیلکولیٹر کی مدد سے بھی کسی سال بھر کے لئے اتنا حساب بہت وقت طلب ہوگا اور غلطیوں کے مواقع بھی بہت بڑھ جائیں گے لیکن کمپیوٹر سے جب کام لیا جا رہا ہو تو حساب کی اس طوالت میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ اپنے استعمال کئے ہوئے ضابطے علیحدہ سے لکھ کر حاضر کر رہا ہوں ان میں جو مستقل اعداد استعمال ہوئے ہیں وہ ہر سال American Ephemeris کی تمہید میں موجود رہتے ہیں۔ اس میں New comb's table کا بھی حوالہ دیا رہتا ہے جس میں یہ اعداد اخذ کئے گئے ہیں۔ ان Tables میں سورج کی حرکت کے حساب میں اور بہت طرح کی Perturbations اور دوسری پیچیدگیوں کی بھی تفصیل ہے لیکن میکر پروگرام میں یہ سب نظر انداز کی گئی ہیں کیونکہ ان کو

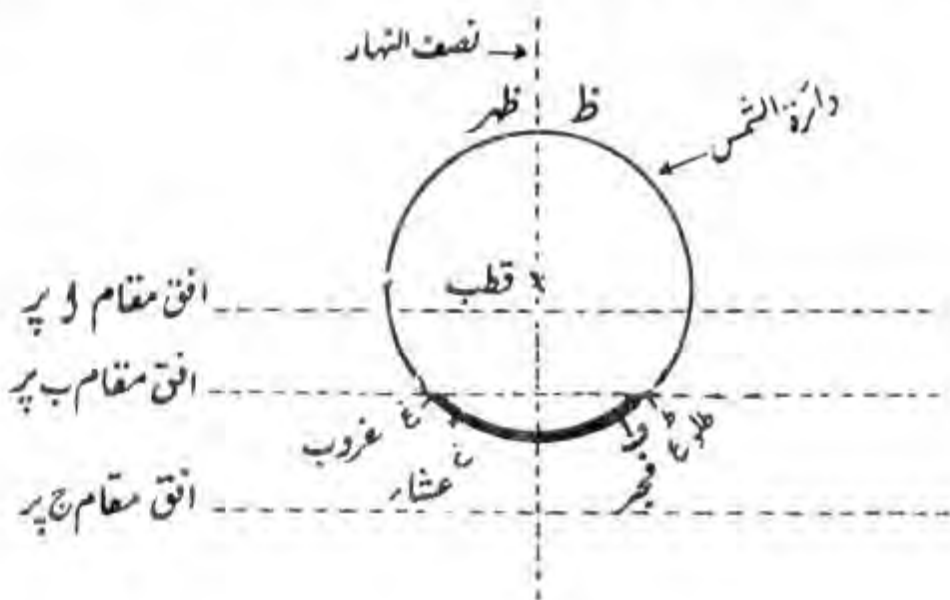
شامل کرنے سے ایک منٹ بھر کے درجہ سخت میں مزید ترقی نہیں ہوتی اور حساب مشکل ہو جاتا ہے اگر پردگرم کے نتائج یا زیر استعمال حسابی ضابطوں میں آپ کو کوئی عیب نظر آئے یا اس کی بتیری کی کوئی بات آپ کے ذہن میں آجائے تو ضرور مطلع فرمائیے گا۔ یہ پردگرم شمال کے بعض شہروں کے لئے کام نہیں کرتا کیوں کہ وہاں عام معنوں میں فجر اور عشاء کے اوقات نہیں ہوتے۔ آپ کو خط لکھنے کا میرا اصل مقصد انہی مسائل میں آپ کی رائے دریافت کرنا ہے۔

یہ سوال اکثر پوچھا جاتا ہے کہ قطبین پر جہاں چھ مہینے رات رہتی ہے نماز کن اوقات میں پڑھی جائے اس کا تشفی بخش جواب سننے سے اب تک محروم ہوں۔ لیکن چون کہ قطبین پر اور منجہد منطقوں میں آبادی (مسلمانوں کی) نہیں ہے اس لئے اس سوال کی فی الوقت عملی اہمیت زیادہ نہیں ہے۔ مگر شمالی امریکہ اور یورپ کے بہت سارے اتنے اونچے عرض بلد کے مقامات ہیں جہاں مسلمان موجود ہیں لیکن جہاں بعض تاریخوں میں فجر اور عشاء کے اوقات سورج کے راسی فاصلہ (Zenith distance) کی تعریف کی رو سے متعین نہیں ہوتے۔ (آپ کی کتاب صبح صادق میں یہ خانے خالی چھوڑ دئے گئے ہیں) پھر قطبین کے اور قریب کے مقامات میں مغرب کی تعیین بھی ایسی تعریف سے ناممکن ہے چون کہ وہاں ان تاریخوں میں سورج افق تک نیچے نہیں اترتا بلکہ آسمان میں دائرہ لگتا رہتا ہے۔ ان مقامات کے لئے یہاں کئی حضرات نے یہ رائے دی ہے کہ ان میں مکہ مکرمہ کے اوقات استعمال کئے جائیں۔ کچھ دوسرے حضرات کا یہ خیال ہے کہ ان جگہوں میں قریب ترین دوسرے ان مقامات کے اوقات اختیار کئے جائیں جہاں ایسے اوقات ممکن ہیں۔ مجھے یہ نہیں معلوم ہے کہ یہ راہیں کتنی مستند ہیں۔ لیکن ان دونوں سے مجھے اب تک تسلی نصیب نہیں ہوئی ہے۔ مگر مکرّمہ کے اوقات اختیار کرنے میں مجھے یہ مشکل نظر آتی ہے (جو شاید دوسروں کی نظر میں قابل اعتناء نہ ہو) کہ اس طرح عرض بلد بڑھنے سے اوقات کا تغیر غیر مسلسل طریقے سے واقع ہوتا ہے۔ یعنی یوں تو شمال کی طرف ہر چند میل بڑھنے پر اوقات نماز میں صرف چند منٹوں کا فرق (بتدریج) پڑتا ہے لیکن جس نقطہ سے مکہ مکرمہ کے اوقات اختیار کئے جائیں وہاں پر اوقات نماز میں اچانک گھنٹوں کا فرق پڑ جائے گا۔ اس طرح یہ صورت پیش آئے گی کہ دو بستیاں جو شمالاً جنوباً معمولی سے فاصلہ پر واقع ہیں ان میں اوقات نماز بالکل مختلف ہوں گے حالانکہ تمام فلکی مظاہر اور سورج کی حرکت کے اعتبار سے ان میں اوقات کا فرق معمولی اور بتدریج ہوتا ہے۔ دوسرے طریقے (یعنی جس مقام میں تخریج اوقات نہو سکے وہاں قریب ترین مقام کے اوقات لے لئے جائیں) میں جو حل بیان ہو رہے وہ میری سمجھ میں نہیں آیا ہے۔ کیوں کہ اگر کسی اونچے عرض بلد کے مقام کے لئے صرف اسی طول بلد پر واقع کم عرض بلد کے مقام کی تلاش کی بھی جائے تو کیسے؟ سب سے پہلے ایک ایسا مقام آئے گا جہاں سورج کا طلوع غروب پر منطبق ہوگا (یہاں

دائرۃ الشمس افق کو مس کرتا ہے) ذرا اور نیچے جانے پر طلوع اور غروب تو مختلف ہوں گے مگر فجر اور عشاء ایک ہوں گے۔ پھر جیسے جیسے عرض بلد اور کم ہوتا جائے گا فجر اور عشاء میں فرق بڑھتا جائے گا۔ مگر یہ بالکل واضح نہیں ہے کہ فجر اور عشاء میں کتنا عرصہ کم از کم ہونا چاہئے۔ دوسرے کیا طلوع و غروب کے اوقات ایک مقام کے اختیار کئے جائیں اور فجر و عشاء کہیں اور کے؟

عشاء اور فجر کے بارے میں یہ صورت حال بھی خامی پریشان کن ہے کہ اونچے عرض بلد کے مقامات پر بعض تاریکوں میں اگرچہ عشاء اور فجر دونوں واقع ہوتے ہیں اس لئے کہ وہاں سورج مغرب اور مشرق دونوں میں راس سے ۱۰۵° نیچے پہنچ جاتا ہے لیکن ان دونوں اوقات کے درمیان کا عرصہ بہت مختصر ہوتا ہے مثال کے طور پر ۵۲° شمال پر سورج کو (بحوالہ کتاب صبح صادق ص ۳) عشاء کا وقت رات کے ۱۱ بجکر ۳۴ منٹ پر شروع ہے۔ پھر اس کے ۵۲ منٹ کے اندر ۱۲ بجکر ۲۶ منٹ پر فجر کے وقت کی ابتدا ہو جاتی ہے۔ چند دقیقے اور شمال کی جانب جانے پر عشاء اور فجر کا درمیانی عرصہ اور کم ہو جائے گا اور اتنا وقت باقی نہیں رہے گا کہ آدمی صحیح طریقے سے نماز ادا کر سکے۔

اس لئے مجھے اس بات میں کچھ تذبذب ہے کہ سورج کے اسی فاصلہ کو مطلق طور پر نماز کے وقت کی بنیاد قرار دیا جائے۔ یہ تعریف استوائی اور نشیبی معتدل منطوقوں میں تو کام دیتی ہے لیکن بالائی منطوقوں میں اس سے کہیں تو اوقات نماز متعین ہی نہیں ہونے پاتے اور کہیں متعین ہونے کے باوجود بھی غیر علی نظر آتے ہیں۔ مثلاً اگر عشاء اور فجر میں صرف ۱۵ منٹ کا فرق ہو تو بجائے اس کے کہ آدمی عشاء پڑھ کر سوئے اور پھر نیند سے بیدار ہو کر فجر پڑھے، دونوں نمازیں ”آدھی رات“ میں اٹھ کر ساتھ پڑھی جائیں گی۔ اب سوال یہ ہو کر کیا ایسا جائز ہو سکتا ہے کہ بالائی منطوقوں میں سوچ کے ”ساعتی زاویے“ (Hour angle) جس کو آپ غالباً تعدیل النہار کہتے ہیں) کے ذریعے اوقات نماز کی تعریف کی جائے۔ یعنی دائرۃ الشمس میں نیچے ایک مخصوص حصہ کو رات قرار دیا جائے اور اسی حصہ میں کسی طرح طلوع فجر، عشاء اور غروب کے اوقات اختیار کئے جائیں مثلاً شکل میں مقامات ۱، ۲، ۳ جو بتدریج شمال تر ہیں ان تینوں کے لئے دائرۃ الشمس کے حصہ ط غ



کورات مانا جائے اور ط، ف، ع، غ کو طلوع، فجر، عشاء اور عروب کے وقت کے طور پر اختیار کیا جائے۔ حالانکہ منظر فلکی کے لحاظ سے صرف مقام ب پر طلوع حقیقی اور طلوع اختیاری ہم وقت ہیں۔ مقام ۱ پر طلوع اختیاری طلوع حقیقی کے بعد ہے اور مقام ج کے لئے طلوع حقیقی واقع ہی نہیں ہوتا اور طلوع اختیاری ایک مفروضہ چیز ہے۔ اس حل میں ایک بڑا عیب ہے کہ بعض دفعہ (جیسے مقام ۱ پر) سورج کے حقیقۃً غروب ہونے سے پہلے مغرب مان لی جائے گی اور طلوع ہو جانے کے بعد تک فجر کا وقت باقی سمجھا جائے گا۔ مگر یہ صورت حال قطبین کے پاس پیش آنی ضروری ہے۔ اب اگر قطبین کے پاس کے لوگوں کو رخصت ملتی ہے تو اس سے ملتی جلتی رخصت رات کے بہت مختصر ہونے کے باعث قطبین سے ذرا نیچے کے باشندوں کو جائز ہوگی؟ شمالی یورپ کے شہروں میں جہاں دن اور رات کا فرق بہت زیادہ ہے زندگی کے روزمرہ کے مشاغل، دفتر اور کاروبار کے اوقات وغیرہ اسی طرح گھڑی دیکھ کر طے ہوتے ہیں۔

اگر اس طریقے سے اوقات نماز متعین کرنے کا اصول قابل قبول سمجھا جائے تو پھر یہ مسئلہ حل طلب رہے گا کہ فجر، طلوع، مغرب اور عشاء میں ہر ایک کا ساعتی زاویہ کتنا ہے؟ اور کتنے درجے عرض بلد کے بعد سورج کے رآسی زاویہ کی بجائے ساعتی زاویہ سے اوقات نماز مقرر کئے جائیں۔

میں نے آپ کی خدمت میں صرف یہ سوال پیش کیا ہے۔ آپ اس کو شرعی احکام میں میری جسارت پر محمول نہ فرمائیں اور اگر فرصت ہو تو اس کا جواب ضرور دیں کیوں کہ شمالی یورپ اور کینیڈا میں کافی مسلمان بھائی بھائی موجود ہیں۔ اور ان کے لئے اوقات نماز کا صحیح تعین ایک اہم علمی مسئلہ ہے۔ والسلام

نیاز مند

کمال ابدالی

ضابطے جو اوقات نماز اور جدول قبلہ کے پروگرام میں مستعمل ہوئے ہیں

۱۔ مطلوبہ سال کے لئے ایک دفعہ محسوب کئے ہوئے مستقل اعداد

علامات :- و۔ ۱۲ بجے دن صفر جنوری ۱۹۷۹ء سے صفر ساعت صفر جنوری مطلوبہ سال تک
وقت ۳۶۵۲۵ دنوں کی اکائیوں میں

طش، بقش، کو۔ صفر ساعت صفر جنوری مطلوبہ سال پر سورج کا اوسط طول بلد اوسط

بے قاعدگی (Anomaly) اور کوکبی وقت (Sidereal time) فبق، فطش، فکو۔ مطلق = یہیہ فرق بے قاعدگی میں، اوسط شمسی طول بلد میں، کوکبی وقت میں اور میلان طریقی الشمس (چاروں کو سال کے دوران مستقل فرض کیا گیا ہے) ک_۱، ک_۲ = مساوات مرکز (Equation of center) کے سر (Coefficients) وہ مساوات یہ ہے :

حقیقی طول بلد شمسی - اوسط طول بلد شمسی = حقیقی بے قاعدگی - اوسط بے قاعدگی = ک جب بقش + ک جب (بقش) + خفیف رقمیں

ضابطے

مطلق = $23^{\circ} 24' 12.825'' - 8.26'' \times W + \text{خفیف رقمیں}$
 طش = $249^{\circ} 31' 28.03'' + 26^{\circ} 34' 00.00'' \times 8.13'' + \text{خفیف رقمیں}$
 بقش = $358^{\circ} 28' 28.03'' + 25999^{\circ} 2' 59.11'' \times W + \text{خفیف رقمیں}$
 کو = $6^{\circ} 38' 28.03'' + 25999^{\circ} 2' 59.11'' \times W + 0.929 \times S + \text{خفیف رقمیں}$

فبق = $\frac{35999^{\circ} 2' 59.11''}{36525}$ فطش = $\frac{26^{\circ} 34' 00.00''}{36525}$

فکو = $\frac{25999^{\circ} 2' 59.11''}{36525}$
 ک_۱ = $55^{\circ} 1' 55.054'' - 14.130'' \times W - 0.0052'' \times W^2 + \dots$
 ک_۲ = $12^{\circ} 33' 8.1'' - 0.5341'' \times W + \dots$

۲۔ نماز کا وقت کسی مطلوبہ تاریخ پر متعین کرنے کا حساب

علامات :

ع، ط، طے = مقام کا عرض بلد، طول بلد، معیاری وقت کا طول بلد
 ت، و، ی = نماز کے لئے تاریخ، تقریبی وقت، صفر ساعت صفر جنوری سے نماز تک کا وقت
 دنوں ہیں۔

بقش، طش، طشش = نماز کے وقت سورج کی بے قاعدگی (Anomaly) (اوسط طول بلد حقیقی طول بلد شمسی)

ص، م، س، س = نماز کے وقت سورج کا صعودیقیم (Right ascension)، میل ساعتی زاویہ
(Hour angle) رأسی فاصلہ (Zenith distance)

کو، مو، معو = کو کسی وقت (Sidereal time)، مقامی وقت، معیاری وقت
ضابطے

$$م = ت + ط + و$$

بقش = بقش + ی × فبق طش = طش + ی × فطش

طش = طش + ک × جب بقش + ک × جب (۲ × بقش) + خفیف رقبین
ص = مست (جم مطلق × مس طش)

م = جب (جب مطلق × جب طش)

س = جم ۱ - جم ص - جب م × جب ع
جم م × جم ع
کے مطابق ربع چنا جائے

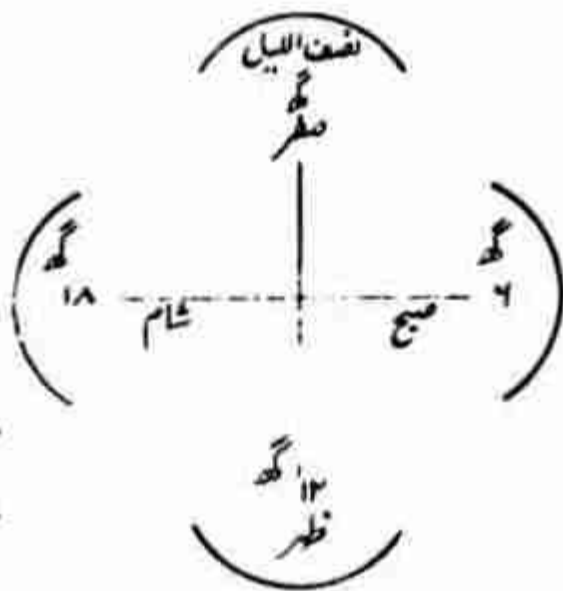


کو = س + ص

مو = کو - (کو - ی × فکو)

یہ رقم مطلوبہ تاریخ کی صفر ساعت پر کوئی وقت ہے

معو = مو + ط - ط مع



الجواب باسم ملهم الصواب

قولکم، اس کے لئے فی الوقت شہداء استعمال ہوتا ہے،

اقول، دائمی نقشہ کے لئے لیپ کا سال لینے میں نتائج زیادہ صحیح برآمد ہوتے ہیں،

قولکم، عصر کا وقت سائے کے یک چند ہونے پر لیا جائے، یا دو چند؟

اقول، احناف کے ہاں بھی ایک مثل کے بعد نماز عصر پڑھنے کی گنجائش ہے، اور مرض و

سفر وغیرہ اعذار کی حالت میں اس کی ضرورت بھی پڑتی ہے لہذا دونوں وقت دینے کی ضرورت ہے،

اسی طرح غروب شفق احمر یعنی ۱۲ ذیہراق (ناٹیکل ٹوائیلائٹ) کا وقت بھی ضروری ہے کیونکہ ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی قول شفق احمر رائج ہے، قولکم، سائے کے ذریعے مختلف تاریخوں میں سمت قبلہ کی تعیین میں وقت کے اتنے سے سالانہ تغیر کے اثر سے غلط سال کے چارٹ سے متعین کی ہوئی سمت قبلہ میں ایک درجہ بھریا اس سے ذرا زیادہ غلطی کا احتمال ہے،

اقول، اس نقشہ کی عام افادیت اور ہر کس و ناکس کے لئے سہولت کے پیش نظر ایک درجہ کا معمولی تفاوت کوئی اہمیت نہیں رکھتا، بالخصوص جبکہ عملاً اس قدر معمولی فرق سے احتراز متعسرے اگر لیپ کا سال استعمال کیا جائے تو اس سے بھی کم تفاوت رہے گا،

قولکم، اگر پروگرام کے نتائج یا زیر استعمال حسابی ضابطوں میں آپ کو کوئی عیب نظر آئے یا اس کی بہتری کی کوئی بات آپ کے ذہن میں آئے تو ضرور مطلع فرمائیے گا،

اقول، محررہ ضوابط پر کماحقہ غور کرنے اور تجربہ تخریج کی فرصت نہیں، سرسری جائزہ سے ان ضوابط کی صحت کا ظن غالب ہوتا ہے، بالخصوص جبکہ آپ نے ان کے نتائج کا بندہ کی کتابوں ارشاد العابد اور صبح صادق میں مندرجہ ضوابط اور ان کے نتائج کے ساتھ مقابلہ بھی کر لیا ہے۔

آپ نے کراچی کے لئے زاویہ سمت قبلہ ۹۲° لیا ہے جبکہ ارشاد العابد میں مندرجہ قواعد کے مطابق صحیح تخریج ۹۲° ہے، اسی لئے سایہ کے سمت قبلہ پر آنے کے اوقات میں نسبت زیادہ تفاوت **قولکم،** یہ سوال اکثر پوچھا جاتا ہے کہ قطبین پر جہاں چھ مہینے دن اور چھ مہینے رات رہتی ہے نماز کن اوقات میں پڑھی جائے۔

اقول، ان مقامات میں اوقات نماز کی تعیین کا صحیح طریقہ وہی ہے جو آپ نے تحریر کیا ہے، یعنی جس طرح زندگی کے روزمرہ کے مشاغل، دفتر اور کاروبار کے اوقات ٹھینے اور اندازہ سے مقرر کر لئے جاتے ہیں، اُسی طرح نمازوں کے اوقات کی تعیین گھنٹوں سے کی جائے گی، اگر یہ تعیین معتدل ایام کے پیش نظر کی جائے تو اس کا حساب یوں ہوگا، معتدل ایام میں طلوع صبح صادق سے غروب شفق ابیض تک چودہ گھنٹے ہوتے ہیں اور غروب شفق ابیض سے طلوع صبح صادق تک دس گھنٹے۔ اس کے پیش نظر اوقات نماز کی تعیین یوں ہوگی،

وقت فجر ایک گھنٹہ، پھر چھ گھنٹے گزرنے پر ظہر، پھر تقریباً ساڑھے چار گھنٹے کے بعد عصر (مثلیں) انتہاء وقت فجر سے بارہ گھنٹے گزرنے پر مغرب پھر ایک گھنٹہ کے بعد عشاء۔

پھر دس گھنٹے کے بعد فجر، مگر رائج یہ ہے کہ اس تعیین اوقات میں معتدل ایام کا حساب لگانے کی بجائے اس علاقہ میں جن ایام میں چوبیس گھنٹے کے اندر اوقات خمسہ پائے جاتے ہیں ان میں سے سب سے آخری دن کو معیار بنا کر اس کے مطابق سب اوقات کی تعیین کی جاتے، اور اگر عرض البلد اتنا زیادہ ہو کہ وہاں کبھی بھی چوبیس گھنٹے کے اندر اوقات خمسہ نہیں پائے جاتے تو اس علاقہ سے قریب تر ایسا علاقہ جس میں چوبیس گھنٹے کے اندر اوقات خمسہ پائے جاتے ہوں اس کے اوقات کے مطابق تعیین کی جائے۔

یہ حکم جب ہے کہ چوبیس گھنٹے میں آفتاب غروب نہ ہو، اگر چوبیس گھنٹے کے اندر آفتاب غروب ہوتا ہے تو ظہر اور عصر کی نماز بہر کیف ان کے معمود اوقات میں پڑھی جائے گی، اور مغرب و عشاء، فجر میں تفصیل ذیل ہوگی،

① اگر شفق احمر (ٹائمیکل ٹو ایٹلانٹ = ۱۲ ذیرافق) غروب ہوتی ہے تو ان تینوں نمازوں کے اوقات بھی موجود ہیں، ہر نماز اپنے وقت میں ادا کی جائے،

شفق ابیض معترض (۱۵ ذیرافق) کے وقت کی تنصیف کی جائے گی نصف اول عشاء میں داخل ہوگا اور نصف ثانی فجر میں۔ اگر نصف اول میں اتنا وقت ہو کہ اس میں تکبیر تحریمہ کسی جاسکتی ہو تو عشاء کی نماز فرض ہے، اس وقت میں نماز شروع کر دی جائے، اگرچہ اس کی تکمیل خروج وقت کے بعد ہو، اور اگر شفق ابیض معترض کا نصف اول بقدر تکبیر تحریمہ سے بھی کم ہے تو عشاء کا وقت مفقود شمار ہوگا جس کا حکم آگے آرہا ہے۔

② اگر شفق احمر غروب نہیں ہوتی تو یہ علاقہ فائدہ وقت العشاء ہے، اس سے متعلق حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے دد قول ہیں ایک یہ کہ ان پر نماز عشاء فرض نہیں، دوسرا یہ کہ ان پر بھی نماز عشاء فرض ہے اور یہی رائج و احوط ہے۔

نمبر اول میں مذکور تفصیل کے مطابق شفق احمر کی بھی تنصیف ہوگی، نصف اول مغرب میں شمار ہوگا اور نصف ثانی فجر میں، اگر نصف اول بقدر تحریمہ ہے تو مغرب کی نماز فرض ہے اگرچہ اس کی ادائیگی خروج وقت کے بعد ہو اگر طلوع سے قبل تکمیل ممکن نہ ہو تو طلوع کے بعد قضا پڑھے، اگر نصف اول بقدر تحریمہ بھی نہیں تو اس کا حکم انہی ایام جیسا ہوگا جن میں چوبیس گھنٹے کے اندر طلوع و غروب نہیں ہوتا۔

③ اگر شفق احمر کے نصف ثانی میں تکبیر تحریمہ کی گنجائش تو ہے مگر صرف فرائض کی دو رکعتیں

بالاختصار (بترک السن والآداب) ادا نہیں ہو سکتیں تو فجر کی نماز فرض ہے مگر اس وقت نہ پڑھے بلکہ طلوع کے بعد قضا پڑھے پہلے عشاء پھر فجر، اگر مغرب بھی نہیں پڑھ سکا تو پہلے مغرب پھر عشاء پھر فجر پڑھے۔
فتولکم، ان مقامات کے لئے یہاں کئی حضرات نے یہ رائے دی ہے کہ ان میں مکہ مکرمہ کے اوقات استعمال کئے جائیں، کچھ دوسرے حضرات کا یہ خیال ہے کہ ان جگہوں میں قریب ترین دورے ان مقامات کے اوقات اختیار کئے جائیں جہاں ایسے اوقات ممکن ہیں،

اقتول، قول اول بالکل غلط ہے یہ نہ کہیں منقول ہے اور نہ ہی کسی طرح بھی معقول، قول ثانی صحیح ہے مگر رائج یہ ہے کہ اس پر صرف اس علاقہ میں عمل کیا جائے جہاں کبھی بھی چوبیس گھنٹے کے اندر اوقات خمسہ نہ پائے جاتے ہوں، دوسرے مقامات میں تعین اوقات کا ضابطہ اوپر تحریر کیا جا چکا ہے یعنی جن ایام میں چوبیس گھنٹے کے اندر اوقات خمسہ پائے جاتے ہیں ان میں سے سب سے آخری دن کو معیار قرار دیا جائے،

فتولکم، اگر کسی اونچے عرض بلد کے مقام کے لئے صرف اسی طول بلد پر واقع کم عرض بلد کے مقام کی تلاش کی بھی جائے تو کیسے؟ الخ

اقتول، وہ مقام لیا جائے گا جس میں نماز عشاء کے لئے بقدر تکبیر تحریمہ وقت پایا جائے،
فتولکم، کیا طلوع و غروب کے اوقات ایک مقام کے اختیار کئے جائیں اور فجر و عشاء کہیں اور کے؟

اقتول، وقت طلوع و غروب بھی اسی مقام کا لیا جائے گا جہاں عشاء کی نماز کا وقت بقدر تحریمہ پایا جاتا ہو، طلوع و غروب کے لئے ایک مقام اور فجر و عشاء کے لئے دوسرے مقام کا وقت لینے میں یہ مخدوس ہے کہ مغرب و عشاء کا وقت ایک ہو جائے گا اور وقت فجر طلوع کے بعد متصور ہوگا، البتہ روزہ افطار کرنے کے لئے اس مقام کا غروب لیا جائے گا جہاں غروب کے بعد بقدر ضرورت کھایا جاسکے، اس میں یہ اشکال ضرور ہے کہ مغرب کی نماز ایک مقام کے مطابق ادا کی جائے گی اور افطار اس سے کافی دیر کے بعد دوسرے مقام کے مطابق ہوگا، مگر یہ مخدور اول کی بنسبت اہون ہے، جہاں آفتاب غروب ہوتا ہو مگر وقت مغرب بہت قلیل ہو وہاں وقت عشاء کے لئے جو ضابطہ بیان کیا گیا ہے اس میں بھی وقت مغرب و عشاء کا اتحاد لازم آتا ہے مگر اس کا تحمل اس لئے ناگزیر ہے کہ یہاں غروب حقیقہً موجود ہے بخلاف صورت نہر بخت کے کہ اس میں وقت مغرب و عشاء دونوں تقدیری ہیں لہذا دونوں کی تقدیر ایک ہی مقام سے کی جائے گی۔

قولکم، عشا اور فجر کا درمیانی حصہ اور کم ہو جائے گا اور اتنا وقت باقی نہیں رہے گا کہ آدمی صحیح طریقہ سے نماز ادا کر سکے،

اقول، اس کی تفصیل اوپر لکھی جا چکی ہے کہ اگر بقدر تکبیر تحریمہ وقت مل گیا تو اس میں نماز شروع کر دی جائے نماز کی تکمیل سے قبل ہی اگر وقت ختم ہو گیا تو جتنی نماز وقت کے اندر پڑھی اتنی ادا اور باقی قضا شمار ہوگی، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی بحث فاقدا وقت العشاء تحت (قولہ ولا ینوی القضاء الخ) المنقول عن المحيط وغیرہ ان الصلوٰۃ الواقع بعضها فی الوقت وبعضها خارج یمشی ما وقع منها فی الوقت اداء وما وقع خارج یمشی قضاء اعتبارا لكل جزء بزمانہ فافہم (رد المختار ص ۳۳ ج ۱)

قولکم، اگر عشا اور فجر میں صرف پندرہ منٹ کا فرق ہو تو بجائے اس کے کہ آدمی عشا پڑھ کر سوئے اور پھر نیند سے بیدار ہو کر فجر پڑھے دونوں نمازیں آدھی رات میں اٹھ کر ساتھ پڑھی جائیں گی۔

اقول، اس میں مترعاً یا عقلاً کیا حرج یا کیا قباحت ہے؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴ شوال ۱۴۰۹ھ

الحاق :

① جہاں چوبیس گھنٹے تک آفتاب غروب نہیں ہوتا وہاں اوقاتِ خمسہ کی تقدیر کے لئے دائرۃ نصف النہار کو معیار بنانا اگرچہ عباراتِ فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ میں نظر سے نہیں گذرا مگر اصولِ شریعت کے مطابق اس کا اعتبار لازم معلوم ہوتا ہے، لہذا آفتاب کے دائرہ نصف النہار سے گزرنے کے بعد وقت ظہر کی ابتدا ہوگی، پھر جانبِ مخالف میں جب آفتاب اس دائرہ پر پہنچے گا وہ وقت نصف شب شمار ہوگا، ان دو حصوں میں ایک میں وقت فجر اور دوسرے میں بقیہ چاروں اوقات کا اندازہ کیا جائے گا۔

اس سے ان حضرات کے نظریہ کا ابطال ہوتا ہے جو چھ ماہ تک طویل دن میں بھی صرف پانچ ہی نمازوں کے قائل ہیں اس لئے کہ چوبیس گھنٹے میں ایک بار آفتاب کے دائرہ نصف النہار سے گزرنے کی وجہ سے نماز ظہر کا سبب وجوب پایا جاتا ہے، اور ظہر کا تکرار دوسری نمازوں کے تکرار کو مقتضی ہے،

② ۹۶ عرض البدشمالی سے کچھ کم عرض میں جون میں آفتاب کے غروب اور طلوع

کے درمیان اتنا کم وقت ہوتا ہے کہ اس میں مغرب اور فجر کی نماز نہیں پڑھی جاسکتی

اسی طرح دسمبر میں ۹۷° عرض البلد شمالی سے کچھ زائد عرض میں دن اتنا چھوٹا ہوگا کہ اس میں نصف النہار کے بعد ظہر اور عصر کی نماز ادا نہیں کی جاسکتی، عرض البلد جنوبی میں اس کا عکس ہوگا،

اس سے ثابت ہوا کہ حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا صرف فقدان وقت عشاء کے بیان پر اقتصار اس لئے ہے کہ فقدان اوقات کے لحاظ سے یہ قریب ترین علاقہ ہے اور زمانہ قدیم سے آباد ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ پانچوں نمازوں کے اوقات میں یہی سوال پیدا ہوتا ہے، جواب مذکور میں ایسے مقامات پر فجر و مغرب کا حکم صراحتاً اور ظہر و عصر کا دلالتاً گزر چکا ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

منتصف رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

شکاگو میں اوقات صبح صادق و مغرب :

سوال : شکاگو (امریکہ) کے لئے رمضان المبارک میں سحر و افطار کا نقشہ مرتب کروا کر ارسال فرمائیں، جزاکم اللہ تعالیٰ،

الجوابُ باسمِ ملہم الصواب

نقشہ اوقات برائے شکاگو مسیتی (امریکہ) طول غربی ۸۷°، عرض شمالی ۴۲°/۴۵°

تاریخ	صبح صادق	طلوع	غروب	عشاء
گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ
۲۲ اکتوبر	۵	۵۲	۷	۱۳
۱ نومبر	۵	۶	۲۵	۱۶
۱۱ نومبر	۵	۱۷	۳۷	۱۷

تنبیہ :-

① وہاں اپریل کی آخری اتوار سے اکتوبر کی آخری اتوار تک ایک گھنٹہ وقت بڑھا دیا جاتا ہے نقشہ میں اس کی رعایت رکھی گئی ہے۔

② صبح صادق کے دئے ہوئے وقت سے ۱۶ منٹ قبل صبح کاذب ظاہر ہوگی جو شرعاً غیر معتبر ہے

③ وقت مذکور سے سحری سات منٹ پہلے ختم کریں اور افطار پانچ منٹ بعد کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رمضان ۱۴۱۹ھ

ہوسٹن کا نقشہ اوقات نماز :

سوال : ٹیکساس (یو۔ ایس۔ اے) کے شہر ہوسٹن میں میرا بچہ زیر تعلیم ہے، لہذا براہ کرم وہاں اوقات نماز معلوم کرنے کا کوئی طریقہ تحریر فرمائیں۔

الجواب باسم ملہم الصواب

ہر ماہ کی یکم اور پندرہ تاریخ کے اوقات لکھے جاتے ہیں درمیانی تاریخوں کے لئے حساب لگایا جائے۔

اوقات صلوٰۃ برائے شہر ہوسٹن، ٹیکساس (متحدہ امریکہ)

فجر		طلوع		نصف النہار		عصر		غروب		عشاء		
گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	
۶	۶	۷	۱۶	۱۲	۲۳	۳	۵۴	۵	۳۲	۶	۴۲	یکم جنوری
۶	۸	۷	۱۷	۱۲	۳۰	۴	۶	۵	۴۳	۶	۵۲	= ۱۵
۶	۴	۷	۱۲	۱۲	۳۵	۴	۲۱	۵	۵۸	۷	۶	یکم فروری
۵	۵۵	۷	۲	۱۲	۳۵	۴	۳۱	۶	۸	۷	۱۵	= ۱۵
۵	۴۱	۶	۲۶	۱۲	۴۳	۴	۴۰	۶	۲۰	۷	۲۵	یکم مارچ
۵	۲۵	۶	۳۱	۱۲	۳۰	۴	۴۸	۶	۲۹	۷	۳۵	= ۱۵
۵	۳	۶	۱۰	۱۲	۲۵	۴	۵۴	۶	۴۰	۷	۴۷	یکم اپریل
۴	۴۵	۵	۵۴	۱۲	۲۱	۴	۵۸	۶	۴۸	۷	۵۷	= ۱۵
۵	۲۷	۶	۳۸	۱۱	۱۸	۶	۲	۷	۵۸	۹	۹	یکم مئی
۵	۱۳	۶	۲۷	۱۱	۱۷	۶	۵	۸	۷	۹	۲۱	= ۱۵
۵	۴	۶	۲۰	۱۱	۱۹	۶	۱۰	۸	۱۸	۹	۳۳	یکم جون
۵	۱	۶	۱۹	۱۱	۲۱	۶	۱۴	۸	۲۳	۹	۴۱	= ۱۵
۵	۶	۶	۲۴	۱۱	۲۵	۶	۱۸	۸	۲۶	۹	۴۴	یکم جولائی
۵	۱۴	۶	۳۰	۱۱	۲۷	۶	۱۸	۸	۲۴	۹	۴۰	= ۱۵
۵	۲۷	۶	۳۹	۱۱	۲۷	۶	۱۴	۸	۱۵	۹	۲۷	یکم اگست
۵	۳۷	۶	۴۸	۱۱	۲۵	۶	۷	۸	۲	۹	۱۳	= ۱۵
۵	۵۰	۶	۵۸	۱۱	۲۱	۵	۵۵	۷	۴	۸	۵۲	یکم ستمبر
۵	۵۹	۷	۵	۱۱	۱۶	۵	۴۲	۷	۲۷	۸	۳۳	= ۱۵
۴	۹	۷	۱۵	۱۱	۱۱	۵	۲۶	۷	۷	۸	۱۳	یکم اکتوبر
۶	۱۷	۷	۲۴	۱۱	۷	۵	۱۲	۶	۵۰	۷	۵۷	= ۱۵
۵	۲۸	۶	۳۶	۱۲	۵	۳	۵۸	۵	۳۴	۶	۴۲	یکم نومبر
۵	۳۸	۶	۴۷	۱۲	۶	۵	۴۸	۵	۲۵	۶	۴۴	= ۱۵
۵	۵۰	۶	۵۹	۱۲	۱۰	۵	۴۴	۵	۲۱	۶	۳۰	یکم دسمبر
۵	۵۸	۷	۹	۱۲	۱۶	۵	۴۶	۵	۲۳	۶	۳۴	= ۱۵

تنبیہ :- اپریل کی آخری تاریخ اکتوبر کی آخری تاریخ ہاں ایک گھنٹہ وقت بڑھا دیا جاتا ہے اس نقشے میں اس کی روایت

لاڑکانہ اور مکہ مکرمہ میں وقت صبح صادق :

سوال : لاڑکانہ کا وقت صبح صادق کتنے وقت پر ہوگا ؟ نیز مکہ مکرمہ کا بھی، بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

لاڑکانہ (عرض البلد = $24^{\circ} - 32^{\circ}$) ۸ مئی کی صبح صادق کا وقت بندہ کی کتاب "صبح صادق" کے مطابق یوں نکلے گا عرض البلد 20° میں وقت صبح = ۳ گھنٹہ ۲۶ منٹ اور عرض البلد 33° میں وقت صبح ۳ گھنٹہ ۲ منٹ، اوسط نکالنے سے عرض $24^{\circ} - 32^{\circ}$ میں ۳ گھنٹہ ۸ منٹ - فرق نصف النہار (۳ منٹ) = ۳ گھنٹہ ۳ منٹ + فرق طول البلد (۲۴ منٹ) = ۳ گھنٹہ ۳۱ منٹ، مکہ مکرمہ (عرض البلد = $21^{\circ} - 21^{\circ}$) میں یکم جون کی صبح صادق کا وقت یوں رہے گا عرض البلد 20° میں وقت صبح = ۳ گھنٹہ ۱۵ منٹ اور عرض البلد 30° میں وقت صبح = ۳ گھنٹہ ۴۵ منٹ اوسط نکالنے سے عرض $21^{\circ} - 21^{\circ}$ میں ۳ گھنٹہ ۱۱ منٹ - فرق نصف النہار (۲ منٹ) = ۳ گھنٹہ ۹ منٹ + فرق طول البلد (۲۰ منٹ) = ۳ گھنٹہ ۲۹ منٹ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

لاہور میں وقت صبح صادق :

سوال : ۱۷ مئی کو لاہور میں صبح صادق کتنے بجے ہوگی ؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

لاہور میں ۱۷ مئی کو صبح صادق ۳ بجکر ۲۹ منٹ پر ہوگی، اس کا عمل مندرجہ ذیل ہے،
ج = درجات بعد شمس از نصف النہار (۱۰.۵) + عرض البلد (۳۳/۳۱) = $33/31 = 139/33$ - میل
موافق (۲۴/۱۹) = $112/9 = 2 \div 58/35 = 10.5$ ، ن = $58/35 = 1.65$ ، ۲۵/۴۹، لوک جب ن
(۱۱۹۳۱) + لوک جب ج - ن (۸۵۹۹) = ۱۷۹۴۱، جم میل (۹۴۴۶) + جم عرض (۱۳۰۶) = ۱۰۷۴۵۲
۱۷۹۴۱، ۱۷۹۴۵۲ = $2 \div 8858 = 179.29$ = ۱۷۹۴۲۹ = $2 \times (15 - 61) = 15 - 61$
۱۲۶/۳۰ (ق) = ۸ گھنٹہ ۱۰ منٹ، مقامی نصف النہار (۵۶/۱۱) + فرق طول (۳/۰) =
۵۹/۱۱ - ۱۰/۸ = ۴۹/۳ صبح صادق، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳ ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ

قول شفق احر مفتی بہ ہے :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء کرام درین مسئلہ کہ صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک شفق سے

مراد حمرت ہے اور امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شفق ابیض۔ فتویٰ کس قول پر ہے ؟
 بیّنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

مفتی بہ قول کے مطابق غروب شفق احمر پر مغرب کا وقت ختم ہو کر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے، حضرت امام رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی آخری قول یہی ہے اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ بھی اسی کے قائل ہیں۔ قال فی شرح التنویر وقت المغرب منہ الی غروب الشفق وهو الحمرۃ عندہما وبہ قالت الثلاثۃ والیہ رجع الامام کما فی شروح المجمع وغیرہا فكان هو المذهب و قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله الیہ رجع الامام) ای الی قولہا الذی ہو روایۃ عنہ ایضا و صرح فی المجمع بان علیہا الفتویٰ۔ وردہ المحقق فی الفتح بانہ لا یساعده روایۃ ولا درایۃ الخ وقال تلمیذہ العلامة قاسم فی تصحیح القدوری ان رجوعہ لم یتثبت لما نقلہ الکافۃ من لدن الائمۃ الثلاثۃ الی الیوم من حکایۃ القولین ودعوی عمل عامۃ الصحابۃ بخلافہ خلاف منقول قال فی الاختیار الشفق البیاض (الی قولہ) لکن تعامل الناس الیوم فی عامۃ البلاد علی قولہما وقد ایدہ فی النہر تبعاً للنقایۃ والوقایۃ والدرر والاصلاح ودرر البحار والامداد والمواہب وشرحہ البرہان وغیرہم مصرحین بان علیہ الفتویٰ وفی السراج قولہما اوسع وقولہ احوط واللہ اعلم (رد المحتار ص ۳۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۹ / محرم ۱۲۸۶ھ

بوقت طلوع نماز فجر صحیح نہیں :

سوال : فجر کی نماز میں طلوع آفتاب کے وقت پڑھی گئی تو نماز واجب الاعدادہ ہے یا نہیں ؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

عین طلوع آفتاب کے وقت نماز شروع کرنے سے نماز منعقد ہی نہیں ہوتی اور اگر طلوع آفتاب سے پہلے شروع کی اور درمیان میں طلوع ہو گیا تو نماز باطل ہو جاتی ہے لہذا یہ نماز صحیح نہیں ہوتی، قضا فرض ہے۔ قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ واعلم ان الاوقات المکروہۃ نوعان الاول الشروق والاستواء والغروب والثانی ما بین الفجر والشمس وما بین صلوة العصر الی الاصفر فالنوع الاول لا یتعقد فیہ شیء من الصلوات التی ذکرناہا اذا شرع بہا فیہ وتبطل

ان طرأ علیہا الاصلوۃ جنازۃ حضرت فیہا الخ (رد المحتار ص ۳۴۶ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۱۰ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ

نماز فجر وعصر میں طلوع وغروب کا حکم :

سوال : اگر صبح کی نماز پڑھتے پڑھتے آفتاب طلوع ہو جائے یا عصر کی نماز پڑھتے پڑھتے غروب ہو جائے تو کیا فجر وعصر کی نماز ادا ہو جائے گی ؟ بتینوا تو جبروا

الجوابُ بِاسْمِ مُلَہِمِ الصَّوَابِ

عصر کی نماز ہو جائے گی فجر کی نہیں ہوگی۔ قال فی التنبیہ وکروہ صلوۃ (الی قولہ) الا عصر یومہ،
وفی الشرح فلا یکرہ فعلہ لادائہ کما وجب بخلاف الفجر، وفی الشامیۃ ای فانہ لا یؤدی فجر یومہ وقت
الطلوع لان وقت الفجر کلہ کامل فوجبت کاملۃ فتبطل بطروا الطلوع الذی ہو وقت فساد
(رد المحتار ص ۳۴۶ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

نماز فجر ابتداء پر طلوع تک پڑھی جاسکتی ہے :

سوال : فجر کی نماز اگر جماعت سے نہ پڑھی ہو اور ایسے وقت مسجد میں پہنچے کہ سورج نکلنے والا ہے تو گھڑی کے اعتبار سے سورج نکلنے سے کتنی دیر پہلے چھوڑ دی جائے ؟ بتینوا تو جبروا۔

الجواب بِاسْمِ مُلَہِمِ الصَّوَابِ

اگر نقشہ کسی مستند شخص کا تیار کیا ہوا ہو تو اس میں دئے ہوئے وقت طلوع سے دو تین منٹ
قبل ہی نماز فجر سے فارغ ہو جانے کی کوشش کرنا چاہئے، اگر ٹھیک اس وقت تک فارغ ہوا تو بھی
نماز صبح ہوگئی، فقط واللہ تعالیٰ اعلم
بوقت طلوع سجدہ تلاوت :

سوال : مکرم و محترم جناب مولوی جیل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ شاید جناب کو یاد ہو کہ دوران قیام کراچی میں نے دریافت کیا
تھا کہ اوقات ممنوعہ نماز میں سجدہ تلاوت کا کیا حکم ہے اور جناب نے فرمایا تھا کہ اگر سجدہ تلاوت تازہ
ہے تو ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے۔ یعنی اوقات ممنوعہ صلوٰۃ میں ادائیگی کی اجازت ہے۔

ہماری مسجد میں یہ سوال اٹھا اور ایک صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے تحقیق کی ہے کہ دوران طلوع
آفتاب سجدہ ادا نہ کیا جائے۔ یہ سوال یوں پیدا ہوا کہ بعد نماز صبح مسجد میں درس قرآن ہو رہا تھا ایک آیت

سجدۃ تلاوت کی گئی، اس وقت طلوع ہو رہا تھا یا وقت طلوع بالکل قریب تھا۔ ازراہ کرم مطلع فرمائیں کہ صحیح دین کیا ہے۔ آیا تازہ سجدۃ تلاوت ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے یا کوئی قید ہے کہ فلاں وقت ادا نہ کیا جائے۔

جواب از جامعہ اشرفیہ لاہور

مُبَسِّلاً وَمُحَدِّلاً وَمُتَّعِلًا وَمُسَلِّماً، بحرم ص ۲۹ ج ۱ و منع عن الصلوٰۃ وسجدۃ التلاوة و صلوٰۃ الجنائزۃ عند الطلوع والاستواء والغروب الخ۔ و اراد بسجدۃ التلاوة و صلوٰۃ الجنائزۃ ما وجبت قبل هذه الاوقات اما اذا تلاها فيها او حضرت الجنائزۃ فيها فادها فانه يصح من غير كراهة۔ اذا وجب بالتلاوة والحضور وظاهر التسوية بين صلوٰۃ الجنائزۃ وسجدۃ التلاوة انه لو حضرت الجنائزۃ في غير مكروه فاخرها حتى صلاها في الوقت المكروه فانها لا تقصر وتجب اعادتها كسجود التلاوة۔

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سجدۃ تلاوت اگر تازہ ہو یعنی وقت مکروہ میں تلاوت سے وجوب آیا ہو تو وقت مکروہ میں اس کا ادا کرنا جائز ہے اور اگر وقت مکروہ سے پہلے وجوب آیا ہو تو وقت مکروہ میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر ادا کیا تو اس کا اعادہ واجب ہوگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

عزیز الرحمن نائب مفتی جامعہ شرفیہ، نیلا گنبد لاہور

۱۹ جادی الاولیٰ ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح - جمیل احمد عفا عنہ

خط بندہ رشید احمد بنام مفتی جمیل احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی زیدت عنایتکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج سامی بخیر ہوں گے، آنجناب کا ایک افتاء نظر سے گذرا جس میں تحریر ہے کہ شروق وغروب اور استواء کے وقت سجدۃ تلاوت حاضر جائز ہے استدلال میں بھرکی یہ عبارت ہے: اما اذا تلاها فيها او حضرت الجنائزۃ فيها فادها فانه يصح من غير كراهة۔ بندہ کی رائے ناقص یہ ہے کہ آپ کے فتویٰ میں جواز سے مراد جواز مع الكراهۃ التثريبیہ ہے اور بھر کے جزیئہ "من غير كراهة" سے کراہت تحریمیہ کی نفی مقصود ہے۔ قال فی العلایۃ فلو وجبتا فيها لم یكره فعلهما ای تحریماً و فی التحفۃ الافضل ان لا تؤخر الجنائزۃ، و فی الشامیۃ (قوله ای تحریماً) افاد ثبوت الكراهۃ التثريبیۃ، و ایضاً فیها تحت قوله (و فی التحفۃ) فثبتت كراهۃ التثريبیۃ فی سجدۃ التلاوة

دون صلوٰۃ الجنائزۃ (رد المحتار ص ۳۴ ج ۱) اس سے معلوم ہوا کہ جن حضرات نے کراہت کی نفی فرمائی ہے اس سے مراد کراہت تحریمیہ کی نفی ہے نہ کہ تنزیہیہ کی، خود علامہ شامی نے بھی بحث مذکور سے قبل او علی جنازۃ کے تحت والا فلا کراہۃ لما سید کرہ الشارح میں کراہت تحریمیہ کی نفی کی ہے اور پھر قول شارح کے تحت علامہ شامی نے کراہت تنزیہیہ کو ثابت کیا ہے کما قد منا، اور عالمگیری میں خلاصہ سے نقل کیا ہے کہ سجدہ تلاوت میں تاخیر افضل ہے

ہر کیف اس سے متعلق رائے سامی سے مطلع فرما کر ممنون و سرشار ہیں۔ اور ماہ مقدس کی مبارک سلامت میں دعا بخیر سے فراموش نہ فرمائیں احسان ہوگا۔ فقط والسلام علیکم

رشید احمد عفا اللہ عنہ

غزہ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ

جواب از مفتی جمیل احمد صاحب

محترم و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جزاک اللہ راجح و قویٰ تنزیہی ہونا ہی ہے، اسی کو فتویٰ میں لکھنا تھا احتیاط بخفی اسی میں ہے کیونکہ جیسے بعض حضرات نے خلاف افضل کہا ہے بعض نے مکروہ تحریمی بھی کہہ دیا خیر الامور اوسطها بھی رہا۔ عالمگیری نے غیر افضل کہا ہے لکن الافضل التأخیر فیہا۔

خط اصل سائل بنام حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

مکرم محترم جناب مفتی صاحب قبلہ زاد مجدد،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ باعث تحریر یہ ہے کہ سجدہ تلاوت ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے یا اوقات ممنوعہ صلوٰۃ میں ادا نہ کیا جائے۔ مولوی جمیل احمد صاحب مفتی مدرسہ شرفیہ لاہور سے میں نے دریافت کیا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر سجدہ تلاوت نازم ہے تو ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے میں مطمئن ہو گیا تھا میں نے اپنے قلب میں یہ سمجھا کہ صلوٰۃ جنازہ اور سجدہ میں فرق نہیں دوسرے حضرت تھانوی کا ایک ارشاد آیا کہ جب میں نے آپ کو اپنے معمولات لکھے تھے تو یہ بھی تحریر کیا تھا کہ علاوہ صبح اور عصر کی نماز کے ہر نماز فرض کے بعد میں سجدے میں فلاں فلاں آیات قرآنی پڑھتا ہوں اور دعا مانگتا ہوں اس پر حضرت نے خط کھینچ کر حاشیہ پر تحریر فرمایا کہ سجدہ شکر صبح اور عصر کے بعد بھی جائز ہے۔ ہماری مسجد میں بعد نماز صبح درس قرآن ہو رہا تھا طلوع کا وقت تھا کہ ایک آیت سجدہ تلاوت کی گئی۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ طلوع کے وقت سجدہ تلاوت خواہ تازہ

ہوا دا نہیں کرنا چاہئے۔ ازراہ کرم مطلع فرمایا جائے کہ صحیح دین کیا ہے سجدہ تلاوت تازہ ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے یا کوئی قید ہے۔ اگر ہے تو کیا؟

جواب از دارالعلوم کراچی

فتاویٰ عالمگیری میں ہے تین ساعتیں ہیں جن میں فرض نماز اور جنازہ کی نماز اور تلاوت کا سجدہ جائز نہیں اول سورج نکلنے وقت دوم ٹھیک دوپہر کے وقت سوم سورج ڈوبتے وقت اگے خلاصہ سے نقل کیا ہے یہ حکم اس وقت ہے کہ جب جنازہ کی نماز اور تلاوت کا سجدہ ایسے وقت میں واجب ہوئے ہوں کہ اس وقت ان کا کرنا مباح تھا اور پھر اس وقت تک اس کی تاخیر کی تو وہ اس وقت میں قطعاً جائز نہیں لیکن اگر ایسے وقت میں واجب ہوئے اور ایسے وقت ان کو ادا کیا تو جائز ہے اس لئے کہ جیسا ان کے وجوب میں نقصان تھا ویسا ہی ان کی ادا میں نقصان ہے یہی السراج الودیع، کافی اور تبیین میں لکھا ہے لیکن سجدہ تلاوت میں تاخیر افضل ہے اور جنازہ کی نماز میں تاخیر مکروہ ہے۔ مولوی مفتی جمیل احمد صاحب کا فرمانا بالکل صحیح ہے فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم

احقر الانام محمد صابر عفی عنہ

نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱ نانک وارہ

۱۱ ۵/۸ھ

الجواب صحیح - بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ

۲۳ ۵/۸ھ

خط بندہ رشید احمد بخدمت حضرت مفتی محمد شفیع صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشفق المکرم زیدت عنایتکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج سامی مع انجیر ہوں گے۔ مفتی محمد صابر صاحب کا لکھا ہوا ایک فتویٰ جس پر آنحضرت کے بھی دستخط ہیں ارسال خدمت ہے اس پر چند اشکالات ہیں۔

① وقت طلوع میں سجدہ تلاوت حاضره کو جائز اور تاخیر کو افضل لکھا ہے۔ اس میں مناسب تھا کہ وقت طلوع میں کراہت تنزیہیہ کی تصریح فرمادی جاتی۔ قال فی العلائق فلو وجبتا فیہا لم یکرہ فعلہما ای تحریمہما۔ وفی

الثامیۃ (قوله ای تحریمًا) افاد ثبوت الکراہۃ التنزیہیۃ وایضا فیہا تحت (قوله وفی التحفۃ) ثبت

کراہۃ التنزیہ فی سجدۃ التلاوة دون صلوۃ الجنائزۃ الخ (رد المحتار ص ۳۴ ج ۱)

(۲) سوال میں منقول عبارت "سجدة شکر صبح اور عصر کے بعد بھی جائز ہے" سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نماز کے بعد سجدة جائز ہے۔ حالانکہ یہاں دو جدا گانہ مسئلے ہیں

- (۱) نماز کے بعد اسی مقام پر سجدة کرنا۔ یہ بہر حال مکروہ تحریمی ہے خواہ کسی نماز کے بعد ہو۔
 - (۲) فجر اور عصر کے بعد وقت مکروہ للنوافل میں سجدة شکر کرنا جو نماز سے متصل نہ ہو۔ یہ سجدة صحیح ہو جائے گا مگر کراہت تحریمیہ کیساتھ۔ قال فی الشامیۃ تحت (قوله لا شکر) فتحصل من کلام النہر مع کلام القنیۃ انها تصح مع الکراہۃ ای لانہا فی حکم النافلۃ۔ ثم قال فی النہر عن المعراج واما ما یفعل عقب الصلوۃ من السجدة فمکروہ اجماعاً لان العوام یعتقدون انها واجبۃ (رد المحتار ج ۱)
- غرضیکہ مسائل ذیل میں بندہ کی رائے یہ ہے :-

- (۱) وقت طلوع، غروب اور استوار میں سجدة تلاوت حاضرہ مکروہ تنزیہی ہے۔
- (۲) نماز کے بعد متصل سجدة شکر مکروہ تحریمی ہے خواہ کوئی نماز ہو۔ البتہ اگر خلوت میں احیاناً سجدة کرے عادت نہ بنائے اور اس کو سنت نہ سمجھے تو مضائقہ نہیں۔
- (۳) بعد عصر اور بوقت فجر سجدة شکر مکروہ تحریمی ہے اگرچہ نماز کے بعد متصلاً نہ ہو۔ اس سے متعلق اپنی رائے سامی سے مطلع فرمائیں۔

رمضان المبارک میں دعواتِ مخصوصہ کی درخواست ہے، سخت محتاج ہوں۔ فقط والسلام علیکم

رشید احمد عفا اللہ عنہ

غرة رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ

جواب از حضرت مفتی محمد شفیع صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جوابات صحیح ہیں، آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اور اپنے لئے دعا کا طالب ہوں۔

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ

از دارالعلوم کراچی ۱۲/۹/۸۴ھ

بعد نماز عصر سجدة تلاوت جائز ہے :

سوال : ایک شخص بعد نماز عصر تلاوت کر رہا ہے درمیان میں سجدة تلاوت آگیا کیا وہ عصر اور مغرب کے درمیان سجدة تلاوت کر سکتا ہے ؟ بتیو تو جروا

الجواب باسم ملهم الصواب

جائز ہے، البتہ دھوپ پھکی پڑ چکی ہو تو مکروہ تنزیہی ہے، یہ حکم تلاوتِ حاضرہ کا ہے، اگر غیر مکروہ وقت میں تلاوت کی ہو تو اوقاتِ مکروہہ (طلوع، غروب، نصف النہار) میں سجدہ تلاوت مکروہ تحریمی ہے، نمازِ جنازہ کا بھی یہی حکم ہے، البتہ جنازہ وقتِ مکروہہ ہی میں تیار ہوا ہو تو اسی وقت نماز پڑھ لی جائے، اس میں سجدہ تلاوت حاضرہ کی طرح کراہت تنزیہیہ نہیں، قال فی التویر بعد صلاة فجر وعصر لا یکره قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة (رد المحتار ص ۳۲ ج ۱) وایضاً فیہ وکرہ صلاة ولو علی جنازة وسجدة تلاوة وسهوم مع شروق واستواء وغروب الا عصر یومہ (الی قولہ) وسجدة تلاوة وصلاة جنازة تلیت فی کامل وحضرت قبلہ فی الشرح لوجوبہ کاملًا فلا یتأدی ناقصًا فلو وجبت فیہا لم یکره فعلہا ای تحریمًا و فی التحفة الافضل ان لا تؤخر الجنازة وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ ای تحریمًا) افاد ثبوت الکراہة التزیہیة، وقال تحت (قولہ و فی الحقہ) فثبت کراہة التزیہ فی سجدة التلاوة دون صلاة الجنازة (رد المحتار ص ۳۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰ ربيع الاول ۱۳۹۳ھ

اوقاتِ مکروہہ میں نمازِ جنازہ :

سوال : نمازِ جنازہ کن کن اوقات میں مکروہ ہے ؟ بیٹو اتوجروا،

الجواب باسم ملهم الصواب

اگر جنازہ پہلے سے تیار تھا تو طلوع، غروب اور نصف النہار کے وقت اس پر نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر اسی وقت تیار ہوا تو کوئی کراہت نہیں اسی وقت نماز پڑھ لی جائے مؤخر نہ کی جائے، البتہ سجدہ تلاوت حاضرہ مکروہ تنزیہی ہے قال فی التویر وکرہ صلوٰۃ ولو علی جنازة وسجدة تلاوة وسهوم مع شروق واستواء وغروب الا عصر یومہ (الی ان قال) وسجدة تلاوة وصلاة جنازة تلیت فی کامل وحضرت قبلہ، و فی الشرح لوجوبہ کاملًا فلا یتأدی ناقصًا فلو وجبت فیہا لم یکره فعلہا ای تحریمًا و فی التحفة الافضل ان لا تؤخر الجنازة و فی الحاشیة تحت (قولہ و فی التحفة الخ) فثبت کراہة التزیہ فی سجدة التلاوة دون صلوٰۃ الجنازة (رد المحتار ص ۳۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹ صفر ۱۳۹۳ھ

نصف النہار شرعی و عرفی کی پہچان اور ان کے احکام :

سوال : نصف النہار شرعی اور نصف النہار عرفی سے کیا مراد ہے اور ان کے نکالنے کا کیا قاعدہ ہے۔ روزے کی نیت کس وقت تک کی جائے اور نماز نصف النہار سے کس قدر پہلے اور بعد تک نہ پڑھی جائے بیٹھا تو جبراً

الجواب باسم ملہم الصواب

نصف النہار شرعی صبح صادق سے لیکر غروب تک کے کل وقت کا نصف ہے اور نصف النہار عرفی سے مراد طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب تک کے کل وقت کا نصف ہے۔ یہ وقت استوار معلوم کرنے کا تقریبی طریقہ ہے جو تقریباً چالیس عرض البلد تک کارآمد ہے، بالکل صحیح نصف النہار معلوم کرنے کے تحقیقی قاعدے جو ہر جگہ کام دیتے ہیں میری کتاب ارشاد العابدین ملاحظہ ہوں، نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا آسان قاعدہ یہ ہے کہ صبح صادق کی ابتداء سے طلوع آفتاب تک جتنا وقت ہو اس سے آدھا وقت نصف النہار عرفی کے وقت سے کم کر دیا جائے مثلاً صبح صادق کا کل وقت ایک گھنٹہ ہو تو نصف النہار عرفی سے آدھا گھنٹہ پہلے نصف النہار شرعی ہوگا، اردو میں مساک کی کتابوں میں نصف النہار عرفی سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل نصف النہار شرعی بتایا گیا ہے، اس میں تین طرح سے تسامع ہوا ہے۔

① صبح کاذب کو صبح صادق قرار دیا گیا ہے، اس غلطی کی پوری تفصیل میری کتاب "صبح صادق" میں ہے۔

② ہر موسم اور ہر مقام کے لئے ایک ہی معیار متعین کر دیا ہے، حالانکہ ہر مقام اور ہر موسم میں یہ

وقت مختلف ہوتا ہے۔

③ نصف النہار عرفی سے صبح کاذب کے کل وقت کے برابر کم کیا گیا ہے حالانکہ صبح صادق کے

کل وقت کا نصف کم کرنا چاہئے۔

روزے کی نیت نصف النہار شرعی سے قبل کرنا ضروری ہے اور کراہت نماز میں نصف النہار عرفی معتبر ہے۔ علامہ برجندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح نقایہ میں اس پر اشکال ظاہر فرمایا ہے کہ نصف النہار عرفی کا وقت ممتد نہیں اس لئے اس میں نماز متصور ہی نہیں ہو سکتی تو اس سے نہی صحیح نہیں، اس بنا پر بعض حضرات نے نصف النہار شرعی سے لیکر نصف النہار حقیقی تک پورے وقت کو نماز کے لئے مکروہ قرار دیا ہے مگر بندہ کے خیال میں صرف اس اشکال کی وجہ سے نصف النہار شرعی مراد لینے کی گنجائش نہیں، جبکہ کسی ایک حدیث سے بھی اس کی تائید نہیں ہوتی بلکہ جمیع احادیث نصف النہار عرفی پر دلالت کرتی ہیں اشکال مذکور کے متعدد جواب ہو سکتے ہیں،

① اگرچہ اس وقت میں پوری نماز متصور نہیں ہو سکتی مگر مقصد یہ ہے کہ نماز کا کوئی جزر بھی اس وقت میں واقع نہ ہو یا یہ جواب خود علامہ برجنڈی نے بھی دیا ہے (رد المحتار ص ۳۴۳ ج ۱)

② مرکز شمس کی بجائے اس کے پورے جرم کا اعتبار ہے کما فی حدیث عبد اللہ الصناہجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھاذا استوت قارنہا فاذا زالت فارقہا (موطا مالک ص ۲) دائرة نصف النہار سے محیط شمس کا ایک کنارہ گزرنے سے لیکر دوسرا کنارہ گزرنے تک بروئے حساب دو منٹ آٹھ سیکنڈ صرف ہوتے ہیں، اتنے وقت میں نماز متصور ہو سکتی ہے،

③ احکام شرعیہ کا مدار حسابات ریاضیہ پر نہیں بلکہ مشاہدہ پر ہے اور مشاہدہ میں استواء قارن سے زوال و نارق تک، تقریباً دس منٹ کی تخمین ہے لہذا نقشوں میں دئے ہوئے وقت زوال سے پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد نماز نہیں پڑھنا چاہئے۔ دیویدہ ما نقلہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ عن الطحاوی فی تفسیر قول شارح التئویر (وقت الظہر من زوالہ ای میل ذکاء عن کبد السماء) ای وسطہا بحسب ما یظہر لنا (رد المحتار ص ۳۲۲ ج ۱) تعلیل کراہت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، نماز کی طرح عبادت شمس بھی آن واحد میں تو متصور نہیں ہو سکتی، ظاہر ہے کہ عبدة الشمس استواء بحسب مشاہدہ ہی کو وقت عبادت قرار دیتے ہونگے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ

رمضان میں نماز مغرب میں تاخیر کرنا :

سوال : ماہ رمضان میں مغرب کی نماز میں ۵ منٹ تاخیر کرنا اس خیال سے کہ لوگ افطار کے جماعت میں شامل ہو جائیں تو ایسا کرنا شرعاً جائز ہے ؟ بینوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اصل جواب تو یہ ہے کہ نماز مغرب میں اتنی تاخیر کرنا جس میں دو رکعت ادا کی جا سکیں بالاتفاق بلا کراہت جائز ہے اس سے زیادہ تاخیر میں اختلاف ہے عند البعض بلا کراہت جائز ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے، البتہ اتنی تاخیر کہ ستارے بکثرت چمکنے لگیں بالاتفاق مکروہ تحریمی ہے رمضان میں اگر بھوک لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پندرہ بیس منٹ تک تاخیر میں کوئی مضائقہ نہیں، اس لئے کہ یہ تاخیر زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے اور بھوک کی حالت میں کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، لہذا کھانے سے فارغ ہو کر اطمینان و فراغ قلب کے ساتھ نماز پڑھنا چاہئے

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۶ رجب سنہ ۱۴۰۹ھ

نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وقت نکل چکا تھا :

سوال : بکرنے خبر کی نماز ادا کی نیت سے ادا کی حالانکہ اس وقت سورج نکل چکا تھا لیکن ابر کی وجہ سے بکر کو معلوم نہیں تھا ایسی حالت میں نماز ہو گئی یا نہیں ؟ بتینواتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر مکروہ وقت ختم ہونے سے قبل نماز شروع کی گئی تو صحیح نہیں ہوئی اور اگر اس کے بعد شروع کی ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر وقتی فجر کی نیت کی تھی تو نماز نہیں ہوئی اور اگر آج کی فجر کی نیت تھی تو صحیح ہو گئی قال فی التنبیہ ولونوی ظہر الوقت فلو مع بقائه جاز ولو مع عدمه وهو لا یعلمه لا، و فی الشرح فالاولی نیتہ ظہر الیوم لجوازہ مطلقاً، و فی الحاشیۃ (قوله وهو لا یعلمه) اعلی لا یعلم خروجہ ومفہومہ انه لو علم یصح کما قد مناه عن الشر بن لالیۃ (رد المحتار ص ۴۹۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶ رجب سنہ ۱۲۸۵ھ

اوقات نماز کی تعیین گھنٹوں سے ممکن نہیں :

سوال : محترم مولانا مفتی رشید احمد صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دارالعلوم کراچی سے ایک سوال لکھ کر دریافت کیا تھا انہوں نے آپ کی طرف رجوع کی ہدایت فرمائی ہے، نفل سوال مع جواب روانہ کر رہا ہوں امید ہے کہ آپ میری رہنمائی فرمائیں گے، اپنے سوال کی مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ جس طرح غروب آفتاب کے ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد تک مغرب کا وقت رہتا ہے اور اس کے بعد نماز عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور یہ وقفہ ایک گھنٹہ اور بیس منٹ ہر موسم میں یکساں رہتا ہے، اسی طرح عصر کی نماز کا وقت بھی غروب آفتاب سے دو گھنٹے پہلے شروع ہوتا ہے یا ایسا ہی صحیح وقفہ معلوم ہو جائے تو عصر کی نماز کا وقت مقرر کرنا آسان ہو جائے گا، مزید اگر یہ معلوم ہو جائے کہ طلوع آفتاب سے قبل ایک گھنٹہ تیس منٹ (یا تحقیق کے بعد جو وقفہ بھی معلوم ہو) صبح صادق ہوتی ہے، اور یہ وقفہ بھی ہر موسم میں یکساں ہوتا ہے تو طلوع وغروب آفتاب سے فجر، عصر، مغرب اور عشاء کے صحیح اوقات معلوم کرنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے اور ظہر کی نماز کے وقت کی بھی نصف النہار سے صحیح تعیین ہو سکتی ہے لہذا بعد تحقیق آپ مجھے مطلع فرمائیں کہ ایسا کوئی قاعدہ کلیہ ممکن ہے یا نہیں ؟ بتینواتوجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

صبح صادق کی ابتداء سے طلوع آفتاب تک اور غروب آفتاب سے غروب شفق تک اسی طرح ابتداء

عصر سے غروب آفتاب تک کے اوقات گھنٹوں سے متعین کرنا ممکن نہیں مختلف موسموں میں میل شمس کے اختلاف کی وجہ سے ان اوقات کی مقدار مختلف ہوتی ہے، نیز اختلاف عرض البلد کی وجہ سے بھی مقدار متفاوت ہوتی ہے، فن سے ناواقف بعض لوگوں نے کچھ اس قسم کے قواعد لکھے ہیں جو قطعاً غلط ہیں، زیادہ سے زیادہ ان کی تاویل یہ کی جاسکتی ہے کہ انہوں نے (۱) کسی خاص علاقے میں (۲) خاص ایام میں (۳) تقریبی حساب لگالیا، اور فن سے ناواقفیت کی وجہ سے اسے قاعدہ کلیہ ہر مکان اور ہر زمان کے لئے سمجھ لیا، تخریج اوقات اور سمت قبلہ سے متعلق بندہ کے ”دور سائے“ ارشاد العابد صبح صادق ہیں ممکن ہے کہ آپ ان سے کچھ استفادہ کر سکیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرة شعبان ۱۳۹۹ھ

اوقات نماز کے نقشے :

سوال : ایک نقشہ یہاں مولانا مظہر اللہ شاہ نقش بندی شاہی امام مفتی مسجد فتح پوری دہلی سے تیار کرایا ہوا اوقات نماز طلوع وغروب وغیرہ کا پورے سال کا اور ایک نقشہ ویسا ہی مولوی محمد دین صاحب کتب خانہ اشرفیہ راولپنڈی کی طرف سے مسجد میں آویزاں ملتا ہے ایک دفعہ آپ کی تحریر سے اس نقشہ میں کچھ فرق ظاہر فرمایا گیا تھا (جب کہ ان دونوں نقشوں میں بھی کہیں کہیں فرق پایا جاتا ہے یعنی سب اوقات ایک دوسرے کے برابر نہیں) سو دریافت طلب امر یہ ہے کہ جناب نے کون سے نقشہ کے متعلق عدم اطمینان کا اظہار فرمایا تھا، بعض اوقات اول الذکر کے طلوع وغروب وغیرہ واقع کے مطابق ظاہر ہوئے ہیں یا دونوں نقشے جناب والا کی خدمت میں بھیج کر تحقیق کی جائے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

آج تک جتنے نقشے بھی شائع ہوئے ہیں ان سب میں صبح صادق اور عشاء کے اوقات غلط ہیں ایک بنیادی غلطی کی وجہ جس کی تفصیل بندہ کے رسالہ ”صبح صادق“ میں ہے، بقیہ اوقات سے متعلق نقشہ دیکھ کر کچھ عرض کر سکتا ہوں، لیپ کے ایک سال سے لیکر لیپ کے دوسرے سال تک چار سال میں طلوع وغروب وغیرہ کے اوقات ایک ڈیمنٹ تک متفاوت ہوتے ہیں لہذا دائمی نقشہ مرتب کرنے کے لئے اس تفاوت کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے اسی لئے نقشے آپس میں متفاوت ہو جاتے ہیں اس سے کوئی مفر نہیں البتہ لیپ کے سال کو نقشہ کی بنیاد بنایا جائے تو اوقات میں احتیاط کا پہلو نکلتا ہے، بہر کیف ہر نقشے پر تین چار منٹ تک احتیاط کی تنبیہ لکھنا لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۶ / ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

نماز فجر کا وقت مستحب :

سوال : فقہاء نے نماز صبح کا مستحب وقت وہ بتایا ہے کہ جب اجالا ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ سنت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ عادت نماز بطریقہ سنت ممکن ہو، اگر کسی مسجد میں وَالشَّاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ فِي الرُّكْعَةِ الْاُولٰی وَالطَّارِقِ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ پڑھنا عادت ہو تو پھر صبح کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ اعادہ نماز بالسورین المذكورین ممکن ہو یا ایسے وقت نماز شروع کریں کہ اعادہ نماز بطریق مسنون طوال مفصل سے ممکن ہو، بیٹنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

یہ عادت سنت کے خلاف ہے نماز ایسے وقت شروع کی جائے کہ اس میں قرأت مسنونہ کرنے کے بعد اگر فساد کی صورت پیش آجائے تو بطریقہ مسنونہ اعادہ کر سکیں، تجربہ سے ثابت ہوا کہ طلوع آفتاب سے تقریباً آدھا گھنٹہ قبل قاعدہ مذکورہ کے مطابق نماز ہو سکتی ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹ محرم ۱۴۵ھ

طلوع کے بعد اور غروب سے قبل مکروہ وقت کی مقدار :

سوال : طلوع آفتاب سے کتنی دیر بعد اور غروب آفتاب سے کتنی دیر پہلے نماز پڑھنا جائز ہے اور کیا وقت کی کوئی ایسی مقدار مقرر ہے جو ہر جگہ معتبر ہو، کوئی ایسا ضابطہ تبادیا جائے جو پوری دنیا میں ہر جگہ کام آ سکے، میں اس کے مطابق ٹورنٹو دکنیڈا کا نقشہ بنانا چاہتا ہوں۔ بیٹنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اس بارہ میں اصل ضابطہ جو پوری دنیا کے لئے کارآمد ہے وہ یہ ہے کہ جب تک آفتاب طلوع کے بعد اس کیفیت پر رہے کہ اس کو دیر تک دیکھنے میں آنکھوں کو دشواری اور حیرگی نہ ہو اس وقت تک نماز پڑھنا جائز نہیں، اسی طرح عصر میں جب یہ کیفیت ہو جائے نماز مکروہ ہے الا عصر یومہ اگر یہ معیار اس وقت صحیح ہو گا جب مطلع پر ابر اور غبار وغیرہ نہ ہو ورنہ کیفیت مذکورہ عوارض کی وجہ سے بہت دیر تک حتیٰ کہ بعض ایام میں دوپہر تک رہتی ہے اور بعض علاقوں میں دن بھر آفتاب کی روشنی میں تیزی نہیں آتی، ایک دوسرا معیار بھی فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا ہے وہ یہ کہ جب آفتاب طلوع کے بعد افق سے ایک رُح (نیزہ) کی مقدار بلند ہو جائے تو نماز پڑھنا درست ہے اسی طرح عصر کے بعد جب آفتاب کی بلندی افق سے ایک رُح کی مقدار سے کم ہونے لگے تو نماز درست نہیں (الا عصر یومہ) رُح کی مقدار بارہ بالشت ہے۔ قال العلّاء فی بیان وقت العصر ما لم یتغیر ذکاء بنان

لا تحار العين فيها في الاصح وقال ابن عابدين رحمه الله تعالى صححه في الهداية وفي الظهيرية ان المكنه اطالة النظر فقد تغيرت وعليه الفتوى وفي النصاب وغيره وبه نأخذ وهو قول ائمتنا الثلاثة و مشايخ بلخ وغيرهم كذا في الفتاوى الصوفية (الى قوله) وقيل حد التغيران يبقى للغروب اقل من رمح وقيل ان يتغير الشعاع على المحيطان كما في الجوهرية ابن عبد الرزاق (رد المحتار ص ۳۳ ج ۱) وقال ابن عابدين ايضا (قوله مع شروق) وما دامت العين لا تحار فيها فهي في حكم الشروق كما تقدم في الغروب انه الاصح كما في البصر اقول ينبغي تصحيح ما نقلوه عن الاصل للامام محمد من انه عالم ترتفع الشمس قدر رمح فهي في حكم الطلوع لان اصحاب المتون مشوا عليه في صلوٰۃ العيد حيث جعلوا اول وقتها من الارتفاع ولذا جزم به في الفيض ونورا لا يضلح (رد المحتار ص ۳۳ ج ۱) وقال فيه ايضا لقوله قدر رمح هو اثناعشر شبرا (رد المحتار ص ۳۹ ج ۱) غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل اعتبار آفتاب کی روشنی کا ہے اور قدر رمح سے اسی کی تخمین کی جاسکتی ہے کما یظہر من قول ابن عابدين رحمہ اللہ تعالیٰ وقيل حد التغيران يبقى للغروب اقل من رمح، درایہ بھی تغیر شمس کو معیار قرار دینے کی وجہ معقول ہے اور قدر رمح کو مقصود بالذات قرار دینا غیر معقول ہے الا ان یوجہ بانہ قد یعطى القرب الشیء حکم الشیء فقد روا القرب بما دون الرمح ولكن تقدير الفاصل بين القرب والبعد بالرمح ايضا يحتاج الى وجه، اگر قدر رمح کا مستقل قول ہونا تسلیم کر لیا جائے تو بھی تغیر شمس کا قول راجح ہوگا لکونہ موجہا قدر رمح کی بجائے آفتاب میں تغیر کا معلوم کرنا سہل بھی ہے۔ غرضیکہ اصل اعتبار روشنی کا ہے اگر کبھی فضائی اثر کی وجہ سے روشنی کا اندازہ نہ ہو سکے تو قدر رمح سے اندازہ کیا جائے اصل معیار تو یہی دو ہیں جو ذکر کئے گئے کیونکہ یہ پوری دنیا کے لئے ہیں ان کے پہچاننے میں نہ کسی آلہ کی ضرورت ہے نہ گھڑی کی حاجت ہے، ہر عام و خاص ان کو پہچان سکتا ہے، اسلام کا دین فطرت اور عالمگیر ہونا بھی ایسے ہی معیار کو مقتضی ہے وقت کی کوئی ایسی مقدار متعین نہیں کیجا سکتی جو ہر جگہ چل سکے کیونکہ مختلف مقامات اور مختلف موسموں میں اس وقت کی مقدار کا مختلف ہونا ضروری امر ہے۔ بڑے شہروں میں چونکہ طلوع و غروب کے وقت آفتاب کا مشاہدہ مشکل ہے اس لئے اس کا کوئی معیار متعین کرنے کی ضرورت ہے، چند سال پیشتر ۲۵، ۸ عرض البلد میں بندہ نے دو سکے علماء کی معیت میں مشاہدہ کیا تو طلوع سے دس منٹ بعد اور غروب سے پندرہ منٹ پہلے کا فیصلہ کیا گیا مگر یہ یاد نہیں رہا کہ یہ مشاہدہ کس تاریخ میں کیا گیا تھا اس لئے اس سے کوئی معیار مقرر نہیں کیا جاسکتا، گذشتہ رمضان میں اس مقصد کے لئے بندہ نے مدرسہ محمدیہ نزد ٹنڈو آدم (طول ۶۸، ۴، عرض ۲۵، ۸) کا سفر کیا مگر ابر کی وجہ سے مشاہدہ نہ ہو سکا، بالآخر مولوی محمد صدیق صاحب ہستم مدرسہ محمدیہ کے ذمہ لگایا گیا کہ وہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ ستمبر کو اپنے ساتھ کم از کم

دو اور سمجھدار افراد کو لے کر تین روز تک مسلسل صبح و شام مشاہدات کر کے نتائج تحریر کریں، چنانچہ حسب ہدایت مشاہدات سے ثابت ہوا کہ طلوع سے نو منٹ بعد آفتاب میں معہود تمازت آگئی اور غروب سے تیرہ منٹ قبل مکروہ وقت شروع ہوا، یہ فیصلہ بہت احتیاط سے کیا گیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مکروہ وقت دونوں جانب اس سے بھی کچھ کم تھا، بندہ نے مثلث کروی کے حساب سے وقت مذکور میں آفتاب کا زاویہ ارتفاع معلوم کیا تو نو منٹ = ۱۰°، اور تیرہ منٹ = ۳° و ۲۰'، اس تخریج میں اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ طلوع و غروب کے وقت آفتاب افق سے ۸° و ۱۰° نیچے ہوتا ہے مگر زاویہ ارتفاع افق حقیقی (۹۰°) سے لیا گیا ہے، زاویہ ارتفاع کی تعیین کے بعد ہر مقام اور ہر موسم میں وقت مکروہ کا دائمی نقشہ طیار کیا جاسکتا ہے، چنانچہ زاویہ ارتفاع ۱۰° کے مطابق کراچی میں مارچ اور ستمبر میں طلوع کے بعد نو منٹ اور جون اور دسمبر میں گیارہ منٹ پر مکروہ وقت ختم ہو جاتا ہے اور عصر کا مکروہ وقت زیادہ سے زیادہ غروب سے سولہ منٹ قبل شروع ہو جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۱۳ ر شوال ۱۴۰۹ھ

(کتاب صبح صادق میں مندرج وقت اشراق پر مکروہ وقت ختم ہو جاتا ہے)

مثل ثانی تک تاخیر ظہر میں کراہت کی تحقیق :

سوال : ہمارے فوجی ملازمین کو سردیوں میں دو بجے چھٹی ہوتی ہے مثل اول میں جماعت کے لئے

پہنچنا دشوار ہے امام صاحب غیر ڈیوٹی والے نمازیوں کے ساتھ مثل اول میں نماز پڑھ لیتے ہیں امام صاحب کہتے ہیں کہ ظہر کا وقت اگرچہ مثلین تک بروایت مشہورہ رہتا ہے لیکن مثل اول میں نماز پڑھنا بوجہ مندرجہ ذیل ضروری ہے

- ① سردیوں میں تعجیل مستحب ہے جو کہ مثل اول کا نصف اول ہے (اشعۃ اللمعات ص ۱۵۰ و کفایہ شرح ہدایہ ص ۲۵)
- ② مثل ثانی وقت مختلف فیہ ہے حتیٰ کہ امام ابو حنیفہ کی ایک روایت کے مطابق یہ وقت عصر کا ہے، یہ روایت ہدایہ، درمختار و شامی وغیرہ میں موجود ہے اور ایک روایت کے مطابق یہ وقت مہمل ہے۔

(کبریٰ ص ۲۲۵، شامی ص ۲۵۱، کفایہ ص ۲۵۰ وغیرہ)

نیز رجوع الی المثل ثابت ہے، جیسا کہ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی ص ۲۳۹ ج ۱ میں ہے نعمہ و ثابت بتصریح

جمع من الفقہاء الخ اور فیض الباری شرح بخاری ص ۹۲ ج ۲ میں ہے رجوع الی الامام الخ فی هذه الروایۃ الخ اور موطا امام محمد بن السطور ص ۴ میں ہے قد ذکر جمع من الفقہاء رجوعہ منہ الی المثل،

③ کتب ظاہر الروایۃ میں ظہر کے آخر وقت کی روایت نہیں ملتی و فی البدائع ص ۲۲ ج ۱، ان آخر الوقت لم یذکر

فی ظاہر الروایۃ فاذا خلت هذه الكتب الستة عن ذکر آخر الوقت علم انه لم یجئ فی ظاہر الروایۃ الخ (فیض الباری ص ۱۲۲ ج ۲)

(۴) نورالایضاح میں ہے مع مراعاة الوقت المستحب الخ وفي حاشيته افاد انه لا يجوز التأخير عن الوقت المستحب الى المكروه مطلقاً اه، وفي المخطاوی مثلاً وفي الدر المختار مراعيًا الوقت السند، وفي كتاب الفقه على المذاهب الاربعة مع المحافظة على قدر الفضيلة

(۵) وفي طعن الحموی من الخزائن الوقت المكروه في الظهر ان يدخل في حد الاختلاف واذا ائخره حتى صار ظلاً كل شيء مثله فقد دخل في حد الاختلاف (شامی ص ۲۵۳ و مخطاوی ص ۲۵۳ وغاية الاطلاق ص ۱۹۱) بوجوه من درجہ بالا وغیرہ اعلیٰ را حنف نے فیصلہ یہ فرمایا ہے کہ نماز ظہر مثل اول سے مؤخر نہ کی جائے اور عصر مثل ثانی کے بعد پڑھی جائے، قتال المشایخ ینبغی ان لا یصلی العصر حتى يبلغ المثلین ولا یؤخر الظهر الى ان يبلغ المثل لیخرج من الخلاف فیہا (کبیری ص ۲۲۵ و معناه فی رد المحتار ص ۱ ج ۱ و مرقا الفلاح ص ۱۳۰ و التتقیہ الضروری شرح القدوری ص ۲ و غیرہا) کیا مع مذکورۃ الصدر مجبوری کے اور امام صاحب کے بیان کے دو کسر مثل میں جماعت کا اہتمام کر سکتے ہیں اگر کر سکتے ہیں تو بالذلائل بیان فرمائیں، نیز ہر نمبر کی توثیق یا تردید واضح الفاظ میں تحریر فرمائیں ؟
بتینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

تحقیق مذکور میں دو امور کی وضاحت ضروری ہے،

① حضرت امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا رجوع الی قول المثل اگرچہ منقول عن البعض ہے مگر اس کا ظن غالب نہیں اگر یہ امر غلبہ ظن کے درجہ میں ثابت ہوتا تو مشائخ اس میں اختلاف نہ فرماتے، حالانکہ دونوں اقوال کی مساوی طور پر تسمیح و ترجیح مشائخ سے منقول ہے، ان الادلة تكافأت ولم يظهر ضعف دليل الامام بل ادلته قوية ايضاً كما يعلم من مراجعة المطولات و شرح المنية وقد قال في البحر لا يعدل عن قول الامام الى قولها او قول احدهما الا لضرورة من ضعف دليله او تعامل بخلافه كاللزعة وان صرح المشايخ بان الفتوى على قولها كما هنا، وقال ايضاً وانظر هل اذا لزم من تأخير العصر الى المثنيين فوت الجماعة يكون الاولى التأخير ام لا، والظاهر الاول بل يلزم لمن اعتقد رجحان قول الامام تأمل (رد المحتار ص ۲۳۳ ج ۱) شفق الحمرو ابیض کی بحث کے تحت فتح الملہم میں ہے وما فی الدر المختار ان الامام رجع الى قول صاحبيه فقال العلامة قاسم فی تصحيح القدوری ان رجوعه لم یثبت لما نقله الكافة من لدن الائمة الثلاثة الى اليوم من حكاية القولين ودعوى علم عامة الصحابة بخلافه خلاف المنقول (فتح الملہم ص ۱۹۵ ج ۲)

(۲) مثل ثانی میں نماز ظہر کی کراہت کے قول میں متبادر کراہت تنزیہیہ ہے، اگرچہ مطلق کراہت سے کراہت تحریمیہ ہی مراد ہوتی ہے مگر یہاں مثل ثانی کے قول کی چونکہ ہت سے مشایخ نے تصحیح فرمائی ہے اس لئے کراہت تنزیہیہ متبادر ہے۔

بہر کیف امام کے لئے افضل یہی ہے کہ مثل ثانی بشرع ہونے سے قبل ہی نماز پڑھائے، حکومت پر لازم ہے کہ ملازمین کو مثل اول کے اندر نماز پڑھنے کی اجازت دے، ہدایت - راولپنڈی میں یکم جنوری میں مثل اول دو بجکر اکاؤن منٹ پر ختم ہوتا ہے اور مثل ثانی تین بجکر اکتیس منٹ پر، دوسرے موسم میں اس سے بھی زیادہ دیر تک وقت رہتا ہے لہذا سرکاری دفاتر سے دو بجے چھٹی ہونے کے بعد بھی ہر موسم میں نماز ظہر مثل اول میں جماعت کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

جماعت عصر مثلین سے قبل ہو تو کیا کرے؟

سوال : حرمین شریفین میں نماز عصر کی جماعت مثلین سے قبل ہوتی ہے آیا جماعت ترک کر کے مثلین کے بعد نماز اکیلے پڑھی جائے یا جماعت کے ساتھ؟ بتیو! توجروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

قال فی الشامیۃ وانظر هل اذا لزم من تأخیر العصر الی المثلین فوت الجماعة یكون الاولی التأخیر لا والظاهر الاول بل یلزم من اعتقد رجحان قول الامام تأمل (رد المحتار ص ۳۳ ج ۱) اس سے ثابت ہوا کہ مثلین کے بعد نماز عصر پڑھنا افضل ہے اگرچہ جماعت فوت ہو جائے۔ مگر حکم عام مقامات کے لئے ہے حرمین شریفین کی فضیلت کے پیش نظر وہاں جماعت ترک نہ کی جائے بلکہ مثل ثانی کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جائے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

علامت غروب :

سوال : عام طور پر مشہور ہے کہ جب مشرق کی طرف افق پر سیاہی آجاتی ہے تو اس کو غروب آفتاب کی علامت سمجھا جاتا ہے، حالانکہ مشاہدہ سے ثابت ہوا کہ غروب آفتاب سے کچھ قبل ہی مشرق کی طرف سیاہی نظر آنے لگتی ہے، اس کے بارے میں تحقیق کیلئے ؟

بتیو! توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

غروب آفتاب کی یہ علامت حدیث میں بھی مذکور ہے اذا اقبل الليل من ههنا الیہا اس کی شرح میں حضرت گنگوہی قدس سرہ فرماتے ہیں والعبوة انما هو لارتفاع الظلام من المشرق الی حیث یوانی رأس الرائی (لامع الداری ص ۲۵ ج ۵) یعنی مشرق کی جانب ظلمت کا محض ظہور کافی نہیں بلکہ یہ شرط ہے کہ افق سے بلند ہو کر قیامت رائی سے برابر ہو جائے۔

بندہ نے ایک اور عالم کو بھی ساتھ لیکر اس کا مشاہدہ کیا تو اس کو بالکل صحیح پایا، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲ رمضان ۱۲۹۸ھ

مغرب اور عشاء کے درمیان وقت کی کوئی تحدید نہیں :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مغرب سے عشاء تک کتنا وقت ہونا چاہئے، ہمارے ہاں علماء کرام بعض کہتے ہیں کم سے کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ پر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ پر عشاء کا وقت ہو جاتا ہے بعض کہتے ہیں ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ پر عشاء کا وقت ہوتا ہے۔ برائے کرم مفتی بہ قول ذکر فرمائیں، بتیوا تو جروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

مغرب اور عشاء کے درمیان خط استوار کے مقام پر معتدل ایام میں کم از کم وقت ۵ منٹ ہے، اس وقت سفید شفق غروب ہوتی ہے، سُرخ شفق اس سے بھی بارہ منٹ پہلے غروب ہو جاتی ہے اس کے مطابق غروب آفتاب سے ۵ منٹ کے بعد وقت عشاء شروع ہو جائے گا یہ قول ارجح ہے اور قول اول احوط، دو سکرا ایم اور دوسرے مقامات میں اس سے زیادہ وقت ہوتا ہے اور زیادتی کی کوئی تحدید نہیں حتیٰ کہ بلغاریہ میں موسم گرما میں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں اس وقت کی مقدار ہر شہر میں اور ہر موسم میں مختلف ہے، تفصیل کے لئے بندہ کی کتاب "صبح صادق" دیکھیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ ربیع الآخر ۱۲۹۸ھ

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ



شرح الصَّكِّ

فِي الْفَرْقِ بَيْنَهُ

صَلَوَاتِي الْفَجْرِ لَا وَالْعَصْرِ

بوقت غروب نماز عصر مع الکراہتہ صحیح ہے
مگر بوقت طلوع نماز فجر صحیح نہیں،
دونوں میں وجہ الفرق سے متعلق عجیب بلکہ اعجب تحقیق،

کتبہ فاروق

توجیہ عجیبِ احادیث متعلقہ اتمام یا فسادِ صلوٰۃ فجر بطلوع شمس

اقتباس از تقریر صحیح بخاری

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ادرك احدكم سجدة من صلوٰۃ العصر قبل

ان تغرب الشمس فليتم صلوٰۃ الى اخر الحديث

عند الجہور عصر اور فجر دونوں کا ایک حکم ہے کہ جب نماز شروع کر چکا ہو اور درمیان میں غروب یا طلوع ہو جائے تو نماز پوری کر لے۔ یہ حدیث باب جہور کی مستدل ہے۔ اور عند الطریقین رحمہ اللہ تعالیٰ عصر اور فجر میں فرق ہے کہ عصر ایوم پڑھتے ہوئے اگر غروب ہو گیا تو تکمیل کر لے اور اگر فجر میں طلوع ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے بعد میں قضا کرے امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے سرخی نے روایت نقل کی ہے کہ نماز فجر پڑھتے ہوئے اگر طلوع ہو جائے تو اسی حالت میں اساک کرے حتیٰ کہ وقت مکروہ گزر جائے اس کے بعد اتمام کرے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق یہ ہے کہ عصر کی نماز بھی صحیح نہیں ہوتی، اسکے ہاں فجر اور عصر دونوں طلوع و غروب سے فاسد ہو جاتی ہیں۔ امام طحاوی اعلم بمذہب ابی حنیفہ ہیں مگر اسکے باوجود جہاں جہور حنفیہ کے خلاف جاتے ہیں وہاں ان کا قول نہیں لیا جاتا۔

یہ روایت صحیح بخاری کے سوا دوسری کتابوں میں بلکہ خود صحیح بخاری میں بھی باب زیر بحث کے سوا دوسرے مواضع میں اس طرح سے ہے من ادرك ركعة قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك اسی قسم کے الفاظ فجر کے بارے میں آئے ہیں۔ احناف نے انہی الفاظ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس حدیث کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ اس روایت کے حقیقی معنی تو یہ ہیں کہ جس نے طلوع یا غروب سے پہلے ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز پالی، جس کا ظاہر یہ ہے کہ ایک رکعت پڑھنے سے ہی اس کی نماز مکمل ہو گئی آگے پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں، مگر اس ظاہری مفہوم کا کوئی بھی قابل نہیں لہذا بالاتفاق یہاں کچھ محذوف ماننا پڑے گا۔

جہور اس کی تقدیر یوں کرتے ہیں فقد ادرك وقت الصلوة یعنی ایک رکعت پڑھ لی تو اسے نماز کا وقت مل گیا اس لئے نماز پوری کر لے۔

احناف کی طرف سے امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ اسکے جواب میں فرماتے ہیں کہ ہم وقت الصلوة تقد نہیں مانتے بلکہ حکم الصلوة نکالتے ہیں یعنی صبی بالغ ہو یا حائضہ پاک ہو یا کوئی کافر اسلام لائے

ایسے وقت میں کہ ایک رکعت طلوع یا غروب سے پہلے پڑھ سکتا ہو تو اس نے حکم صلوٰۃ یعنی وجوب الصلوٰۃ کو پالیا اس پر نماز فرض ہو جائے گی جسے بعد میں قضا کرنا ضروری ہوگا۔

اشکال : اسمیں فجر اور عصر کی کیا تخصیص ہے؟ یہ قاعدہ تو ہر نماز کے بارے میں ہے کہ وقت ختم ہونے سے پہلے اتنا وقت پالیا کہ اسمیں ایک رکعت ادا کی جاسکتی ہو تو نماز فرض ہو جائے گی۔

جواب : عصر اور صبح کا ذکر تخصیص کے لئے نہیں بلکہ ان دونوں وقتوں کا اختتام چونکہ مشاہدہ سے بہت معلوم ہو جاتا ہے اس لئے ان کی ذکر کر دیا ورنہ حکم سب نمازوں کے لئے عام ہے۔

ابن الملک شراح مشارق الانوار نے اس روایت کا یہ جواب دیا ہے کہ ہم نہ وقت الصلوٰۃ مقدر مانتے ہیں اور نہ حکم الصلوٰۃ بلکہ ثواب الصلوٰۃ مقدر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی شخص نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ وہ طلوع یا غروب سے پہلے نماز پڑھ لے مگر اس کی کوشش کے باوجود نماز کے رمیان میں طلوع یا غروب ہو گیا تو اسے ثواب مل جائیگا اس لئے کہ اس نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے۔ کوشش پر ثواب مل جانا ومن یحج من بیتہ مہجراً الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ سے ثابت ہے۔ نیز حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کوئی وادی یا جنگل قطع نہیں کرتے مگر وہ لوگ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کون لوگ؟ تو آپ نے فرمایا کہ معذورین اسکی مزید تفصیل اور اس پر روایات ارشاد القاری میں ”انما الاعمال بالنیۃ“ کے تحت درج ہیں۔ ابن الملک کی یہ توجیہ بڑی لطیف ہے مگر امام طحاوی اور ابن الملک دونوں کی تقریر صحیح بخاری کی زیر بحث حدیث پر نہیں چل سکتی اس لئے کہ اس حدیث میں ”فلیتم صلوٰۃ“ کے الفاظ ہیں جس میں اتمام صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ ابن الملک نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اتمام دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے، ① شروع کرنے کے بعد تکمیل کرنا۔

② ابتدا سے ہی اچھے طریقہ سے ادا کرنا جیسے کہ وائعوا الحج والعمرة للہ سے شوائع استدلال کرتے ہیں کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے تو ثابت ہو کہ عمرہ واجب ہے۔ احناف اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس آیت سے نفس عمرہ کا وجوب ثابت نہیں ہوتا بلکہ اتمام عمرہ کا حکم ہے یعنی عمرہ شروع کر نیچے بعد اس کا اتمام واجب ہے۔ شوائع اسکا جواب یہی دیتے ہیں کہ یہاں اتمام تکمیل بعد شروع کے معنی میں نہیں ہے بلکہ ادا بطریق کامل کے معنی میں ہے اسی طرح ابن الملک ”فلیتم صلوٰۃ“ میں بھی اتمام سے ادا بطریق کامل مراد لیتے ہیں یعنی ”ادکم اوجبہ“۔ عصر کی نماز ناقصاً واجب ہوتی ہے لہذا حالت غروب میں اسکا ادا کرنا صحیح ہے۔ اور فجر کی نماز کاملاً واجب ہوتی ہے اس لئے حالت

طلوع میں اس کی ادایہ صحیح نہ ہوگی۔

مگر ابن الملک کی یہ تقریر بھی تشفی بخش نہیں اس لئے کہ اتمام کے یہ معنی خلاف متبادر ہیں۔ اسی لئے اقوال الحکم والعمرۃ للہ میں جب شوافع ہی مراد لیتے ہیں تو ہم اسے قبول نہیں کرتے تو یہ خلاف انصاف ہے کہ شوافع ہی معنی بتائیں تو ہم قبول نہ کریں اور اس حدیث میں اپنے مذہب کی حفاظت کے لئے وہی معنی خود بیان کرنے لگیں۔

نیز فلتصل الصلوٰۃ کے الفاظ میں تو آپ نے کچھ نہ کچھ تاویل کر دی مگر تاہم؟ سنن کبریٰ البیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ من صلی رکعة من العصر قبل ان تغرب الشمس ثم صلی ما بقی بعد غروب الشمس فلم یفتہ العصر وقال مثل ذلك فلی لصبح، اور دارقطنی کی روایت اس سے بھی زیادہ صریح ہے فرماتے ہیں اذا صلی احد کمرکعة من صلوٰۃ الصبح ثم طلعت الشمس فلیصل الیہا الخوی، ان روایات میں تاویلات مذکورہ میں سے کسی کی گنجائش نہیں۔

حضرت مولانا نور شاہ صاحب رحمہ اللہ فقد ادراک والی روایت کو مسبق پر محمول فرمایا کرتے تھے یعنی جس شخص نے امام کیساتھ ایک رکعت کو پالیا اس نے جماعت کا ثواب پالیا مگر یہ توجیہ بھی دل کو نہیں لگتی، اسلئے کہ اگر یہ مطلب لیا جائے تو قبل ان تطلع الشمس اور قبل ان تغرب الشمس کے الفاظ بے معنی ہو جاتے ہیں۔ شاہ صاحب نے اس کا جواب دینے کی بھی کوشش کی ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ جواب بنتا نہیں۔ نیز سنن کبریٰ اور دارقطنی اور صحیح بخاری کی زیر بحث حدیث کا کیا جواب ہوگا۔ بیہقی کی روایت کو شاہ صاحب نے معلول ثابت کرنیکی کوشش کی ہے مگر انصاف سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ شاہ صاحب کی پوری تقریر سے اطمینان نہیں ہوتا۔

ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ نے احناف کا مذہب ثابت کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ ان روایات میں طلوع اور غروب کے وقت میں اتمام صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ اور دوسری احادیث میں ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منی وارد ہوئی ہے پس تعارض کی وجہ سے احادیث میں تساقط ہوگا اور ہم رجوع الی القیاس کریں گے، پس قیاس کا مقتضی یہ ہے کہ عصر کی نماز صحیح ہو جائے اور فجر کی نہ ہو جس کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔

ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس تحقیق کو بہت پسند کیا گیا۔ چنانچہ احناف نے اس تحقیق کے بعد یہ سمجھا کہ ہم اپنا مذہب ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے مگر حقیقت یہ ہے کہ معاملہ اب بھی ویسے ہی ہے اسلئے کہ تعارض فی الروایات کے وقت سب سے پہلے تطبیق کی صورت تلاش کرنا ضروری ہوتا ہے اگر کوئی

صورت ممکن نہ ہو تو وجہ ترجیح تلاش کی جاتی ہے۔ وہ بھی نہ ہو تو تیسرے درجہ پر تساقط کا قاعدہ چلتا ہے اس مسئلہ میں عبتی روایات متعارضہ ہیں ان میں صورت تطبیق بھی موجود ہے اور وجہ ترجیح بھی۔ ایسی حالت میں روایات کو چھوڑ کر قیاس کی طرف جانا کیسے جائز ہوگا؟

صورت ترجیح تو خود امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ روایات اتمام خبر واحد ہیں اور روایات نہی حد تو اثر کو پہنچ چکی ہیں لہذا وہ رائج ہونگی۔ نیز محرم اور مبیح کے تعارض کے وقت محرم کو ترجیح ہوا کرتی ہے۔ ثالثاً یہ کہ اباحت اصل یہ ہے اور نہی شرعی ہوتی ہے اسلئے جہاں مبیح اور محرم کی تاریخیں معلوم نہ ہو سکیں وہاں مبیح کو مقدم اور محرم کو مؤخر سمجھا جاتا ہے اور محرم کو مبیح کے لئے ناسخ قرار دیا جاتا ہے اسلئے امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نہ فجر کی نماز ہوگی اور نہ عصر کی۔

ابن قیم اور شوافع تطبیق کی صورت اختیار کرتے ہیں شوافع یوں فرماتے ہیں کہ احادیث نہی سے احادیث باب مخصوص اور مستثنیٰ ہیں اور ابن قیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ کسی چیز کی ابتداء ناجائز ہوتی ہے مگر اسکا ابقار اور مداومت جائز ہوتی ہے جیسے کہ حالت احرام میں ابتداء خوشبو لگانا اور نکاح کرنا ناجائز ہے مگر خوشبو لگا کر احرام باندھا تو اس خوشبو کا ابقار جائز ہے اسی طرح نکاح کر نیچے بعد احرام باندھا تو وہ بقاء نکاح کے منافی نہیں، ایسے ہی کسی نے قسم اٹھائی کہ نکاح نہیں کریگا تو ابتداء نکاح سے حائث ہوگا اور پہلے سے کئے ہوئے نکاح کے ابقار سے حائث نہیں ہوگا اسی طرح ان روایات میں فرماتے ہیں کہ روایات نہی کا مطلب یہ ہے کہ ان اوقات میں نماز کی ابتداء کرنا جائز نہیں اور احادیث باب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر پہلے سے ابتداء کر چکا ہو اور درمیان میں طلوع یا غروب ہو گیا تو اس نماز کو باقی رکھے اور تمام کرے پس دونوں قسم کی روایات میں کوئی منافاة نہیں۔

یہ صورت تطبیق بعض مواقع پر خود احناف نے بھی اختیار کی ہے چنانچہ کتب فقہ شامیہ وغیرہ میں تحقیق مذکور ہے کہ اگر کسی شخص نے اوقات مکروہہ میں نوافل شروع کر دیئے تو ان کا اتمام کرے اسکی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ روایات متعارضہ ہیں اور قرآن کریم میں وارد ہے لا تبطلوا اعمالکم اس لئے نوافل کو چھوڑنا ابطال عمل ہونیکی وجہ سے جائز نہیں لہذا اتمام ضروری ہے۔ تعجب ہے کہ نوافل کے اتمام کا حکم دیتے ہیں مگر فرائض کو توڑ دینے کا حکم دے رہے ہیں۔ غرضیکہ اصول کا تقاضا یہ ہے کہ صورت تطبیق اختیار کی جائے اس لئے فجر اور عصر دونوں نمازیں صحیح ہونی چاہئیں جیسے کہ جمہور کا مسلک ہے دوسرے درجہ پر صورت ترجیح اختیار کرنا چاہئے تھی جو کہ امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے، مگر تعجب ہے کہ احناف کا مشہور مسلک نہ ادھر ملتا ہے نہ ادھر۔ البتہ راوی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کافتوی نماز کے بارے میں احناف کے مطابق ہے۔ کنز العمال میں اس کی تصریح ہے۔
غرضیکہ یہ مسئلہ اب تک تشنہ تحقیق ہے۔ معتمد ہمارا فتویٰ اور عل قول امام رحمہ اللہ کے مطابق ہی ہوگا
اس لئے کہ ہم امام رحمہ اللہ کے مقلد ہیں اور مقلد کے لئے قول امام حجت ہوتا ہے نہ کہ اولیٰ اربعہ کہ ان
سے استدلال وظیفہ مجتہد ہے۔

اس بابے میں عرصہ دراز تک متحیر رہنے کے بعد حضرت تھانوی قدس سرہ کی عجیب و غریب تقریر
یوادرالنوادر میں نظر سے گزری جس سے کامل تشفی ہو گئی۔ ذالحمد للہ علیٰ ذلک واللہ درحکیم الامہ
قدس سرہ۔ وھاہوذا

اعلم ان العلماء اختلفوا فی ما اذا طلعت الشمس فی صلوة الفجر او غربت فی صلوة العصر
هل تصح الصلوة او تفسد فقال الشافعی ومن وافقه تصح فیہما وقال الطحاوی تفسد فیہما وقال امامنا
ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تفسد فی الفجر وتصح فی العصر ومبني هذا الاختلاف اختلافهم فی توجیہ الروایۃ
التي وردت فی هذا الباب ولنسرد اولاً تلك الروایات ثم نذكر التوجیہات

فروی الشيخان من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من ادرك من الصبح ركعة قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك ركعة
من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر وفي لفظ للبغوی اذا ادرك احدكم سجدة من
صلوة العصر قبل ان تغرب الشمس فليتم صلوته واذا ادرك سجدة من صلوة الصبح قبل ان
تطلع الشمس فليتم صلوته (زبلی م ۱۱) وروی نحو ذلك فی فتح الباری ج ۲ وفي كنز العمال ج ۴ فعلم
الشافعی ومن معه بظاهر احادیث الاتمام وحمل احادیث النهی علی تأثیم متعوی هذه الاوقات
مع القول بصحة الصلوة والطحاوی قال بالفساد فیہما حملاً لظاهر احادیث النهی علی الابطال واول
حدیث الادراك ایجب الصلوة علی من اسلم فی آخر الوقت او بلغ المحل فیہ او امرأة طهرت من
الحیض فیہ واول ما فی احادیث الاتمام بكونها منسوخة باحادیث النهی واما نحن معاشر الحنفیة
فتوجیہنا الذی ادى الیہ نظرنا وان كان مأخوذاً من كلام من تقد منا ان یقال انہ روایات الاتمام
والادراك تقتضی صحة الصلوة فیہما واحادیث النهی یحتمل امرین اما تأثیم المصلی فیہما مع
صحة الصلوة واما بطلان الصلوة فیہما كما قال به الطحاوی فان النهی الشرعی یتعمل فی کلا المعنیین
مثال الاول النهی عن الصلوة مقعياً او متخصراً ومثال الثاني النهی عن الصلوة بخیر ظهور۔
وان خالفك قول الاصولیین ان النهی عن الافعال الشرعیة یقتضی مشروعیة

الاصل مع فساد الوصف فهو اكثرى لا كلى والا لا تقتضى بكثير من المسائل -
وان رابك ان النهى فى الصلوة بغير ظهور قد وقع بصيغة النهى فاقضى البطلان
بخلاف النهى عن الصلوة فى الاوقات المكروهة فلم يوجد ما يقتضى البطلان فاحذر ورود
هذه النهى ايضا بصيغة النهى فى بعض الروايات كما روى الشيخان عن ابى سعيد الخدرى
رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس
ولا صلوة بعد العصر حتى تغيب الشمس (مشكوة ص ١٧٦ ج ١)
وروى مسلم عن عبد الله الصنابحي رحمه الله تعالى فى صلوة العصر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا صلوة بعدها حتى تطلع الشاهدا (مشكوة ص ١٧٦ ج ١)
وروى زرير عن ابى ذر رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا صلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس (مشكوة ص ١٧٦ ج ١)
فلما احتمل النهى الامرين ينظران الاحتياط فى اى الامرين والصلوة محل احتياط بليغ
فظاهر ان الاحتياط فى الحمل على البطلان لان القضاء اذا يكون فرضا بخلاف احوال
الكرهية فحملنا على البطلان اى بطلان الفريضة لا بطلان نفس الصلوة لان المقضى للبطلان
كان الاحتياط والاحتياط محفوظ مع القول بصحة النقل فبهذا الوجه قد جاء التعارض بين
احاديث النهى وينبغى ان يكون هذا هو التفسير لقول علمائنا بوقوع التعارض بين قسمي
الروايات فلما وقع التعارض رجعنا الى القياس كما هو حكم التعارض وليس معنى هذا
الرجوع ترك الاحاديث والعمل بالقياس بل معناه ترجيح بعض احتمالات الاحاديث بالقياس
ثم العمل به من حيث انه حكم الحديث لا من حيث انه حكم القياس فافهم فلما رجعنا
الى القياس حكم القياس بترجيح توجيه يقتضى البطلان فى احاديث الفجر وبتوجيه توجيه
يقتضى الصحة فى احاديث العصر فعملنا فى الفجر باحاديث البطلان واولنا احاديث الاتمام وعملنا
فى العصر بالعكس فحكما ببطلان الصلوة فى الفجر وبصحتها فى العصر فلم يفيت منا عمل بشئ من
الاحاديث بالظاهر فى بعضها وبالمؤول فى بعضها

والان بقى امران

الاول : ما وجه القياس فى الصلاتين ؟

الثانى : ما التأويل فى الاحاديث ؟

بيان الاول : ان الفجر وقت الشروع قبل طلوع الشمس وجب كاملاً لكمال السبب وهو الوقت وبالطلوع صار الوقت ناقصاً وصارت الصلوة ناقصة فلا يتأدى الكمال بالناقص ففسدت والعصر وقت الشروع قبل المغرب وجب ناقصاً بالنقصان الوقت فاداه كما وجب فلم تفسد - هذا

بيان الثاني : ان معنى قوله عليه السلام فقد ادرك ما قاله الطحاوى رحمه الله تعالى ومعنى فليتم انه لا يبطل التحريم بل يمضى في الصلوة لانه ان لم يتأد فرضاً فقد صحت نقلاً كما في الدار المختار كما هو المحكم في المحجج الفاسد ومعنى فلم يفت صلوة لم يفت وقت صلوة بل كان مداركاً للوقت فيكون حاصل معناه هو معنى فقد ادرك

تفصيل المقام : ان تأخير صلاة صلى الله عليه وسلم قضاء الصلوة الى ارتفاع الشمس مع قوله عليه السلام من نسي صلوة او نام عنها فكفارته ان يصليها اذا ذكرها رواه مسلم وفي رواية لا كفارة لها الا ذلك (ص ٢٢٠ ج ١) الدال على وجوب التعجيل في القضاء اذا لم يكن عذر قوي وهو المذهب ايضا كما في الدار المختار مع رد المختار (ص ١٥٥ ج ١) ونصه التأخير بلا عذر كبيرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة اذا قضاها واثم التأخير باق بحراه وفي الدار ايضا ويجوز تأخير الفوائت وان وجبت على الفور لعذر السعي على العيال وفي الحوائج على الاصحاه قال الشافعي تحت قوله ويجوز تأخير الفوائت اي الكثيرة المسقطة للترتيب اهـ (ص ١٣٦) فيه دليل على ان ما بين طلوع الشمس وارتفاعها وقت ناقص لا يصلح للفرائض ولو فائتة والا لما اخرها فلما شئت كونه غير صالح للفرض واذا طلعت الشمس في اثنا عشر يقع بعض الفرض في هذا الوقت فيحكم بفساده

لا يقال كان ههنا عذر ان

احدهما : التحرز عن الكراهة الزمانية المفهومة من قوله صلى الله عليه وسلم في حديثه عمرو بن عنبسة واذا طلعت فلا تقبل حتى ترتفع فانها تظلم بين قرني شيطان

ثانيهما : التحرز عن الكراهة المكانية كما يشعر به قوله صلى الله عليه وسلم في حديثه ابى هريرة رضي الله تعالى عنه فان هذا منزل حضرنا فيه الشيطان فاين فيه الدلالة على كون التأخير

عنه قلت وهذا القيد يدل باستتار مفهوم المخالفة وهو معتبر في كتب القوم وان لم يكن معتبراً عندنا في الكتاب

والسنة على ان الفوائت لو كانت اقل من هذا الحد لا يجوز تأخير ادائها قاله الشيخ ١٢ منه

للكراهة الزمانية وانها مفسدة للفرض

لانا نقول حضور الشيطان لا يصلح مانعاً اذ قد عرض للنبي صلى الله عليه وسلم في صلوة فلم يخرج منها حتى انتهى وقال لولا دعوة اخينا سليمان عليه السلام لا صبح موثقاً يلعب به ولدان المدينة والحديث مشهور في الصحيح فاستحال ان يكون التأخير لذلك سيما في حديث ابي قتادة رضي الله تعالى عنه انه اخر الصلاة الى ان ارتفعت الشمس ثم صلاها (وفي حديث عمران بن حصين برواية الحسن ثم انظر حتى استعنت الشمس وفي حديث نافع بن جبير عن ابيه ثم قعدوا هنيئاً كما مرفى المتن) ففيه ان تأخيرها انما كان ليحل وقت الصلاة لا لما سواه كذا في المختصر من المختصر (ص ٢١٦ ج ١) وقد صرح بذلك ابن عباس رضي الله تعالى عنهما كما سيأتي وقال فلم يصل حتى ارتفعت وكان سبب التأخير عند التحضر عن كراهة الوقت فقط والصحابي اعرف بعلة فعل الرسول صلى الله عليه وسلم من غيره وبالجملة فان الكراهة المكانية لا تصلح سبباً للتأخير وانما يستحب التحول لاجلها الى مكان آخر اذا وجد مسوغاً للتأخير مستقل وليس هو هناك الا الكراهة الزمانية فحسب فقمنا ان تأخيرها صلى الله عليه وسلم قضاء الصلاة الى ارتفاع الشمس مع وجوبه على الفور دليل على كون الوقت غير صالح للفرض

فان قيل سلمنا ان سبب التأخير هو الكراهة الزمانية ولكن فيه احتمالان

الاول ما قلتم ان الكراهة الشديدة التي لا تجتمع مع الصحة

والثاني الكراهة الخفيفة وهي ليست كذلك كما لا يخفى

قلنا من ابتلى ببليتين يختار اهما وقد اختار النبي صلى الله عليه وسلم تأخير الصلاة الى ارتفاع الشمس فثبت ان الكراهة في قضائها عند طلوع الشمس شديدة ايضا فالصلوة محل الاحتياط وهو فيما قلنا فانا اذا حكمنا بالفساد يكون قضاء تلك الصلاة فرضاً و اذا حكمنا بالكراهة الخفيفة لا يكون القضاء فرضاً فقلنا بالكراهة الشديدة التي لا تجتمع مع الصحة ويؤيدنا منع بعض الصحابة عن قضاء الفجر في هذا الوقت قبل ارتفاع كما سيأتي

فان قيل ورد النهي بعد صلاة الصبح الى ان تطلع الشمس وبعد صلاة العصر حتى تغرب وخص بالطوع اتفاقاً وصح قضاء الفائتات فيهما فليكن النهي في هذه الاوقات كذلك قلنا النهي فيهما لمعنى في الصلاة بدليل ان من صلى الصبح او العصر ليس له ان يصلي فيهما

الطوع ومن لم يكن صلاحه ان يصلي فيهما (اي ركعتين تطوعاً قبل صلوة الصبح وماشا من النوافل قبل العصر) والوقت بالنسبة اليهما واحد وفي الاوقات الثلاثة النهى لمعنى في الوقت لقوله تطلع بين قرني الشيطان ونحوه فافتراقاً فلا يجوز قياس احدهما على الآخر اذا كان النهى لمعنى في الوقت لا يجوز فيه صلوة اصلاً سواء كانت فرضاً او نفلاً او فائتة (انما تستدعى وقتاً صالحاً لها وهذه الاوقات لا تصلح لها للعلة التي ذكرها النبي صلى الله عليه وسلم وهي عامة لا تختص بصلوة دون صلوة الا ان النفل يصح فيها مع الكراهة لما ثبت في الاصول ان النهى عن الافعال الشرعية تستدعى مشروعيتها في الجملة والا لم يكن للنهى معنى واما الفرق فلا يصح فيها بصفة الفرضية بل ينقلب نفلاً لان النهى عن الصلوة في هذه الاوقات انه تستدعى المشروعية في الجملة لا على صفة الكمال ويكفي لها الصحة نفلاً كما لا يخفى لانه من ادنى مراتب الصحة والضرورة انما يتقدر بقدر الضرورة وقد صرح فقهاءنا رحمهم الله تعالى بانقلاب فرض الفجر نفلاً بطلوع الشمس من غير فساد كما في الدار المختار اُخرباب الاستخلاف (ص ٦٣) واورد الحافظ في الفتح علينا فقال وفيه اى في قوله فان هذا منزل حضر نافية الشيطان رد على من زعم ان العلة فيه كون ذلك وقت الكراهة بل في حديث البيهقي انهم لم يستيقظوا حتى وجدوا احرا الشمس ولمسلم من حديث ابى هريرة رضي الله تعالى عنه حتى ضربتهم الشمس وذلك لا يكون الا بعد ان يذهب وقت الكراهة اهـ (ص ٣٨١)

قلنا لا دليل فيه على الارتفاع قبل الاستيقاظ اذ يحتمل ان تكون طلعت بجوارتها كما هو موجود بالحجاز في حرها الى الآن كذا في المختصر من المختصر (ص ٢٥) ولا بد من هذا التأويل فقد روى عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ما يدل على استيقاظه قبل الارتفاع اخرج النسائي بسند حسن وسكت عنه قال اذ بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم عرس فلم يستيقظ حتى طلعت الشمس او بعضها فلم يصل حتى ارتفعت الشمس فصلح الحديث (ص ١٦٦) فقط والله سبحانه وتعالى اعلم

سنة ١٣٨٢ هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا يَغْنَصُكُمْ إِلَّا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ

صبح صادق

اور

تقریباً پوری دنیا کے اوقات نماز کا نقشہ

اس رسالہ میں قرآن، حدیث، فقہ اور فلکیات پر قدیم و جدید کے حوالہ جات اور جماعت علماء کے مشاہدات سے ثابت کیا گیا ہے کہ اوقات نماز کے عام نقشوں اور جنزروں میں صبح صادق اور عشاء کے اوقات غلط ہیں۔

مذہبات

○ صبح صادق کی تحقیق اور اس میں عام غلط فہمی کا ازالہ

○ تحقیقات قدیمہ

○ تحقیقات جدیدہ

○ تحقیق وقتِ عشاء

○ صبح صادق سے متعلق حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی سرکردگی میں گیارہ علماء

کے مشاہدات

○ مشاہدہ میں غلط فہمی کے اسباب

○ صبح صادق سے متعلق مغالطہ کی وجوہ

○ ۶۰ عرض بلد شمالی و جنوبی تک اوقات نماز کا نقشہ

○ اضلاع پاکستان اور ایران، سعودی عرب، افغانستان اور

ہندوستان کے مشہور شہروں کے اوقات نماز

○ ۱۳۸۸ھ میں مؤلف کو اوقات نماز کے

سرگنشت

عام نقشوں میں صبح صادق اور عشاء کے

وقت سے متعلق غلطی پر غیب ہوا اور اسی وقت دوسرے علماء کو بھی اس طرف

متوجہ کرنے کی سعی شروع کر دی۔

○ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ میں یہ تحقیق مجلس تحقیق مسائل حاضرہ کراچی کے متفقہ

فیصلہ کے بعد مختصر صرف چار صفحات میں شائع ہوئی۔

○ پھر مختلف اوقات میں اس میں اضافات ہوتے رہے اور صحیح اوقات کے نقشے

بھی درج کئے گئے۔

○ ربیع الآخر ۱۳۹۰ھ میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے گیارہ علماء

کی جماعت کے ساتھ تین روز تک ذاتی مشاہدات کی روئیداد تحریر فرمائی۔

○ ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے اسکی تائید میں فتویٰ تحریر فرمایا۔

○ رمضان ۱۳۹۱ھ میں مفتی محمد شفیع صاحب نے نقشہ اوقات سحر و انظار میں قدیم اوقات کو

انتہا سحر احتیاطاً "اور جدید اوقات کو وقت اذان صبح" کے عنوان سے شائع فرمایا،

○ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ میں مجلس تحقیق نے اسکی دوبارہ توثیق کی۔

○ مجلس تحقیق کی تصدیقِ اول، پھر تین روز تک مشاہدات، پھر توثیق دوم کے بعد

۱۳۹۳ھ میں مفتی محمد شفیع اور مولانا محمد یوسف بنوری نے اس تحقیق سے جوع فرمایا

مگر مؤلف کے دریافت کرنے پر بھی انھوں نے اسکی وجہ نہیں بتائی، انکی تحریر

بعینہ کتاب میں نقل کر کے اس پر بقدر ضرورت تبصرہ کر دیا گیا ہے۔

○ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ میں خلاصہ تحقیق کا اضافہ

کیا گیا

خلاصہ تحقیق

① اس تحقیق میں مختلف حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پُرانے نقشوں میں دیئے ہوئے صبح صادق کے وقت آفتاب اُفق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے پھر کئی حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ۱۸ درجہ زیر افق پر صبح کاذب ہوتی ہے اور صبح صادق ۱۵ درجہ زیر افق پر ہوتی ہے ان مصنفین نے اسکی بھی تصریح کی ہے کہ انھوں نے یہ اصول بارہا مشاہدات کے بعد متعین کئے ہیں،

② حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی سرکردگی میں گیارہ علماء کے تین روز تک مشاہدات سے متعلق حضرت مفتی صاحب کی خود نوشتہ روئداد اور اسکے نتائج اسقدر واضح اور بدیہی ہیں کہ اسکے بعد شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی، اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے

فبائے حدیث بعداً یؤمنون۔

③ یہ امر احادیث اور فقہ سے ثابت ہے اور اس پر پوری اُمت کا اجماع ہے کہ صبح کاذب کی روشنی اُفق سے اوپر کو مستطیل ہوتی ہے اور صبح صادق معترض (شمالاً جنوباً پھیلنے والی) ہوتی ہے اور بقول بیرونی نصف دائرہ کی شکل بن جاتی ہے، اس معیار کو مد نظر رکھ کر ہر شخص مشاہدہ کر کے یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ پُرانے نقشوں کے وقت پر ظاہر ہونے والی روشنی صبح کاذب ہے کیونکہ یہ مستطیل ہوگی۔ حضرت مفتی صاحب کی خود نوشتہ روئداد کے مطابق بھی اس وقت ٹنڈو آدم اور کراچی میں طولانی روشنی نظر آتی،

فلکیات قدیمہ میں بھی اس کی تصریح ہے کہ اس وقت ظاہر ہونے والی روشنی مستطیل ہوتی ہے انہوں نے یہ فیصلہ رصد گاہ سے مشاہدات کے بعد کیا ہے، جب اس روشنی کے طول سے اسکا عرض زیادہ ہونے لگے گا تب صبح صادق کی ابتدا ہوگی جس کا وقت میرے نقشے کے مطابق ہوگا جیسا کہ ٹنڈو آدم کے مشاہدات میں ہوا۔

④ اللہ تعالیٰ نے صبح صادق کی واضح علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ صبح کا سفید تاگہ سیاہ تاگے سے متمیز ہو جائے، یہ سفید اور سیاہ تاگے پُرانے نقشوں کے وقت پر آپ کو کہیں نظر نہیں آئیں گے ۱۵ درجہ زیر افق کے وقت صبح کی روشنی اور اسکے نیچے اُفق کی ظلمت کے مقام اتصال پر شمالاً جنوباً سفید اور سیاہ تاگے کی صورت نظر آتی ہے مطلع صاف نہ ہو تو اس کا مشاہدہ ذرا اور بھی دیر سے ہوتا ہے۔

(۵) حدیث، فقہ اور لغت سے ثابت کیا گیا ہے کہ صبح صادق کی ابتداء میں قدرے سُرخی کی آمیزش ہوتی ہے، پُرانے نقشوں کے وقت پر آپکو خالص سفیدی نظر آئیگی، سُرخی کا احساس ۱۵ درجہ زیر افق سے قبل کسی حالت میں بھی نہیں ہوگا اور مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ۱۵ درجہ زیر افق سے بھی بعد ہوگا۔

(۶) حدیث، فقہ اور فلکیات کے حوالوں سے لکھا گیا ہے کہ صبح صادق سے کچھ قبل صبح کاذب کی روشنی ظاہر ہوتی ہے جو صبح صادق تک باقی رہتی ہے۔ فقہ اور فلکیات میں یہ وضاحت بھی ہے کہ صبح صادق سے صرف تین درجہ پہلے صبح کاذب نظر آتی ہے۔ نیز یہ کہ صبح کاذب ہر موسم میں ہوتی ہے، پُرانے نقشوں کے وقت سے قبل متصل آپ کو کوئی روشنی ہرگز نظر نہیں آئے گی، ماہرین فلکیات جدیدہ و قدیمہ سب اس پر متفق ہیں کہ اس وقت سے قبل متصل افق پر کوئی روشنی نہیں ہوتی، ٹنڈو آدم اور کراچی کے مشاہدات سے متعلق حضرت مفتی صاحب کی روئداد میں بھی اسکی تصریح موجود ہے کہ اس وقت افق پر کسی قسم کی روشنی نہیں تھی اس سے بھی ثابت ہوا کہ پُرانے نقشوں میں صبح کاذب کے اوقات ہیں اس وقت سے بہت پہلے رات کے مختلف حصّوں میں مختلف مقامات پر مختلف زمانوں میں مختلف ناموں کی کئی قسم کی روشنیاں ظاہر ہوتی ہیں اور وقت مذکور سے بہت پہلے ختم بھی ہو جاتی ہیں۔ لہذا ان میں سے کسی پر بھی صبح کاذب کی مذکور تعریف صادق نہیں آتی بعض مرتبہ کمکشاں وغیرہ سے اس وقت روشنی کے وجود کا مغالطہ ہو سکتا ہے اس کی تفصیل عنوان "غلط فہمی کے اسباب" کے تحت مذکور ہے

(۷) مذکور بالا روشنیوں میں سے ایک روشنی زوڈیکل لائٹ کہلاتی ہے اس سے متعلق جارج ایبل نے لکھا ہے کہ اسے بعض اوقات صبح کاذب بھی کہا جاتا ہے مگر بوجہ ذیل اس روشنی کو اصطلاح شرع میں صبح کاذب کہنا صحیح نہیں۔

(۱) یہ صبح صادق تک باقی نہیں رہتی

(۲) یہ روشنی صبح صادق سے تین درجہ پہلے ظاہر ہونے کی بجائے بہت پہلے شروع ہوتی ہے بلکہ تین درجہ سے بہت پہلے ختم بھی ہو جاتی ہے۔

(۳) یہ روشنی سال بھر میں صرف دو ماہ تک نمودار ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں اس سے قطع نظر کہ زوڈیکل لائٹ کو شرعاً صبح کاذب قرار دینا صحیح ہے یا نہیں مسئلہ زیر بحث کا صحیح حل اس فیصلہ پر موقوف ہے کہ پُرانے نقشوں کے وقت پر ظاہر ہونے

والی روشنی پر صبح صادق کی تعریف صادق آتی ہے یا کہ صبح کاذب کی، متقدمین کی تصریحات اور مشاہدات سے متعلق حضرت مفتی صاحب کی روئداد میں مکمل وضاحت کے علاوہ صبح صادق و کاذب کی مذکورہ بالا واضح علامات کو مد نظر رکھ کر ہر شخص جب چاہے مشاہدہ کر کے یہ قطعی فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہ روشنی صبح کاذب ہے صادق نہیں۔

امور بالا سے ثابت ہوا کہ پُرانے نقشے قرآن، حدیث، فقہ، اجماع امت، لغت، فلکیات قدیمہ و جدیدہ اور مشاہدات کے خلاف ہیں۔

تنبیہ: تحقیق مذکور پر یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ اس وقت افق اتنا روشن ہو جاتا ہے کہ ہر دیکھنے والا اسے دن سمجھتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اسی لئے تو اس کو صبح صادق کہا جاتا ہے جس کو شریعت نے دن کے حکم میں قرار دیا ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ اس وقت سے قبل ہی روشنی تیز ہو جاتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ روشنی میں کمی و بیشی امر نسبی ہے شریعت نے اس کا اعتبار نہیں کیا، خوب سمجھ لیں کہ شرعاً صبح صادق کا مدار روشنی کی زیادتی پر نہیں بلکہ اس کے طول و عرض پر ہے روشنی خواہ کتنی ہی زیادہ ہو جائے مگر جب تک اس کے طول سے عرض زیادہ نہ ہوگا یہ صبح کاذب ہے اگر صبح کاذب کو دن سمجھنے کی غلطی عام نہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں فجر مستطیل دھوکہ نہ دے ارشاد نہ فرماتے

رشید احمد

۸ ربیع الآخر سنہ ۱۳۹۲ ہجری

مزید:

① صبح کاذب و صبح صادق کا جو معیار بندہ نے تحریر کیا ہے بعینہ اس کے مطابق امداد الاحکام جلد اول ۳۲۳ میں حضرت حکیم الامت اور مفتی عبدالکریم صاحب گتھلوی رحمہما اللہ تعالیٰ کا فتوے اور ۳۲۹ میں مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ درج ہے، ۳۰۹ میں سہو قلم سے کاذب کی بجائے صادق ہو گیا ہے۔

② علماء عرب و مراکش سے مکاتبت کے بعد سن ۱۳۰۲ ہجری میں معلوم ہوا کہ مراکشی فلکیین کے ہاں بوقت صبح صادق ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ زیر افق کے اقوال بھی ہیں، ان کے ابطال کے لئے بندہ کی سابق تحریر ہی کافی ہے، کسی جدید بحث کی حاجت نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پاکستان اور ہندوستان سے شائع ہونے والی عام جنتریوں اور اوقات نماز کے نقشوں کو گزرتینچ کی شاہی رصد گاہ سے شائع ہونے والی کتاب ٹائیکل المینک سے مرتب کیا جاتا ہے۔ ان اوقات میں ایک وقت ایسٹرونومیکل ٹوائیڈاٹ کہلاتا ہے۔ اس وقت آفتاب اُفق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے، قدیم و جدید ماہرین فلکیات اس پر متفق ہیں کہ اس وقت سے قبل مکمل اندھیرا ہوتا ہے جس میں قابل نظر چھوٹے سے چھوٹا ستارہ (پانچ میگنیٹیوڈ) بھی نظر آتا ہے۔ اس کے بعد متصل صبح کاذب شروع ہوتی ہے۔ قدیم علماء ہدیت کے علاوہ فقہ اور فلکیات دونوں کے ماہر علامہ برجندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسکی تصریح فرمائی ہے کہ یہ صبح کاذب ہے اور صبح صادق اس سے تین درجات بعد میں ہوتی ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الصوم میں دو جگہ تحریر فرمایا ہے کہ صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیان تین درجات کا فرق ہوتا ہے مگر اوقات نماز مرتب کرنے والے حضرات کو یہ مغالطہ ہوا کہ انھوں نے ایسٹرونومیکل ٹوائیڈاٹ (اٹھارہ درجہ زیر افق) کو صبح صادق سمجھ کر اسکے مطابق فجر اور عشاء کے اوقات متعین کر دیئے حالانکہ درحقیقت یہ وقت صبح کاذب کی ابتداء کا ہے۔ پوری دنیا کی مسلم اور متفق علیہ مذکورہ بالا حقیقت کا بندہ نے متعدد بار کئی روز تک بہت سے اہل تجربہ و اہل بصیرت حضرات سے مشاہدہ بھی کروایا اور خود بھی متعدد اہل بصیرت حضرات کو ساتھ لیکر کئی بار مشاہدہ کیا۔ ایک دفعہ بحری جہاز کی دُور بین بھی استعمال کی گئی ہر دفعہ یہی ثابت ہوا کہ جنتریوں میں دئے ہوئے وقت تک مکمل اندھیرا ہوتا ہے اور اس وقت صبح کاذب شروع ہوتی ہے غروب شفق کے بحال احتیاط مشاہدہ سے بھی تحقیق بالا کی تائید ہوئی یہ مشاہدات کراچی کی پُر آشوب فضا سے باہر جا کر کئے گئے ہیں، جس طرح فجر میں بیاض مستطیل معتبر نہیں اسی طرح عشاء میں بھی شفق ابیض مستطیل کا اعتبار نہیں بلکہ شفق ابیض مستطیل غروب ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ جنتریوں

۱۔ تحقیقات قدیمہ و جدیدہ کی تفصیل آگے عنوان "حوالجات" کے تحت آرہی ہے ۱۲۔ ۱۳۔ متقدمین نے عمداً صبح کاذب کے اوقات کی تخریج کا معمول رکھا تاکہ لوگ صبح صادق کے لئے تیار رہیں اسکی تفصیل آگے عنوان "صبح صادق" سے متعلق مغالطہ کی وجوہ کے تحت آرہی ہے ۱۴۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب امت برکاتہم صدر دارالعلوم کراچی کی سرکردگی میں مشہور علماء کرام کی ایک بڑی جماعت کے مشاہدات کی روئداد حضرت مفتی صاحب کے اپنے قلم سے آگے آرہی ہے ۱۵۔ اسکے حوالجات

میں صبح صادق کا جو وقت دیا گیا ہے وہ درحقیقت صبح کاذب کا وقت ہے۔ اور صبح صادق اس سے تین درجہ بعد میں ہوتی ہے۔ خط استوار کے مقام پر معتدل ایام میں صبح صادق صبح کاذب سے بارہ منٹ بعد میں ہوگی اور عشر مستطیل سفید روشنی غروب ہونے سے بارہ منٹ قبل ہوگی۔ دوسرے مقامات میں اور دوسرے ایام میں اس سے بھی زیادہ فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ کراچی میں صبح صادق نقشوں میں دیئے ہوئے اوقات سے مختلف موسموں میں ۱۲ تا ۱۹ منٹ بعد میں ہوتی ہے، دوسرے مقامات میں (جن کا عرض کراچی سے زیادہ ہے) اس سے بھی زیادہ فرق ہوگا۔ رمضان المبارک میں جنتریوں میں دیئے ہوئے وقت سے صرف دس منٹ کے بعد کراچی کی عام مساجد میں فجر کی جماعت قائم ہو جاتی ہے یعنی رمضان میں نماز فجر وقت شروع ہونے سے قبل ہی پڑھ لی جاتی ہے۔ اور اذانیں تو تقریباً ہمیشہ ہی قبل از وقت ہوتی ہیں۔

اوقات نماز کے نقشے اور جنتریاں شائع کر نیوالے حضرات کے گزارش

- ① آئندہ اشاعت میں عشر اور فجر کے اوقات کی تصحیح کریں۔
- ② کسی جنتریوں میں مختلف مقامات کے فرق وقت کی فہرست نظر سے گزری یہ فرق وقت صرف طول البلد کے حساب سے ہوتا ہے حالانکہ نصف النہار کے سوا باقی سب اوقات پر عرض البلد کا بھی اثر پڑتا ہے اور ایک عرض البلد کے اوقات دوسرے عرض البلد سے بہت مختلف ہوتے ہیں، لہذا آئندہ یا تو ایسی فہرست شائع ہی نہ کی جائے ورنہ کم از کم یہ تنبیہ ضرور کر دی جائے کہ یہ فرق وقت صرف نصف النہار کا ہے، دوسرے اوقات کو اس پر قیاس کرنا صحیح نہیں، دوسرے اوقات کی تخریج کا قاعدہ الگ ہے۔
- ③ ایک جنتری میں مظاہر حق کے نقشے کو شیخ عبدالحق کی طرف منسوب کر دیا ہے حالانکہ یہ کتاب نواب قطب الدین کی ہے اور اس میں نقشہ منجم خیر اللہ کا ہے، پھر ناقل نے اس نقشے کے اوقات سمجھنے میں بھی غلطی کی ہے، چوتھی غلطی یہ کہ اس کو کراچی پر چسپاں کر دیا ہے حالانکہ یہ نقشہ دہلی کے لئے ہے اسے کراچی یا کسی اور شہر پر چسپاں کرنا ہرگز صحیح نہیں۔

- ④ ہر جنتری پر یہ تنبیہ لکھنا لازم ہے کہ ”سب اوقات میں تین چار منٹ کی احتیاط ضروری ہے“ اس لئے کہ یہ اوقات حسابی طریقے سے مرتب کئے جاتے ہیں، کسی مقام کے طول و عرض میں فسوق کی

بنا پر ان اوقات میں معمولی فرق پڑ سکتا ہے، علاوہ ازیں ہر سال کے اوقات دوسرے سال کے اوقات سے قدرے مختلف ہوتے ہیں اور پھر ہر چار سال کے بعد وہی پہلے اوقات لوٹ آتے ہیں، ہر سال کے اوقات میں اس معمولی فرق سے صرف نظر کئے بغیر کوئی دائمی نقشہ تیار نہیں کیا جاسکتا۔

رشید احمد ازدار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی
۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۹ھ

بندہ محمد شفیع دارالعلوم کراچی محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ ولی حسن غفرلہ

حوالجات تحقیقات قدیمہ

① قال فی التصریح اذ قد علم بالتجربة ان انحطاط الشمس اول الصبح الكاذب آخر الشفق ثمانية عشر درجة (تصريح ص ۶۹)

② وفي حاشية ابي الفضل محمد حفيظ الله رحمه الله على التصريح و اعلم ان المراد من الانحطاط في الجانبين انحطاط مركز الشمس عن الافق الشرقي او الغربي وهو قدر ثمانية عشر درجة ويقطعه الفلك الاعظم في ساعة وخمس ساعة وهذه مجموع الصبحين الصادق والكاذب ومن ذلك المجموع خمس ساعة حصاة الصبح الكاذب والساعة الواحدة حصاة الصبح الصادق واما بيان تفريقها اليهما ففي ذكره اصناف لا يسعه الرسالة (تصريح ص ۶۹)

③ وفي شرح الجغميني وقد عرف بالتجربة ان اول الصبح و آخر الشفق انما يكون اذا كان انحطاط الشمس ثمانية عشر جزءا ففي بلد يكون عرضه اقل من تمام الميل ثمانية عشر جزءا يتصل الشفق بالصبح الكاذب اذا كانت الشمس في المنقلب الصيفي (شرح جغميني ص ۱۴۵)

④ ونقل العلامة عبد الحليم اللكنوي رحمه الله تعالى في حاشيته على شرح الجغميني عن العلامة عبد العلي البرجندی رحمه الله تعالى في شرح (قوله اذا كان انحطاط الشمس ثمانية عشر جزءا) هذا هو المشهور ووقع في بعض كتب ابي ريجان انه

سبعة عشر جزءاً وقيل انه تسعة عشر جزءاً وهذا في ابتداء الصبح الكاذب واما في ابتداء الصبح الصادق فقد قيل ان انحطاط الشمس حينئذ خمسة عشر جزءاً والله تعالى اعلم (شرح چغمینی ص ۱۴۵)

(۵) قال البيروني وذلك هو الفجر وهو ثلاثة انواع (ثم قال بعد ذكر الانواع الثلاثة) وبحسب الحاجة الى الفجر والشفق رصد اصحاب هذه الصناعة امرة فحصلوا من قوانين وقت ان انحطاط الشمس تحت الافق متى كان ثمانية عشر جزءاً كان ذلك وقت طلوع الفجر في المشرق ووقت مغيب الشفق في المغرب ولما لم يكن شيئاً معيناً بل بالاولى مختلطاً اختلف في هذا القانون فراه بعضهم سبعة عشر جزءاً (القانون المسعودي لابي ريحان البيروني ج ۲ ص ۹۲۹)

(۶) قال المعقق الطوسي في الزبدة في الباب الرابع والعشرين بعد ذكر الانواع الثلاثة من الفجر والشفق وقد علم بالرصد ان اول الفجر واخر الشفق يكون وقت انحطاط الشمس عن الافق ثمان عشرة درجة من دائرة ارتفاعها،

وقال في تبصرته في الفصل التاسع من الباب الثالث وقد عرف بالتجربة ان انحطاط الشمس عند اول طلوع الفجر ثمانية عشر جزءاً،

وقال في بست باب، نظير درجة آفتاب را بر مقنطره بجد هم درجه نهم ومرتی را نشان کنم پس بر افق غربی، نهم ومرتی را نشان کنم و میان هر دو نشان بشمرم و بر پا نژده قسمت کنم آنچه بیرون آید ساعات مستوی باشد میان طلوع سج (کاذب، شرح) و طلوع آفتاب (الی قوله) و اگر نظیر درجه غربی بود بیشتر از هزده درجه هنوز صبح بر نیامده باشد و اگر کمتر از هزده باشد صبح برآمده باشد و اگر هزده درجه بود اول وقت طلوع صبح هست (بست باب للمحقق الطوسی باب نهم)

(۷) اذا صار الشمس قريبة من الافق بقدر ثمانية عشر جزءاً (الى) يرى البياض الطويل في جانب المشرق هو يسمى بالصبح الكاذب كان كون الافق بعدة مظلم الكذب كون نور الشمس والمنتشر في الافق بعدة بزمان يسمى بالصبح الصادق لكونه اصدق ظهوراً من الاول قيل ابتداءه حين انحطاط الشمس خمسة عشر جزءاً (تحفة اولی الالباب شرح بست باب للعلامة عبد الباقي الکتوازی) ع ۵ حاشیه ص ۱۹۲ پر ملاحظه فرمائیں،

- (۸) اعلیٰ انداد علم بالتجربة ان اول الصبح الكاذب انما يكون اذا كان انحطاط الشمس من الافق الشرقي ثمانية عشر جزءا (شرح لم بر حاشیہ بستے بابے)
- (۹) ذکر العلامة المرحوم الشيخ خليل الكامل فی حاشیہ علی رسالۃ الاسطرلاب لشیخ مشایخنا العلامة المحقق علی أفندی الداغستانی ان التفاوت بین الفجرین وکذا بین الشفقین الاحمر والابيض انما هو بثلاث درج (شامیہ ص ۳۳۲ ج ۱)
- (۱۰) بدانکہ صبح دو باشد یکے کاذب کہ ہنگام انحطاط برہم شدہ درجہ از درجات دائرۃ ارتفاع مارہ بمرکز شمس سپیدی ضعیف و دراز و باریک بر اجزاء کثیفہ سطح مخروط ظل زمین مسمی بلیل نمودار شود و اورا کاذب ازین جهت گویند کہ افق تکذ میشی کند کہ در اں حال منظم باشد (الی قولہ) و دوم صبح صادق و آن روشنی نہاد در افق شرقی باشد ہنگام انحطاط آفتاب پانزدہ درجہ قالہ البرجندی (حاشیہ مالا بد منہ ص ۲۹) اوپر شرح چغینی کے حاشیہ سے بھی برجندی کی عبارت نقل کی جا چکی ہے، علامہ برجندی رحمہ اللہ تعالیٰ فقہ اور فلکیات دونوں کے مستم ام ہیں فلکیات میں آپکی کئی کتابیں ہیں۔ مثلاً شرح مجطی، شرح رسالہ اسطرلاب للطوسی، شرح التذکرۃ النصیریۃ، حاشیہ شرح چغینی (الفوائد البھیة للعلامة عبدالحی اللکنوی ص ۱۵ و ہدایۃ العارفین لاسمعیل پاشا ص ۵۸ ج ۱) فقہ میں آپکی تصنیف شرح نقایہ بہت مشہور ہے، علامہ شامی، شیخ اسمعیل، نوح، حموی، ابن نجیم اور قتال رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے مشہور فقہاء آپکی تحقیقات نقل فرماتے ہیں۔

خلاصہ ترجمہ حوالجات تحقیقات قدیمیہ

- (۱) تجربہ سے بلاشبہ ثابت ہوا ہے کہ صبح کاذب کی ابتداء اور شفق کے آخر میں آفتاب افق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے (تصریح ص ۶۹)
- (۲) افق شرقی و غربی سے آفتاب کے مرکز کا انحطاط مراد ہے اور وہ اٹھارہ درجہ ہے، فلک عظم اسے $\frac{1}{6}$ گھنٹہ میں طے کرتا ہے اور یہ صبح صادق و کاذب دونوں کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں سے $\frac{1}{6}$ گھنٹہ صبح کاذب کا حصہ ہے اور ایک گھنٹہ صبح صادق کا حصہ ہے۔ اس تقسیم کی تفصیل میں تطویل ہے جس کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں (حاشیہ تصریح ص ۶۹)
- (۳) تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ صبح کی ابتداء اور شفق کی انتہاء اُس وقت ہوتی ہے جبکہ آفتاب افق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے لہذا جس شہر کا عرض تمام المیل سے اٹھارہ درجہ

- کم ہوگا وہاں انقلاب صیفی (۲۲ جون) کے وقت شفق صبح کاذب سے بل جائیگی۔ (شرح چغینی ص ۱۴۵)
- (۴) یہ (۱۸ درجہ زیر افق) صبح کاذب کی ابتداء ہے اور صبح صادق کی ابتداء کے بار میں بلاشبہ کہا گیا ہے کہ اس وقت آفتاب پندرہ درجہ نیچے ہوتا ہے (حاشیہ شرح چغینی ص ۱۴۵)
- (۵) ابوریحان بیرونی فجر کی تین قسمیں بیان کر کے بعد فرماتے ہیں کہ آفتاب جب اٹھارہ درجہ زیر افق ہوتا ہے اس وقت فجر (کاذب) کی ابتداء اور شفق کی انتہا ہوتی ہے (القانون المسعودی ص ۹۲۹ ج ۲)
- (۶) محقق طوسی نے فجر اور شفق کی تین انواع بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ رصد گاہ سے مشاہدات اور تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ فجر کی ابتداء اور شفق کی انتہا اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب افق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے (زبدہ، تبصرہ، بست باب)
- (۷) جب آفتاب افق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے اس وقت مشرق کی طرف ایک لمبی روشنی نظر آتی ہے وہ صبح کاذب کہلاتی ہے۔ اس سے کچھ وقت کے بعد افق میں پھیلنے والی روشنی کو صبح صادق کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی ابتداء کے وقت آفتاب ۱۵ درجہ زیر افق ہوتا ہے (تحفہ)
- (۸) خوب سمجھ لے کہ بلاشبہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ صبح کاذب کی ابتداء کی وقت آفتاب ۱۵ درجہ نیچے ہوتا ہے (شرح لم)
- (۹) صبح صادق و کاذب اور شفق احمر و ابیض کے درمیان تین درجہ کا فرق ہوتا ہے (شافی ص ۳۳)
- (۱۰) بوقت صبح کاذب آفتاب افق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے اور بوقت صبح صادق ۱۵ درجہ
- (حاشیہ مالا بد منه ص ۲۹ بحوالہ بھجندی)

تحقیقات جدیدہ :

- (۱) معیار الاوقات، اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت تحریر ہے ”مصنف مولوی عبدالواسع صاحب پروفیسر دینیات کلیہ جامعہ عثمانیہ متفقہ مجلس علماء منعقدہ محکمہ صدارت عالیہ سرکار عالی منظور بارگاہ خسروی جہاں پناہی حیدر آباد دکن“ اس سے ثابت ہوا کہ اس کتاب کی صحت پر علماء کی ایک ایسی مجلس کا اتفاق ہے جسے نواب حیدر آباد دکن نے متعین کیا تھا پھر نواب صاحب نے اس کتاب کی تحقیقات کو منظور فرمایا، یہ کتاب کتب خانہ خاص انجمن ترقی اردو، اردو کلچ کراچی میں موجود ہے اس کے صفحہ ۱۳، ۱۵، ۲۵، ۲۸ میں یہ وضاحت موجود ہے کہ صبح کاذب کے وقت آفتاب ۱۵ درجہ نیچے ہوتا ہے۔
- (۲) ایڈمرلٹی مینول آف نیوی گیشن ص ۱۳ ج ۲
- (۳) بیسک ایر نیوی گیشن ڈرلز
- (۴) ایسٹرونومیکل افیمیریز
- (۵) نائٹیکل المینک

۹) مراسلہ ڈائرکٹر ہائیڈرو گرافائی نیول ہیڈ کوارٹر حکومت پاکستان کراچی



HYDROGRAPHIC DIRECTORATE
NAVAL STAFF B544CH
NAVAL HEADQUARTERS
KARACHI

D.O.No. HD/0102121

13 October, 1970.

From: - Captain S.R. Islam, P.N.
Director of Hydrography.

Dear Sir,

Reference your letter dated 24-6-1970 and Mufti Rashid Ahmad's letter dated 7-10-1970.

The Nautical Almanac is a standard publication of the Royal Navy and its contents are extensively used for the computation of the rising and setting phenomena of the heavenly bodies and other astronomical information mainly connected with navigation. The accuracy of tables in the nautical almanac meets these requirements and is considered sufficient to cover the problems indicated by you. From the nautical almanac of 1970 the times of sunrise and twilight have been calculated to compare your computations. The results are as under:-

<u>Place</u>	<u>Date</u>	<u>Stated time of</u> صبح صادق	<u>Calculated time</u> when sun is 15° below horizon.
<u>Goth Fakir</u>			
(Lat. 25° 46' N Long. 68° 40' E)	11.6.70	04 hrs. 19 min. (Zone + 5 hours)	04 hrs. 20 min. (Zone + 5 hours)
<u>Karachi</u>			
(Lat. 24° 52.5' N Long. 67° 2.5' E)	20.6.70	04 hrs. 30 min.	04 hrs. 29½ min.
	20.9.70	06 hrs. 17 min.	05 hrs. 18 min.
	20.12.70	06 hrs. 203 min.	06 hrs. 02 min.

2. The calculated time as given above is based upon the following data given in the Nautical Almanac (Page 258) and Admiralty Manual of Navigation Vol. II (Page 137) :-

EXTRACT from Nautical Almanac 1970 (Page 258)

Basis of the tabulations. At sunrise and sunset 16' is allowed for semi-diameter and 34' for horizontal refraction, so that the times given the Sun's upper limb is on the visible horizon; all times refer to phenomena as seen from sea level with a clear horizon.

عہدہ تعلیم یافتہ طبقہ کے اطمینان کی خاطر ان محکموں سے تصدیق کروائی گئی ورنہ مجھے اسکی حاجت نہ تھی ۱۲ رشید احمد

At the times given for the beginning and end of twilight, the Sun's zenith distance is 96° for civil, and 102° for nautical twilight. The degree of illumination at the times given for civil twilight (in good conditions and in the absence of other illumination) is such that the brightest stars are visible and the horizon is clearly defined. At the times given for nautical twilight the horizon is in general not visible, and it is too dark for observation.

Times corresponding to other depressions of the Sun may be obtained by interpolation or, for depressions of more than 12° less reliably, by extrapolation; times so obtained will be subject to considerable uncertainty near extreme conditions.

EXTRACT From Admiralty Manual of Navigation Vol. II.
(Page 137).

Astronomical twilight. This is said to end or begin when the Sun's centre is 18° below the horizon, at which moment absolute darkness is assumed to begin or end so far as the Sun is concerned.

3. The times of صبح صادق or صبح کا ذب and other requirements can be obtained from the above stated arguments according to the definitions of the terms.

4. A comparison of the times given by you for 22nd September and 22nd December, 1970 indicates that they relate to Astronomical twilight (morning) when the sun is 18° below the horizon. For 22nd June 1970 the time given is a little earlier.

5. The chart of time supplied by you has also been compared and the times given for صبح صادق as well as sunrise generally tally with other times calculated from the Nautical Almanac for Astronomical twilight and sunrise respectively.

Yours Sincerely



(S.R. ISLAM)
CAPTAIN PAKISTAN NAVY

Molana Ehtishamul Haq Thanvi,
56, Jacob Lines,
Karachi.

Copy to:- Mufti Rashid Ahmad
Daruliftae wal Irshad
Nazimabad,
Karachi.

④ مراسله ڈائرکٹر محکمہ موسمیات حکومت پاکستان بنام مولانا احتشام الحق تھانوی

PAKISTAN METEOROLOGICAL DEPARTMENT
Office of the Deputy Director, Climatology, Hydrometeorology
Oceanography, University Road, Karachi.

Karachi,

dated the 18th September, 1970.

No. C1-11(7)/68

To

Maulana Ehtishamul Haq Thanvi,
56, Jacob Lines,
Karachi.

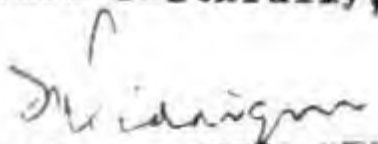
Dear Sir,

Kindly refer to your letter dated the 21st June, 1970. Replies to the queries at the end of page 4 of the report received alongwith your letter, are given below seriatim:

1. We have no comments to offer.
2. The time for the begining of moring astronomical twilight for 12th June is 4h 11^m. The begining of morning astronomical twilight is taken to be the time when the Sun is 18° below horizon. We have no comments to offer on the timings in the different charts given, the timings of Sub-he-Sadiq for Karachi.
3. When the Sun is 18° below horizon, all light from the sun is cut off.
4. This Department has not undertaken any work on the determination of the timings of Sub-he-Sadiq according to the definition given in the 'note' at the end of page 4 of the Report enclosed with your letter. These timings can, however, be calculated for any location if the phenomena Sub-he-Sadiq is precisely defined with respect to the position of the Sun below horizon. With out this the calculation of the timings will not be possible and as you have yourself noticed, will be subject to the personal error of the observer.

Delay in the reply to your letter is deeply regretted.

Yours faithfully,



(T.H. SIDDIQUI) 18/9/70
for DIRECTOR

۸ خط از بندہ رشید احمد بنام ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ موسمیات حکومت پاکستان کراچی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محرمی جناب ڈپٹی ڈائریکٹر صاحب محکمہ موسمیات پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امور ذیل سے متعلق اپنے محکمہ کی تحقیق تحریر فرمائیں،

۱ کراچی کے عام نقشوں میں صبح صادق کے اوقات یہ ہیں، ۲۲ جون ۴ بجکر ۱۱ منٹ، ۲۲ ستمبر

۲۲ دسمبر ۵ بجکر ۴۹ منٹ — اس وقت آفتاب افق سے کتنے درجہ نیچے ہوتا ہے؟

۲ جب آفتاب افق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے اس وقت افق پر کسی قسم کی روشنی ہوتی ہے یا نہیں؟

۳ کراچی کے لئے صبح صادق (۵ ازیر افق) کے اوقات تحریر کریں۔ فقط والسلام علیکم

رشید احمد

۳ رجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء
دارالافتار والارشاد ناظم آباد کراچی

جواب خط از این اے قریشی ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ موسمیات حکومت پاکستان کراچی

No.C1-11(17)/68/1667
PAKISTAN METEOROLOGICAL DEPARTMENT
OFFICE OF THE DEPUTY DIRECTOR
CLIMATOLOGY HYDROMETEOROLOGY &
OCEANOGRAPHY

From:- N. A. Qureshi,
Deputy Director.

To :- Mufti Rashid Ahmed,
Daruliftae wal Irshad
Nazimabad IV.
Karachi-18.

Karachi, the 21st October, 1970.

Dear Sir,

Reference your letter dated 2.10.1970.

2. The replies to your queries are as follows seriatum:-

(1) The sun is approximately 18 degrees below the horizon at the times given on the dates specified.

- (2) When the sun is 18 degrees below the horizon all light from the sun is cut off.
- (3) The times, correct to the nearest half min., calculated for meteorological Observatory at Karachi Airport (coordinates 24°54' N & 67°08' E) when the sun is 15° below the horizon on the dates specified are as follows:

22.6.1970 : 04 hrs 29½ min. W.P.S.T.
 22.9.1970 : 05 hrs 17 " " " "
 22.12.1970 : 06 hrs 4½ " " " "

Kindly acknowledge receipt.

Yours faithfully,



(N. A. QURESHI)

Deputy Director

Phone : 415549

21/X/1970

خلاصہ ترجمہ مراسلہ ڈائرکٹر ہائیڈرو گرافی نیول ہیڈ کوارٹرز حکومت پاکستان کراچی

اوقات رسالہ

مقام	تاریخ	اوقات ۱۵ درجہ زیر افق	صبح صادق
کراچی	20.6.70	۴ بجکر ۲۹½ منٹ	۴ بجکر ۳۰ منٹ
عرض البلد 24° 52.5'	20.9.70	۵ بجکر ۱۸ منٹ	۵ بجکر ۱۷ منٹ
طول البلد 67° 2.5'	20.12.70	۶ بجکر ۲ منٹ	۶ بجکر ۳ منٹ

صبح کے وقت جب آفتاب ۱۸ درجہ زیر افق ہوتا ہے اُس وقت مکمل اندھیرے کا اختتام اور شام کے وقت ۱۸ درجہ پر مکمل اندھیرے کی ابتداء ہوتی ہے۔

۲۲ ستمبر اور ۲۲ دسمبر کے دنے ہوئے وقت میں آفتاب ۱۸ درجہ زیر افق ہوتا ہے اور ۲۲ جون کا وقت اس سے بھی کچھ پہلے ہے۔

آپ کے بھیجے ہوئے (پرانے) نقشے میں صبح صادق کا دیا ہوا وقت ۱۸ درجہ زیر افق کی مطابقت ہے

دستخط ایس آرا سلام کیپٹن پاکستان نیوی

- خطبہ نام — مولانا احتشام الحق تھانوی ۵۶ جیک لائن کراچی
 خط کی نقل بھیجی گئی بنام — مفتی رشید احمد دارالافتار والارشاد ناظم آباد کراچی
 خلاصہ ترجمہ مراسلہ ڈائرکٹر محکمہ موسمیات حکومت پاکستان کراچی
- ① ۱۲ جون کو ایسٹرونومیکل ٹوائیڈلٹ ۴ بجکر ۱۱ منٹ پر شروع ہوتی ہے (جیسے مروجہ نقشوں میں ہے) اُس وقت آفتاب اُفق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے۔
- ② جب آفتاب ۱۸ درجہ زیر اُفق ہوتا ہے اُس وقت آفتاب کی ہر قسم کی روشنی اُفق سے منقطع ہوتی ہے۔

دستخطی ایچ صدیقی برائے ڈائرکٹر

- خلاصہ ترجمہ مراسلہ ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ موسمیات حکومت پاکستان کراچی
- ① آپ نے جن تاریخوں کے جو اوقات لکھے ہیں اس وقت آفتاب ۱۸ درجہ اُفق سے نیچے ہوتا ہے
- ② جب آفتاب اُفق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے اس وقت اسکی روشنی بالکل منقطع ہوتی ہے۔
- ③ ۲۲ جون ۱۹۷۰ء ۴ بجکر ۲۹ ۱/۲ منٹ
 ۲۲ ستمبر ۱۹۷۰ء ۵ بجکر ۱۷ منٹ
 ۲۲ دسمبر ۱۹۷۰ء ۶ بجکر ۲۱ ۱/۲ منٹ

دستخط این اے قریشی ڈپٹی ڈائرکٹر

فون ۴۱۵۵۴۹

حوالہ متعلقہ وقت عشاء

قال الامام الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ وکان النظر فی ذلک عندنا انما قد اجمعوا ان الحمرۃ التي قبل البیاض من وقتها واما اختلا فہم فی البیاض الذی بعد فقال بعضهم حکم حکم الحمرۃ وقال بعضهم حکم خلاف حکم الحمرۃ فنظرنا فی ذلک فرأینا الفجر یكون قبلہ حمرة ثم یتلوها بیاض الفجر فکان فی الحمرۃ والبیاض فی ذلک وقت الصلوٰۃ واحدۃ وهو الفجر فاذا خرج وقتها فالنظر علی ذلک ان یكون البیاض والحمرۃ فی المغرب ایضاً وقت الصلوٰۃ واحدۃ وحکمہما حکم واحد اذا خرج وقت الصلوٰۃ اللذان هما وقت لہا (شرح معانی الاشارة ج ۱)

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ جس قسم کی بیاض فجر میں معتبر ہے
عشاء میں بھی اسی کا اعتبار ہوگا۔

وقال الامام الكاساني رحمه الله تعالى في بيان اذن وقت العشاء والبيضا حنيفة رحمه الله
تعالى النص والاستدلال اما النص فقوله تعالى اقم الصلوة لاذنك الشمس الى غسق ليل
جعل الغسق غاية لوقت المغرب ولا غسق ما بقى النور المعترض وروى عن عمرو بن
العاص رضي الله تعالى عنه ان قال اخر وقت المغرب ما لم يسقط نور الشفق وبياضه
والمعترض نوره وفي حديث ابى هريرة رضي الله تعالى عنه وان اخر وقت المغرب حين
يسود الافق وانما يسود باخفافها بالظلام (الى قوله) واما الفقهاء فهوان صلاتين
يؤديان في اثر لشمس وهو المغرب مع الفجر الخ (بدائع الصنائع ص ۱۲۴ ج ۱)

النور المعترض اور حين يسود الافق کے الفاظ صریح نص ہیں کہ شفق ابیض سے ابیض
معارض مراد ہے، اسکے بعد دلیل فقہی میں بھی مغرب اور فجر دونوں کو اثر شمس میں جمع
کرنے سے ثابت ہوا کہ فجر کی طرح مغرب میں بھی بیاض مستطیل معتبر نہیں،

وقال العلامة حسام الدين الحسين بن علي رحمه الله تعالى ان المغرب بمنزلة الفجر ثم
البياض المعترض في باب الفجر في حكم الحمرة فليكن كذلك في مسئلتنا هذه (خاتمة على
ها مش الهداية ص ۸۲ ج ۱)

وقال الشيخ الانور رحمه الله تعالى ولنا ما عند الترمذي رحمه الله تعالى حتى يسود
الافق وليس هذا السواد الا بعد البياض فالتحقيق فيه عندنا ان الشفق من
الاشفاق والشفقة هي الرقة فهو مربين البياض الناصع والحمرة القانية واعلم
ان الوقت في اليوم الواحد من انبلاج الصبح الصادق الى طلوع الشمس يكون
كما بين غروبها وغروب الشفق الابيض في ذلك اليوم كذا حققه الرياضيون

(فيض الباري ص ۱۳۱ ج ۱)

اس عبارت میں تین بار اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے، اولاً حتیٰ يسود الافق سے، بیاض
معارض غروب ہوتے ہی افق پر ظلمت چھا جاتی ہے۔ ثانیاً شفق کی تعریف "فہو مربین البياض
الناصع والحمرة القانية" سے، یہ کیفیت بیاض معترض میں ہوتی ہے، بیاض مستطیل ناصع
ہوتی ہے، مغرب کی طرف بیاض معترض کی طرح مشرق کی طرف صبح صادق کی بیاض میں بھی گُرخی

کی جھلک ہوتی ہے کما سیاتی ان شاء اللہ تعالیٰ، ثالثاً آخر میں بالکل تصریح فرما رہے ہیں کہ فجر اور مغرب کا وقت برابر ہوتا ہے،

وفي اعلاء السنن ان الحمرة والبياض الباديين في الافق بعد غروب الشمس كلاهما نظير البياض والحمرة الباديين قبل طلوع الشمس لكون كليهما من اثار اشعتها فمدة ما بين غروب الشمس الى غيبوبة بياض الشفق هي المدة ما بين ظهور بياض الفجر الى طلوع الشمس سواء بسواء كما صرح به اصحاب الرياض والهيئة، قال في حاشية شرح ايجمعي الشفق والفجر هما متشابهان شكلاً ومتقابلان وضعاً اذ الفجر يبدو من بياض ضعيف مستطيل ثم بياض عريض ثم حمرة والشفق يبدو بعد الغروب من حمرة ثم بياض عريض ثم بياض مستطيل الخ ولعلك تفتنت من هذا الكلام ان الشفق الابيض ايضاً مثل الفجر اثنان بياض مستطيل عريض و بياض ضعيف مستطيل فكما ان المعتبر في الفجر هو البياض العريض كذلك في الشفق المعتبر هذا الا البياض المستطيل (اعلاء السنن ص ۹ ج ۲) ونقل العلامة العثماني رحمه الله تعالى ايضاً عن اعلاء السنن ما قد منا من عبارة (فتح الملهم ۱۹۵ ج ۲)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی سرکردگی میں علماء کی جماعت کے مشاہدات

جون ۱۹۷۷ء میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم صدر دارالعلوم کراچی کی سرکردگی میں مشہور علماء کی ایک جماعت نے صرف مشاہدات کے لئے ٹنڈو آدم سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر شمال مشرق میں واقع مدرسہ محمدیہ (طول ۶۸/۴۰ عرض ۲۵/۴۶) تک سفر کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے مشاہدات کی روئداد خود اپنے قلم سے تحریر فرمائی جس پر دوسرے حضرات نے بھی دستخط کئے۔ ذیل میں اس روئداد کے ضروری اقتباسات دیئے جاتے ہیں۔

اسماء شرکاء سفر:

- ① مولانا مفتی رشید احمد صاحب دارالافتار والارشاد ناظم آباد کراچی
- ② مولانا مفتی محی الدین صاحب مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ مشرقی پاکستان
- ③ مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی
- ④ مولانا عاشق الہی صاحب مدرس دارالعلوم کراچی

⑤ مولانا محمد رفیع صاحب مدرس دارالعلوم کراچی

⑥ مولانا محمد تقی صاحب " " " "

⑦ مولانا محمد علی صاحب " " " "

⑧ جناب کلیم صاحب لیکچرار شعبہ تاریخ اسلام کراچی یونیورسٹی

⑨ احقر محمد شفیع (صدر دارالعلوم کراچی)

مقامی علماء دین سے مندرجہ ذیل حضرات مشاہدات میں شریک رہے۔

⑩ مولوی محمد صدیق صاحب (فقیر منٹھار) مہتمم مدرسہ محمدیہ نزد ٹنڈو آدم

⑪ مولوی عبدالواحد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ نزد ٹنڈو آدم

۱۱ جون، پھر ایک روشنی عرضاً پھیلنے والی افق کے اوپر شروع ہوئی، روشنی کا پورا تبیین

پر سب دیکھنے والوں نے اتفاق کیا وہ تو ۱۹/۴ پر تھا اس روشنی کے اس سے کچھ

پہلے ہونے کا بھی بعض کو شبہ رہا۔

۱۲ جون، صبح کو تقریباً ۳ ۱/۲ بجے میدان میں سب حضرات پہنچ گئے اس وقت افق مشرق پر کسی

قسم کی روشنی نہیں تھی ٹھیک چار بجے افق پر مخروطی شکل کی طولانی روشنی نمودار ہوئی جس

سب نے دیکھ کر صبح کا ذب قرار دیا اور اسکے سترہ منٹ بعد یعنی ۱۷/۴ پر صبح صادق

واضح طور پر مشاہدہ کی گئی اس پر سب کا اتفاق رہا۔

طلوع آفتاب ۵/۳۲ پر ہوا۔

۱۳ جون، آج کراچی میں کورنگی سو کو اڑ کے قریب مشرقی ساحل سمندر پر جا کر مشاہدہ کی کوشش

کی گئی جس میں مفتی رشید احمد صاحب، مولانا محی الدین صاحب، مولانا عاشق الہی صاحب

مولوی محمد علی صاحب، مولانا محمد رفیع صاحب اور احقر محمد شفیع شامل تھے۔

اتنا سب نے محسوس کیا کہ ۱۱/۴ جو وقت صبح صادق قدیم نقشوں میں آج کی تاریخ

کا لکھا ہوا ہے اس وقت کسی قسم کی روشنی افق پر نہیں تھی۔ اس کے بعد وہ روشنی

جس کو صبح کا ذب کہا جاسکتا ہے شروع ہوئی۔ پھر اسکے بعد صبح صادق کی معترضاً

پھیلنے والی روشنی سامنے آئی۔ محمد شفیع ۴ ۲/۹ ھ

رشید احمد ولی حسن ٹونکی غفر اللہ محمد عاشق الہی

محمد رفیع عثمانی محمد تقی عبدہ محی الدین عفاعتہ

نتائج :

کراچی کے مشاہدہ کا نتیجہ ایسا عام فہم ہے کہ اس سے متعلق کچھ سمجھانے کی ضرورت نہیں اور ٹنڈو آدم کے مشاہدہ کے نتائج پر اہل فن غور کریں گے تو ثابت ہوگا کہ وہاں بندہ کی تحقیق کے عین مطابق صبح کاذب ۱۸ زیر افق اور صبح صادق ۵۴ زیر افق کے وقت پر ہوئی اور عوام اس کی تصدیق یوں کر سکتے ہیں کہ تازیخوں میں کراچی کے اوقات پرانے نقشوں میں یوں دئے ہیں۔

طلوع

صبح صادق

۵ بجکر ۴۱ منٹ

۴ بجکر ۱۲ منٹ

۱۱ جون

۵ بجکر ۴۱ منٹ

۴ بجکر ۱۱ منٹ

۱۲ جون

ٹنڈو آدم میں طلوع کراچی سے ۹ منٹ قبل ۵ بجکر ۳۲ منٹ پر ہوا تو صبح صادق اور صبح کاذب بھی تقریباً ۹ منٹ بلکہ بروئے حساب ۱۰، ۱۱ منٹ قبل ہونی چاہیے حالانکہ وہاں صبح صادق کراچی کے وقت سے ۱۲ جون میں ۶ منٹ بعد ۴ بجکر ۱۱ منٹ پر ہوئی اور ۱۱ جون میں ۵ بجکر ۱۹ منٹ پر ہوئی۔ البتہ صبح کاذب ۱۱ منٹ قبل ۴ بجے ہوئی۔ اس سے ہر ادنیٰ فہم رکھنے والا شخص بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ کراچی کے قدیم نقشوں میں صبح صادق کے عنوان کے تحت دئے ہوئے اوقات درحقیقت صبح صادق کے نہیں بلکہ یہ اوقات صبح کاذب کے ہیں۔

مشاہدات مذکورہ کی بنا پر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم نے ایک سوال کے جواب میں مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر فرمایا۔

حَضْرَتُ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کا فتویٰ ۳۶

حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا، اتنی بات تو یقینی ہو گئی ہے کہ نقشوں اور جنتریوں میں جو وقت صبح صادق کا لکھا ہے وہ صبح صادق کا اصلی وقت نہیں ہے بلکہ غالباً صبح کاذب کا وقت ہے جو انتہا سحر کے لئے احتیاطاً لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد بھی کچھ وقت رہتا ہے جس کی مقدار ہر جگہ ۱۲ منٹ ہی نہیں بلکہ ہر موسم اور ہر علاقہ میں تفاوت کی نوعیت الگ ہے لہذا نقشوں کی مطابقت فوراً اذان دیکر مرد یا عورتوں کا نماز پڑھ لینا درست نہیں نقشوں کے وقت سے بیس منٹ بعد فجر کی اذان دینے اور اسکے بعد نماز فجر پڑھنے سے ہر موسم میں بلاشبہ نماز صحیح ہو جائیگی لہذا اس پر عمل کیا جائے۔

بندۃ محمد شفیع عفی عنہ دارالعلوم کراچی ۱۳، ۲۸ ۱۱ ھ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

اقتباساً فیصلہ مجلس تحقیق

منعقدہ ذی القعدہ ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ

اس مجلس میں حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کے رسالہ صبح صادق کے دلائل پر غور کیا گیا اور متعلقہ کتب کی مراجعت کی گئی نیز مسئلہ کی تحقیق اور مشاہدات کے لئے ٹنڈو آدم کا جو سفر کیا گیا تھا اسکے نتائج زیر غور آئے، بحث و تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل باتیں پایہ ثبوت کو پہنچ گئیں۔
مسئلہ کے زیر غور آنے کے بعد متفرق ایام میں جتنے مشاہدات کئے گئے ان میں سے کسی میں بھی مروجہ جنتریوں کے مطابق صبح صادق نہیں ہوئی بلکہ اسکے بعد ہوئی۔
ان سب امور سے ثابت ہوتا ہے کہ مروجہ جنتریوں میں صبح صادق کے نام سے جو وقت لکھا گیا ہے وہ درحقیقت صبح کا فوب کا ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب نے صبح صادق کے جو اوقات نکالے ہیں انکا مقابلہ ٹنڈو آدم کے مشاہدات سے کیا گیا فرق صرف ایک منٹ کا تھا۔
بہر کیف مذکورہ بالا تحقیق سے ہمیں بھی یہ ظن غالب ہوتا ہے کہ مولانا مفتی رشید احمد صاحب نے حسابی طریقہ سے جو اوقات نکالے ہیں وہ درست ہیں۔

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۳ ذی قعدہ سنہ ۹۲، ہجری

محمد شفیع رشید احمد محمد عاشق الہی محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

مشاہدہ میں غلط فہمی کے اسباب :

① وسط اگست تا وسط اکتوبر میں مشرق کی طرف صبح کاذب سے کافی پہلے زوڈیکل لائٹ ظاہر ہوتی ہے جس کا صبح سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح یہ روشنی مغرب کی طرف وسط فروری تا وسط اپریل میں ظاہر ہوتی ہے۔ جارج ایبل نے اپنی کتاب "ایکس پلوریشن آف دی یونیورس" مطبوعہ ۱۹۶۴ء میں زوڈیکل لائٹ سے متعلق لکھا ہے کہ "اسے بعض اوقات صبح کاذب بھی کہا جاتا ہے" اس سے یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ اسکے بعد ظاہر ہونیوالی ایسٹرونومیکل ٹوائی لائٹ صبح صادق ہوگی لہذا خوب سمجھ لیں کہ اصطلاح شریعت میں ابتداء صبح میں افق سے کافی بلندی پر نمودار ہونے

والی مستطیل روشنی کو صبح کاذب کہا جاتا ہے پھر یہی روشنی جب نیچے اتر کر عرضاً پھیلتی ہے، اور طول سے عرض زیادہ ہو جاتا ہے اور اس میں کچھ سُرخ کی جھلک آ جاتی ہے تو اسے صبح صادق کہا جاتا ہے عن سمرة بن جندب عن رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغرنكم اذان بلال ولا بياض الافق المستطيل هكذا احق يستطير هكذا (رواه مسلم)

عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ليس ان يقول الفجر او الصبح وقال باصابعه ورفعها الى فوق وطأ طأ الى اسفل حتى يقول هكذا وقال نهير بسبأ بتيه احداً هما فوق الاخرى ثم مد هما عن يمينه وعن شماله (رواه البخارى) قوله (وطأ طأ) اى خفض اصبعيه الى اسفل وهذا هو الاشارة الى كيفية الصبح الصادق (عمدة القارى ص ۳۵ ج ۵) الفجر الصادق يطعم معترضاً ثم يعمر الافق ذاهباً يميناً وشمالاً بخلاف الفجر الكاذب وهو الذى تسميه العرب ذنب السرحان فانه يظهر فى اعلى السماء ثم ينخفض والى ذلك اشار بقوله رفع وطأ طأ رأسه (فتح البارى ص ۸ ج ۲) وفى حديث طلحة بن على وكلوا واشربوا حتى يعترض لكم الاحمر، اخرج ابن ابى شيبه واحمد وابوداود والترمذى وحسنه، و اخرج احمد ليس الفجر المستطيل فى الافق لكنه المعترض الاحمر درمنثور ج ۱ ابن كثير ص ۲۲ ج ۱) قال الخطابى معنى الاحمر ههنا ان يستبطن البياض المعترض او اثل حمرة (فتح الملهم ص ۱۱۹ ج ۳) وما روى عن الخليل انه قال رأيت البياض بمكة شرفها الله تعالى فما ذهب الا بعد نصف الليل محمول على بياض الجو وذلك يغيب آخر الليل واما بياض الشفق وهو رقيق الحمرة فلا يتأخر عنها الا قليلاً قد رما يتأخر طلوع الحمرة عن البياض فى الفجر رزى ص ۱۱ ج ۱) والصبح مجتمع بياضاً وحمرة (المغنى لابن قدامة ص ۳۱ ج ۱) قال الازهرى ولون الصبح الصادق يضرب الى الحمرة قليلاً كأنها لون الشفق الاول فى اول الليل (الساكن) قال فى التصريح فى الضوء مرتفعاً عن الافق مستطيلاً ويرى ما بينه وبين الافق مظلماً وهو الصبح الكاذب لكذب به فى الاخبار عن قرب الشمس لان الافق بعد مظلم، وفى الحاشية (قوله لكذب به) وان دفع به ما قيل سمي بذلك لانه يعقبه ظلمة يكذب به فانه اذا طلع الصبح الثانى انعدم ضوء الصبح الاول وجه الاندفاع انه لا يعقبه ظلمة بل يخفى عن البصر لضغفه وغلبة الضوء الشديد الطارى عليه كما يخفى ضياء المشاعل والكواكب فى

ضوء الشمس ۸۱ مولانا ابوالفضل محمد فیظ اللہ (تصریح ص ۶۹) یسہی بالصبح کاذب کائن کون
الافق بعد مظلمایکذ ب کونہ نور الشمس (شرح چغینی ص ۱۴۱) والنوع الثانی منبسط
فی عرض الافق مستدیر کنصف دائرة یضیء به العالم فینتشر له الحیوانات والناس
للعادات وتنعقد به شرط العبادات (القانون سعودی لابی ریحان البیرونی ص ۹۳ ج ۲)
فاما بیاض الصبح الصادق فهو بیاض مستدیر فی الافق (تفسیر کبیر ص ۲۰۳ ج ۲)

یہ امر علماء ہیئت کی تصریحات کے علاوہ مشاہدات سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ۱۸۰ زیر
افق پر مستطیل روشنی ظاہر ہوتی ہے جس میں سرخی کی ذرا بھی آمیزش نہیں ہوتی۔ عرضاً
پھیلنے والی صبح صادق ۱۸۰ زیر افق پر ہوتی ہے۔ درحقیقت عرفی دن طلوع شمس سے شروع
ہوتا ہے مگر شریعت نے زمین پر شعاع شمس کے ظہور کو بھی حکماً دن قرار دیا ہے اور ۱۸۰ زیر
افق سے قبل شعاع شمس کا زمین پر قطعاً ظہور نہیں ہوتا اسلئے یہ صبح کاذب ہے جو عرف کے
مطابق شرعاً بھی رات میں داخل ہے، شعاع شمس کے صرف فلک پر ظہور کو شریعت نے دن
کا حکم نہیں دیا ورنہ صبح کاذب بھی دن میں شمار ہوتی،

غرضیکہ زوڈیکل لائٹ کا اصطلاح شریعت سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ قوس قزح کی طرح
ایک انعکاسی روشنی ہے جو سال بھر میں صرف دو ماہ وسط اگست تا وسط اکتوبر میں بعض
مقامات پر نمودار ہوتی ہے اور ایسٹرنو میکل ٹو سیلاٹ سے کافی پہلے بالکل ختم ہو جاتی ہے
اسی طرح اورا، لگن شین لائٹ اور دوسری کئی قسم کی روشنیاں مختلف زمانوں میں مختلف
مقامات پر مختلف سمتوں میں رات کے مختلف حصوں میں نمودار ہوتی رہتی ہیں، جن کا
صبح کیساتھ کوئی تعلق نہیں، ملاحظہ ہوا یکس پوریشن آف دی یونیورس تصنیف جارج ایبل مطبوع
۱۹۶۳ء ص ۳۱۵ و ص ۳۳۵ دی پان بک آف ایسٹرنو می تصنیف جیمس میورڈین ایف، آر، اے، ایس
طبع ۱۹۶۲ء ص ۱۶۹، دی ایلیمنٹس آف ایسٹرنو می تصنیف ایڈورڈ آر تھرفیلڈ طبع ۱۹۵۵ء ص ۲۱۲،
خلیل کی طرح بعض دیگر حضرات کو بھی زوڈیکل لائٹ اور کمکشاں کو صبح کاذب سمجھنے کا
مغالطہ لگا ہے جس پر اہل تحقیق نے تردید فرمائی ہے چنانچہ علامہ خطاب مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں قال فی الذخیرۃ وکثیر من الفقہاء لا یعرف حقیقۃ ہذا الفجر ویعتقد انہ
عام الوجود فی سائر الأزمنة وهو خاص ببعض الشتاء وسبب ذلك انہ المجرة ضعیف
کات الفجر بالبلدة ونحوها طلعت المجرة قبل الفجر وهي بیضاء فیعتقد انہا الفجر فاذا

باينت الا فتى ظهر من تحتها الظلام ثم يطلع الفجر بعد ذلك واما في غير الشتاء فتطلع
المجرة اول الليل او نصفه فلا يطلع آخر الليل الا الفجر الحقيقي انتهى ونازعه غيره
في ذلك وقال انه مستقر في جميع الازمنة وهو الظاهر (مواعيد الجليل شرح مختصر خليل ص ۳۹۹ ج ۱)

وقال العلامة ابن حجر الهيتمي الشافعي رحمه الله تعالى في تحفة المحتاج بشرح المنهاج ونقل
الا صبحی ابراهيم ان بعضهم ذكر انه يذهب بعد طلوعه ويعود مكانه ليلا وان ابا جعفر البصري
بعد ان عرفه باننا عند بقاء ساعتين يطلع مستطيلاً الى غروب السماء كأنه عمود وبما لم ير
اذا كان الجو كدراً صيفاً علاه دقيق واسفل واسع وتحت سواد ثم بيّن ان ثمر يظهر ضوء يغشى
ذلك كله ثم يعترض رده باننا برصده نحو خمسين سنة فلم يره غاب وانما ينحدر ليلتي مع
المعترض في السواد ويصير ان فجر واحد او زعم غيبته ثم عوده وهذا رواه يختلف باختلاف
الفصول فظنه يذهب وبعض الموقتين يقول هو المجرة اذا كان الفجر بالسعود ويلزمه انه
لا يوجد الا نحو شهرين في السنة اه قال الشيخ عبد الحميد الشرواني في حاشيته على تحفة المحتاج
(قوله بالسعود) منزل للقمر كدوى عبارة القاموس وسعود النجوم عشرة سعد بلم وسعد
الاخبية وسعد الذابح وسعد السعود وهذه الاربعة من منازل القمر ثم قال بعد ذكر البقية
وهذه الست تليست من المنازل كل منها كوكبان بينهما نحو ذراع اه (تحفة المحتاج ص ۲۲ ج ۱)
وعلامه شیرازی در تحفه شاهی می آرد وجه تسمیه اش بصبح صادق آنست که روشنیش از اول
صادق ترست نه ازین جهت که سیاهی طاری بر صبح اول مکذب می شود نه بر ثانی زیرا که صبح آنست
که روشنی اول معدوم نمی شود بلکه روشنی ثانی مغلوب و مخفی میگردد مثل روشنی چراغ پیش پر تو آفتاب
(حاشیه مالا بد منه ص ۲۹)

عبارات بالا سے ثابت ہوا کہ جن حضرات نے صبح کاذب کے بعد پھر مکمل اندھیرا ہو جانے کا
قول کیا ہے انھیں زوڈیکل لائٹ یا کمکشاں سے مغالطہ ہوا ہے، یا ان کا مقصد یہ ہے کہ صبح صادق
کی روشنی میں صبح کاذب غائب ہو جانے کی وجہ سے وہاں اندھیرا نظر آتا ہے و ذکر الامام الغزالی
رحمہ اللہ تعالیٰ فی آداب المسافر من الاحیاء و لفظ الاحیاء مع شرحہ "الاتحاف" و بقی بیّن لصحیحین
قد زلتی منزلة بالتقریب یشک فیہ من وقت الصبح الصادق و الکاذب (معارف السنن ص ۲۲۹ ج ۲)
اس سے بھی ثابت ہوا کہ صبح صادق و کاذب کے درمیان کوئی فصل نہیں بلکہ دونوں آپس میں متصل ہیں
② علامہ خطاب مالکی اور علامہ سیثی شافعی کی تحقیق جو اوپر نقل کی گئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ

سردیوں میں تقریباً دو ماہ تک کہکشاں بوقت صبح مشرق کی طرف سے طلوع ہوتی ہے اور اس کے بعد جلد ہی صبح کی روشنی نمودار ہو جاتی ہے اور دیکھنے والے کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ روشنی کہکشاں کی تھی بلکہ وہ اسے صبح کی روشنی سمجھ بیٹھتا ہے۔

حساب اور مشاہدات سے ثابت ہوا کہ عرض شمالی میں یہ کیفیت جنوری اور فروری میں ہوتی ہے۔ اسی طرح جولائی اور اگست میں مغرب کی طرف غروب کہکشاں کی یہی حالت ہونی چاہیے اور عرض جنوبی میں معاملہ برعکس ہوگا۔

(۳) دسمبر ۱۹۷۱ء میں پاک و ہند کی جنگ کے دوران بلیک آؤٹ کی وجہ سے شہر کے اندر رہتے ہوئے مشاہدات کا بہتر موقع مل گیا، مجھے اس سے بہت حیرت ہوئی کہ صبح کاذب سے بہت پہلے مشرق کی طرف اور عشاء سے بہت بعد مغرب کی طرف مستطیل روشنی نظر آرہی ہے، میں نے اس عقدہ کو حل کرنیکا خاص اہتمام کیا۔ ۱۹ دسمبر کی شام کو مغرب کے بعد جلد ہی میں نے افق غربی کا مراقبہ شروع کر دیا، میں نے دیکھا کہ مغرب شمس سے قدرے جنوب کی طرف ایک غیر معمولی روشن سیارہ (زہرہ) ٹھیک اسی جگہ پر ہے جہاں پہلے روز عشاء کے بعد بھی روشنی نظر آرہی تھی، یہ سیارہ پونے آٹھ بجے غروب ہو گیا مگر اسکے اوپر مستطیل روشنی تقریباً ساڑھے دس بجے تک واضح طور پر نظر آتی رہی جبکہ اس روز ۱۵/۱۲ (وقت عشاء مقابل صبح صادق) کا وقت ۶/۵۵ اور ۱۸/۱۲ (مقابل صبح کاذب) کا وقت ۷/۹ ہے۔ اسکے بعد یوں محسوس ہونے لگا کہ اس مقام سے ثریا تک کہکشاں کی طرح مگر اس سے کافی مدہم سفید ٹرک ہے، اس پورے مشاہدے میں میرے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے، ۲۰ تا ۲۲ دسمبر کی وجہ سے صبح کا مشاہدہ نہ ہو سکا ۲۳ دسمبر کو ۴ ۱/۴ بجے اٹھ کر دیکھا تو مشرق کی طرف مستطیل روشنی موجود تھی، ۲۴ دسمبر کو میں نے رات کے تین بجے سے کام شروع کر دیا۔ مشاہدہ سے محسوس ہوا کہ مشرق سے کہکشاں کی طرح مگر اس سے کافی مدہم سفیدی اوپر کو جا رہی ہے اور ثریا کی سیدھ میں معروف کہکشاں کے ساتھ مل رہی ہے تقریباً ۴ ۱/۴ بجے کے بعد مشرق کی طرف اس سفیدی میں کچھ اضافہ اور اوپر کی جانب کچھ کمی محسوس ہونے لگی اور وقت صبح کاذب تک یہی کیفیت رہی صبح کاذب کی ابتداء کا کچھ احساس نہ ہو سکا۔ حسابی رو سے اس روز صبح کاذب کا وقت ۵/۹ اور صبح صادق کا وقت ۶/۶ ہے، ۴ ۱/۴ بجے کے بعد روشنی میں اضافہ سے اندازہ ہوا کہ مغرب کی طرح افق مشرقی کے نیچے بھی کوئی غیر معمولی روشن ستارہ اسکا باعث بن رہا ہے چنانچہ جنوری میں

یہ ستارہ بوقت صبح نظر آنے لگا جو ذنب عقرب کے قریب معروف کہکشاں کے اندر واقع ہے نتیجہ یہ نکلا کہ معروف کہکشاں کے علاوہ ایک اور مدہم کہکشاں بھی ہے جس کے ساتھ بعض غیر معمولی روشن ستاروں کی روشنی بھی شامل ہو جاتی ہے جو مغالطہ کا باعث بنتی ہے۔

صبح صادق سے متعلق مغالطہ کی وجوہ :

① بعض علماء نے منتہائے سحر و طلوع آفتاب کے درمیان کچھ وقت (مثلاً ڈیڑھ گھنٹہ یا کم و بیش) کی تعیین فرمائی ہے، اس سے انکا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہر موسم میں ہر مقام پر طلوع اور صبح صادق کے درمیان اتنا ہی وقفہ ہوتا ہے اسلئے کہ یہ امر تو بداہتہ غلط ہے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ یہ وقفہ ہر تاریخ میں اور ہر مقام میں مختلف ہوتا ہے اسکی تصدیق مشاہدہ سے بھی کی جاسکتی ہے اور مختلف مقامات کے اوقات نماز کے پرانے نقشوں سے بھی لہذا ان حضرات کی تحریر سے انکا مقصد یہ ہے کہ انکے ملک میں جس مقام اور جس تاریخ میں زیادہ سے زیادہ وقفہ ہو اُسے منتہائے سحر قرار دیا جائے تو پورے ملک کی حدود کے اندر ہر مقام اور ہر موسم میں روزہ بلاشبہ صحیح ہو جائیگا اور غروب سے اتنی ہی دیر بعد نماز عشاء بلاشبہ درست ہوگی مثلاً متحد ہندوستان کے زمانے میں اگر کسی عالم نے اسوقت کی مقدار متعین کی تو انھوں نے متحد ہندوستان (بشمول خیبر، مردان، مالاکنڈ، چترال وغیرہ) کی حدود میں سے جس مقام پر اور جس تاریخ میں زیادہ سے زیادہ وقفہ تھا اسے انتہائے سحر قرار دیا، چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی قدس اللہ سرہ امداد الفتاویٰ جلد دوم ص ۷۷ میں فرماتے ہیں کہ ”ہیئت کے قاعدہ سے طلوع آفتاب کے وقت سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تک سحری کھا سکتے ہیں۔“ پھر حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں ”بعض موسم میں اس سے بھی زیادہ گنجائش ہے یہ احتیاط لکھ دیا۔“

غرضیکہ اس سے یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہر مقام پر اور ہر تاریخ میں اسوقت صبح صادق ہو جاتی ہے اور فوراً اذان دیکر نماز فجر بھی پڑھ لینا جائز ہے اور نہ ہی یہ مقصد ہے کہ کسی مقام اور کسی موسم میں بھی غروب کے بعد اتنا وقت گزرنے سے پہلے عشاء کا وقت نہیں ہوتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو حضرات میری تحقیق کو اکابر کینلاف سمجھ رہے ہیں انھیں اکابر کے کلام میں غور نہ کرنیکی وجہ سے غلطی ہوئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میری تحقیق کا کوئی جز بھی اکابر کی کسی تحریر کینلاف نہیں۔

② بعض مصنفین نے صبح صادق کے کل وقت کی پوری رات کے وقت سے کوئی خاص نسبت تحریر فرمائی ہے۔

اس کی حقیقت بھی وہی ہے جو اوپر علماء میں گزری۔

(۳) متقدمین علماء فلکیات کا یہ معمول ہے کہ وہ پہلے مطلقاً صبح کا وقت بتاتے ہیں اور آخر میں اسکی تصریح فرمادیتے ہیں کہ یہ صبح کاذب کا وقت ہے اور صبح صادق اس سے تین درجہ بعد ہوتی ہے جس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ لوگ پہلے سے صبح صادق کے لئے تیار رہیں مگر اوقات نماز کی اشاعت کے شائقین کی کم نظری نے مطلق صبح کو صبح صادق بنا دیا اور اس کے بعد آنیوالی تصریح تک رسائی نہ ہوئی۔

(۴) اہل فن علماء دین نے جب اوقات نماز کے نقشے مرتب کئے تو ان میں بھی احتیاط و مصلحت مذکورہ کی بنا پر صبح صادق کی بجائے عداً صبح کاذب کے اوقات لکھے چنانچہ نقشہ منجم خیر اللہ مندرجہ منظر الحق شرح مشکوٰۃ میں مطلق صبح کے عنوان کے تحت ۸۰ زیر افق کے اوقات لکھے ہیں جو بالاجماع صبح کاذب ہے مگر کراچی کی ایک جنتری میں اس نقشہ کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے اور مطلق صبح کو صبح صادق بنا دیا ہے اور دہلی کے نقشہ کو کراچی پر چسپاں کر دیا ہے پھر گھڑی اور پل کے گھنٹے اور منٹ بنانے میں بھی غلطی کی ہے اسی طرح نقشہ مندرجہ معیار الاوقات مطبوع حیدر آباد دکن میں ۸۰ زیر افق کے اوقات دیئے ہیں حالانکہ اس کتاب میں چار مختلف مقامات پر اسکی وضاحت موجود ہے کہ ۸۰ زیر افق صبح کاذب کا وقت ہے اور صبح صادق ۸۰ زیر افق پر ہوتی ہے، نیز اس کتاب میں صبح کاذب کو کئی جگہ مطلق صبح سے تعبیر کیا ہے، یہ بھی واضح دلیل ہے کہ دوسرے حضرات نے بھی جہاں مطلق صبح لکھا ہے اُسے صبح کاذب مراد ہے اور سب نے نقشے بھی صبح کاذب کے مرتب کئے ہیں۔ اور اسکی تصریح کی ہے کہ یہ صبح کاذب کا وقت ہے اس کتاب کے حوالہ کی تفصیل عنوان تحقیقات جدیدہ کے تحت گزر چکی ہے

(۵) مغربی ممالک کو صبح صادق سے کوئی سروکار نہ تھا لہذا انھوں نے بھی مکمل اندھیرے میں ظاہر ہونے والی روشنی کی پہلی کرن (صبح کاذب) کے نقشے تیار کئے۔

اس کے بعد ناواقف شائقین کا دور آیا اور انھوں نے بحریہ، فضائیہ یا موسمیات کے کسی ملازم سے نقشہ مرتب کرنے کی فرمائش کی اُسے گرین وچ کی شاہی رصد گاہ سے شائع ہونے والی نائیکل المینک اٹھائی اور اس سے نقشہ مرتب کر دیا، نہ فرمائش کرنے والے کو یہ خیال آیا کہ وہ نقشہ مرتب کرنے والے کو صبح کاذب و صادق کا فرق بتائے اور نہ ہی مرتب کو اس کی طرف توجہ ہوئی۔ یہ امر مسلم ہے کہ پرانے سب نقشے نائیکل المینک ہی سے تیار کئے گئے ہیں۔ جن حضرات میں

پرانی محنت اپنی طرف منسوب کرنے کا مرض نہیں وہ کھلے الفاظ میں اسکا اعتراف بھی کر رہے ہیں چنانچہ حضرت تھانوی قدس سرہ کے امداد الفتاویٰ جلد اول ص ۱۱۱ اور دارالعلوم کورنگی کے کتب خانہ میں موجود بعض بہت قدیم جسترہوں میں اسکی تصریح ہے کہ یہ اوقات ٹائیکل المینکس لئے گئے ہیں، (۶) قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی نية الصوم تحت (قوله الضحوة الكبرى) تنبيه قد علمت ان النهار الشرعی من طلوع الفجر الى الغروب واعلم ان كل قطر نصف النهار قبل الزوال والنصف بعده نصف النهار فمقی كان الباقي للزوال اكثر من هذا النصف صح والافلا فتصح النية فی مصر والشام قبل الزوال بخمس عشرة درجة لوجود النية فی اكثر النهار لان نصف حصه الفجر لا تزيد على ثلاث عشرة درجة فی مصر واربع عشرة ونصف فی الشام فاذا كان الباقي الى الزوال اكثر من نصف هذه الحصه ولو بنصف درجة صح الصوم كذا حرره شيخنا السائح فی رحمہ اللہ تعالیٰ (رد المحتار ص ۹۳ ج ۲)

نظاہر اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں صبح صادق کا زیادہ سے زیادہ وقت یک گھنٹہ ۴۴ منٹ اور شام میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۵۶ منٹ ہے، حالانکہ یہ حساب ۸۸ زیر افق کی بجائے ۸۸ زیر افق پر منطبق ہوتا ہے، موجودہ نقشوں میں شام کا منتہی العرض تقریباً ۳۲ درجہ ہے، اسکے مطابق وقت مذکور صبح ہے مگر عرض مصر کا منتہی موجودہ نقشوں میں تقریباً ۳۱ ہے اور وقت مذکور ۳۳ عرض البلد کا ہے۔ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں مصر کی وقت ۳۴ عرض تک ہو یا وقت کی تخریج کرنے والے نے مصر کا منتہی العرض ۳۳ سمجھا ہو، بہر کیف شکال یہ ہے کہ اس عبارت میں ۸۸ زیر افق کو صبح صادق قرار دیا گیا ہے۔

اس اشکال کا جواب بھی مندرج بالا تفصیل سے حاصل ہو جاتا ہے یعنی ماہرین فلکیہ کا دستور یہ رہا ہے کہ وہ صبح کاذب کو مطلق صبح سے تعبیر کرتے ہیں اس سے بعض حضرات کو اشتباہ ہو گیا اور وہ اسے صبح صادق سمجھنے لگے، نیز انتہاء سحر کے باب میں احتیاط کے پیش نظر علماء بھی صبح کاذب کے اوقات لکھنے کا دستور رہا ہے۔ ہم گزشتہ مضمون میں اسکی چند مثالیں بھی پیش کر چکے ہیں، بہر کیف مصر و شام کے مذکورہ اوقات صبح صادق کے نہیں بلکہ صبح کاذب کے ہیں، جب علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ خود کتاب الصلوة میں دو جگہ اسکی تصریح نقل کر چکے ہیں کہ صبح کاذب و صادق میں تین درجات کا فرق ہے تو یہ کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ یہاں اسکے غلاف نقل لا کر وجہ تطبیق یا ترجیح ذکر نہ کریں۔

④ ایک صاحب نے یہ اشکال لکھ کر بھیجا ہے کہ حسب تصریح فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ بلغاریہ میں چند ایام عشر کا وقت نہیں آتا حالانکہ موجودہ نقشوں میں بلغاریہ کا عرض ۴۳° ہے۔ جہاں ہر موسم میں ۵° زیر افق والی بیاض یقیناً غروب ہو جاتی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح صادق اور مغرب کا وقت ۵° زیر افق سے زیادہ ہے۔

ان صاحب کو بلغار اور بلغاریہ میں اشتباہ ہوا ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ دو الگ الگ مقام ہیں۔ بلغاریہ کا عرض البلد ۴۳° ہے اور بلغار تقریباً ۶۳° عرض البلد پر ہے۔

ائمۃ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں وقت عشر کی ابتداء غروب شفق احمر سے ہوتی ہے قولاً واحداً، احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں احمر و ابیض دونوں قول ہیں مگر راجح اور مفتی بہ قول شفق احمر ہی کا ہے، شفق ابیض کے قول پر ابیض مستطیل مراد ہے، ابیض مستطیل بالاتفاق عشر میں داخل ہے، اس سے متعلق حوالجات اوپر لکھے جا چکے ہیں اور یہ بھی ثابت کیا جا چکا ہے کہ شفق ابیض مستطیل غروب ہونے کے وقت آفتاب ۸° زیر افق ہوتا ہے اور شفق ابیض مستطیل غروب ہونے کے وقت ۵° زیر افق۔ غروب شفق احمر کے وقت آفتاب ۱۲° زیر افق ہوتا ہے، اس کی تعیین علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس عبارت سے ہوتی ہے ذکر العلامة المرحوم الشیخ الکاملی فی حاشیۃ علی رسالۃ الاسطرلاب لشیخ مشایخنا العلامة المحقق علی آفندی الداغستانی ان التفاوت بین الفجرین وکذا بین الشفقین الاحمر والابیض انما هو بثلاث درج (رد المحتار ص ۳۳۲ ج ۱) علاوہ ازیں تحقیقات جدیدہ اور مشاہدات سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے بڑے دنوں میں شفق ابیض مستطیل (۸° زیر افق) کے عدم غروب کا مقام ۴۸° ر ۵° عرض البلد سے اوپر ہے اور شفق ابیض مستطیل (۵° زیر افق) کے عدم غروب کا ۵۱° ر ۵° سے اوپر اور شفق احمر (۱۲° زیر افق) کے عدم غروب کا ۵۴° ر ۵° سے اوپر ہے، اس سے ثابت ہوا کہ ۵۱° ر ۵° عرض البلد تک بالاتفاق عشر کا وقت پایا جاتا ہے بلکہ اس سے بھی آگے ۵۴° ر ۵° عرض البلد تک بھی فقدان وقت عشر کے قول کی کوئی گنجائش نہیں، اسلئے کہ وہاں تک شفق احمر ہر موسم میں غروب ہوتی ہے اور وقت عشر کے لئے مفتی بہ قول یہی ہے، شفق ابیض کے قائلین بھی ظاہر ہے کہ ایسے موقع پر ترک نماز کی اجازت دینے کی بجائے قول شفق احمر ہی کو واجب العمل قرار دیں گے، بلغاریہ (۴۳° عرض البلد) میں تو شفق ابیض مستطیل (۸° زیر افق) بھی ہر موسم میں غروب ہو جاتی ہے لہذا اگر کوئی معاند وقت عشر کے لئے غروب شفق ابیض مستطیل ہی پر

مُصر ہو تو اس کے نظریہ کے مطابق بھی بلغاریہ میں ہر موسم میں وقت عشر پایا جاتا ہے۔
البتہ بلغار کا عرض البلد چونکہ ۵۴° سے زائد ہے اس لئے وہاں بڑے دنوں میں شفق
احمر بھی غروب نہیں ہوتی اور باتفاق وقت عشر مفقود ہے، بلغار کے محل وقوع سے متعلق چند
عبارات ملاحظہ ہوں۔

قال يا قوت الحموی بلغار بالضم والغیب المجمعۃ مدینۃ الصقالیۃ ضاربة فی الشمال
شدیدۃ البرد لا یکاد الثلج یقلع عن ارضها صیفا ولا شتاءً وقلۃ ما یرى اهلها ارضا
ناشفة وبنائهم بالخشب وحلۃ وهوان یرکبوا عودا فوق عود ویمر منها باوتاد من خشب
ایضاً حکمة والفواکه والخیرات بارضهم لا تنجب وبین اتل مدینۃ الخضر وبلغار علی طریق
المفاوز نحو شهر ویصعد الیہا فی غمرا اتل نحو شهرین وفی الحد ورنحو عشرین یوماً من
بلغار الی اول حد الروم نحو عشر مراحل ومنها الی کویاہ مدینۃ الروس عشرین یوماً من
بلغار الی بشجرد خمس وعشرون مرحلة (ثم قال) واذا الشفق الذی قبل المغرب لا
یغیب بئۃ (معجم البلدان ص ۲۸ ج ۱) اس عبارت میں صراحت ہے کہ بلغار میں شفق احمر غروب
نہیں ہوتی، جس سے ثابت ہوا کہ بلغار کا عرض البلد ۵۴° سے زیادہ ہے۔

مولانا غیاث الدین رامپوری اقلیم ہفتم کے بیان میں فرماتے ہیں وبلغار شہریت دریں اقلیم کہ
در اوائل فصل گرما شفق در آنجا غائب نمیشود کہ سفیدۃ صبح ظاہر میگردد و کوتاہی روز در بلغار
پچہار ساعت و شب بر بست ساعت و باز بر عکس میشود (غیاث اللغات بیان ہفت اقلیم) اس
سے ثابت ہوا کہ بلغار میں سب سے بڑا دن بیس گھنٹے کا ہوتا ہے، بندہ نے اس کا حساب لگایا تو
ثابت ہوا کہ اس قدر طول نہار ۶۲ ر ۹ عرض البلد پر ہوتا ہے۔

وقال الفاضل الرومی وابتداء (الاقليم) السابع حیث النہاریہ مہ ای خمس عشرة ساعۃ
ونصف وربع والعرض مزید ای سبع واربعون درجۃ واشتتاً عشرة دقیقه وفیہ بعض
بلاد الصقالیۃ والروس وبلغار وغیاض وجبال یاوی الیہا اتراک کالوحوش و شمال بلاد
یا جوج ومأجوج ونہایات مساکن اتراک الشرق (ثم قال) ان فی عرض سحر ای ثلاث
وستین درجۃ جزیرۃ معمورۃ تسمی ثولی اهلہا یسکنون الحمامات لشدة البرد فی
اوانہ والنہار هناك عشرون ساعۃ (شرح چغنیف ص ۹۹) اس میں بیس گھنٹہ کا دن ۶۳°
عرض البلد میں بتایا گیا ہے مگر یہ قول تقریبی ہے، صحیح حساب کی تخریج سے ثابت ہوا کہ ۶۲ ر ۹

عرض البلد پر بڑا دن بیس گھنٹے کا ہوتا ہے۔ غرضیکہ ان عبارات سے یہ امر واضح ہو گیا کہ بلغار اقلیم ہفتم میں ہے اور اس کا عرض البلد تقریباً ۶۳ ہے جبکہ بلغاریہ اقلیم ششم میں ۴۳ عرض البلد پر ہے منجہ میں بھی بلغار اور بلغاریہ کو الگ لکھا ہے، بلغار: شعبہ تکونت منہ دولتان فی اوائل القرون الوسطی احدى على نهر اتيل والاخرى على نهر الطونة، بلغاریہ: دولة فی البلقان عاصمتها صوفيا الخ

⑧ معارف السنن ص ۲۸ ج ۲ میں یہ حقیقت تحریر ہے کہ ۱۸ زیر اُفق کے وقت صبح کاذب اور ۱۵ زیر اُفق پر صبح صادق ہوتی ہے، دونوں کے درمیان تین درجہ کا فرق ہے جس کو آفتاب منٹ میں طے کرتا ہے۔

اس کے بعد حضرت مولانا نور شاہ صاحب قدس سرہ کے حوالہ سے تحریر ہے کہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحفۃ المحتاج میں اس پر یوں رد فرمایا ہے کہ صبح کبھی جلد ہوتی ہے اور کبھی دیر سے، حضرت فقہار رحمہم اللہ تعالیٰ بھی یونہی فرماتے ہیں، ابن حجر ہیتمی کا یہ قول علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی روح المعانی میں نقل فرمایا ہے، انتہی،

معارف السنن کی اس تحریر سے متعلق مندرجہ ذیل گزارشات ہیں۔

- ① مؤلف نے خود تحریر فرمایا ہے کہ ان کو تلاش کے باوجود روح المعانی میں علامہ ہیتمی کا یہ قول نہیں ملا مزید اطمینان کے لئے بندہ نے بھی روح المعانی میں تلاش کیا مگر ایسا کوئی قول دستیاب نہ ہوا۔
- ② مؤلف فرماتے ہیں کہ تحفۃ المحتاج ان کے پاس نہیں اس لئے وہ اس کی طرف مراجعت نہیں کر سکے، بندہ نے تحفۃ المحتاج کو کھنگالا مگر اس میں بھی یہ جزرا صم ہاتھ نہ آیا، البتہ اس میں یہ عبارت ہے دھو (الصبح الكاذب) ما یبدو مستطیلاً واعلاہ اضواء من باقیہ ثم تعقبہ ظلمة (تنبیہ) فی تحقیق ہذا وكونه مستطیلاً کلام طویل لاهل الہیئۃ مبنی علی الحدس المبنی علی قواعد الحکماء الباطلۃ شرعاً من الخرق والالتزام اذ الحق لم یشہد بصحتها، علی انہ لا یفی ببيان سبب كون اعلاہ اضواء مع انہ بعد من اسفلہ عن مستملاہ وهو الشمس ولا ببيان سبب انقضاء بالکلیۃ حتی تعقبہ ظلمۃ کما صرح بہ الائمۃ وقد رواہا بساعة والظاهر ان مرادہم مطلق الزمان لانہا تطول تارة وتقصر اخرى الخ (تحفۃ المحتاج ص ۲۲ ج ۱) اس میں درجات وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں بلکہ تین چیزیں مذکور ہیں، کونہ مستطیلاً، اعلاہ اضواء، تعقبہ ظلمۃ، علامہ ہیتمی رحمہ اللہ تعالیٰ ان امور ثلاثہ کا انکار نہیں فرما رہے بلکہ ان کو تسلیم کرنے کے بعد اہل ہیئت جو ان کے اسباب

بیان کرتے ہیں ان پر رد فرما رہے ہیں، اور عبارت مذکورہ کے بعد ایک حدیث سے امور مذکورہ کے اسباب بیان فرما رہے ہیں،

(۳) تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ متأخرین کی امالی میں ناقلین پر اختلاط والتباس غالب ہے، اہل نظر فیض الباری میں محو کتب کی مراجعت سے اسکی تصدیق کر چکے ہیں، اب معارف السنن کے حوالہ مذکورہ سے بھی اسکی تصدیق ہو رہی ہے باینطور کہ اولاً روح المعانی اور تحفۃ المحتاج کا حوالہ صحیح نہیں، ثانیاً رد المحتار میں منقول ان التفاوت بین الفجرین الخ کو شیخ علی داغستانی کی طرف منسوب کر دیا ہے حالانکہ یہ شیخ خلیل کاملی کا قول ہے،

حضرت مولانا انور شاہ صاحب قدس سرہ کا مقام اس سے بہت بلند ہے کہ وہ ایسے غلط حوالے اور غلط نسبت بیان فرمائیں، پھر جس بات کا حوالہ دیا جا رہا ہے وہ ایسی بدیہی البطلان اور لچر ہے کہ علامہ بیہیمی اور حضرت شاہ صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کا دامن اس سے یقیناً پاک ہے، اور یہ صرف ناقلین امالی کے اختلاط کا کرشمہ ہے،

(۴) اہل ہیئت کی طرف سے صبح صادق و صبح کاذب کے درجات کی تعیین صبح کے تقدم و تاخر کے منافی نہیں اسلئے کہ ان درجات سے دائرۃ الارتفاع کے درجات مراد ہیں، چونکہ مختلف موسموں اور مختلف علاقوں میں آفتاب کی مدار مختلف حالات پر ہوتی ہے اسلئے آفتاب کو دائرۃ الارتفاع کے متعین درجات طے کرنے میں مختلف زمانہ درکار ہے، خود معارف السنن میں احیاء العلوم اور اسکی شرح اتحاف کے حوالہ سے اسکی نظیریوں منقول ہے ان بعض المنازل تطلع معترضة منقرفة فیقصر زمان طوعھا وبعضھا منتصبہ فیطول زمان طوعھا ویختلف ذلك فی البلاد باختلاف الاقالیم اختلافاً یطول ذکرة (معارف السنن ص ۲۹ ج ۲) اسکی دوسری نظیر یہ ہے کہ وقت عصر کے لئے مثلین کی تعیین ہے معنہذا سمیں تقدم و تاخر ہوتا ہے

کیا علامہ بیہیمی اور حضرت شاہ صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ جیسے جبال علم صبح کے لئے اہل ہیئت کی تعیین درجات کا واضح مفہوم سمجھنے سے بھی قاصر تھے؟ اور کیا اتنی سوئی بات بھی انکے خیال میں نہ آئی کہ تعیین درجات اور صبح کے تقدم و تاخر میں منافات نہیں؟ اولئذی مبرؤن متایقولون،

(۵) اگر یہ عجوبہ بلکہ اضحیٰ کہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ درجات کی تعیین صبح کے تقدم و تاخر کے منافی ہے تو سوال یہ ہے کہ اوقات نماز کے پرانے نقشے بھی تو متعین درجات ہی کے حساب پر مبنی ہیں وہ کیونکر صحیح تسلیم کئے جاتے ہیں؟

حضرت مفتی محمد شفیع اور مولانا محمد یوسف بنوری کا رجوع

ہندہ نے مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر اس کی انفرادی اشاعت کی بجائے اس کو دارالعلوم مدرستہ عربیہ بیٹاؤن اور دارالافتاء الارشاد کی مشترک مجلس تحقیق میں پیش کیا جو استاذ محترم مفتی محمد شفیع صفا اور مولانا محمد یوسف صفا بنوری رحمہما اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں مسائل حاضرہ کی تنقیح و تحقیق کے لئے قائم کی گئی تھی، مجلس سرپرستوں اور ارکان کے متفقہ فیصلے کے بعد مسئلہ عوام کے سامنے لایا گیا اور سب کے دستخطوں کے شائع ہوا، حضرت مفتی صاحب کی سرکردگی میں تین وز تک مشاہدہ ہوئے جن کی رویت دارمفتی صاحب نے خود اپنے قلم سے لکھی جس میں تین بار یہ تصریح فرمائی ہے کہ ان مشاہدات پر سب شرکاء کا اتفاق رہا، ان ذاتی مشاہدات کی بناء پر حضرت مفتی صاحب نے اس کی تائید میں بعض فتاویٰ بھی تحریر فرمائے، پھر مجلس تحقیق نے دوبارہ بالاتفاق اپنے سابق فیصلے کی توثیق کی، ان جملہ امور کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے، اس ساری سرگذشت کے بعد حضرت مفتی صاحب اور مولانا بنوری صاحب نے اس تحقیق سے رجوع فرمایا،

قلب میں اکابر کی محبت و عظمت اور ان کے علمی و عملی بلند مقام کی وقعت کے باوجود مسائل شرعیہ میں لائل کے پیش آنے کے اختلاف کا واجب، اس لئے ان دونوں بزرگوں کے رجوع سے متعلق چند امور پیش کرنے پر مجبور ہوں۔

(۱) جب اس مسئلہ کو ابتداء میں نے ہی مجلس تحقیق میں پیش کیا تھا اور میری ہی تحریک پر مشاہدات اور مجلس تحقیق کے فیصلے ہوتے رہے تو اس کا مقتضی یہ تھا کہ اگر کوئی نیا انکشاف ہوا تھا تو اس مجھے بھی آگاہ کیا جاتا، اور اس پر اجتماعی غور کے لئے مجھے شریک کیا جاتا مگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ میرا کرنا کرنے پر بھی باقی فیصلوں کے رجوع کی ذمہ داری تھی۔

(۲) حقیقت یہ ہے کہ ایک فتنہ فطین نے میری ہی تحریر میں ایک انگریزی کتاب کے حوالہ سے زوڈیکل لائٹ کا بیان دیکھا تو یہ کتاب ان اکابر کو دکھا کر یہ باور کرانے میں کامیاب ہو گیا کہ زوڈیکل لائٹ ہی صبح کا ذب، حالانکہ میں بہت پہلے دلائل سے ثابت کر چکا تھا کہ زوڈیکل لائٹ کا صبح کا ذب کوئی تعلق نہیں غائب میری یہ تحریر ان اکابر کی نظر سے نہیں گذری ہوگی، اس کی مفصل بحث عنوان "مشاہد میں غلط فہمی" اسباب کے باب میں گذر چکی ہے،

(۳) دونوں حضرات کی تحریر بالکل ٹھیک بلکہ مبہم ہے، ان میں نہ تو میری کسی دلیل کے جواب کی طرف کوئی اشارہ ہے اور نہ ہی اپنی تائید میں کوئی دلیل ہو، دونوں بزرگوں کی تحریر میں جس جدید انکشاف کا ذکر ہے وہ وہی زوڈیکل لائٹ ہے جس کی حقیقت میں بہت پہلے لکھ چکا تھا،

(۴) دلائل پر مبنی فیصلہ تو رجوع ممکن مگر تین وز تک گیا و علماء متفقہ عینی مشاہدات سے رجوع کے کیا معنی؟

(۵) ان حضرات کے بلا دلیل اختلاف اس متفقہ مسئلہ کو مسائل مختلفہ کی فہرست میں لانے کا کوئی جواز نہیں، اس لئے کہ ۸ ازیرافتی پر صبح صادق کا دنیا میں آج تک کوئی ایک فرد بھی قائل نہیں ہوا، ایسی متفقہ علیہ حقیقت سے انکار کو اختلاف

نہیں کہا جاتا بلکہ یہ خلاف بلادلیل کہلاتا ہے،

اب ان حضرات کی تحریریں ملاحظہ فرمائیں:-

تحریر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۳۶۸ھ اور ۱۹۴۸ء میں جب احقر پاکستان کراچی میں آکر مقیم ہوا تو یہاں کی عام مساجد وغیرہ میں اوقات کی ایک جنتری طبع کردہ حضرت حاجی وجیہ الدین صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ آویزاں دیکھی اور بہت قابل اعتماد حضرات معلوم ہوا کہ انھوں نے اس جنتری کے طلوع و غروب کو مختلف مقامات پر مختلف زمانوں میں جانچا ہے اور صحیح پایا ہے، خود بھی جب کبھی جانچنے کا موقع ملا تو اس کے طلوع و غروب کو صحیح پایا، اس لئے دوسرے اوقات کے معاملہ میں بھی اسی پر اعتماد کیا گیا،

اب سے چند سال پہلے اپنے احباب میں سے بعض اہل علم نے کچھ نئی تحقیق کر کے یہ قرار دیا کہ اس جنتری میں جو وقت صبح صادق کا دیا گیا ہے درحقیقت وہ صبح کاذب کا ہے، اور اس پر جدید و قدیم کے کچھ اہل فن کے اقوال بھی پیش کئے، چونکہ یہ احتمال غالب تھا کہ نئے اہل فن نے صبح کاذب اور صادق میں فرق نہ کر کے کاذب ہی کو صبح کہہ دیا ہو اس لئے مجھے بھی صبح صادق کے معاملہ میں تردد ہو گیا، اسی بنا پر ہر رمضان میں نقشہ اوقات کے ساتھ یہ نوٹ شائع کرنا شروع کیا کہ سحری کا کھانا تو قدیم جنتری کے وقت پر ختم کر دیا جائے مگر صبح کی نماز اس کے بعد پندرہ بیس منٹ انتظار کے بعد پڑھی جائے،

سال رواں میں بعض اہل فن حضرات کے ساتھ بحث و تمحیص اور جدید فلکیات کی بعض کتابوں کی مرابعت سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جدید ماہرین فلکیات نے خود صبح کاذب کی الگ کر کے بیان کیا ہے اور وہ درحقیقت رات کا حصہ ہے، اس کے بعد جو صبح صادق ہوتی ہے اسی کو انھوں نے صبح کہا ہے، اس نئی تحقیق اور بحث میرا تردد رفع ہو گیا، اور میں قدیم جنتری کے اوقات کو حسابی اعتبار سے صحیح سمجھتا ہوں، البتہ یہ حسابات خود یقینی نہیں ہوتے، نماز روزہ کے معاملہ میں احتیاط ہی کا پہلو اختیار کرنا چاہئے، واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم،

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

تحریر مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ

کچھ عرصہ کراچی اور چند اور شہروں میں نماز فجر اور سحری کے اوقات کے مختلف نقشے سامنے آئے جس کی وجہ سے عوام خاصہ پریشانی میں مبتلا ہو گئے کہ کس پر عمل کریں اور کس کو صحیح سمجھیں، اس وقت چونکہ پوری تحقیق کا موقع نہ مل سکا تھا، اس لئے احتیاطاً ایسی فتویٰ دیا گیا کہ نماز کے لئے ان نقشوں پر عمل کیا جائے کہ جن میں صبح صادق کا وقت بعد تک ہے اور انتہاء سحری کا وقت اُن سے لیا جائے جن میں وقت پہلے ختم ہوتا ہے لیکن بعد میں بعض مخلصین کی

کوشش سے جو معلوم آجائے ہو میں اُن سے یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچی کہ تمام نقشوں میں وہی سابق کراچی کا نقشہ جس کو مرحوم حضرت سماجی وجیہ الدین صاحب خان بہادر نے مرتب کروایا تھا اور چھاپا تھا وہ بالکل صحیح ہے، ہاں جس کا جی چاہے نماز دیر سے پڑھے تاکہ اس کو بھی یقین ہو جائے کہ وقت ہو گیا ہے تو اور اچھا ہے، دین کی بات میں ضد کی حاجت نہیں، جو بات صحیح ہو اس کو ماننا اور غلط بات سے رجوع کرنا یہ عین دین کی بات ہے، اللہ تعالیٰ سب کو صحیح سمجھ اور صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے،

محمد یوسف بنوری ۲ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

قائلِ اوّل

احمد رضا خان صاحب بریلوی اپنے رسالہ ”درء الفج عن درك وقت انتہی“ میں لکھتے ہیں: ”یہ وہ علم ہے جو اکثر ہیئت دانوں پر مخفی رہا، رجما بالغیب باتیں اڑا دیا کئے، صبح کا ذب کے وقت انحطاط شمس میں مختلف ہوئے، کسی نے سترہ درجہ کہا کسی نے انیس بتائے اور مشہور اٹھارہ ہے، اور اس پر شرح چغینی نے مٹی کی، اور صبح صادق کے لئے بعض پندرہ درجہ بتائے ہیں اسے علامہ برجندی نے حاشیہ چغنی میں بلفظ قد قیل نقل کیا اور مقرر رکھا، اور اسی نے علامہ خلیل کاملی کو دھوکہ دیا، کہ دونوں صبحوں میں صرف تین درجہ کا فاصلہ بتایا، جسے ردالمحتار میں نقل کیا اور معتمد رکھا، حالانکہ یہ سب ہوسات بے معنی ہیں“ (فتاویٰ رضویہ ص ۶۲۶ ج ۲)

تمام ماہرین فلکیات اور شامی برجندی جیسے فقہاء کرام کو خطا کا بلکہ ہوسات بے معنی کے شکار، مسائل شرعیہ کی تحریر میں غفلت شعار اور بدن تحقیق رجما بالغیب باتیں اڑانے کے مجرم ٹھہرا کر اپنی تحقیق پیش فرماتے ہیں کہ ۱۸ ذی القعدۃ صبح صادق کا وقت ہے، اس سے ثابت ہوا کہ ان سے پہلے کوئی اس کا قائل نہیں گذرا،

اعترافِ حقیقت

احمد رضا خان صاحب کے خصوصی ترجمان امجد علی صاحب رضوی جو اپنے مکتب فکر میں صد الشریعہ ثانی سے ملقب ہیں بہارِ شریعت ص ۱۸ حصہ سوم میں یہ حقیقت لکھتے ہیں: ”صبح صادق و کاذب کے درمیان کوئی فصل نہیں ہوتا، بلکہ دونوں آپس میں متصل ہوتی ہیں، نیز یہ کہ صبح صادق افق پر شمالاً جنوباً پھیلتی ہے“ یہ حقیقت تسلیم کر لینے کے بعد فیصلہ بہت سہل ہے، کوئی شخص بھی جب چاہے جہاں چاہے پُرانے نقشوں کے وقت پر مشاہدہ کر کے فیصلہ کر سکتا ہے کہ اُس وقت روشنی افق پر شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی نہیں بلکہ افق سے اوپر مستطیل ہے، نیز اس روشنی سے قبل متصل کسی بھی قسم کی کوئی روشنی ہرگز نظر نہیں آئے گی جس کو صبح کاذب کہا جائے، مسلسل مشاہدات کے علاوہ ماہرین فلکیات قدیمہ و جدیدہ کا اس پر اجماع ہے کہ اس سے قبل متصل کسی قسم کی کوئی روشنی نہیں ہوتی،

نقشہ اوقات نماز

تا ۶۰ عرض البلد شمالی و جنوبی

ہدایات :

① وقت اشراق کے لئے آفتاب کا اُفق سے ارتفاع ۴ درجہ لیا گیا ہے اور یہ معیار مشاہدات کے بعد متعین کیا گیا ہے۔

② نقشہ میں عصر اور عشاء کے دو وقت دیئے گئے ہیں، عصر نمبر ایک سے مثل اول اور عشاء نمبر ایک سے شرخ شفق غروب ہونیکا وقت مراد ہے، مثل اول کے بعد عصر کی نماز اور شرخ شفق غروب ہونے پر عشاء کی نماز پڑھ لینا جائز ہے مگر احتیاط اس میں ہے کہ عصر کی نماز مثل ثانی کے بعد پڑھی جائے اور عشاء کی سفید شفق مستطیر غروب ہونے کے بعد۔

③ جن مقامات میں شفق ابیض مستطیر غروب نہیں ہوتی یعنی آفتاب اُفق سے ۱۵ درجے نیچے نہیں جاتا وہاں نصف شب کے بعد وقت فجر شروع ہو جاتا ہے اس لئے نقشہ میں ان مقامات پر صفر گھنٹہ صفر منٹ لکھا گیا ہے، وقت نصف النہار میں ۱۲ گھنٹے جمع کر نیسے وقت فجر نکل آئیگا۔

④ ہر تاریخ کے نیچے کوئی عدد مثبت یا منفی تحریر ہے ان میں سے مثبت عدد کو نقشہ کے وقت میں جمع اور منفی کو تفریق کر لیں، نیز مثبت عدد کو بارہ کے ساتھ جمع اور منفی کو بارہ سے تفریق کرنے سے نصف النہار کا وقت نکل آتا ہے، اس لئے نقشہ میں نصف النہار کا مستقل خانہ نہیں بنایا گیا، نصف النہار سے احتیاطاً پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد تک نماز نہ پڑھیں،

⑤ بعض خانوں میں دو تاریخیں لکھی گئی ہیں ان کے سامنے لکھا ہوا وقت ان دونوں تاریخوں کے درمیان کا وقت ہے ہر تاریخ کا صحیح وقت نکالنے کے لئے گزشتہ یا آئندہ تاریخ کے وقت سے فرق کے مطابق حساب لگالیں۔

⑥ ۴۰ درجہ عرض البلد سے زائد عرض پر اوقات تیزی سے بدلتے ہیں لہذا ہر تاریخ کے وقت غروب و عشاء میں آئندہ تاریخ تک فرق وقت کے نصف کا حساب لگایا جاتا ہے اور وقت فجر و طلوع میں گزشتہ تاریخ تک فرق وقت کے نصف کا حساب شمار کیا جاتا ہے مثلاً ۶۰ عرض شمالی پر ۱۶ اگست کی فجر کا وقت نقشہ میں ۱۱ گھنٹہ ۱۱ منٹ دیا ہے اور ۱۳ اگست

کا۔ گھنٹہ ۴۰ منٹ، تقریباً دس منٹ روزانہ فرق ہوا اس کا نصف (پانچ منٹ) گھنٹہ ۱۱ منٹ سے کم کریں گے، اسی طرح ۱۶ اگست کی عشاء کا وقت ۱۰ گھنٹہ ۴۹ منٹ لکھا ہے اور ۱۹ اگست کا ۱۰ گھنٹہ ۲۸ منٹ، سات منٹ یومیہ فرق ہوا اس کا نصف (چار منٹ) ۱۰ گھنٹہ ۴۹ منٹ سے کم کریں گے۔

④ مشرقی پاکستان میں ۹۰ درجہ اور مغربی پاکستان میں ۷۵ درجہ طول البلد کا وقت رائج ہے لہذا جس شہر کا وقت نکالنا چاہیں اس کے طول البلد کا ۹۰ یا ۷۵ سے فرق نکال کر چار منٹ فی درجہ کا حساب لگالیں، پس اگر اس شہر کا طول ۹۰ یا ۷۵ سے کم ہو تو وقت مذکور کو نقشہ کے وقت میں جمع کریں اور اگر شہر کا طول زیادہ ہو تو اتنا وقت نقشہ کے وقت سے کم کریں۔ مثلاً کراچی کا طول ۶۷ درجہ ہے لہذا $۷۵ - ۶۷ = ۸ \times ۴ = ۳۲$ منٹ نقشہ کے وقت میں جمع کریں، دوسرے ممالک میں معیاری وقت کتنے طول البلد پر مبنی ہے؟ اس کی تفصیل نقشہ کے اختتام پر ملاحظہ ہو،

⑤ نقشہ میں جو عرض البلد دیئے ہیں ان کے درمیانی عرض۔ کم اوقات معلوم کرنیکا قاعدہ یہ ہے کہ اگر دو عرض البلد کا درمیانی وقت بتیس منٹ یا اس سے کم ہو تو اوسط وقت نکال لیں چونکہ تیس عرض البلد تک کے درمیانی اوقات میں بتیس منٹ سے زیادہ فرق نہیں ہوتا اس لئے ان میں اوسط نکال لینا کافی ہے۔

مثال: کراچی (۲۵ عرض البلد) میں ۲۰ دسمبر کی صبح صادق کا وقت یوں نیکلے گا
 عرض ۲۰ = ۵ گھنٹہ ۲۷ منٹ، عرض ۳۰ = ۵ گھنٹہ ۴۳ منٹ (اوسط = ۵ گھنٹہ ۳۵ منٹ)
 - (فرق نصف النہار = ۲ منٹ) + (فرق طول البلد = ۳۲ منٹ) = ۶ گھنٹہ ۵ منٹ
 صبح وقت ۶ گھنٹہ ۴ منٹ ہے اوسط لینے سے صرف ایک منٹ فرق آیا جو معمولی ہے،
 (حاشیہ صفحہ ۱۶۵) بعض کو دہم ہوا ہے کہ بیرونی نے ۸۰ ازیرافق کا جو معیار بتایا ہے وہ فجر صادق سے متعلق ہے، اس کے بطلان پر شواہد ذیل ہیں:-

① بیرونی نے پہلے فجر کی تعریف کی پھر اس کی تین انواع بیان کیں، پھر ابتداء فجر کا معیار بتایا، اس سے صاف ظاہر ہو کہ یہ فجر کی نوع اول یعنی فجر کاذب کا وقت ہے، یہ امر نیائی عبارت سے ظاہر ہونے کے علاوہ دوسرے فلکیین کے طرز تحریر کے بھی مطابق ہے کیونکہ وہ ۸۰ ازیرافق کو مطلق فجر سے تعبیر کر کے فجر کاذب مراد لیتے ہیں، فجر صادق کے بیان میں بیرونی کے قول و اعتقاد بہ شہوط العبادات سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نینوں انواع کا بیان ختم کرنے کے بعد (بقیہ ص ۲۲۶ پر)

بتیس منٹ سے زیادہ فرق ہو تو مندرجہ ذیل جدول سے کام لیں۔

فرق عرض البلد										فرق وقت	
منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ	منٹ
۳۵	۳۰	۲۵	۲۰	۱۵	۱۰	۵	۰	۰	۰	۰	۰
۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲	۵
۱۵-۰	۱۵-۰	۱۵-۰	۱۵-۰	۱۵-۰	۱۵-۰	۱۵-۰	۱۵-۰	۱۵-۰	۱۵-۰	۱۵-۰	۱۵-۰
۳۰-۰	۳۰-۰	۳۰-۰	۳۰-۰	۳۰-۰	۳۰-۰	۳۰-۰	۳۰-۰	۳۰-۰	۳۰-۰	۳۰-۰	۳۰-۰
۲۵-۰	۲۵-۰	۲۵-۰	۲۵-۰	۲۵-۰	۲۵-۰	۲۵-۰	۲۵-۰	۲۵-۰	۲۵-۰	۲۵-۰	۲۵-۰
۲۰-۱	۲۰-۱	۲۰-۱	۲۰-۱	۲۰-۱	۲۰-۱	۲۰-۱	۲۰-۱	۲۰-۱	۲۰-۱	۲۰-۱	۲۰-۱
۱۵-۱	۱۵-۱	۱۵-۱	۱۵-۱	۱۵-۱	۱۵-۱	۱۵-۱	۱۵-۱	۱۵-۱	۱۵-۱	۱۵-۱	۱۵-۱
۱۰-۱	۱۰-۱	۱۰-۱	۱۰-۱	۱۰-۱	۱۰-۱	۱۰-۱	۱۰-۱	۱۰-۱	۱۰-۱	۱۰-۱	۱۰-۱
۵-۱	۵-۱	۵-۱	۵-۱	۵-۱	۵-۱	۵-۱	۵-۱	۵-۱	۵-۱	۵-۱	۵-۱
۰-۱	۰-۱	۰-۱	۰-۱	۰-۱	۰-۱	۰-۱	۰-۱	۰-۱	۰-۱	۰-۱	۰-۱
۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲
۳۰-۲	۳۰-۲	۳۰-۲	۳۰-۲	۳۰-۲	۳۰-۲	۳۰-۲	۳۰-۲	۳۰-۲	۳۰-۲	۳۰-۲	۳۰-۲
۲۵-۲	۲۵-۲	۲۵-۲	۲۵-۲	۲۵-۲	۲۵-۲	۲۵-۲	۲۵-۲	۲۵-۲	۲۵-۲	۲۵-۲	۲۵-۲
۲۰-۲	۲۰-۲	۲۰-۲	۲۰-۲	۲۰-۲	۲۰-۲	۲۰-۲	۲۰-۲	۲۰-۲	۲۰-۲	۲۰-۲	۲۰-۲
۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲	۱۵-۲
۱۰-۲	۱۰-۲	۱۰-۲	۱۰-۲	۱۰-۲	۱۰-۲	۱۰-۲	۱۰-۲	۱۰-۲	۱۰-۲	۱۰-۲	۱۰-۲
۵-۲	۵-۲	۵-۲	۵-۲	۵-۲	۵-۲	۵-۲	۵-۲	۵-۲	۵-۲	۵-۲	۵-۲
۰-۲	۰-۲	۰-۲	۰-۲	۰-۲	۰-۲	۰-۲	۰-۲	۰-۲	۰-۲	۰-۲	۰-۲
۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳
۳۰-۳	۳۰-۳	۳۰-۳	۳۰-۳	۳۰-۳	۳۰-۳	۳۰-۳	۳۰-۳	۳۰-۳	۳۰-۳	۳۰-۳	۳۰-۳
۲۵-۳	۲۵-۳	۲۵-۳	۲۵-۳	۲۵-۳	۲۵-۳	۲۵-۳	۲۵-۳	۲۵-۳	۲۵-۳	۲۵-۳	۲۵-۳
۲۰-۳	۲۰-۳	۲۰-۳	۲۰-۳	۲۰-۳	۲۰-۳	۲۰-۳	۲۰-۳	۲۰-۳	۲۰-۳	۲۰-۳	۲۰-۳
۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳	۱۵-۳
۱۰-۳	۱۰-۳	۱۰-۳	۱۰-۳	۱۰-۳	۱۰-۳	۱۰-۳	۱۰-۳	۱۰-۳	۱۰-۳	۱۰-۳	۱۰-۳
۵-۳	۵-۳	۵-۳	۵-۳	۵-۳	۵-۳	۵-۳	۵-۳	۵-۳	۵-۳	۵-۳	۵-۳
۰-۳	۰-۳	۰-۳	۰-۳	۰-۳	۰-۳	۰-۳	۰-۳	۰-۳	۰-۳	۰-۳	۰-۳
۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴
۳۰-۴	۳۰-۴	۳۰-۴	۳۰-۴	۳۰-۴	۳۰-۴	۳۰-۴	۳۰-۴	۳۰-۴	۳۰-۴	۳۰-۴	۳۰-۴
۲۵-۴	۲۵-۴	۲۵-۴	۲۵-۴	۲۵-۴	۲۵-۴	۲۵-۴	۲۵-۴	۲۵-۴	۲۵-۴	۲۵-۴	۲۵-۴
۲۰-۴	۲۰-۴	۲۰-۴	۲۰-۴	۲۰-۴	۲۰-۴	۲۰-۴	۲۰-۴	۲۰-۴	۲۰-۴	۲۰-۴	۲۰-۴
۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴	۱۵-۴
۱۰-۴	۱۰-۴	۱۰-۴	۱۰-۴	۱۰-۴	۱۰-۴	۱۰-۴	۱۰-۴	۱۰-۴	۱۰-۴	۱۰-۴	۱۰-۴
۵-۴	۵-۴	۵-۴	۵-۴	۵-۴	۵-۴	۵-۴	۵-۴	۵-۴	۵-۴	۵-۴	۵-۴
۰-۴	۰-۴	۰-۴	۰-۴	۰-۴	۰-۴	۰-۴	۰-۴	۰-۴	۰-۴	۰-۴	۰-۴
۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵
۳۰-۵	۳۰-۵	۳۰-۵	۳۰-۵	۳۰-۵	۳۰-۵	۳۰-۵	۳۰-۵	۳۰-۵	۳۰-۵	۳۰-۵	۳۰-۵
۲۵-۵	۲۵-۵	۲۵-۵	۲۵-۵	۲۵-۵	۲۵-۵	۲۵-۵	۲۵-۵	۲۵-۵	۲۵-۵	۲۵-۵	۲۵-۵
۲۰-۵	۲۰-۵	۲۰-۵	۲۰-۵	۲۰-۵	۲۰-۵	۲۰-۵	۲۰-۵	۲۰-۵	۲۰-۵	۲۰-۵	۲۰-۵
۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵	۱۵-۵
۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵
۵-۵	۵-۵	۵-۵	۵-۵	۵-۵	۵-۵	۵-۵	۵-۵	۵-۵	۵-۵	۵-۵	۵-۵
۰-۵	۰-۵	۰-۵	۰-۵	۰-۵	۰-۵	۰-۵	۰-۵	۰-۵	۰-۵	۰-۵	۰-۵

توضیح : وہ عرض البلد جو آئندہ نقشہ میں پانچ درجہ کے فرق سے لکھے گئے ہیں یعنی ۳۰ تا ۵۰،

ان میں سے دو کے اوقات میں ۳۵ منٹ کا فرق ہو تو درمیانی عرض میں سے ۱۵ دقیقہ پر ایک منٹ

فرق آئیگا، اور جو عرض البلد دو درجہ کے فرق سے لکھے گئے ہیں یعنی ۵۰ تا ۶۰، انہیں سے دو کے اوقات

میں ۳۵ منٹ کا تفاوت ہو تو درمیانی عرض میں چھ دقیقہ پر ایک منٹ فرق نکلے گا۔

تنبیہ : اوقات میں دو تین منٹ کی احتیاط لازم ہے، خصوصاً ۲۵ عرض البلد سے زائد عرض پر زیادہ

احتیاط کی ضرورت ہے۔

[illegible]

عرض شمالی	درجہ	عرض جنوبی	جولائی	جون	جولائی
دکبر ۱۲	وقت	دکبر ۱۲	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۱۳	وقت	دکبر ۱۳	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۱۴	وقت	دکبر ۱۴	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۱۵	وقت	دکبر ۱۵	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۱۶	وقت	دکبر ۱۶	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۱۷	وقت	دکبر ۱۷	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۱۸	وقت	دکبر ۱۸	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۱۹	وقت	دکبر ۱۹	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۲۰	وقت	دکبر ۲۰	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۲۱	وقت	دکبر ۲۱	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۲۲	وقت	دکبر ۲۲	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۲۳	وقت	دکبر ۲۳	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۲۴	وقت	دکبر ۲۴	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۲۵	وقت	دکبر ۲۵	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۲۶	وقت	دکبر ۲۶	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۲۷	وقت	دکبر ۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۲۸	وقت	دکبر ۲۸	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۲۹	وقت	دکبر ۲۹	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۳۰	وقت	دکبر ۳۰	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۳۱	وقت	دکبر ۳۱	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۳۲	وقت	دکبر ۳۲	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۳۳	وقت	دکبر ۳۳	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۳۴	وقت	دکبر ۳۴	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۳۵	وقت	دکبر ۳۵	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۳۶	وقت	دکبر ۳۶	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۳۷	وقت	دکبر ۳۷	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۳۸	وقت	دکبر ۳۸	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۳۹	وقت	دکبر ۳۹	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۴۰	وقت	دکبر ۴۰	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۴۱	وقت	دکبر ۴۱	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۴۲	وقت	دکبر ۴۲	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۴۳	وقت	دکبر ۴۳	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۴۴	وقت	دکبر ۴۴	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۴۵	وقت	دکبر ۴۵	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۴۶	وقت	دکبر ۴۶	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۴۷	وقت	دکبر ۴۷	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۴۸	وقت	دکبر ۴۸	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۴۹	وقت	دکبر ۴۹	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۵۰	وقت	دکبر ۵۰	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۵۱	وقت	دکبر ۵۱	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۵۲	وقت	دکبر ۵۲	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۵۳	وقت	دکبر ۵۳	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۵۴	وقت	دکبر ۵۴	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۵۵	وقت	دکبر ۵۵	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۵۶	وقت	دکبر ۵۶	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۵۷	وقت	دکبر ۵۷	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۵۸	وقت	دکبر ۵۸	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۵۹	وقت	دکبر ۵۹	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۶۰	وقت	دکبر ۶۰	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۶۱	وقت	دکبر ۶۱	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۶۲	وقت	دکبر ۶۲	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۶۳	وقت	دکبر ۶۳	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۶۴	وقت	دکبر ۶۴	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۶۵	وقت	دکبر ۶۵	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۶۶	وقت	دکبر ۶۶	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۶۷	وقت	دکبر ۶۷	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۶۸	وقت	دکبر ۶۸	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۶۹	وقت	دکبر ۶۹	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۷۰	وقت	دکبر ۷۰	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۷۱	وقت	دکبر ۷۱	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۷۲	وقت	دکبر ۷۲	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۷۳	وقت	دکبر ۷۳	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۷۴	وقت	دکبر ۷۴	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۷۵	وقت	دکبر ۷۵	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۷۶	وقت	دکبر ۷۶	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۷۷	وقت	دکبر ۷۷	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۷۸	وقت	دکبر ۷۸	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۷۹	وقت	دکبر ۷۹	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۸۰	وقت	دکبر ۸۰	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۸۱	وقت	دکبر ۸۱	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۸۲	وقت	دکبر ۸۲	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۸۳	وقت	دکبر ۸۳	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۸۴	وقت	دکبر ۸۴	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۸۵	وقت	دکبر ۸۵	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۸۶	وقت	دکبر ۸۶	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۸۷	وقت	دکبر ۸۷	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۸۸	وقت	دکبر ۸۸	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۸۹	وقت	دکبر ۸۹	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۹۰	وقت	دکبر ۹۰	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۹۱	وقت	دکبر ۹۱	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۹۲	وقت	دکبر ۹۲	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۹۳	وقت	دکبر ۹۳	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۹۴	وقت	دکبر ۹۴	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۹۵	وقت	دکبر ۹۵	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۹۶	وقت	دکبر ۹۶	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۹۷	وقت	دکبر ۹۷	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۹۸	وقت	دکبر ۹۸	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۹۹	وقت	دکبر ۹۹	۲۸	۲۹	۳۰
دکبر ۱۰۰	وقت	دکبر ۱۰۰	۲۸	۲۹	۳۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عرض شمالی	درجہ	گفتہ نمبر	۰	۱۰	۲۰	۳۰	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۲	۵۲	۵۴	۵۸	۶۰	عرض جنوبی
نمبر	وقت	نمبر	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	مئی جولائی
۱۲	۲۸	۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۱۳
۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۱۲
۱۰	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۱۱
۹	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱۰
۸	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۹
۷	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۸
۶	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۷
۵	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۶
۴	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۵
۳	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۴
۲	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۳
۱	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۲
۰	۰	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱
۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۱۱
۱۰	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۱۰
۹	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۹
۸	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۸
۷	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۷
۶	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۶
۵	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۵
۴	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۴
۳	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۳
۲	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۲
۱	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱
۰	۰	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰
۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۱۱
۱۰	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۱۰
۹	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۹
۸	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۸
۷	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۷
۶	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۶
۵	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۵
۴	۴	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۴
۳	۳	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۳
۲	۲	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱	۲
۱	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۱
۰	۰	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰	۱	۰

[illegible]

عرض شمالی	درجہ	وقت	درجہ	عرض جنوبی	موضع جنوبی
اکتوبر فروری	۲۱	۲۱	۲۱	۲۲	۲۲
۱۵ -	۱۵	۱۵	۱۵	۲۵	۲۵
۱۰ -	۱۰	۱۰	۱۰	۲۸	۲۸
۵ -	۵	۵	۵	۳۱	۳۱
۰	۰	۰	۰	۳۴	۳۴
۲	۲	۲	۲	۳۷	۳۷
۳	۳	۳	۳	۴۰	۴۰
۴	۴	۴	۴	۴۳	۴۳
۵	۵	۵	۵	۴۶	۴۶
۶	۶	۶	۶	۴۹	۴۹
۷	۷	۷	۷	۵۲	۵۲
۸	۸	۸	۸	۵۵	۵۵
۹	۹	۹	۹	۵۸	۵۸
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۶۱	۶۱
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۶۴	۶۴
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۶۷	۶۷
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۷۰	۷۰
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۷۳	۷۳
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۷۶	۷۶
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۷۹	۷۹
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۸۲	۸۲
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۸۵	۸۵
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۸۸	۸۸
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۹۱	۹۱
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۹۴	۹۴
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۹۷	۹۷
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۱۰۰	۱۰۰
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۱۰۳	۱۰۳
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۰۶	۱۰۶
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۱۰۹	۱۰۹
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۱۱۲	۱۱۲
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۱۱۵	۱۱۵
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۱۱۸	۱۱۸
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۱۲۱	۱۲۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۱۲۴	۱۲۴
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۱۲۷	۱۲۷
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۱۳۰	۱۳۰
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۱۳۳	۱۳۳
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۱۳۶	۱۳۶
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۱۳۹	۱۳۹
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۱۴۲	۱۴۲
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۱۴۵	۱۴۵
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۱۴۸	۱۴۸
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۱۵۱	۱۵۱
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۱۵۴	۱۵۴
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۱۵۷	۱۵۷
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۱۶۰	۱۶۰
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۱۶۳	۱۶۳
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۱۶۶	۱۶۶
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۱۶۹	۱۶۹
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۱۷۲	۱۷۲
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۱۷۵	۱۷۵
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۱۷۸	۱۷۸
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۱۸۱	۱۸۱
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۱۸۴	۱۸۴
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۱۸۷	۱۸۷
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۱۹۰	۱۹۰
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۱۹۳	۱۹۳
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۱۹۶	۱۹۶
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۱۹۹	۱۹۹
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۲۰۲	۲۰۲
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۲۰۵	۲۰۵
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۲۰۸	۲۰۸
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۲۱۱	۲۱۱
۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۲۱۴	۲۱۴
۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۲۱۷	۲۱۷
۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۲۲۰	۲۲۰
۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۲۲۳	۲۲۳
۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۲۲۶	۲۲۶
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۲۲۹	۲۲۹
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۲۳۲	۲۳۲
۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۲۳۵	۲۳۵
۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۲۳۸	۲۳۸
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۲۴۱	۲۴۱
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۲۴۴	۲۴۴
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۲۴۷	۲۴۷
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۲۵۰	۲۵۰
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۲۵۳	۲۵۳
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۲۵۶	۲۵۶
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۲۵۹	۲۵۹
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۲۶۲	۲۶۲
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۲۶۵	۲۶۵
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۲۶۸	۲۶۸
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۲۷۱	۲۷۱
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۲۷۴	۲۷۴
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۲۷۷	۲۷۷
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۲۸۰	۲۸۰
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۲۸۳	۲۸۳
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۲۸۶	۲۸۶
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۲۸۹	۲۸۹
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۲۹۲	۲۹۲
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۲۹۵	۲۹۵
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۲۹۸	۲۹۸
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۳۰۱	۳۰۱
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۳۰۴	۳۰۴
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۳۰۷	۳۰۷
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۳۱۰	۳۱۰
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۳۱۳	۳۱۳
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۳۱۶	۳۱۶
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۳۱۹	۳۱۹
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۳۲۲	۳۲۲
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۳۲۵	۳۲۵
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۳۲۸	۳۲۸
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۳۳۱	۳۳۱

عرض شمالی	درجہ	گھنٹہ	۰	۱۰	۲۰	۳۰	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۲	۵۴	۵۶	۵۸	۶۰	عرض جنوبی
اکتوبر ۱۵ ۱۲-۱۳	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۱۶ ۱۱-۱۲	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۱۷ ۱۰-۱۱	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۱۸ ۹-۱۰	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۱۹ ۸-۹	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۲۰ ۷-۸	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۲۱ ۶-۷	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۲۲ ۵-۶	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۲۳ ۴-۵	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۲۴ ۳-۴	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۲۵ ۲-۳	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۲۶ ۱-۲	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۲۷ ۰-۱	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۲۸ ۰-۱	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۲۹ ۰-۱	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۳۰ ۰-۱	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷
اکتوبر ۳۱ ۰-۱	وقت فجر	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۱۷	۲۱	۲۵	۲۹	۳۳	۳۷	۴۱	۴۵	۴۹	۵۳	۵۷

[illegible]

عرض جنوبی	عرض	تیمبر	۱۵	۵
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۰	۰	۰	۰	۰
درجہ	وقت	عشاء (۲۲)	عشاء (۲۲)	عشاء (۲۲)
عرض شمالی	بایچ	۱۰	۱۰	۱۰
اکتوبر	۳	۳	۳	۳

موضع شمالی	درجہ	موضع جنوبی	سختی	سختی
۲۷	۱۵	۲۵	۱۸	۲۱
۲۸	۱۶	۲۶	۱۹	۲۲
۲۹	۱۷	۲۷	۲۰	۲۳
۳۰	۱۸	۲۸	۲۱	۲۴
۳۱	۱۹	۲۹	۲۲	۲۵
۳۲	۲۰	۳۰	۲۳	۲۶
۳۳	۲۱	۳۱	۲۴	۲۷
۳۴	۲۲	۳۲	۲۵	۲۸
۳۵	۲۳	۳۳	۲۶	۲۹
۳۶	۲۴	۳۴	۲۷	۳۰
۳۷	۲۵	۳۵	۲۸	۳۱
۳۸	۲۶	۳۶	۲۹	۳۲
۳۹	۲۷	۳۷	۳۰	۳۳
۴۰	۲۸	۳۸	۳۱	۳۴
۴۱	۲۹	۳۹	۳۲	۳۵
۴۲	۳۰	۴۰	۳۳	۳۶
۴۳	۳۱	۴۱	۳۴	۳۷
۴۴	۳۲	۴۲	۳۵	۳۸
۴۵	۳۳	۴۳	۳۶	۳۹
۴۶	۳۴	۴۴	۳۷	۴۰
۴۷	۳۵	۴۵	۳۸	۴۱
۴۸	۳۶	۴۶	۳۹	۴۲
۴۹	۳۷	۴۷	۴۰	۴۳
۵۰	۳۸	۴۸	۴۱	۴۴
۵۱	۳۹	۴۹	۴۲	۴۵
۵۲	۴۰	۵۰	۴۳	۴۶
۵۳	۴۱	۵۱	۴۴	۴۷
۵۴	۴۲	۵۲	۴۵	۴۸
۵۵	۴۳	۵۳	۴۶	۴۹
۵۶	۴۴	۵۴	۴۷	۵۰
۵۷	۴۵	۵۵	۴۸	۵۱
۵۸	۴۶	۵۶	۴۹	۵۲
۵۹	۴۷	۵۷	۵۰	۵۳
۶۰	۴۸	۵۸	۵۱	۵۴
۶۱	۴۹	۵۹	۵۲	۵۵
۶۲	۵۰	۶۰	۵۳	۵۶
۶۳	۵۱	۶۱	۵۴	۵۷
۶۴	۵۲	۶۲	۵۵	۵۸
۶۵	۵۳	۶۳	۵۶	۵۹
۶۶	۵۴	۶۴	۵۷	۶۰
۶۷	۵۵	۶۵	۵۸	۶۱
۶۸	۵۶	۶۶	۵۹	۶۲
۶۹	۵۷	۶۷	۶۰	۶۳
۷۰	۵۸	۶۸	۶۱	۶۴
۷۱	۵۹	۶۹	۶۲	۶۵
۷۲	۶۰	۷۰	۶۳	۶۶
۷۳	۶۱	۷۱	۶۴	۶۷
۷۴	۶۲	۷۲	۶۵	۶۸
۷۵	۶۳	۷۳	۶۶	۶۹
۷۶	۶۴	۷۴	۶۷	۷۰
۷۷	۶۵	۷۵	۶۸	۷۱
۷۸	۶۶	۷۶	۶۹	۷۲
۷۹	۶۷	۷۷	۷۰	۷۳
۸۰	۶۸	۷۸	۷۱	۷۴
۸۱	۶۹	۷۹	۷۲	۷۵
۸۲	۷۰	۸۰	۷۳	۷۶
۸۳	۷۱	۸۱	۷۴	۷۷
۸۴	۷۲	۸۲	۷۵	۷۸
۸۵	۷۳	۸۳	۷۶	۷۹
۸۶	۷۴	۸۴	۷۷	۸۰
۸۷	۷۵	۸۵	۷۸	۸۱
۸۸	۷۶	۸۶	۷۹	۸۲
۸۹	۷۷	۸۷	۸۰	۸۳
۹۰	۷۸	۸۸	۸۱	۸۴
۹۱	۷۹	۸۹	۸۲	۸۵
۹۲	۸۰	۹۰	۸۳	۸۶
۹۳	۸۱	۹۱	۸۴	۸۷
۹۴	۸۲	۹۲	۸۵	۸۸
۹۵	۸۳	۹۳	۸۶	۸۹
۹۶	۸۴	۹۴	۸۷	۹۰
۹۷	۸۵	۹۵	۸۸	۹۱
۹۸	۸۶	۹۶	۸۹	۹۲
۹۹	۸۷	۹۷	۹۰	۹۳
۱۰۰	۸۸	۹۸	۹۱	۹۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عرض شمالي	درجه	وقت	عرض جنوبی
۱۰	۲۵	۲۵	۲۵
۲۰	۲۳	۲۳	۲۳
۳۰	۲۱	۲۱	۲۱
۴۰	۱۹	۱۹	۱۹
۵۰	۱۷	۱۷	۱۷
۶۰	۱۵	۱۵	۱۵
۷۰	۱۳	۱۳	۱۳
۸۰	۱۱	۱۱	۱۱
۹۰	۹	۹	۹
۱۰۰	۷	۷	۷
۱۱۰	۵	۵	۵
۱۲۰	۳	۳	۳
۱۳۰	۱	۱	۱
۱۴۰	۰	۰	۰
۱۵۰	۰	۰	۰
۱۶۰	۰	۰	۰
۱۷۰	۰	۰	۰
۱۸۰	۰	۰	۰
۱۹۰	۰	۰	۰
۲۰۰	۰	۰	۰
۲۱۰	۰	۰	۰
۲۲۰	۰	۰	۰
۲۳۰	۰	۰	۰
۲۴۰	۰	۰	۰
۲۵۰	۰	۰	۰
۲۶۰	۰	۰	۰
۲۷۰	۰	۰	۰
۲۸۰	۰	۰	۰
۲۹۰	۰	۰	۰
۳۰۰	۰	۰	۰
۳۱۰	۰	۰	۰
۳۲۰	۰	۰	۰
۳۳۰	۰	۰	۰
۳۴۰	۰	۰	۰
۳۵۰	۰	۰	۰
۳۶۰	۰	۰	۰
۳۷۰	۰	۰	۰
۳۸۰	۰	۰	۰
۳۹۰	۰	۰	۰
۴۰۰	۰	۰	۰
۴۱۰	۰	۰	۰
۴۲۰	۰	۰	۰
۴۳۰	۰	۰	۰
۴۴۰	۰	۰	۰
۴۵۰	۰	۰	۰
۴۶۰	۰	۰	۰
۴۷۰	۰	۰	۰
۴۸۰	۰	۰	۰
۴۹۰	۰	۰	۰
۵۰۰	۰	۰	۰
۵۱۰	۰	۰	۰
۵۲۰	۰	۰	۰
۵۳۰	۰	۰	۰
۵۴۰	۰	۰	۰
۵۵۰	۰	۰	۰
۵۶۰	۰	۰	۰
۵۷۰	۰	۰	۰
۵۸۰	۰	۰	۰
۵۹۰	۰	۰	۰
۶۰۰	۰	۰	۰
۶۱۰	۰	۰	۰
۶۲۰	۰	۰	۰
۶۳۰	۰	۰	۰
۶۴۰	۰	۰	۰
۶۵۰	۰	۰	۰
۶۶۰	۰	۰	۰
۶۷۰	۰	۰	۰
۶۸۰	۰	۰	۰
۶۹۰	۰	۰	۰
۷۰۰	۰	۰	۰
۷۱۰	۰	۰	۰
۷۲۰	۰	۰	۰
۷۳۰	۰	۰	۰
۷۴۰	۰	۰	۰
۷۵۰	۰	۰	۰
۷۶۰	۰	۰	۰
۷۷۰	۰	۰	۰
۷۸۰	۰	۰	۰
۷۹۰	۰	۰	۰
۸۰۰	۰	۰	۰
۸۱۰	۰	۰	۰
۸۲۰	۰	۰	۰
۸۳۰	۰	۰	۰
۸۴۰	۰	۰	۰
۸۵۰	۰	۰	۰
۸۶۰	۰	۰	۰
۸۷۰	۰	۰	۰
۸۸۰	۰	۰	۰
۸۹۰	۰	۰	۰
۹۰۰	۰	۰	۰
۹۱۰	۰	۰	۰
۹۲۰	۰	۰	۰
۹۳۰	۰	۰	۰
۹۴۰	۰	۰	۰
۹۵۰	۰	۰	۰
۹۶۰	۰	۰	۰
۹۷۰	۰	۰	۰
۹۸۰	۰	۰	۰
۹۹۰	۰	۰	۰
۱۰۰۰	۰	۰	۰

عرض شمالی	درجہ	وقت	جنوبی	عرض جنوبی	فروری	نمبر
۸	۲	۲	۲	۲	۲	۹
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۰
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۲
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۳
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۴
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۵
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۶
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۷
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۸
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۹
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۰
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۲
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۳
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۴
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۵
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۶
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۷
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۸
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۹
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳۰
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳۲
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳۳
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳۴
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳۵
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳۶
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳۷
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳۸
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳۹
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۴۰
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۴۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۴۲
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۴۳
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۴۴
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۴۵
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۴۶
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۴۷
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۴۸
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۴۹
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۵۰
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۵۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۵۲
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۵۳
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۵۴
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۵۵
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۵۶
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۵۷
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۵۸
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۵۹
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۶۰
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۶۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۶۲
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۶۳
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۶۴
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۶۵
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۶۶
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۶۷
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۶۸
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۶۹
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۷۰
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۷۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۷۲
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۷۳
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۷۴
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۷۵
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۷۶
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۷۷
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۷۸
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۷۹
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۸۰
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۸۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۸۲
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۸۳
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۸۴
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۸۵
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۸۶
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۸۷
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۸۸
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۸۹
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۹۰
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۹۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۹۲
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۹۳
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۹۴
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۹۵
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۹۶
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۹۷
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۹۸
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۹۹
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱۰۰

[illegible]

[illegible]

عرض شمالی	درجہ	۰	۱۰	۲۰	۳۰	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۲	۵۴	۵۸	۶۰	عرض جنوبی
جون	وقت فجر	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	دکبر
۲۹	طلوع	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۲۹
۲۹	امشراق	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۲۹
۲۹	غروب	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۲۹
۲۹	طلوع	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۲۹
۲۹	امشراق	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۲۹
۲۹	غروب	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۲۹
۲۹	طلوع	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۲۹
۲۹	امشراق	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۲۹
۲۹	غروب	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۲۹
۲۹	طلوع	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۲۹
۲۹	امشراق	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۲۹
۲۹	غروب	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۹
۲۹	طلوع	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۹
۲۹	امشراق	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۹
۲۹	غروب	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۹
۲۹	طلوع	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۲۹
۲۹	امشراق	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۲۹
۲۹	غروب	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۲۹
۲۹	طلوع	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۹
۲۹	امشراق	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۲۹
۲۹	غروب	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۲۹
۲۹	طلوع	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۲۹
۲۹	امشراق	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲۹
۲۹	غروب	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	طلوع	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	امشراق	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	غروب	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	طلوع	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	امشراق	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	غروب	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	طلوع	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	امشراق	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	غروب	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	طلوع	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	امشراق	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	غروب	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	طلوع	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	امشراق	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	غروب	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عشاء (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	طلوع	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	امشراق	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۱)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	عصر (۲)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹	غروب	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹
۲۹														

عرض شمالی	درجہ	وقت	دکبر	عرض جنوبی
جون	۱۹	جبر	۲۳	۶۰
جون	۲۳	طلوع	۲۳	۵۸
		اشراق	۲۳	۵۶
		عصر	۲۳	۵۴
		غروب	۲۳	۵۲
		عشاء	۲۳	۵۰
		عشاء	۲۳	۴۵
			۲۳	۴۰
			۲۳	۳۵
			۲۳	۳۰
			۲۳	۲۵
			۲۳	۲۰
			۲۳	۱۵
			۲۳	۱۰
			۲۳	۵
			۲۳	۰

میل ۲۳ - ۲۶

صبح صادق

(تفسیر حاشیہ ص ۱۹۳)

جو ابتداً فجر کا معیار بیان کیا ہے وہ فجر صادق کا ہے اگر شرط العبادات کے پیش نظر معیار کا بیان مقصود ہو تو غروب شفقِ احمر کے درجہ بھی بیان کرتے بالخصوص جبکہ اختلافِ الاثنتین اسم الشفق علی ایہما یقع اور جب ان یتنبہ لہما معاً سے اس کے علم کی اہمیت بھی بیان کر چکے ہیں،

۲) بیرونی نے فجر صادق کی تعریف یوں کی ہے: منبسط فی عرض الافق مستند پر کنصفت دائرۃ ۸۰ ازیرافق کے وقت نصف دائرہ کی شکل پر نظر نہیں آسکتی جب چاہیں وہاں چاہیں مشاہدہ کر کے فیصلہ کریں اور گیارہ علامہ کے تین روز تک مشاہدات میں مستطیل بتاتے ہیں اور گیارہ ہی نظر آتی ہے جیسا کہ حضرت شیخ شفیع بھی یہ روشنی مستطیل کی خود نوشتہ رویداد میں شریعہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خوب حسب الحاجۃ الی الفجر والشفق صاحب رحمہ اللہ عبارت دیجسب الحاجۃ الی الفجر والشفق بیرونی کی عبارت دیجسب الحاجۃ الی الفجر والشفق رصد اصحاب ہذا القانون فرماہ بعضہم سبعة عشر (الی قولہ) اختلف فی ہذا القانون فرماہ بعضہم سبعة عشر (الی قولہ) اختلف فی ہذا القانون فرماہ بعضہم سبعة عشر جن آیت ثابت ہو کہ وہ اپنا ذاتی مشاہدہ اور اس کی بنا پر خود کوئی فیصلہ نہیں لکھ سکتے بلکہ دوسرے فلکیہین کے مشاہدات اور ان کے مختلف اقوال نقل کر رہے ہیں اور یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ علامہ برجنندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے (تفسیر بر ص ۲۳۳)

مختلف ممالک میں معیاری وقت مندرجہ ذیل طول البلد کمیطابق ہے

طول شرقی

۱۰۵	مدورا، سماٹرا	۶۷ $\frac{۱}{۴}$	افغانستان
	بورنیو، سلیبیس، فلوریس،	۱۵۰	جزائر ایڈمیرلٹی
۱۲۰	لومبوک، سمبا، سمباوا، تیمور	۱۵	اسپین
	اریو، کیئی، مولوکاس، ٹانمبور	۱۵	اسپینی گینیا
۱۳۵	مغربی آئرین	۱۵	البانیہ
۱۵	اسپینز برجن	۶۰	جزائر امیرانٹی
۳۰	اردن	۸۲ $\frac{۱}{۴}$	جزائر انڈمان
۶۰	ایران	۱۵	آنگولا (پرتگالی مغربی افریقہ)
۳۰	اسرائیل	۱۵	جمہوریہ وسطی افریقہ
۶۰	اومن (مسیرہ، مسقط، سلالا)	۳۰	جمہوریات جنوبی افریقہ
۱۵	اٹلی	۱۵	جزائر انوبون
۱۸۰	جزائر ایلیس	۱۴۲ $\frac{۱}{۴}$	جنوبی آسٹریلیا
۶۰	بحرین	۱۲۰	مغربی آسٹریلیا
۱۵	بلجیم	۱۵۰	علاقہ دارالخلافہ آسٹریلیا
۱۵	جزائر بیلیرک	۱۴۲ $\frac{۱}{۴}$	شمالی آسٹریلیا
۳۰	بوٹسوانا	۱۶۵	جزیرہ اوشن
۱۵۰	برٹش نیوگنی	۱۵	آسٹریا
۳۰	بلغاریہ	۱۳۵	اوکیناڈہ
۹۷ $\frac{۱}{۴}$	برما	۴۵	ایسٹونیا
۷۵	پاکستان مغربی		جمہوریہ انڈونیشیا
۹۰	پاکستان مشرقی	۱۰۵	بالی، بنگکا، بلی ٹانگ، جاوا،

۱۲۰	چین	۱۵۰	پنوا
۲۵	جش	۱۲۰	جزائر پیکادورس
۱۵	جمہوریہ داہوے	۱۵	پولینڈ
۱۵	ڈنمارک	۱۵	پرتگال
۶۰	ری یونین	۱۵	پرتگالی مغربی افریقہ (انگولا)
۳۰	روڈیشیا	۳۰	پرتگالی مشرقی افریقہ (مضہبیق)
۳۰	رومانیہ	۳۰	ترکی
۱۳۵	جزائر رائوکیو	۱۲۰	تائیوان (فارموسا)
	روس	۲۵	تنزانیہ
۲۵	طول ۴۰ تک	۱۵۰	تسمانیہ
۶۰	۴۰ تا ۵۲ ۱/۲	۱۰۵	تھائی لینڈ (سیام)
۷۵	۵۲ ۱/۲ سے اوپر	۱۲۰	تیمور
۳۰	زمبیا	۱۹۵	جزائر ٹونگا
۸۲ ۱/۲	سیلون	۳۰	ٹریپولی ٹانیہ
۳۰	سائپرس	۶۰	ٹروشل، عمان (شام)
۳۰	سیرینائییکا	۱۶۵	ٹرک
	سکھالین	۱۵	ٹونیس
۱۳۵	عرض ۵۰ سے جنوب	۱۵	جرمنی
۱۵۰	عرض ۵۰ سے شمال	۱۵	جبرالٹر (جبل الطارق)
۱۶۵	جزائر سنڈاکرور	۱۳۵	جاپان
۱۵	سرینیا	۱۳۵	جزائر جاپان
۲۵	سعودیہ عربیہ	۱۵	چیکو سلواکیہ
۱۳۵	جزائر سچوٹن	۱۵	چڈ
۶۰	سچلینز	۷۵	چیگوس آرچی پیلاگو
۱۰۵	سیام (تھائی لینڈ)	۱۹۱ ۱/۲	جزائر چٹم

سابیریا

فن لینڈ

۳۰

طول ۶۷ ۱/۲ تک

۷۵

۱۲۰

فارموسا (تائیوان)

۱۵

فرانس

۹۰

۶۷ ۱/۲ تا ۸۲ ۱/۲

۴۵

فرینچ سومالی لینڈ

۱۰۵

۸۲ ۱/۲ تا ۹۷ ۱/۲

۱۹۵

جزائر فرینڈلی

۱۲۰

۹۷ ۱/۲ تا ۱۱۲ ۱/۲

۶۰

قطر

۱۳۵

۱۱۲ ۱/۲ تا ۱۲۷ ۱/۲

۱۰۵

کبوڈیا

۱۵۰

۱۲۷ ۱/۲ تا ۱۴۲ ۱/۲

۱۵۰

کونفس لینڈ

۱۶۵

۱۴۲ ۱/۲ تا ۱۵۷ ۱/۲

۱۵

جمہوریہ کیمرون

۱۸۰

۱۵۷ ۱/۲ تا ۱۷۲ ۱/۲

جزائر کیرولین

۱۹۵

۱۷۲ ۱/۲ سے اوپر

۱۵۰

طول ۱۶۰ تک

۱۵

سلی

۱۸۰

۱۶۰ سے اوپر

۱۱۲ ۱/۲

سنگاپور

۱۶۵

ٹرک، پونیپ

۴۵

سقوطرہ

۱۰۵

جزائر کرسمس، بحرہند

۱۶۵

جزائر سلیمان

۹۷ ۱/۲

جزائر کوکوس، کیلنگ

۴۵

جمہوریہ سومالی

۴۵

جزائر کومورو

۳۰

جمہوریہ سوڈان

۱۵

جمہوریہ کانگو

۳۰

سوازی لینڈ

۱۵

جمہوریہ کانگولیز مغربی

۱۵

سوئیڈن

۳۰

جمہوریہ کانگولیز مشرقی

۱۵

سوئٹزر لینڈ

۱۵

کورسیکا

۳۰

شام

۳۰

کریٹی

۴۵

عدن

۱۸۰

جزیرہ نما کام چٹکا

۴۵

عراق

۴۵

کینیا

۱۵

فرنڈو پو

۱۳۵

کوریا

۱۸۰

فجی

۱۶۵

جزائر کورل

۱۲۰

جمہوریہ فلپائن

۱۵۰	جزائر مریانہ	۴۵	کویت
۱۸۰	جزائر مارشل	۱۵	کابون
۶۰	موریشس	۱۸۰	جزائر گلبرٹ، ایلس
۱۵	موناکو	۱۵۰	گوام
۳۰	مضمبیق (پرتگالی مشرقی افریقہ)	۷۵	گوادر
۴۵	مکلا (ہائیڈراماؤٹ)	۸۲ $\frac{1}{4}$	جزیرہ لکادیپ
۱۳۵	نائیوگنٹو	۱۵۰	جزائر لیڈرون
۱۷۲ $\frac{1}{4}$	نارو	۱۰۵	لاؤس
۱۵	نیدرلینڈ	۴۵	لاٹویا
۱۶۵	نیو کیلیڈونیا	۳۰	لبنان
۱۵۰	نیوگنی، برٹش	۳۰	لیسوتھو
۱۶۵	نیو ہیبرائیڈس	۳۰	لیبیا
۱۵۰	نیوساؤتھ ویلس	۱۵	لیٹینین
۱۸۰	نیوزی لینڈ	۱۵۷ $\frac{1}{4}$	جزیرہ لارڈ ہو
۸۲ $\frac{1}{4}$	جزائر نکوبار	۴۵	لتھوانیا
۱۵	جمہوریہ نائیجیریا	۱۵	لکسمبرگ
۱۷۲ $\frac{1}{4}$	جزیرہ نارفوک	۳۰	مصر
۱۵	ناروے	۱۲۰	مکاؤ
۷۵	نوادایازمیلیا	۴۵	جمہوریہ میلانگاسی
۱۵۰	وکتوریہ آسٹریلیا	۳۰	ملاوی
۱۰۵	ویتنام شمالی	۱۱۲ $\frac{1}{4}$	وفاق ملایا
۱۲۰	ویتنام جنوبی	۱۲۰	ملیشیا (سباہ، سرونک)
۱۹۵	جزیرہ دارنگل	۷۵	جمہوریہ مالدیپ
۱۵	ہالینڈ	۱۵	مالٹا
۱۲۰	ہانگ کانگ	۱۳۵	منچوریا

۳۵	یوگنڈا	۱۵	ہنگری
۳۰	یونان	۸۲ $\frac{1}{4}$	ہندوستان
		۱۵	یوگوسلاویہ

طول غربی

۱۰۵	اڈاہو، یو، ایس، اے	۹۰	الاباما، یو، ایس، اے
۹۰	آلینوائس، یو، ایس، اے		الاسکا، یو، ایس، اے
۹۰	انڈیانا، یو، ایس، اے		جنوب مشرقی ساحل بحیرہ کراس ساؤنڈ،
۹۰	آیووا، یو، ایس، اے		ڈگلس، جونو، کشم، کوو،
۷۵	اوہائیو، یو، ایس، اے	۱۲۰	پیٹرس برگ
۹۰	اوکلاہوما، یو، ایس، اے		کراس ساؤنڈ کی شمالی جانب کا
	اوسٹریلیا	۱۳۵	ساحل طول ۱۳۱ تک
۷۵	طول ۹۰ تک		طول ۱۳۱ تا ۱۶۲ مع اینکرج،
۹۰	طول ۹۰ سے اوپر	۱۵۰	فیربنکس، سیوارڈ، ویلڈز
۱۲۰	اوریگون، یو، ایس، اے		ولیسٹ کوسٹ (نوم)
۳۰	اسکوریسائی ساؤنڈ گرین لینڈ	۱۶۵	جزائر ایلوشین
۷۵	بہاماس	۱۰۵	البرٹا
۶۰	بربادوس	۶۰	ارجنٹائن
۶۰	برمودا		ایریٹریا، یو، ایس، اے
۶۰	بولیویا	۱۰۵	ارکینساس، یو، ایس، اے
	برازیل	۹۰	جزائر آسٹریل
۳۵	مشرقی	۱۵۰	آزورس
۷۵	علاقہ ایکرے	۱۵	ایکویڈر
۶۰	مغربی	۷۵	آئیسلینڈ
۱۲۰	برٹش کولمبیا	۱۵	

۱۵ اس مقام کا وقت اپریل کی آخری اتوار سے اکتوبر کی آخری اتوار تک ایک گھنٹہ بڑھادیا جاتا ہے ۱۲

۴۵	ڈیلاوارے یو، ایس، اے لے	۹۰	برٹش ہونڈورس
۴۵	جمہوریہ ڈومینکن	۶۰	پرٹوریکو
۵۲-۱/۴	ڈچ گائنا (سرینام)	۴۵	پناما نہر کا علاقہ
	جنوبی ڈکوٹا، یو، ایس، اے	۴۵	جمہوریہ پناما
۹۰	مشرقی لے	۶۰	پیراگوئے
۱۰۵	مغربی لے	۴۵	پینسلوانیا، یو، ایس، اے لے
۹۰	شمالی ڈکوٹا، یو، ایس، اے لے	۴۵	پیرو
۱۵۴-۱/۴	ریو ڈونگا	۱۵	پرتگالی گائنا
۴۵	جزیرہ روڈ، یو، ایس، اے لے	۶۰	جزیرہ پرنس ایڈورڈ
۵۲-۱/۴	سرینام (ڈچ گائنا)	۹۰	ٹینیسی، یو، ایس، اے
۴۵	ایس ٹی۔ پیری، میکولین	۹۰	ٹیکساس، یو، ایس، اے
۹۰	سلواڈور، ال	۶۰	ٹوباگو
۱۶۵	سموآ	۳۰	جزائر ٹرینڈاڈی، جنوبی اٹلانٹک
۱۰۵	سکچیون	۶۰	ٹرینیڈاڈ
۱۵۰	جزیرہ سوساٹی	۱۵۰	ٹاموٹو آرچی پیلاگو
	شمالی مغربی علاقے	۱۵۰	جزائر ٹوبوئی
۶۰	طول ۶۸ تک	۴۵	جزائر کاکس، ٹرکس
۴۵	۶۸ تا ۸۵	۴۵	جارجیہ، یو، ایس، اے لے
۹۰	۸۵ تا ۱۰۲	۳۰	جنوبی جارجیہ
۱۰۵	۱۰۲ تا ۱۲۰	۴۵	جیمیکا
۱۲۰	۱۲۰ سے اوپر	۱۵	جزیرہ جانمائن
۶۰	جزائر فاکلینڈ	۱۶۵	جزیرہ جانسٹن
۴۵	انٹارٹک میں جزیرہ نما اڈے	۶۰	جزیرہ جان فرنڈیز
۱۵۰	جزائر فیننگ	۶۰	چائل

لے اس مقام کا وقت اپریل کی آخری اتوار سے اکتوبر کی آخری اتوار تک ایک گھنٹہ بڑھا دیا جاتا ہے ۱۲

۳۰	فرینڈ و نورنہا	۳۰	اینگمگسٹالک، ویٹ کورس
۷۵	فلوریڈا، یو، ایس، اے	۶۰	تھلے ایریا
۶۰	فرانس گائنا	۶۰	گریناڈا
۱۲۰	کیلیفورنیا، یو، ایس، اے	۶۰	گواڈے لوپ
۵۲ ۱/۴	کینیڈا (صوبجات دیکھئے)	۹۰	گوئیٹے مالا
۱۳۵	جزیرہ کیپ ورڈ	۵۲ ۱/۴	گاسنادج
۳۰	کنساس، یو، ایس، اے	۶۰	گائنا فرانس
۹۰	کینیڈا کی یو، ایس، اے	۵۶ ۱/۴	گیانا
۹۰	شمالی کیرولینا، یو، ایس، اے	۵۲ ۱/۴	لیبراڈور
۷۵	جنوبی کیرولینا، یو، ایس، اے	۶۰	جزائر لی ورڈ
۷۵	کیوبک	۱۱ ۱/۸	لابیریا
۶۰	طول ۶۸ تک	۹۰	لوسیانا، یو، ایس، اے
۷۵	۶۸ سے اوپر	۱۵۰	لوآرچی پیلاگو
۷۵	جزائر کیمین	۱۰۵	مشرقی جزیرہ (آئی - ڈی پکوا)
۱۳۵	جزائر کرسمس، بحر الکاہل	۷۵	مینی یو، ایس، اے
۷۵	کولمبیا	۹۰	مانیٹوبا
۱۰۵	کولوراڈو، یو، ایس، اے	۱۳۲ ۱/۴	جزائر مار کوئیس
۷۵	کونیکٹیکٹ، یو، ایس، اے	۶۰	مارٹینیکوئی
۱۵۷ ۱/۴	جزیرہ کک (باکسٹنارنائیو)	۷۵	میری لینڈ، یو، ایس، اے
۹۰	کوسٹاریکا	۷۵	مساجٹس، یو، ایس، اے
۷۵	کیوبا	۹۰	میکسیکو
۶۰	جزیرہ کیورا کاؤ	۷۵	مچیکن، یو، ایس، اے
۷۵	جزائر گلاپاگوس	۱۶۵	جزائر مدوے
۳۰	گرینلینڈ، اسکورسبائی ساؤنڈ	۹۰	منیسوٹا، یو، ایس، اے

۱۲۔ اس مقام کا وقت اپریل کی آخری اتوار سے اکتوبر کی آخری اتوار تک ایک گھنٹہ بڑھا دیا جاتا ہے۔

۴۵	ورمونٹ یو، ایس، اے لے	۴۵	مکیلین
۶۰	جزائر ورجن	۹۰	میتھیو یو، ایس، اے لے
۴۵	ورجینیا یو، ایس، اے لے	۹۰	میسوری " " لے
۴۵	مغربی ورجینیا یو، ایس، اے لے	۱۰۵	مونٹانا " " لے
۴۵	واشنگٹن ڈی، سی، یو، ایس، اے لے	۹۰	نیبراسکا " " لے
۱۲۰	واشنگٹن یو، ایس، اے لے	۱۲۰	نیواڈا " " لے
۶۰	جزائر ڈنڈورڈ	۶۰	نیو برنس وک
۹۰	وٹکونسن یو، ایس، اے لے	۵۲ ۱/۴	نیو فاؤنڈلینڈ
۱۰۵	وائیومنگ " " لے	۴۵	نیو ہیمپشائر، یو، ایس، اے لے
۴۵	ہیٹی	۴۵	نیوجرسی " " لے
۱۵۰	ہوائی یو، ایس، اے لے	۱۰۵	نیومیکسیکو " " لے
۹۰	ہونڈیورس	۴۵	ٹیویارک " " لے
۹۰	ہونڈیورس برٹش	۹۰	نکاراگوا
۵۲ ۱/۴	یوراگوئے	۱۶۵	جزیرہ نیو
۱۰۵	یوٹاہ یو، ایس، اے لے	۶۰	نودا اسکوتیا
۱۳۵	یوکون	۶۰	وینیزولا

(بقیہ حاشیہ ص ۲۳۲) بیرونی سے ۴۵ ازیرافق پر صبح کاذب کا قول نقل فرمایا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ انھوں نے بھی بیرونی کی اس عبارت کو صبح کاذب سے متعلق قرار دیا ہے، برجندی کی پوری عبارت صفحہ ۱۶۴ پر ملاحظہ فرمائیں

⑤ بیرونی کی عبارت مذکورہ سے ظاہر اور ان کی کتاب "تفہیم" کی عبارت "ثم يتلو (الصبح الكاذب) الفجر الصادق معترضاً عليه منسطقاً في الافق" میں "معترضاً عليه" سے صراحۃً ثابت ہوا کہ بیرونی کے نزدیک بھی صبح صادق سے قبل متصلاً صبح کاذب کا وجود ضروری ہے، حالانکہ ۸۰ ازیرافق سے قبل متصلاً باجماع فلکیات قدیمہ و جدیدہ کوئی ردّی نہیں ہوتی، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی سرکردگی میں گیارہ علماء کے مشاہدات میں بھی اس سے قبل کوئی ردّی نظر نہیں آئی، ۱۲ منہ

۱۳ اس مقام کا وقت اپریل کی آخری اتوار سے اکتوبر کی آخری اتوار تک ایک گھنٹہ بڑھا دیا جاتا ہے۔

مختلف شہروں کے اوقات نماز کا نقشہ

ہدایات

① آئندہ صفحات پر دئے ہوئے نقشے میں جہاں علامت جمع (+) ہے وہاں کراچی کے وقت پر اتنے منٹ کا اضافہ کیا جائے اور جہاں علامت نفی (-) ہے وہاں کراچی کے وقت سے اتنے منٹ کم کئے جائیں۔

② موسم کی تبدیلی کا فرق نصف النہار پر کوئی اثر نہیں پڑتا اس لئے ہر شہر کے ساتھ لکھا ہوا فرق نصف النہار پورا سال یکساں رہے گا۔

③ دوسرے اوقات کا فرق مختلف تاریخوں میں مختلف ہوتا ہے اسلئے ہر ماہ کی پہلی اور سوویا تاریخ کا فرق لکھ دیا گیا ہے درمیانی تاریخوں کی خانہ پری کے لئے حساب لگالیں۔

④ ہر ضلع کے صدر مقام کا وقت لکھا گیا ہے۔ ضلع کے مضافات میں جو مقامات شمال یا جنوب میں واقع ہیں انہیں بھی تقریباً یہی اوقات رہیں گے البتہ شرقی جانب میں سترہ منٹ کم کریں اور غربی جانب میں سترہ منٹ یا اضافہ کریں۔

⑤ جو شہر تقریباً ایک عرض البلد پر واقع ہیں انہیں سے ایک شہر کے اوقات نقشے میں لکھے گئے ہیں اور دوسرے شہروں کا اس سے فرق وقت نقشے کے آخر میں دیا گیا ہے۔

⑥ بندہ کے رسالہ ارشاد العابد میں مندرجہ نقشہ سمت قبلہ میں ان سب شہروں کے طول البلد و عرض البلد موجود ہیں بوقت ضرورت وہاں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

⑦ سب اوقات میں تین چار منٹ کی احتیاط ضروری ہے۔

بلندی کی وجہ سے طلوع و غروب میں فرق وقت کا نقشہ

بلندی (فٹ) ۵۰۰ ۱۰۰۰ ۲۰۰۰ ۳۰۰۰ ۴۰۰۰ ۵۰۰۰ ۱۰۰۰۰

فرق وقت (منٹ) ۲ ۳ ۴ ۵ ۵ ۶ ۸

(فٹ) ۱۵ ہزار ۲۰ ۲۵ ۳۰ ۳۵ ۴۰ ۴۵ ۵۰ ۵۵ ۶۰

(منٹ) ۱۰ ۱۱ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹

بلندی کی وجہ سے صبح صادق، عشاء اور عصر کے وقت میں کوئی معتد بہ فرق نہیں پڑتا۔

(فائدہ) فوکر طیارہ ۱۵ سے ۱۹ اور بونگ ۲۹ سے ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتا ہے۔

مغربی پاکستان

كتاب الصلاة

۲۳۴

احسن الفتاوى جلد

دسمبر	نومبر	اکتوبر	ستمبر	اگست	جولائی	جون	مئی	اپریل	مارچ	فروری	جنوری
۱۹-۱۲-۱۲-۱۹-۲۲-۲۴-۳۳-۴۰-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱											

دسمبر	نومبر		اکتوبر		ستمبر		اگست		جولائی		جون		مئی		اپریل		مارچ		فروری		جنوری		
۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱
۱۷-۱۷-۱۸-۲۱-۲۳-۲۴-۲۹-۳۲-۳۶-۳۸-۴۰-۴۱-۴۳-۴۴-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱																							

[illegible]

[illegible]

مذہب	دسمبر		نومبر		اکتوبر		ستمبر		اگست		جولائی		جون		مئی		اپریل		مارچ		فروری		جنوری	
	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱
ہندو	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
اشتراک	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عصر (۱)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عصر (۲)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
غروب	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
ظہر	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۴)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۵)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۶)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۷)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۸)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۹)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱۰)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱۱)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱۲)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱۳)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱۴)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱۵)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱۶)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱۷)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱۸)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۱۹)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲۰)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲۱)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲۲)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲۳)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲۴)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲۵)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲۶)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲۷)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲۸)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۲۹)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳۰)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳۱)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳۲)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳۳)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳۴)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳۵)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳۶)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳۷)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳۸)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۳۹)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۵-۵	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲	۲-۲
عشاء (۴۰)	۵-۵	۵-۵	۲-۲	۵-۵																				

[illegible]

[illegible]

نمبر	دسمبر	نومبر	اکتوبر	ستمبر	اگست	جولائی	جون	مئی	اپریل	مارچ	فروری	جنوری			
۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱		
۱۵	۵	۶	۱۰	۱۳	۲۱	۲۸	۲۸	۳۱	۲۲	۱۸	۱۱	۸	۵	نمبر	دیرہ اسماعیل خان فرق نصف النهار - ۱۵
۱۴	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۱۳	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۱۲	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۱۱	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۱۰	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۹	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۸	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۷	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۶	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۵	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۴	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۳	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۲	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۱	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۰	۱	۲	۸	۱۲	۱۹	۲۶	۲۶	۲۵	۱۹	۱۲	۴	۲	۱	ظہر	
۲۹	۲۹	۲۹	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
۲۸	۲۸	۲۸	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
۲۷	۲۷	۲۷	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
۲۶	۲۶	۲۶	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
۲۴	۲۴	۲۴	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
۲۳	۲۳	۲۳	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
۲۲	۲۲	۲۲	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
۲۱	۲۱	۲۱	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
۲۰	۲۰	۲۰	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
۱۹	۱۹	۱۹	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸	۲۹	۲۲	۱۸	۱۲	۲۲	۱۵	۸	ظہر	
														عصر (۱۱)	
														عصر (۲)	
														غروب	
														عشاء (۱)	
														عشاء (۲)	
														عشاء (۳)	
														عشاء (۴)	
														عشاء (۵)	
														عشاء (۶)	
														عشاء (۷)	
														عشاء (۸)	
														عشاء (۹)	
														عشاء (۱۰)	
														عشاء (۱۱)	
														عشاء (۱۲)	
														عشاء (۱۳)	
														عشاء (۱۴)	
														عشاء (۱۵)	
														عشاء (۱۶)	
														عشاء (۱۷)	
														عشاء (۱۸)	
														عشاء (۱۹)	
														عشاء (۲۰)	
														عشاء (۲۱)	
														عشاء (۲۲)	
														عشاء (۲۳)	
														عشاء (۲۴)	
														عشاء (۲۵)	
														عشاء (۲۶)	
														عشاء (۲۷)	
														عشاء (۲۸)	
														عشاء (۲۹)	
														عشاء (۳۰)	
														عشاء (۳۱)	
														عشاء (۳۲)	
														عشاء (۳۳)	
														عشاء (۳۴)	
														عشاء (۳۵)	
														عشاء (۳۶)	
														عشاء (۳۷)	
														عشاء (۳۸)	
														عشاء (۳۹)	
														عشاء (۴۰)	
														عشاء (۴۱)	
														عشاء (۴۲)	
														عشاء (۴۳)	
														عشاء (۴۴)	
														عشاء (۴۵)	
														عشاء (۴۶)	
														عشاء (۴۷)	
														عشاء (۴۸)	
														عشاء (۴۹)	
														عشاء (۵۰)	
														عشاء (۵۱)	
														عشاء (۵۲)	
														عشاء (۵۳)	
														عشاء (۵۴)	
														عشاء (۵۵)	
														عشاء (۵۶)	
														عشاء (۵۷)	
														عشاء (۵۸)	
														عشاء (۵۹)	
														عشاء (۶۰)	
														عشاء (۶۱)	
														عشاء (۶۲)	
														عشاء (۶۳)	
														عشاء (۶۴)	
														عشاء (۶۵)	
														عشاء (۶۶)	
														عشاء (۶۷)	
														عشاء (۶۸)	
														عشاء (۶۹)	
														عشاء (۷۰)	
														عشاء (۷۱)	
														عشاء (۷۲)	
														عشاء (۷۳)	
														عشاء (۷۴)	
														عشاء (۷۵)	
														عشاء (۷۶)	
														عشاء (۷۷)	
														عشاء (۷۸)	
														عشاء (۷۹)	
														عشاء (۸۰)	
														عشاء (۸۱)	
														عشاء (۸۲)	
														عشاء (۸۳)	
														عشاء (۸۴)	
														عشاء (۸۵)	
														عشاء (۸۶)	
														عشاء (۸۷)	
														عشاء (۸۸)	
														عشاء (۸۹)	
														عشاء (۹۰)	
														عشاء (۹۱)	
														عشاء (۹۲)	
														عشاء (۹۳)	
														عشاء (۹۴)	
														عشاء (۹۵)	
														عشاء (۹۶)	
														عشاء (۹۷)	
														عشاء (۹۸)	
														عشاء (۹۹)	
														عشاء (۱۰۰)	
														عشاء (۱۰۱)	
														عشاء (۱۰۲)	
														عشاء (۱۰۳)	
														عشاء (۱۰۴)	
														عشاء (۱۰۵)	
														عشاء (۱۰۶)	
														عشاء (۱۰۷)	
														عشاء (۱۰۸)	
														عشاء (۱۰۹)	

دسمبر	نومبر	اکتوبر	ستمبر	اگست	جولائی	جون	مئی	اپریل	مارچ	فروری	جنوری		
۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱		
۲	۲	۵	۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۱	۴	۴	۲	مغرب	ساکنہ فوق نصف النہار - ۸
۳	۳	۶	۳	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۰	۳	۳	۳	طلوع	
۴	۴	۷	۴	۹	۱۰	۱۱	۹	۹	۲	۲	۴	اشراق	
۵	۵	۸	۵	۸	۹	۱۰	۸	۸	۱	۱	۵	عصر (۲)	
۶	۶	۹	۶	۷	۸	۹	۷	۷	۱	۱	۶	عصر (۲)	
۷	۷	۱۰	۷	۶	۷	۸	۶	۶	۱	۱	۷	عصر (۲)	
۸	۸	۱۱	۸	۵	۶	۷	۵	۵	۱	۱	۸	عصر (۲)	
۹	۹	۱۲	۹	۴	۵	۶	۴	۴	۱	۱	۹	عصر (۲)	
۱۰	۱۰	۱۳	۱۰	۳	۴	۵	۳	۳	۱	۱	۱۰	عصر (۲)	
۱۱	۱۱	۱۴	۱۱	۲	۳	۴	۲	۲	۱	۱	۱۱	عصر (۲)	
۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱	۲	۳	۱	۱	۱	۱	۱۲	عصر (۲)	
۱۳	۱۳	۱۶	۱۳	۱۵	۱۴	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۳	عصر (۲)	
۱۴	۱۴	۱۷	۱۴	۱۴	۱۳	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۱۴	عصر (۲)	
۱۵	۱۵	۱۸	۱۵	۱۳	۱۲	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۱۵	عصر (۲)	
۱۶	۱۶	۱۹	۱۶	۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۱۶	عصر (۲)	
۱۷	۱۷	۲۰	۱۷	۱۱	۱۰	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۱۷	عصر (۲)	
۱۸	۱۸	۲۱	۱۸	۱۰	۹	۱۰	۹	۸	۷	۶	۱۸	عصر (۲)	
۱۹	۱۹	۲۲	۱۹	۹	۸	۹	۸	۷	۶	۵	۱۹	عصر (۲)	
۲۰	۲۰	۲۳	۲۰	۸	۷	۸	۷	۶	۵	۴	۲۰	عصر (۲)	
۲۱	۲۱	۲۴	۲۱	۷	۶	۷	۶	۵	۴	۳	۲۱	عصر (۲)	
۲۲	۲۲	۲۵	۲۲	۶	۵	۶	۵	۴	۳	۲	۲۲	عصر (۲)	
۲۳	۲۳	۲۶	۲۳	۵	۴	۵	۴	۳	۲	۱	۲۳	عصر (۲)	
۲۴	۲۴	۲۷	۲۴	۴	۳	۴	۳	۲	۱	۱	۲۴	عصر (۲)	
۲۵	۲۵	۲۸	۲۵	۳	۲	۳	۲	۱	۱	۱	۲۵	عصر (۲)	
۲۶	۲۶	۲۹	۲۶	۲	۱	۲	۱	۱	۱	۱	۲۶	عصر (۲)	
۲۷	۲۷	۳۰	۲۷	۱	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۲۷	عصر (۲)	
۲۸	۲۸	۳۱	۲۸	۰	+	۰	+	+	+	+	۲۸	عصر (۲)	
۲۹	۲۹		۲۹	+	+	+	+	+	+	+	۲۹	عصر (۲)	
۳۰	۳۰		۳۰	+	+	+	+	+	+	+	۳۰	عصر (۲)	
۳۱	۳۱		۳۱	+	+	+	+	+	+	+	۳۱	عصر (۲)	

[illegible]

[illegible]

دسمبر		نومبر		اکتوبر		ستمبر		اگست		جولائی		جون		مئی		اپریل		مارچ		فروری		جنوری	
۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱
۹+	۹+	۸+	۵+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۱۰+	۱۰+	۱۰+	۹+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۱۱+	۱۱+	۹+	۹+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۱۲+	۱۲+	۹+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۱۳+	۱۳+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۱۴+	۱۴+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۱۵+	۱۵+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۱۶+	۱۶+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۱۷+	۱۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۱۸+	۱۸+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۱۹+	۱۹+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۲۰+	۲۰+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۲۱+	۲۱+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۲۲+	۲۲+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۲۳+	۲۳+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۲۴+	۲۴+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۲۵+	۲۵+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۲۶+	۲۶+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۲۷+	۲۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۲۸+	۲۸+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۲۹+	۲۹+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۳۰+	۳۰+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۳۱+	۳۱+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۳۲+	۳۲+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۳۳+	۳۳+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۳۴+	۳۴+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۳۵+	۳۵+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۳۶+	۳۶+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۳۷+	۳۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۳۸+	۳۸+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۳۹+	۳۹+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۴۰+	۴۰+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۴۱+	۴۱+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۴۲+	۴۲+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۴۳+	۴۳+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۴۴+	۴۴+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۴۵+	۴۵+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۴۶+	۴۶+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۴۷+	۴۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۴۸+	۴۸+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۴۹+	۴۹+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۵۰+	۵۰+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۵۱+	۵۱+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۵۲+	۵۲+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۵۳+	۵۳+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۵۴+	۵۴+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۵۵+	۵۵+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۵۶+	۵۶+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۵۷+	۵۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۵۸+	۵۸+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۵۹+	۵۹+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۶۰+	۶۰+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۶۱+	۶۱+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۶۲+	۶۲+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۶۳+	۶۳+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۶۴+	۶۴+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۶۵+	۶۵+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۶۶+	۶۶+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۶۷+	۶۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۶۸+	۶۸+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۶۹+	۶۹+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۷۰+	۷۰+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۷۱+	۷۱+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۷۲+	۷۲+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۷۳+	۷۳+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۷۴+	۷۴+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۷۵+	۷۵+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۷۶+	۷۶+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۷۷+	۷۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۷۸+	۷۸+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۷۹+	۷۹+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	
۸۰+	۸۰+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+	۷+</																

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ذیل کے جدول میں بائیں جانب کے شہروں کے اوقات گزشتہ نقشہ میں درج ہیں یہاں ان سے دائیں جانب کے شہروں کا فرق وقت لکھا جاتا ہے۔

۳ +	اسلام آباد	انک
۷ -	پشاور	ایبٹ آباد
۱۲ +	جہلم	بنوں
۸ +	نواب شاہ	بیلہ
۲۰ +	حیدر آباد	پسنی
۱۵ +	دادو	پنجگور
۲۴ +	ساٹلکھڑ	تربت
۴ -	کراچی	ٹھٹھہ
۲۸ +	بہاولپور	چاغی
۹ +	سکھر	حقنہ
۲ +	منظفہ گڑھ	ڈیرہ غازی خان
	اسلام آباد	راد پینڈی
۱۱ +	جھنگ	رہیوب
۶ +	گجرانوالہ	سرگودھا
۵ +	لاہور	فیصل آباد
۱۷ +	ملتان	کوٹہ
۱۰ -	چترال	گلگت
۱۹ +	کراچی	گودادر
۲ +	خیرپور	لاڑکانہ
۶ -	مردان	منظفہ آباد
۱۰ +	گجرات	میانوالی
۲۶ +	نواب شاہ	نمنہ
۸ +	سبی	نوشکی
۱۵ +	تلات	نوکندی

مشرقی پاکستان معیاری وقت = طول ۹۰°

[illegible]

سعودیہ عربیہ متبادری و است = سوں ۲۵

[illegible]

مدینہ منورہ کے سب اوقات کراچی کے اوقات سے ۱۳ منٹ کم ہیں ☆ جبکہ وہاں کے سب اوقات سے ۳ منٹ زیادہ ہیں																		
درجہ	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
درجہ	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۹	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۸	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۷	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۶	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۴	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۹	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۸	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۷	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۶	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۴	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۹	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۸	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۷	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۶	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۴	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۹	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۸	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۷	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۶	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۴	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۹	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۸	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۷	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۶	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۴	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۹	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۸	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۷	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۶	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۴	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۱	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۹	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۸	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۷	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۶	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲	۱	۱۲
۴	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳									

ہندوستان معیاری وقت = ۸۲۵°

[illegible]

دسمبر	نومبر	اکتوبر	ستمبر	اگست	جولائی	جون	مئی	اپریل	مارچ	فروری	جنوری		
۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱
۲۶-۲۶	۲۳-۲۳	۲۰-۲۰	۱۷-۱۷	۱۴-۱۴	۱۱-۱۱	۸-۸	۵-۵	۲-۲	۱-۱	۱۰-۱۰	۲۵-۲۵	۲۵-۲۵	۲۵-۲۵
۳۱-۳۱	۲۸-۲۸	۲۵-۲۵	۲۲-۲۲	۱۹-۱۹	۱۶-۱۶	۱۳-۱۳	۱۰-۱۰	۷-۷	۴-۴	۳-۳	۲۹-۲۹	۲۹-۲۹	۲۹-۲۹
۴-۴	۱-۱	۱۰-۱۰	۱۷-۱۷	۲۴-۲۴	۳۱-۳۱	۳۸-۳۸	۴۵-۴۵	۵۲-۵۲	۵۹-۵۹	۶۶-۶۶	۷۳-۷۳	۸۰-۸۰	۸۷-۸۷
۱۱-۱۱	۸-۸	۵-۵	۲-۲	۱-۱	۱۰-۱۰	۱۷-۱۷	۲۴-۲۴	۳۱-۳۱	۳۸-۳۸	۴۵-۴۵	۵۲-۵۲	۵۹-۵۹	۶۶-۶۶
۱۸-۱۸	۱۵-۱۵	۱۲-۱۲	۹-۹	۶-۶	۳-۳	۱-۱	۱۰-۱۰	۱۷-۱۷	۲۴-۲۴	۳۱-۳۱	۳۸-۳۸	۴۵-۴۵	۵۲-۵۲
۲۵-۲۵	۲۲-۲۲	۱۹-۱۹	۱۶-۱۶	۱۳-۱۳	۱۰-۱۰	۷-۷	۴-۴	۱-۱	۱۰-۱۰	۱۷-۱۷	۲۴-۲۴	۳۱-۳۱	۳۸-۳۸
۳۲-۳۲	۲۹-۲۹	۲۶-۲۶	۲۳-۲۳	۲۰-۲۰	۱۷-۱۷	۱۴-۱۴	۱۱-۱۱	۸-۸	۵-۵	۲-۲	۲۹-۲۹	۲۹-۲۹	۲۹-۲۹
۳۹-۳۹	۳۶-۳۶	۳۳-۳۳	۳۰-۳۰	۲۷-۲۷	۲۴-۲۴	۲۱-۲۱	۱۸-۱۸	۱۵-۱۵	۱۲-۱۲	۹-۹	۳۶-۳۶	۳۶-۳۶	۳۶-۳۶
۴۶-۴۶	۴۳-۴۳	۴۰-۴۰	۳۷-۳۷	۳۴-۳۴	۳۱-۳۱	۲۸-۲۸	۲۵-۲۵	۲۲-۲۲	۱۹-۱۹	۱۶-۱۶	۴۳-۴۳	۴۳-۴۳	۴۳-۴۳
۵۳-۵۳	۵۰-۵۰	۴۷-۴۷	۴۴-۴۴	۴۱-۴۱	۳۸-۳۸	۳۵-۳۵	۳۲-۳۲	۲۹-۲۹	۲۶-۲۶	۲۳-۲۳	۵۰-۵۰	۵۰-۵۰	۵۰-۵۰
۶۰-۶۰	۵۷-۵۷	۵۴-۵۴	۵۱-۵۱	۴۸-۴۸	۴۵-۴۵	۴۲-۴۲	۳۹-۳۹	۳۶-۳۶	۳۳-۳۳	۳۰-۳۰	۵۷-۵۷	۵۷-۵۷	۵۷-۵۷
۶۷-۶۷	۶۴-۶۴	۶۱-۶۱	۵۸-۵۸	۵۵-۵۵	۵۲-۵۲	۴۹-۴۹	۴۶-۴۶	۴۳-۴۳	۴۰-۴۰	۳۷-۳۷	۶۴-۶۴	۶۴-۶۴	۶۴-۶۴
۷۴-۷۴	۷۱-۷۱	۶۸-۶۸	۶۵-۶۵	۶۲-۶۲	۵۹-۵۹	۵۶-۵۶	۵۳-۵۳	۵۰-۵۰	۴۷-۴۷	۴۴-۴۴	۷۱-۷۱	۷۱-۷۱	۷۱-۷۱
۸۱-۸۱	۷۸-۷۸	۷۵-۷۵	۷۲-۷۲	۶۹-۶۹	۶۶-۶۶	۶۳-۶۳	۶۰-۶۰	۵۷-۵۷	۵۴-۵۴	۵۱-۵۱	۷۸-۷۸	۷۸-۷۸	۷۸-۷۸
۸۸-۸۸	۸۵-۸۵	۸۲-۸۲	۷۹-۷۹	۷۶-۷۶	۷۳-۷۳	۷۰-۷۰	۶۷-۶۷	۶۴-۶۴	۶۱-۶۱	۵۸-۵۸	۸۵-۸۵	۸۵-۸۵	۸۵-۸۵
۹۵-۹۵	۹۲-۹۲	۸۹-۸۹	۸۶-۸۶	۸۳-۸۳	۸۰-۸۰	۷۷-۷۷	۷۴-۷۴	۷۱-۷۱	۶۸-۶۸	۶۵-۶۵	۹۲-۹۲	۹۲-۹۲	۹۲-۹۲
۱۰۲-۱۰۲	۹۹-۹۹	۹۶-۹۶	۹۳-۹۳	۹۰-۹۰	۸۷-۸۷	۸۴-۸۴	۸۱-۸۱	۷۸-۷۸	۷۵-۷۵	۷۲-۷۲	۹۹-۹۹	۹۹-۹۹	۹۹-۹۹
۱۰۹-۱۰۹	۱۰۶-۱۰۶	۱۰۳-۱۰۳	۱۰۰-۱۰۰	۹۷-۹۷	۹۴-۹۴	۹۱-۹۱	۸۸-۸۸	۸۵-۸۵	۸۲-۸۲	۷۹-۷۹	۱۰۶-۱۰۶	۱۰۶-۱۰۶	۱۰۶-۱۰۶
۱۱۶-۱۱۶	۱۱۳-۱۱۳	۱۱۰-۱۱۰	۱۰۷-۱۰۷	۱۰۴-۱۰۴	۱۰۱-۱۰۱	۹۸-۹۸	۹۵-۹۵	۹۲-۹۲	۸۹-۸۹	۸۶-۸۶	۱۱۳-۱۱۳	۱۱۳-۱۱۳	۱۱۳-۱۱۳
۱۲۳-۱۲۳	۱۲۰-۱۲۰	۱۱۷-۱۱۷	۱۱۴-۱۱۴	۱۱۱-۱۱۱	۱۰۸-۱۰۸	۱۰۵-۱۰۵	۱۰۲-۱۰۲	۹۹-۹۹	۹۶-۹۶	۹۳-۹۳	۱۲۰-۱۲۰	۱۲۰-۱۲۰	۱۲۰-۱۲۰
۱۳۰-۱۳۰	۱۲۷-۱۲۷	۱۲۴-۱۲۴	۱۲۱-۱۲۱	۱۱۸-۱۱۸	۱۱۵-۱۱۵	۱۱۲-۱۱۲	۱۰۹-۱۰۹	۱۰۶-۱۰۶	۱۰۳-۱۰۳	۱۰۰-۱۰۰	۱۲۷-۱۲۷	۱۲۷-۱۲۷	۱۲۷-۱۲۷
۱۳۷-۱۳۷	۱۳۴-۱۳۴	۱۳۱-۱۳۱	۱۲۸-۱۲۸	۱۲۵-۱۲۵	۱۲۲-۱۲۲	۱۱۹-۱۱۹	۱۱۶-۱۱۶	۱۱۳-۱۱۳	۱۱۰-۱۱۰	۱۰۷-۱۰۷	۱۳۴-۱۳۴	۱۳۴-۱۳۴	۱۳۴-۱۳۴
۱۴۴-۱۴۴	۱۴۱-۱۴۱	۱۳۸-۱۳۸	۱۳۵-۱۳۵	۱۳۲-۱۳۲	۱۲۹-۱۲۹	۱۲۶-۱۲۶	۱۲۳-۱۲۳	۱۲۰-۱۲۰	۱۱۷-۱۱۷	۱۱۴-۱۱۴	۱۴۱-۱۴۱	۱۴۱-۱۴۱	۱۴۱-۱۴۱
۱۵۱-۱۵۱	۱۴۸-۱۴۸	۱۴۵-۱۴۵	۱۴۲-۱۴۲	۱۳۹-۱۳۹	۱۳۶-۱۳۶	۱۳۳-۱۳۳	۱۳۰-۱۳۰	۱۲۷-۱۲۷	۱۲۴-۱۲۴	۱۲۱-۱۲۱	۱۴۸-۱۴۸	۱۴۸-۱۴۸	۱۴۸-۱۴۸
۱۵۸-۱۵۸	۱۵۵-۱۵۵	۱۵۲-۱۵۲	۱۴۹-۱۴۹	۱۴۶-۱۴۶	۱۴۳-۱۴۳	۱۴۰-۱۴۰	۱۳۷-۱۳۷	۱۳۴-۱۳۴	۱۳۱-۱۳۱	۱۲۸-۱۲۸	۱۵۵-۱۵۵	۱۵۵-۱۵۵	۱۵۵-۱۵۵
۱۶۵-۱۶۵	۱۶۲-۱۶۲	۱۵۹-۱۵۹	۱۵۶-۱۵۶	۱۵۳-۱۵۳	۱۵۰-۱۵۰	۱۴۷-۱۴۷	۱۴۴-۱۴۴	۱۴۱-۱۴۱	۱۳۸-۱۳۸	۱۳۵-۱۳۵	۱۶۲-۱۶۲	۱۶۲-۱۶۲	۱۶۲-۱۶۲
۱۷۲-۱۷۲	۱۶۹-۱۶۹	۱۶۶-۱۶۶	۱۶۳-۱۶۳	۱۶۰-۱۶۰	۱۵۷-۱۵۷	۱۵۴-۱۵۴	۱۵۱-۱۵۱	۱۴۸-۱۴۸	۱۴۵-۱۴۵	۱۴۲-۱۴۲	۱۷۲-۱۷۲	۱۷۲-۱۷۲	۱۷۲-۱۷۲
۱۷۹-۱۷۹	۱۷۶-۱۷۶	۱۷۳-۱۷۳	۱۷۰-۱۷۰	۱۶۷-۱۶۷	۱۶۴-۱۶۴	۱۶۱-۱۶۱	۱۵۸-۱۵۸	۱۵۵-۱۵۵	۱۵۲-۱۵۲	۱۴۹-۱۴۹	۱۷۹-۱۷۹	۱۷۹-۱۷۹	۱۷۹-۱۷۹
۱۸۶-۱۸۶	۱۸۳-۱۸۳	۱۸۰-۱۸۰	۱۷۷-۱۷۷	۱۷۴-۱۷۴	۱۷۱-۱۷۱	۱۶۸-۱۶۸	۱۶۵-۱۶۵	۱۶۲-۱۶۲	۱۵۹-۱۵۹	۱۵۶-۱۵۶	۱۸۶-۱۸۶	۱۸۶-۱۸۶	۱۸۶-۱۸۶
۱۹۳-۱۹۳	۱۹۰-۱۹۰	۱۸۷-۱۸۷	۱۸۴-۱۸۴	۱۸۱-۱۸۱	۱۷۸-۱۷۸	۱۷۵-۱۷۵	۱۷۲-۱۷۲	۱۶۹-۱۶۹	۱۶۶-۱۶۶	۱۶۳-۱۶۳	۱۹۳-۱۹۳	۱۹۳-۱۹۳	۱۹۳-۱۹۳
۲۰۰-۲۰۰	۱۹۷-۱۹۷	۱۹۴-۱۹۴	۱۹۱-۱۹۱	۱۸۸-۱۸۸	۱۸۵-۱۸۵	۱۸۲-۱۸۲	۱۷۹-۱۷۹	۱۷۶-۱۷۶	۱۷۳-۱۷۳	۱۷۰-۱۷۰	۲۰۰-۲۰۰	۲۰۰-۲۰۰	۲۰۰-۲۰۰
۲۰۷-۲۰۷	۲۰۴-۲۰۴	۲۰۱-۲۰۱	۱۹۸-۱۹۸	۱۹۵-۱۹۵	۱۹۲-۱۹۲	۱۸۹-۱۸۹	۱۸۶-۱۸۶	۱۸۳-۱۸۳	۱۸۰-۱۸۰	۱۷۷-۱۷۷	۲۰۷-۲۰۷	۲۰۷-۲۰۷	۲۰۷-۲۰۷
۲۱۴-۲۱۴	۲۱۱-۲۱۱	۲۰۸-۲۰۸	۲۰۵-۲۰۵	۲۰۲-۲۰۲	۱۹۹-۱۹۹	۱۹۶-۱۹۶	۱۹۳-۱۹۳	۱۹۰-۱۹۰	۱۸۷-۱۸۷	۱۸۴-۱۸۴	۲۱۴-۲۱۴	۲۱۴-۲۱۴	۲۱۴-۲۱۴
۲۲۱-۲۲۱	۲۱۸-۲۱۸	۲۱۵-۲۱۵	۲۱۲-۲۱۲	۲۰۹-۲۰۹	۲۰۶-۲۰۶	۲۰۳-۲۰۳	۲۰۰-۲۰۰	۱۹۷-۱۹۷	۱۹۴-۱۹۴	۱۹۱-۱۹۱	۲۲۱-۲۲۱	۲۲۱-۲۲۱	۲۲۱-۲۲۱
۲۲۸-۲۲۸	۲۲۵-۲۲۵	۲۲۲-۲۲۲	۲۱۹-۲۱۹	۲۱۶-۲۱۶	۲۱۳-۲۱۳	۲۱۰-۲۱۰	۲۰۷-۲۰۷	۲۰۴-۲۰۴	۲۰۱-۲۰۱	۱۹۸-۱۹۸	۲۲۸-۲۲۸	۲۲۸-۲۲۸	۲۲۸-۲۲۸
۲۳۵-۲۳۵	۲۳۲-۲۳۲	۲۲۹-۲۲۹	۲۲۶-۲۲۶	۲۲۳-۲۲۳	۲۲۰-۲۲۰	۲۱۷-۲۱۷	۲۱۴-۲۱۴	۲۱۱-۲۱۱	۲۰۸-۲۰۸	۲۰۵-۲۰۵	۲۳۵-۲۳۵	۲۳۵-۲۳۵	۲۳۵-۲۳۵
۲۴۲-۲۴۲	۲۳۹-۲۳۹	۲۳۶-۲۳۶	۲۳۳-۲۳۳	۲۳۰-۲۳۰	۲۲۷-۲۲۷	۲۲۴-۲۲۴	۲۲۱-۲۲۱	۲۱۸-۲۱۸	۲۱۵-۲۱۵	۲۱۲-۲۱۲	۲۴۲-۲۴۲	۲۴۲-۲۴۲	۲۴۲-۲۴۲
۲۴۹-۲۴۹	۲۴۶-۲۴۶	۲۴۳-۲۴۳	۲۴۰-۲۴۰	۲۳۷-۲۳۷	۲۳۴-۲۳۴	۲۳۱-۲۳۱	۲۲۸-۲۲۸	۲۲۵-۲۲۵	۲۲۲-۲۲۲	۲۱۹-۲۱۹	۲۴۹-۲۴۹	۲۴۹-۲۴۹	۲۴۹-۲۴۹
۲۵۶-۲۵۶	۲۵۳-۲۵۳	۲۵۰-۲۵۰	۲۴۷-۲۴۷	۲۴۴-۲۴۴	۲۴۱-۲۴۱	۲۳۸-۲۳۸	۲۳۵-۲۳۵	۲۳۲-۲۳۲	۲۲۹-۲۲۹	۲۲۶-۲۲۶	۲۵۶-۲۵۶	۲۵۶-۲۵۶	۲۵۶-۲۵۶
۲۶۳-۲۶۳	۲۶۰-۲۶۰	۲۵۷-۲۵۷	۲۵۴-۲۵۴	۲۵۱-۲۵۱	۲۴۸-۲۴۸	۲۴۵-۲۴۵	۲۴۲-۲۴۲	۲۳۹-۲۳۹	۲۳۶-۲۳۶	۲۳۳-۲۳۳	۲۶۳-۲۶۳	۲۶۳-۲۶۳	۲۶۳-۲۶۳
۲۷۰-۲۷۰	۲۶۷-۲۶۷	۲۶۴-۲۶۴	۲۶۱-۲۶۱	۲۵۸-۲۵۸	۲۵۵-۲۵۵	۲۵۲-۲۵۲	۲۴۹-۲۴۹	۲۴۶-۲۴۶	۲۴۳-۲۴۳	۲۴۰-۲۴۰	۲۷۰-۲۷۰	۲۷۰-۲۷۰	۲۷۰-۲۷۰
۲۷۷-۲۷۷	۲۷۴-۲۷۴	۲۷۱-۲۷۱	۲۶۸-۲۶۸	۲۶۵-۲۶۵	۲۶۲-۲۶۲	۲۵۹-۲۵۹	۲۵۶-۲۵۶	۲۵۳-۲۵۳	۲۵۰-۲۵۰	۲۴۷-۲۴۷	۲۷۷-۲۷۷	۲۷۷-۲۷۷	۲۷۷-۲۷۷
۲۸۴-۲۸۴	۲۸۱-۲۸۱	۲۷۸-۲۷۸	۲۷۵-۲۷۵	۲۷۲-۲۷۲	۲۶۹-۲۶۹	۲۶۶-۲۶۶	۲۶۳-۲۶۳	۲۶۰-۲۶۰	۲۵۷-۲۵۷	۲۵۴-۲۵۴	۲۸۴-۲۸۴	۲۸۴-۲۸۴	۲۸۴-۲۸۴
۲۹۱-۲۹۱	۲۸۸-۲۸۸	۲۸۵-۲۸۵	۲۸۲-۲۸۲	۲۷۹-۲۷۹	۲۷۶-۲۷۶	۲۷۳-۲۷۳	۲۷۰-۲۷۰	۲۶۷-۲۶۷	۲۶۴-۲۶۴	۲۶۱-۲۶۱	۲۹۱-۲۹۱	۲۹۱-۲۹۱	۲۹۱-۲۹۱
۲۹۸-۲۹۸	۲۹۵-۲۹۵	۲۹۲-۲۹۲	۲۸۹-۲۸۹	۲۸۶-۲۸۶	۲۸۳-۲۸۳	۲۸۰-۲۸۰	۲۷۷-۲۷۷	۲۷۴-۲۷۴	۲۷۱-۲۷۱	۲۶۸-۲۶۸	۲۹۸-۲۹۸	۲۹۸-۲۹۸	۲۹۸-۲۹۸
۳۰۵-۳۰۵	۳۰۲-۳۰۲	۲۹۹-۲۹۹	۲۹۶-۲۹۶	۲۹۳-۲۹۳	۲۹۰-۲۹۰	۲۸۷-۲۸۷	۲۸۴-۲۸۴	۲۸۱-۲۸۱	۲۷۸-۲۷۸	۲۷۵-۲۷۵	۳۰۵-۳۰۵	۳۰۵-۳۰۵	۳۰۵-۳۰۵
۳۱۲-۳۱۲	۳۰۹-۳۰۹	۳۰۶-۳۰۶	۳۰۳-۳۰۳	۳۰۰-۳۰۰	۲۹۷-۲۹۷	۲۹۴-۲۹۴	۲۹۱-۲۹۱	۲۸۸-۲۸۸	۲۸۵-۲۸۵	۲۸۲-۲۸۲	۳۱۲-۳۱۲	۳۱۲-۳۱۲	۳۱۲-۳۱۲
۳۱۹-۳۱۹	۳۱۶-۳۱۶	۳۱۳-۳۱۳	۳۱۰-۳۱۰	۳۰۷-۳۰۷	۳۰۴-۳۰۴	۳۰۱-۳۰۱	۲۹۸-۲۹۸	۲۹۵-۲۹۵	۲۹۲-۲۹۲	۲۸۹-۲۸۹	۳۱۹-۳۱۹	۳۱۹-۳۱۹	۳۱۹-۳۱۹
۳۲۶-۳۲۶	۳۲۳-۳۲۳	۳۲۰-۳۲۰	۳۱۷-۳۱۷	۳۱۴-۳۱۴	۳۱۱-۳۱۱	۳۰۸-۳۰۸	۳۰۵-۳۰۵	۳۰۲-۳۰۲	۲۹۹-۲۹۹	۲۹۶-۲۹۶	۳۲۶-۳۲۶	۳۲۶-۳۲۶	۳۲۶-۳۲۶
۳۳۳-۳۳۳	۳۳۰-۳۳۰	۳۲۷-۳۲۷	۳۲۴-۳۲۴	۳۲۱-۳۲۱	۳۱۸-۳۱۸	۳۱۵-۳۱۵	۳۱۲-۳۱۲	۳۰۹-۳۰۹	۳۰۶-۳۰۶	۳۰۳-۳۰۳	۳۳۳-۳۳۳	۳۳۳-۳۳۳	۳۳۳-۳۳۳
۳۴۰-۳۴۰	۳۳۷-۳۳۷	۳۳۴-۳۳۴	۳۳۱-۳۳۱	۳۲۸-۳۲۸	۳۲۵-۳۲۵	۳۲۲-۳۲۲	۳۱۹-۳۱۹	۳۱۶-۳۱۶	۳۱۳-۳۱۳	۳۱۰-۳۱۰	۳۴		

۲۷ -	دادو	فیض آباد	۲ -	دادو	بجے پور
۱۳ -	خیرپور	فرخ آباد	۲۹ +	مکہ مکرمہ	جو ناگڈھ
۱۷ +	سانگھڑ	فتح پور مسوا	۱۲ +	نواب شاہ	جودھ پور
۱۸ -	نواب شاہ	کانپور	۱۸ +	دادو	جیلگیر
۶ -	بستی	کرنال	۱۷ +	جھنگ	جالندھر
۲۵ +	گوجرانوالہ	گورداس پور	۲۶ +	گجرات	جموں
۹ -	خیرپور	جھانسی	۲۵ -	میرپور خاص	جون پور
۳۲ +	دادو	گوردھپور	۷ -	قلات	حصار
۱۶ -	خاران	گوٹہ گانہ	۱۲ +	بھادونگر	دیوبند
۲۷ -	دادو	گوٹڈا	۱۷ -	خاران	دہلی
۱۹ +	ساہیوال	لدھیانہ	۴ +	ملتان	دہرہ دون
۲۳ -	دادو	لکھنؤ	۱۰ -	قلات	رہٹک
۱۸ -	سکھ	لکھیم پور کھیری	۱۷ -	نواب شاہ	رائے بریلی
۱۲ -	قلات	میرٹھ	۱۳ +	بھادونگر	سہارنپور
۹ -	بستی	منظفہ نگر	۱۵ +	پشاور	سرینگر
۱۹ -	قلات	مراد آباد	۲۵ -	نواب شاہ	سلطان پور
۶ -	خیرپور	متھرا	۱۸ -	خیرپور	سیتا پور
۲۹ -	حیدر آباد	مغل سرائے	۱۷ +	ساہیوال	سرہند
۱۷ +	ساہیوال	نابھہ	۱۹ +	مکہ مکرمہ	سورت
۲۳ +	لاہور	ہشیار پور	۱۱ +	جھنگ	شمہ
۱۰ +	بھادونگر	ہردوار	۱۲ -	سکھ	شاہ جہاں پور
۱۶ -	خیرپور	ہردوی	۷ -	سکھ	علیگڈھ
۲ +	کلکتہ	ہوٹہ	۲۲ +	ساہیوال	فیروز پور

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

نمبر	فجر	طلوع	اشراق	نصف النہار	عصر	غروب	عشاء	عشاء
روز	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	۶	۹	۷	۱۷	۳۵	۱۲	۳۲	۲
۲	۶	۹	۷	۱۷	۳۶	۱۲	۳۵	۲
۳	۶	۹	۷	۱۸	۳۶	۱۲	۳۵	۲
۴	۶	۱۰	۷	۱۸	۳۶	۱۲	۳۶	۲
۵	۶	۱۰	۷	۱۸	۳۶	۱۲	۳۶	۲
۶	۶	۱۰	۷	۱۸	۳۶	۱۲	۳۶	۲
۷	۶	۱۱	۷	۱۸	۳۸	۱۲	۳۸	۲
۸	۶	۱۱	۷	۱۸	۳۸	۱۲	۳۸	۲
۹	۶	۱۱	۷	۱۸	۳۹	۱۲	۳۹	۲
۱۰	۶	۱۱	۷	۱۸	۳۹	۱۲	۳۹	۲
۱۱	۶	۱۲	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۱۲	۶	۱۲	۷	۱۹	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۱۳	۶	۱۲	۷	۱۹	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۱۴	۶	۱۲	۷	۱۹	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۱۵	۶	۱۲	۷	۱۹	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۱۶	۶	۱۲	۷	۱۹	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۱۷	۶	۱۲	۷	۱۹	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۱۸	۶	۱۲	۷	۱۹	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۱۹	۶	۱۲	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۲۰	۶	۱۲	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۲۱	۶	۱۲	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۲۲	۶	۱۱	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۲۳	۶	۱۱	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۲۴	۶	۱۱	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۲۵	۶	۱۱	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۲۶	۶	۱۱	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۲۷	۶	۱۱	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۲۸	۶	۱۱	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۲۹	۶	۱۱	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۳۰	۶	۱۰	۷	۱۸	۴۰	۱۲	۴۰	۲
۳۱	۶	۱۰	۷	۱۵	۴۰	۱۲	۴۰	۲

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

فروری	مغرب	جامع	اشراق	نصف النہار	عصر	عصر	غروب	عشاء	عشاء
منظوم	منظوم	منظوم	منظوم	منظوم	منظوم	منظوم	منظوم	منظوم	منظوم
۱	۶	۱۰	۷	۱۵	۲۶	۱۲	۲۶	۳	۵۵
۲	۶	۹	۷	۱۵	۲۶	۱۲	۲۶	۳	۵۵
۳	۶	۹	۷	۱۴	۲۵	۱۲	۲۶	۳	۵۵
۴	۶	۹	۷	۱۴	۲۵	۱۲	۲۶	۳	۵۵
۵	۶	۸	۷	۱۴	۲۴	۱۲	۲۶	۳	۵۶
۶	۶	۸	۷	۱۳	۲۳	۱۲	۲۶	۳	۵۶
۷	۶	۸	۷	۱۲	۲۲	۱۲	۲۶	۳	۵۶
۸	۶	۷	۷	۱۲	۲۲	۱۲	۲۶	۳	۵۶
۹	۶	۶	۷	۱۱	۲۱	۱۲	۲۶	۳	۵۸
۱۰	۶	۶	۷	۱۰	۲۰	۱۲	۲۶	۳	۵۸
۱۱	۶	۵	۷	۱۰	۲۰	۱۲	۲۶	۳	۵۹
۱۲	۶	۴	۷	۹	۱۹	۱۲	۲۶	۳	۵۹
۱۳	۶	۴	۷	۸	۱۸	۱۲	۲۶	۳	۵۹
۱۴	۶	۳	۷	۸	۱۸	۱۲	۲۶	۳	۰
۱۵	۶	۳	۷	۷	۱۷	۱۲	۲۶	۳	۰
۱۶	۶	۲	۷	۶	۱۶	۱۲	۲۶	۳	۱
۱۷	۶	۱	۷	۵	۱۵	۱۲	۲۶	۳	۱
۱۸	۶	۰	۷	۵	۱۵	۱۲	۲۶	۳	۲
۱۹	۶	۰	۷	۴	۱۴	۱۲	۲۶	۳	۲
۲۰	۵	۵۹	۷	۳	۱۳	۱۲	۲۶	۳	۲
۲۱	۵	۵۹	۷	۲	۱۲	۱۲	۲۶	۳	۳
۲۲	۵	۵۸	۷	۱	۱۱	۱۲	۲۶	۳	۳
۲۳	۵	۵۷	۷	۰	۱۰	۱۲	۲۶	۳	۳
۲۴	۵	۵۶	۷	۵۹	۹	۱۲	۲۵	۳	۳
۲۵	۵	۵۵	۷	۵۹	۹	۱۲	۲۵	۳	۳
۲۶	۵	۵۵	۷	۵۸	۸	۱۲	۲۵	۳	۳
۲۷	۵	۵۴	۷	۵۷	۷	۱۲	۲۵	۳	۳
۲۸	۵	۵۳	۷	۵۶	۶	۱۲	۲۵	۳	۵
۲۹	۵	۵۲	۷	۵۶	۶	۱۲	۲۵	۳	۵

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

مارچ	نمبر		کلوع		یشرف		نصف النہار		عصر		عصر		غروب		عشاء	
	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ	گھنٹہ	منٹہ
۱	۵	۵۱	۶	۵۵	۷	۵	۱۲	۱۲	۵	۲	۵۷	۶	۲۲	۷	۲۳	۷
۲	۵	۵۱	۶	۵۴	۷	۷	۱۲	۱۲	۵	۲	۵۷	۶	۳۵	۷	۲۳	۷
۳	۵	۵۰	۶	۵۳	۷	۸	۱۲	۱۲	۵	۲	۵۷	۶	۳۵	۷	۲۵	۷
۴	۵	۴۹	۶	۵۲	۷	۹	۱۲	۱۲	۵	۲	۵۸	۶	۳۶	۷	۲۵	۷
۵	۵	۴۸	۶	۵۱	۷	۱۰	۱۲	۱۲	۶	۲	۵۸	۶	۳۷	۷	۲۶	۷
۶	۵	۴۷	۶	۵۰	۷	۱۱	۱۲	۱۲	۶	۲	۵۹	۶	۳۷	۷	۲۶	۷
۷	۵	۴۶	۶	۴۹	۷	۱۲	۱۲	۱۲	۶	۲	۵۹	۶	۳۷	۷	۲۶	۷
۸	۵	۴۵	۶	۴۸	۷	۱۳	۱۲	۱۲	۶	۲	۵۹	۶	۳۸	۷	۲۷	۷
۹	۵	۴۴	۶	۴۷	۷	۱۴	۱۲	۱۲	۶	۲	۵۹	۶	۳۸	۷	۲۸	۷
۱۰	۵	۴۳	۶	۴۶	۷	۱۵	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۳۹	۷	۲۸	۷
۱۱	۵	۴۳	۶	۴۵	۷	۱۶	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۰	۷	۲۸	۷
۱۲	۵	۴۲	۶	۴۴	۷	۱۷	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۰	۷	۲۹	۷
۱۳	۵	۴۱	۶	۴۳	۷	۱۸	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۰	۷	۲۹	۷
۱۴	۵	۴۰	۶	۴۲	۷	۱۹	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۱	۷	۳۰	۷
۱۵	۵	۳۹	۶	۴۱	۷	۲۰	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۱	۷	۳۱	۷
۱۶	۵	۳۸	۶	۴۰	۷	۲۱	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۲	۷	۳۲	۷
۱۷	۵	۳۷	۶	۳۹	۷	۲۲	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۲	۷	۳۲	۷
۱۸	۵	۳۵	۶	۳۸	۷	۲۳	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۲	۷	۳۲	۷
۱۹	۵	۳۴	۶	۳۷	۷	۲۴	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۳	۷
۲۰	۵	۳۳	۶	۳۶	۷	۲۵	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۳	۷
۲۱	۵	۳۲	۶	۳۵	۷	۲۶	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۴	۷
۲۲	۵	۳۱	۶	۳۴	۷	۲۷	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۴	۷
۲۳	۵	۳۰	۶	۳۳	۷	۲۸	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۵	۷
۲۴	۵	۲۹	۶	۳۲	۷	۲۹	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۵	۷
۲۵	۵	۲۸	۶	۳۱	۷	۳۰	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۵	۷
۲۶	۵	۲۷	۶	۳۰	۷	۳۱	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۶	۷
۲۷	۵	۲۶	۶	۲۹	۷	۳۲	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۶	۷
۲۸	۵	۲۴	۶	۲۸	۷	۳۳	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۶	۷
۲۹	۵	۲۳	۶	۲۷	۷	۳۴	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۸	۷
۳۰	۵	۲۲	۶	۲۶	۷	۳۵	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۸	۷
۳۱	۵	۲۱	۶	۲۵	۷	۳۶	۱۲	۱۲	۶	۲	۵	۶	۴۳	۷	۳۸	۷

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

ایکری	دو	تین	چار	پانچ	شیش	سات	آٹھ	نہ	دس	ایکری	دو	تین	چار	پانچ	شیش	سات	آٹھ	نہ	دس
۱	۵	۲۰	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲
۲	۵	۱۹	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲
۳	۵	۱۸	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲
۴	۵	۱۷	۲	۲۱	۲	۲۱	۲	۲۱	۲	۲۱	۲	۲۱	۲	۲۱	۲	۲۱	۲	۲۱	۲
۵	۵	۱۶	۲	۲۰	۲	۲۰	۲	۲۰	۲	۲۰	۲	۲۰	۲	۲۰	۲	۲۰	۲	۲۰	۲
۶	۵	۱۵	۲	۱۹	۲	۱۹	۲	۱۹	۲	۱۹	۲	۱۹	۲	۱۹	۲	۱۹	۲	۱۹	۲
۷	۵	۱۴	۲	۱۸	۲	۱۸	۲	۱۸	۲	۱۸	۲	۱۸	۲	۱۸	۲	۱۸	۲	۱۸	۲
۸	۵	۱۳	۲	۱۷	۲	۱۷	۲	۱۷	۲	۱۷	۲	۱۷	۲	۱۷	۲	۱۷	۲	۱۷	۲
۹	۵	۱۱	۲	۱۶	۲	۱۶	۲	۱۶	۲	۱۶	۲	۱۶	۲	۱۶	۲	۱۶	۲	۱۶	۲
۱۰	۵	۱۰	۲	۱۵	۲	۱۵	۲	۱۵	۲	۱۵	۲	۱۵	۲	۱۵	۲	۱۵	۲	۱۵	۲
۱۱	۵	۹	۲	۱۴	۲	۱۴	۲	۱۴	۲	۱۴	۲	۱۴	۲	۱۴	۲	۱۴	۲	۱۴	۲
۱۲	۵	۸	۲	۱۳	۲	۱۳	۲	۱۳	۲	۱۳	۲	۱۳	۲	۱۳	۲	۱۳	۲	۱۳	۲
۱۳	۵	۷	۲	۱۱	۲	۱۱	۲	۱۱	۲	۱۱	۲	۱۱	۲	۱۱	۲	۱۱	۲	۱۱	۲
۱۴	۵	۶	۲	۱۰	۲	۱۰	۲	۱۰	۲	۱۰	۲	۱۰	۲	۱۰	۲	۱۰	۲	۱۰	۲
۱۵	۵	۵	۲	۹	۲	۹	۲	۹	۲	۹	۲	۹	۲	۹	۲	۹	۲	۹	۲
۱۶	۵	۴	۲	۸	۲	۸	۲	۸	۲	۸	۲	۸	۲	۸	۲	۸	۲	۸	۲
۱۷	۵	۳	۲	۷	۲	۷	۲	۷	۲	۷	۲	۷	۲	۷	۲	۷	۲	۷	۲
۱۸	۵	۲	۲	۶	۲	۶	۲	۶	۲	۶	۲	۶	۲	۶	۲	۶	۲	۶	۲
۱۹	۵	۱	۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲
۲۰	۵	۰	۲	۴	۲	۴	۲	۴	۲	۴	۲	۴	۲	۴	۲	۴	۲	۴	۲
۲۱	۵	۵۹	۲	۳	۲	۳	۲	۳	۲	۳	۲	۳	۲	۳	۲	۳	۲	۳	۲
۲۲	۵	۵۸	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۲۳	۵	۵۷	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲
۲۴	۵	۵۶	۲	۰	۲	۰	۲	۰	۲	۰	۲	۰	۲	۰	۲	۰	۲	۰	۲
۲۵	۵	۵۵	۲	۵۹	۲	۵۹	۲	۵۹	۲	۵۹	۲	۵۹	۲	۵۹	۲	۵۹	۲	۵۹	۲
۲۶	۵	۵۴	۲	۵۸	۲	۵۸	۲	۵۸	۲	۵۸	۲	۵۸	۲	۵۸	۲	۵۸	۲	۵۸	۲
۲۷	۵	۵۳	۲	۵۷	۲	۵۷	۲	۵۷	۲	۵۷	۲	۵۷	۲	۵۷	۲	۵۷	۲	۵۷	۲
۲۸	۵	۵۲	۲	۵۶	۲	۵۶	۲	۵۶	۲	۵۶	۲	۵۶	۲	۵۶	۲	۵۶	۲	۵۶	۲
۲۹	۵	۵۱	۲	۵۵	۲	۵۵	۲	۵۵	۲	۵۵	۲	۵۵	۲	۵۵	۲	۵۵	۲	۵۵	۲
۳۰	۵	۵۰	۲	۵۴	۲	۵۴	۲	۵۴	۲	۵۴	۲	۵۴	۲	۵۴	۲	۵۴	۲	۵۴	۲

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

مترى	قبلة		طلوع		اشراق		نصف النوبة		عصر (١)		عصر (٢)		غروب		عشاء (١)		عشاء (٢)	
	منظ	كيفية	منظ	كيفية	منظ	كيفية	منظ	كيفية	منظ	كيفية	منظ	كيفية	منظ	كيفية	منظ	كيفية	منظ	كيفية
١	٢	٢٩	٥	٥٦	٦	٦	١٢	٢٩	٢	٥٤	٥	٨	٢	٢	٦	٥٣	٨	٩
٢	٢	٢٩	٥	٥٦	٦	٦	١٣	٢٩	٣	٥٤	٥	٨	٢	٢	٦	٥٥	٨	٩
٣	٢	٢٨	٥	٥٥	٦	٥	١٢	٢٩	٣	٥٤	٥	٨	٣	٢	٦	٥٦	٨	١٠
٤	٢	٢٦	٥	٥٢	٦	٦	١٣	٢٩	٣	٥٤	٥	٨	٢	٢	٦	٥٦	٨	١١
٥	٢	٢٤	٥	٥٢	٦	٦	١٢	٢٩	٣	٥٤	٥	٨	٢	٢	٦	٥٤	٨	١٢
٦	٢	٢٥	٥	٥٣	٦	٦	١٢	٢٩	٣	٥٤	٥	٨	٢	٥	٦	٥٨	٨	١٣
٧	٢	٢٢	٥	٥٢	٦	٦	١٢	٢٨	٣	٥٥	٥	٨	٢	٥	٦	٥٨	٨	١٣
٨	٢	٢٣	٥	٥٢	٦	٦	١٢	٢٨	٣	٥٥	٥	٨	٢	٥	٦	٥٨	٨	١٣
٩	٢	٢٢	٥	٥١	٦	٦	١	٢٨	٣	٥٥	٥	٨	٢	٦	٦	٥٩	٨	١٢
١٠	٢	٢١	٥	٥٠	٦	٦	٠	٢٨	٣	٥٢	٥	٨	٢	٦	٦	٥٩	٨	١٥
١١	٢	٢١	٥	٥٠	٦	٦	٠	٢٨	٣	٥٢	٥	٨	٢	٦	٦	٠	٨	١٥
١٢	٢	٢٠	٥	٥٠	٦	٦	٠	٢٨	٣	٥٢	٥	٨	٢	٦	٦	١	٨	١٦
١٣	٢	٣٩	٥	٢٩	٥	٥٩	١٢	٢٨	٣	٥٢	٥	٨	٢	٦	٨	١	٨	١٤
١٤	٢	٣٩	٥	٢٩	٥	٥٩	١٢	٢٨	٣	٥٢	٥	٨	٢	٦	٨	٢	٨	١٨
١٥	٢	٣٨	٥	٢٨	٥	٥٨	١٢	٢٨	٣	٥٢	٥	٨	٢	٩	٨	٣	٨	١٨
١٦	٢	٣٦	٥	٢٦	٥	٥٦	١٢	٢٨	٣	٥٣	٥	٨	٢	١٠	٨	٣	٨	١٩
١٧	٢	٣٦	٥	٢٦	٥	٥٦	١٢	٢٨	٣	٥٣	٥	٨	٢	١٠	٨	٣	٨	١٩
١٨	٢	٣٦	٥	٢٥	٥	٥٤	١٢	٢٨	٣	٥٣	٥	٨	٢	١١	٨	٢	٨	٢٠
١٩	٢	٣٦	٥	٢٥	٥	٥٤	١٢	٢٨	٣	٥٣	٥	٨	٢	١٢	٨	٥	٨	٢٠
٢٠	٢	٣٦	٥	٢٤	٥	٥٤	١٢	٢٨	٣	٥٣	٥	٨	٢	١١	٨	٢	٨	٢١
٢١	٢	٣٥	٥	٢٥	٥	٥٤	١٢	٢٨	٣	٥٣	٥	٩	١٢	٨	٦	٦	٨	٢١
٢٢	٢	٣٥	٥	٢٥	٥	٥٤	١٢	٢٩	٣	٥٣	٥	٩	١٢	٨	٦	٦	٨	٢٢
٢٣	٢	٣٢	٥	٢٥	٥	٥٤	١٢	٢٩	٣	٥٣	٥	٩	١٣	٨	٦	٨	٨	٢٢
٢٤	٢	٣٢	٥	٢٢	٥	٥٥	١٢	٢٩	٣	٥٣	٥	١٠	١٢	٨	٦	٨	٨	٢٣
٢٥	٢	٣٢	٥	٢٢	٥	٥٥	١٢	٢٩	٣	٥٣	٥	١٠	١٢	٨	٦	٩	٨	٢٣
٢٥	٢	٣٢	٥	٢٢	٥	٥٥	١٢	٢٩	٣	٥٣	٥	١١	١	٨	٦	٩	٨	٢٥
٢٦	٢	٣٢	٥	٢٢	٥	٥٥	١٢	٢٩	٣	٥٣	٥	١١	١	٨	٦	١٠	٨	٢٦
٢٦	٢	٣٣	٥	٢٣	٥	٥٢	١٢	٢٩	٣	٥٣	٥	١١	١	٨	٦	١٠	٨	٢٦
٢٨	٢	٣٢	٥	٢٢	٥	٥٣	١٢	٢٩	٣	٥٣	٥	١٢	١	٨	٦	١١	٨	٢٦
٢٩	٢	٣٢	٥	٢٢	٥	٥٣	١٢	٢٩	٣	٥٣	٥	١٢	١	٨	٦	١١	٨	٢٦
٣٠	٢	٣١	٥	٢٢	٥	٥٣	١٢	٢٩	٣	٥٣	٥	١٣	١	٨	٦	١٢	٨	٢٨
٣١	٢	٣١	٥	٢٢	٥	٥٣	١٢	٣٠	٣	٥٣	٥	١٣	١	٨	٦	١٢	٨	٢٩

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

جون	صبح		اشراق		نصف النہار		عصر		غروب		عشاء		عشاء	
	منظر	گھنٹہ	منظر	گھنٹہ	منظر	گھنٹہ	منظر	گھنٹہ	منظر	گھنٹہ	منظر	گھنٹہ	منظر	گھنٹہ
۱	۲	۲۱	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۰	۳	۵۳	۵	۱۳	۸	۲۹
۲	۲	۲۰	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۰	۳	۵۳	۵	۱۳	۸	۲۹
۳	۲	۲۰	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۰	۳	۵۳	۵	۱۳	۸	۳۰
۴	۲	۲۰	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۰	۳	۵۳	۵	۱۳	۸	۳۰
۵	۲	۲۰	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۰	۳	۵۳	۵	۱۳	۸	۳۱
۶	۲	۲۰	۵	۲۱	۵	۵۲	۱۲	۲۱	۳	۵۲	۵	۱۲	۸	۳۱
۷	۲	۲۰	۵	۲۱	۵	۵۳	۱۲	۲۱	۳	۵۳	۵	۱۲	۸	۳۲
۸	۲	۲۹	۵	۲۱	۵	۵۳	۱۲	۲۱	۳	۵۳	۵	۱۲	۸	۳۲
۹	۲	۲۹	۵	۲۱	۵	۵۳	۱۲	۲۱	۳	۵۳	۵	۱۲	۸	۳۳
۱۰	۲	۲۹	۵	۲۱	۵	۵۳	۱۲	۲۱	۳	۵۳	۵	۱۲	۸	۳۳
۱۱	۲	۲۹	۵	۲۱	۵	۵۲	۱۲	۲۲	۳	۵۲	۵	۱۵	۸	۳۴
۱۲	۲	۲۹	۵	۲۱	۵	۵۲	۱۲	۲۲	۳	۵۲	۵	۱۵	۸	۳۴
۱۳	۲	۲۹	۵	۲۱	۵	۵۲	۱۲	۲۲	۳	۵۲	۵	۱۵	۸	۳۵
۱۴	۲	۲۹	۵	۲۱	۵	۵۲	۱۲	۲۲	۳	۵۲	۵	۱۵	۸	۳۵
۱۵	۲	۲۹	۵	۲۱	۵	۵۲	۱۲	۲۲	۳	۵۲	۵	۱۵	۸	۳۵
۱۶	۲	۳۰	۵	۲۱	۵	۵۲	۱۲	۲۳	۳	۵۲	۵	۱۹	۸	۳۶
۱۷	۲	۳۰	۵	۲۱	۵	۵۲	۱۲	۲۳	۳	۵۲	۵	۱۹	۸	۳۶
۱۸	۲	۳۰	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۳	۳	۵۳	۵	۲۰	۸	۳۶
۱۹	۲	۳۰	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۳	۳	۵۳	۵	۲۰	۸	۳۶
۲۰	۲	۳۰	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۳	۳	۵۳	۵	۲۰	۸	۳۶
۲۱	۲	۳۰	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۴	۳	۵۳	۵	۲۱	۸	۳۷
۲۲	۲	۳۱	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۴	۳	۵۳	۵	۲۱	۸	۳۷
۲۳	۲	۳۱	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۴	۳	۵۳	۵	۲۱	۸	۳۷
۲۴	۲	۳۱	۵	۲۲	۵	۵۳	۱۲	۲۴	۳	۵۳	۵	۲۱	۸	۳۷
۲۵	۲	۳۱	۵	۲۳	۵	۵۴	۱۲	۲۵	۳	۵۴	۵	۲۲	۸	۳۸
۲۶	۲	۳۲	۵	۲۳	۵	۵۴	۱۲	۲۵	۳	۵۴	۵	۲۲	۸	۳۸
۲۷	۲	۳۲	۵	۲۳	۵	۵۴	۱۲	۲۵	۳	۵۴	۵	۲۲	۸	۳۸
۲۸	۲	۳۲	۵	۲۳	۵	۵۴	۱۲	۲۵	۳	۵۴	۵	۲۲	۸	۳۸
۲۹	۲	۳۲	۵	۲۳	۵	۵۴	۱۲	۲۵	۳	۵۴	۵	۲۲	۸	۳۸
۳۰	۲	۳۲	۵	۲۳	۵	۵۴	۱۲	۲۵	۳	۵۴	۵	۲۳	۸	۳۹

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

جولائی	منبر	مکوع	یشیق	نصف النہار	عصر	عصر	غروب	عشاء	عشاء
گھنٹہ	منٹا	گھنٹہ	منٹا	گھنٹہ	منٹا	گھنٹہ	منٹا	گھنٹہ	منٹا
۱	۲	۳۲	۵	۴۵	۵	۵۶	۱۲	۳۶	۳
۲	۲	۳۲	۵	۴۵	۵	۵۶	۱۲	۳۶	۳
۳	۲	۳۲	۵	۴۶	۵	۵۷	۱۲	۳۶	۳
۴	۲	۳۲	۵	۴۶	۵	۵۷	۱۲	۳۶	۳
۵	۲	۳۵	۵	۴۶	۵	۵۸	۱۲	۳۶	۳
۶	۲	۳۵	۵	۴۶	۵	۵۹	۱۲	۳۶	۳
۷	۲	۳۶	۵	۴۶	۵	۵۹	۱۲	۳۶	۳
۸	۲	۳۶	۵	۴۸	۵	۵۹	۱۲	۳۶	۳
۹	۲	۳۶	۵	۴۸	۵	۵۹	۱۲	۳۶	۳
۱۰	۲	۳۶	۵	۴۹	۵	۶۰	۱۲	۳۶	۳
۱۱	۲	۳۸	۵	۴۹	۵	۶۰	۱۲	۳۶	۳
۱۲	۲	۳۸	۵	۵۰	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۱۳	۲	۳۹	۵	۵۰	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۱۴	۲	۴۰	۵	۵۰	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۱۵	۲	۴۰	۵	۵۱	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۱۶	۲	۴۱	۵	۵۱	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۱۷	۲	۴۲	۵	۵۲	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۱۸	۲	۴۲	۵	۵۲	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۱۹	۲	۴۳	۵	۵۳	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۲۰	۲	۴۳	۵	۵۳	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۲۱	۲	۴۳	۵	۵۴	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۲۲	۲	۴۴	۵	۵۴	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۲۳	۲	۴۵	۵	۵۵	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۲۴	۲	۴۵	۵	۵۵	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۲۵	۲	۴۶	۵	۵۵	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۲۶	۲	۴۶	۵	۵۶	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۲۷	۲	۴۸	۵	۵۶	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۲۸	۲	۴۸	۵	۵۷	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۲۹	۲	۴۹	۵	۵۷	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۳۰	۲	۴۹	۵	۵۸	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳
۳۱	۲	۵۰	۵	۵۸	۵	۶۰	۱۲	۳۸	۳

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

نمبر	مکھڑ	شیش	نصف شب	عصر	عصر	غروب	عشاء	عشاء	نمبر
۱	۲۵	۵۹	۱۰	۱۲	۳۸	۲	۵	۱۸	۲۵
۲	۲۲	۵۹	۱۰	۱۲	۳۸	۲	۵	۱۸	۲۲
۳	۲۲	۵۲	۱۱	۱۲	۳۸	۲	۵	۱۸	۲۲
۴	۲۳	۵۳	۱۱	۱۲	۳۸	۲	۵	۱۸	۲۳
۵	۲۳	۵۳	۱۲	۱۲	۳۸	۲	۵	۱۸	۲۳
۶	۲۲	۵۲	۱۲	۱۲	۳۸	۲	۵	۱۸	۲۲
۷	۲۱	۵۵	۱۳	۱۳	۳۸	۲	۵	۱۸	۲۱
۸	۲۰	۵۵	۱۳	۱۳	۳۸	۲	۵	۱۸	۲۰
۹	۱۹	۵۶	۱۴	۱۴	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۹
۱۰	۱۸	۵۶	۱۴	۱۴	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۸
۱۱	۱۷	۵۷	۱۵	۱۵	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۷
۱۲	۱۶	۵۸	۱۵	۱۵	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۶
۱۳	۱۵	۵۹	۱۶	۱۶	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۵
۱۴	۱۴	۵۹	۱۶	۱۶	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۴
۱۵	۱۳	۵۹	۱۶	۱۶	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۳
۱۶	۱۲	۵۸	۱۷	۱۷	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۲
۱۷	۱۱	۵۷	۱۷	۱۷	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۱
۱۸	۱۰	۵۶	۱۸	۱۸	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۰
۱۹	۱۰	۵۵	۱۸	۱۸	۳۶	۲	۵	۱۸	۱۰
۲۰	۸	۵۳	۱۸	۱۸	۳۵	۲	۵	۱۸	۸
۲۱	۷	۵۳	۱۹	۱۹	۳۵	۲	۵	۱۸	۷
۲۲	۶	۵۲	۲۰	۲۰	۳۵	۲	۵	۱۸	۶
۲۳	۵	۵۱	۲۰	۲۰	۳۵	۲	۵	۱۸	۵
۲۴	۴	۵۰	۲۱	۲۱	۳۴	۲	۵	۱۸	۴
۲۵	۳	۴۹	۲۱	۲۱	۳۴	۲	۵	۱۸	۳
۲۶	۲	۴۸	۲۱	۲۱	۳۴	۲	۵	۱۸	۲
۲۷	۱	۴۷	۲۲	۲۲	۳۴	۲	۵	۱۸	۱
۲۸	۰	۴۶	۲۲	۲۲	۳۴	۲	۵	۱۸	۰
۲۹	۵۹	۴۵	۲۲	۲۲	۳۴	۲	۵	۱۸	۵۹
۳۰	۵۸	۴۴	۲۳	۲۳	۳۳	۲	۵	۱۸	۵۸
۳۱	۵۶	۴۲	۲۳	۲۳	۳۳	۲	۵	۱۸	۵۶

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

نمبر	صبح		اشراق		نصف النہار		عصر		عصر		غروب		عشاء		عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۹	۶	۱۲	۶	۲۳	۱۲	۳۲	۲	۵	۳	۶	۷	۱۸	۷	۵۵
۲	۵	۹	۶	۱۳	۶	۲۳	۱۲	۳۲	۲	۵	۳	۶	۷	۱۸	۷	۵۴
۳	۵	۹	۶	۱۳	۶	۲۲	۱۲	۳۱	۲	۵	۲	۶	۷	۱۹	۷	۵۳
۴	۵	۱۰	۶	۱۲	۶	۲۲	۱۲	۳۱	۲	۵	۲	۶	۷	۳۸	۷	۵۲
۵	۵	۱۰	۶	۱۲	۶	۲۵	۱۲	۳۱	۲	۵	۱	۶	۷	۳۷	۷	۵۱
۶	۵	۱۱	۶	۱۵	۶	۲۶	۱۲	۳۰	۳	۵۹	۰	۶	۷	۳۶	۷	۴۹
۷	۵	۱۱	۶	۱۵	۶	۲۶	۱۲	۳۰	۳	۵۸	۰	۶	۷	۳۵	۷	۴۸
۸	۵	۱۱	۶	۱۵	۶	۲۶	۱۲	۳۰	۳	۵۸	۰	۶	۷	۳۴	۷	۴۸
۹	۵	۱۲	۶	۱۶	۶	۲۶	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۰	۶	۷	۳۳	۷	۴۷
۱۰	۵	۱۲	۶	۱۶	۶	۲۶	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۰	۶	۷	۳۲	۷	۴۵
۱۱	۵	۱۳	۶	۱۶	۶	۲۶	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۰	۶	۷	۳۱	۷	۴۴
۱۲	۵	۱۳	۶	۱۶	۶	۲۶	۱۲	۲۸	۳	۵۶	۰	۶	۷	۳۰	۷	۴۳
۱۳	۵	۱۴	۶	۱۶	۶	۲۶	۱۲	۲۸	۳	۵۶	۰	۶	۷	۲۹	۷	۴۲
۱۴	۵	۱۴	۶	۱۶	۶	۲۶	۱۲	۲۶	۳	۵۵	۰	۶	۷	۲۸	۷	۴۰
۱۵	۵	۱۵	۶	۱۸	۶	۲۸	۱۲	۲۶	۳	۵۴	۰	۶	۷	۲۶	۷	۳۹
۱۶	۵	۱۵	۶	۱۸	۶	۲۸	۱۲	۲۶	۳	۵۴	۰	۶	۷	۲۵	۷	۳۸
۱۷	۵	۱۵	۶	۱۸	۶	۲۸	۱۲	۲۶	۳	۵۴	۰	۶	۷	۲۴	۷	۳۷
۱۸	۵	۱۶	۶	۱۹	۶	۲۹	۱۲	۲۶	۳	۵۳	۰	۶	۷	۲۳	۷	۳۶
۱۹	۵	۱۶	۶	۱۹	۶	۲۹	۱۲	۲۶	۳	۵۳	۰	۶	۷	۲۲	۷	۳۵
۲۰	۵	۱۶	۶	۱۹	۶	۲۹	۱۲	۲۵	۳	۵۲	۰	۶	۷	۲۱	۷	۳۴
۲۱	۵	۱۷	۶	۲۰	۶	۳۰	۱۲	۲۵	۳	۵۱	۰	۶	۷	۱۹	۷	۳۳
۲۲	۵	۱۸	۶	۲۰	۶	۳۰	۱۲	۲۵	۳	۵۱	۰	۶	۷	۱۸	۷	۳۲
۲۳	۵	۱۸	۶	۲۰	۶	۳۰	۱۲	۲۴	۳	۵۰	۰	۶	۷	۱۸	۷	۳۱
۲۴	۵	۱۸	۶	۲۱	۶	۳۱	۱۲	۲۴	۳	۵۰	۰	۶	۷	۱۷	۷	۳۰
۲۵	۵	۱۹	۶	۲۱	۶	۳۱	۱۲	۲۴	۳	۴۹	۰	۶	۷	۱۵	۷	۲۹
۲۶	۵	۱۹	۶	۲۱	۶	۳۱	۱۲	۲۳	۳	۴۸	۰	۶	۷	۱۴	۷	۲۸
۲۷	۵	۲۰	۶	۲۲	۶	۳۲	۱۲	۲۳	۳	۴۸	۰	۶	۷	۱۳	۷	۲۷
۲۸	۵	۲۰	۶	۲۲	۶	۳۲	۱۲	۲۳	۳	۴۸	۰	۶	۷	۱۲	۷	۲۵
۲۹	۵	۲۱	۶	۲۳	۶	۳۳	۱۲	۲۲	۳	۴۷	۰	۶	۷	۱۱	۷	۲۴
۳۰	۵	۲۱	۶	۲۳	۶	۳۳	۱۲	۲۲	۳	۴۷	۰	۶	۷	۱۰	۷	۲۳

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

نمبر	صبح		طلوع		شروق		نصف النہار		عصر		عصر		غروب		عشاء		عشاء	
	نہایت	ابتداء	نہایت	ابتداء	نہایت	ابتداء	نہایت	ابتداء	نہایت	ابتداء	نہایت	ابتداء	نہایت	ابتداء	نہایت	ابتداء	نہایت	
۱	۵	۲۱	۶	۲۲	۶	۲۳	۱۲	۲۲	۳	۲۴	۲	۳۹	۶	۲۰	۷	۲۲	۲۲	
۲	۵	۲۲	۶	۲۳	۶	۲۴	۱۲	۲۱	۳	۲۵	۲	۳۹	۶	۱۹	۷	۲۱	۲۱	
۳	۵	۲۲	۶	۲۵	۶	۲۵	۱۲	۲۱	۳	۲۶	۲	۳۸	۶	۱۸	۷	۲۰	۲۰	
۴	۵	۲۲	۶	۲۵	۶	۲۵	۱۲	۲۱	۳	۲۶	۲	۳۷	۶	۱۷	۷	۱۹	۱۹	
۵	۵	۲۲	۶	۲۵	۶	۲۵	۱۲	۲۰	۳	۲۶	۲	۳۶	۶	۱۶	۷	۱۸	۱۸	
۶	۵	۲۳	۶	۲۶	۶	۲۶	۱۲	۲۰	۳	۲۶	۲	۳۵	۶	۱۵	۷	۱۷	۱۷	
۷	۵	۲۳	۶	۲۶	۶	۲۶	۱۲	۲۰	۳	۲۶	۲	۳۴	۶	۱۴	۷	۱۶	۱۶	
۸	۵	۲۳	۶	۲۶	۶	۲۶	۱۲	۲۰	۳	۲۶	۲	۳۳	۶	۱۳	۷	۱۶	۱۶	
۹	۵	۲۴	۶	۲۶	۶	۲۶	۱۲	۱۹	۳	۲۶	۲	۳۳	۶	۱۲	۷	۱۵	۱۵	
۱۰	۵	۲۵	۶	۲۶	۶	۲۶	۱۲	۱۹	۳	۲۶	۲	۳۲	۶	۱۱	۷	۱۳	۱۳	
۱۱	۵	۲۵	۶	۲۸	۶	۲۸	۱۲	۱۹	۳	۲۶	۲	۳۲	۶	۱۰	۷	۱۲	۱۲	
۱۲	۵	۲۵	۶	۲۸	۶	۲۸	۱۲	۱۸	۳	۲۵	۲	۳۱	۶	۹	۷	۱۱	۱۱	
۱۳	۵	۲۶	۶	۲۹	۶	۲۹	۱۲	۱۸	۳	۲۵	۲	۳۰	۶	۸	۷	۱۱	۱۱	
۱۴	۵	۲۶	۶	۲۹	۶	۲۹	۱۲	۱۸	۳	۲۵	۲	۲۹	۶	۷	۷	۱۰	۱۰	
۱۵	۵	۲۶	۶	۲۹	۶	۲۹	۱۲	۱۸	۳	۲۵	۲	۲۸	۶	۶	۷	۹	۹	
۱۶	۵	۲۶	۶	۳۰	۶	۳۰	۱۲	۱۸	۳	۲۴	۲	۲۸	۶	۵	۷	۸	۸	
۱۷	۵	۲۸	۶	۳۱	۶	۳۱	۱۲	۱۷	۳	۲۴	۲	۲۸	۶	۴	۷	۷	۷	
۱۸	۵	۲۸	۶	۳۱	۶	۳۱	۱۲	۱۷	۳	۲۴	۲	۲۷	۶	۳	۷	۶	۶	
۱۹	۵	۲۹	۶	۳۲	۶	۳۲	۱۲	۱۷	۳	۲۴	۲	۲۶	۶	۲	۷	۵	۵	
۲۰	۵	۳۰	۶	۳۲	۶	۳۲	۱۲	۱۷	۳	۲۵	۲	۲۵	۶	۲	۷	۴	۴	
۲۱	۵	۳۰	۶	۳۳	۶	۳۳	۱۲	۱۷	۳	۲۴	۲	۲۴	۶	۱	۷	۳	۳	
۲۲	۵	۳۰	۶	۳۳	۶	۳۳	۱۲	۱۶	۳	۲۳	۲	۲۳	۶	۰	۷	۳	۳	
۲۳	۵	۳۱	۶	۳۴	۶	۳۴	۱۲	۱۶	۳	۲۳	۲	۲۲	۵	۵۹	۷	۲	۲	
۲۴	۵	۳۱	۶	۳۴	۶	۳۴	۱۲	۱۶	۳	۲۳	۲	۲۱	۵	۵۸	۷	۱	۱	
۲۵	۵	۳۱	۶	۳۵	۶	۳۵	۱۲	۱۶	۳	۲۳	۲	۲۰	۵	۵۷	۷	۱	۱	
۲۶	۵	۳۲	۶	۳۶	۶	۳۶	۱۲	۱۶	۳	۲۳	۲	۲۰	۵	۵۶	۷	۰	۰	
۲۷	۵	۳۳	۶	۳۶	۶	۳۶	۱۲	۱۶	۳	۲۰	۲	۱۹	۵	۵۵	۷	۵۹	۵۹	
۲۸	۵	۳۳	۶	۳۶	۶	۳۶	۱۲	۱۶	۳	۲۰	۲	۱۹	۵	۵۵	۷	۵۹	۵۹	
۲۹	۵	۳۳	۶	۳۶	۶	۳۶	۱۲	۱۶	۳	۲۰	۲	۱۸	۵	۵۴	۷	۵۹	۵۹	
۳۰	۵	۳۴	۶	۳۸	۶	۳۸	۱۲	۱۶	۳	۲۹	۲	۱۸	۵	۵۳	۷	۵۸	۵۸	
۳۱	۵	۳۴	۶	۳۸	۶	۳۸	۱۲	۱۶	۳	۲۹	۲	۱۷	۵	۵۳	۷	۵۸	۵۸	

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

نمبر	طلوع	اشراق	نصف النہار	عصر	عصر	غروب	عشاء (۱)	عشاء (۲)	نمبر
۱	۴۹	۴۹	۱۲	۲۸	۱۶	۵۲	۴۳	۵۴	۵۴
۲	۴۹	۵۰	۱۲	۲۸	۱۶	۵۲	۴۲	۵۴	۵۴
۳	۴۹	۵۱	۱۲	۲۸	۱۶	۵۱	۴۲	۵۴	۵۴
۴	۴۹	۵۲	۱۲	۲۷	۱۵	۵۱	۴۱	۵۵	۵۵
۵	۴۹	۵۲	۱۲	۲۷	۱۴	۵۰	۴۱	۵۴	۵۴
۶	۴۹	۵۳	۱۲	۲۷	۱۴	۴۹	۴۰	۵۴	۵۴
۷	۴۹	۵۴	۱۲	۲۵	۱۳	۴۸	۳۹	۵۳	۵۳
۸	۴۹	۵۵	۱۲	۲۵	۱۳	۴۷	۳۹	۵۳	۵۳
۹	۴۹	۵۵	۱۲	۲۵	۱۲	۴۷	۳۸	۵۲	۵۲
۱۰	۴۹	۵۶	۱۲	۲۴	۱۱	۴۷	۳۸	۵۲	۵۲
۱۱	۴۹	۵۶	۱۲	۲۴	۱۱	۴۶	۳۸	۵۲	۵۲
۱۲	۴۹	۵۷	۱۲	۲۳	۱۰	۴۶	۳۷	۵۲	۵۲
۱۳	۴۹	۵۸	۱۲	۲۳	۹	۴۵	۳۷	۵۱	۵۱
۱۴	۴۹	۵۹	۱۲	۲۳	۹	۴۵	۳۷	۵۰	۵۰
۱۵	۴۹	-	۱۲	۲۳	۸	۴۴	۳۷	۵۰	۵۰
۱۶	۴۹	-	۱۲	۲۳	۸	۴۴	۳۶	۵۰	۵۰
۱۷	۴۹	۵۰	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۶	۵۰	۵۰
۱۸	۴۹	۵۰	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۵۰	۵۰
۱۹	۴۹	۵۱	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۵۰	۵۰
۲۰	۴۹	۵۲	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۵۰	۵۰
۲۱	۴۹	۵۳	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۴۹	۴۹
۲۲	۴۹	۵۳	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۴۹	۴۹
۲۳	۴۹	۵۴	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۴۹	۴۹
۲۴	۴۹	۵۵	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۴۹	۴۹
۲۵	۴۹	۵۶	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۴۹	۴۹
۲۶	۴۹	۵۶	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۴۹	۴۹
۲۷	۴۹	۵۷	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۵۰	۵۰
۲۸	۴۹	۵۷	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۵۰	۵۰
۲۹	۴۹	۵۸	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۵۰	۵۰
۳۰	۴۹	۵۹	۱۲	۲۲	۷	۴۴	۳۵	۵۰	۵۰

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

نمبر	نمبر		مکوع		شروق		نصف النہار		عصر		غروب		عشاء (۱)		عشاء (۲)	
	نمبر	وقت	نمبر	وقت	نمبر	وقت	نمبر	وقت	نمبر	وقت	نمبر	وقت	نمبر	وقت	نمبر	وقت
۱	۵	۵۳	۷	۰	۷	۱۱	۱۲	۳	۲۲	۷	۵	۲۲	۶	۳۵	۶	۵۰
۲	۵	۵۲	۷	۱	۷	۱۲	۱۳	۳	۲۲	۷	۵	۲۲	۶	۳۶	۶	۵۰
۳	۵	۵۲	۷	۱	۷	۱۲	۱۲	۳	۲۲	۷	۵	۲۲	۶	۳۶	۶	۵۰
۴	۵	۵۵	۷	۲	۷	۱۳	۱۲	۳	۲۲	۷	۵	۲۲	۶	۳۶	۶	۵۰
۵	۵	۵۶	۷	۳	۷	۱۴	۱۲	۳	۲۳	۷	۵	۲۲	۶	۳۶	۶	۵۰
۶	۵	۵۶	۷	۳	۷	۱۴	۱۳	۳	۲۳	۷	۵	۲۳	۶	۳۶	۶	۵۰
۷	۵	۵۷	۷	۴	۷	۱۵	۱۴	۳	۲۴	۷	۵	۲۳	۶	۳۶	۶	۵۰
۸	۵	۵۷	۷	۵	۷	۱۶	۱۴	۳	۲۴	۸	۵	۲۳	۶	۳۶	۶	۵۱
۹	۵	۵۸	۷	۵	۷	۱۶	۱۴	۳	۲۴	۸	۵	۲۴	۶	۳۶	۶	۵۱
۱۰	۵	۵۹	۷	۶	۷	۱۷	۱۵	۳	۲۵	۹	۵	۲۴	۶	۳۷	۶	۵۱
۱۱	۵	۵۹	۷	۷	۷	۱۸	۱۶	۳	۲۵	۹	۵	۲۴	۶	۳۷	۶	۵۱
۱۲	۵	۵۹	۷	۷	۷	۱۸	۱۶	۳	۲۶	۹	۵	۲۴	۶	۳۸	۶	۵۲
۱۳	۶	۰	۷	۸	۷	۱۹	۱۷	۳	۲۶	۹	۵	۲۴	۶	۳۸	۶	۵۲
۱۴	۶	۱	۷	۸	۷	۱۹	۱۷	۳	۲۷	۹	۵	۲۵	۶	۳۹	۶	۵۳
۱۵	۶	۱	۷	۹	۷	۲۰	۱۸	۳	۲۷	۹	۵	۲۵	۶	۳۹	۶	۵۳
۱۶	۶	۱	۷	۱۰	۷	۲۱	۱۸	۳	۲۸	۹	۵	۲۵	۶	۳۹	۶	۵۴
۱۷	۶	۲	۷	۱۰	۷	۲۱	۱۸	۳	۲۸	۱۰	۵	۲۶	۶	۳۹	۶	۵۴
۱۸	۶	۲	۷	۱۱	۷	۲۲	۱۹	۳	۲۹	۱۰	۵	۲۶	۶	۴۰	۶	۵۵
۱۹	۶	۳	۷	۱۱	۷	۲۲	۱۹	۳	۲۹	۱۱	۵	۲۷	۶	۴۰	۶	۵۵
۲۰	۶	۳	۷	۱۲	۷	۲۳	۲۰	۳	۳۰	۱۲	۵	۲۷	۶	۴۱	۶	۵۶
۲۱	۶	۴	۷	۱۲	۷	۲۳	۲۰	۳	۳۰	۱۲	۵	۲۸	۶	۴۱	۶	۵۶
۲۲	۶	۴	۷	۱۳	۷	۲۴	۲۱	۳	۳۱	۱۲	۵	۲۸	۶	۴۲	۶	۵۷
۲۳	۶	۵	۷	۱۳	۷	۲۴	۲۱	۳	۳۱	۱۳	۵	۲۹	۶	۴۲	۶	۵۷
۲۴	۶	۶	۷	۱۴	۷	۲۵	۲۲	۳	۳۲	۱۳	۵	۲۹	۶	۴۳	۶	۵۸
۲۵	۶	۶	۷	۱۴	۷	۲۵	۲۲	۳	۳۲	۱۴	۵	۳۰	۶	۴۳	۶	۵۸
۲۶	۶	۷	۷	۱۵	۷	۲۶	۲۳	۳	۳۳	۱۴	۵	۳۰	۶	۴۴	۶	۵۹
۲۷	۶	۷	۷	۱۵	۷	۲۶	۲۳	۳	۳۳	۱۵	۵	۳۱	۶	۴۴	۶	۵۹
۲۸	۶	۷	۷	۱۶	۷	۲۷	۲۴	۳	۳۴	۱۶	۵	۳۲	۶	۴۵	۶	۰
۲۹	۶	۸	۷	۱۶	۷	۲۷	۲۴	۳	۳۴	۱۷	۵	۳۲	۶	۴۶	۶	۰
۳۰	۶	۹	۷	۱۶	۷	۲۸	۲۵	۳	۳۵	۱۸	۵	۳۳	۶	۴۷	۶	۱
۳۱	۶	۹	۷	۱۷	۷	۲۸	۲۵	۳	۳۵	۱۹	۵	۳۳	۶	۴۷	۶	۱

باب الاذان والاقامة

بیٹھ کر اذان مکروہ تحریمی ہے :

سوال : اگر ایسے خوش الحان صحیح التلقظ لنگڑے لوے مؤذن کو (جو کھڑے ہو کر اذان دینے سے قاصر ہے) بیٹھ کر لاؤ ڈا سپیکر پر یا بغیر لاؤ ڈا سپیکر کے اذان کا موقعہ دیا جائے تو شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔ اور وہ دوسرے مؤذنین کی موجودگی میں بھی اذان دے سکتا ہے یا نہیں۔ دوسرے مؤذنین الیہم خوش الحانی میں ذرا اس سے کم ہیں۔ بینوا تو جروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

بیٹھ کر اذان کسنا مکروہ تحریمی ہے، اس کا اعادہ مندوب ہے۔ قال فی التنبیہ ویکرہ اذان جنب (الی قولہ) وقاعد الا اذا اذن لنفسہ وיעاد اذان جنب، وفي الشرح ندبا وقیل وجوبا، وفي الحاشیة (قولہ وיעاد اذان جنب الخ) زاد القہستانی والقاجروالراکب والقاعد والمأشی والمنحرف عن القبلة وعلل الوجوب فی الكل بانه غیر معتد بہ والندب بانه معتد بہ الا انه ناقص قال وهو الاصح کما فی التمرتاشی (رد المحتار ص ۳۶۵ ج ۱) فقط والله تعالیٰ اعلم

۱۲ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ

بدون رضائے مؤذن اقامت کسنا :

سوال : مؤذن کی بغیر اجازت کسی نے تکبیر کہی تو ثواب تکبیر کہنے کا مؤذن کو ملے گا یا مکبر کو؟ اور مکبر کو بغیر اجازت تکبیر کہنے سے گناہ صغیرہ ہوگا یا کبیرہ جبکہ مؤذن ناراض ہو؟ بینوا تو جروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اقامت کا ثواب اقامت کہنے والے کو ملے گا۔ مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے۔ قال فی شرح التنبیہ (اقام غیر من اذن بغیبتہ ای المؤذن لایکرہ مطلقاً) دان بحضورہ کرہ ان لحقہ وحشہ، ونقل ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ عن الخلاء والامام الطحاوی معزیاً الی ائمتنا الثلاثة وعن البحر والکافی انه لا بأس بہ مطلقاً لکن الافضل ان یکون المؤذن هو المقیم (رد المحتار ص ۳۶۵ ج ۱) فقط والله تعالیٰ اعلم

۲۴ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ

بچے کے کان میں اذان کا وقت :

سوال : نومولود کے کان میں اذان کسے کا کیا کوئی وقت متعین ہے۔ اگر پہلے روز اذان نہیں کی گئی تو کیا اس کے بعد بھی کی جاسکتی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصَّوْب

اس کے لئے وقت اور دن کی کوئی قید نہیں، حتی الامکان جلد کتنا چاہئے، اگر غفلت میں کئی روز گزر گئے تو بھی تنبیہ کے بعد اذان کی جائے۔ عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمہ بالصلوة، قال الملا علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ رحین ولدتہ فاطمہ (یحتمل السابع وقبلہ مرقاة ۱۵۹ ج ۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳ شوال ۱۳۸۶ھ

بچے کے کان میں اقامت کہنا :

سوال : کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین کہ بچہ نومولود کے بائیں کان میں اقامت پڑھنا سنت ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصَّوْب

بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنا مسنون ہے۔ عن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد له مولود فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی اذنه الیسری لم یضرہ ام الصبیان (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی والجامع الصغیر للسیوطی) وروی عن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یؤذن فی الیمین ویقیم فی الیسری اذا ولد الصبی (شرح السنۃ) وقال الرافی رحمہ اللہ تعالیٰ قال السندی رحمہ اللہ تعالیٰ فیرفع المولود عند الولادة علی یدیه مستقبل القبلة ویؤذن فی اذنه الیمنی ویقیم فی الیسری ویلتفت فیہما بالصلوة لجهة الیمین وبالفلح لجهة الیسار وقاعدة الاذان فی اذنه انہ یدفع ام الصبیان عنہ (التحریر المختار ص ۵۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۸ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

اذان بلال وابن ام مکتوم کے درمیان فاصلہ :

سوال : حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان کے درمیان صرف اترنے اور چڑھنے کا فاصلہ ہوتا تھا۔ بظاہر وقت مختصر ہے اس میں سحری کس طرح کھائی جاتی تھی؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

ینزل هذا ویصعد هذا سے مقصد یہ ہے کہ ان حضرات کی اذان کے درمیان وقت قلیل ہوتا تھا جیسے دو اذانوں کے درمیان طویل وقت ہوتا ہے ایسا نہیں تھا نہ وہ من قبیل تزویج زید فولد۔ اذان بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرب صبح صادق پر تنبیہ مقصود تھی تاکہ جو حضرات تہجد میں مشغول ہیں وہ ذرا آرام کر لیں اور سوئے ہوئے لوگ اٹھ کر صبح کے لئے تیار ہو جائیں اور مختصر سحری یا مختصر نفل پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکیں۔ قال الحافظ الصقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ ویصح یأتی غالباً عقب نوم فتاسب ان ینصب من یوقظ الناس قبل دخول وقتہا لیتأهبوا ویدرکوا فضیلة اول الوقت (ثم نقل عن ابن التین) ان قوله ان بلالا ینادی بلیل خبر یتعلق به فائدة للسامعین قطعاً وذلك اذا كان وقت الاذان مشتبهاً محتملاً لان یشکون عند طلوع الفجر فینصی اللہ علیہ وسلم ان ذلك لا یمنع الاکل والشرب بل الذی یمتنع طلوع الفجر الصادق قال وهذا یدل علی تقارب وقت اذان بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ من الفجر انقہا ویقویہ ایضاً ما تقدم من ان الحکمة فی مشروعیۃ التأهب لا دراک الصبح فی اول وقتہا (فتح الباری ص ۲۷۰) وقال الحافظ العینی رحمۃ اللہ تعالیٰ معزیا الی الکرمانی معناه انه انما یؤذن باللیل ليعلمکم ان الصبح قریب فیرد القائل المتجدد الی راحته لیسلم لحظۃ لیسلم شیطا دیو قظنا ثمکم لیتأهب للصبح بفعل ما اراده من تہجد قلیل او تسحر او اغتسال۔ قلت اولاً یتارکان کان نام عن الوتر (عمدة القاری ص ۱۳ ج ۵)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۸ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اذان نو مولود میں بھی استقبال قبلہ اور دائیں بائیں التفات سنت ہے :

سوال : بچہ پیدا ہونے کے بعد جو اذان از روئے شرع ثابت ہے وہ کتنا اور

کیفًا مثل اذان صلوٰۃ ہے یا اس میں کچھ فرق ہے؟ بینوا تو جروا۔

الجواب باسم ملہم الصّواب

کما مثل اذان صلوٰۃ ہے مگر کیفًا اس میں رفع صوت نہیں، اس لئے کانوں میں انگلیاں دینا بھی مسنون نہیں کیونکہ اس سے مقصد رفع صوت ہے۔ بقیہ کیفیات مثلاً استقبال قبلہ، یمیناً شمالاً التفات اور ترسل وغیرہ اذان صلوٰۃ کی طرح اذان مولود میں بھی مسنون ہیں۔ عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمہ بالصلوٰۃ۔ قال علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ والمعنی اذن بمثل اذان الصلوٰۃ (مرقاۃ ص ۱۵۹ ج ۸) وفي العلائق ویلتفت بیه وکذا فیہا مطلقاً وقیل ان المحل متسعاً یمیناً ویشاراً فقط لئلا یستدبر القبلة بصلوٰۃ وفلاح ولو وحده او لمولود لانه سنة الاذان مطلقاً وفي الشامیۃ (قوله مطلقاً) للمنفرد وغیره والمولود وغیره ط (مراد المختار ص ۱۱) وقال الرافعی رحمہ اللہ تعالیٰ قال السندی رحمہ اللہ تعالیٰ فیرفع المولود عند الولادة علی یدیه مستقبل القبلة ویؤذن فی اذنه الیمنی ویقیم فی الیسری ویلتفت فیہما بالصلوٰۃ لجهة الیمین وبالفلاح لجهة الیسار وقاضی الاذان فی اذنه انه یدفع ام الصبیان عنہ (التحریر المختار ص ۱۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم
محرم ۱۳۸۸ھ

اذان میں درود شریف شہادت رسالت کی بجائے اذان کے بعد پڑھے :

سوال : اذان واقامت میں جب لفظا شہد ان محمداً رسول اللہ سے تو درود

شریف سامع پر واجب ہوگا یا مستحب؟ بینوا تو جروا۔

الجواب باسم ملہم الصّواب

اذان واقامت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ منقول ہے اور نہ معمول، بلکہ اس کے برعکس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم بھی وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر اذان کے بعد پہلے درود شریف پڑھو پھر دعا، عن عبد اللہ ابن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علیّ فانه من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرًا ثم سلوا اللہ لی الوسیلة فانه منزلة فی الجنة لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو

ان اکون انا هو فمن سألني الوسيلة حلت عليه الشفاعة (مسلم ص ۱۶۶ ج ۱) واما ما قيل من انه يستحب ان يقول عند سماع الاول من الشهادتين صلى الله عليك يا رسول الله الخ فلم يصح في المرفوع من كل هذا شيء، كذا في الشامية معزيا الى الجراحى (رد المحتار ص ۱۱ ج ۱)

فقط والله تعالى اعلم

۱۳ جمادی الآخر ۹۳ ھ

مسجد میں جماعت کے بعد نفرد کے لئے اقامت کہنا مکروہ ہے :

سوال : کسیکے جماعت نرسیدہ باشد و در مسجد نماز ادا می کند اقامت بگوید یا نه ؟ بین مسجد و خانه فرق ست یا نه ؟ در بهشتی زیور اقامت گفتن را مکروہ می نویسد، مگر از دلیل صرف کراہت اذان فمیدہ شود، عبارت بهشتی زیور : " جس مسجد میں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز ہو چکی ہو اس میں اگر نماز پڑھی جائے تو اذان اور اقامت کا کہنا مکروہ ہے " (اصلی بهشتی گوہر ص ۲۵ ج ۱۱)

الجواب باسم ملہم الصواب

در علانیہ کراہت اقامت نیز مصرح ست قال فی شرح التتویر و کراہت ترکہما مع المسافر ولو منفرداً و کذا ترکہما لا ترکہ لحضور الرفقة بخلاف مصل ولو بجماعة فی بیتہ بمصر و قرية لہا مسجد فلا یکرہ ترکہما اذان الحی یکنیہ او مصل فی مسجد بعد صلاة جماعیہ بل یکرہ فعلہما رد المحتار ص ۱۱ ج ۱)

(فائدہ) مسجد میں قضا فوائت کے لئے کراہت اذان و اقامت کی علت تشویش و تغلیط و اظہار معصیت ہے، اس لئے علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سزا اذان و اقامت کی عدم کراہت لقل کی ہے، مگر صورت مسئلہ سے متعلق شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیل و تفریق بیان نہیں فرمائی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں کراہت کی علت تشویش و اظہار معصیت نہیں، یہ علت تو قبل الجماعۃ بھی موجود ہے، حالانکہ کراہت میں بعد الجماعۃ کی قید ہے، یہاں علت کراہت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جماعت کے بعد اسی نماز کے لئے منفرد کی اذان و اقامت جماعت کی عظمت کے خلاف ہے، لہذا سزا بھی مکروہ ہوگی، البتہ قبل الجماعۃ مسجد میں منفرداً نماز پڑھنے والے کے لئے اذان و اقامت میں صرف جہر مکروہ ہوگا، سزا کراہت نہیں، لان العلة ہلنا هو التشویش، فقط والله تعالى اعلم

۲۵ ربیع الآخر ۱۳۸۷ ھ

نماز کے لئے مواقع اذان و اقامت کی تفصیل :

سوال : منفرد کے لئے اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے یا مستحب ہے ؟ نیز قضا ہو تو اقامت

کے یا نہیں؟ جہراً کہے یا سراً؟ مینو اب بالتفصیل آجر کم المجلیل،

الجواب باسم ملہم الصواب

قال في التنوير وهو سنة مؤكدة للفرائض في وقتها ولو قضاء وفي الشامية دخلت الجمعة بحر وشمل حالة السفر والحضر والانفراد والجماعة رآلى قوله، لكن لا يكره تركه لمصل في بيته في المصر لان اذان الحى يكفيه كما سياتى وفي الامداد انه يأتى به مندباً (رد المحتار ص ۱۷۳۵) وفي التنوير والاقامة كالاذان (رد المحتار ص ۱۷۳۶) وفي العلامة وليسن ان يؤذن وليقيم لفائنة رافعاً صوته لوجب جماعة او صحراء لا بيته منفرداً، قال في الشامية (قوله لوجب جماعة) اى في غير المسجد بقريظة ما يذكركم قريباً من انه لا يؤذن فيه للفائنة ثم هذا قيد لقوله رافعاً صوته، وقد ذكره في البحر جثا وقال لم اراه في كلام انكنا واستدل لرفع المنفرد في الصحراء بحديث الصحيح اذ كنت في غمك اوباديتك فاذنت للصلوة فارفع صوتك بالنداء فانه لا يسمع مدى صوت المؤذن انس ولا جن ولا مدرا الا شهد له يوم القيمة ام واقره في النهر، اقول يخالفه ما في القهستاني من انه يجب لعنى يلزم الجهر بالاذان لاعلام الناس فلو اذن لنفسه خاف لانه الاصل في الشرع كما في كشف المنار ام على ان ما استدلل به يقيد رفع الصوت بالمنفرد في بيته ايضا لتكثير الشهود يوم القيامة الا ان يقال المراد المبالغة في رفع الصوت والمؤذن في بيته يرفع دون ذلك فوق ما يسمع نفسه وعليه يجمل ما في القهستاني فليتأمل (رد المحتار ص ۱۷۳۳) وفي شرح التنوير ولا فيما يقضى من الفوائت في مسجد لان فيه تشويشاً وتغليطاً ويكره قضائها فيه لان التأخير معصية فلا يظهرها، بزازية، وفي الشامية (قوله لان فيه تشويشاً الخ) انها يظهر ان لو كان الاذان لجماعة واما اذا كان منفرداً ويؤذن بقدر ما يسمع نفسه فلا، وفي الامداد انه اذا كان التقويت لا مرعاً فالاذان في المسجد لا يكره لانتفاء العلة كفعله صلى الله عليه وسلم ليلة التعريس ام لكن ليلة التعريس كانت في الصحراء لا في المسجد، (رد المحتار ص ۱۷۳۳) وفيه وكره تركهما معاً لمسافر ولو منفرداً وكذا تركها لا تركه لحضور الرفقة بخلاف مصل ولوجب جماعة في بيته بمصر او قرية لهما مسجد فلا يكره تركها اذا كان الحى يكفيه، قال في الشامية (قوله لمسافر) اى سفر الغويا وشراً عيياً كما في الى السعوط، (قوله ولو منفرداً) لانه ان اذن

واقام صلی خلفہ من جنود اللہ ما لا یرى طرفاہ رواہ عبد الرزاق (قوله لا ترکہ) الظاہر ان المراد نفی الکراہۃ المرجیۃ للساءۃ والافقد صرح فی الکنز بعد ذلك بند بہ للمسافر وللمصلی فی بیتہ فی المصر الخ (قوله اذا اذان الحی یکفیه) لان اذان المحلۃ واقامتہا کاذانہ واقامتہ لان المؤذن نائب اهل المصر کلہم (الی قوله) وظاہرہ انہ یکفیه اذان الحی واقامتہ وان کانت صلوٰۃ فی اخر الوقت، تأمل وقد علمت تصریح الکنز بند بہ للمسافر وللمصلی فی بیتہ فی المصر فال مقصود من کفایۃ اذان الحی نفی الکراہۃ المؤثمة (رد المحتار، ص ۱۳۶۱)

عبارات بالا سے امور ذیل ثابت ہوئے :-

- ① اذان واقامت ہر فرض نماز کے لئے سنت مؤکدہ ہے، خواہ ادار ہو یا قضا، مسافر ہو یا مقیم، جماعت کے ساتھ ہو یا منفرداً۔
- ② اگر گھر میں باجماعت یا منفرداً نماز پڑھ رہا ہو اور محلہ کی مسجد میں اذان واقامت ہو گئی ہو تو گھر میں اذان واقامت مستحب ہے، مگر منفرداً پڑھنے کی صورت میں اذان زیادہ بلند آواز سے نہ کہے۔
- ③ اگر کسی کے سامنے قضا، نماز منفرداً پڑھ رہا ہو خواہ مسجد میں ہو یا غیر مسجد میں تو اذان واقامت سترائے، تاکہ قضا کا اظہار نہ ہو، کیونکہ اظہار معصیت بھی معصیت ہے،
- ④ اگر کسی عام حادثہ کی وجہ سے سب کی نماز قضا ہو گئی ہو تو اس کے لئے اذان واقامت بلند آواز سے کہی جائے گی اگرچہ مسجد میں ہو۔
- ⑤ سفر میں اگر سب رفقاء حاضر ہوں تو اذان مستحب ہے، اور اقامت سنت مؤکدہ ہے۔ اقامت کا ترک مکروہ ہے اذان کا نہیں، سفر عام ہے خواہ شرعی ہو یا لغوی۔ اس سے ثابت ہوا کہ سفر میں منفرد کے لئے اذان سنت مؤکدہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶ محرم ۱۲۸۸ھ

بدون اذان کے جماعت کرنا:

سوال: اگر اذان کے بغیر مسجد میں یا بیرون مسجد جماعت کی جائے تو نماز ہو جائے گی یا اس میں کچھ فساد آئے گا؟ اور اگر وقت سے پہلے اذان کہی تو اس کا کیا حکم ہے؟ عموماً صبح کی اذان نقشہ

میں صبح صادق کے درج شدہ وقت کے فوراً ہی بعد کہہ دی جاتی ہے، حالانکہ مشاہدہ سے ثابت ہے کہ اس وقت صبح نہیں ہوتی، کیا یہ درست ہے؟ بینوا تو جبروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

نماز تو ہو جاتی ہے لیکن سنت مؤکدہ ترک کرنے کا سخت گناہ ہوگا، البتہ اگر اسی شہر کی کسی ایک مسجد میں اذان ہو گئی ہو اور ان لوگوں نے سنی ہو تو اذان ترک کرنے سے گنہگار نہ ہوں گے۔ قال فی شرح التئیر وهو سنة للرجال فی مکان عال مؤکدة هی کالواجب فی لحوق الاثم، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ قال فی النہر ولم یر حکم البلدة الواحدة اذا اتسعت اطرافها کصر الظاہرات اهل کل محلة سمعوا الاذان ولو من محلة اخرى یسقط عنهم لان لم یسمعوا اھ (رد المحتار ص ۱۷۳۵)

جب تک صبح ہونے کا یقین نہ ہو اذان درست نہیں، اگر اذان کا ایک کلمہ بھی وقت سے پہلے ہو گیا تو اذان کا اعادہ لازم ہے، قال فی العلائق فیعاد اذان وقع بعضہ قبلہ کالاقامة خلافاً للثانی فی الفجر وفي الشامية هذا راجع الى الاذان فقط فان ابایوسف یجوز الاذان قبل الفجر بعد نصف اللیل (رد المحتار ص ۳۵۸، ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲۹ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ

اذان واقامت کے لئے کوئی جگہ متعین نہیں:

سوال: گزارش یہ ہے کہ آج تاج کمپنی کی مسجد میں نماز ظہر کے وقت بائیں طرف اقامت کی گئی جس پر چند افراد نے اعتراض کیا اور چند لوگوں نے تو اس طرح کہا کہ نماز نہیں ہوتی، اور یہ مسائل لوگوں کے گھر کے بنائے ہوتے ہیں۔ مہربانی فرما کر صحیح مسئلہ سے آگاہ کیجئے، اذان کے متعلق بھی کہ آیا بائیں طرف اگر دی جائے تو درست ہوگی یا نہیں؟ بڑی نوازش ہوگی، بینوا تو جبروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اقامت کے لئے کوئی خاص جگہ متعین نہیں، لہذا بائیں طرف اقامت ہونے پر اعتراض اور دائیں طرف ہونے پر اصرار سب بدعت اور زیادة فی الدین ہے، خصوصاً جن لوگوں نے یہ فتویٰ دیا کہ نماز نہیں ہوتی ان پر تو بہ لازم ہے۔ اسی طرح اذان کے لئے بھی کوئی خاص جگہ متعین نہیں، مسجد سے باہر خواہ دائیں طرف ہو یا بائیں طرف۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عورت بلا اقامت نماز پڑھے :

سوال : عورت اکیلی نماز پڑھے یا عورتوں کی جماعت ہو تو اس میں اقامت ہی یا نہیں؟
بیٹنوا توجروا،

الجواب سلّم ملہم الصّوابُ

عورت نماز بدون اقامت پڑھے۔ عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے۔ معہذا اگر جماعت کریں گی تو اس میں اقامت نہیں۔ قال فی العلائیة ولا یسنّ ذلك فیما تصلیہ النساء اداء وقضاء ولو جماعة کجماعة صبیان وعبید، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ وکن الاولی للشارح ان یقول ولو منفردة لان جماعتہن الان غیر مشروعة ففطن (رحم المختار ص ۳۶۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۱۱ رجب ۱۲۸۹ھ

اجرت پر اذان و امامت کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

سوال : اذان اور امامت کی اجرت لینے کی تو متاخرین نے اجازت دی ہے، مگر اذان دینے کا اور نماز پڑھانے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ جواب سے عنون فرمائیں، بیٹنوا توجروا۔

الجواب سلّم ملہم الصّوابُ

ثواب ملنا کام کرنے والے کی نیت پر موقوف ہے، اگر نیت ہی تحصیل زر کی ہو تو ثواب نہ ملے گا، اور اگر نیت تو عبادت کی ہے مگر گزارے کے لئے اجرت قبول کر رہا ہے تو ثواب ملے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲ صفر ۱۲۸۹ھ

بوقت اذان خاموش رہنا مستحب ہے :

سوال : اذان کے وقت دیوبندی بات کرنا کیسے ہے؟ مکروہ ہی یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا،

الجواب سلّم ملہم الصّوابُ

بوقت اذان خاموش رہنا مستحب ہے، لہذا بلا ضرورت بات نہیں کرنا چاہئے، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ تعت (قوله لا یرد السلام) قال فی المعالج وفي التحفة وینبغی للسامع ان لا یتکلم ولا یشغل بشیء فی حالة الاذان والاقامة ولا یرد السلام ایضاً لان الكل یخل بالنظم ام اقول یظهر من هذا ان قوله لا یرد السلام لیس للوجوب وانہ یتفرع

على القولين (وجوب اجابة الاذان وندبها) والا لزم وجوب ذلك في الاقامة مع ان اصل اجابة الاقامة مستنبط الخ (رد المحتار، ص ۳۷۱ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم
غرد جمادی الاولی ۸۹ھ

بوقت اذان کانوں میں انگلیاں نہ دینے میں مضائقہ نہیں:

سوال: ① کیا اذان دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالے؟ کیا ایسا کرنا سنت ہے؟
② اگر مؤذن اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں نہ دے صرف کانوں پر ہاتھ رکھ لے تو درست ہوگا یا نہیں؟

③ اگر مؤذن اذان دیتے وقت ہاتھ چھوڑے رکھے تو درست ہوگا یا نہیں؟ آجکل لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہوتا ہے اگر انگلیاں نہ ڈالی جائیں تو کیا مضائقہ ہے؟
④ انگلیاں کان میں نہ دینے پر مؤذن پر حملہ کرنا اور اس کو گالی دینا اور سخت پٹائی کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ ایسے لوگوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ بینوا تو جروا۔

الجواب سبہم ملہم الصواب

① اذان کے وقت انگلیاں کانوں میں رکھنا مستحب ہے ضروری نہیں۔
② دونوں کانوں پر یا ایک کان پر ہاتھ رکھ لینے سے بھی استحباب ادا ہو جائے گا۔
③ اگر ہاتھ چھوڑ کر اذان کمدی تو بھی کچھ حرج نہیں، کان پر ہاتھ رکھنے میں حکمت یہ ہے کہ اس سے آواز بلند ہوتی ہے، لاؤڈ اسپیکر میں اس کی حاجت تو نہیں، معنذا بغرض تشبہ کانوں میں انگلیاں دے لینا بہتر ہے۔ قال فی شرح التئویر ویجعل ندباً اصبعیہ فی صماخ اذنیہ فاذا نہ بد ونہ حسن وبہ احسن وفي الشامية (قوله ویجعل اصبعیہ الخ) لقوله صلی اللہ علیہ وسلم لبلا لرضی اللہ تعالیٰ عنہ اجعل اصبعیک فی اذنیك فانہ ارفع لصوتك وان جعل یدیه علی اذنیہ فحسن لان ابامحذ ورة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضم اصابعہ الاربعہ ووضعہا علی اذنیہ وكذا احدى یدیه علی ماروی عن الامام امداد وقہستانی عن التحفة (قوله فاذا نہ) تفريع علی قوله ندبا قال فی البحر والامر ای فی الحدیث المذکور للندب بقریئۃ التعلیل فلذا ولم یفعل کان حسناً فان قیل ترک السنۃ کیف یکون حسناً قلنا ان الاذان معہ من فاذا ترکہ بقی الاذان حسناً

کن فی الکافی اہم فافہم رد المحتار ص ۲۶۰ ج ۱

(۴) اس فعل پر مؤذن کو مجبور کرنا اور اس کی بے عزتی کرنا گناہ کبیرہ ہے، حاکم پر لازم ہے کہ ایسے جاہلوں کو سخت سزا دے تاکہ وہ آئندہ اس قسم کے ظلم اور گناہ عظیم کا ارتکاب نہ کریں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۱۷ جمادی الآخرہ ۸۹ھ

کلمات اذان میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو وہاں سے اعادہ کرے:

سوال: اگر مؤذن اذان یا اقامت غلط کہے مثلاً حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ سے پہلے حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہہ دے تو اذان کا اعادہ کرنا سنت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا،

الجواب بسلام ملہم الصواب

حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ پہلے کہنے کی صورت میں حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ کے بعد پھر حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے
قال فی شرح التنویر ولو قدم فیہما مؤخرًا اعاد ما قدم فقط، وفی الشامیۃ کما لو قدم
الفلاح علی الصلوة یعیدہ فقط ای ولا یستأنف الاذان من اولہ رد المحتار ص ۲۶۰ ج ۱
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ رجب ۸۹ھ

اذان سے کوئی کلمہ چھوٹ جائے تو اذان لوٹ جائے:

سوال: اذان واقامت میں اگر کوئی لفظ بھول جائے اور بعد اذان واقامت کے
یاد آئے تو اذان واقامت یہی کافی ہے یا اعادہ ضروری ہے؟ بینوا توجروا،

الجواب بسلام ملہم الصواب

اگر اذان واقامت کے فوراً بعد یاد آ گیا تو جو کلمہ چھوٹ گیا تھا وہاں سے اعادہ کرے، اور
اگر کچھ دیر کے بعد یاد آیا تو شروع سے لوٹ جائے، قال فی العلائق ویتروسل فیہ بکتہ بین کل
کلمتین ویکرہ ترکہ وتندب اعادۃ رد المحتار ص ۳۵۹ ج ۱) ثم قال ولو قدم
فیہما مؤخرًا اعاد ما قدم فقط ولا یتکلم فیہما اصلاً ولورد سلام فان تکلم استأنفہ
وفی الشامیۃ (قوله اعاد ما قدم فقط) کما لو قدم الفلاح علی الصلوة یعیدہ
فقط ای ولا یستأنف الاذان من اولہ (قوله استأنفہ) الا اذا کان الکلام سیراً خائفاً
رد المحتار ص ۳۶۱ ج ۱) ان عبارات میں نقص صفت سے حکم اعادہ مذکور ہے، پس نقص ذات سے
بطریق اولیٰ اعادہ ہوگا، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
۱۰ صفر ۹۲ھ

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ چھوڑ دیا؛

سوال؛ صبح کی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنا یا نہیں رہا؟ کیا اذان ہو گئی؟
یا دوبارہ کہی جائے؟ بینوا تو جبروا۔

الجواب سبلم ملہم الصواب

اذان فجر میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنا سنت مؤکدہ نہیں بلکہ مندوب ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کے بعد فوراً یاد آ گیا تو بہتر ہے کہ یہ جملہ کمر بعد کے کلمات کا اعادہ کرے اور اگر دیر سے علم ہوا تو اعادہ نہ کرے، قال فی شرح التئیر ویقول ندباً بعد فلاح اذان الفجر الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مرتین وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فیہ رد علی من یقول ان محلہ بعد الاذان بتمامہ وهو اختیار الفضلی، بحر عن المستصفی (رد المحتار ص ۱۷۳۶۰) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵ رجب ۹۴ھ

کلمات اذان میں توقف نہ کیا تو اعادہ مستحب ہے؛

سوال؛ اذان میں ترسل اور اقامت میں حدیث سنون ہے، اس سنت کے ترک سے اذان اقامت کا اعادہ ہو گا یا نہیں؟ بینوا تو جبروا۔

الجواب سبلم ملہم الصواب

اذان کے ہر کلمہ کے بعد اتنا توقف کرنا کہ اس میں جواب دیا جاسکے سنون ہے، اس سنت کا ترک مکروہ ہے، اور اس صورت میں اذان کا اعادہ مستحب ہے۔ اقامت کے کلمات میں سنت یہ ہے کہ توقف نہ کرے بلکہ جلدی جلدی کہے، مگر اس میں ترک سنت سے اعادہ مستحب نہیں، قال فی العلانیۃ ویترسل فیہ بسکتۃ بین کل کلمتین ویکرہ ترکہ وقدب اعادۃ، ثم قال ویحدرفیہا فلو ترسل لم یعدہا فی الاصح، وفی الشامیۃ بخلاف ما لوحدرفی الاذان حیث تندب اعادۃ کما مر لان تکرار الاذان مشروع ای کہافی یوم الجمعة بخلاف الاقامۃ وعلیہ فہا فی الخانیۃ من انه یحید الاقامۃ مبنی علی خلاف الاصح وتمامہ فی النہر (رد المحتار ص ۱۷۳۶۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۸ ربیع الآخر ۹۹ھ

اذان سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھے:

سوال: اذان سے قبل اعوذ باللہ الخ اور بسم اللہ الخ ستر یا جہراً جائز و مسنون ہے یا نہیں؟
بینوا تو جہراً۔

الجواب بسلام ملہم الصواب

اس کا کوئی ثبوت نہیں، اس لئے نہ جہراً پڑھے نہ سترًا، فقط واللہ تعالیٰ اعلم،
۴، ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ

فاسق کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے:

سوال: فاسق کی اذان و اقامت کا کیا حکم ہے؟ اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا تو جہراً،
الجواب بسلام ملہم الصواب

فاسق کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے، اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے، اقامت نہ لوٹانی
جائے، قال فی شرح التنبیہ ویکرہ اذان جنب و اقامتہ و اقامة محدث لا اذانه علی
المذہب و امرأة و فاسق (الی قولہ) و یعاد اذان جنب ندباً و قیل وجوباً لا اقامتہ
لمشروعیۃ تکرارہ فی الجمعة دون تکرارہا و قال فی الشامیۃ نعت رقلہ و یکرہ
اذان جنب) و ظاہرہ ان الکراہۃ تحریمیۃ، بحر رقلہ و یعاد اذان جنب الخ) زاد
القہستانی و الفاجرو الراكب و القاعد و الماشی و المنحرف عن القبلة و علل لوجوب
فی الكل بانه غیر معتد بہ و النذب بانه معتد بہ الا انه ناقص قال و هو الاصح
کما فی التمریاشی (رد المحتار ص ۳۶۵ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲، محرم ۱۳۹۰ھ

ڈاڑھی کٹانے والے کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے:

سوال: ڈاڑھی منڈے انگریزی بال رکھنے والے کی اذان و اقامت درست ہے یا نہیں؟
بینوا تو جہراً۔

الجواب باسم ملہم الصواب

ڈاڑھی منڈانے یا کترانے والا اور انگریزی بال رکھنے والا فاسق ہے، اس لئے اس کی
اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے، اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے اقامت کا نہیں، قال فی
التنبیہ و یکرہ اذان جنب و اقامتہ و اقامة محدث لا اذانه و امرأة و فاسق

رالی قولہ) وبعاد اذان جنب لا اقامتہ وفي الشرح ندباً وفي الحاشیۃ زاد القہستانی
والفاجر الخ (رد المحتار ص ۳۶۵ ج ۱) فقط والله تعالیٰ اعلم؛

۱۳۔ ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۲۹۱ھ

سود خور اور ڈاڑھی منڈا اذان نہیں دے سکتا:

سوال؛ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور عسمر
دونوں نمازی ہیں، عمر حاجی ہے زید حاجی نہیں، زید کی ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے عمر کی ڈاڑھی
منڈی ہوئی نہیں، مگر سود کھاتا ہے، ڈاک خانہ میں روپیہ جمع کراتا ہے اور سود لیتا ہے، اب ان
دونوں میں سے اذان کے لئے کون بہتر ہے؟ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں زید بہتر ہے وہ اگرچہ
فاسق ہے، مگر سود قطعی حرام ہے، جبکہ کئی بار سمجھایا گیا ہے تو بھی وہ سود کھاتا ہے اس لئے اس کی
اذان بہتر نہیں، اب استفسار ہے کہ کس کی اذان بہتر ہے؟ بحوالہ کتب تحریر فرمائیں، بینوا توجروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

دونوں فاسق ہیں، اس لئے دونوں میں سے کسی کو بھی اذان کہنے کی اجازت نہیں، دونوں
گناہ بہت بڑے ہیں، سود کی لعنت تو ظاہر ہے، اسی طرح ڈاڑھی منڈا نا اور کٹنا بھی بہت بڑا
گناہ ہے، بلکہ یہ علانیۃ شریعت مطہرہ کی توہین اور بغاوت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
کہ علانیۃ گناہ کرنے والا لا ین عفونہیں، کُل امتی معافی الا المجاہدین، حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ رمضان میں علانیۃ کھانے والا واجب لقتل ہے، ڈاڑھی منڈانے اور کٹانے والا تو رمضان
میں علانیۃ کھانے والے سے بھی زیادہ مجرم ہے، اس کو تو چند ہی لوگ دیکھتے ہیں اور کسی ایک وقت
میں، مگر ڈاڑھی کٹانے والا ایسا بے حیا ہے کہ ہمیشہ شب و روز سب کے سامنے شریعت سے
بغاوت کا اظہار کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ خوفِ آخرت عطا فرمائیں، آمین، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ محرم ۱۲۹۸ھ

بوقت اذان تلاوت چھوڑ دینا مستحب ہے:

سوال؛ تلاوت کرتے ہوئے اذان شروع ہو جائے تو تلاوت میں مشغول رہے یا کہ
تلاوت چھوڑ کر اذان سنے، اور اذان ختم ہونے کے بعد پھر تلاوت کرے؟ بینوا توجروا،

الجواب سلیم ملہم الصواب

مستحب یہ ہے کہ تلاوت چھوڑ کر اذان کی طرف متوجہ ہو، اور اس کا جواب دے۔ نقل العللہ

رحمہ اللہ تعالیٰ عن النہر معنی یا الی المحيط وغیرہ انہ لا یرد السلام ولا یسلم ولا یقرأ بل یقطعہا ویجیب ولا یشغل بغير الاجابة، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی المعراج فی التحفة وینبغی للسامع ان لا یتکلم ولا یشغل بشیء فی حالة الاذان والاقامة ولا یرد السلام ایضاً لان الکل یخل بالنظم اھ اقول ینظر من ہذا ان قوله لا یرد السلام لیس للوجوب وانہ یتفرع علی القولین (وجوب اجابة الاذان وند بہا) والا لزم وجوب ذلك فی الاقامة مع ان اصل اجابة الاقامة مستحبة الخ (المختار ص ۳۳) فقط والله تعالیٰ اعلم

۲۰ شوال ۱۲۹۳ھ

نابالغ کی اذان خلاف اولیٰ ہے:

سوال: نابالغ بچہ جو کلمات صحیح ادا کرتا ہو اس کی اذان تو نفقہ کی رو سے جائز ہے، مگر اب سوال یہ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر بالغ آدمی تکبیر کمرے تو جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہ تکبیر کے گاتویج صف میں کھڑا ہونے سے القطاع صفت ہوگا، تو کیا اس نابالغ مؤذن کی تکبیر جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا،

الجواب بسلام ملہم الصواب

سوال میں کئی امور اصلاح طلب ہیں:-

① بالکل بے سمجھ بچے کی اذان صحیح نہیں، اور سمجھدار بچے کی اذان خلاف اولیٰ ہے،
② اقامت کے لئے پہلی صف کی کوئی خصوصیت نہیں، لہذا بچہ پیچھے کھڑا ہو کر بھی اقامت کہہ سکتا ہے،

③ اقامت کہنے کے لئے مؤذن سے اجازت لینا ضروری نہیں، صرف افضل ہے،
④ سمجھدار بچہ بڑوں کی صف میں کھڑا ہو تو انقطاع صفت نہیں ہوگا، صرف خلاف اولیٰ ہے وہ بھی اس صورت میں کہ بچے متعدد ہوں، اگر بچہ ایک ہو تو اسے بڑوں کی صف میں کھڑا ہونا لازم ہے،

حاصل یہ کہ نابالغ کی اذان پر سوال میں مذکور اشکالات تو وارد نہیں ہوتے، البتہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت میں افضل طریقہ کیا ہے؟ اقامت بھی یہی نابالغ کے یا کوئی بالغ اقامت کے؟ بندہ کے خیال میں بالغ کو ترجیح ہی، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۱ھ

ایک شخص کا دو مسجدوں میں اذان دینا:

سوال؛ ایک مؤذن دو مسجدوں میں بیک وقت اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

ایک شخص کے لئے ایک ہی وقت میں دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، خواہ وہ شخص کسی مسجد کا مؤذن ہو یا نہ ہو، قال فی العلائقۃ یکرہ لہ ان یؤذن فی مسجدین أو فی الشامیۃ لانہ اذا صلی فی المسجد الاول یشترط ان یشترط بالاذان فی المسجد الثانی والتفعل بالاذان غیر مشروع ولان الاذان للمکتوبۃ وهو فی المسجد الثانی یصلی النافلۃ فلا ینبغی ان یدعو الناس الی المکتوبۃ وهو لا یساعہم فیہا ام، بدائع رد المحتار ص ۲، ج ۱، فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۲ھ

اذان میں ”اللہ“ کو زیادہ کھینچنا غلط ہے:

سوال؛ آجکل اذانیں عموماً اس طرح ہوتی ہیں کہ اللہ کو خوب کھینچتے ہیں، اور اللہ کو بھی خوب کھینچتے ہیں، اور بھی کلمات اسی طرح تو کیا یہ صورت جائز ہے؟ بینوا توجروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

اللہ اور اللہ کے لام کو ایک الف کی مقدار سے زیادہ کھینچنا غلط ہے، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ ان المدة ان کان فی اللہ فاما فی اولہ او وسطہ او اخرہ (الی قولہ) وان کان فی وسطہ فان بالغ حتی حدثت الف ثانیۃ بین اللام والہاء کرہ قیل والمختار انہ لا تفسد ولیس ببعید رد المحتار ص ۲۸، ج ۱، اسی طرح الصلوۃ خیر من التؤم، میں ”الصلوۃ“ کے لام کو ایک الف سے زیادہ کھینچنا غلط ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم، (مزید تحقیق تتمہ میں ہے)

۲۰ شوال ۱۲۹۲ھ

اذان قبل از وقت کا اعادہ ضروری ہے:

سوال؛ ایک شخص نے فجر کی اذان وقت شروع ہونے سے قبل دیدی اور کچھ الفاظ وقت کے اندر ادا کئے تو کیا اب اذان لوٹانی جائے گی؟ بینوا توجروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر اذان کا ایک کلمہ بھی وقت سے پہلے ہو گیا، تو پوری اذان کا لوٹانا ضروری ہے، قال فی

العلائیۃ فی عداد اذان وقع بعضہ قبلہ کالاقامۃ خلا للثانی فی الفجر، وفي الشامیۃ رقبولہ
خلا للثانی، ہذا راجع الی الاذان فقط فان ابایوسف رحمہ اللہ تعالیٰ یجوز الاذان
قبل الفجر بعد نصف اللیل، (رح المحتار ص ۳۵۸ ج ۱)، فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۱۵ رجب ۱۲۹۲ھ

تہجد کے لئے اذان منسوخ ہے :

سوال : نماز تہجد کے لئے اذان مسنون ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح صادق سے کچھ قبل اذان دیا کرتے تھے تاکہ تہجد میں مشغول
حضرات ذرا آرام کر لیں، اور سوتے ہوئے لوگ اٹھ کر فجر کی طیاری کریں، مگر بعد میں یہ اذان منسوخ
ہو گئی، اسی لئے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس پر عمل نہیں فرمایا، قال ابن نجیم
رحمہ اللہ تعالیٰ وعند ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ لا یؤذن فی الفجر
قبلہ لما رواہ البیہقی انہ علیہ الصلوۃ والسلام قال یا بلال لا تؤذن حتی یطلع
الفجر قال فی الامام رجال اسنادہ ثقات راب البحر الرائق ص ۲۶۳ ج ۱، واخرج الامام
ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ عن ابراہیم قال شیعنا علقمۃ الی مکۃ فخرج
بلیل فسمع مؤذنا یؤذن بلیل فقال اما هذا فقد خالف سنۃ اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نائما کان خیرا لہ فاذا طلع الفجر اذن، قال الطحاوی
رحمہ اللہ تعالیٰ فاخبر علقمۃ ان التأذین قبل طلوع الفجر خلاف لسنۃ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (شرح معانی الآثار ص ۶۹ ج ۱)، فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۲۱ رمضان ۱۲۹۲ھ

اذان کے بعد مسجد جانا :

سوال : بلا عذر شرعی کے بعد اذان مسجد سے نکلنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

جو شخص مسجد کی حدود کے اندر ہو اس کے لئے اذان کے بعد بلا ضرورت شدیدہ نکلنا مکروہ
ہے، البتہ اگر واپس آکر اسی مسجد میں نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو بلا کراہت جائز ہے، اگر مسجد کی شرعی
حدود سے باہر ہے یا مسجد کے اندر تنہا ہو تو بھی چلے جانا بلا کراہت جائز ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۱۱ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ

متعدد اذانوں میں سے کس کا جواب دے؟

سوال؛ اگر کئی مسجدوں سے اذان سنائی دے تو کس مسجد کی اذان کا جواب دے؟ صرف اپنے محلہ کی مسجد کا جواب کافی ہے؟ بینوا تو جروا،

الجواب سلیم ملہم الصواب

بہتر یہ ہے کہ سب اذانوں کا جواب دے، اگر اس میں تکلف ہو تو پہلی اذان کا زیادہ حق ہو اس کا جواب دے، خواہ محلہ کی مسجد میں ہو یا دوسری جگہ، قال فی العلائیۃ ولو تکرر اجاب الاول، وفی الشامیۃ سواء کان مؤذن مسجدہ او غیرہ بحر عن الفتح بحثاری قولہ) ویظہری اجابۃ الكل بالقرن لتعد السبب وهو السماع کما اعتمدہ بعض الشافعیۃ، رد المحتار ص ۳۶۹ ج ۱، فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

(مزید تحقیق تتمہ میں ہے) ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۹۹ھ

اذان کے ساتھ جواب نہیں دیا تو بعد میں دے؛

سوال؛ کسی نے غفلت سے اذان کے ساتھ جواب نہیں دیا اور اذان ختم ہو گئی، تو کیا اب پوری اذان کا جواب دے سکتا ہے؟ بینوا تو جروا،

الجواب سلیم ملہم الصواب

اگر اذان کے بعد زیادہ وقت نہیں گزرا تو جواب دینا مندوب ہے، قال فی العلائیۃ ولو لم یجبہ حتیٰ فرغ لم ارہ وینبغی تدارکہ ان قصر الفصل وفی الشامیۃ (قولہ لم ارہ الخ) البعث لصاحب البحر وصرح بہ ابن حجر فی شرح المنہاج حیث قال فلو سکت حتیٰ فرغ کل الاذان ثم اجاب قبل فاصل طویل کفی فی اصل سنة الاجابة کما هو ظاہر ام رد المحتار ص ۳۶۹ ج ۱، فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۱۳ ربیع الآخر ۱۳۹۹ھ

متنفل کی اقامت مکروہ ہے؛

سوال؛ جو آدمی فرض پڑھ چکا ہے، پھر جماعت کے ساتھ شریک ہوادہ اقامت کہہ سکتا ہے؟ بینوا تو جروا،

الجواب سلیم ملہم الصواب

عبارت ذیل سے معلوم ہوتا ہے کہ متنفل کی اقامت مکروہ ہے، قال فی العلائیۃ

یکرہ لہ ان یؤذن فی مسجدین، وفی الشامیۃ لانتہ اذا صلی فی المسجد الاول یمکن متنفلاً بالاذان فی المسجد الثانی والتنفل بالاذان غیر مشروع ولان الاذان للمکتوبۃ وهو فی المسجد الثانی یصلی التافلۃ فلا ینبغی ان یدعو الناس الی المکتوبۃ وهو لا یساعدہم فیہا اھم بدائع (رد المحتار ص ۲۷۳، ۱۷۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۱۳ ربیع الاول ۱۲۹۵ھ

لاؤڈ اسپیکر پر اذان میں بھی دائیں بائیں التفات سنت ہے:

سوال: لاءڈ اسپیکر پر اذان دیتے وقت بھی دائیں بائیں طرف منہ موڑنا ضروری ہے؟
بینواتوجہروا،

الجواب بسلام ملہم الصواب

حیَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حیَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت دائیں اور بائیں جانب التفات اذان و اقامت میں بہر حال سنت ہے، حتیٰ کہ بچے کے کان میں اذان دیتے وقت بھی التفات مسنون ہے، لاءڈ اسپیکر پر اذان کا بھی یہی حکم ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ ربیع الآخر ۱۲۹۵ھ

اقامت میں بھی دائیں بائیں التفات مسنون ہے:

سوال: اذان کی طرح اقامت میں بھی حیَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حیَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت دائیں اور بائیں جانب رخ کرنا مسنون ہے یا نہیں؟ بینواتوجہروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

اقامت میں بھی مسنون ہے قال فی شرح التتویر ویلتفت فیہ وکن فیہا مطلقاً، (رد المحتار ص ۳۶۰، ۱۷۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۱۳ ربیع الآخر ۱۲۹۹ھ

ریل گاڑی میں اذان کہنا:

سوال: ریل گاڑی میں اگر جماعت سے نماز ادا کریں تو اذان کہنا مسنون ہے یا نہیں؟
اگر مسنون ہے تو ہر ڈبہ میں اذان کہنا مستحب ہے یا ایک ڈبہ کی اذان پوری ریل گاڑی والوں کو کافی ہوگی؟ خواہ دوسرے ڈبہ والوں نے اس کی اذان کی آواز سنی ہو یا نہیں؟ بینواتوجہروا،

الجواب بسلم ملہم الصواب

سفر خواہ شرعی ہو یا لغوی اس میں اگر سب رفقہ موجود ہوں تو اذان کہنا مستحب ہے، اور اقامت سنت مؤکدہ، سفر میں تنہا نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے، ریل کے ڈبہ میں چونکہ سب لوگ یکجا ہی ہوتے ہیں اس لئے اس میں خواہ باجماعت نماز ہو یا تنہا دونوں صورتوں میں اذان مستحب ہے، اور اقامت سنت مؤکدہ، چلتی ریل میں ایک ڈبہ کے مسافروں کا دوسرے ڈبہ والوں سے کوئی تعلق نہیں، اس لئے ہر ڈبہ میں اذان و اقامت مستقل ہوگی، اگرچہ دوسرے ڈبے سے اذان کی آواز پہنچ چکی ہو، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۸ صفر ۱۳۹۸ھ بحری

مسجد کے اندر اذان دینا:

سوال: بہشتی گوہر میں لکھا ہے کہ مسجد کے اندر اذان دینا مکروہ تنزیہی ہے، اور اس کی تشریح نہیں لکھی ہے، براہ کرم اس کی تشریح اور تفصیل سے آگاہ فرمائیں، کہ مکروہ ہونے کا کیا سبب ہے؟ بینوا تو جردا،

الجواب باسم ملہم الصواب

بہشتی گوہر میں مسئلہ صحیح لکھا ہے، مسجد میں اذان دینا خلاف اولیٰ ہے، کیونکہ اذان سے مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کا علم ہو جائے کہ جماعت قائم ہونے والی ہے، اور ظاہر ہے کہ مسجد کے اندر اذان دینے سے آواز اتنی دور نہیں جاتی، جتنی مسجد سے باہر اونچی جگہ پر اذان دینے سے جاتی ہے، قال فی الہندیۃ وینبغی ان یؤذن علی المأذنة او خارج المسجد ولا یؤذن فی المسجد کذا فی قاضی خان والسنة ان یؤذن فی موضع عال یكون اسمع لجیرانہ ویرفع صوته ولا یجهد نفسه کذا فی البحر الرائق (عالمگیریۃ، ص ۵۵۵) و فی الشامیۃ تحت (قوله فی مکان عال) فی القنیۃ ولین الاذان فی موضع عال والاقامة علی الارض (الی قولہ) و فی السراج وینبغی للمؤذن ان یؤذن فی موضع یكون اسمع للجیران ویرفع صوته ولا یجهد نفسه لانه یتضر رام (رح المحتار، ص ۳۵۷)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ خارج مسجد اذان دینے سے مقصد صرف تبلیغ صوت ہے، چنانچہ جمعہ کی اذان ثانی کا اندرون مسجد ہی تعامل ہے، کیونکہ اس میں صرف حاضرین تک آواز پہنچانا مقصود ہے، آجکل عام طور پر لاؤڈ اسپیکر پر اذان ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسجد میں اذان دی جائے یا کسی دوسری نجی جگہ پر رفع صوت بہر حال ہو جاتا ہے، اس لئے لاؤڈ اسپیکر پر مسجد کے اندر اذان دینے میں

کسی قسم کی کوئی کراہت نہیں معلوم ہوتی، نیز قاضی خاں کی عبارت مذکورہ میں علی المآذنة او خارج المسجد "علی سبیل التردید سے معلوم ہوا کہ اذان علی المآذنة کی صورت میں خارج مسجد کی ضرورت نہیں، بلکہ عام تعامل ہی ہو کہ مآذنة فوق المسجد ہوتا ہو خارج مسجد نہیں ہوتا، ویؤتیدہ العبارۃ الآتیۃ قال ابن غابدین رحمہ اللہ تعالیٰ قلت والظاهر ان هذا فی مؤذن الحی اما من اذن لنفسه او لجماعة حاضرين فالظاهر انه لا یسن له المكان العالی لعدم الحاجة تأمل (رد المحتار، ص ۳۵۱) وفی الہندیۃ ویکرہ الاذان قاعدًا وان اذن لنفسه قاعدًا فلا بأس به (عالمگیریۃ ص ۱۳۵۲)، وفی الشامیۃ وقال ابن سعد بالسند الی أم زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یبیتی اطول بیت حول المسجد فكان بلال یؤذن فوقہ من اول ما اذن الی ان بنی رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم مسجدہ فكان بعد یؤذن علی ظہر المسجد وقد رفع له شیء فوق ظہرہ (رد المحتار) شامیہ کی اس آخری عبارت سے خوب واضح ہو گیا کہ کراہتہ الاذان فی المسجد کی علت صرف عدم بلوغ صوت ہو، ورنہ اگر نفس مسجد سے کراہت کا کوئی تعلق ہوتا تو ظہر المسجد پر بھی اذان مکررہ ہوتی، حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسی پر عمل تھا، نیز جمعہ کی اذان ثانی بالاتفاق مسجد ہی میں مشروع ہے، اس سے بھی ثابت ہوا کہ دوسری اذانوں کے لئے خارج مسجد کا حکم محض تبلیغ صوت کے لئے ہے، وفی اعلاء السنن واعلم ان الاذان لا یکرہ فی المسجد مطلقاً كما فہم بعضهم من بعض لِعبارات الفقہیۃ وعمموا ہذا الاذان (والاذان بین یدی الخطیب) بل مقیداً بما اذا کان المقصود اعلام ناس غیر حاضرین (الی قولہ) فی الجلابی اذ یؤذن فی المسجد او ما فی حکمہ لا فی البعید عنہ، قال الشیخ قولہ فی المسجد صریح فی عدم کراہتہ الاذان فی داخل المسجد وانما هو خلاف الاولی اذا مست الحاجة الی الاعلان البالغ وهو المراد بالکراہتہ المنقولۃ فی بعض الكتب فافہم (اعلاء السنن، ص ۳۹۸) البتہ مسجد کے اندر جہر مفطر بالخصوص مستقف حصہ میں خلاف ادب معلوم ہوتا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر مسجد سے باہر رکھا جائے، اگر باہر کوئی انتظام بسہولت نہ ہو سکے تو مسجد کے اندر بھی کوئی مضایقہ نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم، ۳ ربيع الاول ۱۴۰۶ھ

اذان واقامت کا صحیح طریقہ:

سوال؛ عام طور پر قاری صاحبان اقامت یوں کہتے ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر یعنی پہلی تکبیر کی راہ کو مرفوع پڑھتے ہیں، اور دوسری تکبیر میں اسم اللہ کے الف کو ساقط کر کے ملاتے ہیں، اسی طرح ہر پہلے کلمہ پر اعراب پڑھتے ہیں، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ، اسی طرح حتیٰ علی الصلوٰۃ، حتیٰ علی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ پڑھتے ہیں، یہ طریقہ اصول کے مطابق ہے، مگر معلوم ہوا ہے کہ آپ اس کو خلاف سنت فرماتے ہیں، لہذا اس کی وضاحت مطلوب ہے، بینوا توجروا،

الجواب سبام ملہم الصواب

اذان اور اقامت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہر کلمہ کو ساکن پڑھا جائے، اذان میں ہر کلمہ پر وقف کرے اور اقامت میں ردکلات کے بعد مگر پہلے کلمہ کو بھی بنیت وقف ساکن پڑھے، قد قامت الصلوٰۃ بھی دو مرتبہ اسی طرح کہے، اذان اور اقامت میں دو تکبیروں کو ایک کلمہ شمار کیا جاتا ہے، اذان میں ہر دو تکبیروں میں سے پہلی تکبیر اور اقامت میں پہلی تین تکبیروں کی راہ پر رفع پڑھنا خلاف سنت ہے، اس کو ساکن پڑھنا چاہئے یا مفتوح کر کے دوسری تکبیر کے ساتھ ملایا جائے، قال فی شرح التنبیر وفتح زاء اکبر والعوام یضمونها، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ بعد ذکر النقول المختلفة والحاصل ان التکبیرۃ الثانیۃ فی الاذان ساکنۃ الراء للوقف حقیقۃ ورفعہا خطأ واما التکبیرۃ الاولیٰ من کل تکبیرتین منہ وجميع تکبیرات الاقامة فقیل محرکۃ الراء بالفتحة علی نية الوقف وقیل بالضمۃ اعراباً وقیل ساکنۃ بلاحرکۃ علی ما هو ظاہر کلام الامداد والزیلعی والبدائع وجماعة من الشافعیۃ (وبعد اسطر) ثم رأیت لسیّدی عبد الغنی رسالۃ فی هذه المسئلة سماها تصدیق من اخبر بفتح راء اللہ اکبر اکثر فیہا النقل وحاصلہا ان السنۃ ان یسکن الراء من اللہ اکبر الاول او یصلہا باللہ اکبر الثانیۃ فان سکنہا کفی وان وصلہا نوى السكون فحزک الراء بالفتحة فان ضمہا خالف السنۃ لان طلب الوقف علی اکبر الاول صیرۃ کالتساکن اصالة فحزک بالفتح (رد المحتار، ص ۳۵۸ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳/ ذی قعدہ ۹۸ھ

اذان و اقامت کی تکبیر میں راہ پر پیش پڑھنا غلط ہے :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ لفظ اکبر کی راہ کا وصل اسم جلالہ سے درست ہے یا کہ نہیں ؟ اگر درست ہے تو راہ مفتوح یا منہوم کونسا صحیح ہے ؟ اور مفتوحہ کی وجہ بھی بیان ہو ؟ بینوا توجروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

اس کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ راء کو ساکن پڑھا جائے، اس صورت میں لفظ اللہ کا ہمزہ ساقط نہ ہوگا، دوسری صورت یہ ہے کہ راء کو فتح دے کر اسم اللہ سے ملایا جائے، اور ہمزہ ساقط کیا جائے راء کو مرفوع پڑھنا غلط ہے، اس لئے کہ حدیث الاذان جزم کی وجہ سے راء ساکن اہل کے حکم میں ہے، لہذا بحالت وصل التقاء ساکنین سے بچنے کے لئے راء پر فتح پڑھا جائے گا، والتفصیل فی الشامیۃ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۹۹ھ

بوقت اقامت ہاتھ باندھنا خلاف سنت ہے:

سوال: جب مؤذن اقامت کہتا ہے، اس وقت عام طور پر مقتدی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں، مگر اس کو سنت نہیں سمجھتے، پھر تکبیر تحریمہ کے بعد سنت کے مطابق ہاتھ باندھتے ہیں، معلوم ہوا کہ آپ اس سے منع فرماتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟ بینوا تو جروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

تکبیر تحریمہ سے قبل ہاتھ باندھنا کہیں ثابت نہیں، اس کو سنت نہ بھی سمجھا جائے تو بھی چونکہ یہ حدود شریعت پر زیادتی ہے اس لئے مکروہ ہے، علاوہ ازیں لٹکے ہوئے ہاتھوں کو تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک لے جانے میں جس قدر احکم الحاکمین کی عظمت شان کا اظہار ہو بندھے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانے میں اتنا نہیں، لہذا اس رسم کا ترک اور دوسروں کو اس سے احتراز کی تبلیغ لازم ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ ذی قعدہ ۱۴۹۸ھ

اذان کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں:

سوال: اکابر علماء کا معمول یہ نظر آتا ہے کہ اذان کے بعد کی دعاء میں ہاتھ نہیں اٹھاتے، حالانکہ متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ رفع یدین آداب دعاء میں سے ہے، عن الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ مثنی مثنی تشهد فی کل رکعتین وتخضع وتضع وتمسک ثم تقنع یدیک یقول ترفع یدہما الی ربک مستقبلًا ببطونہما وجہک وتقول یا رب یا رب من لم یفعل ذلک فہی کذا وکذا رواہ الترمذی والنسائی وابن خزیمۃ فی صحیحہ ورجالہ ثقات (اعلاء السنن ص ۲ ج ۳) اور بھی کئی احادیث ہیں، حافظ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مستقل رسالہ ”فض الوعاء فی احادیث رفع یدین فی الدعاء“ امید ہے کہ مفصل جواب تحریر فرما کر تشفی فرمائیں گے، جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء،

الجواب سلّم ملہم الصّواب

دعاء کی دو قسمیں ہیں، ایک یہ کہ بدون توظیف الفاظ مخصوصہ مطلقاً کوئی حاجت طلب کرنا، دوسری یہ کہ الفاظ مؤلفہ خواہ کسی خاص وقت سے متعلق ہوں یا مطلق ہوں، احادیث میں ملاحظہ دعا کے نتیجے سے ثابت ہوتا ہے کہ رفع یدین کی احادیث قسم اول سے متعلق ہیں، قسم دوم سے متعلق نہیں، الاما ورفیہ النص، چنانچہ بعد وضو مسجد میں دخول وخرج، گھر میں دخول وخرج، بیت الخلا میں دخول وخرج، ابتداء سفر، انتہاء سفر، سوار ہوتے وقت، بازار میں دخول، کوئی چیز خریدتے وقت، کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر، عیادت مریض وغیرہ سے متعلق ادعیہ ماثرہ میں کوئی بھی رفع یدین کا قائل نہیں، وقت جماع اور وقت انزال سے متعلق بھی دعائیں منقول ہیں، ان میں گم رفع یدین ویسے ہی مستبعد ہے، بیوی سے پہلی خلوت میں اور غلام لونڈی یا حیوان کی خرید پر وارد ہے کہ اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ عار پڑھے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا وَخِیْرَ مَا جِئْتَهُمَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا وَخِیْرَ مَا جِئْتَهُمَا عَلَیْهِ، اس وقت رفع یدین کی بجائے پیشانی کے بال پکڑنے کا حکم ہے، بلکہ اس صورت میں رفع یدین ہو ہی نہیں سکتا،

اسی طرح کسی فوری حاجت کے لئے مختصر دعا اور کسی کی درخواست پر اس کے لئے دعائیہ کلمات میں رفع یدین ثابت نہیں، بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا کہ بدن رفع یدین درخواست کنندہ کو سنائیے کی غرض سے باوازا بلند دعائیہ کلمات فرماتے تھے ردی لبخاری رحمہ اللہ تعالیٰ عن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت لا اثبت علی الخیل فصرّب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صدری حتی رأیت اثراً صابغہ فی صدری وقال اللّٰهُمَّ اجعلہ ہادیّاً مہدیّاً، اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا میں رفع یدین کی بجائے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر دعائیہ کلمات فرمائے،

مثال کے طور پر یہ ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے، ورنہ احادیث میں اس کی نظائر بہت کثرت سے موجود ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی طرف سے دعا کی درخواست پر اس کو سننا کہ مختصر دعائیہ کلمات فرمائے، ان مواقع میں عدم رفع یدین ظاہر ہے، اور قصہ جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عدم رفع یدین متیقن المناقاة الظاہرہ بین الرفع والصرّب فی الصدور، فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

۳، ذیقعدہ ۹۹ھ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا سَمِعْتُمُ النَّبِيَّ يَقُولُ مَوَافَاتِهَا عَزَمَةٌ مِّنَ اللَّهِ
رَوَاهُ السَّيُوطِيُّ عَنْ الْحَلِيقَةِ

ارشاد الانام

بجواب

ازالة الاوهام

حدیث، فقہ، تعامل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مذاہب اربعہ سے
اس کا ثبوت کہ مقتدیوں کو اقامت کی تکبیر اول سنتے ہی کھڑے ہو جانا چاہئے

ارشاد الانام



تاریخ تالیف _____ ۳ صفر ۱۳۷۲ھ

اشاعت اول _____ ۱۳۷۹ھ

موضوع _____

مقدمی اقامت کے کس لفظ پر قیام کریں؟

● بحث بطریق عقل

● بحث بطریق حدیث

● بحث بطریق فقہ

● تعامل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

● نصوص فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ

● تعامل مذاہب اربعہ

اس رسالہ کی تالیف کے بعد اس کی چند نقول مؤلف ازالہ اوہام اور بعض دوسرے حضرات کو بھیج دی گئی تھیں، خیال تھا کہ یہ فتنہ یہیں دب جائے گا، اس لئے اس کی اس وقت عام اشاعت روک دی گئی، مگر افسوس کہ یہ سلسلہ ختم نہ ہوا، لہذا ۱۳۷۹ھ میں اسے شائع کیا گیا،



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاملاً ومصلیاً ومسلماً

اما بعد۔ بندہ رشید احمد لدھیانوی عفا اللہ عنہ ارباب فہم و فراست کی خدمت میں منظر ہے کہ اس دور پر فتن میں دجل والحاد کی گھٹائیں چار سو آفاق میں چھا چکی ہیں۔ ارتداد کی آندھی عالمگیر ہے۔ صداقت کی کشتی باطل کی بادِ صرصر کے تھپیڑوں سے ڈلگ رہی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کا جہاز کفر و ارتداد کے ہولناک بھنور میں گھرا ہوا ہے انگریزوں کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے انگریزی بنی کے چیلے سید الکونین ختم المرسلین آقائے نامدار (فداہ ابی و امی) صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اور ناموس رستا کو دنیا سے ختم کر ڈالنے کے منصوبے سوچ رہے ہیں ایسی حالت میں مسلمانوں کا فرض ہے کہ جمیع اختلافاتِ جزئیہ کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہو جائیں اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے خدا اور رسولؐ کے نام کو دنیا میں بلند رکھنے کے لئے، خدا کی زمین میں خدا کی مخلوق پر خدائی قانون نافذ کرانے کے لئے، نیز اپنے محبوب ملک پاکستان کے استحکام اور اپنے مال، جان، عزت اور بہو بیٹیوں کی عصمت محفوظ رکھنے کے لئے ہر قسم کا عیش و آرام، سکون و راحت چھوڑ کر ہمہ تن مستعد اور سر بکھ ہو جائیں زمانہ ہمیں دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ رہا ہے مگر ہم ہیں کہ اب تک خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے لیکن یاد رہے کہ ”زمانہ بہترین استاد ہے“ اگر کہیں خدا نخواستہ اُمتِ مرزائیہ کے منحوس خوابوں کی تعبیر پوری ہو گئی تو یاد رکھو مسلمانوں کے ساتھ اس سے بڑھ کر معاملہ ہوگا جو مشرقی پنجاب میں ہوا ہے

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے اربابِ پاکستان تمہاری داستان تک بھی نہو گی داستانوں میں افسوس اور صدف سوس کہ ہم نے اب تک بھی زمانے کی رفتار کو نہ سمجھا اور آپس میں جزئی اختلافات پر (وہ بھی بالکل معمولی مستحب و مندوب مسائل پر) جھگڑ کر تفریق اور فتنے برپا کر رہے ہیں۔ آج ہماری بعینہ وہی حالت ہے جبکہ عیسائیوں سے سلطنتیں چھن رہی تھیں اور ان کے پادری اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام کے بول و براز کی طہارت کے بارے میں آپس میں مناظرے کر رہے تھے۔ اور یہی حالات مسلمانوں کے ہاتھوں سے زمامِ اقتدار سلب ہو جانے کا باعث بنے۔

جب چلی بغداد میں تاتار کی تیغ نیام مفتیانِ شرع میں جاری تھی اک جنگِ کلام
ایک کہتا تھا کہ کو ا ثابت و سالم خلال دوسرا کہتا کہ کالی چوپنچ سے تادمِ حرام
اس زمانے کے مؤرخ نے جو دیکھا تو کہا مفتیاں را مژدہ کارِ ملتِ بیضی تمام

مگر کیا کریں مجبور ہیں۔ جب تک امت مسلمہ کے تعامل کے خلاف کوئی نہ کوئی مسئلہ نہیں اٹھایا جاتا اس وقت تک شہرت نہیں ہوتی۔ عنایت اللہ مشرقی نے جمیع مسلمانوں کی سمت قبلہ کو غلط اور نمازوں کو فاسد قرار دیکر علامہ کا لقب پایا جس کا دندان شکن جواب ہم اپنے رسالہ ”المشرقی علی المشرقی“ میں دے چکے ہیں اور پھر تعجب یہ ہے کہ اس قسم کی شہرت کے خواہاں حضرات یہ ظاہر کر کے کہ یہ مسئلہ سب سے پہلے ہمنے ہی سلجھایا ہے۔ عوام سے مجدد کا خطاب حاصل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ سمت قبلہ، کوئے کی حلت و حرمت، جمعہ کی دوسری اذان کا مسجد میں ہونا، اقامت میں صحیح علی الفلاح کے وقت قیام کرنا وغیرہ سوالات کئی دفعہ اٹھائے گئے اور علماء حق نے ان فتنوں کو کچل دیا۔ اب یہ مدعیان تجدید یا تو اپنی جہالت کی وجہ سے ان فتنوں کے ماضی میں طے شدہ فیصلوں سے ناواقف ہیں اور یا معلوم ہونے کے باوجود تجاہل کر کے ذریعہ شہرت بنانا چاہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی رسالہ ”ازالہ ادہام“ ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ جب مؤذن اقامت کہتے وقت صحیح علی الفلاح کے تو مقتدیوں کے لئے اس وقت کھڑے ہونا بالاتفاق سنت ہے اور اس سے پہلے کھڑے ہونا گناہ ہے۔ ہم نے ایک عرصہ تک تو اسے فضول بحث سمجھ کر اسکی طرف کوئی توجہ نہ کی اور اس بارے میں جو استفسارات آتے رہے انہیں بھی ٹالتے رہے البتہ اس مضمون پر حیرت ضرور تھی۔

سرِ خدا کہ عابد و زاہد کسے نہ گفت در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

اب جبکہ یہ فتنہ حد سے زیادہ بڑھ گیا اور اس کے متعلق استفسارات کا ڈھیر میرے سامنے پڑا ہے تو مجبوراً بادلِ نحواستہ اس بارے میں قلم اٹھانا پڑا۔ سو واضح ہو کہ اس مسئلہ میں تین طریقوں سے بحث اور استدلال ہو سکتا ہے عقل، حدیث، فقہ۔ لہذا تینوں طریقوں سے مختصر بقدر ضرورت تحریر کیا جاتا ہے۔

بحث بطریق عقل :

شرعاً، عرفاً، وضعاً ہر حیثیت سے امام امیر ہے۔ نماز کا قائم کرنا اسی کے اختیار میں ہے۔ لہذا اقامت اور قیام ناس دونوں امام کے تابع ہیں۔ قیام ناس کو اقامت کے کسی لفظ سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ اقامت میں امام کے امر باقامۃ الصلوٰۃ کا اعلان ہے۔ اس لئے مقیم کے اللہ اکبر کہتے ہی مقتدی سمجھ جائیں گے کہ امام اقامتِ صلوٰۃ کا امر کر چکا ہے۔ لہذا امام کے امر کی تعمیل کے لئے فوراً کھڑے ہو جانا چاہیے۔

بحث بطریق حدیث :

ذخیرہ حدیث کے تتبع سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قیام ناس کا اقامت کے کسی لفظ کیساتھ

کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ دونوں امام کے تابع ہیں۔ چنانچہ اقامت کا امام کے تابع ہونا صحیح مسلم کی اس روایت میں مصرح ہے۔ عن جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه قال قال بلال رضي الله تعالى عنه يؤذن اذا حضرت الشمس فلا يقيم حتى يخرج النبي صلى الله عليه وسلم فاذا خرج الامام اقام الصلوة حين يراه (مسلم)

اور قیام ناس کا امام کے تابع ہونا اس حدیث میں مذکور ہے عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروني (بخاری)

معلوم ہوا کہ قیام کو اقامت کے کسی لفظ سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری میں فرماتے ہیں۔ وقوله حتى تروني تسويغ للقيام عند الرؤية وهو مطلق غير مقيد بشئ ومن الفاظ الاقامة ومن ثم اختلف المشايخ فيه كما سيأتى۔

مقیم کا اللہ اکبر کہنا اعلام ہے کہ امام اقامتِ صلوٰۃ کا امر کر چکا ہے اس پر دلیل یہ حدیث ہے۔ عن عبد الرزاق عن ابن جريج عن ابن شهاب ان الناس كانوا ساعة يقول المؤذن الله اكبر يقومون الى الصلوة فلا يأتى النبي صلى الله عليه وسلم مقامه حتى تعتدل الصفوف (فتح الباری) اور سیوطی نے علیہ ابی نعیم سے روایت کیا ہے اذا سمعتم النداء فقوموا فانها غزوة من الله اس حدیث کی شرح میں علامہ مناوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ای اسعوا الى الصلوة او المراد بالنداء الاقامة والعزمة بالفتح الامر۔

اب یہ سوال رہا کہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اقامت کہتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اقامت کی تکبیر کو اعلام بخروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر قیام کرتے تھے تو ”اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروني“ کا کیا مطلب ہوا؟ کیونکہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اقامت خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوتی تھی تو تکبیر اقامت سے اعلام بالخروج نہ ہوا اس لئے قیام کو خروج سے متعلق کیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ابتداء میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی اقامت کہتے تھے اسی کے متعلق ”اذا اقيمت الصلوة“ ارشاد ہوا۔ چنانچہ فتح الباری میں ہے۔ وبان صنيعهم في حديث ابي هريرة رضي الله تعالى عنه كان سبب لئني عن ذلك في حديث ابي قتادة رضي الله تعالى عنه وانهم كانوا يقومون ساعة تقام الصلوة ولو لم يخرج النبي صلى الله عليه وسلم ففهم عن ذلك۔

بعدہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی معمول مقرر ہو گیا کہ بعد خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کہتے تھے جیسا کہ مسلم کی گزشتہ حدیث میں مصرح ہے لہذا اس کے بعد اقامت کی تجبیر سے اعلام بالخروج ہو جانے کی وجہ سے قیام کرتے تھے جیسا کہ عبد الرزاق کی حدیث میں گزرا۔
غرضیکہ امام خواہ مسجد سے باہر ہو یا محراب کے قریب ہو ہر صورت حدیث میں قیام ناس کو قیام امام سے معلق کیا گیا ہے۔

اسی لئے فیض الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں

ان الامام ان كان خارج المسجد ينبغي للمعتدين ان يقو مواالتسوية الصفوف اذا دخل المسجد وان كان في المسجد فالمعتبر قيامه من موضعه۔

اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ موطا میں فرماتے ہیں لما سمع في قيام الناس بعد محدود الا اني ادى ذلك على طاعة الناس فان منهم الثقيل والخفيف۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیام ناس کو اقامت کے کسی لفظ سے کوئی تعلق نہیں مگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم چونکہ اقامت کی تجبیر کو قیام الامام کی علامت سمجھتے تھے۔ اس لئے ان کا تعامل اسی طرح پر تھا کہ اللہ اکبر کا لفظ سنتے ہی کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

خروج امام سے قبل قیام کی نہی جو حدیث میں وارد ہے وہ بھی تنزیہی ہے مندرجہ ذیل دلائل سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔

① فیض الباری شرح بخاری میں ہے۔ اما القيام قبل رؤيته فعليه عبثاً كما قال مرة اربعوا على انفسكم انكم لاتدعون اصم ولا غائباً حين راىهم يبالغون في الجهر فليس فيه ان الجهر ممنوع كما فهم بعضهم بل فيه ايذائهم بكون الجهر عبثاً فهكذا القيام من قبل۔

② حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری میں فرماتے ہیں واما حديث ابى هريرة رضي الله تعالى عنه الا اني قريماً بلفظ اقيمت الصلوة فسوى الناس صفوفهم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم ولفظه في مستخرج ابى نعيم فصف الناس صفوفهم ثم خرج علينا ولفظه عند مسلم اقيمت الصلوة فقمنا فعد لنا الصفوف قبل ان يخرج الينا النبي صلى الله عليه وسلم فاتي فقام مقامه الحديث وعنه في رواية ابى داود ان الصلوة كانت تقام لرسول الله صلى الله عليه وسلم فيأخذ الناس مقامهم قبل ان يخرج النبي صلى الله عليه وسلم فيجمع بينه وبين حديث ابى قتادة رضي الله تعالى عنه بان ذلك ربما وقع لبيان الجواز۔

اسی قسم کا مضمون عمدۃ القاری وغیرہ میں بھی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ خروج امام سے پہلے بھی قیام جائز ہے لہذا محالہ نہی کو تنزیہ پر محمول کیا جائے گا۔

(۳) علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں قال العلماء والنہی عن القيام قبل ان یروہ لئلا یطول علیہم القيام۔ اور فتح الباری شرح بخاری میں ہے فہما ہم عن ذلك لاحتمال ان یقع لہ شغل یبطئ فیہ عن الخروج فیشتغل علیہم انتظاراً۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہی محض شفقہ ہے۔

جملہ احادیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ قیام امام سے قبل قیام ناس مکروہ تنزیہی ہے بہتر یہ ہے کہ قیام امام کے بعد قیام کیا جائے اور قیام امام کا اعلام ابتداء اقامت (لفظ الشراکبر) سے ہوتا ہے اس لئے مقتدی الشراکبر کا لفظ سننے ہی قیام کریں۔ اسی پر ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا تعامل تھا۔ ابو داؤد میں ہے عن کھمس قال قمنا فی الصلوۃ بمنی والامام لم یخرج فقعد بعضنا فقال لی شیخ من اهل الکوفۃ ما یقعدک قلت ابن بريدة قال هذا السمود فقال لی الشیخ حدثنی عبد الرحمن بن عوسجۃ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نقوم فی الصفوف علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویلاً قبل ان یکبر الخ قال ابو الحسن السندی هذا الایدل علی ان قیامہم کان لا ینتظار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل یجوز ان یکون بعد حضورہ صلی اللہ علیہ وسلم (فتح الودود) وقال فی البذل فثبت بهذا ان القیام فی انتظار الامام غیر منہی عنہ وثبت ان ما قال ابن بريدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان هذا السمود المنہی عنہ غیر صحیح (بذل لمجموعہ)

بحث بطریق فقہ :

چونکہ حدیث میں قیام ناس کو قیام امام کے تابع قرار دیا گیا ہے اس لئے فقہ میں بھی اسی کو معمول پر فرمایا گیا۔ چنانچہ عالمگیری میں ہے فاما اذا کان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من قبل الصفوف فکلما جاوز صفاف قام ذلك الصف والیہ مال شمس الائمة المحوائی والسرخی وشیخ الاسلام خواہر زادہ و ان کان الامام دخل المسجد من قدامہم یقومون کما رأوا الامام۔ یہی مضمون رد المحتار، بدائع الصنائع اور تبیین الحقائق میں بھی ہے بدائع میں یہ عبارت بھی ہے ولان القیام لاجل الصلوۃ ولا یمنع ادائہا بدون الامام فلم یکن القیام مفیداً۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ قیام ناس کو اقامت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ قیام امام کے تابع ہے۔ چنانچہ خود مؤلف ازالہ ادہام بھی اسے تسلیم کر چکے ہیں اور ازالہ ادہام کے ص ۱۶ پر فرماتے ہیں ”یہ اس لئے کہ نماز جماعت بغیر امام ناممکن اور نماز کے لئے کھڑا ہوا جاتا ہے تو بغیر امام کے کھڑا ہونا لا حاصل اور مسلمان کی شان نہیں کہ لا حاصل کے درپے ہو۔“ سو معلوم ہوا کہ قیام امام کی حالت میں مقتدی کے قیام میں کوئی کراہت نہیں اگرچہ اقامت سے پہلے ہی ہو۔

باقی یہ سوال رہا کہ امام اگر مسجد میں موجود ہو تو وہ اقامت کے کس لفظ پر کھڑا ہوتا کہ اسکی متابعت میں مقتدی بھی یہ لفظ سن کر قیام کریں سو اسکے بارے میں چونکہ حدیث میں کوئی حد معین نہ تھی اس لئے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اور جمہور علماء نے کوئی حد معین نہیں کی البتہ اقامت کی پہلی تکبیر کو اعلام خیال کرتے ہوئے انھوں نے ابتداء اقامت سے قیام کرنے کو مستحب قرار دیا۔ علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ تعالیٰ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں۔ فذهب مالک و جمہور العلماء الى انه ليس لقيامه وحده ولكن استحب عامتهم القيام اذا اخذ المؤذن في الاقامة

سعید بن المسیب اور عمر بن عبد العزیز رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ خیال فرمایا کہ تکبیر اعلام بقیام الامام ہے نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا تعامل بھی اسی پر ہے کہ لفظ اللہ اکبر سنتے ہی قیام کرتے تھے۔ لہذا انھوں نے مؤذن کے اللہ اکبر کہتے ہی وجوب قیام کا قول کیا۔ وعن سعید بن المسیب وعمر بن عبد العزیز رحمہما اللہ تعالیٰ اذا قال المؤذن اللہ اکبر وجب القيام واذا قال حتى على الصلوة اعتدلت الصفوف واذا قال لا اله الا الله كبر الامام (عمدۃ القاری)

امام عظیم رحمہ اللہ سے حتیٰ علی الفلاح کے وقت قیام کا ندب منقول ہے مگر اس سے یہ مقصد نہیں کہ اس سے قبل قیام کرنا خلاف ندب ہے بلکہ اس سے تاخیر کو خلاف ندب قرار دینا منظور ہے۔ قال الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ (حتى قوله والقيام لامام ومؤتم الخ) والظاهر انه احتراز عن التأخير لا التقديم حتى لو قام اول الاقامة لا بأس وحرر (طحاوی علی الدر المختار)

حتى علی الفلاح سے قبل قیام کی کراہت کا قول نہ امام سے کہیں منقول ہے اور نہ مشائخ حنفیہ سے۔ درختار آخر باب الاذان کا جزئیہ ”دخل المسجد والمؤذن يقيم قعد الى قيام الامام في صلاة“ اور اس پر جو شامیہ میں مضمرات سے بواسطہ ہندیہ نقل کیا ہے ویکرہ له الانتظار قائما الخ ایسے ہی طحاوی علی مرقی الفلاح میں بھی مضمرات کا جزئیہ منقول ہے۔ یہ جزئیات اس صورت کے ساتھ مخصوص ہیں کہ امام کھڑا نہ ہوا ہو یا مسجد سے خارج ہو، اس پر چند دلائل ہیں۔

① ان عبارات کے سیاق سے یہ تخصیص ظاہر ہے۔

② درمختار میں ”الحی قیام الامام“ کا لفظ اس کی وضاحت کر رہا ہے۔

③ شامیہ اور طحاوی میں جو مضمرات کا جزئیہ ہے اس میں انتظار کا لفظ قرینہ بتینہ ہے۔

④ یہی صورت احادیث مذکورہ کے مطابق ہے کہ قیام ناس کا تعلق قیام امام کے ساتھ ہے

نہ کہ اقامت کے الفاظ کے ساتھ۔

⑤ علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے والقیام لامام وثوقہم کے تحت فرمایا، والظاہر انہ لمحتراز

عن التأخیر حالانکہ مراقی الفلاح کے حاشیہ میں خود ہی مضمرات سے کراہت کا جزئیہ نقل کرنے کے بعد

کراہت کو اہتمام سے بیان فرماتے ہیں۔ اور فرمایا والناس عنه غافلون۔ تو لا محالہ علامہ طحاوی کے دونوں

قولوں کو تدافع اور تعارض سے بچانے کے لئے ضروری ہوا کہ دونوں کا محل جدا گانہ ہو۔

⑥ اگر چی علی الفلاح سے پہلے قیام کرنا مطلقاً مکروہ ہوتا تو امام کے خارج مسجد سے آنے

کی صورت میں امام کو دیکھتے ہی قیام کرنا (اگرچہ مؤذن حتی علی الفلاح تک نہ پہنچا ہو) مندوب

نہ ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کراہت کا جزئیہ مخصوص ہے عدم قیام امام کے ساتھ اور پھر یہ کراہت

بھی تنزیہیہ ہے۔ حاشیہ درمختار آخر باب الاذان میں طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (قولہ

قعد) لم یبین حکمہ والظاہر انہ مندوب، پھر کراہت تنزیہیہ میں بھی طحاوی نے اعتراض

کیا ہے۔ وفيه ان قيامه تهيؤ للعبادة فلا مانع منه (طحاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۱۸۹)

غرضیکہ امام اعظم رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ حتی علی الفلاح تک کھڑے ہو جانا مندوب ہے۔

اس سے تاخیر کرنا خلاف ادب ہے۔ تقدیم خلاف ادب نہیں۔ اور اگر امام نے قیام نہیں کیا یا

امام مسجد سے خارج ہے تو قیام ناس کی کراہت ائمہ حنفیہ سے تو نشئہ نہیں البتہ مشایخ حنفیہ

نے اس صورت میں قیام کو مکروہ تنزیہی کہا ہے۔ مگر علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر

اعتراض کیا ہے۔ پس مشایخ حنفیہ اس کی کراہت تنزیہیہ میں مختلف ہیں۔

اگر علی سبیل التذلل امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصریح کے خلاف امام اعظم رحمہ اللہ کے

قول کا مطلب وہی لے لیا جائے جو مؤلف ازالہ اوہام نے سمجھا تو اس صورت میں مندرجہ ذیل

امور قابل غور ہیں۔

① مندوب پر اصرار اور اسکے تارک پر انکار گناہ اور بدعت ہے۔ کما صرح بہ الطیبی فی

شرح المشکوٰۃ تحت حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی التزام الانصراف عن الیمین

بعد الصلوة ما نصه فيه ان من اصر على مندوب وجعله عزماً ولم يعمل بالرخصة فقد اصاب منه الشيطان - تنوير الابصار میں اس مسئلہ کو آداب میں ذکر کیا ہے اور درمختار میں ادب کی تعریف بایں الفاظ فرماتے ہیں - تركه لا يوجب اساءة ولا اعتاباً لترك سنة الزوائد لكن فعله افضل، اور فيض الباری شرح بخاری میں ہے وكيف ما كان ليست المسألة من مسائل نفس الصلوة بل من الاداب فان قام احد قبله لا يكون عاصياً -

(۲) آداب نماز میں سے یہ بھی ہے کہ قدامت الصلوة کہنے کے وقت امام تکبیر تحریمہ کہے مگر ایک عارض کی وجہ سے تاخیر افضل ہے - وہ عارض یہ ہے کہ مؤذن تکبیر تحریمہ میں امام کے ساتھ شامل ہو سکے - درمختار میں ہے وشرع الامام في الصلوة مذقيل قد قامت الصلوة وواخر حتى اتمها لا بأس به اجماعاً وهو قول الثانی والثلاثاء وهو عادل المذاهب كما في شرح المجمع لمصنفه وفي القهستاني معزياً للخلاصة انه الاصح، اور درالمختار میں ہے وقوله انه الاصح (لان فيه حفاظة على فضيلة متابعة المؤذن واعانة له على الشرع مع الامام - ایسے ہی مسئلہ قیام میں بھی ایک عارض کی وجہ سے جو کہ عوام کے لحاظ سے مثل لازم کے ہے - قیام قبل از اقامت کو افضل کہا جائے گا اور یہ عارض تسویہ صفوف کا اہتمام اور تاکید اور عوام میں ہمدون و تسکین ہے -

اگر کہا جائے کہ موطا مالک میں روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اقامت کے بعد تسویہ صفوف کراتے تھے تو جواب یہ ہے کہ ان کا اقامت کے بعد تسویہ صفوف کرنا بوجہ عذر کے تھا - یہ کہیں ثابت نہیں کہ لوگ پہلے منتشر بیٹھے رہتے تھے اور حتیٰ علی الفلاح کے وقت کھڑے ہوتے تھے پھر تسویہ صفوف کیا جاتا تھا بلکہ اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں تعامل یہ تھا کہ اللہ اکبر کا لفظ سننے ہی کھڑے ہو جاتے تھے اور تسویہ صفوف شروع کر دیتے تھے - پھر اگر اختتام اقامت تک تسویہ نہ ہو سکا تو اقامت اور تکبیر تحریمہ میں فصل بوجہ عذر ہوا اس میں کوئی کراہت نہیں - بخلاف اس صورت کے کہ پہلے تو آرام سے بیٹھے رہیں اور اقامت کے بعد تسویہ شروع کریں تو یہ فصل بین الاقامت والتحریم بلا عذر کے ہے لہذا مکروہ ہے -

(۳) مندرجہ ذیل اشیا آداب سے ہیں -

(۱) حتیٰ علی الفلاح کے وقت قیام کرنا -

(۲) اقامت کا جواب دینا -

(۳) قد قامت الصلوة کے وقت امام کا تکبیر تحریمہ کہنا۔

(۴) مقتدی کی تحریمہ کا امام کی تحریمہ سے متصل ہونا۔

(۵) تکبیر تحریمہ سے پہلے ”اے دجھت و جھجی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما

انا من المشرکین۔ اے صلوٰتی و نسکی و عیائی و معائی للہ رب العالمین“ پڑھنا۔

(۶) امام کے قرأت شروع کرنے سے قبل مقتدی کا شمار سے فارغ ہو جانا وغیرہ۔

ان کے ساتھ ساتھ تسویہ صفوف بھی نہایت مؤکد ہے۔ ظاہر ہے کہ ان سب چیزوں کو

بیک وقت کیسے ادا کیا جاسکتا ہے اسلئے لامحالہ بعض آداب کا ترک لازم آئے گا۔

(۷) تسویہ صفوف کی غرض سے دو آداب (حتیٰ علی الفلاح کے وقت قیام کرنا، اور قد قامت

الصلوة کے وقت امام کا تکبیر تحریمہ کہنا) میں سے ایک ادب ضرور چھوڑنا پڑیگا۔ پس پہلے کو لینے

اور دوسرے کو چھوڑنے میں وجہ ترجیح کیا ہے؟

(۵) مندرجہ بالا دونوں آداب کو بجالانا چونکہ مشکل تھا اس لئے حتیٰ علی الفلاح کے وقت

قیام کرنے کے ادب کو اُمت نے چھوڑ دیا اور دوسرے پر عمل جاری رکھا۔ اب جمیع بلاد اسلامیہ میں

بالاتفاق معمول بہ ادب کو متروک اور متروک کو معمول بہ کر دانے اور اس پر زور دیکر فتنہ برپا کرنے

کی کیا ضرورت ہے۔

یہ سب امور محض علی ہبیل الفرض لکھ دیئے ہیں ورنہ ندب کے معنی کی حقیقت اور علامہ طحاوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں گزر چکی ہے کہ حتیٰ علی الفلاح سے تاخیر نہ کرنا ادب میں سے ہے نہ یہ کہ

اس سے تقدیم کرنا خلاف ادب ہے۔

اس کے بعد ہم رسالہ ازالہ اوہام کی حقیقت کو بھی ذرا کھول دینا چاہتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ رسالہ کا

کثیر حصہ یعنی جہان تک احادیث کا مضمون ہے اسے مصنف کے دعوے سے دور کا بھی تعلق نہیں جملہ

احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک امام نہ آئے مقتدیوں کو کھڑے نہیں ہونا چاہیئے۔ سو مؤلف نے

محض تبرک یا صرف رسالہ کا حجم بڑھانے کی غرض سے ان روایات کو نقل کرنیکی زحمت فرمائی ہے ایسی

ایک حدیث بھی پیش نہ کر سکے جو ان کے دعویٰ کی مثبت ہو۔

اس کے بعد کتب فقہ کی عبارات ہیں جن میں تصریح ہے کہ حتیٰ علی الفلاح پر قیام کرنا چاہیئے

مگر ان میں یہ کہیں مذکور نہیں کہ اس وقت قیام کرنا مسنون ہے اور اس سے پہلے گناہ ہے بلکہ فقہاء جمہم اللہ تعالیٰ

اسے بایں معنی آداب میں شمار کرتے ہیں کہ اس سے تاخیر نہ کرے جس کی توضیح ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں۔

اس کے بعد فقہ کی وہ عبارتیں ہیں جن میں امام کی غیر موجودگی میں قیام کو مکروہ لکھا ہے۔ ان عبارتوں کو بھی دعویٰ ہے کوئی سرکار نہیں۔

آگے چل کر حضرت مصنف فرماتے ہیں :

”باوجودیکہ ائمہ میں صدہا اختلافات ہیں۔ مگر اقامت کے بیٹھ کر سننے کے سنت ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور ان کے متبعین سب کے سب اسی سنیت کے قائل ہیں اور ائمہ احناف کی تصریحاً بقدر کفایت کے زیادہ اور منقول ہوئیں معاذ اللہ کتنا بڑا بہتان عظیم ہے بزرگان ملت پر۔ ہم عمدۃ القاری، فتح الباری وغیرہما شرح حدیث سے مفصل بیان کر چکے ہیں کہ بعض حضرات اقامت میں اللہ اکبر کے لفظ پر قیام کو واجب کہتے ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیام کی کوئی حد معین نہیں، موطا سے آپ کا قول بھی اور نقل کیا گیا ہے اور ہم نے حدیث سے ثابت کیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عمل اسی پر تھا کہ اقامت میں اللہ اکبر کا لفظ سنتے ہی کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ پھر طرفہ یہ کہ فقہاء احناف رحمہم اللہ تعالیٰ تو اسے آداب میں شمار کر رہے ہیں وہ بھی بمعنی ترک تاخیر، مگر مؤلف ازالہ اوہام فقہاء پر سنیت کے قول کا الزام لگا رہے ہیں اور دیگر ائمہ سے کوئی تصریح یا اشارہ نقل کئے بغیر ہی ان پر اپنے نظریے کو چسپاں کر رہے ہیں اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا؟ اور حقیقت میں تو یہ ظلم اپنے ہی نفس پر ہے۔

آگے فرماتے ہیں :

”اب رہا بعض نادانوں کا یہ جاہلانہ اعتراض کہ اگر اقامت کے وقت بیٹھا جائے اور حتیٰ علی الفلاس ہم پر یا اس کے بعد اگر کھڑے ہوں تو صفیں کب درست ہوں گی۔ اس کا ازالہ بھی احادیث اور ائمہ کی تصریحات سے لیجئے۔“

اس کے بعد موطا کی دو حدیثیں نقل کی ہیں جن میں مذکور ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اقامت کے بعد تسویہ صفوف کا انتظار فرمایا کرتے تھے۔ اس کا جواب ہم اوپر دے چکے ہیں کہ ان احادیث سے یہ کہیں ثابت نہیں کہ لوگ پہلے اطمینان سے منتشر ہی بیٹھے رہتے تھے اور اقامت کے بعد تسویہ صفوف شروع کرتے تھے بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طرز عمل ثابت کیا جا چکا ہے کہ ابتداً اقامت ہی سے تسویہ صفوف شروع کر دیتے تھے۔ اگرچہ اتمام تسویہ بعض دفعہ اقامت کے ختم ہونیکے بعد ہوتا تھا۔

حضرت علامہ نے بالکل آخر میں جا کر حاشیہ پر ایسی بات لکھی ہے جس نے لیاقت کارہا سہا پر وہ بھی چاک کر ڈالا اور جہالت مرکبہ کو فاش کر دیا۔ ملاحظہ ہو قال محمد ینبغی للقوم اذا قال لمؤذن حتی

علی الفلاح ان یقوموا الى الصلوة الخ پر حاشیہ میں رقمطراز ہیں :

”کہیں بعض حضرات کو امام کا لفظ فینبغی شبہ میں نہ ڈالے، لہذا اس کے معنی علامہ شامی کی زبان سے سنئے فرماتے ہیں ینبغی فی عرف المتأخرین غلب استعمالہ فی المندوبات واما فی عرف القدماء فاستعمالہ فی عام حتی لیشمل لوجوب ایضا۔“
حضرت علام سے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول ینبغی کو آپ ”یندب“ پر محمول فرماتے ہیں یا کہ ”یجب“ پر اگر ”یندب“ پر محمول ہے تو اس دوسری حاشیہ بلکہ دوسری کتاب چھاپنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اگر ”یجب“ پر محمول کرتے ہیں جیسا کہ طرز بیان سے ظاہر ہے تو دعویٰ خاص ہے اور دلیل عام

ہمیں اگرچہ اس لفظ ”ینبغی“ سے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ مدعی کا فریضہ ہے۔ تاہم یہ تنبیہ کئے دیتے ہیں کہ جملہ فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ کو آداب میں شمار کرتے ہیں اسلئے یہاں ”ینبغی“ بمعنی ”یجب“ ہرگز نہیں ہو سکتا۔
سوال ۷ کے جواب میں فرماتے ہیں :

”ایسے مسئلہ شرعیہ کو جس میں کسی فرد کا اختلاف نہیں بدعت و حادث کہنا سخت حرام ہے۔“
ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں کہ اس میں اختلاف ہے اور یہ جمہور کخیلاف ہے۔ نیز حتی علی الفلاح تک قیام کرنے کو اور اس سے تاخیر کو خلاف ادب قرار دینے کو بدعت کہنا اگرچہ گناہ ہے مگر اس سے تقدیم کو خلاف ادب کہنا کوتاہ نظری اور اسے سنت یا واجب کہنا اور اس پر اصرار اور تارک پر انکار کرنا یقیناً بدعت اور ضلالت ہے۔
آگے فرماتے ہیں :

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد یا اس پر عمل کرنے والے کو اس پر عمل کے باعث معاذ اللہ ذلت کی نگاہوں سے دیکھنا کفر ہے۔“

اس عبارت میں مؤلف نے دعویٰ کیا ہے کہ حتی علی الفلاح پر قیام کرنا حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ حالانکہ یہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اور بہتان ہے کسی ضعیف ضعیف حدیث سے بھی یہ ثابت نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعداً من النار۔ پس تالیف کے شوق میں حدیث وضع کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ تراشنے والے کو اپنے موعود ٹھکانے کا منتظر رہنا چاہیے (اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ)
ہم آخر میں مؤلف سے صرف مندرجہ ذیل تین سوالات کے جواب طلب کرتے ہیں۔

(۱) کوئی ضعیف سے ضعیف حدیث پیش کریں جس میں یہ بیان ہو کہ امام کی موجودگی میں مقتدیوں کو حتیٰ علیٰ فلاح پر کھڑے ہونا چاہیے۔ ہم نے ایک قولی حدیث سے ثابت کیا ہے کہ اقامت میں اللہ اکبر کا لفظ سنتے ہی قیام کرنا چاہیے اور ایک فعلی حدیث سے واضح کیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اقامت میں اللہ اکبر کا لفظ سنتے ہی کھڑے ہو جاتے تھے۔

(۲) امام اعظم رحمہ اللہ سے کوئی ضعیف سے ضعیف روایت دکھائیں کہ آپ نے حتیٰ علیٰ فلاح سے قبل قیام سے منع فرمایا ہو یا اسے مکروہ قرار دیا ہو۔

(۳) فقہ کی کسی کتاب کی کوئی عبارت لائیں جس میں حتیٰ علیٰ الفلاح پر قیام کی سنیت کا ذکر ہو جملہ فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ مندوب لکھتے ہیں اور آداب میں ذکر فرماتے ہیں۔ سنت کوئی نہیں کہتا۔ اور مندوب بھی بایں معنی کہ اس سے تاخیر نہ کرے۔

آخر میں مؤلف سے دوبارہ التماس ہے کہ بجائے طویل و عریض تقاریر کے مختصر ان تین سوالوں کے جواب عنایت فرمائیں۔ اور یہ بھی گزارش ہے کہ اگر اذان جمعہ کے بارے میں بھی کچھ تحریر فرمانے کا ارادہ ہو تو وہ بھی جلد طبع کروائیں تاکہ حضور کے دلائل قاطعہ کے مطالعہ سے ہم بھی مشرف ہو سکیں۔

فقط واللہ الہادی الی سبیل الرشاد والعام من ظلماتہ لفتیٰ بالفساد

۳ صفر سنہ ۱۴۰۲ھ



باب استقبال القبلة

حد الانحراف عن القبلة :

سوال : ایک مسجد سمت قبلہ سے بہت زیادہ منحرف ہے، اس کا شرعاً کیا حکم ہے ؟ بینوا
بیاناً شافعیاً توجروا اجرا وافیاً،

الجواب منه الصدق والصواب

بیت اللہ سے پینتالیس درجہ تک انحراف مفسد نہیں، اس سے زیادہ ہو تو مفسد ہے،
لہذا کسی ریاضی کے عالم سے تحقیق کروالیں کہ مسجد کا انحراف کتنے درجے ہے، کوئی ریاضی دان ملے
تو مسجد کی قبلہ والی دیوار کا طول اور قطب نما رکھ کر دیوار کی دونوں طرفوں کا تفاوت نہایت احتیاط
سے ناپ کر احقر کی طرف لکھ بھیجیں، دیوار کا طول اور شمالی و جنوبی طرفوں کا تفاوت ناپنے کے لئے
سمجھدار اور معتبر شخص کی ضرورت ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم،

غرة ربيع الآخر ۱۴۲۲ھ

شکاگو کی سمت قبلہ :

سوال : شکاگو میں نماز کس رخ کی طرف پڑھی جائے گی ؟ یہاں اس میں اختلاف
ہو رہا ہے، آپ کے فیصلے کا انتظار ہے،

الجواب باسم ملہم الصواب

مکہ مکرمہ، طول شرقی = ۹۰، عرض شمالی = ۳۱ و ۲۱،
شکاگو (امریکہ) طول غربی = ۸۷ و ۸۸، عرض شمالی = ۴۲ و ۴۳، سمت قبلہ ۳۸ و ۳۹ شمال سے
مشرق کی طرف

مم عرض موقع = مم عرض مکہ جم فرق طول،

مس = سمت قبلہ = جم عرض موقع مس فرق طول تم (عرض موقع - عرض البلد)

۳۸ و ۳۹ + ۰۶۱۹۳۲ = (-) ۰۶۱۹۳۲ = (-) ۳۲ و ۳۳ = (-) عرض موقع - ۴۲ و ۴۳ = ۵ و ۵۵ = (-)

۴۲ و ۴۳ + ۰۶۱۱۱۹ = (-) ۰۶۱۱۱۹ = (-) ۱۱ و ۱۲ = ۵۵ و ۵۶ = مم ۳۸ و ۳۹

تنبیہ: معلوم ہوا ہے کہ وہاں لوگ مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں جو بالکل غلط ہے
لوگوں کو صحیح سمت سمجھانے کی نذیر کریں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرة رمضان ۱۴۰۹ھ

ہوسٹن کی سمت قبلہ:

سوال: ٹیکساس (U.S.A) کے شہر ہوسٹن (HOUSTON) میں میرا بچہ زیر تعلیم ہے، لہذا
ازراہ کرم وہاں کی صحیح سمت قبلہ نکلو اگر ارسال فرمائیں، جس قدر ہو سکے جواب جلد مرحمت فرمائیں
اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے،

الجواب بسم ملہم الصواب

ہوسٹن شہر کی سمت قبلہ شمال سے مشرق کی طرف ۲۵ درجے ۳۲ دقیقے پر ہے، یعنی شمال
اور مشرق کے تقریباً درمیان میں۔

مکہ مکرمہ، طول شرقی = ۳۹° ۴۰'، عرض شمالی = ۲۱° ۳۰'

ہوسٹن، طول غربی = ۹۵° ۲۰'، عرض شمالی = ۲۹° ۵۰'، سمت قبلہ = ۲۵° ۵۰'

مم عرض موقع = مم عرض مکہ جم فرق طول،

مس، سمت قبلہ = جم عرض موقع مس فرق طول قم (عرض موقع - عرض البلد)

$۲۹.۸۵ - ۲۱.۵۰ = ۸.۳۵$ ، $۲۹.۸۵ - ۲۱.۵۰ = ۸.۳۵$ ، $۲۹.۸۵ - ۲۱.۵۰ = ۸.۳۵$

$۲۹.۸۵ - ۲۱.۵۰ = ۸.۳۵$ ، $۲۹.۸۵ - ۲۱.۵۰ = ۸.۳۵$ ، $۲۹.۸۵ - ۲۱.۵۰ = ۸.۳۵$

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ رجب ۱۴۰۳ھ

نیویارک کی سمت قبلہ:

سوال: نیویارک کی سمت قبلہ تحریر فرمائیں، یہاں مشرق سے دس درجے جنوب کی طرف
رخ کیا جاتا ہے،

الجواب باسم ملہم الصواب

یہ سمت غلط ہے، حسب ذیل صحیح سمت کی تبلیغ و اشاعت کریں،

مکہ مکرمہ، طول شرقی = ۳۹° ۴۰'، عرض شمالی = ۲۱° ۳۰'

نیویارک، طول غربی = ۷۴° ۱۰'، عرض شمالی = ۴۰° ۴۸'، سمت قبلہ = ۲۴° ۵۸' شمال سے مشرق کی طرف،

مم عرض موقع = مم عرض مکہ جم فرق طول،

مس = سمت قبلہ = جم عرض موقع مس فرق طول قم (عرض موقع - عرض البلد)

$$0.62049 + 0.24102 = 0.86151 = (-) 0.60183 = (-) 0.25817 = 0.25817 / 84 = 0.30734 = 18.44^\circ \text{ (سمت قبلہ)} \\ 0.62049 + 0.24102 = 0.86151 = (-) 0.60183 = (-) 0.25817 = 0.25817 / 58 = 0.44512 = 26.71^\circ \text{ فقط واللہ تعالیٰ اعلم،} \\ ۲۹ رذی الحجہ ۱۳۹۳ھ$$

جہلم کی سمت قبلہ:

سوال: جہلم میں ایک جگہ نئی مسجد تعمیر کرانے کی ضرورت ہے، ہم اس کا رخ درست کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اکثر مساجد قدیمہ کا رخ ۹۰ درجہ پر رکھا گیا ہے، اگر ہم اس نئی مسجد کا رخ ۹۰ پر رکھیں تو مدرسہ کی کافی زمین ضائع ہونے سے بچ جاتی ہے، آپ سے گزارش ہے کہ براہ کرم مسجد کا صحیح رخ طے کرنے کے لئے کوئی صحیح طریقہ تحریر فرمائیں،

الجواب علیہم السلام ملہم الصواب

جہلم کی صحیح سمت قبلہ شمال سے ۱۰۲-۳۲ ہے، تخریج کے لئے بندہ کا رسالہ "ارشاد العابد" ملاحظہ ہو، جہلم میں مقناطیسی قطب ا۔۔۔ حقیقی قطب سے مشرق کی طرف ہے، لہذا بذریعہ قطب نما سمت قائم کی جائے تو صحیح سمت شمال سے ۱۰۳-۴۲ ہوگی، مگر شرعاً اس کی پابندی ضروری نہیں، صحیح سمت سے دونوں جانب ۲۵ درجہ تک انحراف سے بھی نماز صحیح ہو جاتی ہے، لہذا شمال سے ۹۰ درجہ پر بنا مسجد کی گنجائش ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ صحیح سمت سے جتنا قریب ہو سکے اسے اختیار کیا جائے، بلا ضرورت انحراف نہ کیا جائے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

سمت قبلہ جزیرہ ٹورنٹو:

سوال: جزیرہ ٹورنٹو کی سمت قبلہ تحریر فرمائیں،

الجواب باسم ملہم الصواب

جزیرہ ٹورنٹو، طول غربی = ۷۹/۲۲، عرض شمالی = ۴۳/۳۸، سمت قبلہ = ۳۵/۵۴ شمال سے مشرق کی طرف،

مم عرض موقع = مم عرض مکہ جم فرق طول،

مس = سمت قبلہ = جم عرض موقع مس فرق طول قم (عرض موقع - عرض البلد)

$$۴۰.۴۹ + ۶۸۹۲ آ (-) = ۰.۹۷۱ (-) = ۳۸ / ۳۹ (-) = \text{عرض موقع}$$

$$۳۸ / ۳۹ (-) - ۳۸ / ۴۳ = ۱۷ / ۸۳ (-)$$

$$۳۵ / ۵۴ = (+) ۰.۱۲۸۰ = (-) ۰.۰۳۹ + (-) ۰.۲۵۱۵ + ۸۹۲۶ آ$$

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

سمت قبلہ نیوجرسی:

سوال: نیوجرسی کی سمت قبلہ نکلو اگر ممنون شرمائیں،

الجواب بسلام ملہم الصواب

نیوجرسی، طول غربی ۷۴°/۳۰، عرض شمالی ۴۰°/۱۵، سمت قبلہ ۸°/۵۸ شمال = مشرق کی طرف،

مم عرض موقع = مم عرض مکہ، جم فرق طول

مس = سمت قبلہ = جم عرض موقع مس فرق طول قم (عرض موقع - عرض البلد)

$$۴۰.۴۹ + ۶۱۶۱ آ (-) = ۰.۲۳۰ (-) = ۴۳ / ۲۹ (-) = \text{عرض موقع}$$

$$۴۳ / ۲۹ (-) - ۱۵ / ۴۰ = ۸۳ / ۴۴ (-)$$

$$۸ / ۵۸ = (+) ۰.۲۰۶۲ = (-) ۰.۰۲۶ + (-) ۰.۳۴۳۳ + ۸۶۰۵ آ$$

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

سمت قبلہ لندن:

سوال: لندن (مغرب؟ - ۵°، شمال ۱۵° - ۳۱°) سمت قبلہ تحریر فرمائیں،

الجواب بسلام ملہم الصواب

مکہ مکرمہ طول شرقی = ۹°/۳۹، عرض شمالی ۳۵°/۲۱

لندن، طول غربی = ۸°/۰، عرض شمالی ۵۱°/۵۱، سمت قبلہ ۱۱°/۹ شمال سے مشرق کی طرف،

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ شوال ۱۴۱۱ھ

سمت قبلہ ونیگ (کینیڈا)

LN 58 ASQ883

LT 332P CR WINNIPGE MAN 7 38

LT

MUFTI RASHID AHMED LUDHANVI DAR #1-1FTHE WAL-IRSHAD

NAZIM ABAD NO.4

KARACHI

DETERMINE THE DIRCTION OF QIBLA FOR WINNIPEG 97 DEGR
15 MINUTES WEST 49 DEGREE 54 MINUTES NORTH INFORM BY
CABLE URGENT PLEASE

AYUB HAMID 529 STYLES STREET WINNIPEG

الجواب باسم ملهم الصواب

LT

AYUB HAMID

800P-9

529 STYLESSTREET

WINNIPEG

WINNIPEG WEST 97.25° NORTH 49.9° QIBLA DIRECTION
39.93° NORTH TO EAST

REFER MY BOOK IRSHADULABID FORMULA NO: 1/2

مرزی الحجۃ ۹۸ھ

MUFTI RASHID AHMAD.

استقبالِ حطیم سے نماز نہیں ہوگی :

سوال : استقبالِ حطیم سے نماز صحیح ہوگی یا نہیں ؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ؟ جبکہ حطیم بھی درحقیقت بیت اللہ ہی کا حصہ ہے ، بینوا تو جبروا ،

الجواب بآیام ملہم الصواب

کُل حطیم بیت اللہ کا جزو نہیں بلکہ اس میں سے صرف چھ ذراع بیت اللہ کا حصہ ہے ، اولاً بیت اللہ کی جزئیّت اور ثانیاً اس کی تقدیر چھ ذراع سے یہ دونوں امر ظنی ہیں اور حکم استقبال قطعی ہے اس لئے استقبالِ حطیم سے نماز صحیح نہیں ہوگی ، قال فی الشامیۃ فانہ اذا استقبلہ المصلی لم تصح صلاتہ لان فرضیۃ استقبال القبلة ثبتت بالنقل لقطعی وکون الحطیم من الکعبۃ ثبتت بالأحاد فصارت من الکعبۃ من ربّ دون وجہ الخ رد المحتار ، ص ۱۸۲ ج ۱ ، مبحث الطوابع ، فقط واللہ تعالی اعلم ،

قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کرے ؟ :

سوال : زید نے ناواقفیت کی وجہ سے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا نہ کی ، کچھ فرق رہ گیا ، بعد میں معلوم ہوا تو یہ نماز واجب الاعدادہ ہوگی یا نہ ؟ جبکہ زید کو قبلہ معلوم نہ ہو ، خواہ واقعہ سفر کا ہو یا گھر کا ، بینوا تو جبروا ،

الجواب بآیام ملہم الصواب

اگر قبلہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو ، مثلاً کسی مسجد کے رخ سے یا ستاروں سے یا قطب نما وغیرہ سے ، اور نہ ہی وہاں کوئی ایسا آدمی ہو جو قبلہ کی رہنمائی کر سکے تو تحریمی فرض ہے ، یعنی حسب قدرت غور و خوض کرنے پر جس طرف قلب شہادت دے اس طرف نماز پڑھ لے ، نماز سے فراغت کے بعد اگر اس جہت کا غلط ہونا ثابت ہو جائے تو نماز کا اعادہ واجب نہیں ، اور اگر قبلہ دریافت کرنے کا کوئی ذریعہ موجود ہوتے ہوئے بھی اس سے کام نہیں لیا بلکہ تحریمی کر کے نماز پڑھ لی ، تو اگر جہت قبلہ کی طرف رخ کیا ہو یعنی بیت اللہ کی ہر دو جانب ۴۵ درجہ کے اندر ہو تو نماز ہو گئی ، ورنہ واجب الاعدادہ ہے ، اگر قبلہ دریافت کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہونے کی حالت میں بدون تحریمی نماز پڑھے گا تو یہ نماز صحیح نہ ہوگی اگرچہ صحیح سمت کی طرف ہی پڑھی ہو ، بلکہ اگر نماز کی حالت میں یقین بھی ہو جائے کہ اس کا رخ صحیح سمت کی طرف ہے تو بھی نماز نہیں ہوتی ، البتہ اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس سمت کی صحت کا یقین ہوا تو یہ نماز واجب الاعدادہ نہیں ، قال فی العلائیۃ ویتحرّی ہو بذل المجہود لنیل

المقصود عاجز عن معرفة القبلة بما مر فان ظهر خطؤه لم يعد، وفي الشامية وقوله
بما من متعلق بمعرفة والذي مر هو الاسناد لال بالمعاريب والنجوم والسؤال من العالم
بها فافاد انه لا يتحرى مع القدرة على احد هذه حتى لو كان بعرضته من يستله ولم يسأله
ان اصاب القبلة جاز لعصول المقصود والآفلا الخ (رد المحتار ص ۲۰۳ ج ۱) وفي العلائقية
وان شرع بلا تحر لم يجوز ان اصاب لتركه فرض التحري الا اذا علم اصابته بعد فراغه
فلا يعيد اتفاقاً، وقال ابن عابد بن رحمه الله تعالى (قوله وان شرع) الضمير راجع
الى العاجز اي اذا اشتبهت عليه القبلة وعجز عن معرفتها بالادلة المارة فقبلته
جهة تحريره فلو شرع بلا تحر لم تجز صلوته ما لم يتيقن بعد فراغه انه اصاب
القبلة لان الاصل عدم الاستقبال استصحاباً للحال فاذا تبين يقيناً انه اصاب
ثبت الجواز من الابداء وبطل الاستصحاب حتى لو كان اكبر رأيه انه اصاب
فالصحيح انه لا يجوز كما في الحلية عن الخانية ولو يتيقن في اثناء صلوته لا يجوز
خلافاً لابن يوسف رحمه الله تعالى لان حاله بعد العلم اقوى وبناء القوي على
الضعيف لا يجوز (رد المحتار ص ۲۵۱ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم،

۱۶ رجب ۱۲۸۸ھ

مکہ مکرمہ میں استقبال کعبہ کا حکم :

سوال : مکہ مکرمہ کے شہر میں مسجد حرام کے باہر سمت قبلہ کا تعین اور استقبال قبلہ کس طرح
کیا جائے جبکہ درمیان میں اونچی اونچی عمارتیں حائل ہیں ، بینوا توجروا ،

الجواب باسم ملہم الصواب

جو شخص بلندی پر چڑھ کر عمارت کعبہ دیکھ سکتا ہو اس کے لئے استقبال عین کعبہ ضروری ہے
ورنہ تحر می سے جہت کعبہ کی تعیین کافی ہے، قال فی شرح التنبیہ للسلکی اصابة عينها ليعلم
المعاین وغيره لكن فی البحر انه ضعيف والاصح ان ما بينه وبينها حائل كالغائب
وفي الحاشية عن الفتح وعندی فی جواز التحری مع امکان صعوده اشكال لان المصير
الى الدليل الظني وترك القاطع مع امكانه لا يجوز وقد قال فی الهداية والاستخبار
فوق التحري فاذا امتنع المصير الى ظني لا مكان ظني اقوى منه فكيف يترك اليقين
مع الظن ام (رد المحتار ص ۲۹۹ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم،

۱۷ رجب ۱۲۸۸ھ

نماز کے اندر قبلہ سے سینہ پھر جانے کا حکم:

سوال: کیا حکم ہے شریعت کا اس مسئلہ میں کہ نماز کے اندر عذر سے یا بدون عذر

کس قدر سینہ پھر جائے تو نماز فاسد ہوگی؟ بینوا تو جبروا،

الجواب سلیم ملہم الصواب

بیت اللہ سے ۴۵ درجہ کے اندر انحراف ہو تو بہر صورت نماز ہو جائے گی، اس سے زیادہ

انحراف اگر قصد کیا تو بہر صورت نماز فاسد ہوگئی، اور اگر غیر اختیاری طور پر سینہ پھر گیا اور

تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنے کی مقدار تک رُک رہا تو نماز فاسد ہوگئی ورنہ نہیں، فی مفسدات

الصلوة من التزوير وتحويل صدره عن القبلة بغير عذر، وفي الشامية عن البحر المحال

ان المذهب انه اذا حول صدره فسدت وان كان في المسجد اذا كان من غير عذر

كما عليه عامة الكتب ام، واطلقه فشميل ما لوقل او كثرو هذا الواختياره والآذان

لبث مقدار ركن فسدت والآفل، كما في شرح المنية من فصل المكروهات،

رد المحتار ص ۵۸۶ ج ۱، فقط والله تعالى اعلم،

۱۸/ ذی قعدہ ۹۵ھ



بنما بصاحبِ نظرے گو ہر خود را
عیسیٰ تو الگشت بتصدیقِ خرے چند

المشرقی علی المشرقی

عنایت اللہ مشرقی اور سمتِ قبلہ
بے نظیر جہلِ مرگب

کتبہ فاروق

المشرقی

تایخِ تالیف — ۲۹ رجب ۱۳۶۳ھ
اشاعتِ اول — ۱۳۶۳ھ

اشاریہ :-

- نماز میں استقبالِ قبلہ کی ضروری حد
- بلادِ بعیدہ میں سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا شرعی طریقہ
- تخریجِ سمتِ قبلہ میں قواعدِ ریاضیہ کا استعمال
- بے نظیر جبلِ مرکب
- مسطرِ مشرقی اور علمِ ریاضی
- غور کے وبال سے سمتیں الٹ گئیں
- سطحی دماغ نے کرۂ ارض کو سطحی بنا دیا
- الف فی الماء واست فی السماء
- مشرق و مغرب سے جہالت کی ایک اور ڈگری
- عرض البلد سے نابلد
- دُمدار تار ازین پر
- مسطرِ مشرقی اور جغرافیہ
- مسطرِ مشرقی اور تایخ
- خود مشرقی دل مغربی
- مسطرِ معمی
- مغرور مسطر اور مسکین مُلا



عنایت اللہ مشرقی اور سمت قبلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعلالحمدا والصلوة - اخبار مدینہ یحییٰ بابت ۲۵، مارچ سنہ ۱۴۲۲ء میں ایک مضمون بعنوان ”قبلہ کہہ رہے“ نظر سے گزرا، جس میں مسٹر عنایت اللہ مشرقی کا سمت قبلہ کے متعلق اعتراض نقل کیا گیا ہے۔ شاید بعض لوگوں کی پریشانی کا باعث بنے اس لئے شرعی حیثیت سے اس مسئلہ پر مختصر طور پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔ قبل از مقصد اولاً یہ جان لینا ضروری ہے کہ یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں جس پر مشرقی صاحب فخر کرتے ہیں بلکہ صدیوں سے اس مسئلہ پر بحث چلی آئی ہے۔ شرعی اور فلکیاتی حیثیت سے علماء اُمت کی اس پر متعدد تصانیف مختلف زبانوں میں مل سکتی ہیں۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا محمد صاحب لدھیانوی کا پنجاب کی ایک مسجد کے متعلق مکالمہ بھی ہوا تھا۔

دوہم یہ کہ غلطی تو انسان سے ہو ہی جاتی ہے مگر غلطی پر اڑنا اور فخر کرنا اس کی نظیر مشرقی صاحب کے پہلے کہیں دیکھی یا سنی نہیں تھی۔ سو معلوم ہونا چاہیے کہ اس مسئلہ میں قابلِ نظر تین چیزیں ہیں۔

- ① استقبال قبلہ جو نماز میں فرض ہے اس کی حد ضروری کیا ہے؟
 - ② بلا دبعیدہ میں اس ضروری سمت قبلہ کے معلوم کرنے کا شرعی طریق کیا ہے؟
 - ③ قواعد ریاضیہ کا استعمال اس کام کے لئے جائز و معتبر ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس درجہ میں؟
- یہ تینوں مسئلے جدا جدا سمجھ لئے جائیں تو مسئلہ زیر بحث خود بخود حل ہو جائے گا۔

پہلا مسئلہ، اس کے متعلق قرآنی حکم ہے ”فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ“ اور ”فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ“ یعنی بوقت نماز اپنے چہروں کو مسجد حرام کی طرف کرو۔ اس آیت میں بیت اللہ کی بجائے مسجد حرام (جو کہ بیت اللہ سے زیادہ وسیع ہے) کی طرف توجہ کا حکم دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ استقبال قبلہ کے مسئلہ میں شریعت سہلہ نے تفسیق نہیں رکھی بلکہ کسی قدر وسعت ہے جس کی تائید و تحدید آئندہ بیان سے ہوگی۔

مدینہ منورہ اور اسی طرح مکہ معظمہ سے دوسرے شمالی علاقوں کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ“ یعنی تمہارے لئے مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ اس حدیث سے نقطہ مشرق و مغرب کی درمیانی قوس یعنی نصف دائرہ (۱۸۰ درجہ) کی مقدار کے متعلق جہت قبلہ ہونے کا دعویٰ کیا جاسکتا تھا، لیکن محققین اُمت نے اس قدر وسعت مراد نہیں لی۔ بلکہ حدیث کو عرف عام پر محمول کر کے مشرق و مغرب سے نقطہ المشرق والمغرب کی بجائے جہۃ المشرق والمغرب مراد

لے کر اس کا مابین جہت جنوب ربع دائرہ (۹۰ درجہ) لیا ہے۔ یعنی بیت اللہ کی دونوں جانب ۴۵-۴۵ درجہ تک اور اسی تفصیل کے موافق مشرق والوں کے لئے جہت شمال و جنوب کے درمیان جہت مغرب قبلہ ہے۔ اسی چیز کو فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ مصلیٰ کے وسط جبہ سے خط مستقیم نکل کر عین کعبہ پر گزرے تو یہ قبلہ مستقیم ہے۔ اور اگر وسط جبہ سے نکلنے والا خط تو عین کعبہ پر نہیں پہنچتا مگر مصلیٰ کے جبہ کے اطراف میں سے کسی طرف سے خارج خط عین کعبہ پر پہنچے تو انحراف قلیل ہے ورنہ انحراف کثیر ہے جو مفسدِ صلوٰۃ ہے۔ اور علماء ہیئت و ریاضی نے انحراف قلیل و کثیر کی تعیین اس طرح کی ہے کہ ۴۵ درجہ تک انحراف ہو تو قلیل اس سے زائد ہو تو کثیر مفسدِ صلوٰۃ ہے (کما فی الخیرۃ) استقبال قبلہ کے مسئلہ میں شریعت کی مندرجہ بالا وسعت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ انحراف قلیل جو عام طور پر کہیں جنوباً اور کہیں شمالاً واقع ہو جاتا ہے یہ ناقابل التفات ہے۔ اس کی وجہ سے نہ کسی مسجد کی جہت قبلہ بدلنے کی ضرورت ہے نہ اس کو قائم رکھتے ہوئے کسی طرف مائل ہونے کی حاجت۔ مگر جس کی طبیعت میں تنگ دلی بھری ہوئی ہو اور شریعت کی سماحت اور وسعت سے نا آشنا ہو وہ جمع اُمت کی نمازوں کے فساد اور مساجد کے گرانے کا حکم دے دیگا۔

سر خدا کہ عابد و زاہد کسے نہ گفت در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

دوسرا مسئلہ، بلاد بعیدہ میں سمت قبلہ معلوم کرنے کا شرعی طریق کیا ہے اور صحابہ، تابعین اور جمہور اُمت کا اس میں تعامل کس طرح ہے۔ اس بارہ میں پہلے بطور مقدمہ یہ بتلادینا مناسب سمجھا کہ شریعت کے تمام احکام کی بنیاد سیر و سہولت اور سادگی و بے تکلفی پر ہے۔ فلسفیانہ تدقیقات پر نہیں کیونکہ اس شریعت کا دائرہ حکومت تمام عالم کے بحر و بر اور اسود و احمر شہری و دیہاتی آبادیوں اور ان کے سکان پر حاوی ہے۔ اسلامی فرائض نماز روزہ وغیرہ جس طرح شہریوں پر عائد ہیں اسی طرح دیہاتیوں اور پہاڑوں، دروں اور جزائر کے رہنے والے ناخواندہ و نادان لوگوں پر بھی عائد ہیں۔ اور جو احکام اس درجہ عام ہوں ان میں مقتضائے عقل و حکمت و رحمت ہی ہے کہ ان کو تدقیقات فلسفیانہ اور قواعد ریاضیہ یا آلات رصدیہ پر موقوف نہ رکھا جائے تاکہ ہر خاص و عام خواندہ ناخواندہ باسانی اپنے فرائض انجام دے سکے۔ شریعت کے تمام ترا احکام اسی نظریہ کے تحت بالکل آسان اور سادہ طریقہ پر آئے۔ روزہ رمضان کا مدار چاند دیکھنے پر رکھا گیا۔ حسابات ریاضیہ کا اعتبار نہیں کیا گیا۔ مہینہ قمری رکھے گئے جن کا مدار رویت ہلال پر ہے۔ شمسی مہینوں کو نہیں لیا گیا اسلئے کہ ان کا مدار حسابات ریاضیہ پر ہے۔ اسی طرح احکام اسلامیہ کے تتبع سے بکثرت اس کے نظائر معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ اس مختصر

مقدمہ کے بعد مسئلہ زیر بحث میں بھی یہ فیصلہ کرنا آسان ہو گیا کہ سمت قبلہ جس کا ہر مسلمان دن میں پانچ مرتبہ مأمور ہے اس کے لئے شریعت نے ضرور کوئی آسان اور سادہ طریقہ اختیار کیا ہو گا جس کو ہر شہری و دیہاتی بسہولت عمل میں لاسکے۔ چنانچہ اس سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرز عمل ملاحظہ ہو۔

① اس پر اتفاق ہے کہ مسجد حرام کے بعد سب سے پہلی مسجد جو اسلام میں بنائی گئی وہ مسجد قبا ہے۔ اس مسجد کی بنیاد تو اس وقت پڑی تھی جبکہ مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ پھر جب تحویل قبلہ کی آیت نازل ہوئی تو اس کی خبر لیکر قبا میں ایک صحابی ایسے وقت پہنچے کہ اس مسجد میں نماز ہو رہی تھی۔ یہ خبر سنتے ہی امام اور پوری جماعت بیت اللہ کی سمت کی طرف پھر گئی۔ یہ واقعہ عام کتب حدیث اور تفسیر میں منقول ہے اس واقعہ کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے ان لوگوں کے اس فعل کی تصویب فرمائی۔ ظاہر ہے کہ حالت نماز میں جو سمت قبلہ اہل قبا نے اختیار کی اس میں آلات ریاضیہ اور اصطلاح کا دخل نہیں ہو سکتا۔ محض تخمینہ و تحری سے سمت قائم کی گئی پھر نماز کے بعد بھی کہیں منقول نہیں کہ اس تحری و تخمینہ کے سوا کوئی دوسرا انتظام کیا گیا ہو۔

② حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں تمام اسلامی قلمروں میں ہر صوبہ کے عامل کے نام فرمان بھیجے کہ ہر صوبہ میں مساجد بنائی جائیں۔ عمال حکومت نے حکم کی تعمیل کی مگر سمت قبلہ معلوم کرنے کے لئے نہ تو حضرت عمر نے کوئی انتظام کیا اور نہ ہی عمال حکومت نے حسابات ریاضیہ کو استعمال کیا بلکہ تحری و تخمینہ سے مساجد تعمیر کی گئیں۔

③ علامہ مقریزی نے کتاب الخطط ص ۲۲۶ و ص ۲۲۷ ج ۲ میں نہایت وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مصر اور دوسرے بلاد میں اسی طرح موٹے موٹے آثار و نشانات شمس و قمر کے ذریعہ اندازہ و تحری سے کام لیا اور مساجد بنائیں اور عام مسلمانوں نے انکا اتباع کیا۔ البتہ احمد بن طولون نے جب مصر میں جامع مسجد کی بنیاد ڈالی تو مدینہ طیبہ آدمی بھیج کر مسجد نبوی کی سمت قبلہ خاص طریق پر دریافت کروائی اور اسکے موافق مسجد بنائی جو عمرو بن العاص فاتح مصر کی جامع مسجد کے کسی قدر منحرف ہے لیکن علماء نے جامع عمرو بن العاص کے اتباع کو اولیٰ قرار دیا ہے اور مصر و اطراف مصر کی عامہ مساجد اسی کے مطابق ہیں۔ حالانکہ مصر جیسا شہر قواعد ریاضیہ کے جاننے والوں سے خالی نہیں ہو سکتا۔

④ علماء اُمت کا اتفاق ہے کہ دنیا کی تمام مساجد محض تحری و تخمینہ سے قائم کی گئی ہیں لیکن مسجد نبوی کی سمت بطور وحی و مکاشفہ قائم کی گئی ہے۔ حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیت اللہ

کو بطور معجزہ کر دیا تھا اس کو دیکھ کر آپ نے مسجد مدینہ کی بنیاد رکھی (کذا فی البحر الرائق در المختار) اس لئے باجماع امت مسجد نبوی کی سمت بالکل یقینی ہے۔ لیکن حسابات ریاضیہ سے جانچا گیا تو وہ بھی صحیح نہیں اُترتی۔ چنانچہ امیر مصر ابن طولون نے جب مصر میں اپنی جامع مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو چند ماہرین ہندسہ کو مدینہ منورہ بھیج کر پہلے مسجد نبوی کی سمت قبلہ کو آلات ریاضیہ سے جانچا تو معلوم ہوا کہ آلات کے ذریعہ نکالے ہوئے خط سمت قبلہ سے مسجد نبوی کی سمت قبلہ دس درجہ مائل بجنوب ہے۔ جیسا کہ مقریزی نے کتاب المخطوط ج ۲ ص ۲۵۶ میں بالفاظ ذیل اس کا ذکر کیا ہے۔

”ان احمد بن طولون لمّا عنزم علی بناء هذا المسجد بعث الی محراب رسول الله

صلی الله علیہ وسلم من اخذ سمتہ فاذا هو مائل عن خط سمت القبلة المستخرج

بالصناعة نحو عشر درج الی جهة الجنوب انتہی“

اب وہ لوگ جو آلات رصدیہ پر سمت قبلہ کا مدار رکھنا چاہتے ہیں اور ان پر فخر کرتے ہیں وہ دیکھیں کہ ان کی تجویز پر تو مسجد نبوی کی سمت قبلہ بھی پوری نہیں اُترتی۔ معلوم نہیں کہ مشرقی صاحب جو ہندوستانی مساجد میں ان ہی حسابات کی بنا پر نماز ناجائز قرار دیتے ہیں مسجد نبوی کے متعلق کیا فتویٰ صادر فرمائیں گے۔ مشرقی صاحب کچھ بھی کہیں لیکن مذکور الصدر تعالیٰ مسلمانوں کے اطمینان کے لئے انشاء اللہ کافی اور دانی ہے۔ یہاں تک تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ سمت قبلہ معلوم کرنے میں سلف کا طریقہ یہ ہے کہ جن بلاد میں مساجد قدیمہ موجود ہوں ان کا اتباع کیا جائے اور جن جنگلات یا نوآبادیات میں مساجد قدیمہ موجود نہ ہوں وہاں شمس و قمر اور قطب وغیرہ کے مشہور و معروف ذرائع سے اندازہ قائم کر کے سمت متعین کر لی جائے اس میں معمولی میلان و انحراف بھی رہے تو اسے نظر انداز کیا جائے کیونکہ حسب تصریح صاحب بدائع ان بلاد بعیدہ میں تحری و اندازہ سے قائم کردہ جہت ہی قائم مقام کعبہ ہے اور اسی پر احکام دائر ہیں، جیسے شریعت نے نیند کو قائم مقام خروج ریح قرار دیکر اسی پر نقض وضو کا حکم کر دیا سفر کو قائم مقام مشقت قرار دیکر اسی پر مطلقاً رخصتیں مرتب کر دیں۔ حقیقۃً مشقت ہو یا نہ ہو اسی طرح بلاد بعیدہ میں مشہور و معروف نشانات و علامات کے ذریعہ جو سمت قبلہ تحری و اندازہ سے قائم کی جائے گی وہی قائم مقام کعبہ ہوگی۔

تیسرا مسئلہ، قبلہ دریافت کرنے کے لئے آلات ریاضیہ کا استعمال جائز ہے یا نہیں، اس کے متعلق نتیجہ پر پہنچنے سے قبل چند مقدمات قابل ذکر ہیں۔

① ادھر مذکور ہوا کہ شریعت کا ہر فعل یسر و سہولت پر مبنی ہے۔ جس قدر کوئی کام عام ہوگا،

عہ ان ماہرین کی تخریج غلط تھی، صحیح تخریج مسجد نبوی کی سمت قبلہ کے عین مطابق ہے ۱۲ رشید محمد عفا اللہ عنہ

اسی قدر اس میں سہولت زیادہ ہوگی اور آلات و حسابات ریاضیہ بقدر عام نہیں کہ ہر شخص کو ہر جگہ ستر آسکیں۔
 (۲) حسابات ریاضیہ و آلات رصدیہ کے ذریعہ بھی عین کعبہ تو درکنار مسجد حرام بلکہ مکہ مکرمہ کے استقبال کا بھی یقین نہیں ہو سکتا مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر۔

(۱) فلکیات کی عام کتابوں میں سمت قبلہ کے جو طریقے لکھے جاتے ہیں یا سمت قبلہ کے جو نقشے مرتب کئے جاتے ہیں وہ تقریبی ہوتے ہیں۔

(۲) سمت قبلہ معلوم کرنے کے لئے اگر وہ طریقے بھی استعمال کئے جائیں جن کو تحقیقی کہا جاتا ہے تو بھی بالکل صحیح سمت نہیں نکالی جاسکتی۔ کیونکہ ہر مقام کا بالکل صحیح طول البلد و عرض البلد معلوم کرنا مشکل ہے۔ ذرا سے تفادیت سے بھی نتیجہ مختلف ہوگا اور نتیجہ میں ذرا سے فرق سے بھی دور جا کر کئی میلوں کا فرق پڑ جاتا ہے۔

(۳) کسی شہر میں ایک مخصوص مقام کا طول و عرض لیکر سمت قبلہ نکالی گئی تو اسی شہر کے دوسرے مقامات کا طول و عرض اس مقام سے مختلف ہونے کی وجہ سے ان کی سمت قبلہ بھی اس مقام کی سمت قبلہ سے مختلف ہوگی اور اس شہر کی مضافات کی سمت قبلہ میں تو اور بھی زیادہ فرق ہوگا اور ہر مقام کی الگ سمت قبلہ نکالنا ناممکن ہے۔

(۴) بالکل صحیح سمت کی تعیین فرض بھی کر لی جائے تو عملی طور پر استقبال کعبہ یا مسجد حرام بلکہ استقبال مکہ مکرمہ کا بھی یقین نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ کسی جانب بال برابر بھی انحراف ہو گیا تو نمازی کا رخ مکہ مکرمہ سے میلوں دور ہو جائے گا۔

(۳) اس فن میں ماہرین کی بنسبت مسٹر مشرقی کی طرح مدین کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کو سمت قبلہ نکالنے کا شوق تو ہے اس لئے وہ اس کام میں پیش پیش رہتے ہیں مگر فن میں مہارت نہ رکھنے کی وجہ سے غلط سمت نکالتے ہیں یا فلکیات کی عام کتابوں کے مطابق تقریبی طریقے استعمال کرتے ہیں یا تقریبی نقشوں کے ذریعے سمت قبلہ معلوم کرتے ہیں اس لئے ان میں اختلاف رونما ہوتا ہے بلکہ طول البلد و عرض البلد قدرے مختلف لے لینے کی وجہ سے ماہرین فن کی نکالی ہوئی سمت قبلہ بھی ایک دوسرے سے کچھ مختلف ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے عوام میں اختلاف و انتشار پیدا ہوتا ہے۔

(۴) بلاوجہ شبہات فلسفیہ و ریاضیہ میں پڑنا شرعاً مذموم و موجب تشویش ہے۔ بسا اوقات ان تدقیقات میں پڑنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم،

تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اور عامۃ المسلمین پر بدگمانی ہو جاتی ہے کہ ان کی نمازیں اور قبلہ درست نہیں۔ حالانکہ یہ باطل محض اور سخت جسارت ہے۔

ان مقدمات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ سمت قبلہ میں آلات ریاضیہ کا التزام مذموم ہے۔ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور و معروف عالم علامہ ابن رجب حنبلی اسی بنا پر سمت قبلہ میں آلات رصدیہ و تدقیقات ریاضیہ میں پڑنے کو منع فرماتے ہیں۔ امام احمد سے بھی سمت قبلہ میں آلات رصدیہ استعمال کرنے کی ممانعت منقول ہے۔

مذکور الصدر مضمون ایک سلیم الطبع طالب حق مسلمان کی تسکین کے لئے کافی و دافی ہے۔ البتہ جس کی طبیعت میں عناد و اعتساف گھر کر چکا ہو اس کا کوئی علاج نہیں۔ ”ومن یضلل اللہ فلا ہادی لہ“

مشرقی صاحب علم کو علم ریاضی سے ناواقف گردانتے ہیں اور اپنے کو اس فن میں یتیم خیال فرما رہے ہیں اور بعض سادہ لوح لوگ ان کو علامہ کے لقب سے یاد کر رہے ہیں انھیں واضح ہو کہ قواعد ریاضیہ کی مدد سے کسی مقام کی سمت کی تخریج تو ہر ریاضی دان کر سکتا ہے مگر سمت قبلہ کی شرعی حیثیت کی تعیین اور اس کے پیش نظر نماز کی صحت یا فساد کا حکم لگانا صرف علماء شریعت ہی کا کام ہے، مشرقی صاحب اگرچہ بزعم خود علوم شرعیہ میں بھی اپنی نظیر نہیں رکھتے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ علوم شرعیہ میں ایک طفل مکتب کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ ہاں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) اور آپ کے اصحاب و تابعین بلکہ جمیع اُمت کو گمراہی کی طرف منسوب کرنے کا نام علم ہے تو ایسا علم انہی کو مبارک ہو ”ونعوذ باللہ من ذلک“ مشرقی صاحب کے علمی پایہ کو اچھی طرح سے تو دہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو علوم عربیہ سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں مگر بعض چیزیں ایسی ہیں کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی انھیں دیکھ کر مشرقی صاحب کی قابلیت معلوم کر سکتا ہے۔ بطور نمونہ صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

آیت قرآنیہ ”وکفی اللہ المؤمنین القتال“ کا ترجمہ بیان کرتے ہیں :

”مؤمن کے لئے صرف ایک عمل کفایت کرتا ہے وہ سپاہی بن کر لڑنا ہے“

تفسیر ماثور اور مراد الہی کے خلاف ہونے سے قطع نظر ادنیٰ صرف نحو پڑھا ہوا طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ ترجمہ اس عبارت کا کسی طرح ہو ہی نہیں سکتا۔

بے نظیر جہل مرکب

مشرقی سے متعلق یہ تو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ وہ علم دین سے بالکل کورے ہیں، علم دین سے

ان کو دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔ اکبر مرحوم کا یہ شعر ان پر بالکل صحیح منطبق ہوتا ہے۔
 انھوں نے دین کب سیکھا ہے رہ کر شیخ کے گھر میں
 پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

مگر ان کے بانگ دہل دعووں، مختلف علوم و فنون میں ولایت سے کئی درجن ڈگریاں حاصل کرنے کی تشہیر اور بے بصیرت عوام کی طرف سے ملے ہوئے خطاب ”علاہ“ کے پیش نظر خیال تھا کہ آپ فنون دنیویہ میں یقیناً مہارت رکھتے ہونگے، لیکن آپ کے رسالہ ”مولوی کا غلط مذہب“ میں سمت قبلہ سے متعلق آپ کا مضمون دیکھ کر ہماری یہ خوش فہمی بھی حیرت و تعجب سے بدل گئی اور یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ فنون دنیویہ میں بھی آپ کا مبلغ علم صرف چند اصطلاحی الفاظ رکھ لینے تک محدود ہے۔ البتہ اگر آپ واقعہ کئی ولایتی ڈگریوں کے مالک ہیں تو اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ اہل یورپ کو ایسے احمق سے اسلام کی تخریب اور اہل اسلام میں ارتداد پھیلانے کا کام لینا مقصود تھا۔

اب مختلف فنون میں آپ کی قابلیت کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔
 مسٹر مشرقی اور علم ریاضی :

آپ نے صرف ایک مضمون ”سمت قبلہ“ میں ریاضی کی کئی فحش غلطیاں کی ہیں۔
 ① غدر کے وبال سے سمتیں الٹ گئیں۔

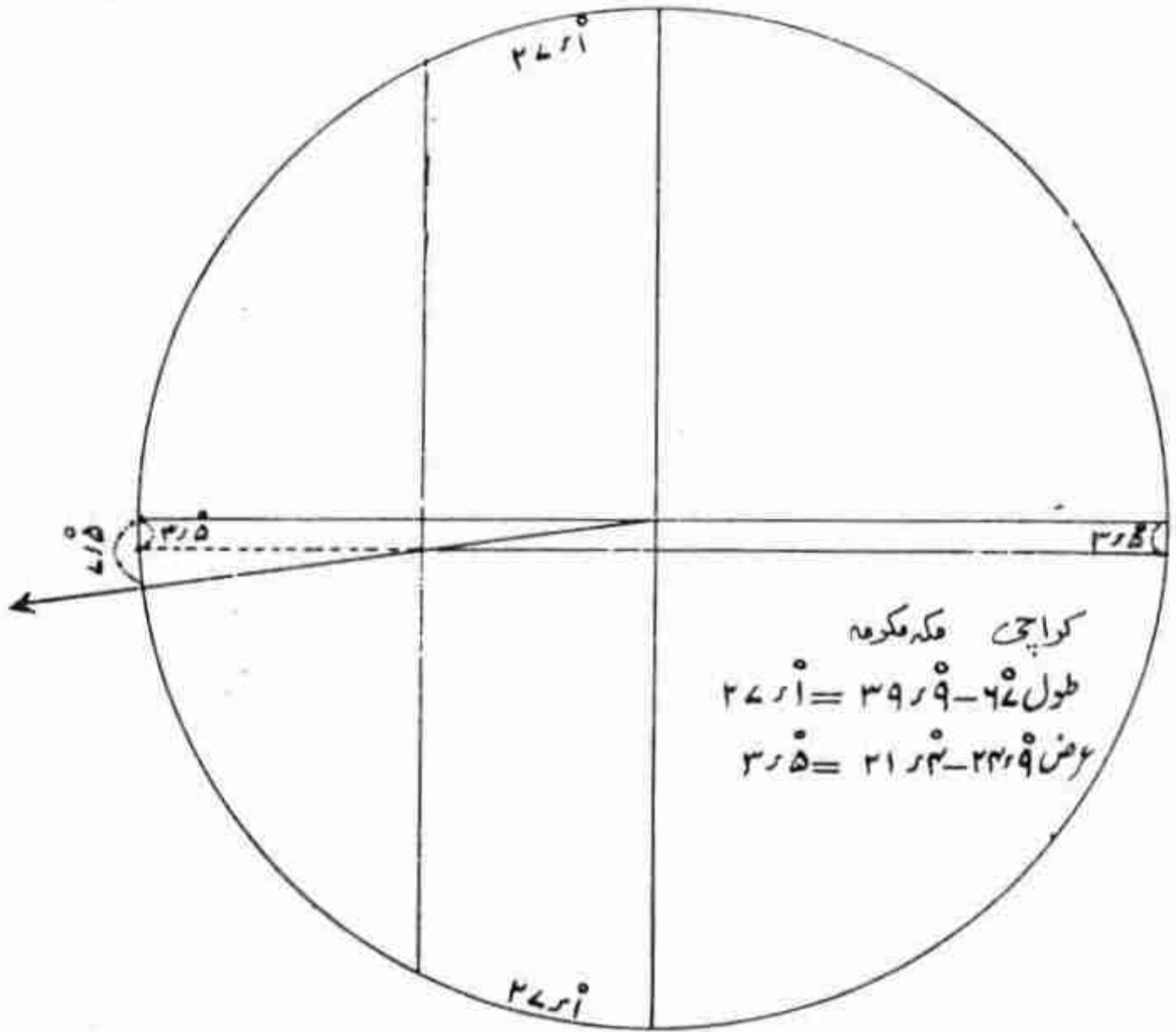
فرماتے ہیں،

”لاہور کی مسجدوں کا رخ صحیح رخ سے قریباً ۲۵ درجہ جنوب کی طرف ہٹا ہے“
 آپ کا مقصد یہ ہے کہ لاہور کی مسجدوں کا رخ نقطہ مغرب کی طرف ہے جو صحیح سمت قبلہ سے ۲۵ درجہ جانب جنوب میں ہے، یعنی لاہور کی صحیح سمت قبلہ نقطہ مغرب سے ۲۵ درجہ شمال کی طرف ہے۔
 آج تک کسی سطحی سے سطحی فہم والے نے بھی لاہور کی سمت قبلہ کا انحراف شمالی نہیں بتایا، ملاؤں کا مذاق اڑانے والے پر غرور دماغ سے اللہ تعالیٰ نے شمال و جنوب کا امتیاز سلب فرمالیا اور ٹیڑھے دماغ کی کج فہمی کے اظہار کے لئے مسٹر مشرقی کے خیال میں شمال کو جنوب اور جنوب کو شمال بنا دیا۔

② لاہور کی سمت قبلہ،

آپ فرماتے ہیں کہ لاہور کی مسجدیں نقطہ المغرب کی طرف ہیں اور صحیح رخ سے ۲۵ درجہ منحرف ہیں۔ یعنی آپ کے خیال میں لاہور کی صحیح سمت قبلہ نقطہ المغرب سے ۲۵ درجہ منحرف ہے حالانکہ لاہور کی سمت قبلہ نقطہ المغرب سے ۲۵ درجہ نہیں بلکہ ۹، ۹ درجہ مائل بجنوب ہے۔ صورت تخریب ملاحظہ ہو۔

کے لئے سطح نقشہ کے استعمال کا مشورہ دے رہے ہیں، حالانکہ کرہ اور سطح دونوں کا حساب بہت مختلف ہے۔ چنانچہ سطح نقشہ کے مطابق کراچی کی سمت قبلہ ۵۱° ۲۷' مائل بجنوب ہے جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہے،



اور کردی حساب کراچی کی سمت قبلہ صرف ۲° ۵۷' جنوب کی طرف ہے اور یہی صحیح ہے۔ دونوں طریقوں میں ۵۱° درجہ کا غیر معمولی تفاوت ہے۔

مثبت کردی کے حساب سے صورت تخریج یہ ہے۔

معرض موقع = معرض مکہ جم فرق طول،

مس سمت قبلہ = جم عرض موقع مس فرق طول قم (عرض موقع - عرض البلد)

$$(-) ۱۸۱۳ = ۲۳۲۹ - \text{عرض موقع} = ۲۳۲۹ - ۰۲۳۵۶۳ = ۱۲۹۳۹۵ + ۰۲۳۰۶۸$$

$$۸۷۲۹ - ۱۸۰۰ (-) ۸۷۲۹ = (-) ۱۲۳۴۴۱ = (-) ۱۲۷۰۳۸ + ۱۲۷۰۹۰ + ۱۲۹۶۱۳$$

$$۹۲۲۹ = \text{زاویہ سمت قبلہ} - ۹۰ = ۲۲۲۹ \text{ مائل بجنوب}$$

مشرق زمین کی کردیت کا علم نہیں رکھتے تو کاش ان کے کوئی عقلمند دوست ہی انکو کرہ ارضی

(گلوب پر ڈوری رکھ کر صحیح سمت قبلہ کا مشاہدہ کرا دیتے، مگر ان کا کوئی دوست اگر عقلمند ہوتا تو وہ

ان کا دوست ہی کیوں بنتا،

(۵) الفے فی الماء واست فی السماء (ناک پانی میں اور چوڑا آسمان میں)

فرماتے ہیں :

”تمام ہندوستان میں ماسوا سورت، ناگیور، کٹک وغیرہ جو اسی عرض البلد پر واقع ہیں جس پر مکہ معظمہ ہے، ہندوستان کی تمام نئی مسجدوں کا قبلہ غلط ہے، ایک مسجد ایسی نہیں جسکے نمازیوں نے آج تک ایک نماز قبلہ ہو کر پڑھی ہو، لاہور اور امرتسر والوں کا قبلہ بیت المقدس ہے، راولپنڈی والوں کا بغداد اور دمشق، پشاور والوں کا بیروت، دہلی والوں کا بوشہر، ملتان کا کوفہ، کراچی والوں کا مدینہ، مدراس والوں کا عدن، بمبئی والوں کا بندرگاہ سواکن۔“

مقصود یہ ہے کہ ہندوستان کی تمام مسجدوں کا رخ مغرب کی طرف ہے۔ چونکہ سورت، ناگیور اور کٹک مکہ مکرمہ ہی کے عرض البلد پر ہیں اس لئے ان کی مساجد صحیح ہیں۔ ان کے سوا ہندوستان کی مساجد جو مغرب کی سمت پر ہیں ان کا رخ مکہ مکرمہ کی بجائے ان شہروں کی طرف ہے جو ان کے عرض البلد پر واقع ہیں اس سے ثابت ہوا کہ مسٹر مشرقی کے ہاں مشرق و مغرب کے معنی ایک عرض البلد پر وقوع ہے، اس سے بڑھ کر ”الفے فی الماء“ کی مثال کیا ہوگی کہ یورپ کی درجنوں ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود مشرق و مغرب کی حقیقت سے نا بلد ہیں۔

”است فی السماء“ کی بھی بطور نمونہ صرف ایک مثال ملاحظہ فرمائیں، یہ شمال و جنوب و مشرق و مغرب کی سمتوں تک سے نا بلد مسٹر ملا سے مخاطب ہے۔

”آپ کی بلا جانتی ہے کہ مکہ کا رخ دریافت کرنا کسے کہتے ہیں، آپ کو معلوم ہے جغرافیہ کس بیل کا نام ہے، علم نجوم کسے کہتے ہیں، دُور بین کیا ہوتی ہے، خط سرطان کس مرض کو کہتے ہیں، آپ صرف اپنی رات کی باسی روٹیاں گن بیچنا نہیں جانتے اور اگر روٹیاں زیادہ ہوں اور آنے پورے نہ بیٹھیں تو حساب میں گھنٹوں غلطی نہیں کرتے بلکہ آنوں کو ان روٹیوں پر بٹھالیتے ہیں۔“

نخوت و غرور سے پُر مدعی ہمہ دانی و اچھو ماد یگرے نیست دماغ پر قدرت کی طرف سے یہ کھُلا عذاب نہیں تو اور کیا ہے کہ مشرق و مغرب جیسی بدھی اشیاء سمجھنے کا بھی شعور نہیں رہا، کاشکہ اتنی موٹی سی بات کسی رات کی باسی روٹیاں بیچنے والے ملاہی سے دریافت کر لی ہوتی، آئیے اب بھی وقت ہے ملا سے مشرق و مغرب کا ایک سبق پڑھ لیجئے ورنہ جس مشرقی کو مشرق ہی کا پتہ نہ ہو وہ ”رنگی کونارنگی“

”نام کافور برائے زندگی“ کا مصداق ہے۔

دائرۂ افق و معدل النهار کے موضع تقاطع کو نقطہ مشرق و مغرب کہا جاتا ہے اور جو مقامات کسی مقام کے دائرۂ اول السمیت کے تحت واقع ہونگے وہ اسکی مشرق اور مغرب کی سمت میں ہونگے، علامہ ماوالدین عالمی تشریح الافلاک میں فرماتے ہیں :

”السادسة الافق وهي واسطة بين النصف الفوقاني والتحتاني وتنصف الاول (ای المعدل) على نقطتي المشرق والمغرب والخط الواصل بينهما خط الاعتدال، و قال العلامة امام الدين المهندس اللاهوري في شرحه المسمى بالتصريح في شرح التشریح وبلاحظ في مفهومها (الارض وقطبها سمتا الرأس والقدم) (تصريح ص ۵۸)

اگر ایک عرض البلد پر وقوع کا نام مشرق و مغرب ہے تو ملا بھی مشرق کی طرح آسان سی بات کہہ دیتا کہ نو شہر مکہ مکرمہ کے عرض البلد پر واقع ہیں ان کا قبلہ مغرب ہے، اس حالت میں سمت قبلہ کی تخریج کے لئے سی تکلف کی ضرورت نہ تھی حالانکہ اس صورت میں تخریج سمت قبلہ نسبتاً زیادہ مشکل ہے، چنانچہ تشریح الافلاک میں تخریج سمت قبلہ کا ایک سادہ اور عام فہم طریقہ بیان کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے مساوی العرض مقامات کے لئے بذریعہ اصطلاحات ایچیدہ طریقہ بیان فرماتے ہیں :

”وان مساوی عرضہ عرضها فضع ثامنة الجوزاء او الثالثة والعشرين من السرطان حال كون الشمس في احدهما على خط وسط السماء في صفيحة الاضطراب المعمولة لعرض البلد واعلم موضع المرفي من اجزاء الحجرة ثرادر العنكبوت بقدر ما بين الطولين الى المغرب ان كان طوله اكثر وادربا لخلافه ان كان اقل احد الجزئين من مقنطرات الارتفاع فظل المقياس وقت بلوغ الشمس اليه على صوب القبلة (تصريح ص ۵۹)

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خط استوار کے سوا باقی پوری دنیا میں کہیں بھی کوئی دو مقام ایک عرض البلد پر واقع ہونگے تو ان میں سے کوئی ایک مقام دوسرے مقام کی مشرق یا مغرب میں ہرگز ہرگز واقع نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ ہر مقام کے دائرۂ اول السموت کا زیادہ سے زیادہ عرض اس مقام کے دائرۂ نصف النهار پر ہوتا ہے، پھر اس کی قوس جب قدر نقطتی المشرق والمغرب سے قریب ہوتی جائے گی اسی قدر اسکا عرض بھی کم ہوتا جائے گا، حتیٰ کہ نقطتی المشرق والمغرب پر عرض البلد صفر ہوگا، مثلاً لاہور کی مغرب یا مشرق میں جو مقام واقع ہوگا اس کا عرض البلد لازماً لاہور کے عرض البلد

سے کم ہوگا اور جو مقام لاہور کے عرض البلد پر ہوگا وہ ہرگز لاہور کی مغرب یا مشرق میں نہیں ہو سکتا بلکہ لاہور کی مشرق یا مغرب سے شمال کی طرف مائل ہوگا، یہ واضح حقیقت دلیسے سمجھ نہ آئے تو کُرۃ الارضی (گلوب) پر اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے، مزید وضاحت کے لئے ہم ان شہروں کی صحیح سمت کی تخریج تحریر کرتے ہیں جن کو مسٹر مشرقی نے اتحاد عرض البلد کی بنا پر بطرف مغرب قرار دیا ہے، پہلے سورت، ناگپور اور کٹک کو لیجئے جن کی سمت قبلہ مسٹر مشرقی ٹھیک جانب مغرب بتاتے ہیں۔

تخریج سمت قبلہ کا جو قاعدہ لاہور اور کراچی کی سمت قبلہ کے بیان میں گزر چکا ہے اس کے مطابق ان کی سمت قبلہ کی تخریج یوں ہوگی۔

سورت، طول ۸۲° ۷'، عرض ۲۱° ۲'، سمت قبلہ ۶° ۴' مغرب سے شمال کی طرف،

$$۳۱۷۷ = ۲۱۱۲ - \text{عرض موقع} = ۲۴۶۵ = ۰.۳۳۲۰ = \bar{۱}۹۲۴۱ + ۰.۳۰۷۹$$

$$۶۴۴ = ۸۳۹ - ۹۰، ۸۳۹ = ۰.۹۵۰۸ = ۱۱۸۲۵ + \bar{۱}۸۱۰۹ + \bar{۱}۹۵۷۴$$

ناگپور، طول ۷۹° ۷'، عرض ۲۱° ۱'، سمت قبلہ ۷° ۷' مغرب سے شمال کی طرف،

$$۵۶۷ = ۲۱۱۱ - \text{عرض موقع} = ۲۶۷۷ = ۰.۳۹۷۲ = \bar{۱}۸۸۹۳ + ۰.۳۰۷۹$$

$$۷۷۷ = ۸۲۳ - ۹۰، ۸۲۳ = ۰.۸۶۷۷ = ۱۰۰۵۵ + \bar{۱}۹۱۱۵ + \bar{۱}۹۵۰۷$$

کٹک، طول ۸۵° ۹'، عرض ۲۰° ۵'، سمت قبلہ ۹° ۷' مغرب سے شمال کی طرف

$$۸۸۷ = ۲۰۵ - \text{عرض موقع} = ۲۹۳۷ = ۰.۳۴۹۷ = \bar{۱}۸۴۱۸ + ۰.۳۰۷۹$$

$$۹۷۷ = ۸۰۳ - ۹۰، ۸۰۳ = ۰.۷۶۸۱ = ۰.۸۱۲۰ + ۰.۱۵۲ + \bar{۱}۹۴۰۹$$

اب ان شہروں کو لیجئے جن کے عرض البلد پر واقع ہونے والے مقامات کو مسٹر مشرقی نے ان کا

قبلہ بتایا ہے۔

۱) لاہور سے بیت المقدس

لاہور، طول ۷۴° ۳'، عرض ۳۱° ۹'، بیت المقدس طول ۳۵° ۲'، عرض ۳۱° ۸'

$$۷۰۲ = ۳۱۹ - \text{عرض موقع} = ۳۸۶۲ = ۰.۹۷۵ = \bar{۱}۸۸۹۹ + ۰.۳۰۷۹$$

$$۱۰۹ = ۷۹۱ - ۹۰، ۷۹۱ = ۰.۷۱۳۷ = ۰.۹۱۱۰ + \bar{۱}۹۰۹۹ + \bar{۱}۸۹۲۸$$

سے شمال کی طرف۔

۲) امرتسر سے بیت المقدس

امرتسر، طول ۷۴° ۸'، عرض ۳۱° ۹'، بیت المقدس طول ۳۵° ۲'، عرض ۳۱° ۸'

$$۷۱۲۲ = ۳۱۹۹ - \text{عرض موقع} = ۳۸۱۸۲ = ۰.۹۴۴ = \overline{۸۸۶۸} + ۰.۲۰۷۶$$

$$۱۱ = ۷۹ - ۹۰، ۷۹ = ۰.۷۱۰۱ = ۰.۹۰۰۹ + \overline{۹۱۷۶} + \overline{۸۹۱۶}$$

راولپنڈی سے بغداد

$$\text{راولپنڈی، طول } ۷۳^{\circ}، \text{ عرض } ۳۳^{\circ}، \text{ بغداد، طول } ۴۳^{\circ}، \text{ عرض } ۳۴^{\circ}$$

$$۴۱۲ = ۳۳۹۹ - \text{عرض موقع} = ۳۷۱۷۲ = ۰.۱۱۱۶ = \overline{۹۴۰۶} + ۰.۱۷۱۰$$

$$۹۱۲ = ۸۰۱۸ - ۹۰، ۸۰۱۸ = ۰.۷۹۱۱ = ۱.۱۴۴۰ + \overline{۷۹۱۱} + \overline{۸۹۸۰}$$

راولپنڈی سے دمشق

$$\text{راولپنڈی، طول } ۷۳^{\circ}، \text{ عرض } ۳۳^{\circ}، \text{ دمشق، طول } ۳۶^{\circ}، \text{ عرض } ۳۳^{\circ}$$

$$۵۹۸ = ۳۳۹۹ - \text{عرض موقع} = ۳۹۵۸۲ = ۰.۸۲۷ = \overline{۹۰۳۵} + ۰.۱۷۹۲$$

$$۱۰۱۲ = ۷۹۱۸ - ۹۰، ۷۹۱۸ = ۰.۷۹۲۹ = ۰.۹۸۲۰ + \overline{۸۷۴۰} + \overline{۸۸۶۹}$$

پشاور سے بیروت

$$\text{پشاور، طول } ۷۱^{\circ}، \text{ عرض } ۳۳^{\circ}، \text{ بیروت، طول } ۳۵^{\circ}، \text{ عرض } ۳۳^{\circ}$$

$$۵۷۲ = ۳۳۹۹ - \text{عرض موقع} = ۳۹۷۲۲ = ۰.۸۰۶ = \overline{۹۰۸۰} + ۰.۱۷۲۶$$

$$۱۰۱۲ = ۷۹۱۸ - ۹۰، ۷۹۱۸ = ۰.۷۹۲۹ = ۱.۰۰۱۷ + \overline{۸۶۱۳} + \overline{۸۸۶۹}$$

دہلی سے بوشہر

$$\text{دہلی، طول } ۷۷^{\circ}، \text{ عرض } ۲۸^{\circ}، \text{ بوشہر، طول } ۵۰^{\circ}، \text{ عرض } ۲۹^{\circ}$$

$$۳۱۱۳ = ۲۸۹۹ - \text{عرض موقع} = ۳۱۷۷۲ = ۰.۲۰۸۷ = \overline{۹۵۲۵} + ۰.۲۵۶۲$$

$$۷۱۲ = ۸۲۹۹ - ۹۰، ۸۲۹۹ = ۰.۸۸۵۸ = ۱.۲۶۲۳ + \overline{۶۹۳۹} + \overline{۹۲۹۶}$$

ملتان سے کوفہ

$$\text{ملتان، طول } ۷۱^{\circ}، \text{ عرض } ۳۰^{\circ}، \text{ کوفہ، طول } ۴۴^{\circ}، \text{ عرض } ۳۲^{\circ}$$

$$۸۵۸ = ۳۰۹۹ - \text{عرض موقع} = ۳۵۱۰۵ = ۰.۱۵۴۱ = \overline{۹۴۹۹} + ۰.۲۰۴۲$$

$$۱۱۱۲ = ۷۸۱۹ - ۹۰، ۷۸۱۹ = ۰.۶۹۳۸ = ۱.۷۲۹ + \overline{۷۰۷۲} + \overline{۹۱۳۷}$$

کراچی سے مدینہ منورہ

$$\text{کراچی، طول } ۶۷^{\circ}، \text{ عرض } ۲۴^{\circ}، \text{ مدینہ منورہ، طول } ۴۰^{\circ}، \text{ عرض } ۲۴^{\circ}$$

$$۲۱۳ = ۲۴۹۹ - \text{عرض موقع} = ۲۷۱۲۲ = ۰.۲۸۹۲ = \overline{۹۴۹۹} + ۰.۳۳۹۳$$

$$۷۸۳ = ۲۱۳۵ - عرض موقع = ۲۹۱۸ = ۰.۲۵۲۹ = ۷۹۲۱۶ + ۰.۳۳۱۳$$

$$۱۳۱۳ = ۷۶۲ - ۹۰ = ۷۶۲ = ۰.۶۶۶۴ = ۰.۸۶۵۵ + ۷۸۱۹۱ + ۷۹۲۱۸$$

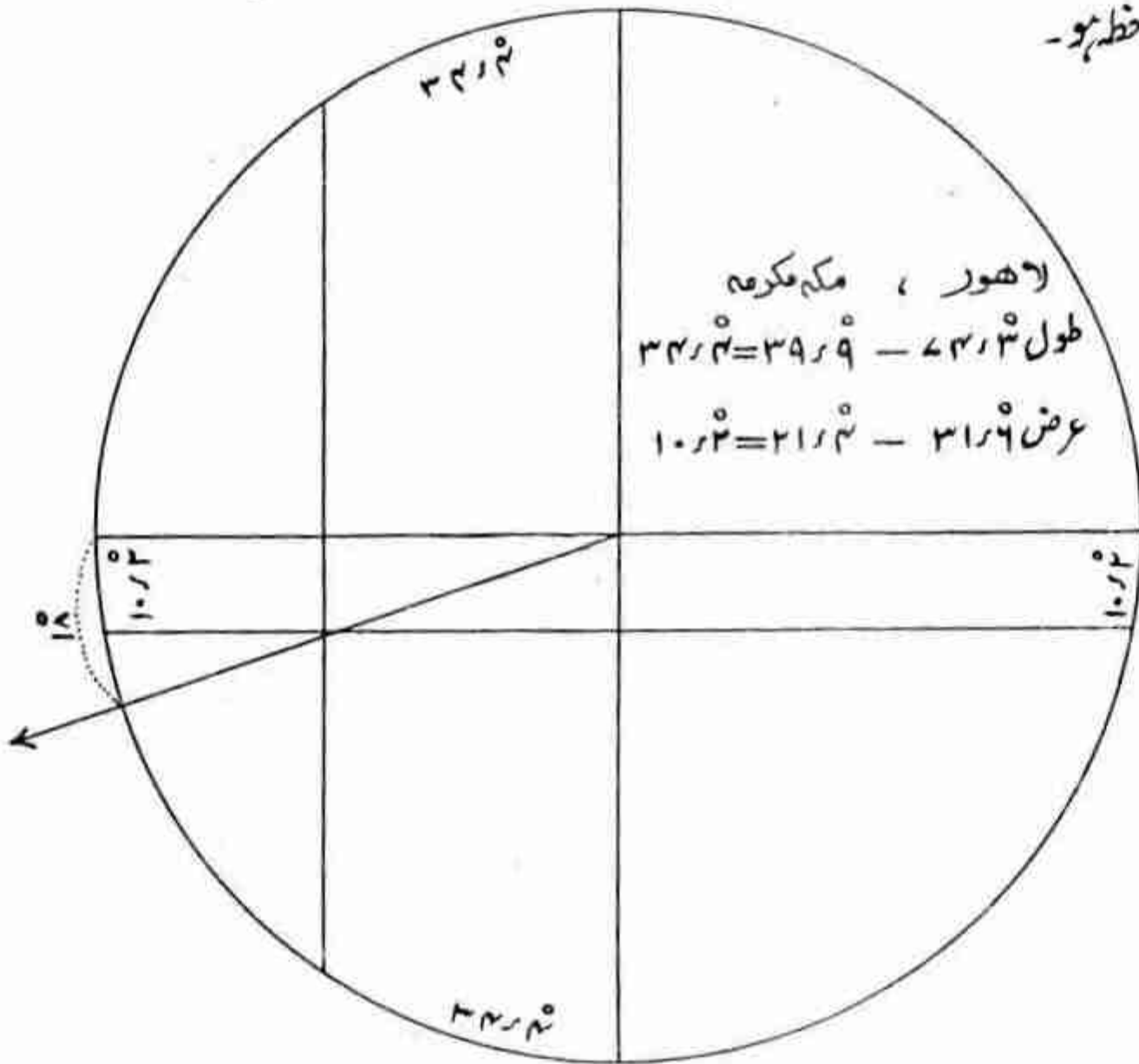
ہم نے یہ حسابات لکھ تو دیئے مگر سمت مشرق و مغرب تک سے نابلد سٹر کے سامنے ایسے ہی ہیں جیسے بھینس کے سامنے بین،

④ عرض البلد سے نابلد ، ،

ریاضی سے نابلد سٹر ریاضی کے ذریعہ تو کیا ہی کسی مقام کا طول و عرض معلوم کرتا تعجب تو اس پر ہے کہ کسی نقشہ سے طول و عرض دیکھنے کی بھی صلاحیت نہیں، چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

- (۱) سٹر کے خیال میں کٹنگ اور مکہ مکرمہ کا عرض البلد ایک ہے جبکہ دونوں میں ایک درجہ کا فرق ہے،
- (۲) کوفہ ملتان کے عرض البلد پر ہے، حالانکہ ان میں دو درجہ کا فرق ہے،
- (۳) سٹر کے نقشہ اصلاح "بمعنی افساد" میں کئی شہروں کے طول و عرض غلط ہیں۔

(۴) سٹر نے لاہور کی سمت قبلہ کا انحراف ۲۵ درجات بتایا ہے، اور یہ تخریج سمت قبلہ کے اس غلط طریقہ کے مطابق بھی درست نہیں جو سٹر نے لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی سٹر نے طول و عرض لینے میں غلطی کی ہے، ورنہ خود سٹر کے غلط طریقہ کی مطابقت بھی لاہور کی سمت قبلہ کا انحراف ۱۸ بنتا ہے۔ شکل ملاحظہ ہو۔



لاہور کی یہ سمت قبلہ مسٹر کے قاعدہ کے مطابق ہے جو آج تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ زمین گول ہے ورنہ مثلث کروی کے حساب سے صحیح سمت ۹۰° ۹' مغرب سے جنوب کی طرف ہے، جس کی تخریج ہم اوپر کر چکے ہیں۔
(۸) دُمدار تارا زمین پر :

مسٹر مشرقی ملاؤں سے مخاطب ہیں

”آپ کی بلا جانتی ہے کہ مکہ کا رخ دریافت کرنا کسے کہتے ہیں؟ آپ کو معلوم ہے جغرافیہ کس بیل کا نام ہے؟ علم نجوم کسے کہتے ہیں؟ دُور بین کیا ہوتی ہے، خطِ سرطان کس مرض کو کہتے ہیں؟“

آگے چل کر فرماتے ہیں،

”میں نے ایک شخص کو لاہور کے ملاؤں اور معماروں کے پاس بھیجا کہ وہ مسجد بناتے وقت قبلہ کا رخ کیونکر مقرر کرتے ہیں، ایک بڑی عمر کے جاہل نے کہا، واہ جی یہ تو بہت آسان ہے، قطب تارے کی طرف ہاتھ پھیلا کر اور کندھے کی طرف دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو ناک کی سیدھ میں قبلہ ہے، خیر میں سمجھ گیا کہ ملا کی نجوم دانی کس قدر بے خطا ہے“
مگر مسٹر اس بڑی عمر کے جاہل سے بھی زیادہ جاہل ہے، اس لئے کہ یہ بڑے میاں قطب ستارہ کی مدد سے مغرب کی صحیح سمت تو جانتے تھے مسٹر تو مشرق و مغرب کی سمت سے بھی جاہل ہے، مسٹر مشرقی جیسے ہی نجوم دان سے متعلق کسی نے خوب کہا ہے۔

عجبوہ فقط آسماں ہی نہیں یہاں پر عجائبِ نظارے بہت

فلک پر ہی دُمدار تارا نہیں زمین پر بھی دُمدار تارے بہت

یہاں تک مسٹر کی ریاضی دانی کا بیان تھا، اب ذرا دوسرے فنون میں بھی آپکے کمالات

ملاحظہ فرمائیں۔

(۹) مسٹر مشرقی اور جغرافیہ،

ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ مسٹر مشرقی نقشے سے طول البلد اور عرض البلد معلوم کرنے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتے، اس کی چند مثالیں بھی اوپر بیان کی جا چکی ہیں، انھوں نے خود جو نقشہ شائع کیا ہے اس میں بھی کئی غلطیاں کی ہیں، کئی شہروں کا محل وقوع غلط دیا ہے۔ اپنے نقشے کے بارے میں خود فرماتے ہیں،

”میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے سب نمازی مسلمان اگر اپنی نمازوں کو بارگاہِ خداوندی

میں پھر قبول کرانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے غلط قبلوں کو اس صحیح نقشے سے درست کر لیں جو میں نے ”الاصلاح“ میں دیا ہے یا اس سے بہتر نقشے سے درست کر لیں۔
سوال یہ ہے کہ اگر آپ بہتر نقشہ بنانا نہیں جانتے تو اپنے پرچہ ”الاصلاح“ میں غلط نقشہ شائع کر کے خدمت افساد انجام دینے میں مغربی خداؤں کے حکم کی تعمیل کے سوا اور کیا فائدہ؟
(۱۰) مسٹر مشرقی اور تاریخ ،

ارشاد ہے :

”عرب جیسی جاہل اور اجڈ قوم چند برسوں کے اندر اندر دو ہزار میل دور مقام کی صحیح سمت دریافت کر سکی حالانکہ اس وقت جغرافیہ کا نام و نشان موجود نہ تھا اور نہ سطح زمین پر طول بلد و عرض بلد کے خطوط کوئی متنفس جانتا تھا۔“
مسٹر کا تاریخ سے جہل مرکب بھی بے نظیر ہے، آپ کے خیال میں عرب مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے کے وقت تک دنیا میں علم جغرافیہ کا نام و نشان نہ تھا اور طول البلد و عرض البلد سے کوئی متنفس واقف نہ تھا، حالانکہ دوسری صدی عیسوی میں علم جغرافیہ مدون ہو چکا تھا، بطلمیوس نے مجسطی کے بعد فن جغرافیہ میں بھی ایک کتاب لکھی جو جغرافیہ ہی کے نام سے معروف ہے۔
حاجی خلیفہ کشف الظنون میں جغرافیہ کی تعریف یوں لکھتے ہیں،

”وهو كلمة يونانية بمعنى صورة الارض ويقال جغرافيا بالواو على الاصل وهو علم يتعرف منه احوال الاقاليم السبعة الواقعة في الزرع المسكون من كرة الارض وعروض البلدان الواقعة فيها واطوالها وعدد مدنها وجبالها وبرايرها وبحارها وانهارها الى غير ذلك كذا في مفتاح السعادة، قال الشيخ داود في تذكرة جغرافيا علم باحوال الارض من حيث تقسيمها الى الاقاليم والجبال والانهار وما يختلف حال السكان باختلافه انتهى، وهو الصواب لشموله على غير السبعة وجغرافيا علم لم ينقل له في العربية لفظ مخصوص واول من صنف فيه بطليموس القلوزي فانه صنف كتابه المعروف بجغرافيا ايضا بعد ما صنف المجسطي“

(كشف الظنون ص ۵۹ ج ۱)

بطلمیوس سے متعلق معلم بطرس بستانی دائرۃ المعارف میں فرماتے ہیں،
بطلمیوس - کلودیوس بطلمیوس ریاضی فلکی جغرافی یونانی مصری يقال انه ولد في

بیلوسیوم ونشأ فی الاسکندریة فی القرن الثانی للمیلاد

(دائرة المعارف ۸۴۲ مطبوع بیروت)

⑪ خود مشرقی دل مغربی ،

مشرق کی مغرب سے مرعوبیت کہیے یا اپنی زالائقوں پر مغرب سے ڈگریوں کے انعامات کے صلہ میں مغرب کی بیجا مدح سرائی فرماتے ہیں۔

”اگر یہی فتوہ جو حکم شطر المسجد الحرام کا حکم کسی مغربی قوم پر نازل ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ یورپ کے ہر حصہ میں کروڑوں نہایت باریک بین رصدی آلات اس مطلب کے لئے شہر بشہر نصب ہو جاتے کہ خدائے عز و جل کے آسمانی حکم کی رو سے شطر المسجد الحرام صحیح طور پر دریافت کریں ، وہ قوم ایسے دقیقہ رس اور نازک آلات ایجاد کرتی کہ شمال و مغرب کے درمیان تین لاکھ چوبیس ہزار سمتوں سے ایک گز کا بھی فرق نہ آنے پاتا ، ان کے قبلہ کی سمت عین کعبہ کے سیاہ غلاف کے نصف پر آکر پڑتی جو چھ فٹ لمبا اور چھ فٹ چوڑا ہے۔“

مشرق سے کوئی پوچھے کہ کیا مغربی قوم پر بیت المقدس کے استقبال کا حکم نازل نہیں ہوا اس حکم خداوندی کی تعمیل کی خاطر انھوں نے استقبال بیت المقدس کے لئے کس شہر میں کروڑوں نہایت باریک بین رصدی آلات نصب کئے ؟ حقیقت یہ ہے کہ مشرق مغربی نے مشرق کی کو تو اُتو بنادیا مگر وہ خود اُتو نہیں بلکہ اُتو گر ہے۔ وہ شطر المسجد کا صحیح مفہوم وہی سمجھتا ہے جو عام مسلمان سمجھتے ہیں۔

⑫ مشرق معنی ۱۔

دُنیا بھر کے دانشوروں کو چیلنج ہے کہ مندرجہ ذیل ”مشرق معنی“ حل کیجئے ورنہ مشرق کی قابلیت کا لوہا مان لیجئے ، ملاحظہ ہو مشرق معنی

بیت اللہ
عرض = ۱۰.۱۱ میٹر
طول = ۱۲ "
ارتفاع = ۱۶ "

”کعبہ کا سیاہ غلاف چھ فٹ لمبا چھ فٹ چوڑا
میری سیلی بوجھ پیلی گھوڑا نکر اپنے کا دوڑا“

⑬ مشرق معنی ۲۔

آپ بیت اللہ کے کسی کونے کے سامنے اس طرح کھڑے ہو کر دکھائیں کہ آپ کی سمت کعبہ کی کسی دیوار کے عین نصف پر آکر پڑے ،

(۱۳) مسٹر معصی ع

اگر آپ مسٹر کی انمول تحقیق کے مطابق غلاف کعبہ کے عین نصف ہی پر اپنی سمت ڈالنے کے لئے کعبہ کے کونوں سے ہٹ کر کھڑے ہونے کا اہتمام کریں تو نماز باجماعت میں نصف بندی اس طرح کر کے دکھائیں کہ ہر نمازی کی سمت غلاف کعبہ کے عین نصف پر پڑے۔

معذرت :

مسٹر کے تعاقب میں بہت شکن قلم نے چند شوخ فقرے بھی چست کر دیئے ہیں جو مسٹر ہی کی ہرزہ سرائی کی صدائے بازگشت ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسٹر کی ناپاک تحریروں اور اس کے دل اور زبان قلم کی غلاظتوں کے مقابلہ میں یہ فقرے بہت ہلکے ہیں اور قانون الہی و جزاء سیئۃ سیئۃ مثلاً اور والے عاقبتہم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ کے تحت انتقام کی حد جواز سے بہت کم درجہ کے ہیں، ورنہ ہر شخص جانتا ہے کہ مرتد کی اصل سزا تو یہ ہے کہ اس کے ناپاک وجود سے اللہ کی زمین کو پاک کر دیا جائے، مفرور مسٹر اور مسکین ملّا

مسٹر کے صرف ایک مضمون "سمت قبلہ" کے سرسری جائزہ سے اس میں ایک درجن سے بھی زیادہ فحش غلطیاں نکلیں، اُس عزیز ذوا انتقام کی شان دیکھئے کہ مغربی خداؤں کو خوش کرنے کے لئے ملاؤں کا مذاق اڑانے والے مشرقی کے غرور کو ایک بوریہ نشین ملا کے ذریعہ خاک میں ملا دیا، یورپ کی درجنوں ڈگریاں رکھنے والے مسٹر کے پندار ہمہ دانی کے ایسے ناچیز ملا کے ہاتھوں پر خچے اڑا دئے جس نے اسکول میں پرائمری سے زیادہ نہیں پڑھا، واہ ملا مسکین! تو نے تو یورپ کی ڈگریوں کے بجائے تک ادھیر ڈالے،

میرے رب کریم! یہ محض تیرا کرم ہے کہ تو نے مجھے ملاؤں کے خاندان میں اور ملا کے گھر میں پیدا فرمایا اور خود مجھے بھی ملا بنا کر ایسا علم عطا فرمایا کہ مسٹر دں کے دماغ اس کے قدموں میں، میرے رب کریم! تیرے اس کرم کا صدقہ تو مجھے ملائیت پر زندہ رکھ اور ملائیت ہی پر مجھے موت دے اور ملاؤں کی مقدس جماعت میں میرا حشر فرما، اور قیامت تک میری اولاد کو ملائیت کی دولت عطا فرما اور ان کو عملی صلاح و فلاح کے ساتھ علمی فضل و کمال بھی ایسا عطا فرما جو تیری معرفت اور تیرے دین کی خدمت کا ذریعہ بنے اور اس کے سامنے مسٹروں کا غرور پامال ہوتا رہے، یا اللہ! تو نے ان مسٹر دں کو مسلمان گھرانوں میں پیدا فرمایا ہے اس کرم کے طفیل تو ان کو سچے مسلمان بنادے، اسلام کے ساتھ ان کے بغض کو محبت سے بدل دے، انکے قلوب کو یورپ کی محبت سے پاک فرما کر اپنی محبت سے منور فرما، آمین ۵

کیمیا داری کہ تبدیلیش کنی ۛ جوئے خوں باشد اگر نیلش کنی

فقط واللہ المستعان ————— ۲۹ رجب سنہ ۱۳۶۳ھ

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَالنَّجْمُ وَالشَّيْطَانُ بِسَبَبٍ ۝

اِنْشَاءُ الْعَابِدِ

الى

تَخْرِيجِ الْاَوْقَاتِ وَتَوْجِيهِ الْمَسَاجِدِ

اوقاتِ نماز کی تخریج اور سمتِ قبلہ کی تعیین کے
نہایت قیمتی قاعدے،
یہ کتاب اپنے موضوع میں جامعیت و تحقیق کے
 لحاظ سے منفرد ہے،

تألیف

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی



- دنیا کے ہر مقام کے اوقات نماز اور سمت قبلہ کی تخریج کے قاعدے
- دو شہروں کے درمیان فاصلہ معلوم کرنے کے قاعدے
- ہجری اور عیسوی سالوں اور تاریخوں میں تطبیق اور ہر تاریخ کا دن نکالنے کے قاعدے
- پاک ہند کے ہر بڑے شہر کی سمت قبلہ اور طول البلد و عرض البلد کے درجات

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَخِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَبْصَارِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



اشبہ الصغیر و افنی الکبیر ★ رَکْزُ لُغْدَاةٍ وَمَرَّ الْعَشَى

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ★ عَمَّتِ یُونُسُ شَمِ یُونُسُ



وقتِ طلوع دیکھا وقتِ غروب دیکھا ★ اب فکرِ آخرت کر دنیا کو خوب دیکھا

- مختلف شہروں میں سایہ سے سمت قبلہ معلوم کرنے کے اوقات
- نہایت مفید گراف جس سے دنیا کے ہر مقام کا قبلہ بہت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے
- تخریج اوقات نماز و سمت قبلہ و رؤیت ہلال کے کمپیوٹر پروگرام
- دنیا بھر کے تمام مشہور شہروں کی سمت قبلہ کے نقشے



عرصہ دراز تک فنون عقلیہ (جن کو آجکل علوم جدیدہ کہا جاتا ہے مگر شاید یہ کوئی بھی نہ بتا سکے کہ ان قدیم ترین فنون کو علوم جدیدہ کیوں کہا جاتا ہے) کے حاملین سے ملاقات اور مختلف مکالمات کے بعد معلوم ہوا کہ علوم دینیہ کی طرح فنون عقلیہ میں بھی ماہرین کی بنسبت مدعین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ بنا مسجد کے بارے میں تجربہ ہوا کہ اکثر انجینئر سمت قبلہ غلط نکالتے ہیں اور تخریج اوقات کے سلسلہ میں توجرات کا یہ عالم ہے کہ جن لوگوں کو اس فن کی ہوا بھی نہیں لگی اور بالکل ابتدائی اصطلاحات سے بھی واقف نہیں وہ اوقات نماز کے نقشے شائع کر رہے ہیں۔

اسی ناواقفیت کا کوشش ہے کہ

گرینچ کی شاہی رصد گاہ سے شائع ہونے والی ٹائیکل المینک میں صبح کاذب کے دیئے ہوئے وقت کو مرتب اول نے صبح صادق سمجھ لیا اور اس کے بعد اوقات نماز کے نقشوں کی اشاعت کے شائقین سالہا سال سے اسی کی تقلید کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر اضحوکہ یہ ہے کہ مختلف مقامات کے فرق نصف النہار پر سب اوقات کو قیاس کیا جاتا ہے۔ اور اس فراست کا تو کیا ہی ٹھکانہ کہ دہلی کے نقشے کراچی پر چسپاں کئے جا رہے ہیں۔

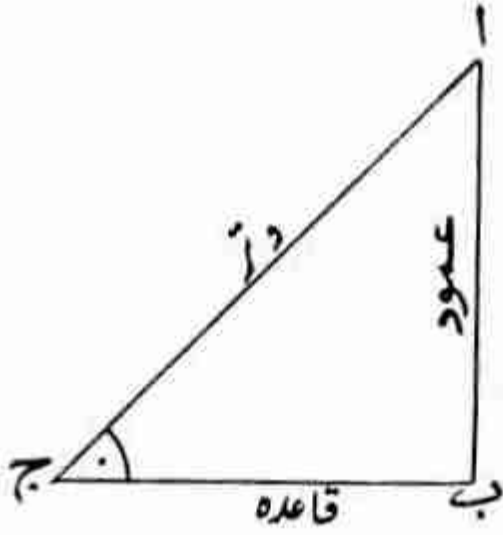
ان حالات کے پیش نظر تخریج سمت قبلہ و اوقات نماز کے چند محقق اور مفید ترین طرق لکھے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ طابین کو ان سے استفادہ اور اوقات نماز کی جنتریوں کے شائقین کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین رع بر رسولان بلاغ باشد و بس۔

اللہم اجعل منی محاسب حساباً یسیراً و یقلب الخلق ہلہ مسروراً

رشید احمد

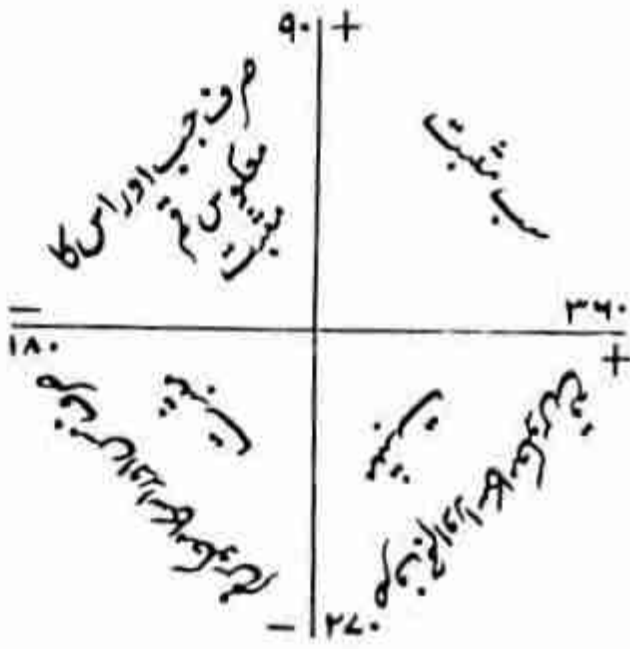
۱۶، ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۹ ہجری

مقدمہ



ج	،	(جیب، جب)	$\frac{ا-ب}{ا-ج} = \text{سائن}$
ج	،	(جیب التمام، جہم)	$\frac{ب-ج}{ا-ج} = \text{کوسائن}$
ج	،	(ماس، ظل، مس)	$\frac{ا-ب}{ب-ج} = \text{ٹینجٹ}$
ج	،	(ماس التمام، مم، ظم)	$\frac{ب-ج}{ب-ج} = \text{کوٹینجٹ}$
ج	،	(قاطع، قع)	$\frac{ا-ج}{ب-ج} = \text{سیکنٹ}$
ج	،	(قاطع التمام، قم)	$\frac{ا-ج}{ا-ب} = \text{کوسیکنٹ}$

$$\text{جب ج} = \frac{\text{ج} (ج - ۱۸۰)}{\text{ج} (ج - ۱۸۰) - ۱۰۱۲۵} \text{ تقریباً}$$



$$\text{جہم ج} = \sqrt{۱ - \text{جب ج}^۲}$$

$$\text{مس ج} = \frac{\text{جب ج}}{\text{جہم ج}}$$

$$\text{مم ج} = \frac{\text{جہم ج}}{\text{جب ج}} \text{ یا } \frac{۱}{\text{مس ج}}$$

$$\text{قع ج} = \frac{۱}{\text{جہم ج}}$$

$$\text{قم ج} = \frac{۱}{\text{جب ج}}$$

جب (ج - ۱۸۰ یا ۱۸۰ یا ۳۶۰ - ج) = جب ج، اسی طرح جہم حاصل تفریق = جہم ج۔

جہم (ج - ۹۰ یا ۹۰ یا ۲۷۰ - ج) = جب ج، اور جب حاصل تفریق = جہم ج۔

علیٰ ہذا القیاس مس، مم اور قع، قم

طرق معرفۃ نصف النہار

① طریقۃ البیرونی

قال فی القانون المسعودی (بعد ابطال الطرق المتعددة منها الدائرة الهندیة) فانما نعدل عنہ الى عمل آخر یحصل منه المطلوب ای وقت اتفق القیاس فیہ وذلك ان یكون الظل وقت القیاس : ۵۱، ونقیم علیہ عمود : ۵۲، مساویاً للقیاس ونصل : ۵۳، قطر الظل ونخرج : ۵۴ ج، موازیالہ ومساویالہ : ۵۵، ونذیر علی مرکز : ۵۶، بعد الظل : ۵۷ ج، وعلی قطر : ۵۸ ج،

(۳) بذریعہ قطب ستارہ

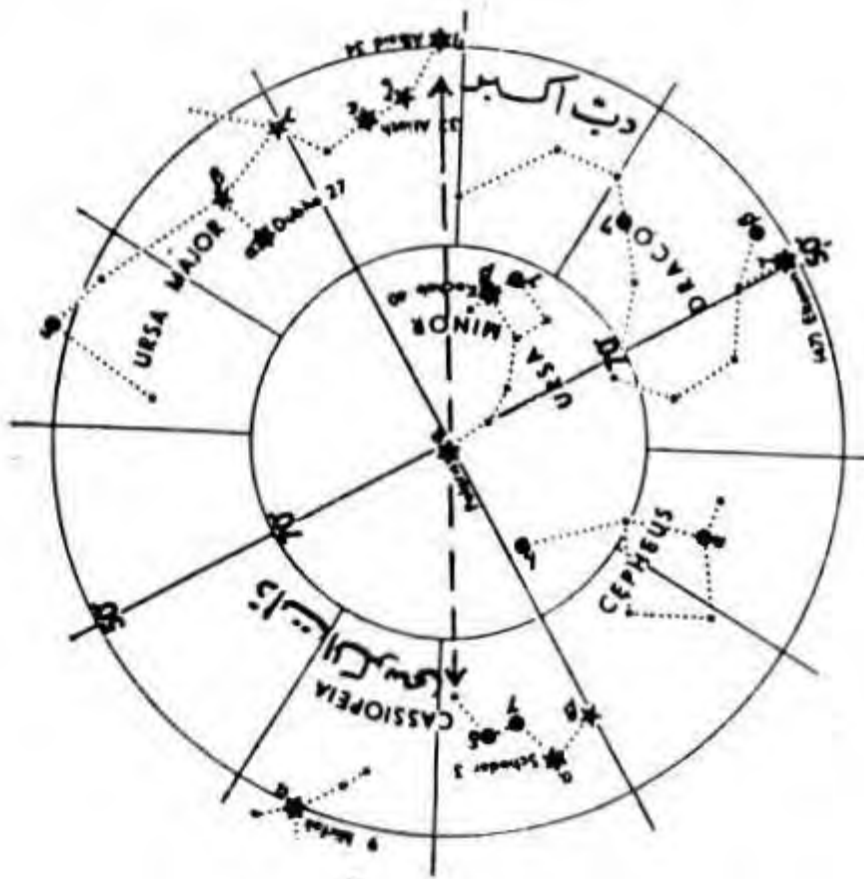
چونکہ قطب ستارہ حقیقی قطب کے گرد ۵۴ دقیقہ کے بعد (نصف قطر) پر گردش کرتا ہے، لہذا صحیح شمال معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ قطب ستارہ کی انتہائی بلندی یا انتہائی پستی کا وقت دریافت کیا جائے جو گریخ سے شائع ہونے والی ایرالمینک سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ایرالمینک سے معلوم ہوا کہ کراچی میں ۱۶ دسمبر ۱۹۶۹ء کو انتہائی بلندی کا وقت رات کے آٹھ بجکر ۵۳ منٹ اور ۳۹ سیکنڈ ہے۔

قطب ستارہ بھی دیگر ستاروں کی طرح ۲۳ گھنٹے ۵۶ منٹ ۹.۰۱۶ سیکنڈ میں اپنی گردش مکمل کرتا ہے یعنی روزانہ ۳ منٹ ۹.۹۸۴ سیکنڈ فرق پڑتا ہے۔ اس طرح ایک سال (۳۶۵ دن) گزرنے پر وقت سابق سے ۵۶.۹۹۸۵۶ سیکنڈ بعد ٹھیک اسی سابق مقام پر آجائے اور لیپ کے سال کی وجہ سے ہر چار سال کے بعد وہی وقت لوٹ آتا ہے۔ اس سے ہر تاریخ اور ہر شہر کا حساب لگایا جاسکتا ہے۔

سہل ترین طریقہ

جب ذات الکرسی کا آخری ستارہ قطب ستارہ کے ٹھیک اوپر دائرہ نصف النہار

پر پہنچ جائے اُس وقت قطب ستارہ انتہائی بلندی پر ہوگا۔ اور قطب ستارہ کی انتہائی پستی کے وقت دب اکبر (بنات النعش) کا آخری ستارہ قطب ستارہ کے اوپر دائرہ نصف النہار سے ذرا سا آگے گزر جاتا ہے۔ یہ طریقہ سہل ترین ہونے کی وجہ سے بہت قیمتی ہے۔



نصف النهار کا مقامی وقت اور درجات میل شمس

پا نی	جنوری			فروری			مارچ		
	گھنٹہ	منٹ	درجہ	گھنٹہ	منٹ	درجہ	گھنٹہ	منٹ	درجہ
۱	۱۲	۳	۲۳/۱	۱۲	۱۲	۱۴/۳	۱۲	۱۲	۴/۵
۲	۱۲	۴	۲۳/۰	۱۲	۱۲	۱۴/۰	۱۲	۱۲	۴/۱
۳	۱۲	۴	۲۲/۹	۱۲	۱۲	۱۶/۴	۱۲	۱۲	۶/۴
۴	۱۲	۵	۲۲/۸	۱۲	۱۲	۱۶/۲	۱۲	۱۲	۶/۳
۵	۱۲	۵	۲۲/۷	۱۲	۱۲	۱۶/۱	۱۲	۱۲	۵/۹
۶	۱۲	۶	۲۲/۶	۱۲	۱۲	۱۵/۸	۱۱	۱۲	۵/۵
۷	۱۲	۶	۲۲/۵	۱۲	۱۲	۱۵/۵	۱۱	۱۲	۵/۱
۸	۱۲	۶	۲۲/۳	۱۲	۱۲	۱۵/۲	۱۱	۱۲	۴/۸
۹	۱۲	۷	۲۲/۲	۱۲	۱۲	۱۴/۹	۱۱	۱۲	۴/۴
۱۰	۱۲	۷	۲۲/۱	۱۲	۱۲	۱۴/۶	۱۰	۱۲	۴/۰
۱۱	۱۲	۸	۲۱/۹	۱۲	۱۲	۱۴/۲	۱۰	۱۲	۳/۶
۱۲	۱۲	۸	۲۱/۸	۱۲	۱۲	۱۳/۹	۱۰	۱۲	۳/۲
۱۳	۱۲	۸	۲۱/۶	۱۲	۱۲	۱۳/۶	۹	۱۲	۲/۸
۱۴	۱۲	۹	۲۱/۴	۱۲	۱۲	۱۳/۲	۹	۱۲	۲/۴
۱۵	۱۲	۹	۲۱/۲	۱۲	۱۲	۱۲/۹	۹	۱۲	۲/۰
۱۶	۱۲	۱۰	۲۱/۱	۱۲	۱۲	۱۲/۶	۹	۱۲	۱/۶
۱۷	۱۲	۱۰	۲۰/۹	۱۲	۱۲	۱۲/۲	۸	۱۲	۱/۲
۱۸	۱۲	۱۰	۲۰/۷	۱۲	۱۲	۱۱/۹	۸	۱۲	۰/۸
۱۹	۱۲	۱۱	۲۰/۵	۱۲	۱۲	۱۱/۵	۸	۱۲	۰/۴
۲۰	۱۲	۱۱	۲۰/۳	۱۲	۱۲	۱۱/۲	۷	۱۲	۰/۰
۲۱	۱۲	۱۱	۲۰/۰	۱۲	۱۲	۱۰/۸	۷	۱۲	۰/۴
۲۲	۱۲	۱۱	۱۹/۸	۱۲	۱۲	۱۰/۴	۷	۱۲	۰/۸
۲۳	۱۲	۱۲	۱۹/۶	۱۲	۱۲	۱۰/۱	۷	۱۲	۱/۲
۲۴	۱۲	۱۲	۱۹/۴	۱۳	۱۲	۹/۷	۶	۱۲	۱/۶
۲۵	۱۲	۱۲	۱۹/۱	۱۳	۱۲	۹/۴	۶	۱۲	۱/۹
۲۶	۱۲	۱۲	۱۸/۹	۱۳	۱۲	۹/۰	۶	۱۲	۲/۳
۲۷	۱۲	۱۳	۱۸/۶	۱۳	۱۲	۸/۶	۵	۱۲	۲/۷
۲۸	۱۲	۱۳	۱۸/۴	۱۳	۱۲	۸/۲	۵	۱۲	۳/۱
۲۹	۱۲	۱۳	۱۸/۱	۱۳	۱۲	۷/۸	۵	۱۲	۳/۵
۳۰	۱۲	۱۳	۱۷/۸				۴	۱۲	۳/۹
۳۱	۱۲	۱۳	۱۷/۶				۴	۱۲	۴/۳

نمبر	اپریل			مئی			جون		
	گھنٹہ	منٹ	درجہ	گھنٹہ	منٹ	درجہ	گھنٹہ	منٹ	درجہ
۱	۱۲	۴	۴ ر ۴	۱۱	۵۷	۱۵ ر ۲	۱۱	۵۸	۲۲ ر ۱
۲	۱۲	۴	۵ ر ۱	۱۱	۵۷	۱۵ ر ۵	۱۱	۵۸	۲۲ ر ۲
۳	۱۲	۳	۵ ر ۴	۱۱	۵۷	۱۵ ر ۸	۱۱	۵۸	۲۲ ر ۳
۴	۱۲	۳	۵ ر ۸	۱۱	۵۷	۱۶ ر ۱	۱۱	۵۸	۲۲ ر ۵
۵	۱۲	۳	۶ ر ۲	۱۱	۵۷	۱۶ ر ۴	۱۱	۵۸	۲۲ ر ۶
۶	۱۲	۲	۶ ر ۶	۱۱	۵۷	۱۶ ر ۶	۱۱	۵۹	۲۲ ر ۷
۷	۱۲	۲	۷ ر ۰	۱۱	۵۶	۱۶ ر ۹	۱۱	۵۹	۲۲ ر ۸
۸	۱۲	۲	۷ ر ۳	۱۱	۵۶	۱۷ ر ۲	۱۱	۵۹	۲۲ ر ۹
۹	۱۲	۲	۷ ر ۷	۱۱	۵۶	۱۷ ر ۵	۱۱	۵۹	۲۳ ر ۰
۱۰	۱۲	۱	۸ ر ۱	۱۱	۵۶	۱۷ ر ۷	۱۱	۵۹	۲۳ ر ۰
۱۱	۱۲	۱	۸ ر ۴	۱۱	۵۶	۱۸ ر ۰	۱۲	۰	۲۳ ر ۱
۱۲	۱۲	۱	۸ ر ۸	۱۱	۵۶	۱۸ ر ۲	۱۲	۰	۲۳ ر ۲
۱۳	۱۲	۰	۹ ر ۲	۱۱	۵۶	۱۸ ر ۵	۱۲	۰	۲۳ ر ۲
۱۴	۱۲	۰	۹ ر ۵	۱۱	۵۶	۱۸ ر ۷	۱۲	۰	۲۳ ر ۳
۱۵	۱۲	۰	۹ ر ۹	۱۱	۵۶	۱۸ ر ۹	۱۲	۰	۲۳ ر ۳
۱۶	۱۲	۰	۱۰ ر ۲	۱۱	۵۶	۱۹ ر ۲	۱۲	۱	۲۳ ر ۴
۱۷	۱۲	۰	۱۰ ر ۶	۱۱	۵۶	۱۹ ر ۴	۱۲	۱	۲۳ ر ۴
۱۸	۱۱	۵۹	۱۰ ر ۹	۱۱	۵۶	۱۹ ر ۶	۱۲	۱	۲۳ ر ۴
۱۹	۱۱	۵۹	۱۱ ر ۳	۱۱	۵۶	۱۹ ر ۸	۱۲	۱	۲۳ ر ۴
۲۰	۱۱	۵۹	۱۱ ر ۶	۱۱	۵۶	۲۰ ر ۱	۱۲	۱	۲۳ ر ۴
۲۱	۱۱	۵۹	۱۲ ر ۰	۱۱	۵۷	۲۰ ر ۳	۱۲	۲	۲۳ ر ۴
۲۲	۱۱	۵۸	۱۲ ر ۳	۱۱	۵۷	۲۰ ر ۵	۱۲	۲	۲۳ ر ۴
۲۳	۱۱	۵۸	۱۲ ر ۶	۱۱	۵۷	۲۰ ر ۶	۱۲	۲	۲۳ ر ۴
۲۴	۱۱	۵۸	۱۳ ر ۰	۱۱	۵۷	۲۰ ر ۸	۱۲	۲	۲۳ ر ۴
۲۵	۱۱	۵۸	۱۳ ر ۳	۱۱	۵۷	۲۱ ر ۰	۱۲	۳	۲۳ ر ۴
۲۶	۱۱	۵۸	۱۳ ر ۶	۱۱	۵۷	۲۱ ر ۲	۱۲	۳	۲۳ ر ۴
۲۷	۱۱	۵۸	۱۳ ر ۹	۱۱	۵۷	۲۱ ر ۴	۱۲	۳	۲۳ ر ۴
۲۸	۱۱	۵۷	۱۴ ر ۳	۱۱	۵۷	۲۱ ر ۵	۱۲	۳	۲۳ ر ۴
۲۹	۱۱	۵۷	۱۴ ر ۶	۱۱	۵۷	۲۱ ر ۷	۱۲	۳	۲۳ ر ۲
۳۰	۱۱	۵۷	۱۴ ر ۹	۱۱	۵۷	۲۱ ر ۸	۱۲	۴	۲۳ ر ۲
۳۱			ش	۱۱	۵۸	۲۲ ر ۰			ش

ردیف	جولائی			اگست			ستمبر		
	گھنٹہ	منٹ	درجہ	گھنٹہ	منٹ	درجہ	گھنٹہ	منٹ	درجہ
۱	۱۲	۴	۲۳ ر ۱	۱۲	۶	۱۴ ر ۹	۱۳	۰	۸ ر ۲
۲	۱۲	۴	۲۳ ر ۰	۱۲	۶	۱۴ ر ۷	۱۳	۰	۷ ر ۸
۳	۱۲	۴	۲۲ ر ۹	۱۲	۶	۱۴ ر ۴	۱۱	۵۹	۷ ر ۴
۴	۱۲	۴	۲۲ ر ۹	۱۲	۶	۱۴ ر ۲	۱۱	۵۹	۷ ر ۱
۵	۱۲	۴	۲۲ ر ۸	۱۲	۶	۱۶ ر ۹	۱۱	۵۹	۶ ر ۷
۶	۱۲	۵	۲۲ ر ۷	۱۲	۶	۱۶ ر ۶	۱۱	۵۸	۶ ر ۳
۷	۱۲	۵	۲۲ ر ۶	۱۲	۶	۱۶ ر ۳	۱۱	۵۸	۵ ر ۹
۸	۱۲	۵	۲۲ ر ۴	۱۲	۶	۱۶ ر ۱	۱۱	۵۸	۵ ر ۶
۹	۱۳	۵	۲۲ ر ۳	۱۲	۵	۱۵ ر ۸	۱۱	۵۷	۵ ر ۲
۱۰	۱۲	۵	۲۲ ر ۲	۱۲	۵	۱۵ ر ۵	۱۱	۵۷	۴ ر ۸
۱۱	۱۲	۵	۲۲ ر ۱	۱۲	۵	۱۵ ر ۲	۱۱	۵۷	۴ ر ۴
۱۲	۱۲	۶	۲۱ ر ۹	۱۲	۵	۱۴ ر ۹	۱۱	۵۶	۴ ر ۱
۱۳	۱۲	۶	۲۱ ر ۸	۱۲	۵	۱۴ ر ۶	۱۱	۵۶	۳ ر ۷
۱۴	۱۲	۶	۲۱ ر ۶	۱۲	۵	۱۴ ر ۳	۱۱	۵۵	۳ ر ۳
۱۵	۱۲	۶	۲۱ ر ۵	۱۲	۴	۱۴ ر ۰	۱۱	۵۵	۲ ر ۹
۱۶	۱۲	۶	۲۱ ر ۳	۱۲	۴	۱۳ ر ۶	۱۱	۵۵	۲ ر ۵
۱۷	۱۲	۶	۲۱ ر ۱	۱۲	۴	۱۳ ر ۳	۱۱	۵۴	۲ ر ۱
۱۸	۱۲	۶	۲۱ ر ۰	۱۲	۴	۱۳ ر ۰	۱۱	۵۴	۱ ر ۷
۱۹	۱۲	۶	۲۰ ر ۸	۱۲	۴	۱۲ ر ۷	۱۱	۵۴	۱ ر ۴
۲۰	۱۲	۶	۲۰ ر ۶	۱۲	۴	۱۲ ر ۳	۱۱	۵۳	۱ ر ۰
۲۱	۱۲	۶	۲۰ ر ۴	۱۲	۴	۱۲ ر ۰	۱۱	۵۳	۰ ر ۶
۲۲	۱۲	۶	۲۰ ر ۲	۱۲	۴	۱۱ ر ۷	۱۱	۵۳	۰ ر ۲
۲۳	۱۲	۶	۲۰ ر ۰	۱۲	۴	۱۱ ر ۳	۱۱	۵۲	۰ ر ۲
۲۴	۱۲	۶	۱۹ ر ۸	۱۲	۲	۱۱ ر ۰	۱۱	۵۲	۰ ر ۶
۲۵	۱۲	۶	۱۹ ر ۶	۱۲	۲	۱۰ ر ۶	۱۱	۵۲	۱ ر ۰
۲۶	۱۲	۶	۱۹ ر ۴	۱۲	۲	۱۰ ر ۳	۱۱	۵۱	۱ ر ۴
۲۷	۱۲	۶	۱۹ ر ۱	۱۲	۱	۱۰ ر ۰	۱۱	۵۱	۱ ر ۸
۲۸	۱۲	۶	۱۸ ر ۹	۱۲	۱	۹ ر ۶	۱۱	۵۱	۲ ر ۲
۲۹	۱۲	۶	۱۸ ر ۷	۱۲	۱	۹ ر ۳	۱۱	۵۰	۲ ر ۵
۳۰	۱۲	۶	۱۸ ر ۴	۱۲	۱	۸ ر ۹	۱۱	۵۰	۲ ر ۹
۳۱	۱۲	۶	۱۸ ر ۲	۱۲	۰	۸ ر ۵	۱۱		ج

تاریخ	اکتوبر			نومبر			دسمبر		
	گھنٹہ	منٹ	درجہ	گھنٹہ	منٹ	درجہ	گھنٹہ	منٹ	درجہ
۱	۱۱	۵۰	۳۳	۱۱	۴۴	۱۴	۱۱	۴۹	۲۱
۲	۱۱	۴۹	۳۴	۱۱	۴۴	۱۴	۱۱	۵۰	۲۲
۳	۱۱	۴۹	۳۵	۱۱	۴۴	۱۵	۱۱	۵۰	۲۳
۴	۱۱	۴۹	۳۵	۱۱	۴۴	۱۵	۱۱	۵۰	۲۴
۵	۱۱	۴۸	۳۶	۱۱	۴۴	۱۵	۱۱	۵۱	۲۵
۶	۱۱	۴۸	۳۷	۱۱	۴۴	۱۶	۱۱	۵۱	۲۶
۷	۱۱	۴۸	۳۸	۱۱	۴۴	۱۶	۱۱	۵۲	۲۷
۸	۱۱	۴۸	۳۹	۱۱	۴۴	۱۶	۱۱	۵۲	۲۸
۹	۱۱	۴۷	۴۰	۱۱	۴۴	۱۷	۱۱	۵۲	۲۹
۱۰	۱۱	۴۷	۴۱	۱۱	۴۴	۱۷	۱۱	۵۳	۳۰
۱۱	۱۱	۴۷	۴۲	۱۱	۴۴	۱۷	۱۱	۵۳	۳۱
۱۲	۱۱	۴۶	۴۳	۱۱	۴۴	۱۷	۱۱	۵۴	۳۲
۱۳	۱۱	۴۶	۴۴	۱۱	۴۴	۱۸	۱۱	۵۴	۳۳
۱۴	۱۱	۴۶	۴۵	۱۱	۴۴	۱۸	۱۱	۵۵	۳۴
۱۵	۱۱	۴۶	۴۶	۱۱	۴۵	۱۸	۱۱	۵۵	۳۵
۱۶	۱۱	۴۶	۴۷	۱۱	۴۵	۱۸	۱۱	۵۶	۳۶
۱۷	۱۱	۴۵	۴۸	۱۱	۴۵	۱۹	۱۱	۵۶	۳۷
۱۸	۱۱	۴۵	۴۹	۱۱	۴۵	۱۹	۱۱	۵۷	۳۸
۱۹	۱۱	۴۵	۵۰	۱۱	۴۵	۱۹	۱۱	۵۸	۳۹
۲۰	۱۱	۴۵	۵۱	۱۱	۴۶	۲۰	۱۱	۵۸	۴۰
۲۱	۱۱	۴۵	۵۲	۱۱	۴۶	۲۰	۱۱	۵۹	۴۱
۲۲	۱۱	۴۴	۵۳	۱۱	۴۶	۲۰	۱۱	۵۹	۴۲
۲۳	۱۱	۴۴	۵۴	۱۱	۴۶	۲۰	۱۲	۰	۴۳
۲۴	۱۱	۴۴	۵۵	۱۱	۴۶	۲۰	۱۲	۰	۴۴
۲۵	۱۱	۴۴	۵۶	۱۱	۴۶	۲۱	۱۲	۱	۴۵
۲۶	۱۱	۴۴	۵۷	۱۱	۴۷	۲۱	۱۲	۱	۴۶
۲۷	۱۱	۴۴	۵۸	۱۱	۴۸	۲۱	۱۲	۲	۴۷
۲۸	۱۱	۴۴	۵۹	۱۱	۴۸	۲۱	۱۲	۲	۴۸
۲۹	۱۱	۴۴	۶۰	۱۱	۴۹	۲۱	۱۲	۳	۴۹
۳۰	۱۱	۴۴	۶۱	۱۱	۴۹	۲۱	۱۲	۳	۵۰
۳۱	۱۱	۴۴	۶۲	۱۱	۴۹	۲۱	۱۲	۳	۵۱

طول البلد معلوم کرنے کا طریقہ

مغربی پاکستان میں ۷۵ درجہ اور مشرقی پاکستان میں ۹۰ درجہ طول البلد کا مقامی وقت رائج ہے آپ مقام مطلوب کے نصف النہار کا گذشتہ نقشہ کے نصف النہار سے فرق نکال کر چار منٹ فی درجہ کے حساب سے مجموعہ درجات کو ۷۵ یا ۹۰ کے ساتھ جمع یا اس سے تفریق کر لیں۔

عرض البلد معلوم کرنے کا طریقہ

① قطب ستارہ جب انتہائی بلندی یا انتہائی پستی پر ہوا سو وقت صطرباب یا ربع مجیب یا ربع منقطر وغیرہ کے ذریعہ اس کا ارتفاع معلوم کر کے اس کی مدار کی نصف قطر (۵۴ دقیقہ) جمع یا تفریق کر لیں
② ٹھیک نصف النہار کے وقت مس (عمود) کے ذریعہ ارتفاع شمس کے درجات معلوم کر کے نوے سے تفریق کر لیں، پھر نقشہ سے میل شمس کے درجات معلوم کر لیں۔ اگر میل جنوبی ہو تو درجہ میل کو حاصل تفریق اول سے تفریق کر لیں اور میل شمالی ہو تو اس کے درجات کو حاصل تفریق کے ساتھ جمع کر لیں، دونوں صورتوں میں جواب عرض البلد ہو گا۔ مثلاً ۲۳ دسمبر کو کراچی میں بوقت نصف النہار ارتفاع شمس کے درجات ۴۱/۴۳ ہیں اور میل جنوبی ۲۳/۲۶ ہے۔ لہذا کراچی کا عرض البلد ۹۰/۰ - ۴۱/۴۳ - ۲۶/۲۳ = ۵۱/۲۴

تخریج اوقات

ہدایات :

① طلوع و غروب کا وقت معلوم کرنے کے لئے آفتاب کو افق سے ۸.۵ درجہ نیچے لیا جاتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے شمس کی نصف قطر ۱۶ دقیقہ + افق حقیقی و افق ترسی کا فرق ۳۴ دقیقہ = ۵۰ دقیقہ = ۸.۵ درجہ۔

② صبح صادق اور عشاء کے لئے شمس کو ۱۵ درجہ زیر افق لیا جائے گا۔ عام جنتریوں اور اوقات نماز کے نقشوں میں ۱۸ درجات زیر افق لئے گئے ہیں یہ صحیح نہیں، یہ وقت صبح کاذب کا ہے۔ صبح صادق ۱۵ نقشہ میں صفر طول البلد پر بوقت نصف النہار میل شمس دیا گیا ہے، تخریج اوقات وغیرہ میں زیادہ صحیح عمل کیلئے مقامی میل لینا چاہئے ۵۲ اس میں کچھ فرق افق کا اثر ہے اور کچھ شعاعوں کے انعکاس کا اثر ۱۲ منٹ

اس سے تین درجہ بعد میں ہوتی ہے۔ شفق احمر ۱۲ درجہ زیر افق کے وقت غروب ہوتی ہے۔

(۳) مشاہدات سے ثابت ہوا کہ ابتداء وقت اشراق میں آفتاب افق سے ۱۴ درجہ بلند ہوتا ہے

(۴) وقت عصر کی تخریج کے لئے پہلے مثلین کے وقت ارتفاع شمس کے درجات معلوم کئے

جاتے ہیں، جس کا قاعدہ یہ ہے کہ بوقت نصف النہار ارتفاع کے درجات یوں معلوم کریں۔

۹۰۔ عرض البلد۔ میل شمس مخالف یا ۹۰۔ عرض البلد + میل شمس موافق۔ مثلاً کراچی میں

۲۳ دسمبر کو ارتفاع شمس بوقت نصف النہار ۹۰۔ ۲۴ ر ۹۔ ۲۳ ر ۴ = ۲۳ ر ۷ = ۲۱ ر ۷

پھر ۲۱ ر ۷ = ۲۱ ر ۱۲۲۳۸ + ۲ (مثلین) = ۳ ر ۱۲۲۳۸ = ۱۷ ر ۸ = ۱۷ درجہ بوقت عصر۔

تخریج اوقات کے قواعد

(۱) ب = قوس انداز شمس مابین افق و مرکز سمندر

(جب میل × جب عرض) + جب درجہ طلوع یا صبح صادق یا عصر

جم میل × جم عرض

میل مخالف میں جب میل (-) ہوگا اور میل موافق میں (+) ہوگا۔

مثلاً ۲۳ دسمبر میں کراچی کا وقت طلوع یوں نکلے گا۔

جب میل ۲۳ ر ۴ = (-) ۰ ر ۳۹۷۱ (-)

جب عرض ۲۴ ر ۹ = ۰ ر ۴۲۱۰

جب درجہ طلوع ۸ ر ۰ = ۰ ر ۰۱۴۰

جم میل ۲۳ ر ۴ = ۰ ر ۹۱۷۸

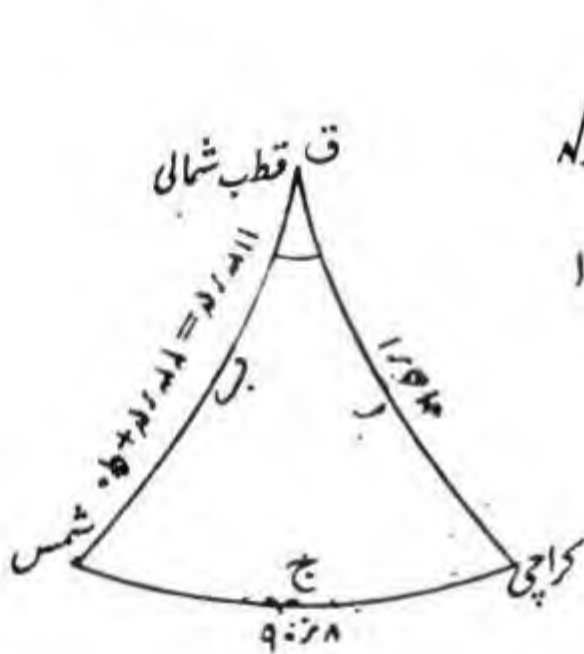
جم عرض ۲۴ ر ۹ = ۰ ر ۹۰۷۰

$$\frac{۰ ر ۰۱۴۰ + (-) ۰ ر ۱۶۷۲}{۱۸} = \frac{۰ ر ۰۱۴۰ + \{۰ ر ۴۲۱۰ \times (-) ۰ ر ۳۹۷۱\}}{۰ ر ۹۰۷۰ \times ۰ ر ۹۱۷۸}$$

$$\frac{۰ ر ۰۱۴۰ + (-) ۰ ر ۱۶۷۲}{۱۸} = \frac{۰ ر ۰۱۴۰ + \{۰ ر ۴۲۱۰ \times (-) ۰ ر ۳۹۷۱\}}{۰ ر ۹۰۷۰ \times ۰ ر ۹۱۷۸} = \frac{(-) ۰ ر ۱۵۳۲}{۰ ر ۸۳۲۴} =$$

$$\frac{۱۷ ر ۶}{۵۰} = (۹۰) \text{ منٹ}$$

وقت نصف النہار ۱۳ ر ۱۴ - ۵ ر ۱۸ = ۱۳ ر ۱۳ وقت طلوع بتاریخ ۲۳ دسمبر



$$\textcircled{۲} \quad \frac{ج + ب + ۱}{۲} = ن$$

$$\frac{\sqrt{جب (۱ - ن) \times جب (ن - ب)}}{جب ن \times جب (ن - ج)} = \frac{مس ق}{۲}$$

$$۱۳۴۲۶۵ = ۲ \div (۹۰.۲۸ + ۱۱۳.۲ + ۶۵.۱)$$

$$۶۹.۵۵ = ۶۵.۱ - ۱۳۴.۲۶۵$$

$$۲۱.۲۵ = ۱۱۳.۲ - ۱۳۴.۲۶۵$$

$$۴۳.۸۵ = ۹۰.۲۸ - ۱۳۴.۲۶۵$$

$$\left\{ \begin{array}{l} \text{لوک جب } ۶۹.۵۵ = ۹۰.۲۸ + (لوک جب } ۲۱.۲۵ = ۶۵.۹۳) \\ \text{لوک جب } ۴۳.۸۵ = ۱۱۳.۲ + (لوک جب } ۲۱.۲۵ = ۱۳۴.۲۶۵) \end{array} \right.$$

$$۱۴.۶/۵ = ۴۹.۲ = ق، \frac{ق}{۲} = ۳۹.۲ = ۲ \div ۸۳.۸۳ =$$

$$\textcircled{۳} \quad \frac{ج + ب + ۱}{۲} = ن \quad \frac{\sqrt{جب (۱ - ن) \times جب (ن - ب)}}{جب ا ج ب} = \frac{مس ق}{۲}$$

$$\frac{ق}{۲} ۳۹.۲ = ۸۰.۵۳ = ۲ \div ۱۶۱.۰۶ = (۹۲.۰۳ = ۹۶.۲۴ + ۹۵.۴۶) -$$

$$\textcircled{۴} \quad \frac{ج + ب + ۱}{۲} = ن \quad \frac{مس ق}{۲} = \frac{جب (۱ - ن) \times جب (ن - ب)}{جب ا ج ب}$$

$$\frac{ق}{۲} = ۳۹.۲ = ۸۰.۵۳ = ۲ \div ۱۶۱.۰۶ = (۹۵.۴۶ + ۹۶.۲۴) - (۵۵.۹۳ + ۹۰.۲۸)$$

⑤ ۳۵ عرض البلد سے زائد عرض پر اوقات تیزی سے بدلتے ہیں لہذا صبح و شام کے لئے میل شمس

میں درجہ طلوع و غروب (۸۰.۲) کے مطابق چار منٹ کی کمی بیشی کر لیں اس طرح بیک وقت چار ایام (دو میل موافق اور دو مخالف) کے اوقات نکالے جاسکتے ہیں۔

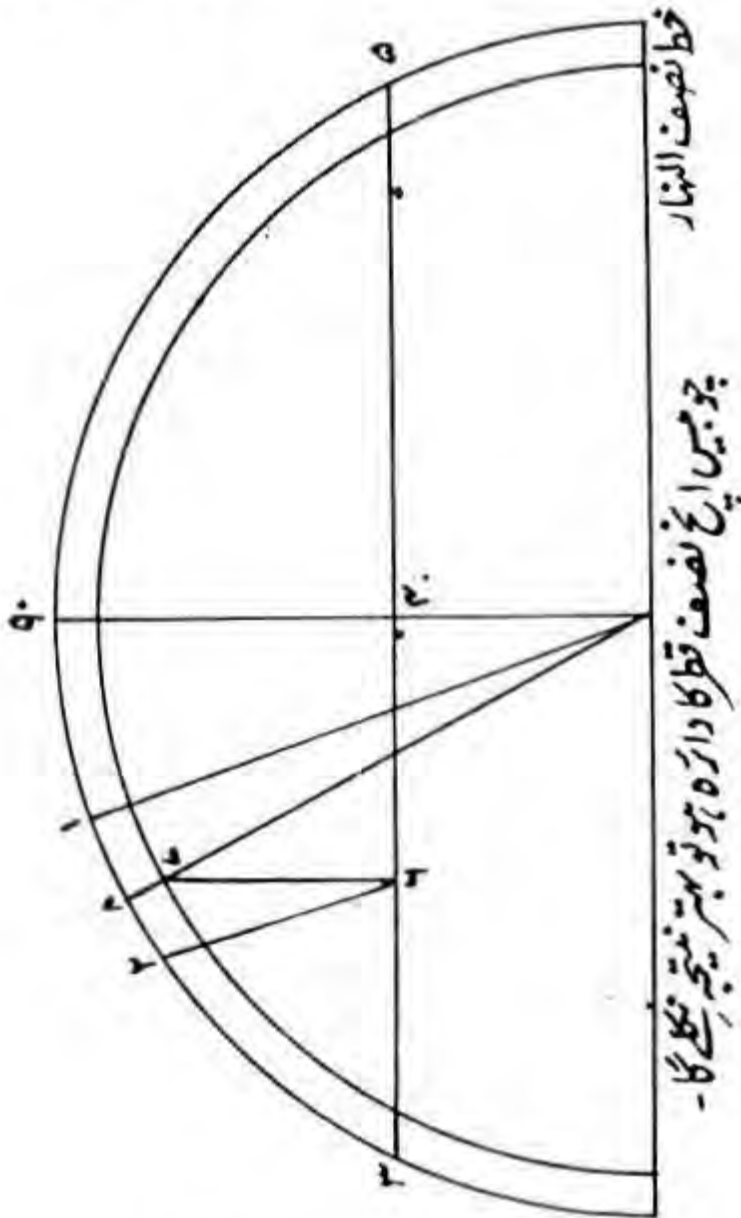
تنبیہ : ۴۰ عرض البلد سے زائد عرض پر اوقات تیزی سے بدلتے ہیں لہذا صبح و شام کے لئے میل شمس الگ الگ لیا جاتا ہے یا اختصار عمل کے لئے ہر تاریخ کے وقت غروب عشاء میں آئندہ تاریخ تک فرق وقت کے نصف کا حساب بھی لگایا جاتا ہے اور وقت فجر و طلوع میں گزشتہ تاریخ تک فرق وقت کا نصف شمار کیا جاتا ہے۔

⑥ خط نصف النہار پر ۹۰ درجہ کا عمود بنائیں، پھر میل شمالی ہو تو ۹۰ سے بائیں طرف اور جنوبی

ہو تو دائیں طرف درجات میل پر نقطہ "۱" لگائیں۔ پھر اس سے دائیں جانب مثل یا مثلین کے درجے

اور بائیں جانب طلوع یا صبح صادق کے درجات کے مطابق نقطہ "۲" لگائیں۔ چنانچہ شکل میں

ہم نے صبح صادق کے لئے نقطہ "۱" سے بائیں جانب ۱۵ درجات پر نقطہ "۲" لگایا۔



پھر خط نصف النهار سے درجہ عرض البلد کے بعد
پر خط نصف النهار سے متوازی خط ۳، ۴، ۵، کھینچیں
پھر "۱" سے مرکز تک جانے والے خط سے متوازی نقطہ
"۲" سے خط ۳، ۴، ۵ تک خط ۲، ۶ کھینچیں اور
خط ۵، ۴ کے برابر نصف قطر کا اندرونی دائرہ بنائیں
اور نقطہ ۶ سے اندرونی دائرہ تک خط ۶، ۷ عموداً
گرائیں، پھر مرکز سے بیرونی دائرہ تک خط کھینچیں
جو نقطہ ۷ پر سے گزرے اور بیرونی دائرہ پر محل وقوع
نقطہ ۸ متعین کریں۔ اب نصف النهار سے نقطہ ۸
تک کی قوس کے درجات معلوم کر لیں۔ اس طرح
بیک وقت طلوع، عصر اور صبح صادق کے درجات
لگا کر سب کا وقت نکالا جاسکتا ہے۔ شکل میں
میل شمس شمالی ۲۰ درجہ لیا گیا ہے جو ۲۰ مئی کو
ہوتا ہے اور عرض البلد کراچی کا ۲۵ درجہ لیا

گیا ہے اس حساب سے شکل کے مطابق طلوع صبح صادق کے ۹۰ + ۲۸ = ۱۱۸ درجات بنتے ہیں، اور
۲۰ مئی کو نصف النهار ۱۲ گھنٹہ ۲۸ منٹ پر ہے لہذا صبح صادق ۴ گھنٹہ ۳۵ منٹ پر ہوگی۔ عام نقشوں
میں دیا ہوا وقت صحیح نہیں تفصیل کے لئے دیکھئے بندہ کا رسالہ "صبح صادق"

۱۔ کمرۃ الارضیہ پر دائرۃ الارتفاع کے ذریعہ صبح صادق اور طلوع وغروب غیرہ کے درجات کے مطابق
مدار آفتاب پر نشان لگائیں پھر اس نشان سے نصف النهار تک مار کے درجہ شمار کر کے چار منٹ فی درجہ کا حساب
ضروری تنبیہ: سب اوقات میں دو تین منٹ کی احتیاط ضروری ہے اس لئے کہ کسی مقام کے طول
عرض میں فرق کی بنا پر ان اوقات میں معمولی فرق پڑ سکتا ہے علاوہ ازیں ہر سال میں میل شمس بھی
قدرے مختلف ہوتا ہے جو ہر چار سال کے بعد لپ کے سال کے ذریعہ سابق معیار پر آجاتا ہے۔

برائے طلوع — بلندی کی وجہ سے فرق وقت کا نقشہ — وغروب

بلندی (فٹ)	۵۰۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰	۱۰۰۰۰
فرق درجات	۵	۲	۱	۱	۱	۱	۲
۱۵ ہزار	۲۵	۳۰	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۵
۲۰ ہزار	۳۸	۴۳	۴۸	۵۳	۵۸	۶۳	۶۸

(۳) $\text{م م ب} = (\text{مس عرض مکہ جم عرض البلد قم فرق طول}) - (\text{جب عرض البلد مم فرق طول})$

(۴) $\text{مم عرض موقع} = \text{مم عرض مکہ جم فرق طول، مس ب} = \text{جم عرض موقع مس فرق طول قم (عرض موقع - عرض البلد)}$

$$(-) ۸/۱ = ۵۱/۲۴ = \text{عرض موقع} = ۴۴/۲۳ = ۰.۳۵۴۳ = ۱۷۹۴۹۵ + ۰.۳۰۴۹$$

$$(-) ۳۵/۸۲ = (-) ۱۳۴۴۶ = (-) ۱۷۴۰۳۵ + ۱۷۴۰۹۰ + ۱۷۹۶۱۸$$

(۵) $\text{ب} = \text{م} + \text{ن} + \text{مس م} = \text{مم ق} \times \frac{\text{جب ق م - ق ب}}{\text{جب ق م + ق ب}}$ $\text{مس ن} = \text{مم ق} \times \frac{\text{جم ق م - ق ب}}{\text{جم ق م + ق ب}}$

$$(\text{لوک جب ق م - ق ب} = \frac{۱۷۹۶۱۸}{۲} = ۸۹۸۰۹ - (\text{لوک جب ق م + ق ب} = \frac{۱۷۴۰۳۵}{۲} = ۸۷۰۱۷.۵ + ۲۷۵۲۱۱ =$$

$$(\text{لوک مم ق} = \frac{۰.۳۰۴۹}{۲} = ۰.۱۵۲۴۵ = ۱۳۹۰ = ۵۰/۳ (م)$$

$$(\text{لوک جم ق م - ق ب} = \frac{۱۷۹۹۹۸}{۲} = ۸۹۹۹۹ - (\text{لوک جم ق م + ق ب} = \frac{۱۷۵۹۳۴}{۲} = ۸۷۹۶۷ + ۰.۳۰۶۱ = (\text{لوک مم ق}$$

$$۰.۳۰۶۱ = ۱۷۹۶۱۸ = ۱۳۴۴۶ = ۳۵/۸۲ = ۵۰/۳ + (ن) ۲۵/۹۲ =$$

(۷) کمرہ ارضیہ پر دائرۃ الافق متعین کریں پھر بلد سے مکہ مکرمہ پر خط گزار کر دائرۃ الافق تک پہنچائیں اور انحراف کے درجات شمار کر لیں۔

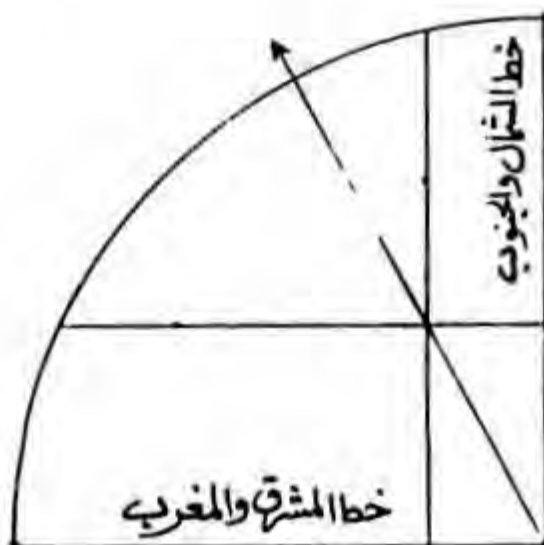
(۸) مطابق ابی ریحان البیرونی، مرکزہ پر دائرہ کھینچ کر اس پر ا ح ج خط نصف النهار کھینچیں اور نقطۃ الجنوب آ متعین کریں پھر عرض البلد کے مطابق مشرق کی طرف قوس ج ط کا طکر ط کو ملائیں اور ط ز کو تمام عرض مکہ کے مطابق بنائیں پھر ط ہ ط پر عمود رکھیں اور ک کو مرکز بنا کر ز کے بعد پر نصف دائرہ ز ح د بنائیں پھر بلد اور مکہ کے درمیان فرق طول کے تمام سے مساوی قوس ط ب کا ٹکراؤ ب کو ملائیں اور اس کی موازۃ پر خط ک ح نکالیں پھر آ کو مرکز بنا کر ز ح کے بعد پر قوس کی قوس بنائیں اور ک ز پر ح لے اور ا ح ج پر لے عمود گرائیں۔ پس اگر مکہ کا طول زیادہ ہو تو نقطۃ م سے اور اگر طول مکہ کم ہو تو س سے ا ح ج کے موازی خط نکالیں، اور اس کے خط لے سے تقاطع پر نقطۃ ع متعین کریں پھر مرکز سے اس پر خط ح ط نکالیں، یہ سمت قبلہ ہوگی۔

ذیل میں خود بیرونی کی عبارت مع برہان القانون المسعودی سے نقل کی جاتی ہے۔ کتابت میں اغلاط بہت ہیں۔ بدون کاوش جو الفاظ ذہن میں آئے انکے مطابق تصحیح کر دی ہے۔ کتابت کی اصل عبارت کو برقرار رکھتے ہوئے تصحیح کے الفاظ کو بین القوسین لکھ دیا ہے۔

ح نصف النهار پر اس عمود کا محل وقوع جو اس مکہ پر گذرے ۱۲

ولیکن ملتقاه مع خط : ل ع ، علی نقطه : ع ، ونخرج من المركز علیہ خط : ع ح ص ، فیکون خط القبلة الذی یصلی علیہ المصلی من مرکز : ح ، فیکون مواجهاً لملکة او البلد الذی نفوذ للاستقبال ، برهان ذلك اننا نتوهم نصف دائرة : اب ج ، ونصف فلك نصف النهار قائماً علی نصف دائرة : ا ص ج ، الذی للافق واذا کان : ج ط ، عرض البلد کان : ط ، قطب الكل و : ح ط ، من المحور ومتی فرضنا : ط ز ، مساویاً لتمام عرض مکة کان : لک ، مرکز المدار المار علیها ولذلك یكون نصف هذا المدار : ز ح د ، وهو فی الوهم قائم علی فلك نصف النهار فاذا جعلنا : ط ب ، مساویاً لتمام ما بین الطولین وفضل (فضل) خط : لک ح ، الموازی ل : ح ب ، من المدار ما بین الطولین لتوازی خطی : لک ز ، والخارج من : ح ، عمود : ا ع ل ، (عموداً علی) : ط ح و تساوی زاويتی : ح لک ز ، ولتی محیط بها : ب ح ، والخط المذکور مقابلة (والخط المذکور ، وهي مقابلة) لزمان ما بین الطولین ونقطة : ح ، فی هذا المدار القاصر مسامته لملکة والعمود النازل منها علی افق بلدنا ویقع علی : ع ، وهي فی سطح دائرة الارتفاع المارة علی مکة والاستقبال یكون فی سطحها فلذلك صار وکدنا مقصوداً علی معرفة وضع نقطة : ی ع ، (نقطة : ع ،) ومعلوم ان : ع ، (: ی ع) ، یوازی : ح ل ، ویساویه لتوازی : ل ی ، (: ل ع) ، مع العمود النازل من : ح ، علی : ع ، فان ادرانا الکرة علی محور : ا ح ج ، رسم خط : ل ی ، (: ل ع) ، القائم علی سطحاً مستقیماً یقاطع الافق علی : ی ع ، وینطبق : ی ل ، فیہ علی استقامته فنقطة : ع ، علی خط : ی ل ، عند موافاة الافق ، واذا ادرانا دائرة : س م ، بعد : ز ح ، ساوی جیب : س ا ، فیها : ح ل ، ولذلك یفضل (یفضل) خط : س ع ، الموازی ل : ا ح ج ، خط : ی ع ، مساویاً ل : ح ل ، ویصیر وضع نقطة : ع ، التي مسقط حجر مکة فی افقنا معلوماً ،

(القانون المسعودی ص ۵۲۶ تا ص ۵۲۸ ج ۲)



⑨ ایک دائرہ پر خط المشرق والمغرب اور خط الشمال والجنوب کھینچیں پھر فرق بین الطولین کے مطابق خط الشمال والجنوب سے متوازی اور فرق بین العرضین کے مطابق خط المشرق والمغرب سے متوازی خط کھینچیں دونوں کے موضع تقاطع پر مرکز سے خط مستقیم کھینچیں ، یہ سمت قبلہ تقریبی ہے ۔ چنانچہ اس طریقہ سے کراچی کی سمت قبلہ مغرب سے ۴۷ مائل بجنوب نکلتی ہے جبکہ صحیح

واقع ہو تو خط ۱۲، ۱۴ کو خط ۳، ۱۲ پر عموداً گرائیں اور اگر نقطہ دائرہ کے دائیں نصف پر ہو تو خط ۱۲، ۱۵ کو خط ۳، ۱۲ پر عموداً گرائیں شکل مسطور میں صورت اول واقع ہوئی ہے لہذا قوس ۱۳، ۱۴ کی پیمائش کر لیں اور فی درجہ ۶۹ میل کا حساب لگالیں۔

(۲) بطریق تخریج سمت قبلہ زاویہ سمت قبلہ معلوم کر کے یہ کلیہ استعمال کریں۔

جب مابین البلدین = جم عرض مکہ جب فرق طول قم = سمت قبلہ مثلاً کراچی تا مکہ مکرمہ۔

۱۷۹۹۰ + ۱۷۶۵۸۵ + ۰۰۰۰۴ = ۳۵۶۲۷۹ = ۲۵۱ × ۶۹ = ۱۷۹۹۰ میل۔

(۳) مم عرض موقع = مم عرض مکہ جب فرق طول

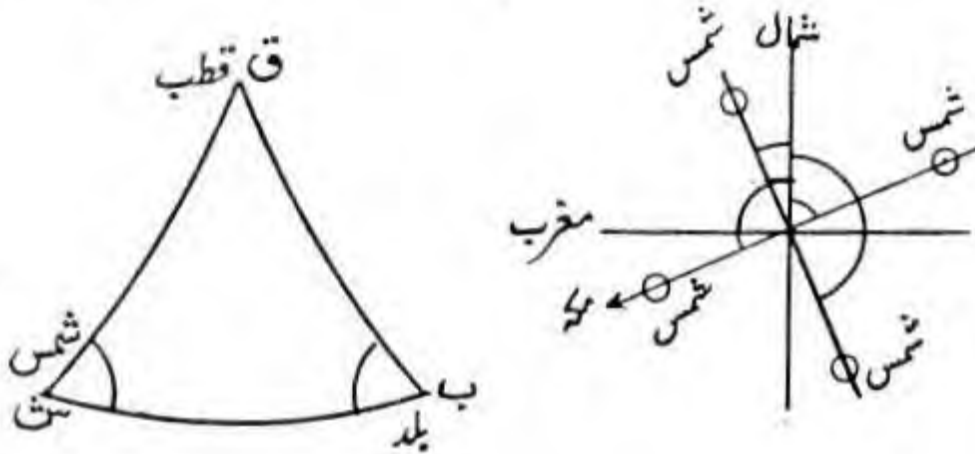
جم مابین البلدین = جب عرض مکہ مم عرض موقع جم (عرض موقع - عرض البلد)

(۴) کرہ ارضیہ پر دونوں شہروں کا فاصلہ دھاگے سے ناپ کر خط استوار پر رکھ کر درجات معلوم کر لیں۔

سمت قبلہ کے درجات قائم کرنے کے قواعد

(الف) بذریعہ سایہ

(۱) کرہ ارضیہ پر دائرہ سمت قبلہ اور مدار آفتاب کے تقاطع کا وقت نکالیں اس وقت عمود کا سایہ سمت قبلہ پر ہوگا۔ اور اگر دائرہ سمت قبلہ پر نقطہ شمال سے مدار شمس تک جانیوالے خط کو بطور عمود گزاریں تو مدار شمس پر اسکی جائے وقوع کے وقت عمود کا سایہ خط سمت قبلہ پر عمود واقع ہوگا۔ مسجد کی شرقی یا غربی دیوار اسکے مطابق بنائیں۔



(۲)

پہلے زاویہ ب ذیل کے جدول سے معلوم کریں

بلتر مندرجہ	سایہ کی کیفیت	جب زاویہ سمت قبلہ ۹۰ سے بڑا ہو	جب زاویہ سمت قبلہ ۹۰ سے کم ہو
۱	سمت قبلہ پر قبل از دوپہر	۱۸۰ - زاویہ سمت قبلہ	۱۸۰ - زاویہ سمت قبلہ
۲	عمود " " "	۲۷۰ - زاویہ سمت قبلہ	۹۰ - زاویہ سمت قبلہ
۳	سمت قبلہ پر بعد از دوپہر	زاویہ سمت قبلہ	زاویہ سمت قبلہ
۴	عمود " " "	زاویہ سمت قبلہ - ۹۰	۹۰ + زاویہ سمت قبلہ

مثلاً کراچی کا زاویہ سمت قبلہ ۹۲° ۴۰' ہے۔ لہذا زاویہ ب (۱) ۸۷° ۶' (۲) ۱۷۷° ۶' (۳) ۹۲° ۴۰' (۴) ۲° ۴۰'، پھر جدول ذیل سے یہ معلوم کریں کہ زاویہ ب کی کونسی قیمت مشاہدہ کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ بعض حالات میں ایک ہی قسم کے مشاہدہ کے لئے دو مختلف اوقات حاصل ہو سکتے ہیں جیسا کہ نچلے جدول میں ہے۔

صورت اول عام

تعداد اوقات	کیفیت	صورتے	(عرض شمالی و جنوبی)
۱	۲۴ گھنٹے رات رہے گی	ق ب اور ق ش میں ۹۰° سے زیادہ فرق ہو	
۱	۲۴ گھنٹے دن رہے گا ب کی ہر قیمت مفید ہوگی	دونوں کا مجموعہ ۹۰° سے کم ہو یا ۲۷۰° سے زیادہ	
۱	بشرطیکہ ب مط سے بڑا ہو ۹۰° سے کم ہو	ق ب = ق ش ہو	

صورت دوم عرض البلد شمالی

شرط	صورت
۱	ق ش، ق ب سے بڑا ہو مگر ق ش - ق ب ۹۰° سے کم ہو
۱	ق ب، ق ش سے بڑا ہو مگر ق ب - ق ش ۹۰° سے کم ہو
۲	(۱) ب مط سے چھوٹا ہو (۲) مط سے بڑا ہو مگر ب مط سے چھوٹا ہو

صورت سوم عرض البلد جنوبی

شرط	صورت
۱	ق ب، ق ش سے بڑا ہو مگر ق ب - ق ش ۹۰° سے کم ہو
۱	ق ش، ق ب سے بڑا ہو مگر ق ش - ق ب ۹۰° سے کم ہو
۲	(۱) ب مط سے بڑا ہو (۲) مط سے کم ہو مگر ب مط سے بڑا ہو

پہلے صورت اول دیکھی جائے۔ اگر اس کی شرائط نہ ملیں تو صورت دوم یا سوم دیکھی جائے۔ مط سے مراد ب کی وہ مقدار ہے جو طلوع کے وقت ہو یعنی جب ضلع ب ش ۸۰° ہو۔ ما سے مراد ب کی وہ مقدار ہے جبکہ زاویہ ش = ۹۰° ہو۔

مط اور ما کی مقدار معلوم کرنے کا قاعدہ

جب ضلع ب ق = ۹۰° ہو اس وقت مط اور ما میں سے ہر ایک ضلع ق ش کے برابر ہوگا، درنہ

بطریق ذیل معلوم کر لیں۔

$$\text{مط، ن} = \frac{\text{ب ش} + \text{عرض} + \text{میل مخالف یا میل موافق}}{۲}، \text{جب } \frac{\text{مط}}{۲} = \frac{\text{جب ن جب (ش ق - ن)}}{\text{جم عرض جب ب ش}}$$

”ما“ جب ما = جب ش ق، ما کی دو مختلف قیمتوں میں سے وہ قیمت لی جائیگی جو عرض البلد شمالی میں ۹۰° سے کم اور جنوبی میں ۹۰° سے زیادہ ہو۔

پھر زاویہ شس اس طرح معلوم کریں، جب ش = $\frac{\text{جب ب} \times \text{جب ق ب}}{\text{جب ق ش}}$ جدول میں سے ۵ (۲) اور ۲ (۲) میں اس قاعدہ سے اخذ کردہ ش کی دونوں قیمتیں صحیح ہوں گی۔ باقی سب صورتوں میں صرف ایک قیمت صحیح ہوگی اسے کلیات ذیل سے معلوم کر لیں۔

(۱) اگر ق ب + ق ش = ۱۸۰ ہو تو ش + ب = ۱۸۰ ہو، اگر ق ب + ق ش = ۱۸۰ سے کم ہو تو ش + ب = ۱۸۰ سے کم ہو، اگر ق ب + ق ش = ۱۸۰ سے زیادہ ہو تو ش + ب = ۱۸۰ سے زیادہ ہو۔
(۲) اگر ش کی دونوں قیمتوں میں یہ شرط پائی جائے تو دونوں قیمتوں کے ساتھ الگ الگ یہ عمل کریں کہ $\frac{\text{ب} + \text{ش}}{۲}$ اور ۹۰ کا فرق معلوم کریں جس صورت میں فرق کم ہو ش کی وہی قیمت صحیح ہوگی۔ مثلاً ش کی ایک قیمت ۹۰ اور دوسری ۱۲۰ ہو اور ب = ۱۱۰ ہو تو $\frac{۱۱۰ + ۱۲۰}{۲} = ۱۱۵$ ، معلوم ہوا کہ ش کی قیمت ۹۰ صحیح ہے، ۸۵، ۹۰، ۸۵ = ۵ اور $\frac{۱۲۰ + ۱۱۰}{۲} = ۱۱۵$ ، ۹۰ = ۲۵، معلوم ہوا کہ ش کی قیمت ۹۰ صحیح ہے، پھر زاویہ ق معلوم کریں اس کے دو قاعدے ہیں۔ اگر زاویہ ش + زاویہ ب = ۱۸۰ ہو یا اسکے قریب قریب ہو (خواہ کچھ کم ہو یا زیادہ) تو پہلا قاعدہ استعمال نہ ہوگا اور اگر زاویہ ش = زاویہ ب ہو تو دوسرا قاعدہ استعمال نہ ہوگا۔ ش اور ب میں ذرا بھی تفاوت ہو تو استعمال ہو سکتا ہے۔ دیگر حالات میں دونوں قاعدے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

$$(۱) \text{م م} \frac{\text{ق}}{۲} = \frac{\text{مس} \frac{\text{ب} + \text{ش}}{۲} \times \text{جم} \frac{\text{ق ش} + \text{ق ب}}{۲}}{\text{جم} \frac{\text{ق ش} - \text{ق ب}}{۲}}$$

$$(۲) \text{م م} \frac{\text{ق}}{۲} = \frac{\text{مس} \frac{\text{ب} - \text{ش}}{۲} \times \text{جب} \frac{\text{ق ش} + \text{ق ب}}{۲}}{\text{جب} \frac{\text{ق ش} - \text{ق ب}}{۲}}$$

کراچی ۱۳ اپریل کے لئے جدول میں سے د کی صورت بنتی ہے لہذا $\text{مط} = ۷۹$ ۔

(۱) صبح ۷ گھنٹہ — ۲۹ منٹ قبلہ رخ

(۲) ۱۲ گھنٹہ — ۳۰ منٹ عمود

(۳) شام ۴ گھنٹہ — ۴۹ منٹ قبلہ رخ

(۴) د کی صورت میں ب کا مط سے زیادہ ہونا شرط ہے جو یہاں مقصود ہے لہذا

یہ مشاہدہ نہیں ہو سکتا۔

(۳) بہت آسان قاعدہ $ق = م - ن$

$$\text{جب } م = \frac{\text{جب } ق \text{ ب مس ب مم ق ش}}{\sqrt{1 + (\text{جم ق ب مس ب})}}$$

بشرطیکہ $م - ن$ کی قیمت مثبت ہو اور نصف النہار سے طلوع و غروب تک کی قوس سے کم ہو اگر $م$ کی دونوں قیمتوں میں یہ شرط پائی جائے تو دونوں مفید ہوں گی۔ مثلاً ۱۵ اپریل برائے کراچی سمت قبلہ صبح $(م = ۲۲۱ -) - (ن = ۸۴۳ = ۶۲۲ -)$ غیر مفید

$$\text{مفید} \quad ۴۳۶ = ۸۴۳ - ۲۲۱ - ۱۸۰$$

$$\text{عمود قبل دوپہر} \quad ۰.۴ = ۱۲۰ + (-) ۰.۴$$

$$\text{مفید} \quad ۱۸۱۲ = ۱۲۰ + ۰.۴ + ۱۸۰$$

$$\text{سمت قبلہ شام} \quad ۶۲۲ = ۸۴۳ + (-) ۲۲۱$$

$$\text{مفید} \quad ۲۸۶۲ = ۸۴۳ + ۲۲۱ + ۱۸۰$$

$$\text{عمود بعد دوپہر} \quad (-) ۰.۴ = ۱۲۰ - ۰.۴$$

$$\text{مفید} \quad ۱۴۸۶ = ۱۲۰ - ۰.۴ - ۱۸۰$$

$م$ کی دونوں قیمتیں مفید ہونے کی مثال، چانگام ۲۰ جون سمت قبلہ شام

$$\text{مفید} \quad ۱۳۵ = ۶۴۱ - ۸۰۶$$

$$\text{مفید} \quad ۳۲۳ = ۶۴۱ - ۸۰۶ - ۱۸۰$$

(ب) بذریعہ پیمائش درجات قائم کرنیکے قواعد

① نصف زاویہ کے جب کو ضعف ساق سے ضرب دیں تو زاویہ کی وسعت معلوم ہو جائیگی۔

مثلاً زاویہ ۱۱ اور ساق ۳۰ فٹ ہو تو جب $۵ = ۶۰ \times ۰.۸۴۲ = ۶۰ \times ۰.۲۳۲$ فٹ زاویہ کی وسعت ہوگی۔

② قطب نما یا قطب ستارہ کے ذریعہ خط شمال و جنوب ش ج ۴ فٹ لمبا کھینچیں پھر نقطہ

ج پر عمود ج م ۳ فٹ لمبا اس طرح بنائیں کہ خط ش م ۵ فٹ ہو تو زاویہ ج = ۹۰° ہوگا۔

پھر ج م کو م کی طرف ایک فٹ بڑھائیں تاکہ خط ج ع ۴ فٹ ہو جائے، پھر خط ش ع کے نصف پر

خط ج ن کھینچیں تو زاویہ ج کے دو برابر حصے ہو کر ہر ایک حصہ = ۴۵° ہوگا۔

اب سمت مطلوب خط ش ج، ن ج، ع ج میں سے جس سے زیادہ قریب ہو
اس خط کو نقطہ ہ تک اتنا کھینچیں کہ خط ج ہ ۵ فٹ ہو جائے۔

پھر ڈوری کی ایک جانب کو مرکز ج پر قائم رکھیں اور دوسری
جانب کو نقطہ ہ سے سمت مطلوب کی طرف قوس بناتے

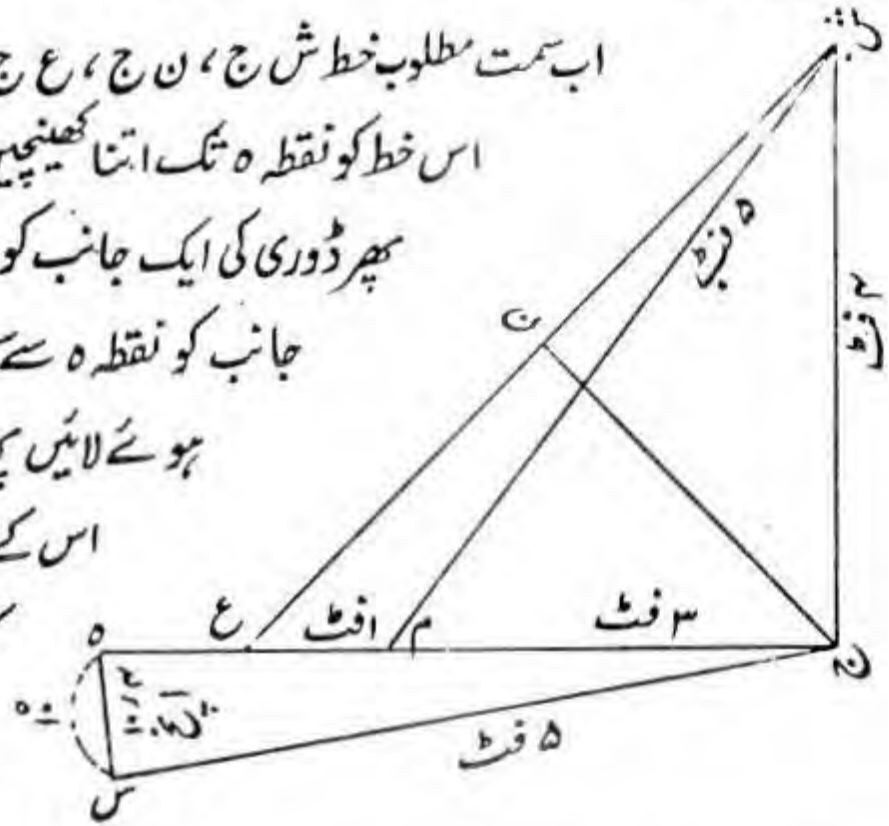
ہوئے لائیں پھر ۰.۴۱ انچ فی درجہ کا حساب لگا کر

اس کے برابر خط مستقیم ہ س اس طرح کھینچیں

کہ نقطہ س قوس مذکور پر واقع

ہو اور ج س ۵ فٹ ہو۔ یہ

خط ج س سمت قبلہ ہوگی۔



مثلاً کراچی کی سمت قبلہ مغرب سے ۲۸° جنوب کی طرف ہے لہذا $۲۸ \times ۰.۴۱ = ۱۱.۴۸$ انچ

یعنی ۵ فٹ کی لمبائی پر زاویہ کی وسعت تقریباً $۲\frac{1}{4}$ انچ ہوگی۔

چند مفید قواعد (مزید تحقیق تہ میں ہر)

① تاریخ ماہ قمری کا دن معلوم کرنیکا قاعدہ :

قمری تاریخ کے دن کی صحیح تعیین اور اسی طرح ہجری و عیسوی تاریخوں کا صحیح تقابل مشکل ہے۔ قواعد
ذیل تقریبی ہیں ان کے ذریعہ حاصل شدہ نتیجہ میں ایک روز کی تقدیم یا تاخیر ہو سکتی ہے۔ اگر قمری تاریخ
کا دن شمسی تاریخ کا دن اور ہجری و عیسوی تاریخوں کا تقابل، ان تینوں کا حساب لگا کر باہم مقابلہ کر لیا
جائے تو نتیجہ زیادہ صحیح برآمد ہو سکتا ہے۔

(۱) سن ہجری کو آٹھ پر تقسیم کریں باقی کا قائم مقام عدد آئندہ جڈل سے لیکر آپس ماہ کا قائم مقام عدد

اور تاریخ مطلوب جمع کریں۔ پھر مجموعہ کو سات پر تقسیم کریں۔ اگر باقی کچھ نہ بچے تو تاریخ مطلوب بروز

شنبہ ہوگی۔ اگر ایک بچے تو یکشنبہ، دو بچیں تو دو شنبہ ہوگا۔ اسی طرح چھ بچیں تو جمعہ کا دن ہوگا۔

یہ قاعدہ سلسلہ سے سلسلہ تک ہے اس کے بعد ایک دن کم ہو جائے گا اسی طرح ہر

۱۲۶ سال پر ایک دن کم کیتے جائیں، اس حساب میں قمری سال = ۳۵۴۳۶۰.۵۶

دن لیا گیا ہے اور غرہ محرم سلسلہ بروز پنجشنبہ قرار دیا گیا ہے اور یہی رائج ہے،

سن ہجری کو آٹھ پر تقسیم کرنے کے بعد	۰	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
باقی کا قائم مقام عدد	۰	۴	۷	۶	۳	۰	۵	۲
ماہ	محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاول	جمادی الثانی	رجب	شعبان
قائم مقام عدد	۰	۲	۳	۵	۶	۷	۰	۱

مثال :

(۱) اس پر اجماع ہے کہ حجۃ الوداع سنہ ۱۰ھ میں بروز جمعہ ہوا ہے۔ لہذا $۱۰ \div ۸$ باقی ۲، اس کا قائم مقام ۱ اور ذوالحجہ کا قائم مقام ۳، تاریخ مطلوب ۹، پس $۱ + ۳ + ۹ = ۱۳ \div ۷$ باقی ۶، معلوم ہوا کہ ۹ ذوالحجہ بروز جمعہ تھی۔

(ب) سنہ ۱۲ھ کا غرہ محرم یوں نکلے گا۔ $۱۲ \div ۸$ باقی ۴، اس کا قائم مقام ۰ + محرم کا قائم مقام ۰ + تاریخ ۱ = ۱، پھر $۱۲ \div ۱۴ = ۱۱ - ۱$ ، $۱۰ - ۱ = ۹$ باقی ۳ (-) = ۳، پس غرہ محرم سنہ ۱۲ھ بروز چار شنبہ ہوگا۔

(۲) سن ہجری کو آٹھ پر تقسیم کرنے کے بعد باقی کا قائم مقام عدد "جزد بوجاہ" سے یوں معلوم کریں کہ تقسیم کے بعد کچھ نہ بچے تو ج کا عدد یعنی ۳ لیں اور ایک بچے تو نہ کا عدد ۷ لیں۔ علیٰ ہذا القیاس سات بچیں تو ۷ کا عدد ۵ لیں۔

اور مہینے کا قائم مقام عدد اس طرح حاصل کریں کہ محرم کے لئے صفر اور اسکے بعد ہر مہینے پر $\frac{1}{12}$ کا اضافہ کریں۔ جہاں حاصل جمع میں کسر آئے اس کو کامل کریں۔ مثلاً ذوالحجہ کا قائم مقام عدد $۱۱ \times \frac{1}{12}$ = $\frac{11}{12}$ = $۰ + \frac{11}{12}$ ، سن اور ماہ کے قائم عدد میں تاریخ مطلوب جمع کر کے تقسیم کریں۔ یہ قاعدہ سنہ ۱۲ھ سے لیکر سنہ ۱۲۶ھ تک ۱۲۶ سال کے لئے ہے۔ سنہ ۱۲۶ھ سے قبل کے لئے ۱۵۱۲ سے مطلوب سن تفریق کر کے باقی کو ۱۲۶ پر تقسیم کریں۔ حاصل تقسیم کو مجموعہ اول میں جمع کر کے سات پر تقسیم کریں اور سنہ ۱۲۶ھ کے بعد کے لئے مطلوب سن سے ۱۳۸۷ تفریق کر کے باقی کو ۱۲۶ پر تقسیم کریں اور حاصل تقسیم کو مجموعہ اول سے تفریق کر کے سات پر تقسیم کریں۔

مثال :

(۱) غرہ محرم سنہ ۱۲ھ اس طرح نکالیں $۱۲ \div ۸$ باقی ۴، اس کا قائم مقام عدد ۳ + محرم کا قائم مقام عدد ۰ + تاریخ ۱ = ۴ = چار شنبہ

(ب) حجتہ الوداع کے دن کی تاریخ یوں ہوگی، $10 \div 8$ باقی ۲، اس کا قائم مقام ۴ +
ذوالحجہ کا قائم مقام ۱۷ + تاریخ ۹ = ۳۰

پھر $1502 \div 126 = 10 - 1512$ $30 + 11 = 41$ باقی ۶ = یوم جمعہ

محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت :

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بوقت ہجرت ۵۳ سال تھی، اس سے آپ کی تاریخ ولادت کا حساب یوں ہوگا، $53 - (-) 8$ باقی ۵ = $(-) 4$ یعنی قمر کے ہشت سالہ دور سے منفی سال پانچواں ہوا تو مثبت چوتھا ہوگا، ۴ کا قائم مقام عدد ۳ + ربیع الاول کا قائم مقام عدد ۳ + تاریخ ۱ + ۱۲۶ سالہ دور معہود سے تقدم $8 \div 4$ باقی ۱ = یکشنبہ - ولادت مبارکہ بالاتفاق دو شنبہ = ۲ یا ۹ ربیع الاول - مغلطائی نے اول کو ترجیح دی ہے مگر حضرت عبداللہ ابن عباس و جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ۸ ربیع الاول منقول ہے اور جمہور محدثین مورخین کا یہی مختار ہے، حسابی قاعدہ میں ایک دن کا فرق معمولی بات ہے -

تاریخ وفات :

کسی روایت میں تاریخ کا ذکر نہیں ملتا، صرف ادائل ربیع الاول اور دو شنبہ کا دن ثابت ہے - حساب مذکور کی رو سے یکم ربیع الاول سنہ ۱۱ھ بروز سہ شنبہ قرار پاتی ہے - $11 \div 8$ باقی ۳، اس کا قائم مقام عدد ۶ + ربیع الاول کا قائم مقام عدد ۳ + تاریخ ۱ = $10 \div 4$ باقی ۲ = سہ شنبہ پس دو شنبہ = ۷ یا ۱۴ ہوا، اہل سیر کا قول ۱ اور ۲ ربیع الاول بھی حساب کے مطابق درست ہے - اکثر نے ۲ کو اختیار کیا ہے، ۱۲ ربیع الاول کا خیال بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اس کے پہلے ۹ ذوالحجہ سنہ بروز جمعہ تھی پس دو شنبہ کے دن ۱۲ ربیع الاول کا حساب کسی صورت پر بھی صحیح نہیں ہو سکتا - حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ثانی شہر ربیع الاول کو ثانی عشر پڑھ لیا گیا اس لئے ۱۲ ربیع الاول مشہور ہو گیا -

(۲) تاریخ ماہ شمسی کا دن معلوم کرنے کا قاعدہ :

(۱) سن عیسوی کی صدیوں کو چار پر تقسیم کریں - باقی کا قائم مقام عدد اور سالوں اور مہینوں کے قائم مقام اعداد آئندہ جدول سے لیکر ان کے مجموعہ پر تاریخ مطلوب کا اضافہ کر کے سات پر تقسیم کریں - اگر ایک بچے تو یکشنبہ، دو بچیں تو دو شنبہ، تین بچیں تو سہ شنبہ ہوگا -

مثال :

۲ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کا دن معلوم کرنا ہو تو $19 \div 4$ باقی ۳، اس کا قائم مقام عدد ۶، ۰۶ کا

قائم مقام ۴، فروری کا قائم مقام ۴، تاریخ مطلوب ۲، $۲ + ۴ + ۴ + ۶ = ۱۶ \div ۷ = ۲$ باقی ۲ ثابت ہوا کہ ۲ فروری بروز دو شنبہ ہے

۰	۳	۲	۱	صدی کو ۴ پر تقسیم کرنے کے بعد باقی		
۵	۶	۱	۳	باقی کا قائم مقام		
۵	۴	—	۳	۲	۱	۰
۱۱	۱۰	۹	۸	—	۷	۶
۱۶	—	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	—
۲۲	۲۱	۲۰	—	۱۹	۱۸	۱۷
—	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	—	۲۳
۳۳	۳۲	—	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	—	۳۵	۳۴
۴۴	—	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	—
۵۰	۴۹	۴۸	—	۴۷	۴۶	۴۵
—	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	—	۵۱
۶۱	۶۰	—	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶
۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	—	۶۳	۶۲
۷۲	—	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	—
۷۸	۷۷	۷۶	—	۷۵	۷۴	۷۳
—	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	—	۷۹
۸۹	۸۸	—	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴
۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	—	۹۱	۹۰
—	—	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	—
—	۶	۵	۴	۳	۲	۱

سین

قائم مقام

قائم مقام	ماہ	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
۱	۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

لیپ کے سال میں جنوری کا قائم مقام صفر اور فروری کا تین لیا جائے گا جو صدی چار پر برابر تقسیم ہوا اس کا آخری سال لیپ کا شمار نہ ہو گا، اگرچہ وہ چار پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ اور صدی ۳۶ چار پر تقسیم ہونے کے باوجود سن ۳۶۰۰ لیپ کا نہیں ہے۔

(۲) بہت آسان قاعدہ -

سن عیسوی سے پہلے سال میں اس کا $\frac{1}{4}$ بحدت کسر جمع کر کے اس میں سال کے گذشتہ ایام بشمول تاریخ مطلوب جمع کریں، پھر اس سے صدی کا $\frac{1}{4}$ بتکمیل کسر تفریق کر کے باقی کو سات پر تقسیم کریں، ایک بچے تو دو شنبہ، دو تو سہ شنبہ، تین تو چار شنبہ ہوگا۔ مثال :

۳، ماہ ۱۹۷۹ء کا دن اس طرح نکالیں، $۱۹۷۹ + ۲۹۴ + ۶۲ = ۲۵۳۵$ ، $۱۹ \times \frac{3}{4} = ۱۴$ بتکمیل کسر ۱۵، $۲۵۳۵ - ۱۵ = ۲۵۱۹ \div ۷ = ۳۵۹$ باقی ۶ = شنبہ، تنبیہ : سن ۳۶۰۰ لیپ کا نہیں، اس لئے ۳۵۹۹ کے بعد حسابے کوڑ سے ایک دن کم ہوگا۔

(۳) سن ہجری کے مطابق سن عیسوی معلوم کرنے کا قاعدہ :

ہجری اور عیسوی سالوں اور تاریخوں کا صحیح تقابل دو امور پر موقوف ہے۔ ایک یہ کہ یکم محرم سلمہ میں عیسوی سن اور تاریخ کیا تھی، دوسرا یہ کہ دو شمس اور دور قمر کی صحیح مقدار کیا ہے تاکہ اس کے مطابق دونوں سالوں کی باہم نسبت ظاہر ہو مگر ان دونوں امور میں اختلاف ہونے کی وجہ سے قمری اور شمسی تاریخوں میں بالکل صحیح تطبیق مشکل ہے۔ راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یکم محرم سلمہ مطابق ۸ جولائی ۱۲۲۷ء بروز پنجشنبہ ہے اس لئے اس قاعدہ میں اس کو اختیار کیا گیا ہے۔ منجد میں مندرج تقابلی جدول اور بعض دوسری تقاویم میں یکم محرم سلمہ مطابق ۱۶ جولائی ۱۲۲۷ء بروز جمعہ تحریر ہے۔ قمری تاریخ میں ایک دن کا فرق معمولی بات ہے اور شمسی تاریخ میں تین دن فرق کی وجہ یہ ہے کہ ہر چوتھا سال ۳۶۶ دن کا قرار دینے کے بعد سو لہویں صدی عیسوی تک ۱۰ دن کا اضافہ ہو گیا تھا اس لئے پوپ گریگوری نے ۱۵۸۲ء میں دس دن کم کر کے ۱۹ اکتوبر کو ۲۹ اکتوبر قرار دینے کا اعلان کیا اور آئندہ کے لئے حساب درست رکھنے کی غرض سے ہر ایسی صدی جو ۴۰۰ پر تقسیم نہ ہو اس کے آخری سال کو ۳۶۵ دن کا قرار دیا، منجد وغیرہ میں ایک تسامح تو یہ ہوا ہے کہ اکتوبر ۱۵۸۲ء میں دس روز کم کرنے کے بعد اس کے ماقبل کی تقویم کو اس کے مطابق نہیں بنایا، دوسرا تسامح یہ کہ سن مذکور سے ماقبل کی وہ صدی جو ۴۰۰ پر تقسیم نہیں ہوتی اس کے بھی آخری سال کو ۳۶۶ دن کا لے لیا ہے یوں ۱۶۲۲ء سے ۱۵۸۲ء تک سات روز کا اضافہ ہو گیا، پس ۱۰ (-) + ۷ = ۳ (-) یعنی ان تقاویم میں دس تاریخیں اصل حساب سے کم لی گئی ہیں اور سات زیادہ، نتیجہ تین تاریخیں کم ہو گئیں اس لئے ۱۹ جولائی کی

بجائے ۱۶ جولائی ہو گئی، تاریخ شمسی کا دن معلوم کرنے کے مندرجہ بالا دونوں قاعدوں کے مطابق بھی بروز جمعہ ۱۹ جولائی اور بروز پنجشنبہ ۱۸ جولائی ہے،

قمری اور شمسی سال کی مقدار میں مختلف اقوال میں سے اس کو ترجیح معلوم ہوتی ہے کہ قمری سال ۳۶۵۰۵۶ دن اور شمسی سال ۳۵۴۶۲۲۱۸ دن ہے اس لئے قمری سال کی شمسی سال سے قریب تر نسبت ۳۵۴۶۲۲۱۸ : ۳۶۵۰۵۶ ہے، ذیل کا قاعدہ اسی پر مبنی ہے، سن ہجری سے پہلے سن کو ۳۵۴۶۲۲۱۸ : ۳۶۵۰۵۶ میں ضرب دیکر حاصل ضرب میں ۶۲۱۶۵۴۲۳۶۵۴ جمع کرنے سے جو صحیح عدد حاصل ہوگا اس کے مطابق عیسوی سال گزر کر اس کے بعد والا سال چل رہا ہوگا، اور کسر کو ۳۶۵ میں ضرب دینے سے اس سال رواں کے گزشتہ ایام ظاہر ہوں گے۔ اگر یہ سال لیپ کا ہے تو کسر کو ۳۶۶ میں ضرب دیں، مثال:

۱۳۹۷ھ کے مطابق سن عیسوی یوں معلوم کریں گے،

$$= ۶۲۱۶۵۴۲۳۶۵۴ + ۱۳۳۷۶۶۲۲۳۹ = ۰۶۹۷۰۲۲۴۹۳ \times ۱۳۸۹$$

۱۹۶۹ء ۱۸۳۷۶۶۲۲۳۹، پس ۱۳۹۷ھ ظاہر ہوا، اور ۰۶۹۷۰۲۲۴۹۳ = ۳۶۵، معلوم ہوا کہ یکم محرم ۱۳۹۷ھ سے قبل ۱۳۹۷ھ کے ۶۷ دن گزر چکے ہوں گے یعنی ۹ ربیع کو یکم محرم ہوگی،

④ سن عیسوی کے مطابق سن ہجری معلوم کرنے کا قاعدہ

گزشتہ سن عیسوی سے ۶۲۱۶۵۴۲۳۶۵۴ تفریق کر کے حاصل تفریق کو ۰۶۹۷۰۲۲۴۹۳ پر تقسیم کریں جواب تقسیم میں صحیح عدد سن ہجری ہوگا پھر اشرار یہ کو ۳۵ میں ضرب دیں تو ہجری سال کے گزشتہ ایام نکل آئیں گے،

مثال:

۱۹۷۹ء کے مطابق سن ہجری کی استخراج: (اس پر اشکال و جواب تہ "مسائل شتی" میں سے)

$$= ۱۹۷۹ - ۶۲۱۶۵۴۲۳۶۵۴ = ۱۳۳۷۶۶۲۲۳۹ \div ۰۶۹۷۰۲۲۴۹۳ = ۱۹۶۹$$

۱۳۸۸ھ ۸۰۹۶۲۷، معلوم ہوا کہ ۱۳۸۸ھ کا آغاز ۱۳۸۸ھ میں ہوا ہے، اور ۰۶۸۰۹۶۲۷ = ۳۵۴، یعنی یکم جنوری ۱۳۸۸ھ سے قبل ۱۳۸۸ھ کے ۲۸ دن گزر چکے تھے، جن کے شمار کا قاعدہ یہ ہے کہ محرم کے ۳۰ دن اور صفر کے ۲۹، پھر ربیع الاول کے ۳۰، اسی طرح بالترتیب جمع کرتے جائیں گے تو ثابت ہوگا کہ سوال کے ۲۱ دن گزرنے کے بعد ۲۲ سوال کو یکم جنوری تھی،

مکہ مکرمہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفاً۔ طول ۳۹-۵۴، عرض ۲۱-۲۱
وہ مقامات جن کا قبلہ مائل بجنوب ہے

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ		نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
اسلام آباد	۷۳	۸	۳۳	۲۹	۲۱	۷۱	بہاول پور	۱۳	۱۴	۳۲	۳۳	۱۳	۱۴
اسلام آباد (کشمیر)	۷۵	۱۴	۳۳	۲۷	۳۶	۸۱	ہیرا پچ	۲۵	۱۲	۳۲	۳۳	۲۵	۱۲
اٹک	۷۲	۲۲	۳۳	۲۹	۵۳	۵۰	بوشہر	۰	۱۵	۳۶	۳۳	۰	۱۵
ایبٹ آباد	۷۳	۱۴	۳۳	۲۸	۳۲	۷۹	بریلی	۲۵	۱۴	۷	۳۳	۲۵	۱۴
انور	۷۶	۳۴	۳۷	۳۳	۳۰	۷۱	پشاور	۲۷	۲	۳۷	۳۷	۲۷	۲
اجمیر	۷۴	۳۷	۲۶	۲۸	۲۸	۷۹	پیلی بھیت	۳۹	۱	۲۸	۲۶	۳۹	۱
انبالہ	۷۶	۴۷	۳۰	۳۰	۲۴	۷۶	پٹیالہ	۲۵	۶	۲۴	۳۰	۲۵	۶
امر تسر	۷۴	۴۸	۳۱	۳۷	۵	۶۳	تربت	۳۸	۹	۳۷	۳۱	۳۸	۹
الموڑہ	۷۹	۳۷	۲۹	۲۴	۲۴	۷۷	تھانہ بھون	۳۴	۳	۳۶	۲۹	۳۴	۳
آگرہ	۷۷	۵۹	۲۷	۲۶	۵۳	۷۵	ٹونک	۴	۱	۱۰	۲۷	۳۲	۰
احمد پور لٹا	۷۱	۱۵	۲۹	۲۴	۵۴	۶۷	ٹھٹھہ	۱۱	۸	۱۰	۲۹	۲۷	۱
اسکروڈو	۷۵	۳۳	۳۵	۲۶	۵۲	۷۵	جے پور	۱۵	۱۴	۸	۳۵	۲۶	۱
اٹاودہ	۷۹	۲	۲۶	۲۶	۵۸	۷۲	جودھپور	۲	۰	۲۶	۲۶	۲۶	۲
بجنور	۷۸	۸	۲۹	۲۶	۵۲	۷۰	جیسلمیر	۹	۴	۲۲	۲۹	۲۱	۴
بدین	۶۸	۵۱	۲۴	۲۷	۲۱	۷۵	جھیل سانہر	۵	۱	۳۷	۲۴	۸	۲
بیکانیر	۷۳	۱۸	۲۸	۳۱	۱۸	۷۲	جھنگ	۵۳	۴	۱	۲۸	۳	۱۱
بیلا	۶۶	۲۰	۲۶	۳۲	۲۱	۷۳	جہلم	۲۵	۵	۱۳	۲۶	۳۲	۱۲
بھرت پور	۷۷	۱۶	۲۷	۳۱	۲۸	۷۵	جالندھر	۳۹	۱	۲۰	۲۷	۲۱	۸
بنوں	۷۰	۳۵	۳۲	۲۸	۲۷	۶۸	جیکب آباد	۲۲	۱۵	۵۹	۳۲	۳۱	۸
بہاول نگر	۷۳	۱۴	۲۹	۳۴	۳۸	۷۰	جلال آباد	۸	۸	۵۸	۲۹	۲۷	۱۷

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ		نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
جلال پور	۷۳	۲۱	۳۲	۲۲	۱۲	۸	سکھر	۶۸	۲۸	۲۷	۳۸	۷	۲۲
جموں	۷۵	۰	۳۲	۲۳	۱۱	۱۰	سانگھڑ	۶۸	۵۸	۲۶	۲	۳	۲۸
چاغی	۶۴	۲۳	۲۹	۱۹	۱۳	۵۲	سرینگر	۷۴	۵۵	۳۴	۰	۱۳	۸
چنور گڑھ	۷۴	۳۸	۲۴	۵۴	۰	۵۳	ساہیوال	۷۳	۵	۳۰	۳۸	۹	۲۱
چترال	۷۱	۴۵	۳۵	۵۰	۱۸	۵۴	سبی	۶۷	۵۳	۲۹	۳۱	۱۱	۲۵
حیدرآباد سندھ	۶۸	۲۴	۲۵	۲۴	۲	۵۱	سیالکوٹ	۷۴	۳۶	۳۲	۳۱	۱۱	۹
حصار	۷۵	۴۴	۲۹	۹	۵	۱۲	سراوان	۶۲	۱۹	۲۷	۲۵	۱۱	۳۸
خاران	۶۵	۲۷	۲۸	۳۳	۱۱	۳۰	سہارنپور	۷۷	۳۳	۲۹	۵۸	۵	۱۸
خیرپور	۶۸	۴۷	۲۷	۳۳	۶	۵۱	سرگودھا	۷۲	۴۰	۳۲	۵	۱۲	۲
خیبر	۷۱	۰	۳۴	۱۴	۱۷	۴	سرہند	۷۶	۲۵	۳۰	۳۶	۶	۵۸
دھولپور	۷۷	۵۳	۲۶	۴۰	۰	۲۴	سبھاؤں	۷۴	۴۹	۳۱	۶	۸	۵۰
دادو	۶۷	۴۶	۲۶	۴۶	۵	۵۸	سیتاپور	۸۰	۴۱	۲۷	۳۳	۰	۲۰
دہلی	۷۷	۱۲	۲۸	۳۷	۳	۳۵	شاہ پور	۷۲	۳۲	۳۲	۱۸	۱۲	۳۰
دیوبند	۷۷	۴۱	۲۹	۴۲	۴	۵۱	شیخوپورہ	۷۳	۵۸	۳۱	۴۳	۱۰	۲۶
دھرم سالہ	۷۶	۲۰	۳۲	۱۷	۹	۲۹	شملا	۷۷	۸	۳۱	۷	۷	۱۴
دیر	۷۱	۴۹	۳۵	۱۰	۱۷	۴۵	شاہجہانپور	۷۹	۵۳	۲۷	۵۲	۱	۷
دہرہ دون	۷۸	۱	۳۰	۱۸	۵	۳۰	شکار پور	۶۸	۳۸	۲۷	۵۶	۷	۴۴
ڈیرہ اسماعیل خان	۷۰	۵۲	۳۱	۴۹	۱۳	۶	صادق آباد	۷۰	۷	۲۸	۱۱	۷	۱۳
ڈیرہ غازی خان	۷۰	۳۷	۳۰	۵	۱۰	۱۹	علیگڑھ	۷۸	۵	۲۷	۵۳	۲	۲
راولپنڈی	۷۳	۳	۳۳	۳۶	۱۴	۸	غزنی	۶۸	۱۷	۳۳	۳۴	۱۸	۴۱
رحیم یار خان	۷۰	۱۸	۲۸	۲۳	۷	۲۶	فریدکوٹ	۷۴	۴۷	۳۰	۴۲	۸	۱۳
رہتک	۷۶	۳۵	۲۸	۵۳	۴	۱۹	فیروز پور	۷۴	۳۶	۳۰	۵۵	۸	۴۱
زاہدان	۶۰	۵۵	۲۹	۲۷	۱۸	۱۸	فیصل آباد	۷۳	۷	۳۱	۲۸	۱۰	۴۴

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ		نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درب	دقیقہ	درب	دقیقہ	درب	دقیقہ		درب	دقیقہ	درب	دقیقہ	درب	دقیقہ
فرخ آباد	۹	۳۳	۲۷	۲۳	۴۳	۲۳	مری	۳۸	۰	۲۲	۲۷	۱۳	۱۳
قلات	۶۶	۳۳	۲۹	۳۳	۵۳	۲۷	مالاکنڈ	۳۳	۱۱	۲۰	۳۶	۱۶	۲۷
قنڈھار	۶۵	۲۲	۳۱	۳۲	۳۲	۲۷	سیانوالی	۲۲	۱۷	۳۶	۳۵	۱۳	۲۸
کراچی	۶۷	۰	۲۲	۱	۳۲	۲۱	مردان	۲۵	۲	۵۱	۲۱	۱۶	۱۵
کوئٹہ	۶۷	۴	۳۰	۲	۲۵	۲۰	میرپور خاص	۳۳	۱۳	۱۳	۳۰	۲	۲۳
کوہاٹ	۷۱	۲۳	۳۳	۲۶	۳۰	۱۳	ملتان	۳۳	۱۵	۳۳	۳۰	۹	۵۲
کرناٹ	۷۶	۵۷	۲۹	۲۸	۳۳	۲۳	منظر آباد	۱۳	۵	۳۹	۲۳	۱۲	۵۹
کابل	۶۹	۱۱	۳۲	۱۲	۳۰	۱۲	منظر گرہ	۲۱	۱۹	۳۱	۳۰	۹	۲۸
کردلی	۷۷	۴	۲۶	۲۱	۲۹	۱۸	منظر نگر	۲۸	۰	۲۷	۲۹	۲	۲۱
گلگت	۷۴	۱۸	۳۵	۱	۲۷	۱۳	مین پوری	۲۸	۱۶	۵۳	۲۷	۰	۳۹
گوجرانوالہ	۷۴	۸	۳۲	۲۱	۲۹	۰	میرٹھ	۵۱	۱۰	۵	۲۹	۳	۵۱
گوادر	۶۳	۲۰	۲۵	۳۳	۲۸	۵۰	مراد آباد	۲۶	۵	۸	۲۸	۳	۷
گجرات	۷۴	۸	۳۲	۲۱	۲۷	۲۸	متھرا	۲۳	۱۱	۳۹	۲۷	۱	۳۹
گورداسپور	۷۵	۳۲	۳۲	۱۶	۳۰	۲۵	ٹانہ	۲۱	۹	۲	۳۰	۷	۱۶
گورگانوہ	۷۷	۴	۲۸	۲۶	۲۶	۱۳	نواب شاہ	۲۸	۳	۳۰	۲۶	۲	۳۱
ٹارکانہ	۶۸	۱۳	۲۷	۲۲	۲۶	۲۰	نصیر آباد	۱۳	۷	۳۲	۲۶	۱	۲۳
نوبارو	۷۵	۵۰	۲۸	۵۹	۳۱	۳۰	ہوشیار پور	۰	۴	۲۳	۳۱	۸	۲۵
لکھیم پور کھیری	۸۰	۵۰	۲۷	۵۹	۲۹	۴	ہانسی	۴۵	۰	۵۷	۲۹	۴	۵۶
لاہور	۷۴	۱۶	۳۱	۷	۲۷	۲۵	ہردوئی	۵۵	۹	۳۳	۲۷	۰	۲۲
لدھیانہ	۷۵	۵۵	۳۰	۱۵	۲۹	۵۵	ہردوار	۴۱	۷	۵۲	۲۹	۴	۲۸
لورالائی	۶۸	۳۶	۳۰	۲۰	۳۸	۲۰	یارقند	۲۲	۱۲	۲۰	۳۸	۱۷	۵۷
وہ مقامات جن کا قبلہ مائل بشمال ہے													
احمد آباد	۷۲	۳۲	۲۳	۲	۳	۱۳	انڈمان	۹۳	۰	۱۲	۰	۱۷	۵۲

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ		نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
اکیاب	۹۲	۴۸	۲۰	۸	۱۱	۱۸	بنکورا	۸۷	۲۰	۲۳	۱۱	۷	۱۲
ارکان	۹۳	۲۷	۲۰	۳۸	۱۱	۱	بوگرا	۸۹	۲۳	۲۴	۵۲	۶	۷
ایمرسٹ	۹۷	۳۳	۱۶	۳	۱۵	۵	بردوان	۸۷	۵۴	۲۳	۱۳	۷	۲۰
اندور	۷۵	۴۶	۲۳	۴۱	۳	۱۰	بھاگلپور	۸۶	۵۹	۲۵	۱۳	۴	۵۸
امراؤتی	۷۷	۴۶	۲۰	۵۵	۷	۲۴	بالاپور	۸۶	۵۴	۲۱	۳۰	۸	۵۰
اتلام	۷۴	۵۶	۲۳	۱۷	۳	۳۱	بڑودہ	۷۳	۱۴	۲۲	۱۶	۴	۴۳
اُجین	۷۵	۴۳	۲۳	۹	۳	۵۸	بلگام	۷۴	۳۱	۱۵	۵۰	۱۴	۵۷
اگر تہ	۹۱	۱۸	۲۳	۴۷	۷	۴۴	بیجاپور	۷۵	۴۴	۱۶	۴۸	۱۳	۲۷
اودھ پور (ریاست)	۷۳	۴۳	۴۴	۳۷	۰	۵۸	بمبئی	۷۲	۵۱	۱۸	۵۷	۱۰	۸
اودھ پور	۸۳	۲۱	۲۲	۴۰	۶	۴۳	بڑوچ	۷۲	۵۸	۲۱	۴۴	۵	۳۱
انگلش بازار	۸۸	۱۳	۲۵	۰	۵	۳۶	بانسہ	۷۳	۲۳	۲۰	۴۶	۷	۱۳
ارکاٹ	۷۹	۲۱	۱۲	۵۲	۱۸	۱۳	بھوج	۶۹	۴۳	۲۳	۱۸	۱	۴۹
الہ آباد	۸۰	۴۳	۲۵	۴۳	۲	۵	بسین	۹۴	۴۳	۱۶	۴۵	۱۴	۱۷
اعظم گڑھ	۸۳	۱۱	۲۶	۴	۲	۳۶	"	۷۳	۴۹	۱۹	۲۰	۹	۳۶
اورنگ آباد	۷۵	۲۰	۱۹	۵۲	۸	۵۴	"	۷۷	۱۱	۲۰	۵	۸	۴۹
ایلیچ پور	۷۷	۳۰	۲۱	۱۶	۷	۱۲	بھوپال	۷۷	۲۰	۲۳	۱۴	۴	۲۰
ایورسٹ	۸۶	۵۶	۲۷	۷۷	۲	۱	بونڈی	۷۵	۳۷	۲۵	۲۶	۰	۲۷
اڑیسہ (ضلع)	۸۶	۲۰	۲۰	۳۰	۹	۷۴	بنسوارہ	۷۴	۱۵	۲۳	۲۸	۳	۳
احمد نگر	۷۴	۴۳	۱۹	۸	۹	۵۸	یلاری	۷۶	۵۷	۱۵	۵	۱۵	۴۴
اکولا	۷۷	۳	۲۰	۴۰	۷	۵۸	برہم پور	۸۸	۱۳	۲۴	۵	۶	۳۲
اُسائی	۷۵	۷۷	۲۰	۱۳	۸	۲۷	بیتگلور	۷۷	۳۵	۱۲	۷۷	۱۸	۲۵
اگستور	۸۰	۲۷	۱۶	۱۵	۱۴	۴	بانڈھ	۸۰	۲۱	۲۵	۲۷	۲	۱۷
بری سال	۹۰	۱۸	۲۲	۴۶	۸	۲۴	بنارس	۸۳	۰	۲۵	۲۰	۳	۲۶

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ		نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	د.م	د.ث	د.م	د.ث	د.م	د.ث		د.م	د.ث	د.م	د.ث	د.م	د.ث
بیدر	۷۷	۳۰	۱۷	۵۳	۱۱	۵۵	ترچناپلی	۷۸	۲۳	۱۰	۲۷	۲۰	۲۹
باقر گنج	۹۰	۱۸	۲۲	۲۹	۸	۲۰	توتیکورن	۷۸	۸	۸	۲۷	۲۳	۱۸
بندہیلکھنڈ	۷۹	۰	۲۵	۲۰	۱	۲۸	تناسرم	۸۹	۵۵	۱۲	۲	۱۷	۵۸
بنکاک	۱۰۰	۲۷	۱۳	۳۸	۱۶	۵۲	تتجور	۷۹	۷	۱۰	۲۵	۲۰	۲۲
برہان پور	۷۶	۱۷	۲۱	۱۸	۶	۵۲	ٹونگو	۹۶	۲۲	۱۸	۵۷	۱۲	۵۲
بستی	۸۲	۲۳	۲۶	۲۸	۱	۳۲	ٹراونڈرم	۷۶	۷۶	۵۶	۸	۳۰	۲۲
پرتابگڈھ	۸۲	۰	۲۵	۵۵	۲	۲۰	ٹینولی	۷۷	۲۲	۸	۵۲	۲۳	۲
پینہ	۸۹	۱۲	۲۲	۳	۶	۵۲	ٹراونکور	۷۶	۷۶	۵۰	۹	۱۰	۲۳
پتواکھالی	۹۰	۱۹	۲۲	۲۳	۸	۲۶	جالون	۷۹	۲۱	۲۶	۹	۰	۵۷
پناکھا	۸۹	۵۲	۲۷	۳۹	۳	۳۲	جیسور	۸۹	۸	۲۳	۸	۷	۲۲
پورینا	۸۷	۳۱	۲۵	۲۶	۲	۳۳	جیباسا	۸۵	۲۲	۲۲	۳۸	۷	۲۱
پوری (جگتا)	۸۵	۵۰	۱۹	۲۶	۱۰	۲۷	جلیپائی گوری	۸۸	۵۰	۲۶	۲۸	۲	۲۰
پرورم	۹۵	۱۷	۱۸	۲۷	۱۲	۲۹	جلیپور	۸۰	۵	۲۳	۹	۵	۱۲
پیگو	۹۶	۱۸	۱۷	۲۶	۱۳	۵۹	جھانسی	۷۸	۳۵	۲۷	۱۳	۰	۵۲
پانڈیچری	۷۹	۲۸	۱۱	۵۶	۱۹	۱۲	جوناکرٹھ	۷۰	۲۲	۲۱	۲۹	۵	۲۶
پلاسی	۸۸	۱۰	۲۳	۲۶	۶	۵۰	جونپور	۸۲	۲۱	۲۵	۲۲	۲	۵۰
پونا	۷۳	۵۳	۱۸	۲۹	۱۰	۵۲	جزیرہ لکادی	۷۲	۳۰	۱۱	۲۰	۲۲	۱
پٹنہ	۸۵	۱۱	۲۵	۳۳	۳	۵۸	جعفر آباد	۷۶	۰	۲۰	۵۰	۷	۳۲
"	۸۳	۲	۲۰	۳۳	۹	۹	جزیرہ تھر	۱۲۵	۰	۹	۰	۲۰	۳۰
پل آدم	۷۹	۳۵	۹	۵	۲۱	۳۰	چاٹگام	۹۱	۵۰	۲۲	۲۱	۹	۱۱
پالمراس	۸۷	۲۰	۲۰	۳۷	۹	۵۱	چھپرا	۸۲	۳۰	۲۵	۲۵	۳	۲۹
تنگیل	۸۹	۵۵	۲۲	۱۸	۶	۵۰	چاندا	۷۹	۱۸	۱۹	۵۵	۹	۲۰
تریپورہ کی پہاڑیاں	۹۲	۱۰	۲۳	۳۰	۸	۱۲	چاندپور	۹۰	۲۲	۲۳	۱۵	۸	۳

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ		نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	د.م	د.ث	د.م	د.ث	د.م	د.ث		د.م	د.ث	د.م	د.ث	د.م	د.ث
چنگل پٹ	۷۹	۵۹	۱۲	۴۱	۱۸	۲۰	رنگ پور	۸۹	۱۲	۲۵	۴۱	۵	۱۵
چتوڑ	۷۹	۶	۱۳	۱۰	۱۷	۵۴	ریوا	۸۱	۱۸	۲۳	۳۲	۳	۵۰
حیدر آباد کن	۷۸	۳۰	۱۷	۱۸	۱۲	۴۴	سراج گنج	۸۹	۴۲	۲۳	۲۸	۶	۳۶
حسن	۷۶	۱۵	۱۲	۵۵	۱۸	۴۴	سلٹ	۹۱	۵۰	۲۴	۵۳	۶	۵۴
خاندیس	۷۴	۳۰	۲۱	۳	۶	۵۶	سنبل پور	۸۳	۵۷	۲۱	۳۱	۸	۱۱
دارجلنگ	۸۸	۱۸	۲۷	۳	۳	۳۳	ستارا	۷۴	۱	۱۷	۴۱	۱۲	۹
دینا چور	۸۸	۳۳	۲۵	۳۵	۵	۸	سولا پور	۷۵	۵۴	۱۷	۳۹	۱۲	۱۲
دموہ	۷۹	۳۷	۲۳	۴۷	۴	۱۵	سورت	۷۲	۵۰	۲۱	۱۰	۶	۲۴
دہویری	۸۹	۵۸	۲۶	۲	۵	۱۰	سیلون	۸۰	۵۰	۷	۴۰	۲۳	۳۹
دہارواڑ	۷۵	۲	۱۵	۲۶	۱۵	۲۸	سلیم	۷۸	۱۰	۱۱	۳۷	۱۹	۵۷
دریائے کرشنا	۷۷	۱۰	۱۷	۲۰	۱۲	۴۰	سلطان پور	۸۲	۴	۲۶	۱۶	۱	۵۶
دریائے گوادری	۸۰	۲۵	۱۸	۳۰	۱۱	۱۷	سکندر آباد	۷۸	۳۱	۱۷	۲۴	۱۲	۳۶
ڈھاکہ	۹۰	۲۳	۲۳	۴۵	۷	۳۰	سنگاپور	۱۰۳	۵۱	۱	۱۵	۲۳	۰
راجشاہی	۸۸	۲۶	۲۴	۲۳	۶	۱۸	سیاک	۱۰۲	۴	۰	۴۰	۲۳	۳۳
راپنچی	۸۵	۳۰	۲۳	۱۲	۶	۴۱	شیلونگ	۹۰	۵۸	۲۵	۳۱	۶	۱
رتناگرہی	۷۳	۱۹	۱۷	۰	۱۳	۱۶	شاہ آباد	۷۹	۵۶	۲۶	۳۶	۰	۳۶
راجکوٹ	۷۰	۴۶	۲۲	۲۰	۳	۵۷	عدن	۴۵	۴	۱۲	۵۲	۶۰	۳۲
رتنگون	۹۶	۴	۱۶	۳۵	۱۴	۳۴	غازی پور	۸۳	۳۴	۲۵	۳۵	۳	۲۰
زنگامتی	۹۲	۱۱	۲۲	۴۰	۸	۵۹	فتحپور سہوا	۸۰	۴۸	۲۵	۵۵	۱	۵۲
رائے پور	۸۱	۳۲	۲۱	۱۱	۸	۶	فتح پور	۸۱	۱۷	۲۷	۱۲	۰	۲۴
راجہ سندی	۸۱	۴۹	۱۷	۸	۱۳	۱	فرید پور	۸۹	۴۵	۲۳	۳۴	۷	۳۰
رام ند	۷۸	۴۸	۹	۲۲	۲۲	۲۵	فینی	۹۱	۴۲	۲۳	۱	۸	۲۷
رائے بریلی	۸۱	۱۳	۲۶	۱۲	۱	۴۰	فیض آباد	۸۲	۸	۲۶	۴۷	۱	۱۹

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ		نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
کوئٹہ	۷۶	۵۷	۱۰	۵۸	۲۱	۲	کاپی	۷۹	۷۵	۲۶	۶	۱	۲۳
کاکس بازار	۹۲	۱	۲۱	۲۸	۱۰	۷	کھٹنڈو	۸۵	۱۷	۲۷	۲۳	۱	۳۴
کلکتہ	۸۸	۳۳	۲۲	۳۶	۸	۷	کھٹنا	۸۹	۳۳	۲۲	۲۸	۸	۱۱
کرشنا نگر	۸۸	۲۷	۲۳	۲۷	۷	۱۸	گوڈا	۸۱	۵۶	۲۷	۸	۰	۲۷
کشن گنج	۸۸	۰	۲۶	۷	۴	۲۳	گوہاٹی	۹۱	۴۱	۲۶	۸	۵	۲۲
کوچ بہار	۸۹	۴۹	۲۶	۱۶	۲	۵۴	گارو کی پہاڑیاں	۹۰	۳۰	۲۵	۳۵	۵	۲۸
کشتیا	۸۹	۶	۲۳	۵۶	۶	۵۷	گوالیار	۹۰	۳۵	۲۶	۹	۵	۱۷
کٹک	۸۵	۵۳	۲۰	۲۸	۹	۲۳	گیا	۸۴	۴۷	۲۴	۲۶	۴	۲۳
کشور گنج	۹۰	۴۶	۲۴	۲۵	۷	۰	گورکھپور	۸۳	۲۳	۲۶	۲۴	۱	۵۴
کاٹھیاواڑ	۷۱	۰	۲۱	۴۰	۵	۱۲	گوا	۷۳	۵۳	۱۵	۲۷	۱۵	۳۴
کومیل	۹۱	۱۱	۲۳	۲۸	۷	۵۹	گوا	۹۴	۳۶	۱۷	۳۴	۱۳	۳۹
کچھ	۶۹	۲۹	۲۲	۲۰	۳	۳۶	گوالیار	۷۸	۱۵	۲۶	۱۲	۰	۲۶
کولاپور	۷۴	۱۳	۱۶	۲۳	۱۳	۳۹	گنجام	۸۵	۷	۱۹	۲۴	۱۰	۲۴
کنارا ضلع	۷۵	۰	۱۳	۰	۱۸	۵۵	لکھنؤ	۸۰	۵۶	۲۶	۵۱	۰	۲۴
کیوک ٹیو	۹۳	۳۰	۱۹	۲۲	۱۲	۴	لکھیم پور	۹۴	۰	۲۷	۱۳	۵	۳۶
کوٹہ	۷۵	۴۷	۲۵	۸	۰	۵۷	منی پور	۹۴	۳	۲۴	۲۴	۷	۲۴
کالی کٹ	۷۵	۴۸	۱۱	۱۲	۲۱	۶	مالوہ	۸۸	۸	۲۵	۱	۵	۳۴
کوچین	۷۶	۱۵	۹	۵۶	۲۲	۲۳	مولوی بازار	۹۱	۳۳	۲۴	۳۶	۷	۴
کڈا لور	۷۹	۴۶	۱۱	۲۳	۱۹	۲۹	منگھیر	۸۶	۳۰	۲۵	۲۲	۲	۳۸
کڈاپا	۷۸	۵۱	۱۴	۲۶	۱۶	۲۲	منظریہ پور	۸۵	۲۴	۲۶	۵	۳	۲۷
کیونول	۷۸	۵	۱۵	۴۷	۱۴	۴۴	مانڈلے	۹۶	۹	۲۲	۱	۱۰	۳۰
کانپور	۸۰	۱۹	۲۶	۲۸	۰	۵۷	مے اکیلا	۸۸	۳۸	۲۲	۲۰	۸	۲۵
کوه اردلی	۷۳	۲۰	۲۵	۰	۰	۱۰	مولین	۹۷	۳۶	۱۶	۲۳	۱۴	۵۲

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ		نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	دہم	دقیقہ	دہم	دقیقہ	دہم	دقیقہ		دہم	دقیقہ	دہم	دقیقہ	دہم	دقیقہ
مدرا س	۸۰	۱۷	۱۳	۵	۱۷	۵۰	نیمک	۷۴	۲۹	۲۳	۲۷	۱	۳۸
مدورا	۷۸	۷	۹	۵۶	۲۱	۸۱	ناگیپور	۷۹	۵	۲۱	۸	۷	۴۱
مچھلی پٹم	۸۱	۱۰	۱۶	۱۰	۱۲	۶	نیلگری	۷۶	۲۵	۱۱	۲۵	۲۰	۳۲
میسور	۷۶	۴۰	۱۲	۱۸	۱۹	۲۷	نیلگاپٹم	۷۹	۵۲	۱۰	۴۳	۲۰	۳۶
میجدی	۹۱	۵	۲۲	۵۴	۸	۲۹	تاندیر	۷۷	۲۱	۱۹	۸	۱۰	۱۰
مرزا پور	۸۲	۳۲	۲۵	۷	۳	۳۲	نصیر آباد	۷۵	۳۷	۲۰	۵۸	۷	۳۷
منگا پور	۷۳	۵۰	۱۲	۵۲	۱۹	۸	نصیر آباد	۹۰	۲۳	۲۳	۴۷	۶	۳۱
میدنا پور	۸۷	۶	۲۲	۲۷	۷	۵۴	نیلور	۷۹	۵۸	۱۴	۲۵	۱۶	۱۸
مغلسرائے	۸۳	۷	۲۵	۱۸	۳	۳۱	ہنگلی	۸۸	۱۹	۲۲	۵۷	۷	۴۲
نوگنگ	۹۲	۴۸	۲۶	۱۶	۵	۵۹	ہزاری باغ	۸۵	۳۰	۲۳	۴۵	۶	۵
نوشائی ضلع	۹۳	۰	۲۴	۰	۸	۲	ہوشنگ آباد	۷۷	۳۹	۲۲	۴۳	۵	۱۰
ناسک	۷۴	۴۴	۲۰	۰	۸	۳۷	ہوڑا	۸۸	۸	۲۲	۴۰	۷	۵۷

سعودیہ عربیہ

مدینہ منورہ	۳۹	۵۸	۲۴	۳۶	۱	۶	جنوب سے مغرب کی طرف
جدہ	۳۹	۱۲	۲۱	۳۰	۱۲	۵۰	مشرق سے شمال
رابغ	۳۹	۱	۲۲	۴۸	۲۹	۳۱	جنوب سے مشرق
ریاض	۴۶	۴۳	۲۴	۳۸	۲۶	۱۴	مغرب سے جنوب
طائف	۴۰	۲۴	۲۱	۱۶	۱۰	۱۴	مغرب سے شمال

فقط والحمد لله اولاً و آخراً والصلاة والسلام على نبينا لرحمة الى يوم القيامة

رشید احمد

یوم العرفہ سنہ ۱۳۸۹ ہجری

سایہ سے سمت قبلہ معلوم کرنے کے اوقات کا نقشہ

عام طور پر قطب ستارہ یا قطب نما کے ذریعہ سمت قبلہ قائم کی جاتی ہے مگر اس میں چند مشکلات ہیں۔

① قطب ستارہ کے صحیح شمال میں ہونیکا وقت معلوم کرنا پڑتا ہے یا قطب نما کی ضرورت پڑتی ہے۔

② جغرافیائی قطب سے مقناطیسی قطب کے درجات انحراف کا علم ضروری ہے۔

③ زاویہ سمت قبلہ کے درجات معلوم ہوں۔

④ زاویہ بنانے کے لئے درجات کے نشان لگا ہوا کافی بڑا نصف دائرہ یا سمت قائم کرنیکا خورزمین

والا بڑا قطب نما ہو یا بطریق علم المثلث الکروی بذریعہ پیمائش زاویہ بنایا جائے۔

سایہ کے ذریعہ سمت قبلہ قائم کرنے میں ان چیزوں کی ضرورت نہیں۔ اس طریقہ کی افادیت اور

سہولت کے پیش نظر کئی بار خیال آتا رہا کہ پاکستان کے ہر بڑے شہر میں بذریعہ سایہ سمت قبلہ دریافت

کرنے کے اوقات کا نقشہ مرتب کر کے ارشاد العابد کے ساتھ لگا دیا جائے مگر اس کام کی طوالت اور

عظیم الفرستی کی وجہ سے ہمت نہ ہوتی تھی ایک بار میں نے اپنے مخلص دوست ملک بشیر احمد صاحب

بگوی ایکسین انجینئر انچیف براچ جنرل ہیڈ کوارٹر راولپنڈی سے اسکا تذکرہ کیا، اللہ تعالیٰ

نے ان کے قلب میں اس کام کی ایسی دھن لگا دی کہ انھوں نے مختلف اداروں میں چار حسابی

مشینوں (کمپیوٹروں) کے ذریعہ۔ ۷ شہروں کے اوقات مرتب کروا کر چاروں کے نتائج کا مقابلہ اور

تسلی بخش پڑتال کر کے میرے سپرد کر دیئے میں نے بھی مزید اطمینان کے لئے چند اوقات کا امتحان کیا

اور سرسری نظر سے سب کو دیکھا بعض مواضع میں کچھ قسم نظر آیا جسے درست کر دیا۔ اللہ تعالیٰ

اس محنت کو قبول فرمائیں اور نافع بنائیں، آمین۔

ہدایات :

① کوئی لکڑی وغیرہ بالکل سیدھی کھڑی کی جائے تو صبح و شام کے خانے میں دیئے ہوئے اوقات

میں اسکا سایہ سمت قبلہ پر ہوگا اور عمود والے خانے کے وقت میں سایہ خط سمت قبلہ پر عمود واقع ہوگا۔

② گرمیوں کی دوپہر میں سایہ جلدی گھومتا ہے اسلئے عمودی وقت کی بنسبت صبح و شام کے اوقات

کا نتیجہ زیادہ صحیح نکلتا ہے خصوصاً ۲۹ سے کم عرض والے مقامات پر گرمیوں میں عمودی وقت سے کام لینا بہتر نہیں

رشید احمد

۲ ربیع الاول سنہ ۹۵ ہجری

طول عرض ۴۳° ۳۳' سلام آباد زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۴° ۲۰' مقناطیسی ۱۰۵° ۹'									
روز	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
روز	۱	۵	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵	۱	۵	۱۰
۱	۱۸	۱۱	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۲۱	۱۱	۲۳
۵	۲۱	۲۱	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۲۳	۲۳	۱۲
۱۰	۲۳	۲۳	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۲۴	۲۴	۱
۱۵	۲۶	۲۶	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۲۵	۲۵	۲۹
۲۰	۲۹	۲۹	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۲۶	۲۶	۲۴
۲۵	۳۱	۳۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۲۷	۲۷	۲۵
اپریل			مئی			جون			روز
۱	۵	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵	۱	۵	۱۰	
۱	۲۲	۱۱	۵۴	۵۴	۵۴	۵۳	۱۱	۲۲	۱۳
۵	۲۲	۲۲	۵۵	۵۵	۵۵	۵۴	۱۲	۲۳	۹
۱۰	۲۳	۲۳	۵۶	۵۶	۵۶	۵۵	۱۳	۲۴	۷
۱۵	۲۴	۲۴	۵۷	۵۷	۵۷	۵۶	۱۴	۲۵	۶
۲۰	۲۵	۲۵	۵۸	۵۸	۵۸	۵۷	۱۵	۲۶	۵
۲۵	۲۶	۲۶	۵۹	۵۹	۵۹	۵۸	۱۶	۲۷	۸
جولائی			اگست			ستمبر			روز
۱	۵	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵	۱	۵	۱۰	
۱	۵۶	۴	۲۰	۲۰	۲۰	۱۱	۱۱	۲۳	۲۲
۵	۵۷	۱۲	۲۱	۲۱	۲۱	۱۲	۱۲	۲۴	۵۲
۱۰	۵۸	۱۹	۲۲	۲۲	۲۲	۱۳	۱۳	۲۵	۰
۱۵	۵۹	۲۵	۲۳	۲۳	۲۳	۱۴	۱۴	۲۶	۹
۲۰	۶۰	۳۲	۲۴	۲۴	۲۴	۱۵	۱۵	۲۷	۱۴
۲۵	۶۱	۳۹	۲۵	۲۵	۲۵	۱۶	۱۶	۲۸	۲۴
اکتوبر			نومبر			دسمبر			روز
۱	۵	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵	۱	۵	۱۰	
۱	۲۳	۱۱	۳۸	۳۸	۳۸	۵	۱۱	۲۳	۱
۵	۲۴	۲۰	۳۹	۳۹	۳۹	۶	۱۲	۲۴	۱
۱۰	۲۵	۲۱	۴۰	۴۰	۴۰	۷	۱۳	۲۵	۱
۱۵	۲۶	۲۲	۴۱	۴۱	۴۱	۸	۱۴	۲۶	۱
۲۰	۲۷	۲۳	۴۲	۴۲	۴۲	۹	۱۵	۲۷	۱
۲۵	۲۸	۲۴	۴۳	۴۳	۴۳	۱۰	۱۶	۲۸	۱

طول ۴۲ ر ۸			عرض ۳۳ ر ۸			زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۵ مقناطیسی ۱۰۶ ر ۸		
جنوری			فروری			مارچ		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۸	۱۱	۲۰	۳۵	۱۱	۳۶	۲۲	۱۱	۲۰
۲۰	۲۰	۲۳	۳۶	۳۶	۳۶	۲۳	۲۳	۲۳
۲۳	۲۳	۲۶	۳۹	۳۹	۳۹	۲۶	۲۶	۲۶
۲۹	۲۹	۳۱	۴۱	۴۱	۴۱	۲۹	۲۹	۲۹
۳۱	۳۱	۳۱	۴۱	۴۱	۴۱	۳۱	۳۱	۳۱
اپریل			مئی			جون		
۲۵	۱۱	۲۵	۵۰	۱۱	۵۹	۳۸	۱۱	۵۵
۲۵	۲۵	۲۵	۵۸	۲۸	۵۱	۲۲	۵۶	۵۶
۲۵	۲۵	۲۵	۵۶	۲۹	۲۲	۲۶	۵۴	۵۴
۲۵	۲۵	۲۵	۱۳	۵۰	۳۲	۲۹	۵۸	۵۸
۲۶	۲۶	۲۶	۲۲	۵۱	۲۵	۵۱	۵۹	۵۹
۲۶	۲۶	۲۶	۲۹	۵۳	۲۰	۵۳	۱۲	۱۲
جولائی			اگست			ستمبر		
۵۲	۱۲	۲۱	۵۹	۱۱	۱۴	۵۰	۱۱	۲۳
۲۹	۲	۱۳	۵۸	۱۰	۱۰	۵۴	۲۱	۵۰
۲۶	۲	۱۹	۵۶	۰	۰	۵۳	۳۸	۵۹
۲۲	۲	۲۵	۵۳	۵۰	۱۲	۵۲	۳۲	۴
۳۵	۱	۳۲	۵۱	۳۹	۲۲	۴۲	۳۰	۱۵
۲۸	۰	۳۹	۴۸	۲۸	۳۱	۲۸	۲۸	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر		
۲۲	۱۱	۳۵	۴	۱۱	۴	۵	۱۱	۵
۲۰	۲۰	۴۲	۶	۶	۶	۴	۴	۴
۱۸	۱۸	۵۱	۵	۵	۵	۸	۸	۸
۱۵	۱۵	۰	۵	۵	۵	۱۰	۱۰	۱۰
۱۲	۱۲	۱۰	۲	۲	۲	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۰	۱۹	۲	۲	۲	۱۵	۱۵	۱۵

ایبٹ آباد									
طول			عرض			زاویہ سمت قبلہ از شمال			
۴۳° ۴۰'			۳۴° ۳۰'			حقیقی ۱۰۴۴' ۱۰" مقناطیسی ۱۰۶۴' ۵۰"			
روز	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۶	۱۱	۱۹	۳۲	۱۱	۳۹	۱۱	۳۹	۱۹
۵	۱۸		۱۱	۳۳		۴۱		۴۱	۱۱
۱۰	۲۱		۲۰	۳۵		۴۰		۴۰	۵۸
۱۵	۲۳		۲۱	۳۶		۴۱		۴۱	۴۷
۲۰	۲۷		۲۲	۳۸	۵	۴۱		۴۱	۳۳
۲۵	۲۹		۳۰	۳۹		۴۱		۴۱	۲۳
اپریل									
۱	۲۲	۱۱	۲	۲۹	۱۱	۵۲	۱۱	۵۲	۱۳
۵	۲۲		۳	۵۷		۵۲		۵۲	۹
۱۰	۲۲		۴	۲		۵۲		۵۲	۷
۱۵	۲۲		۳۳	۱۲		۵۵		۵۵	۶
۲۰	۲۳	۳۲	۲۳	۲۰		۵۶		۵۶	۶
۲۵	۲۳	۳۹	۱۱	۲۸	۵۰	۵۸		۵۸	۸
مئی									
۱	۲۴	۱۱	۲	۲۹	۱۱	۵۹	۱۱	۵۹	۱۳
۵	۲۴		۳	۵۷		۵۱		۵۱	۹
۱۰	۲۴		۴	۲		۵۲		۵۲	۷
۱۵	۲۴		۳۳	۱۲		۵۵		۵۵	۶
۲۰	۲۳	۳۲	۲۳	۲۰		۵۶		۵۶	۶
۲۵	۲۳	۳۹	۱۱	۲۸	۵۰	۵۸		۵۸	۸
جون									
۱	۲۴	۱۱	۲	۲۹	۱۱	۵۹	۱۱	۵۹	۱۳
۵	۲۴		۳	۵۷		۵۱		۵۱	۹
۱۰	۲۴		۴	۲		۵۲		۵۲	۷
۱۵	۲۴		۳۳	۱۲		۵۵		۵۵	۶
۲۰	۲۳	۳۲	۲۳	۲۰		۵۶		۵۶	۶
۲۵	۲۳	۳۹	۱۱	۲۸	۵۰	۵۸		۵۸	۸
جولائی									
۱	۲۴	۱۱	۲	۲۹	۱۱	۵۹	۱۱	۵۹	۱۳
۵	۲۴		۳	۵۷		۵۱		۵۱	۹
۱۰	۲۴		۴	۲		۵۲		۵۲	۷
۱۵	۲۴		۳۳	۱۲		۵۵		۵۵	۶
۲۰	۲۳	۳۲	۲۳	۲۰		۵۶		۵۶	۶
۲۵	۲۳	۳۹	۱۱	۲۸	۵۰	۵۸		۵۸	۸
اگست									
۱	۲۴	۱۱	۲	۲۹	۱۱	۵۹	۱۱	۵۹	۱۳
۵	۲۴		۳	۵۷		۵۱		۵۱	۹
۱۰	۲۴		۴	۲		۵۲		۵۲	۷
۱۵	۲۴		۳۳	۱۲		۵۵		۵۵	۶
۲۰	۲۳	۳۲	۲۳	۲۰		۵۶		۵۶	۶
۲۵	۲۳	۳۹	۱۱	۲۸	۵۰	۵۸		۵۸	۸
ستمبر									
۱	۲۴	۱۱	۲	۲۹	۱۱	۵۹	۱۱	۵۹	۱۳
۵	۲۴		۳	۵۷		۵۱		۵۱	۹
۱۰	۲۴		۴	۲		۵۲		۵۲	۷
۱۵	۲۴		۳۳	۱۲		۵۵		۵۵	۶
۲۰	۲۳	۳۲	۲۳	۲۰		۵۶		۵۶	۶
۲۵	۲۳	۳۹	۱۱	۲۸	۵۰	۵۸		۵۸	۸
اکتوبر									
۱	۲۴	۱۱	۲	۲۹	۱۱	۵۹	۱۱	۵۹	۱۳
۵	۲۴		۳	۵۷		۵۱		۵۱	۹
۱۰	۲۴		۴	۲		۵۲		۵۲	۷
۱۵	۲۴		۳۳	۱۲		۵۵		۵۵	۶
۲۰	۲۳	۳۲	۲۳	۲۰		۵۶		۵۶	۶
۲۵	۲۳	۳۹	۱۱	۲۸	۵۰	۵۸		۵۸	۸
نومبر									
۱	۲۴	۱۱	۲	۲۹	۱۱	۵۹	۱۱	۵۹	۱۳
۵	۲۴		۳	۵۷		۵۱		۵۱	۹
۱۰	۲۴		۴	۲		۵۲		۵۲	۷
۱۵	۲۴		۳۳	۱۲		۵۵		۵۵	۶
۲۰	۲۳	۳۲	۲۳	۲۰		۵۶		۵۶	۶
۲۵	۲۳	۳۹	۱۱	۲۸	۵۰	۵۸		۵۸	۸
دسمبر									
۱	۲۴	۱۱	۲	۲۹	۱۱	۵۹	۱۱	۵۹	۱۳
۵	۲۴		۳	۵۷		۵۱		۵۱	۹
۱۰	۲۴		۴	۲		۵۲		۵۲	۷
۱۵	۲۴		۳۳	۱۲		۵۵		۵۵	۶
۲۰	۲۳	۳۲	۲۳	۲۰		۵۶		۵۶	۶
۲۵	۲۳	۳۹	۱۱	۲۸	۵۰	۵۸		۵۸	۸

طول			عرض			ایران			زاویہ سمت قبلہ از شمال				
۹۱			۲۷۲			(ایران)			حقیقی ۱۰۲۲ مقناطیسی ۱۰۳۱				
روز	جنوری			فروری			مارچ			روز	جنوری		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام		صبح	عمود	شام
۱	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۲۱	۱۲	۱۲	۲۷	۱۲	۲۷	۱۲	۲۷	
۵	۱۲	۲۷	۱۲	۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۲۸	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	
۱۰	۱۲	۳۰	۱۲	۱۲	۲۳	۱۲	۱۲	۲۸	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	
۱۵	۱۲	۳۳	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۲۹	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	
۲۰	۱۲	۳۶	۱۲	۱۲	۲۶	۱۲	۱۲	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	
۲۵	۱۲	۳۸	۱۲	۱۲	۲۷	۱۲	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
اپریل			مئی			جون							
۱	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۵۷	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	
۵	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۱۰	۱۲	۲۸	۱۲	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۵۹	۸	۸	۸	۸	
۱۵	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۰	۵	۵	۵	۵	
۲۰	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۵۳	۱۲	۱۲	۱	۵	۵	۵	۵	
۲۵	۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۳	۷	۷	۷	۷	
جولائی			اگست			ستمبر							
۱	۱۲	۳۹	۱۲	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	
۵	۱۲	۳۵	۱۲	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱۲	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	
۱۰	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	
۱۵	۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۹	۱۲	۱۲	۲۸	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	
۲۰	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۳۵	۷	۷	۷	۷	
۲۵	۱۲	۲	۱۲	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۳۲	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	
اکتوبر			نومبر			دسمبر							
۱	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۵	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۱۰	۱۲	۲۳	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۱۵	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۷	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۲۰	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۲۵	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	

طول			عرض			بنوں			زاویہ سمت قبلہ از شمال				
۴۰ ر ۹			۳۳						حقیقی ۱۰۵ ر ۱۰۵ مقناطیسی ۱۰۷				
ذ	جنوری			فروری			مارچ			ذ	جنوری		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام		صبح	عمود	شام
۱	۱۱	۴۴	۲۳	۱۱	۲۱	۲۱	۱۱	۴۹	۲۳	۱۱	۴۹	۲۳	
۵	۱۱	۴۷	۲۳	۱۱	۲۲	۲۲	۱۱	۵۰	۲۳	۱۱	۵۰	۲۳	
۱۰	۱۱	۴۹	۲۳	۱۱	۲۲	۲۲	۱۱	۵۰	۲۳	۱۱	۵۰	۲۳	
۱۵	۱۱	۳۲	۲۳	۱۱	۲۶	۲۶	۱۱	۵۱	۲۳	۱۱	۵۱	۲۳	
۲۰	۱۱	۳۵	۲۳	۱۱	۲۷	۲۷	۱۱	۵۱	۲۳	۱۱	۵۱	۲۳	
۲۵	۱۱	۳۷	۲۳	۱۱	۲۸	۲۸	۱۱	۵۱	۲۳	۱۱	۵۱	۲۳	
اپریل			مئی			جون							
۱	۱۱	۵۲	۸	۱۱	۵۵	۵	۱۳	۴	۱۳	۲	۱۳	۲	
۵	۱۱	۵۲	۳	۱۱	۵۶	۳	۱۳	۴	۱۳	۲	۱۳	۲	
۱۰	۱۱	۵۲	۲۶	۱۰	۵۶	۱۰	۱۳	۴	۱۳	۲	۱۳	۲	
۱۵	۱۱	۵۳	۳۵	۱۹	۵۷	۳۲	۱۳	۴	۱۳	۲	۱۳	۲	
۲۰	۱۱	۵۳	۲۲	۲۷	۵۹	۲۵	۱۳	۴	۱۳	۲	۱۳	۲	
۲۵	۱۱	۵۳	۱۲	۳۵	۱	۲۰	۱۳	۴	۱۳	۲	۱۳	۲	
جولائی			اگست			ستمبر							
۱	۱۱	۵۸	۱۱	۱۲	۲۲	۶	۱۱	۵۱	۱۱	۱۱	۵۱	۱۱	
۵	۱۱	۵۵	۱۳	۱۵	۱۵	۵	۱۱	۵۸	۱۱	۱۱	۵۸	۱۱	
۱۰	۱۱	۵۲	۱۹	۵	۳	۳	۱۱	۵۱	۱۱	۱۱	۵۱	۱۱	
۱۵	۱۱	۴۷	۲۵	۵۲	۱	۱۲	۱۱	۵۱	۱۱	۱۱	۵۱	۱۱	
۲۰	۱۱	۴۱	۳۲	۱۱	۵۸	۱۱	۱۱	۵۱	۱۱	۱۱	۵۱	۱۱	
۲۵	۱۱	۳۲	۳۹	۱۱	۵۵	۱۱	۱۱	۵۱	۱۱	۱۱	۵۱	۱۱	
اکتوبر			نومبر			دسمبر							
۱	۱۱	۳۰	۳۸	۱۱	۱۲	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	
۵	۱۱	۲۷	۳۵	۱۱	۱۳	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	
۱۰	۱۱	۲۲	۵۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	
۱۵	۱۱	۲۲	۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	
۲۰	۱۱	۱۹	۱۲	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	
۲۵	۱۱	۶	۲۳	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	

طول ۶۶ ر ۳			عرض ۲۶ ر ۲			بسیلا			زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۹۵ ر ۵ مقناطیسی ۹۶ ر ۶		
جنوری			فروری			مارچ					
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۹	۱۲	۱۹	۲۲	۱۲	۲۲	۳۲	۱۲	۳۲	۱۲	۳۲	۳۲
۲۱		۲۱	۳۳		۳۳	۳۵		۳۵		۳۵	۳۵
۲۳		۲۳	۳۳		۳۳	۳۳	۶	۳۳	۶	۳۳	۲۶
۲۶		۲۶	۳۲		۳۲	۳۳		۳۳		۳۳	۹
۲۸		۲۸	۳۵		۳۵	۳۲	۵	۳۲	۵	۳۲	۵۱
۳۰		۳۰	۳۲		۳۲	۳۱		۳۱		۳۱	۳۵
اپریل			مئی			جون					
۳۰	۱۳	۳۰	۵۱	۱۲	۳۰	۱۴	۹	۳۱	۱۲	۳۱	۲
۳۰		۳۰	۵۴	۸	۱۸	۲۲		۳۱		۳۱	۵۹
۲۹		۲۹	۱۴		۳	۳۲		۳۲		۳۲	۵۲
۲۸		۲۸	۳۱		۲۹	۳۸		۳۲		۳۲	۲۹
۲۸		۲۸	۲۶		۳۲	۴۱		۳۵		۳۵	۲۹
۲۸		۲۸	۵۹		۲۳	۴۳		۳۴		۳۴	۵۱
جولائی			اگست			ستمبر					
۳۴	۹	۳۴	۲۹	۸	۳۴	۵۰	۶	۲۸	۱۲	۲۸	۳۴
۳۲		۳۲	۱۸		۲۲	۳۴		۲۶		۲۶	۲۹
۲۵		۲۵	۲		۳۵	۱۹		۲۳		۲۳	۲
۱۵		۱۵	۲۴		۲۹			۲۱		۲۱	۱۶
۳		۳	۲۹		۳۲			۱۸		۱۸	۲۹
۵۰		۵۰	۱۳		۳۱			۱۶		۱۶	۲۲
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱۲	۱۲	۱۲	۳	۱۲	۳	۶	۱۲	۶	۱۲	۶	
۱۱		۱۱	۴		۴	۷		۷		۷	
۹		۹	۲		۲	۹		۹		۹	
۸		۸	۲		۲	۱۱		۱۱		۱۱	
۶		۶	۲		۲	۱۲		۱۲		۱۲	
۴		۴	۲		۲	۱۶		۱۶		۱۶	

طول ۵۳ ر ۵ عرض ۲۵ ر ۲ زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۵ ر ۵ مقناطیسی ۹ ر ۵ پسینی									
جنوری			فروری			مارچ			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۳۱	۱۲	۱۲	۳۲	۱۲	۱۲	۳۶	۱۲	۱
۱۲	۳۳	۱۲	۱۲	۳۵	۱۲	۱۲	۳۷	۱۲	۵
۱۲	۳۶	۱۲	۱۲	۳۵	۱۲	۱۲	۳۵	۱۲	۱۰
۱۲	۳۸	۱۲	۱۲	۳۶	۱۲	۱۲	۳۵	۱۲	۱۵
۱۲	۴۰	۱۲	۱۲	۳۷	۱۲	۱۲	۳۴	۱۲	۲۰
۱۲	۴۲	۱۲	۱۲	۳۶	۱۲	۱۲	۳۳	۱۲	۲۵
اپریل			مئی			جون			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۳۸	۱۲	۱۲	۳۹	۱۲	۱۲	۳۳	۱۲	۱
۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۳۹	۱۲	۱۲	۳۳	۱۲	۵
۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۳۹	۱۲	۱۲	۳۳	۱۲	۱۰
۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۳۹	۱۲	۱۲	۳۵	۱۲	۱۵
۱۲	۳۵	۱۲	۱۲	۴۰	۱۲	۱۲	۳۶	۱۲	۲۰
۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۴۱	۱۲	۱۲	۳۸	۱۲	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۴۹	۱۲	۱۲	۴۰	۱۲	۱
۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۴۹	۱۲	۱۲	۳۸	۱۲	۵
۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۴۷	۱۲	۱۲	۳۵	۱۲	۱۰
۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۴۶	۱۲	۱۲	۳۳	۱۲	۱۵
۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۴۴	۱۲	۱۲	۳۰	۱۲	۲۰
۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۴۲	۱۲	۱۲	۲۸	۱۲	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۸	۱۲	۱
۱۲	۲۳	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۹	۱۲	۵
۱۲	۲۱	۱۲	۱۲	۱۳	۱۲	۱۲	۲۱	۱۲	۱۰
۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۲۳	۱۲	۱۵
۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۲۶	۱۲	۲۰
۱۲	۱۶	۱۲	۱۲	۱۶	۱۲	۱۲	۲۸	۱۲	۲۵

طول ۶۴۱۰			عرض ۲۶۱۹			پنجگور			زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی آر ۹۹ / ۸ مقناطیسی ۹۹ / ۸		
جنوری			فروری			مارچ					
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۰	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۰	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۵	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
اپریل			مئی			جون					
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۰	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۰	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۵	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۰	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۰	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۵	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۰	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۰	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۵	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸

طول ۴۱ ر ۸ عرض ۲۶ ر ۱ پیشین (ایران) حقیقی ۹۸ ر ۸ مقناطیسی ۹۹ ر ۵ زاویه سمت قبله از شمال									
روز	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۲	۲۱	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۵	۱۲	۲۳	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۰	۱۲	۲۴	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۵	۱۲	۲۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۰	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۵	۱۲	۵۳	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
اپریل									
۱	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۵	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
مئی									
۱	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۵	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
جون									
۱	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۵	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
جولائی									
۱	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۵	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
اگست									
۱	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۵	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
ستمبر									
۱	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۵	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
اکتوبر									
۱	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۵	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
نومبر									
۱	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۵	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
دسمبر									
۱	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۵	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۱۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۰	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۴
۲۵	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۹	۴

پشاور									
زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۶ ر ۲۰ مقناطیسی ۱۰۸					عرض ۳۴		طول ۷۱ ر ۷		
جنوری			فروری			مارچ			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱
۱۹	۲۰	۲۱	۱۹	۲۰	۲۱	۱۹	۲۰	۲۱	۵
۲۲	۲۳	۲۴	۲۲	۲۳	۲۴	۲۲	۲۳	۲۴	۱۰
۲۵	۲۶	۲۷	۲۵	۲۶	۲۷	۲۵	۲۶	۲۷	۱۵
۲۸	۲۹	۳۰	۲۸	۲۹	۳۰	۲۸	۲۹	۳۰	۲۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۱	۳۲	۳۳	۳۱	۳۲	۳۳	۲۵
اپریل			مئی			جون			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱
۱۹	۲۰	۲۱	۱۹	۲۰	۲۱	۱۹	۲۰	۲۱	۵
۲۲	۲۳	۲۴	۲۲	۲۳	۲۴	۲۲	۲۳	۲۴	۱۰
۲۵	۲۶	۲۷	۲۵	۲۶	۲۷	۲۵	۲۶	۲۷	۱۵
۲۸	۲۹	۳۰	۲۸	۲۹	۳۰	۲۸	۲۹	۳۰	۲۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۱	۳۲	۳۳	۳۱	۳۲	۳۳	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱
۱۹	۲۰	۲۱	۱۹	۲۰	۲۱	۱۹	۲۰	۲۱	۵
۲۲	۲۳	۲۴	۲۲	۲۳	۲۴	۲۲	۲۳	۲۴	۱۰
۲۵	۲۶	۲۷	۲۵	۲۶	۲۷	۲۵	۲۶	۲۷	۱۵
۲۸	۲۹	۳۰	۲۸	۲۹	۳۰	۲۸	۲۹	۳۰	۲۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۱	۳۲	۳۳	۳۱	۳۲	۳۳	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱
۱۹	۲۰	۲۱	۱۹	۲۰	۲۱	۱۹	۲۰	۲۱	۵
۲۲	۲۳	۲۴	۲۲	۲۳	۲۴	۲۲	۲۳	۲۴	۱۰
۲۵	۲۶	۲۷	۲۵	۲۶	۲۷	۲۵	۲۶	۲۷	۱۵
۲۸	۲۹	۳۰	۲۸	۲۹	۳۰	۲۸	۲۹	۳۰	۲۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۱	۳۲	۳۳	۳۱	۳۲	۳۳	۲۵

طول ۶۳° ۱'			عرض ۲۵° ۹'			ترتیب			زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی شمار ۹۷ مقناطیسی ۹۷		
جنوری			فروری			مارچ					
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام			
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			
۱	۱۲	۲۷	۱۲	۲۱	۲۷	۱۲	۲۳	۲۷			
۵	۲۹	۲۹	۲۱	۲۱	۲۹	۲۳	۲۳	۲۹			
۱۰	۳۱	۳۱	۲۲	۲۲	۳۱	۲۳	۲۳	۳۱			
۱۵	۳۲	۳۲	۲۳	۲۳	۳۲	۲۳	۲۳	۳۲			
۲۰	۳۶	۳۶	۲۴	۲۴	۳۶	۲۳	۲۳	۳۶			
۲۵	۳۸	۳۸	۲۴	۲۴	۳۸	۲۳	۲۳	۳۸			
اپریل			مئی			جون					
۱	۱۲	۲۱	۴	۲۹	۳۹	۱۲	۲۳	۲۳			
۵	۲۱	۲۱	۸	۲۰	۱۴	۲۳	۲۳	۲۳			
۱۰	۲۹	۲۰	۱۵	۳۹	۲	۲۵	۲۹	۲۹			
۱۵	۳۹	۳۹	۲۱	۲۰	۲۸	۲۶	۳۶	۳۶			
۲۰	۳۹	۳۹	۲۲	۲۲	۳۳	۲۶	۳۸	۳۸			
۲۵	۳۹	۳۹	۲۳	۲۲	۲۲	۲۹	۲۰	۲۰			
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۱۲	۵۰	۸	۲۷	۲۷	۱۲	۲۸	۲۸			
۵	۲۱	۵۰	۱۴	۲۹	۲۱	۳۵	۳۵	۳۵			
۱۰	۲۲	۵۱	۱۳	۲۰	۳۳	۳۲	۳۲	۳۲			
۱۵	۲۳	۵۱	۲۲	۲۵	۲۸	۳۱	۳۱	۳۱			
۲۰	۳۶	۵۱	۲۷	۲۷	۳	۲۸	۲۸	۲۸			
۲۵	۳۶	۵۰	۱۱	۲۲	۱۷	۲۶	۲۶	۲۶			
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۱۲	۲۳	۱۲	۱۲	۱۲	۱۳	۱۳	۱۳			
۵	۲۱	۲۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۵	۱۵	۱۵			
۱۰	۱۹	۱۹	۱۱	۱۱	۱۱	۱۷	۱۷	۱۷			
۱۵	۱۷	۱۷	۱۱	۱۱	۱۱	۱۸	۱۸	۱۸			
۲۰	۱۵	۱۵	۱۱	۱۱	۱۱	۲۱	۲۱	۲۱			
۲۵	۱۳	۱۳	۱۲	۱۲	۱۲	۲۳	۲۳	۲۳			

طول ۵۱ ر ۵ عرض ۳۵ ر ۴ تراں (ایران) حقیقی ۲۱ ر ۱۴ زاویہ سمت قبلہ از شمال											
جنوری			فروری			مارچ			ن		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۲	۵۱	۳	۱۲	۲۵	۳	۱۲	۲۸	۲	۱۲	۲۵	۳
۱۵	۵۲		۱۵	۲۹		۱۵	۳۰		۱۵	۲۹	
۱۰	۵۹		۱۵	۳۵		۱۵	۳۸		۱۰	۳۵	
۱۵	۵	۹	۱۵	۴۱	۲	۱۵	۴۲		۱۵	۴۱	
۲۰	۱۰		۱۲	۴۴		۱۲	۴۶		۲۰	۴۴	
۲۵	۱۶		۱۲	۵۳		۱۵	۴۸		۲۵	۵۳	
اپریل			مئی			جون			ن		
۱	۳۲	۲	۱	۳	۱۱	۱۶	۳۰	۱۱	۱	۳۰	۱۱
۵	۳۶		۱	۴		۱۵	۳۲		۵	۳۲	
۱۰	۱۰	۱	۱۲	۱۰		۱۲	۳۴		۱۰	۳۴	
۱۵	۲۵		۱۵	۱۵		۱۵	۳۶		۱۵	۳۶	
۲۰	۵۰		۱۵	۱۹		۱۵	۳۸		۲۰	۳۸	
۲۵	۵۶		۱۸	۲۲		۱۶	۴۰		۲۵	۴۰	
جولائی			اگست			ستمبر			ن		
۱	۲۰	۱۱	۱	۲۱	۱۱	۵۲	۲۰	۱۰	۱	۲۰	۱۰
۵	۳۹		۳۵	۱۶		۵۶	۳۳		۵	۳۳	
۱۰	۳۶		۴۱	۱۱		۵۹	۲۵		۱۰	۲۵	
۱۵	۳۵		۴۳	۴		۱	۱۶	۲	۱۵	۱۶	۲
۲۰	۳۱		۴۴	۵۶	۱۰	۲	۸		۲۰	۸	
۲۵	۲۶		۵۰	۵۰		۴	۰		۲۵	۵۰	
اکتوبر			نومبر			دسمبر			ن		
۱	۵۱	۲	۱	۵	۲	۵۴	۲۲	۸	۱	۲۲	۸
۵	۴۳		۳۵	۱		۰	۲۲		۵	۲۲	
۱۰	۳۶		۳۹	۵۵	۸	۲	۲۱		۱۰	۲۱	
۱۵	۲۸		۴۲	۵۱		۴	۲۲		۱۵	۲۲	
۲۰	۲۱		۴۸	۴۶		۱۰	۲۲		۲۰	۲۲	
۲۵	۱۲		۵۲	۴۳		۱۲	۲۶		۲۵	۲۶	

طول			عرض			کھٹ			راویہ سمت قبلہ از شمال		
۶۷، ۹			۲۲، ۲			۹۱، ۸			۹۱، ۲		
جنوری			فروری			مارچ			اپریل		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲					

جھنگ

عرض

۳۱ ر ۳

طول

۴۲ ر ۳

زاویہ سمت قبلہ از شمال
حقیقی ۱۰۱° مقناطیسی ۱۰۴°

جنوری			فروری			مارچ			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۳۵	۴۰	۱۱	۵۰	۴۰	۱۱	۵۵	۴۵	۱
۱۰	۳۴	۴۰	۱۰	۵۱	۴۰	۱۰	۵۶	۳۴	۵
۹	۳۹	۴۰	۹	۵۲	۴۰	۹	۵۵	۲۳	۱۰
۸	۴۲	۴۰	۸	۵۳	۴۰	۸	۵۵	۱۰	۱۵
۷	۴۵	۴۰	۷	۵۴	۴۰	۷	۵۵	۵۶	۲۰
۶	۴۴	۴۰	۶	۵۵	۴۰	۶	۵۵	۴۳	۲۵
اپریل			مئی			جون			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۵۵	۲۲	۱۱	۵۵	۲۵	۱۲	۲۲	۱۲	۱
۱۰	۵۵	۱۳	۱۰	۵۶	۳۲	۱۱	۲۶	۴	۵
۹	۵۴	۳	۹	۵۶	۲۳	۱۰	۳۱	۳	۱۰
۸	۵۴	۲۶	۸	۵۴	۵۲	۹	۳۵	۲	۱۵
۷	۵۵	۳۲	۷	۵۸	۲	۸	۳۴	۵	۲۰
۶	۵۵	۲۱	۶	۵۹	۱۱	۷	۳۹	۴	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۳۴	۸	۱۲	۵۲	۸	۱۱	۵۳	۳	۱
۱۱	۳۲	۸	۱۱	۴۶	۱۱	۱۰	۵۱	۲	۵
۱۰	۳۰	۸	۱۰	۳۵	۱۸	۹	۴۸	۱۶	۱۰
۹	۲۴	۹	۹	۲۳	۲۵	۸	۴۵	۲۶	۱۵
۸	۱۶	۸	۸	۱۰	۳۳	۷	۴۱	۳۶	۲۰
۷	۸	۴	۷	۵۴	۵۸	۶	۳۹	۴۴	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۲۶	۵۹	۱۱	۲۲	۴۰	۱۱	۲۲	۴۰	۱
۱۰	۳۳	۴	۱۰	۲۱	۴۰	۱۰	۲۳	۴۰	۵
۹	۳۰	۱۸	۹	۲۰	۴۰	۹	۲۵	۴۰	۱۰
۸	۲۸	۲۹	۸	۲۰	۴۰	۸	۲۶	۴۰	۱۵
۷	۲۶	۴۰	۷	۲۰	۴۰	۷	۲۹	۴۰	۲۰
۶	۲۴	۴۰	۶	۲۰	۴۰	۶	۳۱	۴۰	۲۵

زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۲۵ ۱۰۳۲ مقناطیسی ۱۰۳۲									
جنوری			فروری			مارچ			طول
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	عرض
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۳۲ ۹
۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۴۳ ۷
۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
اپریل			مئی			جون			
۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
جولائی			اگست			ستمبر			
۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	

جیکب آباد									
زاویہ سمت قبلہ از شمال					عرض				
حقیقی ۹۸۵۵					۲۸۵۲				
مقناطیسی ۹۸۱۸					طول				
۶۸۱۴					جنوری				
صباح			عصر			عصر			دکھان
شام	عمود	صبح	شام	عمود	صبح	شام	عمود	صبح	
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۲۲	۱۸	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱
۱۱	۱۹	۱۲	۱۶	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۵
۵۵	۱۸	۱۲	۱۶	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۰
۳۹	۱۸	۱۲	۱۶	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۵
۲۳	۱۶	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۰
۹	۱۶	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۵
جون			مئی			اپریل			
۹	۲۰	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱
۳	۲۱	۲۵	۱۶	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۵
۵۹	۲۲	۳۱	۱۶	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۰
۵۶	۲۳	۳۶	۱۶	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۵
۵۶	۲۲	۳۹	۱۶	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۰
۵۸	۲۶	۴۱	۱۹	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۵
ستمبر			اگست			جولائی			
۱۶	۱۵	۱۲	۲۶	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱
۲۶	۱۳	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۵
۳۹	۱۰	۱۲	۲۳	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۰
۵۰	۶	۱۲	۳۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۵
۲	۲	۱۲	۲۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۰
۱۵	۲	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۵
دسمبر			نومبر			اکتوبر			
۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱
۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۵
۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۰
۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۵
۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۲۰
۱۲	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۲۵

[illegible]

چترال									
زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۸/۹ مقناطیسی ۱۱۱									
جنوری			فروری			مارچ			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱	۱۱	۲	۱۱	۲۲	۱۰	۱۱	۳۲	۵	۱
۵	۶	۱	۲۲	۱۱	۱۰	۳۳	۳۲	۵	۵
۱۰	۱۰	۱	۲۲	۱۱	۱۰	۳۲	۳۲	۵	۱۰
۱۵	۱۳	۱	۲۸	۲۸	۲۹	۳۵	۳۵	۱۹	۱۵
۲۰	۱۶	۱	۳۰	۳۰	۲۱	۳۵	۳۵	۱۹	۲۰
۲۵	۱۸	۱	۳۱	۳۱	۱۰	۳۶	۳۶	۹	۲۵
اپریل			مئی			جون			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱	۱۱	۳	۱۱	۲۵	۵۳	۱۱	۵۱	۱۲	۱
۵	۳۸	۲۵	۲۳	۳۱	۲۶	۵۲	۵۲	۱۰	۵
۱۰	۳۸	۳۲	۲۲	۳۸	۳۸	۵۳	۵۳	۹	۱۰
۱۵	۳۹	۲۲	۲۵	۴۵	۳۱	۵۵	۵۵	۸	۱۵
۲۰	۴۰	۱۲	۲۷	۵۲	۲۲	۵۶	۵۶	۸	۲۰
۲۵	۴۱	۲	۲۹	۵۸	۱۹	۵۸	۵۸	۱۰	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱	۱۹	۱۱	۱۳	۲۹	۴۷	۳۲	۳۷	۳۲	۱
۵	۱۷	۱۵	۲۳	۵۳	۵۳	۳۲	۳۲	۳۸	۵
۱۰	۱۲	۲۰	۳۲	۵۰	۵۹	۳۰	۳۰	۲۶	۱۰
۱۵	۱۰	۲۵	۴۷	۴۷	۴	۲۶	۲۶	۵۳	۱۵
۲۰	۵	۳۱	۴۵	۴۵	۱۲	۲۲	۲۲	۰	۲۰
۲۵	۵۹	۳۷	۴۲	۴۲	۲۲	۱۹	۱۹	۹	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱	۱۲	۱۸	۱۰	۵۶	۸	۱۰	۵۲	۱۰	۱
۵	۱۱	۲۳	۱۰	۵۲	۱۰	۵۳	۵۳	۱۰	۵
۱۰	۸	۲۲	۱۰	۵۳	۱۰	۵۵	۵۵	۱۰	۱۰
۱۵	۵	۳۹	۱۰	۵۲	۱۰	۵۶	۵۶	۱۰	۱۵
۲۰	۱	۴۸	۱۰	۵۱	۱۰	۵۹	۵۹	۱۰	۲۰
۲۵	۱۰	۵۶	۱۰	۵۱	۱۰	۱	۱	۱۱	۲۵

حیدرآباد									
زادی سمت قبلہ از شمال					حقیقی ۹۲۸۸ مقناطیسی ۹۲۸۸				
طول			عرض						
۶۸° ۴۸'			۲۵° ۱۲'						
ذی	جنوری			فروری			ملاچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۲	۲۰	۳۲	۱۲	۳۲	۳۲	۱۲	۳۲	۳۲
۵	۲۲	۲۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۱۰	۲۵	۲۵	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۱۵	۲۷	۲۷	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۰	۲۹	۲۹	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۵	۳۰	۳۰	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
اپریل			مئی			جون			۱
۱	۱۲	۲۰	۳۲	۱۲	۳۲	۳۲	۱۲	۳۲	
۵	۲۲	۲۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۵
۱۰	۲۵	۲۵	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۱۰
۱۵	۲۷	۲۷	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۱۵
۲۰	۲۹	۲۹	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۰
۲۵	۳۰	۳۰	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			۱
۱	۱۲	۲۰	۳۲	۱۲	۳۲	۳۲	۱۲	۳۲	
۵	۲۲	۲۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۵
۱۰	۲۵	۲۵	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۱۰
۱۵	۲۷	۲۷	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۱۵
۲۰	۲۹	۲۹	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۰
۲۵	۳۰	۳۰	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			۱
۱	۱۲	۲۰	۳۲	۱۲	۳۲	۳۲	۱۲	۳۲	
۵	۲۲	۲۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۵
۱۰	۲۵	۲۵	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۱۰
۱۵	۲۷	۲۷	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۱۵
۲۰	۲۹	۲۹	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۰
۲۵	۳۰	۳۰	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۵

خاران												عرض ۲۸۱۵	طول ۶۵۱۴
زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۵۱۰۱۵ مقناطیسی ۱۰۲۳۳													
جنوری			فروری			مارچ							
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱۲	۲	۱۸	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۰	۱۲	۲۳	۱۰		
۱													

طول			عرض			زاویہ سمت قبلہ از شمال		
۴۶٫۹			۲۷٫۸			حقیقی ۹۹ مقناطیسی ۹۹٫۲		
جنوری			فروری			مارچ		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱	۱۲	۶	۱۲	۲۱	۶	۱۲	۲۵	۶
۵	۸	۶	۲۲	۲۲	۶	۲۵	۲۵	۱۳
۱۰	۱۱	۶	۲۲	۲۲	۶	۲۲	۲۲	۵۷
۱۵	۱۳	۶	۲۳	۲۳	۶	۲۵	۲۵	۴۲
۲۰	۱۶	۶	۲۳	۲۳	۶	۲۲	۲۲	۲۶
۲۵	۱۸	۶	۲۲	۲۲	۶	۲۲	۲۲	۱۱
اپریل			مئی			جون		
۱	۱۲	۲۳	۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۲۸	۲
۵	۲۳	۳۷	۲۳	۲۳	۸	۳۰	۲۸	۳
۱۰	۱۹	۲۲	۳۵	۲۳	۲	۳۶	۲۹	۵۹
۱۵	۳۲	۲۲	۲۶	۲۲	۲۳	۴۱	۳۱	۵۶
۲۰	۴۲	۲۲	۵۹	۲۲	۳۰	۴۲	۳۲	۵۶
۲۵	۵۷	۲۲	۱۰	۲۶	۲۱	۴۶	۳۲	۵۸
جولائی			اگست			ستمبر		
۱	۱۲	۳۲	۱۲	۲۶	۳	۱۲	۲۱	۱۹
۵	۳۹	۳۲	۳۷	۳۲	۱۲	۱۹	۱۹	۲۹
۱۰	۳۲	۳۵	۲۳	۳۱	۲۲	۱۶	۱۶	۴۱
۱۵	۲۵	۳۵	۹	۲۹	۳۶	۱۳	۱۳	۵۳
۲۰	۱۲	۳۵	۵۲	۲۷	۴۹	۱۰	۱۰	۴
۲۵	۴	۳۲	۳۹	۲۵	۲	۸	۸	۱۸
اکتوبر			نومبر			دسمبر		
۱	۱۲	۵	۱۱	۵۲	۶	۱۱	۵۳	۶
۵	۲	۴۲	۵۲	۵۲	۶	۵۵	۵۵	۶
۱۰	۰	۵۵	۵۱	۵۱	۶	۵۶	۵۶	۶
۱۵	۱۱	۵۸	۵۱	۵۱	۶	۵۸	۵۸	۶
۲۰	۵۶	۵۶	۵۱	۵۱	۶	۱۲	۱	۶
۲۵	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۶	۳	۳	۶

طول ۶۸۱۸ عرض ۲۴۱۵ خیر پور زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۹۶۸۸۱ مقناطیسی ۹۷۷۸۱									
روز	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۲	۵	۱۲	۱۲	۱۹	۱۲	۱۲	۲۱	۱۲
۵	۱۲	۴	۱۲	۱۲	۱۹	۱۲	۱۲	۲۲	۲۳
۱۰	۱۲	۹	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۱	۴
۱۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۱	۱۲	۱۲	۲۰	۵۱
۲۰	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۱	۱۲	۱۲	۱۹	۳۲
۲۵	۱۲	۱۶	۱۲	۱۲	۲۱	۱۲	۱۲	۱۹	۱۹
اپریل									
۱	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
مئی									
۱	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
جون									
۱	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
جولائی									
۱	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
اگست									
۱	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
ستمبر									
۱	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
اکتوبر									
۱	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
نومبر									
۱	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
دسمبر									
۱	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲

خبر										عرض		طول	
زاویه سمت قبله از شمال										۳۷۲		۴۱	
حقیقی ۱۰۴۱۱ مقناطیسی ۱۰۹													
ماریچ			فروری			جنوری							
شام	عمود	صبح	شام	عمود	صبح	شام	عمود	صبح					
۱۲	۵	۴۱	۱۱	۳۳	۱۱	۱۵	۱۱	۱۵					
۲	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۱۸	۳۳	۱۸					
۵۲	۳	۳۳	۳۳	۳۶	۳۶	۲۰	۳۳	۲۰					
۴۱	۳۳	۳۳	۳۳	۳۸	۳۸	۲۳	۳۳	۲۳					
۲۸	۳۳	۳۳	۳۳	۳۹	۳۹	۲۴	۳۳	۲۴					
۱۴	۳۵	۳۳	۳۳	۴۰	۴۰	۲۹	۳۳	۲۹					
جون			مئی			اپریل							
۱۳	۲	۵۸	۱۱	۲۶	۲۶	۱	۳	۲۶					
۹	۵۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۵۲	۳	۲۶					
۴	۱۲	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۲۰	۳۳	۲۰					
۶	۲	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۲۹	۳۳	۲۹					
۶	۳	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۱۹	۳۳	۱۹					
۸	۵	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۸	۳۳	۸					
ستمبر			اگست			جولائی							
۳۸	۳	۴۵	۱۱	۲۹	۲۹	۱۲	۲	۴۹					
۴۵	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۱۲	۳۳	۱۲					
۵۳	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۱۹	۳۳	۱۹					
۱	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۲۵	۳۳	۲۵					
۹	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۳	۳۱					
۱۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۳۸	۳۳	۳۸					
دسمبر			نومبر			اکتوبر							
۳	۱۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۸	۲۳	۲۳					
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳۵	۲۰	۳۵					
۳	۶	۶	۶	۶	۶	۴۲	۱۴	۴۲					
۳	۴	۴	۴	۴	۴	۵۲	۱۲	۵۲					
۴	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۲	۱۱	۲					
۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۰	۸	۱۰					

طول ۶۴ ر ۸ عرض ۲۶ ر ۸ زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۹۶ مقناطیسی ۹۲ ر ۲ دادو									
جنوری			فروری			مارچ			ک
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۵
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۰
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۵
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۰
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۵
اپریل			مئی			جون			
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۵
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۰
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۵
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۰
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۵
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۰
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۵
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۰
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۵
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۰
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۵
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۰
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۵

دشت (ایران) حقیقی ۱۰۴۸۸ مقناطیسی ۱۰۶۱۰									
طول ۴۱° ۳۰'			عرض ۲۸° ۲۰'			زیادہ سمت قبلہ از شمال			
جنوری			فروری			مارچ			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۱۴	۱۰	۱۲	۱۴	۱۰	۱۲	۱۴	۱۰	۱
۲۰	۲۰	۱۵	۳۵	۳۲	۲۵	۲۳	۲۲	۱۵	۵
۲۲	۲۲	۲۲	۳۶	۳۲	۲۲	۲۳	۲۲	۲۲	۱۰
۲۵	۲۵	۲۵	۳۹	۳۹	۲۵	۲۲	۲۲	۲۲	۱۵
۲۸	۲۸	۲۸	۴۰	۴۰	۲۸	۲۲	۲۲	۲۲	۲۰
۳۰	۳۰	۳۰	۴۱	۴۱	۳۰	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
اپریل			مئی			جون			
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱
۲۶	۲۶	۲۶	۲۹	۲۹	۲۹	۵۴	۵۴	۵۴	۵
۲۵	۲۵	۲۵	۵۰	۵۰	۵۰	۵۸	۵۸	۵۸	۱۰
۲۶	۲۶	۲۶	۵۱	۵۱	۵۱	۱	۱	۱	۱۵
۳۴	۳۴	۳۴	۵۲	۵۲	۵۲	۹	۹	۹	۲۰
۳۶	۳۶	۳۶	۵۳	۵۳	۵۳	۱۱	۱۱	۱۱	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			
۸	۸	۸	۱	۱	۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱
۵	۵	۵	۱۲	۱۲	۱۲	۲۲	۲۲	۲۲	۵
۰	۰	۰	۵۶	۵۶	۵۶	۳۸	۳۸	۳۸	۱۰
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۳۲	۳۲	۳۲	۱۵
۲۵	۲۵	۲۵	۵۱	۵۱	۵۱	۳۱	۳۱	۳۱	۲۰
۳۶	۳۶	۳۶	۲۹	۲۹	۲۹	۲۸	۲۸	۲۸	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱
۲۰	۲۰	۲۰	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۵
۱۴	۱۴	۱۴	۲	۲	۲	۴	۴	۴	۱۰
۱۵	۱۵	۱۵	۲	۲	۲	۹	۹	۹	۱۵
۱۲	۱۲	۱۲	۲	۲	۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۰
۹	۹	۹	۲	۲	۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۵

طول ۷۱°۸'			عرض ۳۵°۲۰'			زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۷°۲۰' مقناطیسی ۱۰۹°۲۹'		
حبشہ			فزوری			مارچ		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۵	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۲۰	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۲۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
اپریل			مئی			جون		
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۵	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۲۰	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۲۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
جولائی			اگست			ستمبر		
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۵	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۲۰	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۲۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
اکتوبر			نومبر			دسمبر		
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۵	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۲۰	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۲۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶

طول			عرض			زاویہ سمت قبلہ از شمال			حقیقی			مفاضلی			۱۰۳۲			۱۰۴۲		
جنوری			فروری			مارچ			اپریل			مئی			جون			جولائی		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۱	۳۲	۱۱	۲۸	۳۸	۱۱	۵۵	۵	۱۱	۳۲	۳۸	۱۱	۵۵	۵	۱۱	۳۲	۳۸	۱۱	۳۲	۳۸
۵	۱۱	۳۵	۱۱	۲۹	۲۸	۱۱	۵۶	۵	۱۱	۳۵	۲۸	۱۱	۵۶	۵	۱۱	۳۵	۲۸	۱۱	۳۵	۲۸
۱۰	۱۱	۳۷	۱۱	۵۱	۱۵	۱۱	۵۵	۱۵	۱۱	۳۷	۱۵	۱۱	۵۵	۱۵	۱۱	۳۷	۱۵	۱۱	۳۷	۱۵
۱۵	۱۱	۴۰	۱۱	۵۲	۲	۱۱	۵۶	۲	۱۱	۴۰	۲	۱۱	۵۶	۲	۱۱	۴۰	۲	۱۱	۴۰	۲
۲۰	۱۱	۴۳	۱۱	۵۳	۳	۱۱	۵۵	۳	۱۱	۴۳	۳	۱۱	۵۵	۳	۱۱	۴۳	۳	۱۱	۴۳	۳
۲۵	۱۱	۴۵	۱۱	۵۳	۳۶	۱۱	۵۶	۳۶	۱۱	۴۵	۳۶	۱۱	۵۶	۳۶	۱۱	۴۵	۳۶	۱۱	۴۵	۳۶
اپریل			مئی			جون			اپریل			مئی			جون			اپریل		
۱	۱۱	۵۶	۱۱	۱۳	۱۲	۱۱	۵	۱۲	۱۱	۵۶	۱۲	۱۱	۵	۱۲	۱۱	۵۶	۱۲	۱۱	۵۶	۱۲
۵	۱۱	۵۶	۱۱	۲۱	۴	۱۱	۵	۴	۱۱	۵۶	۴	۱۱	۵	۴	۱۱	۵۶	۴	۱۱	۵۶	۴
۱۰	۱۱	۵۶	۱۱	۳۰	۵	۱۱	۵	۵	۱۱	۵۶	۵	۱۱	۵	۵	۱۱	۵۶	۵	۱۱	۵۶	۵
۱۵	۱۱	۵۶	۱۱	۳۹	۳	۱۱	۵	۳	۱۱	۵۶	۳	۱۱	۵	۳	۱۱	۵۶	۳	۱۱	۵۶	۳
۲۰	۱۱	۵۷	۱۱	۴۸	۳	۱۱	۵	۳	۱۱	۵۷	۳	۱۱	۵	۳	۱۱	۵۷	۳	۱۱	۵۷	۳
۲۵	۱۱	۵۷	۱۱	۵۶	۵	۱۱	۵	۵	۱۱	۵۷	۵	۱۱	۵	۵	۱۱	۵۷	۵	۱۱	۵۷	۵
جولائی			اگست			ستمبر			جولائی			اگست			ستمبر			جولائی		
۱	۱۲	۲۱	۱۲	۲۱	۵۲	۱۱	۵۵	۳	۱۲	۲۱	۵۲	۱۱	۵۵	۳	۱۱	۵۵	۳	۱۲	۲۱	۵۲
۵	۱۲	۱۸	۱۲	۳۲	۰	۱۱	۵۳	۲	۱۲	۱۸	۰	۱۱	۵۳	۲	۱۱	۵۳	۲	۱۲	۱۸	۰
۱۰	۱۲	۱۴	۱۲	۲۳	۰	۱۱	۴۹	۲	۱۲	۱۴	۰	۱۱	۴۹	۲	۱۱	۴۹	۲	۱۲	۱۴	۰
۱۵	۱۲	۹	۱۲	۱۱	۱۹	۱۱	۴۶	۲	۱۲	۹	۱۹	۱۱	۴۶	۲	۱۱	۴۶	۲	۱۲	۹	۱۹
۲۰	۱۲	۲	۱۲	۵۹	۲۸	۱۱	۴۲	۲	۱۲	۲	۲۸	۱۱	۴۲	۲	۱۱	۴۲	۲	۱۲	۲	۲۸
۲۵	۱۲	۵۷	۱۲	۱۱	۳۹	۱۱	۴۰	۲	۱۲	۵۷	۳۹	۱۱	۴۰	۲	۱۱	۴۰	۲	۱۲	۵۷	۳۹
اکتوبر			نومبر			دسمبر			اکتوبر			نومبر			دسمبر			اکتوبر		
۱	۱۱	۳۶	۱۱	۲۱	۱۹	۱۱	۱۹	۱۱	۱۱	۳۶	۱۹	۱۱	۱۹	۱۱	۱۱	۱۹	۱۱	۱۱	۳۶	۱۹
۵	۱۱	۳۳	۱۱	۲۰	۲۱	۱۱	۲۱	۱۱	۱۱	۳۳	۲۱	۱۱	۲۱	۱۱	۱۱	۲۱	۱۱	۱۱	۳۳	۲۱
۱۰	۱۱	۳۰	۱۱	۱۹	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۳۰	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۳۰	۲۲
۱۵	۱۱	۲۸	۱۱	۱۸	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۲۸	۲۲	۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۲۸	۲۲
۲۰	۱۱	۲۵	۱۱	۱۸	۲۴	۱۱	۲۴	۱۱	۱۱	۲۵	۲۴	۱۱	۲۴	۱۱	۱۱	۲۴	۱۱	۱۱	۲۵	۲۴
۲۵	۱۱	۲۳	۱۱	۱۸	۲۹	۱۱	۲۹	۱۱	۱۱	۲۳	۲۹	۱۱	۲۹	۱۱	۱۱	۲۹	۱۱	۱۱	۲۳	۲۹

طول عرض									
زاویہ سمت قبلہ از شمال									
حقیقی ۳۰۰ ... ۱۰۰ مقناطیسی ۱۰۱									
دیرہ غازیخان									
جنوری			فروری			مارچ			
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۱	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
اپریل			مئی			جون			
۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۵	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۰	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۵	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۲۰	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۲۵	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
جولائی			اگست			ستمبر			
۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۵	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۰	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۵	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۲۰	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۲۵	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۲۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۲۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴

طول ۴۳			عرض ۳۳۶۹			زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۳۲۱ مغناطیسی ۱۰۵۲۱			راولپنڈی		
جنوری			فروری			مارچ			اپریل		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۹	۱۱	۱۱	۳۶	۱۱	۱۱	۲۲	۵	۲۲	۱۹	۱۱	۱۱
۲۲			۳۷			۲۳		۲۳	۲۲		
۲۴			۳۸			۲۳		۲۳	۲۴		
۲۷			۴۰			۲۴		۲۴	۲۷		
۳۰			۴۱			۲۵		۲۵	۳۰		
۳۲			۴۲			۲۶		۲۶	۳۲		
۱			۵۵			۱۳		۱۳	۱		
۵			۵۹			۹		۹	۵		
۱۰			۶۱			۷		۷	۱۰		
۱۵			۶۵			۶		۶	۱۵		
۲۰			۶۷			۵		۵	۲۰		
۲۵			۶۸			۴		۴	۲۵		
۱			۷۲			۳۳		۳۳	۱		
۵			۷۴			۳۱		۳۱	۵		
۱۰			۷۵			۲۸		۲۸	۱۰		
۱۵			۷۶			۲۶		۲۶	۱۵		
۲۰			۷۷			۲۴		۲۴	۲۰		
۲۵			۷۸			۲۳		۲۳	۲۵		
۱			۷۹			۲۲		۲۲	۱		
۵			۸۰			۲۱		۲۱	۵		
۱۰			۸۱			۲۰		۲۰	۱۰		
۱۵			۸۲			۱۹		۱۹	۱۵		
۲۰			۸۳			۱۸		۱۸	۲۰		
۲۵			۸۴			۱۷		۱۷	۲۵		
۱			۸۵			۱۶		۱۶	۱		
۵			۸۶			۱۵		۱۵	۵		
۱۰			۸۷			۱۴		۱۴	۱۰		
۱۵			۸۸			۱۳		۱۳	۱۵		
۲۰			۸۹			۱۲		۱۲	۲۰		
۲۵			۹۰			۱۱		۱۱	۲۵		
۱			۹۱			۱۰		۱۰	۱		
۵			۹۲			۹		۹	۵		
۱۰			۹۳			۸		۸	۱۰		
۱۵			۹۴			۷		۷	۱۵		
۲۰			۹۵			۶		۶	۲۰		
۲۵			۹۶			۵		۵	۲۵		

طول ۴۳ ر ۸			عرض ۳۳ ر ۸			زاویه سمت قبله از شمال حقیقی ۸ ر ۳۰ ۱۰۵ ر ۴۰			راولپنڈ		
جنوری			فروری			مارچ			اپریل		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۱	۱۴	۱۱	۳۳	۱۱	۱۱	۲۰	۲۳	۱۱	۲۰	۲۳
۵	۱۹	۱۹	۱۱	۳۲	۱۱	۱۱	۲۱	۱۲	۱۱	۲۱	۱۲
۱۰	۲۲	۲۲	۱۱	۳۶	۱۱	۱۱	۲۰	۱	۱۱	۲۰	۱
۱۵	۲۵	۲۵	۱۱	۳۷	۱۱	۱۱	۲۱	۲۹	۱۱	۲۱	۲۹
۲۰	۲۸	۲۸	۱۱	۳۹	۱۱	۱۱	۲۱	۳۶	۱۱	۲۱	۳۶
۲۵	۳۰	۳۰	۱۱	۳۹	۱۱	۱۱	۲۱	۲۵	۱۱	۲۱	۲۵
اپریل			مئی			جون			جولائی		
۱	۱۱	۸	۱۱	۵۲	۱۱	۱۱	۵۱	۱۳	۱۱	۵۱	۱۳
۵	۲۲	۵۸	۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۲۶	۹	۱۱	۲۶	۹
۱۰	۲۱	۲۶	۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۵۰	۷	۱۱	۵۰	۷
۱۵	۲۲	۳۲	۱۱	۲۶	۱۱	۱۱	۵۲	۵	۱۱	۵۲	۵
۲۰	۳۲	۲۳	۱۱	۲۷	۱۱	۱۱	۵۷	۵	۱۱	۵۷	۵
۲۵	۲۳	۱۲	۱۱	۳۳	۱۱	۱۱	۵۸	۷	۱۱	۵۸	۷
جولائی			اگست			ستمبر			اکتوبر		
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱
۵	۱۳	۱۳	۱۱	۱۲	۱۱	۱۱	۳۸	۱۱	۱۱	۳۸	۱۱
۱۰	۱۹	۱۹	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۳۵	۱۱	۱۱	۳۵	۱۱
۱۵	۲۵	۲۵	۱۱	۲۹	۱۱	۱۱	۳۱	۱۱	۱۱	۳۱	۱۱
۲۰	۳۲	۳۲	۱۱	۲۷	۱۱	۱۱	۲۸	۱۱	۱۱	۲۸	۱۱
۲۵	۳۹	۳۹	۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱
اکتوبر			نومبر			دسمبر			جنوری		
۱	۱۱	۲۱	۱۱	۱۱	۲۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۸	۲۲	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۶	۱۱	۱۱	۶	۱۱
۱۰	۱۵	۵۲	۱۱	۲	۱۱	۱۱	۷	۱۱	۱۱	۷	۱۱
۱۵	۱۳	۳	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۹	۱۱	۱۱	۹	۱۱
۲۰	۱۰	۱۳	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۱	۱۲	۱۱
۲۵	۸	۱۳	۱۱	۳	۱۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۱	۱۲	۱۱

طول ۴۰ ر ۳ عرض ۲۸ ر ۴ رحیم یار خاں راویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۲۰ ر ۴ و مقناطیسی ۹ ر ۴									
جنوری			فروری			مارچ			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱
۱	۱۱	۵۷	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱
۵	۵۹	۱۲	۱۱	۱۱	۱۲	۱۲	۱۳	۱۲	۵
۱۰	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۰
۱۵	۲	۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۵
۲۰	۶	۶	۱۳	۱۳	۱۳	۱۲	۱۲	۱۲	۲۰
۲۵	۸	۸	۱۳	۱۳	۱۳	۱۲	۱۲	۱۲	۲۵
اپریل			مئی			جون			روز
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱	۱۱	۲۸	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱
۵	۱۱	۳۶	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۵
۱۰	۱۸	۲۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۰
۱۵	۳۰	۵	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۵
۲۰	۳۳	۵۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۲۰
۲۵	۵۶	۳۶	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			روز
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱
۵	۲۰	۳۶	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۵
۱۰	۲۰	۳۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۰
۱۵	۲۱	۲۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۵
۲۰	۲۰	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۲۰
۲۵	۲۰	۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			روز
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱	۱۱	۵۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱
۵	۵۰	۲۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۵
۱۰	۲۹	۵۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۰
۱۵	۲۷	۲۷	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۵
۲۰	۲۵	۲۵	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۲۰
۲۵	۲۳	۲۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۲۵

زاوہ سمت قبلہ از شمال									
حقیقی ۱۰۸ ر ۳۰ مقناطیسی ۱۰۹ ر ۱۰									
عرض			طول			زاوہ سمت قبلہ از شمال			
۲۹ ر ۲۰			۶۰ ر ۹			زاوہ سمت قبلہ از شمال			
جنوری			فروری			مارچ			زاوہ سمت قبلہ از شمال
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱	۱۲	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۲	۵	۱۲	۱۲	۵	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۲	۱۰	۱۲	۱۲	۱۰	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۱۲
اپریل			مئی			جون			زاوہ سمت قبلہ از شمال
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱	۱۲	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۲	۵	۱۲	۱۲	۵	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۲	۱۰	۱۲	۱۲	۱۰	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۱۲
جولائی			اگست			ستمبر			زاوہ سمت قبلہ از شمال
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱	۱۲	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۲	۵	۱۲	۱۲	۵	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۲	۱۰	۱۲	۱۲	۱۰	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۱۲
اکتوبر			نومبر			دسمبر			زاوہ سمت قبلہ از شمال
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱	۱۲	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۲	۱۲	۵	۱۲	۱۲	۵	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۱۲	۱۰	۱۲	۱۲	۱۰	۱۲	۱۲	۱۲
۱۵	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۱۲
۲۰	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۱۲
۲۵	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۱۲

طول			عرض			زاویه سمت قبله از شمال		
۶۹° ۶۴'			۳۱° ۶۳'			حقیقی ۱۰۱° ۶۸'		
جنوری			فروری			مارچ		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
اپریل			مئی			جون		
۱	۱۲	۳۰	۱	۱۲	۳۰	۱	۱۲	۳۰
۵	۵	۲۰	۵	۴	۳۹	۵	۱۳	۳۱
۱۰	۲	۶	۱۰	۴	۴۴	۱۰	۱۴	۳۵
۱۵	۵	۳	۱۵	۸	۵۴	۱۵	۱۵	۳۹
۲۰	۴	۴۱	۲۰	۹	۶۴	۲۰	۱۶	۴۱
۲۵	۱۴	۲۸	۲۵	۱۰	۱۵	۲۵	۱۸	۴۳
جولائی			اگست			ستمبر		
۱	۱۲	۱۶	۱	۱۲	۵۹	۱	۱۲	۴
۵	۱۹	۱۹	۵	۱۴	۵۱	۵	۱	۱۳
۱۰	۱۹	۲۴	۱۰	۱۴	۴۰	۱۰	۵۸	۲۲
۱۵	۲۰	۳۳	۱۵	۱۳	۲۸	۱۵	۵۵	۳۲
۲۰	۱۹	۴۱	۲۰	۱۰	۱۶	۲۰	۵۱	۴۲
۲۵	۱۸	۴۹	۲۵	۴	۳	۲۵	۴۹	۵۳
اکتوبر			نومبر			دسمبر		
۱	۱۱	۵	۱	۱۱	۳۱	۱	۱۱	۳۰
۵	۱۲	۱۳	۵	۱۰	۳۰	۵	۱۰	۳۲
۱۰	۱۰	۲۲	۱۰	۹	۲۹	۱۰	۹	۳۳
۱۵	۱۰	۳۲	۱۵	۸	۲۹	۱۵	۸	۳۵
۲۰	۱۰	۳۵	۲۰	۷	۲۹	۲۰	۷	۳۸
۲۵	۱۰	۳۳	۲۵	۶	۲۹	۲۵	۶	۴۰

زاویہ سمت قبلہ از شمال سانگھڑ حقیقی ۹۳۸۸ مقناطیسی ۹۳۹۰										عرض ۲۹	طول ۶۹
جنوری			فروری			مارچ			روز		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام			
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			
۱	۱۲	۱۵	۱۲	۲۴	۲۴	۱۲	۲۸	۲۸	۱		
۵	۱۴	۱۶	۲۴	۲۴	۲۴	۲۸	۲۸	۲۸	۵		
۱۰	۱۹	۱۹	۲۸	۲۸	۲۸	۲۶	۲۶	۲۶	۱۰		
۱۵	۲۱	۲۱	۲۸	۲۸	۲۸	۲۶	۲۶	۲۶	۱۵		
۲۰	۲۳	۲۳	۲۹	۲۹	۲۹	۲۲	۲۲	۲۲	۲۰		
۲۵	۲۵	۲۵	۲۸	۲۸	۲۸	۲۲	۲۲	۲۲	۲۵		
اپریل			مئی			جون					
۱	۱۲	۲۲	۱۲	۱۸	۳۳	۱۲	۲۹	۲۱	۱		
۵	۲۳	۲۳	۱۳	۱۸	۲۰	۳۸	۳۸	۲۱	۵		
۱۰	۵۸	۲۰	۲۴	۱۸	۲	۲۶	۲۶	۲۲	۱۰		
۱۵	۱۲	۲۰	۲۱	۱۸	۲	۵۳	۵۳	۲۳	۱۵		
۲۰	۲۴	۱۹	۵۴	۱۸	۳۲	۵۶	۵۶	۲۲	۲۰		
۲۵	۲۲	۱۹	۱۱	۲۰	۲۲	۵۸	۵۸	۲۶	۲۵		
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۱۲	۲۴	۱۲	۲۸	۱۲	۵۸	۵۸	۱۹	۱		
۵	۲۴	۲۴	۲۸	۲۴	۲۳	۲۲	۲۲	۱۸	۵		
۱۰	۳۸	۲۸	۱۱	۲۶	۳۸	۲۶	۲۶	۱۶	۱۰		
۱۵	۲۸	۲۹	۵۵	۲۵	۵۲	۲۵	۲۵	۱۳	۱۵		
۲۰	۱۲	۲۸	۳۸	۲۳	۸	۲۳	۲۳	۱۱	۲۰		
۲۵	۰	۲۸	۲۱	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۹	۲۵		
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۱۲	۴	۱۱	۵۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱	۱		
۵	۲	۴	۵۸	۵۸	۳	۲۲	۲۲	۳	۵		
۱۰	۳	۳	۵۴	۵۴	۵	۲۶	۲۶	۵	۱۰		
۱۵	۱	۱	۵۸	۵۸	۶	۲۶	۲۶	۶	۱۵		
۲۰	۰	۰	۵۸	۵۸	۹	۲۲	۲۲	۹	۲۰		
۲۵	۱۱	۵۸	۵۹	۵۹	۱۱	۲۲	۲۲	۱۱	۲۵		

طول ۴۳° ۷'			عرض ۳۰° ۹'			زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۳۹۹° ۹' مقناطیسی ۱۰۰°			سایہ میوال		
جنوری			فروری			مارچ					
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۱	۳۸	۵۴	۱۱	۵۳	۵۴	۱۱	۵۶	۵۴	۱۱	۵۶	۵۴
۵	۴۰	۵۳	۵	۵۳	۵۴	۵	۵۴	۵۴	۵	۵۴	۵۴
۱۰	۴۳	۵۳	۱۰	۵۳	۵۴	۱۰	۵۶	۵۴	۱۰	۵۶	۵۴
۱۵	۴۵	۵۳	۱۵	۵۵	۵۴	۱۵	۵۶	۵۴	۱۵	۵۶	۵۴
۲۰	۴۸	۵۳	۲۰	۵۶	۵۴	۲۰	۵۶	۵۴	۲۰	۵۶	۵۴
۲۵	۴۹	۵۳	۲۵	۵۶	۵۴	۲۵	۵۶	۵۴	۲۵	۵۶	۵۴
اپریل			مئی			جون					
۱	۵۵	۵۴	۱	۵۴	۵۴	۱	۵۴	۵۴	۱	۵۴	۵۴
۵	۵۵	۵۴	۵	۵۵	۵۴	۵	۵۴	۵۴	۵	۵۴	۵۴
۱۰	۵۲	۵۴	۱۰	۵۵	۵۴	۱۰	۵۴	۵۴	۱۰	۵۴	۵۴
۱۵	۵۴	۵۴	۱۵	۵۶	۵۴	۱۵	۵۴	۵۴	۱۵	۵۴	۵۴
۲۰	۵۴	۵۴	۲۰	۵۶	۵۴	۲۰	۵۴	۵۴	۲۰	۵۴	۵۴
۲۵	۵۴	۵۴	۲۵	۵۸	۵۴	۲۵	۵۴	۵۴	۲۵	۵۴	۵۴
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۵۴	۵۴	۱	۵۴	۵۴	۱	۵۴	۵۴	۱	۵۴	۵۴
۵	۵۱	۵۴	۵	۵۹	۵۴	۵	۵۱	۵۴	۵	۵۱	۵۴
۱۰	۴۶	۵۴	۱۰	۴۴	۵۴	۱۰	۴۸	۵۴	۱۰	۴۸	۵۴
۱۵	۴۰	۵۴	۱۵	۳۵	۵۴	۱۵	۴۵	۵۴	۱۵	۴۵	۵۴
۲۰	۳۱	۵۴	۲۰	۲۲	۵۴	۲۰	۴۲	۵۴	۲۰	۴۲	۵۴
۲۵	۲۲	۵۴	۲۵	۱۸	۵۴	۲۵	۴۰	۵۴	۲۵	۴۰	۵۴
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۳۴	۵۴	۱	۲۳	۵۴	۱	۲۵	۵۴	۱	۲۵	۵۴
۵	۳۲	۵۴	۵	۲۳	۵۴	۵	۲۶	۵۴	۵	۲۶	۵۴
۱۰	۳۲	۵۴	۱۰	۲۳	۵۴	۱۰	۲۸	۵۴	۱۰	۲۸	۵۴
۱۵	۳۰	۵۴	۱۵	۲۳	۵۴	۱۵	۳۰	۵۴	۱۵	۳۰	۵۴
۲۰	۲۸	۵۴	۲۰	۲۳	۵۴	۲۰	۳۳	۵۴	۲۰	۳۳	۵۴
۲۵	۲۶	۵۴	۲۵	۲۳	۵۴	۲۵	۳۵	۵۴	۲۵	۳۵	۵۴

طول ۹ ر ۶			عرض ۵ ر ۲۹			سببی			زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۱ ر ۱۰ مقناطیسی ۱۰۲ ر ۳		
جنوری			فروری			مارچ					
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام			
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			
۱	۱۱	۵۲	۱۲	۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			
۵	۱۲	۵۲	۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			
۱۰	۱۲	۵۴	۹	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			
۱۵	۱۲	۵۹	۱۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			
۲۰	۱۲	۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			
۲۵	۱۲	۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			
اپریل			مئی			جون					
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲			
۵	۱۳	۲۱	۵۱	۱۵	۱	۲۹	۲۰	۲۰			
۱۰	۱۲	۶	۱	۱۵	۲	۲۹	۲۲	۲۲			
۱۵	۱۳	۳	۵۳	۱۲	۱۲	۳۹	۲۳	۵۹			
۲۰	۱۳	۲۰	۲۲	۱۴	۲۸	۲۸	۲۳	۱			
۲۵	۱۳	۲۶	۳۲	۱۸	۲۱	۲۱	۲۶	۳			
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۱۲	۲	۴	۱۳	۲	۵۸	۱۲	۱۲			
۵	۱۲	۱۰	۵	۲۲	۳	۶	۲۲	۹			
۱۰	۱۲	۱۴	۵۲	۲۲	۱۶	۲۲	۲۲	۶			
۱۵	۲۸	۲۵	۲۰	۲۰	۲۴	۲۰	۲۰	۳			
۲۰	۳۴	۳۳	۲۶	۱۴	۳۹	۱۱	۵۹	۵۹			
۲۵	۲۸	۲۶	۱۳	۱۵	۵۰	۵۴	۵۴	۵۸			
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۱۱	۵۳	۱۱	۳۹	۱۱	۳۹	۱۱	۱۱			
۵	۵۰	۲۰	۳۸	۳۸	۳۸	۲۰	۲۰	۲۰			
۱۰	۲۸	۲۱	۳۴	۳۴	۳۴	۲۲	۲۲	۲۲			
۱۵	۲۶	۲۳	۳۴	۳۴	۳۴	۲۲	۲۲	۲۲			
۲۰	۲۳	۲۳	۳۴	۳۴	۳۴	۲۶	۲۶	۲۶			
۲۵	۲۱	۲۱	۳۸	۳۸	۳۸	۲۸	۲۸	۲۸			

طول ۴۲ و ۴۳			عرض ۳۲ و ۳۱			سرگودھا			زادیہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۶ مقناطیسی ۱۰۳		
جنوری			فروری			مارچ					
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲
۱	۱۱	۲۹	۱۱	۲۵	۲۵	۱۱	۵۰	۳۹	۱۱	۵۰	۳۹
۵	۳۱	۳۱	۲۶	۲۶	۲۶	۵۱	۵۱	۲۹	۱۲	۵۱	۲۹
۱۰	۳۲	۳۲	۲۷	۲۷	۲۷	۵۱	۵۱	۱۶	۱۳	۵۱	۱۶
۱۵	۳۴	۳۴	۲۸	۲۸	۲۸	۵۱	۵۱	۳	۱۴	۵۱	۳
۲۰	۳۹	۳۹	۲۹	۲۹	۲۹	۵۰	۵۰	۲۹	۱۵	۵۰	۲۹
۲۵	۴۱	۴۱	۵۰	۵۰	۵۰	۵۱	۵۱	۳۴	۱۶	۵۱	۳۴
اپریل			مئی			جون					
۱	۱۱	۵۱	۱۲	۵۲	۲	۱۱	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲
۵	۵۱	۵۱	۲۲	۵۳	۲	۱۲	۵۹	۸	۱۳	۵۹	۸
۱۰	۵۰	۵۲	۳۱	۵۳	۲۵	۱۲	۰	۵	۱۴	۰	۵
۱۵	۵۱	۵۱	۴۰	۵۳	۳۶	۱	۲۰	۲	۱۵	۱	۲
۲۰	۵۱	۵۱	۴۹	۵۳	۴۷	۲	۲۲	۲	۱۶	۲	۲
۲۵	۵۱	۵۱	۵۸	۵۶	۴۰	۲	۲۳	۲	۱۷	۲	۲
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۱۲	۵	۶	۲۲	۱۲	۱۱	۲۹	۵۳	۱۲	۲۹	۵۳
۵	۵	۱۲	۳۵	۲	۱	۲۷	۲۷	۱	۱۳	۲۷	۱
۱۰	۵	۱۸	۲۲	۰	۱۰	۲۲	۲۲	۱۰	۱۴	۲۲	۱۰
۱۵	۶	۲۵	۱۳	۵۸	۱۹	۲۱	۲۱	۲۰	۱۵	۲۱	۲۰
۲۰	۵	۳۳	۰	۵۵	۳۰	۳۷	۳۷	۲۹	۱۶	۳۷	۲۹
۲۵	۲	۴۱	۵	۵۳	۴۰	۳۵	۳۵	۴۰	۱۷	۳۵	۴۰
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۱۱	۳۱	۱۱	۱۷	۱۱	۱۱	۱۷	۱۱	۱۲	۱۷	۱۱
۵	۲۸	۵۹	۱۶	۱۶	۱۶	۱۸	۱۸	۱۶	۱۳	۱۸	۱۶
۱۰	۲۶	۱۰	۱۵	۱۵	۱۵	۱۹	۱۹	۱۵	۱۴	۱۹	۱۵
۱۵	۲۳	۲۰	۱۵	۱۵	۱۵	۲۱	۲۱	۱۵	۱۵	۲۱	۱۵
۲۰	۲۱	۳۱	۱۵	۱۵	۱۵	۲۲	۲۲	۲۰	۱۶	۲۲	۲۰
۲۵	۱۹	۱۹	۱۵	۱۵	۱۵	۲۶	۲۶	۲۰	۱۷	۲۶	۲۰

سراوان (ایران) حقیقی ۱۰۱۶۹ متقانیسی ۱۰۲۵									
طول ۶۲° ۳۰'			عرض ۲۴° ۳۰'			زاویه سمت قبلہ از شمال			
روز	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۲	۳۳	۱۲	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۵۲	۳۹
۵	۱۲	۳۵	۱۲	۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۵۵	۲۴
۱۰	۱۲	۳۸	۱۲	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۵۵	۱۱
۱۵	۱۲	۴۱	۱۲	۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۵۵	۵۶
۲۰	۱۲	۴۳	۱۲	۱۲	۵۳	۱۲	۱۲	۵۵	۲۰
۲۵	۱۲	۴۵	۱۲	۱۲	۵۴	۱۲	۱۲	۵۵	۲۶
اپریل									
۱	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۵۶	۱۲	۱۲	۵۶	۲۸
۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۵۷	۱۲	۱۲	۵۷	۲۲
۱۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۵۷	۱۲	۱۲	۵۷	۱۸
۱۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۶
۲۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۵۹	۱۲	۱۲	۵۹	۱۵
۲۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۴
مئی									
۱	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۸
۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۲
۱۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۸
۱۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۶
۲۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۵
۲۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۴
جون									
۱	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۸
۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۲
۱۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۸
۱۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۶
۲۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۵
۲۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۴
جولائی									
۱	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۸
۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۲
۱۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۸
۱۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۶
۲۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۵
۲۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۴
اگست									
۱	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۸
۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۲
۱۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۸
۱۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۶
۲۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۵
۲۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۴
ستمبر									
۱	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۸
۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۲
۱۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۸
۱۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۶
۲۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۵
۲۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۴
اکتوبر									
۱	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۸
۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۲
۱۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۸
۱۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۶
۲۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۵
۲۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۴
نومبر									
۱	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۸
۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۲
۱۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۸
۱۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۶
۲۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۵
۲۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۴
دسمبر									
۱	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۸
۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۲۲
۱۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۸
۱۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۶
۲۰	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۵
۲۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۶۰	۱۲	۱۲	۶۰	۱۴

طول ۶۸ ر ۸ عرض ۲۴ ر ۸ سکھر زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۹۴ ر ۸ مقناطیسی ۹۴ ر ۸									
ن	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۲	۳	۱۲	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲
۵	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۱۴	۱۱	۱۱	۲۰	۱۸
۱۰	۱۰	۴	۱۰	۱۰	۱۸	۱۰	۱۰	۱۹	۲
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۵	۱۰	۱۰	۱۹	۴۶
۲۰	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۱۸	۳۰
۲۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۲۰	۱۳	۱۳	۱۸	۱۵
اپریل									
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
مئی									
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
جون									
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
جولائی									
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
اگست									
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
ستمبر									
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
اکتوبر									
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
نومبر									
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
دسمبر									
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

سیالکوٹ									
عرض ۳۲/۵					طول ۴۲/۹				
زادیہ سمت قبلہ از شمال					حقیقی ۱۰۱/۱				
مقناطیسی ۱۰۲/۲									
جنوری			فروری			مارچ			لکڑی
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۵	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۰	۱۳	۱۴	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۵	۱۴	۱۵	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۰	۱۵	۱۶	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۵	۱۶	۱۷	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
اپریل			مئی			جون			
۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۵	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۰	۱۳	۱۴	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۵	۱۴	۱۵	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۰	۱۵	۱۶	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۵	۱۶	۱۷	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
جولائی			اگست			ستمبر			
۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۵	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۰	۱۳	۱۴	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۵	۱۴	۱۵	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۰	۱۵	۱۶	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۵	۱۶	۱۷	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۵	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۰	۱۳	۱۴	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۱۵	۱۴	۱۵	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۰	۱۵	۱۶	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	
۲۵	۱۶	۱۷	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	

سید و شریف									
زاویہ سمت قبلہ از شمال					عرض				
حقیقی ۱۰۶ ر ۶					۳۴ ر ۲				
مقناطیسی ۱۰۸ ر ۸					طول ۴۲ ر ۳				
مارچ			فروری			جنوری			روز
شام	عمود	صبح	شام	عمود	صبح	شام	عمود	صبح	
۱۲	۵	۳۷	۱۱	۲۹	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲	۱
۳	۳۹	۳۱	۳۱	۳۲	۱۴	۱۴	۲۰	۲۰	۵
۵۲	۲۰	۳۲	۳۲	۳۲	۲۰	۲۳	۲۵	۲۵	۱۰
۲۰	۳۹	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۱۵
۲۸	۲۰	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۰
۱۷	۲۰	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۵
جون			مئی			اپریل			روز
۱۲	۲	۵۳	۱۱	۲۲	۲	۱۲	۱۱	۱۲	
۱۱	۵۳	۲۸	۵۰	۲۲	۲۲	۵۲	۳	۲۱	۵
۹	۵۵	۳۱	۲۱	۲۲	۵۳	۲۰	۲۱	۲۱	۱۰
۸	۵۶	۳۵	۳۳	۲۷	۱	۳۰	۲۲	۲۲	۱۵
۸	۵۷	۳۶	۲۶	۲۹	۹	۱۹	۲۳	۲۳	۲۰
۱۰	۵۹	۳۸	۲۱	۵۱	۱۶	۹	۲۳	۲۹	۲۵
ستمبر			اگست			جولائی			روز
۳۹	۳	۲۰	۱۱	۵۰	۲	۱۳	۲	۱۲	
۲۶	۳۸	۳۲	۳۳	۵۶	۵۵	۵۸	۵	۱۵	۵
۵۳	۳۲	۳۲	۳۳	۵۳	۲۹	۲۰	۲۰	۲۲	۱۰
۱	۳۰	۳۰	۱۱	۵۰	۳۹	۲۶	۲۶	۲۸	۱۵
۹	۲۶	۲۶	۱۹	۲۷	۲۷	۳۲	۵۹	۱۱	۲۰
۱۸	۲۳	۲۳	۲۸	۲۵	۲۵	۳۹	۵۸	۱۵	۲۵
دسمبر			نومبر			اکتوبر			روز
۵۹	۱۰	۱۰	۲	۱۱	۱۱	۲۸	۲	۱۹	
۱	۱۱	۱۱	۱	۱	۱	۳۲	۱۶	۱۶	۵
۲	۲	۲	۵۹	۱۰	۱۰	۲۳	۱۳	۱۳	۱۰
۲	۲	۲	۵۹	۵۹	۵۹	۵۲	۱۰	۱۰	۱۵
۷	۷	۷	۵۹	۵۹	۵۹	۱	۷	۷	۲۰
۹	۹	۹	۵۹	۵۹	۵۹	۹	۵	۵	۲۵

طول ۷۴ عرض ۳۱ ر ۴ شیخوپورہ زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۰ ر ۴ مقناطیسی ۱۰۱ ر ۴											
جنوری			فروری			مارچ			ن		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۱	۳۰	۲۵	۱۱	۲۵	۲۵	۱۱	۲۹	۲۵	۱۱	۲۹	۲۵
۵	۳۲	۲۵	۵	۲۶	۲۵	۵	۵۰	۲۵	۵	۵۰	۲۵
۱۰	۳۵	۲۱	۱۰	۲۶	۲۱	۱۰	۵۰	۲۱	۱۰	۵۰	۲۱
۱۵	۳۶	۸	۱۵	۲۸	۸	۱۵	۵۰	۸	۱۵	۵۰	۸
۲۰	۴۰	۵۲	۲۰	۲۹	۵۲	۲۰	۲۹	۵۲	۲۰	۲۹	۵۲
۲۵	۴۲	۴۱	۲۵	۲۹	۴۱	۲۵	۲۹	۴۱	۲۵	۲۹	۴۱
اپریل			مئی			جون			ن		
۱	۱۱	۲۹	۱	۱۱	۲۹	۱	۱۱	۲۹	۱	۱۱	۲۹
۵	۱۲	۲۹	۵	۱۲	۲۹	۵	۱۲	۲۹	۵	۱۲	۲۹
۱۰	۱۳	۲۸	۱۰	۱۳	۲۸	۱۰	۱۳	۲۸	۱۰	۱۳	۲۸
۱۵	۱۴	۲۸	۱۵	۱۴	۲۸	۱۵	۱۴	۲۸	۱۵	۱۴	۲۸
۲۰	۱۵	۲۸	۲۰	۱۵	۲۸	۲۰	۱۵	۲۸	۲۰	۱۵	۲۸
۲۵	۱۶	۲۸	۲۵	۱۶	۲۸	۲۵	۱۶	۲۸	۲۵	۱۶	۲۸
جولائی			اگست			ستمبر			ن		
۱	۱۲	۳۳	۱	۱۲	۳۳	۱	۱۲	۳۳	۱	۱۲	۳۳
۵	۱۳	۳۱	۵	۱۳	۳۱	۵	۱۳	۳۱	۵	۱۳	۳۱
۱۰	۱۴	۲۶	۱۰	۱۴	۲۶	۱۰	۱۴	۲۶	۱۰	۱۴	۲۶
۱۵	۱۵	۲۱	۱۵	۱۵	۲۱	۱۵	۱۵	۲۱	۱۵	۱۵	۲۱
۲۰	۱۶	۱۳	۲۰	۱۶	۱۳	۲۰	۱۶	۱۳	۲۰	۱۶	۱۳
۲۵	۱۷	۵	۲۵	۱۷	۵	۲۵	۱۷	۵	۲۵	۱۷	۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			ن		
۱	۱۱	۳۰	۱	۱۱	۳۰	۱	۱۱	۳۰	۱	۱۱	۳۰
۵	۱۲	۲۶	۵	۱۲	۲۶	۵	۱۲	۲۶	۵	۱۲	۲۶
۱۰	۱۳	۲۵	۱۰	۱۳	۲۵	۱۰	۱۳	۲۵	۱۰	۱۳	۲۵
۱۵	۱۴	۲۳	۱۵	۱۴	۲۳	۱۵	۱۴	۲۳	۱۵	۱۴	۲۳
۲۰	۱۵	۲۰	۲۰	۱۵	۲۰	۲۰	۱۵	۲۰	۲۰	۱۵	۲۰
۲۵	۱۶	۱۸	۲۵	۱۵	۱۵	۲۵	۱۵	۱۵	۲۵	۱۵	۱۵

فیصل آباد									
زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۰ درجہ ۱۰۱ درجہ									
عرض			طول						
۳۱ ۵			۴۳						
جنوری			فروری			مارچ			نمبر
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۵
۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۰
۱۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۵
۲۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۰
۲۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۵
اپریل			مئی			جون			
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۵
۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۰
۱۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۵
۲۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۰
۲۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۵
۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۰
۱۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۵
۲۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۰
۲۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱
۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۵
۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۰
۱۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۵
۲۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۰
۲۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۵

طول			عرض			قلات			زاویہ سمت قبلہ از شمال			حقیقی			۱۰۱ ر ۶			۱۰۲ ر ۶		
۶۶ ر ۶			۲۹			۲۹			۲۹			۲۹			۲۹			۲۹		
جنوری			فروری			مارچ			اپریل			مئی			جون			جولائی		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳
۱	۵۶	۱۱	۱	۵۶	۱۱	۱	۵۶	۱۱	۱	۵۶	۱۱	۱	۵۶	۱۱	۱	۵۶	۱۱	۱	۵۶	۱۱
۵	۵۹	۱۲	۵	۵۹	۱۲	۵	۵۹	۱۲	۵	۵۹	۱۲	۵	۵۹	۱۲	۵	۵۹	۱۲	۵	۵۹	۱۲
۱۰	۱	۱۲	۱۰	۱	۱۲	۱۰	۱	۱۲	۱۰	۱	۱۲	۱۰	۱	۱۲	۱۰	۱	۱۲	۱۰	۱	۱۲
۱۵	۲	۱۳	۱۵	۲	۱۳	۱۵	۲	۱۳	۱۵	۲	۱۳	۱۵	۲	۱۳	۱۵	۲	۱۳	۱۵	۲	۱۳
۲۰	۳	۱۴	۲۰	۳	۱۴	۲۰	۳	۱۴	۲۰	۳	۱۴	۲۰	۳	۱۴	۲۰	۳	۱۴	۲۰	۳	۱۴
۲۵	۴	۱۵	۲۵	۴	۱۵	۲۵	۴	۱۵	۲۵	۴	۱۵	۲۵	۴	۱۵	۲۵	۴	۱۵	۲۵	۴	۱۵
اپریل			مئی			جون			جولائی			اگست			ستمبر			اکتوبر		
۱	۱۸	۱۲	۱	۱۸	۱۲	۱	۱۸	۱۲	۱	۱۸	۱۲	۱	۱۸	۱۲	۱	۱۸	۱۲	۱	۱۸	۱۲
۵	۱۸	۱۳	۵	۱۸	۱۳	۵	۱۸	۱۳	۵	۱۸	۱۳	۵	۱۸	۱۳	۵	۱۸	۱۳	۵	۱۸	۱۳
۱۰	۱۸	۱۴	۱۰	۱۸	۱۴	۱۰	۱۸	۱۴	۱۰	۱۸	۱۴	۱۰	۱۸	۱۴	۱۰	۱۸	۱۴	۱۰	۱۸	۱۴
۱۵	۱۸	۱۵	۱۵	۱۸	۱۵	۱۵	۱۸	۱۵	۱۵	۱۸	۱۵	۱۵	۱۸	۱۵	۱۵	۱۸	۱۵	۱۵	۱۸	۱۵
۲۰	۱۸	۱۶	۲۰	۱۸	۱۶	۲۰	۱۸	۱۶	۲۰	۱۸	۱۶	۲۰	۱۸	۱۶	۲۰	۱۸	۱۶	۲۰	۱۸	۱۶
۲۵	۱۸	۱۷	۲۵	۱۸	۱۷	۲۵	۱۸	۱۷	۲۵	۱۸	۱۷	۲۵	۱۸	۱۷	۲۵	۱۸	۱۷	۲۵	۱۸	۱۷
جولائی			اگست			ستمبر			اکتوبر			نومبر			دسمبر			جنوری		
۱	۳۲	۱۳	۱	۳۲	۱۳	۱	۳۲	۱۳	۱	۳۲	۱۳	۱	۳۲	۱۳	۱	۳۲	۱۳	۱	۳۲	۱۳
۵	۳۲	۱۴	۵	۳۲	۱۴	۵	۳۲	۱۴	۵	۳۲	۱۴	۵	۳۲	۱۴	۵	۳۲	۱۴	۵	۳۲	۱۴
۱۰	۳۳	۱۵	۱۰	۳۳	۱۵	۱۰	۳۳	۱۵	۱۰	۳۳	۱۵	۱۰	۳۳	۱۵	۱۰	۳۳	۱۵	۱۰	۳۳	۱۵
۱۵	۳۳	۱۶	۱۵	۳۳	۱۶	۱۵	۳۳	۱۶	۱۵	۳۳	۱۶	۱۵	۳۳	۱۶	۱۵	۳۳	۱۶	۱۵	۳۳	۱۶
۲۰	۳۳	۱۷	۲۰	۳۳	۱۷	۲۰	۳۳	۱۷	۲۰	۳۳	۱۷	۲۰	۳۳	۱۷	۲۰	۳۳	۱۷	۲۰	۳۳	۱۷
۲۵	۳۳	۱۸	۲۵	۳۳	۱۸	۲۵	۳۳	۱۸	۲۵	۳۳	۱۸	۲۵	۳۳	۱۸	۲۵	۳۳	۱۸	۲۵	۳۳	۱۸
اکتوبر			نومبر			دسمبر			جنوری			فروری			مارچ			اپریل		
۱	۵۹	۱۱	۱	۵۹	۱۱	۱	۵۹	۱۱	۱	۵۹	۱۱	۱	۵۹	۱۱	۱	۵۹	۱۱	۱	۵۹	۱۱
۵	۵۵	۱۲	۵	۵۵	۱۲	۵	۵۵	۱۲	۵	۵۵	۱۲	۵	۵۵	۱۲	۵	۵۵	۱۲	۵	۵۵	۱۲
۱۰	۵۳	۱۳	۱۰	۵۳	۱۳	۱۰	۵۳	۱۳	۱۰	۵۳	۱۳	۱۰	۵۳	۱۳	۱۰	۵۳	۱۳	۱۰	۵۳	۱۳
۱۵	۵۱	۱۴	۱۵	۵۱	۱۴	۱۵	۵۱	۱۴	۱۵	۵۱	۱۴	۱۵	۵۱	۱۴	۱۵	۵۱	۱۴	۱۵	۵۱	۱۴
۲۰	۴۸	۱۵	۲۰	۴۸	۱۵	۲۰	۴۸	۱۵	۲۰	۴۸	۱۵	۲۰	۴۸	۱۵	۲۰	۴۸	۱۵	۲۰	۴۸	۱۵
۲۵	۴۶	۱۶	۲۵	۴۶	۱۶	۲۵	۴۶	۱۶	۲۵	۴۶	۱۶	۲۵	۴۶	۱۶	۲۵	۴۶	۱۶	۲۵	۴۶	۱۶

کابل									
طول			عرض			زادی سمت قبلہ از شمال			
۶۹.۱			۳۴.۵			حقیقی ۱۰۹.۳			
پرتی	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۰	۲۲	۳۵	۱۱	۲	۳۵	۱۱	۱۲	۴
۵	۱۲	۲۶	۲۷	۲	۲	۲۷	۱۲	۱۲	۲۷
۱۰	۱۴	۲۹	۱۵	۶	۱۵	۱۵	۱۴	۱۴	۱۶
۱۵	۱۵	۵۲	۶	۸	۶	۶	۱۵	۱۵	۵
۲۰	۱۵	۵۵	۱۰	۱۰	۵۷	۲	۱۵	۱۵	۵۳
۲۵	۱۵	۵۸	۱۱	۱۱	۲۶	۱۷	۱۷	۱۷	۲۳
اپریل			مئی			جون			
۱	۱۱	۱۸	۳	۱۱	۲۳	۵	۱۱	۳۳	۱
۵	۱۸	۱۸	۵	۸	۲۵	۱۸	۳۳	۳۳	۲۰
۱۰	۱۹	۱۹	۱۵	۲۵	۹	۵۱	۳۵	۳۵	۳۸
۱۵	۲۰	۵۶	۲۲	۲۷	۲	۵۵	۳۶	۳۶	۳۷
۲۰	۲۱	۲۶	۳۰	۲۸	۱	۵۷	۳۸	۳۸	۳۸
۲۵	۲۲	۳۶	۳۷	۳۰	۵۰	۵۹	۴۰	۴۰	۴۰
جولائی			اگست			ستمبر			
۱	۱۱	۲۰	۵	۱۱	۳۵	۲	۱۸	۱۸	۳
۵	۲۰	۲۵	۲۰	۳۲	۲۳	۱۵	۱۵	۱۵	۱۲
۱۰	۲۰	۵۰	۱۱	۳۱	۳۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۹
۱۵	۲۰	۵۵	۲۹	۲۹	۳۸	۲۹	۷	۷	۲۷
۲۰	۲۹	۱	۲۶	۲۶	۲۶	۳	۳	۳	۳۲
۲۵	۳۸	۷	۲۳	۲۳	۵۲	۱۰	۵۹	۵۹	۴۳
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱	۱۰	۵۵	۱۰	۳۶	۲۵	۱۰	۳۱	۳۱	۴
۵	۵۱	۵۸	۳۲	۳۲	۵۲	۳۲	۳۲	۳۲	۴
۱۰	۲۸	۷	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۴
۱۵	۲۵	۱۵	۳۲	۳۲	۳۲	۳۵	۳۵	۳۵	۴
۲۰	۲۱	۲۲	۳۱	۳۱	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۴
۲۵	۳۸	۳۲	۳۱	۳۱	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴

طول
۶۷عرض
۲۳۶۸

کراچی

زاویہ سمت قبلہ از شمال
حقیقی ۹۲۶۴۴ مقناطیسی ۹۲۶۴۴

ذ	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۶	۱۲	۲۷	۶	۱۲	۳۹	۱۲	۳۹	۶
۵	۶	۲۹	۲۷	۶	۲۰	۳۹	۶	۳۹	۶
۱۰	۶	۳۱	۲۷	۶	۲۰	۳۷	۶	۳۷	۶
۱۵	۶	۳۲	۲۷	۶	۲۰	۳۷	۶	۳۷	۶
۲۰	۶	۳۴	۲۷	۶	۲۰	۳۷	۶	۳۷	۶
۲۵	۶	۳۷	۲۷	۶	۲۰	۳۷	۶	۳۷	۶
اپریل			مئی			جون			
۱	۶	۵۲	۳۳	۸	۲۹	۱۲	۳۰	۱۲	۳
۵	۶	۳۲	۱۸	۲۲	۲۸	۲۹	۳۰	۲۲	۵۲
۱۰	۶	۳۰	۵۹	۵۹	۲۷	۱۱	۳۱	۳۳	۲۲
۱۵	۶	۳۸	۳۰	۹	۱۵	۲۷	۳۲	۲۱	۳۷
۲۰	۶	۵۳	۲۹	۲۳	۳۳	۲۷	۳۳	۲۵	۳۷
۲۵	۸	۱۰	۲۸	۵	۲۹	۲۸	۳۵	۲۷	۳۷
جولائی			اگست			ستمبر			
۱	۱۰	۳۰	۱۲	۱	۲۶	۱۲	۲۹	۱۲	۵۷
۵	۳۳	۳۶	۵۲	۸	۵۹	۳۷	۲۸	۷	۱۰
۱۰	۲۰	۳۷	۸	۲	۲۱	۳۵	۲۶	۲۸	۲۲
۱۵	۷	۳۷	۲۳	۲۳	۲۳	۳۲	۲۳	۲۹	۳۹
۲۰	۵۱	۳۷	۳۹	۲	۳۳	۲۰	۲۱	۵۲	۵۲
۲۵	۳۶	۳۷	۵۵	۷	۲۶	۳۲	۲۰	۶	۱۰
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱	۶	۱۸	۱۲	۶	۱۰	۱۲	۱۲	۱۲	۶
۵	۶	۱۵	۱۰	۶	۱۰	۱۵	۱۵	۱۵	۶
۱۰	۶	۱۲	۹	۶	۹	۱۷	۱۷	۱۷	۶
۱۵	۶	۱۳	۱۰	۶	۱۰	۱۹	۱۹	۱۹	۶
۲۰	۶	۱۱	۱۱	۶	۱۱	۲۲	۲۲	۲۲	۶
۲۵	۶	۱۰	۱۲	۶	۱۲	۲۲	۲۲	۲۲	۶

طول			عرض			زاویہ سمت قبلہ از شمال			کوسٹ			حقیقی ۵ در ۱۰.۳۱			مقناطیسی ۲ در ۱۰.۴۲		
۶۷			۳۰.۲														
جنوری			فروری			مارچ											
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶	۱۷	۱۸
۱۱	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳	۱۴	۱۳	۱۴	۱۵	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵	۱۶	۱۷	۱۶		

کوپاٹ									
زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۹ ر ۱۰۵ مقناطیسی ۲ ر ۱۰۷					عرض ۵ ر ۳۳		طول ۴ ر ۱۷		
جنوری			فروری			مارچ			نمبر
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۳۷	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱
۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۳۸	۱۱	۱۱	۲۶	۱۱	۵
۱۰	۲۵	۱۰	۱۰	۴۰	۱۰	۱۰	۲۶	۱۰	۱۰
۱۵	۲۸	۱۵	۱۵	۴۱	۱۵	۱۵	۲۷	۱۵	۱۵
۲۰	۳۱	۲۰	۲۰	۴۳	۲۰	۲۰	۲۷	۲۰	۲۰
۲۵	۳۳	۲۵	۲۵	۴۴	۲۵	۲۵	۲۷	۲۵	۲۵
اپریل			مئی			جون			نمبر
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۲۸	۱۱	۱۱	۵۱	۱۱	۱۱	۵۹	۱۱	۱
۱۱	۲۸	۱۱	۱۱	۵۲	۱۱	۱۱	۵۹	۱۱	۵
۱۰	۲۸	۱۰	۱۰	۵۲	۱۰	۱۰	۱۲	۱۰	۱۰
۱۵	۲۹	۱۵	۱۵	۵۳	۱۵	۱۵	۲	۱۵	۱۵
۲۰	۲۹	۲۰	۲۰	۵۵	۲۰	۲۰	۳	۲۰	۲۰
۲۵	۵۰	۲۵	۲۵	۵۷	۲۵	۲۵	۵	۲۵	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			نمبر
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۵۲	۱۱	۱۱	۱۲	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱
۱۱	۲۹	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۵
۱۰	۲۶	۱۰	۱۰	۱۱	۱۰	۱۰	۲۱	۱۰	۱۰
۱۵	۲۱	۱۵	۱۵	۵۷	۱۵	۱۵	۳۷	۱۵	۱۵
۲۰	۳۵	۲۰	۲۰	۵۲	۲۰	۲۰	۳۳	۲۰	۲۰
۲۵	۲۸	۲۵	۲۵	۵۱	۲۵	۲۵	۳۰	۲۵	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			نمبر
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۲۶	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۷	۱۱	۱
۱۱	۲۳	۱۱	۱۱	۸	۱۱	۱۱	۹	۱۱	۵
۱۰	۲۰	۱۰	۱۰	۷	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵	۱۷	۱۵	۱۵	۷	۱۵	۱۵	۱۲	۱۵	۱۵
۲۰	۱۵	۲۰	۲۰	۶	۲۰	۲۰	۱۵	۲۰	۲۰
۲۵	۱۲	۲۵	۲۵	۶	۲۵	۲۵	۱۷	۲۵	۲۵

طول ۴۴ ر ۱ عرض ۳۲ ر ۶ گجرات زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۷۰ ر ۱۰۱ مقناطیسی ۷۰ ر ۱۰۲									
روز	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	÷	۲۲ ۱۱	÷	÷	۲۰ ۱۱	÷	÷	۲۵ ۱۱	۲۶ ۵
۵	÷	۲۷	÷	÷	۲۱	÷	÷	۲۶	۲۱
۱۰	÷	۲۹	÷	÷	۲۲	÷	÷	۲۵	۱۳
۱۵	÷	۳۲	÷	÷	۲۳	÷	÷	۲۶	۰
۲۰	÷	۳۴	÷	÷	۲۴	÷	÷	۲۵	۲۶ ۴
۲۵	÷	۳۶	÷	÷	۲۵	÷	÷	۲۵	۳۲
اپریل									
۱	÷	۴۵ ۱۱	÷	۱۰ ۶	۲۶ ۱۱	۳ ۳	۴ ۳	۵۲ ۱۱	۱۲ ۲
۵	÷	۴۵	÷	۱۸	۲۷	۲ ۵۵	۴	۵۳	۸
۱۰	÷	۴۵	÷	۲۷	۲۷	۱۲	۵۴	۵۴	۵
۱۵	۵ ۳۹	۴۵	۴۰	۳۵	۴۸	۱۵	۵۵	۵۵	۲
۲۰	۴۸	۴۵	۲۹	۴۵	۴۹	۱۷	۵۶	۵۶	۲
۲۵	۵۸	۴۶	۱۷	۵۳	۵۰	۲۰	۵۸	۵۸	۶
مئی									
۱	÷	۵۹ ۱۱	÷	۶ ۳۸	۵۷ ۱۱	۲ ۵۳	۱۱ ۴۴	۳ ۵۱	۵۱
۵	÷	۵۹	÷	۱۲	۵۶	۳ ۰	۲۲	۲۲	۵۹
۱۰	÷	۵۹	÷	۱۸	۵۴	۹	۳۹	۳۹	۸ ۴
۱۵	۶ ۱۲	۵۹	۲۵	۹	۵۲	۱۸	۳۵	۳۵	۱۷
۲۰	۶ ۵۹	۵۹ ۱۱	۳۲	۵۷ ۵	۵۰	۲۸	۳۲	۳۲	۲۷
۲۵	۵۱	۵۸	۴۰	۴۵	۴۸	۳۸	۲۹	۲۹	۳۷
جون									
۱	÷	۶۹ ۱۱	÷	۶ ۳۸	۵۷ ۱۱	۲ ۵۳	۱۱ ۴۴	۳ ۵۱	۵۱
۵	÷	۶۹	÷	۱۲	۵۶	۳ ۰	۲۲	۲۲	۵۹
۱۰	÷	۶۹	÷	۱۸	۵۴	۹	۳۹	۳۹	۸ ۴
۱۵	۶ ۱۲	۶۹	۲۵	۹	۵۲	۱۸	۳۵	۳۵	۱۷
۲۰	۶ ۶۹	۶۹ ۱۱	۳۲	۵۷ ۵	۵۰	۲۸	۳۲	۳۲	۲۷
۲۵	۵۱	۶۸	۴۰	۴۵	۴۸	۳۸	۲۹	۲۹	۳۷
جولائی									
۱	÷	۷۹ ۱۱	÷	۶ ۳۸	۵۷ ۱۱	۲ ۵۳	۱۱ ۴۴	۳ ۵۱	۵۱
۵	÷	۷۹	÷	۱۲	۵۶	۳ ۰	۲۲	۲۲	۵۹
۱۰	÷	۷۹	÷	۱۸	۵۴	۹	۳۹	۳۹	۸ ۴
۱۵	۶ ۱۲	۷۹	۲۵	۹	۵۲	۱۸	۳۵	۳۵	۱۷
۲۰	۶ ۷۹	۷۹ ۱۱	۳۲	۵۷ ۵	۵۰	۲۸	۳۲	۳۲	۲۷
۲۵	۵۱	۷۸	۴۰	۴۵	۴۸	۳۸	۲۹	۲۹	۳۷
اگست									
۱	÷	۸۹ ۱۱	÷	۶ ۳۸	۵۷ ۱۱	۲ ۵۳	۱۱ ۴۴	۳ ۵۱	۵۱
۵	÷	۸۹	÷	۱۲	۵۶	۳ ۰	۲۲	۲۲	۵۹
۱۰	÷	۸۹	÷	۱۸	۵۴	۹	۳۹	۳۹	۸ ۴
۱۵	۶ ۱۲	۸۹	۲۵	۹	۵۲	۱۸	۳۵	۳۵	۱۷
۲۰	۶ ۸۹	۸۹ ۱۱	۳۲	۵۷ ۵	۵۰	۲۸	۳۲	۳۲	۲۷
۲۵	۵۱	۸۸	۴۰	۴۵	۴۸	۳۸	۲۹	۲۹	۳۷
ستمبر									
۱	÷	۹۹ ۱۱	÷	۶ ۳۸	۵۷ ۱۱	۲ ۵۳	۱۱ ۴۴	۳ ۵۱	۵۱
۵	÷	۹۹	÷	۱۲	۵۶	۳ ۰	۲۲	۲۲	۵۹
۱۰	÷	۹۹	÷	۱۸	۵۴	۹	۳۹	۳۹	۸ ۴
۱۵	۶ ۱۲	۹۹	۲۵	۹	۵۲	۱۸	۳۵	۳۵	۱۷
۲۰	۶ ۹۹	۹۹ ۱۱	۳۲	۵۷ ۵	۵۰	۲۸	۳۲	۳۲	۲۷
۲۵	۵۱	۹۸	۴۰	۴۵	۴۸	۳۸	۲۹	۲۹	۳۷
اکتوبر									
۱	÷	۱۰۹ ۱۱	÷	۶ ۳۸	۵۷ ۱۱	۲ ۵۳	۱۱ ۴۴	۳ ۵۱	۵۱
۵	÷	۱۰۹	÷	۱۲	۵۶	۳ ۰	۲۲	۲۲	۵۹
۱۰	÷	۱۰۹	÷	۱۸	۵۴	۹	۳۹	۳۹	۸ ۴
۱۵	÷	۱۰۹	÷	۲۵	۵۲	۱۸	۳۵	۳۵	۱۷
۲۰	÷	۱۰۹	÷	۳۲	۵۰	۲۸	۳۲	۳۲	۲۷
۲۵	÷	۱۰۹	÷	۴۰	۴۸	۳۸	۲۹	۲۹	۳۷
نومبر									
۱	÷	۱۱۹ ۱۱	÷	۶ ۳۸	۵۷ ۱۱	۲ ۵۳	۱۱ ۴۴	۳ ۵۱	۵۱
۵	÷	۱۱۹	÷	۱۲	۵۶	۳ ۰	۲۲	۲۲	۵۹
۱۰	÷	۱۱۹	÷	۱۸	۵۴	۹	۳۹	۳۹	۸ ۴
۱۵	÷	۱۱۹	÷	۲۵	۵۲	۱۸	۳۵	۳۵	۱۷
۲۰	÷	۱۱۹	÷	۳۲	۵۰	۲۸	۳۲	۳۲	۲۷
۲۵	÷	۱۱۹	÷	۴۰	۴۸	۳۸	۲۹	۲۹	۳۷
دسمبر									
۱	÷	۱۲۹ ۱۱	÷	۶ ۳۸	۵۷ ۱۱	۲ ۵۳	۱۱ ۴۴	۳ ۵۱	۵۱
۵	÷	۱۲۹	÷	۱۲	۵۶	۳ ۰	۲۲	۲۲	۵۹
۱۰	÷	۱۲۹	÷	۱۸	۵۴	۹	۳۹	۳۹	۸ ۴
۱۵	÷	۱۲۹	÷	۲۵	۵۲	۱۸	۳۵	۳۵	۱۷
۲۰	÷	۱۲۹	÷	۳۲	۵۰	۲۸	۳۲	۳۲	۲۷
۲۵	÷	۱۲۹	÷	۴۰	۴۸	۳۸	۲۹	۲۹	۳۷

طول ۴۴			عرض ۳۲			نجرانواله			زاویه سمت قبله از شمال حقیقی ۸۰۰ ر ۱۰۰ مقناطیسی ۸۰ ر ۱۰۱		
مهر			فروردی			مهر			مهر		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۱	۲۸	۱	۱۱	۲۸	۱	۱۱	۲۸	۱	۱۱	۲۸
۵	۳۰	۳۲	۵	۳۰	۳۲	۵	۳۰	۳۲	۵	۳۰	۳۲
۱۰	۳۳	۱۹	۱۰	۳۳	۱۹	۱۰	۳۳	۱۹	۱۰	۳۳	۱۹
۱۵	۳۵	۶	۱۵	۳۵	۶	۱۵	۳۵	۶	۱۵	۳۵	۶
۲۰	۳۸	۵۲	۲۰	۳۸	۵۲	۲۰	۳۸	۵۲	۲۰	۳۸	۵۲
۲۵	۴۰	۳۹	۲۵	۴۰	۳۹	۲۵	۴۰	۳۹	۲۵	۴۰	۳۹
اپریل			مئی			جون			مهر		
۱	۱۱	۲۸	۱	۱۱	۲۸	۱	۱۱	۲۸	۱	۱۱	۲۸
۵	۲۶	۱۰	۵	۲۶	۱۰	۵	۲۶	۱۰	۵	۲۶	۱۰
۱۰	۳۵	۵۶	۱۰	۳۵	۵۶	۱۰	۳۵	۵۶	۱۰	۳۵	۵۶
۱۵	۳۲	۳۲	۱۵	۳۲	۳۲	۱۵	۳۲	۳۲	۱۵	۳۲	۳۲
۲۰	۳۲	۳۲	۲۰	۳۲	۳۲	۲۰	۳۲	۳۲	۲۰	۳۲	۳۲
۲۵	۱۹	۴	۲۵	۱۹	۴	۲۵	۱۹	۴	۲۵	۱۹	۴
جولای			اگست			سپتامبر			اکتوبر		
۱	۱۲	۰	۱	۱۲	۰	۱	۱۲	۰	۱	۱۲	۰
۵	۱۲	۰	۵	۱۲	۰	۵	۱۲	۰	۵	۱۲	۰
۱۰	۱۱	۱	۱۰	۱۱	۱	۱۰	۱۱	۱	۱۰	۱۱	۱
۱۵	۱۶	۱	۱۵	۱۶	۱	۱۵	۱۶	۱	۱۵	۱۶	۱
۲۰	۸	۰	۲۰	۸	۰	۲۰	۸	۰	۲۰	۸	۰
۲۵	۰	۰	۲۵	۰	۰	۲۵	۰	۰	۲۵	۰	۰
نومبر			دسامبر			ژانویه			فوریه		
۱	۱۱	۱۵	۱	۱۱	۱۵	۱	۱۱	۱۵	۱	۱۱	۱۵
۵	۱۲	۱۶	۵	۱۲	۱۶	۵	۱۲	۱۶	۵	۱۲	۱۶
۱۰	۱۳	۱۸	۱۰	۱۳	۱۸	۱۰	۱۳	۱۸	۱۰	۱۳	۱۸
۱۵	۱۳	۲۰	۱۵	۱۳	۲۰	۱۵	۱۳	۲۰	۱۵	۱۳	۲۰
۲۰	۱۳	۲۳	۲۰	۱۳	۲۳	۲۰	۱۳	۲۳	۲۰	۱۳	۲۳
۲۵	۱۴	۲۵	۲۵	۱۴	۲۵	۲۵	۱۴	۲۵	۲۵	۱۴	۲۵

طول ۴۴ ر ۴ عرض ۳۵ ر ۹ زاویه سمت قبله از شمال حقیقی ۵ ر ۱۰۶ مقناطیسی ۹ ر ۱۰۸ گلگت									
جنوری			فروری			مارچ			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	۱۱	۳	۱۱	۲۱	۵	۱۱	۲۸	۵	۵
۵	۱۱	۴	۲۲	۲۲	۵	۳۰	۳۰	۵۴	۵
۱۰	۱۱	۸	۲۳	۲۳	۵	۳۰	۳۰	۲۵	۱۰
۱۵	۱۱	۱۱	۲۵	۲۵	۳۵	۳۱	۳۱	۳۲	۱۵
۲۰	۱۲	۱۲	۲۶	۲۶	۳۶	۳۰	۳۰	۲۳	۲۰
۲۵	۱۴	۱۴	۲۸	۲۸	۱۵	۳۱	۳۱	۱۳	۲۵
اپریل			مئی			جون			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	۱۱	۳	۱۱	۳۵	۵۲	۱۱	۲۲	۱۳	۱
۵	۱۱	۳۲	۳۸	۳۶	۴۶	۱۴	۲۲	۱۰	۵
۱۰	۱۱	۳۲	۴۲	۳۶	۳۹	۲۱	۲۵	۸	۱۰
۱۵	۱۱	۳۳	۵۲	۳۸	۳۲	۲۲	۲۴	۴	۱۵
۲۰	۱۲	۳۲	۵۹	۳۹	۲۲	۲۴	۲۸	۸	۲۰
۲۵	۱۴	۳۲	۶۱	۴۰	۲۰	۲۸	۵۰	۱۰	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	۱۱	۲	۱۱	۵۶	۴۰	۱۱	۳۱	۳۵	۱
۵	۱۱	۱۵	۵۰	۴۶	۵۲	۲۹	۲۹	۲۱	۵
۱۰	۱۱	۲۰	۴۱	۴۳	۱	۲۵	۲۵	۲۹	۱۰
۱۵	۱۱	۲۵	۳۱	۴۱	۸	۲۱	۲۱	۵۶	۱۵
۲۰	۱۲	۳۱	۳۸	۱۶	۱۶	۱۴	۱۴	۲	۲۰
۲۵	۱۴	۳۴	۳۶	۲۲	۲۲	۱۴	۱۴	۱۲	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	۱۱	۲۲	۱۰	۵۳	۵۳	۱۰	۵۱	۳۵	۱
۵	۱۱	۲۸	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۲۱	۵
۱۰	۱۱	۳۶	۵۱	۵۱	۵۱	۵۲	۵۲	۲۹	۱۰
۱۵	۱۱	۴۵	۵۰	۵۰	۵۰	۵۵	۵۵	۲۵	۱۵
۲۰	۱۰	۵۳	۵۰	۵۰	۵۰	۵۸	۵۸	۲۱	۲۰
۲۵	۱۱	۵۶	۵۰	۵۰	۵۰	۰	۰	۱۲	۲۵

طول ۶۲ ر ۳ عرض ۲۵ ر ۱ زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۹۵ ر ۸ مقناطیسی ۹۶ ر ۲									
جنوری			فروری			مارچ			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۳۵	۱۲	۱۲	۲۸	۱۲	۱۲	۵۰	۱۲	۱
۱۲	۳۶	۱۲	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۵۱	۱۲	۵
۱۲	۳۹	۱۲	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۲۹	۶	۱۰
۱۲	۴۲	۱۲	۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۲۹	۲۳	۱۵
۱۲	۴۴	۱۲	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۲۸	۲	۲۰
۱۲	۴۶	۱۲	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۲۸	۵	۲۵
اپریل			مئی			جون			
۱۲	۴۶	۱۲	۱۲	۴۴	۱۲	۱۲	۴۶	۲	۱
۱۲	۴۶	۱۲	۱۲	۴۴	۱۲	۱۲	۴۸	۱	۵
۱۲	۴۵	۱۲	۱۲	۴۴	۱۲	۱۲	۴۹	۱۰	۱۰
۱۲	۴۵	۱۲	۱۲	۴۴	۱۲	۱۲	۵۰	۱۱	۱۵
۱۲	۴۴	۱۲	۱۲	۴۵	۱۲	۱۲	۵۱	۱۲	۲۰
۱۲	۴۴	۱۲	۱۲	۴۶	۱۲	۱۲	۵۳	۱۶	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			
۱۲	۵۳	۱۲	۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۴۴	۱۲	۱
۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۵۳	۱۲	۱۲	۴۲	۱۲	۵
۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۴۰	۱۲	۱۰
۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۳۶	۱۲	۱۵
۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۴۹	۱۲	۱۲	۳۲	۱۲	۲۰
۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۴۶	۱۲	۱۲	۳۳	۱۲	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱۲	۳۰	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۲	۱۲	۱
۱۲	۲۶	۱۲	۱۲	۱۹	۱۲	۱۲	۲۳	۱۲	۵
۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۰
۱۲	۲۴	۱۲	۱۲	۱۹	۱۲	۱۲	۲۶	۱۲	۱۵
۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۱۹	۱۲	۱۲	۳۰	۱۲	۲۰
۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۳۲	۱۲	۲۵

عرض گشت (ایران) حقیقی ۱۰۳۲ مقناطیسی ۱۰۴۲									
زاویه سمت قبله از شمال									
طول			عرض			زاویه سمت قبله از شمال			
۹۱° ۴۱'			۲۷° ۲۸'			۱۰۴۲			
روز	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۲۸	۲۲
۵	۱۲	۲۸	۱۲	۱۲	۲۳	۱۲	۱۲	۵۰	۱۳
۱۰	۱۲	۳۰	۱۲	۱۲	۲۴	۱۲	۱۲	۲۹	۵۸
۱۵	۱۲	۳۳	۱۲	۱۲	۲۶	۱۲	۱۲	۵۰	۲۳
۲۰	۱۲	۳۶	۱۲	۱۲	۲۷	۱۲	۱۲	۵۰	۲۸
۲۵	۱۲	۳۸	۱۲	۱۲	۲۸	۱۲	۱۲	۵۰	۱۲
اپریل			مئی			جون			
۱	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۱۳	۲۵
۵	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۱۸	۱۹
۱۰	۱۲	۵۰	۱۲	۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۲۲	۱۶
۱۵	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۲۸	۱۳
۲۰	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۵۶	۱۲	۱۲	۳۱	۱۳
۲۵	۱۲	۵۲	۱۲	۱۲	۵۸	۱۲	۱۲	۳۳	۱۵
جولائی			اگست			ستمبر			
۱	۱۲	۳۰	۱۲	۱۲	۳۰	۱۲	۱۲	۱۲	۲۲
۵	۱۲	۲۷	۱۲	۱۲	۳۱	۱۲	۱۲	۱۲	۳۲
۱۰	۱۲	۲۱	۱۲	۱۲	۳۱	۱۲	۱۲	۱۲	۲۵
۱۵	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۳۹	۱۲	۱۲	۲۰	۵۶
۲۰	۱۲	۵	۱۲	۱۲	۵۱	۱۲	۱۲	۳۶	۷
۲۵	۱۲	۵۵	۱۲	۱۲	۵۳	۱۲	۱۲	۳۲	۲۰
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱	۱۲	۳۰	۱۲	۱۲	۳۳	۱۲	۱۲	۱۳	۱۳
۵	۱۲	۲۷	۱۲	۱۲	۳۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۰	۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۳۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۶
۱۵	۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۳۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۴
۲۰	۱۲	۱۹	۱۲	۱۲	۱۹	۱۲	۱۲	۲۰	۲۰
۲۵	۱۲	۱۶	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۲	۲۲

لاہور										عرض	طول
راویہ سمت قبلہ از شمال										۳۱ ۶	۴۳ ۳
حقیقی ۹۹/۹ مقناطیسی ۱۰۰/۸											
جنوری			فروری			مارچ					
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام			
۱۱	۳۰	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱	۲۹	۲۸			
۵	۳۳		۵	۲۶		۵	۵۰	۳۸			
۱۰	۳۵		۱۰	۲۷		۱۰	۵۰	۲۲			
۱۵	۳۸		۱۵	۲۸		۱۵	۵۰	۱۰			
۲۰	۴۰		۲۰	۲۹		۲۰	۲۹	۵۶			
۲۵	۴۲		۲۵	۲۹		۲۵	۲۹	۲۳			
اپریل			مئی			جون					
۱	۱۱	۲۹	۱	۱۱	۲۸	۱	۱۱	۵۲	۱۲		
۵	۲۹	۱۳	۵	۳۲	۲۹	۵	۵۸	۲۷	۷		
۱۰	۲۸	۱۳	۱۰	۲۳	۲۹	۱۰	۵۵	۳۲	۲		
۱۵	۲۸	۱۳	۱۵	۵۳	۳۸	۱۵	۵۷	۳۶	۲		
۲۰	۲۸	۱۳	۲۰	۳	۲۸	۲۰	۵۸	۳۸	۳		
۲۵	۲۸	۱۳	۲۵	۱۱	۲۱	۲۵	۰	۱۲	۵		
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۱۲	۳۸	۱	۱۱	۵۹	۱	۱۲	۴۱	۵۸		
۵	۰	۳۵	۵	۲۷	۵۸	۵	۲۵	۳۵	۶		
۱۰	۱	۳۰	۱۰	۳۵	۵۶	۱۰	۲۲	۳۰	۱۶		
۱۵	۱	۲۵	۱۵	۲۲	۵۲	۱۵	۳۹	۲۵	۲۶		
۲۰	۱	۱۷	۲۰	۱۱	۵۲	۲۰	۳۶	۱۷	۳۶		
۲۵	۰	۸	۲۵	۵۸	۵۰	۲۵	۳۳	۸	۴۷		
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۱۱	۳۰	۱	۱۷	۱۷	۱	۱۷	۱۷			
۵	۲۷	۷	۵	۱۶		۵	۱۹				
۱۰	۲۵	۱۸	۱۰	۱۵		۱۰	۲۱				
۱۵	۲۳	۲۹	۱۵	۱۶		۱۵	۲۲				
۲۰	۲۱		۲۰	۱۶		۲۰	۲۵				
۲۵	۱۹		۲۵	۱۶		۲۵	۲۷				

لاړكانه											
زاوړه سمت قبله از شمال حقیقی ۹۷۲۲ متضاطیسی ۹۷۱۷						عرض ۲۷		طول ۶۸۲			
جنوری			فروری			مارچ			ک		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱	۱۲	۱۲	۱۳	۲۰	۲۰	۱۲	۲۳	۲۳	۱	۱۲	۱۲
۵	۸	۸	۲۰	۲۰	۲۰	۲۳	۲۳	۲۳	۵	۶	۲۲
۱۰	۱۰	۱۰	۲۱	۲۱	۲۱	۲۲	۲۲	۲۲	۱۰	۶	۲۲
۱۵	۱۳	۱۳	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۱۵	۵	۵۰
۲۰	۱۵	۱۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۱	۲۱	۲۱	۲۰	۳۳	۳۳
۲۵	۱۷	۱۷	۲۳	۲۳	۲۳	۲۱	۲۱	۲۱	۲۵	۱۸	۱۸
اپریل			مئی			جون					
۱	۱۲	۲۰	۲۲	۱۲	۱۸	۲۲	۱۲	۲۲	۱	۲	۹
۵	۱۵	۲۰	۳۵	۱۸	۱۱	۲۴	۲۳	۲۳	۵	۲	۲
۱۰	۲۸	۱۹	۲۴	۱۸	۲	۵۳	۲۲	۲۲	۱۰	۱	۵۸
۱۵	۲۲	۱۸	۱۰	۱۹	۲۲	۵۸	۲۵	۲۵	۱۵	۵۲	۵۲
۲۰	۵۲	۱۸	۵۲	۱۳	۳۱	۹	۲۴	۲۴	۲۰	۵۲	۵۲
۲۵	۸	۱۸	۲۲	۲۱	۲۲	۲	۲۸	۲۸	۲۵	۵۶	۵۶
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۸	۵۹	۵۹	۱۲	۲۸	۶	۲۸	۱۲	۱	۲	۲۲
۵	۵۵	۲۹	۲۹	۲۸	۱۵	۱۵	۱۵	۱۴	۵	۳۵	۳۵
۱۰	۲۸	۲۹	۳۵	۲۶	۲۷	۲۷	۲۷	۱۳	۱۰	۲۷	۲۷
۱۵	۲۰	۳۰	۲۰	۲۲	۲۰	۲۰	۲۰	۱۰	۱۵	۵۹	۵۹
۲۰	۲۹	۲۹	۲	۲۲	۵۲	۵۲	۲۲	۴	۲۰	۱۲	۱۲
۲۵	۱۷	۲۹	۲۹	۲۱	۴	۴	۵	۵	۲۵	۲۵	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۱۲	۲۰	۱۱	۵۱	۵۱	۱۱	۵۳	۱۱	۱	۱۲	۱۲
۵	۰	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۲	۵۲	۵	۵۲	۵۲
۱۰	۱۱	۵۸	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۴	۵۴	۱۰	۵۴	۵۴
۱۵	۵۶	۵۶	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۸	۵۸	۱۵	۵۸	۵۸
۲۰	۵۲	۵۲	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲
۲۵	۵۲	۵۲	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۳	۳	۲۵	۳	۳

طول ۶۸ و ۶ عرص ۳۰ و ۳ لورالائی زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۲ و ۱۰۳ مقناطیسی ۱۰۳ و ۱۰۴											
جنوری			فروری			مارچ			اپریل		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۱	۲۵	۱	۱۲	۱	۱۲	۴	۵۱	۱	۱۲	۸
۵	۲۴	۲۴	۲	۲	۲	۸	۸	۴۱	۵	۱۴	۲۳
۱۰	۵۰	۵۰	۳	۳	۳	۴	۴	۲۴	۱۰	۱۵	۲۳
۱۵	۵۳	۵۳	۴	۴	۴	۸	۸	۱۳	۱۵	۱۶	۲۳
۲۰	۵۵	۵۵	۶	۶	۶	۴	۴	۵۸	۲۰	۲۰	۲۳
۲۵	۵۴	۵۴	۶	۶	۶	۸	۸	۲۵	۲۵	۲۵	۲۳
اپریل			مئی			جون			جولائی		
۱	۱۲	۸	۱۲	۹	۳	۴	۲۸	۱۲	۱۲	۲۳	۲۳
۵	۸	۱۵	۱۰	۳۸	۲	۵۸	۳۳	۱۴	۲	۲۲	۲۳
۱۰	۴	۱	۱۰	۲۸	۳	۲۴	۳۴	۱۸	۲	۲۲	۲۳
۱۵	۸	۳	۱۱	۵۴	۳	۳۴	۳۱	۱۹	۳	۲۲	۲۳
۲۰	۸	۳۵	۱۲	۸	۱۲	۲۴	۲۲	۲۰	۴	۲۲	۲۳
۲۵	۹	۲۲	۱۲	۱۴	۲۰	۲۲	۲۶	۲۲	۹	۲۲	۲۳
جولائی			اگست			ستمبر			اگست		
۱	۱۲	۲۳	۱۲	۵۹	۲	۵۹	۱۲	۲۳	۱۲	۲۳	۲۳
۵	۲۲	۲۲	۱۹	۵۱	۳	۳	۲	۲۲	۱۹	۲۲	۲۳
۱۰	۲۳	۲۳	۱۴	۲۰	۱۳	۱	۱	۲۳	۱۴	۲۳	۲۳
۱۵	۲۳	۲۳	۱۵	۲۸	۲۳	۱۱	۵۸	۲۳	۱۵	۲۳	۲۳
۲۰	۲۳	۲۳	۱۳	۱۲	۳۲	۵۲	۳۸	۲۳	۱۳	۲۳	۲۳
۲۵	۱۳	۲۲	۱۰	۲	۲۵	۵۲	۵۰	۲۲	۱۰	۲۲	۲۳
اگست			ستمبر			اکتوبر			نومبر		
۱	۱۱	۲۸	۱۱	۳۳	۳۳	۱۱	۳۲	۳۲	۱۱	۳۳	۳۳
۵	۲۵	۲۵	۱۰	۳۲	۳۲	۱۰	۳۳	۳۳	۱۰	۳۳	۳۳
۱۰	۲۲	۲۲	۲۱	۳۱	۳۱	۲۱	۳۵	۳۵	۲۱	۳۵	۳۵
۱۵	۲۰	۲۰	۲۳	۳۱	۳۱	۲۳	۳۴	۳۴	۲۳	۳۴	۳۴
۲۰	۳۴	۳۴	۲۲	۳۱	۳۱	۲۲	۲۰	۲۰	۲۲	۲۰	۲۰
۲۵	۳۵	۳۵	۲۱	۳۱	۳۱	۲۱	۲۲	۲۲	۲۱	۲۲	۲۲

طول ۴۱° ۹' عرض ۳۴° ۶' مالاکند زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۸° ۱۰' ۴۰" مقناطیسی ۱۰۹°									
روز	جنوری			فروری			مارچ		
	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۱	۱۳	۱۱	۱۱	۱۳	۱۱	۱۱	۱۳	۱۱
۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۵	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۰	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۵	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
اپریل									
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
مئی									
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
جون									
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
جولائی									
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
اگست									
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
ستمبر									
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
اکتوبر									
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
نومبر									
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
دسمبر									
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۰	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰

طول ۴۲			عرض ۳۴ ۳۳			زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۲۶ ۱۰۸ ۱۰۸ ۲۶			مردان		
جنوری			فروری			مارچ			ن		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۵	۱۱	۱۲	۳۲	۱۰	۱۱	۲۰	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲
۱۴	۱۰	۱۱	۳۳	۹	۱۰	۲۱	۱۰	۱۱	۱۴	۱۰	۱۱
۲۰	۹	۱۰	۳۵	۸	۹	۲۱	۹	۱۰	۲۰	۹	۱۰
۲۳	۸	۹	۳۶	۷	۸	۲۲	۸	۹	۲۳	۸	۹
۲۶	۷	۸	۳۸	۶	۷	۲۲	۷	۸	۲۶	۷	۸
۲۸	۶	۷	۳۹	۵	۶	۲۳	۶	۷	۲۸	۶	۷
اپریل			مئی			جون			ن		
۱۱	۱۱	۱۲	۲۳	۱۱	۱۲	۲۹	۱۱	۱۲	۱۱	۱۱	۱۲
۱۲	۱۰	۱۱	۲۸	۱۰	۱۱	۳۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱
۲۲	۹	۱۰	۳۸	۹	۱۰	۳۴	۹	۱۰	۲۲	۹	۱۰
۲۳	۸	۹	۳۹	۸	۹	۳۵	۸	۹	۲۳	۸	۹
۲۵	۷	۸	۴۱	۷	۸	۳۶	۷	۸	۲۵	۷	۸
۲۶	۶	۷	۴۲	۶	۷	۳۷	۶	۷	۲۶	۶	۷
۲۷	۵	۶	۴۳	۵	۶	۳۸	۵	۶	۲۷	۵	۶
جولائی			اگست			ستمبر			ن		
۱۲	۱۱	۱۲	۲۹	۱۱	۱۲	۲۹	۱۱	۱۲	۱۲	۱۱	۱۲
۱۳	۱۰	۱۱	۳۰	۱۰	۱۱	۳۰	۱۰	۱۱	۱۳	۱۰	۱۱
۱۹	۹	۱۰	۳۳	۹	۱۰	۳۱	۹	۱۰	۱۹	۹	۱۰
۲۵	۸	۹	۳۵	۸	۹	۳۲	۸	۹	۲۵	۸	۹
۳۲	۷	۸	۳۷	۷	۸	۳۳	۷	۸	۳۲	۷	۸
۳۸	۶	۷	۳۹	۶	۷	۳۴	۶	۷	۳۸	۶	۷
اکتوبر			نومبر			دسمبر			ن		
۲۲	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲	۲	۱۱	۱۲	۲۲	۱۱	۱۲
۱۸	۱۰	۱۱	۳	۱۰	۱۱	۳	۱۰	۱۱	۱۸	۱۰	۱۱
۱۵	۹	۱۰	۲	۹	۱۰	۴	۹	۱۰	۱۵	۹	۱۰
۱۳	۸	۹	۱	۸	۹	۵	۸	۹	۱۳	۸	۹
۱۰	۷	۸	۱	۷	۸	۶	۷	۸	۱۰	۷	۸
۴	۶	۷	۱	۶	۷	۷	۶	۷	۴	۶	۷

منظر گرہ											
زادیہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۸۹ ر ۹۹ مقناطیسی ۹۶ ر ۱۰۰						عرض ۳۳		طول ۷۱ ر ۷۰			
جنوری			فروری			مارچ			رہ		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱	۱۱	۲۲	۱	۵۹	۱	۱۲	۳	۱۲	۱	۳	۱۲
۵	۲۶	۲۶	۱۲	۰	۱۲	۵	۲	۵۰	۵	۲	۵۰
۱۰	۲۹	۲۹	۱	۱	۱	۳۵	۳	۳۵	۱۰	۳	۳۵
۱۵	۵۱	۵۱	۲	۲	۲	۲۱	۲	۲۱	۱۵	۲	۲۱
۲۰	۵۲	۵۲	۳	۳	۳	۲	۲	۲	۲۰	۲	۲
۲۵	۵۶	۵۶				۵۳	۳	۵۳	۲۵	۳	۵۳
اپریل			مئی			جون					
۱	۲	۳۲	۱۱	۲	۱۱	۱۲	۲	۱۱	۱	۲	۱۱
۵	۲	۲۱	۲	۵۱	۲	۸	۸	۲۸	۵	۲	۵۰
۱۰	۵۲	۲	۲	۱	۲	۹	۹	۵۲	۱۰	۳	۳۵
۱۵	۵	۵۳	۱۱	۱۱	۳۴	۱۰	۱۰	۵۸	۱۵	۲	۲۱
۲۰	۱۶	۲۰	۲۲	۲۲	۲۹	۱۱	۱۱	۰	۲۰	۲	۲۱
۲۵	۲۸	۲۶	۳۱	۶	۴۱	۱۳	۱۳	۲	۲۵	۳	۵۳
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۵۲	۱	۲	۱۱
۵	۵۶	۱۲	۲	۱۲	۱۲	۱۱	۱۱	۵۸	۵	۲	۱۱
۱۰	۵۱	۱۲	۶	۱۰	۵۲	۱۴	۱۴	۱۴	۱۰	۳	۳۵
۱۵	۲۵	۱۵	۸	۳۹	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۱۵	۲	۲۱
۲۰	۳۶	۱۲	۶	۲۶	۳۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۰	۲	۲۱
۲۵	۲۴	۱۲	۱۲	۱۲	۵۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۵	۳	۵۳
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۱۱	۲۳	۱۱	۳۱	۱۱	۱۱	۱۱	۳۱	۱	۲	۱۱
۵	۲۱	۱۹	۳۰	۳۰	۳۰	۳۲	۳۲	۳۲	۵	۲	۱۱
۱۰	۳۸	۳۱	۲۹	۲۹	۲۹	۳۴	۳۴	۳۴	۱۰	۳	۳۵
۱۵	۳۶	۳۲	۲۹	۲۹	۲۹	۳۹	۳۹	۳۹	۱۵	۲	۲۱
۲۰	۳۲	۳۲	۲۹	۲۹	۲۹	۴۱	۴۱	۴۱	۲۰	۲	۲۱
۲۵	۳۲	۳۲	۲۹	۲۹	۲۹	۴۱	۴۱	۴۱	۲۵	۳	۵۳

منظر آباد									
زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۵ متناطبی ۱۰۶					عرض ۳۴° ۳۲'		طول ۷۳° ۴۵'		
جنوری			فروری			مارچ			نمبر
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۳	۱۱	۴	۳۰	۱۱	۴	۳۷	۱۱	۵	۱۴
۱۴	۱۲	۵	۳۱	۱۲	۵	۳۸	۱۲	۸	۵
۱۸	۱۳	۱۰	۳۳	۱۳	۱۰	۳۸	۱۳	۵۶	۱۰
۲۱	۱۴	۱۵	۳۴	۱۴	۱۵	۳۹	۱۴	۴۴	۱۵
۲۲	۱۵	۲۰	۳۶	۱۵	۲۰	۳۹	۱۵	۴۱	۲۰
۲۶	۱۶	۲۵	۳۶	۱۶	۲۵	۳۹	۱۶	۲۰	۲۵
اپریل			مئی			جون			نمبر
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۲۰	۴	۱۱	۲۲	۵	۱۱	۵۰	۲	۱۳
۱۲	۲۰	۵	۱۳	۲۳	۵	۱۱	۵۰	۹	۵
۱۲	۲۰	۱۰	۱۴	۲۴	۶	۱۲	۵۲	۷	۱۰
۱۳	۲۰	۱۵	۱۵	۲۵	۸	۱۳	۵۳	۶	۱۵
۱۴	۲۱	۲۰	۱۶	۲۶	۱۰	۱۴	۵۴	۶	۲۰
۱۴	۲۱	۲۵	۱۷	۲۸	۱۰	۱۵	۵۶	۸	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			نمبر
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۲۴	۶	۱۱	۲۴	۵	۱۱	۲۹	۳	۴۱
۱۲	۲۳	۵	۱۲	۲۵	۵	۱۲	۳۴	۳۸	۵
۱۳	۲۰	۱۰	۱۳	۲۵	۵	۱۳	۳۳	۵۶	۱۰
۱۴	۲۴	۱۵	۱۴	۲۸	۱۲	۱۴	۲۹	۴	۱۵
۱۵	۲۰	۲۰	۱۵	۲۶	۲۱	۱۵	۲۵	۱۲	۲۰
۱۶	۲۳	۲۵	۱۶	۲۳	۲۹	۱۶	۲۳	۲۲	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			نمبر
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۱۹	۴	۱۱	۳	۴	۱۱	۰	۴	۱
۱۵	۱۵	۳۸	۱	۱	۳۸	۲	۲	۳۸	۵
۱۳	۱۳	۳۸	۰	۰	۳۸	۳	۳	۳۸	۱۰
۱۰	۱۰	۵۶	۰	۰	۵۶	۵	۵	۵۶	۱۵
۷	۷	۶	۰	۰	۶	۸	۸	۶	۲۰
۵	۵	۱۵	۰	۰	۱۵	۱۰	۱۰	۱۵	۲۵

ملتان											
زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۹۹ ر ۸۰ مقناطیسی ۱۰۰ ر ۸۰						عرض ۲۰ ر ۳۰			طول ۷۱ ر ۳۰		
جنوری			فروری			مارچ			روز		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام			
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳			
۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲
۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲
۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲
۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲
اپریل			مئی			جون			روز		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام			
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳			
۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲
۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲
۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲
۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲
جولائی			اگست			ستمبر			روز		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام			
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳			
۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲
۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲
۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲
۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲
اکتوبر			نومبر			دسمبر			روز		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام			
۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳	۱۱	۱۲	۱۳			
۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲	۱	۱۱	۱۲
۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲	۵	۱۱	۱۲
۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲	۱۵	۱۱	۱۲
۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲	۲۰	۱۱	۱۲
۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲	۲۵	۱۱	۱۲

زاویه سمت قبله از شمال حقیقی ۲۸ ر ۹۸ مقناطیسی ۳۱ ر ۹۹									
طول ۶۲			عرض ۲۶ ر ۱			مسند			
جنوری			فردری			مآریج			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱	۱۲	۲۶	۱۲	۲۱	۲۱	۱۲	۲۲	۲۶	۱
۵	۲۸	۲۸	۲۲	۲۲	۲۲	۲۵	۲۵	۳۳	۵
۱۰	۳۱	۳۱	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۱۴	۱۰
۱۵	۳۳	۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۵	۲۵	۰	۱۵
۲۰	۳۶	۳۶	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۲	۲۰
۲۵	۳۸	۳۸	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۵
اپریل			مئی			جون			روز
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۱	۱۲	۲۳	۱۲	۲۲	۲۲	۱۲	۲۴	۲۴	۱
۵	۲۳	۵۰	۲۳	۵۱	۵۱	۲۴	۱۲	۲۴	۵
۱۰	۲۲	۳۳	۲۳	۳	۳	۲۴	۱۲	۲۴	۱۰
۱۵	۲۲	۱۴	۲۳	۱۴	۱۴	۲۴	۱۲	۲۴	۱۵
۲۰	۲۲	۱	۲۲	۳۱	۳۱	۲۴	۱۲	۲۴	۲۰
۲۵	۲۲	۳۵	۲۲	۲۳	۲۳	۲۴	۱۲	۲۴	۲۵
جولائی			اگست			سپتمبر			روز
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۱	۱۲	۵۲	۱۲	۵۳	۵۳	۱۲	۲۱	۲۱	۱
۵	۵۲	۳	۵۲	۵	۵	۱۲	۲۱	۲۱	۵
۱۰	۵۲	۱۳	۵۲	۵۰	۵۰	۱۲	۲۱	۲۱	۱۰
۱۵	۵۵	۲۲	۵۲	۳۲	۳۲	۱۲	۲۱	۲۱	۱۵
۲۰	۵۲	۳۵	۵۲	۱۸	۱۸	۱۲	۲۱	۲۱	۲۰
۲۵	۵۲	۳۸	۵۲	۲	۲	۱۲	۲۱	۲۱	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			روز
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۱	۱۲	۲۵	۱۲	۱۳	۱۳	۱۲	۱۳	۱۳	۱
۵	۲۲	۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۳	۱۳	۵
۱۰	۲۰	۱۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۰
۱۵	۱۸	۱۸	۱۱	۱۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵
۲۰	۱۶	۱۶	۱۱	۱۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۲۰
۲۵	۱۴	۱۴	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۳	۱۳	۲۵

میرپور										عرض	طول
زاویہ سمت قبلہ از شمال										۳۳۲	۴۳۸
حقیقی ۱۰۲۹ ۱۰۲۹ مقناطیسی ۱۰۴۲											
جنوری			فروری			مارچ			نمبر		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام			
۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱
۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱
۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱
۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱
۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱
۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱
۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱
اپریل			مئی			جون					
۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱
۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱
۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱
۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱
۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱
۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱
۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱
۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱
۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱
۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱
۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱
۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱	۵	۱۱	۱۱
۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۱۱	۱۱
۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱	۱۵	۱۱	۱۱
۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱
۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱	۲۵	۱۱	۱۱

میرپور خاص									
نارویہ سمت قبلہ از شمال					عرض				
حقیقی ۹۲۲۸ مقناطیسی ۹۲۱۸					۲۵۱۵				
جنوری			فروری			مارچ			نمبر
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۸	۱۲	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱۸	۱۲	۱۲	۱
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۵
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۱۰
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۵
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۰
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۵
اپریل			مئی			جون			
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۱
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۵
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۰
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۱۵
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۰
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۵
جولائی			اگست			ستمبر			
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۱
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۵
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۱۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۱۵
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۰
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۹	۱۲	۱۲	۹	۱۲	۱۲	۹	۱۲	۱۲	۱
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۵
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۰
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۵
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۲۰
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۲۵

میانوالی									
زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۳۸ ر ۱۰۵ مقناطیسی آر ۱۰۵					عرض ۳۲° ۹'		طول ۷۱° ۹'		
جنوری			فروری			مارچ			روز
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	
۱۱	۲۹	۳۱	۱۱	۲۳	۲۵	۱۱	۲۹	۳۱	۱
۱۰	۲۹	۳۱	۱۰	۲۲	۲۵	۱۰	۵۱	۲۱	۵
۱۵	۳۳	۳۳	۱۵	۲۴	۲۵	۱۵	۵۱	۲۱	۱۰
۲۰	۳۷	۳۷	۲۰	۲۸	۵۵	۲۰	۵۰	۲۳	۱۵
۲۵	۳۹	۳۹	۲۵	۲۹	۲۲	۲۵	۵۱	۳۱	۲۰
اپریل			مئی			جون			۲۵
۱۱	۵۱	۱۳	۱۱	۵۳	۲	۱۱	۵۵	۱۲	۱
۱۰	۵۲	۳	۱۰	۵۲	۲	۱۰	۵۹	۱	۵
۱۵	۵۲	۳	۱۵	۵۲	۲۰	۱۵	۳	۲	۱۰
۲۰	۵۲	۲۷	۲۰	۵۴	۲۶	۲۰	۹	۵	۱۵
۲۵	۵۳	۱۵	۲۵	۵۹	۲۰	۲۵	۱۱	۷	۲۰
جولائی			اگست			ستمبر			۲۵
۱۲	۸	۲	۱۲	۵	۲	۱۲	۵۰	۳	۱
۱۱	۷	۱۳	۱۱	۲	۵۹	۱۱	۲۸	۵۶	۵
۱۰	۸	۱۹	۱۰	۲	۸	۱۰	۲۲	۵	۱۰
۱۵	۵۸	۲۵	۱۵	۱۱	۱۶	۱۵	۲۱	۱۲	۱۵
۲۰	۵۱	۳۲	۲۰	۵۷	۲۶	۲۰	۳۷	۲۳	۲۰
۲۵	۴۳	۲۰	۲۵	۵۲	۳۶	۲۵	۳۵	۳۳	۲۵
اکتوبر			نومبر			دسمبر			
۱۱	۳۱	۲۲	۱۱	۱۵	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲	۱
۱۰	۲۷	۵۲	۱۰	۱۲	۱۲	۱۰	۱۵	۱۲	۵
۱۵	۲۵	۲	۱۵	۱۳	۱۳	۱۵	۱۷	۱۲	۱۰
۲۰	۲۲	۱۱	۲۰	۱۳	۱۳	۲۰	۲۱	۱۲	۱۵
۲۵	۲۰	۲۲	۲۵	۱۳	۱۳	۲۵	۲۳	۱۲	۲۰
	۱۷	۱۷		۱۳	۱۳		۲۳	۱۲	۲۵

طول ۶۸ ر ۲۸			عرض ۲۶ ر ۲۰			نواب شاہ			زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۵ ر ۵۴ مقناطیسی ۹ ر ۴۲		
جنوری			فروری			مارچ					
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام			
۱۲	۱۵	۱۲	۱۲	۲۴	۱۲	۱۲	۲۸	۱۲			
۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۲۸	۱۲	۱۲	۲۹	۱۲			
۱۲	۱۹	۱۲	۱۲	۲۸	۱۲	۱۲	۲۴	۱۲			
۱۲	۲۱	۱۲	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۲۴	۱۱			
۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۲۵	۵۳			
۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۲۵	۳۴			
اپریل			مئی			جون					
۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۳	۲			
۱۲	۲۳	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۳	۱			
۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۲	۵۲			
۱۲	۲۱	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۵	۲۸			
۱۲	۲۱	۱۲	۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۴	۲۴			
۱۲	۲۰	۱۲	۱۲	۲۲	۱۲	۱۲	۲۸	۲۹			
جولائی			اگست			ستمبر					
۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۳۰	۱۲	۱۲	۲۱	۲			
۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۱۹	۵۱			
۱۲	۳۰	۱۲	۱۲	۲۸	۱۲	۱۲	۱۴	۲			
۱۲	۳۱	۱۲	۱۲	۲۹	۱۲	۱۲	۱۲	۱۸			
۱۲	۳۱	۱۲	۱۲	۲۵	۱۲	۱۲	۱۲	۳۱			
۱۲	۳۰	۱۲	۱۲	۲۳	۱۲	۱۲	۱۰	۲۶			
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱۲	۸	۱۲	۱۲	۵۸	۱۱	۱۲	۱	۱۲			
۱۲	۵	۱۲	۱۲	۵۸	۱۱	۱۲	۳	۱۲			
۱۲	۲	۱۲	۱۲	۵۶	۱۱	۱۲	۵	۱۲			
۱۲	۲	۱۲	۱۲	۵۸	۱۱	۱۲	۴	۱۲			
۱۲	۰	۱۲	۱۲	۵۹	۱۱	۱۲	۹	۱۲			
۱۲	۵۹	۱۱	۱۲	۵۹	۱۱	۱۲	۱۱	۱۲			

نوشکی											
زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ارسوا مقناطیسی ۱۰۳۸						عرض ۲۹°۵۰'		طول ۶۶°			
جنوری			فروری			مارچ					
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۱	۵۳	۱۱	۱۰	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۵۶		۱۱			۱۴			۱۴		
۱۰	۵۸		۱۲			۱۴			۱۴		
۱۵	۱	۱۲	۱۳			۱۴			۱۴		
۲۰	۲		۱۵	۶	۲۳	۱۴			۱۴		
۲۵	۶		۱۵		۸	۱۴			۱۴		
اپریل			مئی			جون					
۱	۱۸	۱۲	۱۹	۱۲	۱۹	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۱۸		۲۰			۲۰			۲۰		
۱۰	۱۴		۲۱		۲۸	۲۵			۲۸		
۱۵	۱۸	۳	۲۲	۴	۲۸	۲۹			۳۰		
۲۰	۱۸	۱۰	۲۳	۱۲	۲۸	۵۱			۳۱		
۲۵	۱۹	۲۲	۲۳	۲۵	۲۰	۵۳			۳۳		
جولائی			اگست			ستمبر					
۱	۵۱	۱۲	۵	۱۲	۳۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۳۳		۵۴		۳۰				۱۲		
۱۰	۳۳		۲۵		۲۸				۱۱		
۱۵	۳۴		۳۳		۲۵				۴		
۲۰	۳۳		۱۹		۳۶				۲		
۲۵	۳۲		۲۱		۲۴				۱		
اکتوبر			نومبر			دسمبر					
۱	۵۴	۱۱	۶	۱۱	۲۲	۱۱	۱۱	۱۱	۲۰	۱۱	۱۱
۵	۵۲		۱۲		۲۱				۲۲		
۱۰	۵۱		۲۶		۲۰				۲۳		
۱۵	۴۹		۳۴		۳۹				۲۵		
۲۰	۴۶		۳۹		۳۹				۲۸		
۲۵	۴۳				۳۹				۵۰		

زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۴۳۹ ۱۰۴۳۹ نوکندی											
عرض			طول			عرض			طول		
۲۸۶۸			۶۲۳۸			۲۸۶۸			۶۲۳۸		
جنوری			فروری			مارچ			اپریل		
صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام	صبح	عمود	شام
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۳	۳	۱۹	۱۹	۱۹	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۰	۵	۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۵	۸	۸	۲۲	۲۲	۲۲	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۰	۱۱	۱۱	۲۲	۲۲	۲۱	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۱۳	۱۳	۲۲	۲۲	۲۱	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
اپریل			مئی			جون			جولائی		
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۲۹	۲۹	۲۲	۲۲	۲۲	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۰	۲۹	۲۹	۵۲	۵۲	۵۲	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۵	۲۹	۲۹	۲	۲	۲	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۰	۳۰	۳۰	۱۳	۱۳	۱۳	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۳۱	۳۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
جولائی			اگست			ستمبر			اکتوبر		
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۲۴	۲۴	۵۵	۵۵	۵۵	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۰	۲۴	۲۴	۲۳	۲۳	۲۳	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۵	۳۵	۳۵	۳۱	۳۱	۳۱	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۰	۲۴	۲۴	۳۵	۳۵	۳۵	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۱۸	۱۸	۳۲	۳۲	۳۲	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
اکتوبر			نومبر			دسمبر			جنوری		
۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۵	۳	۳	۲۹	۲۹	۲۹	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۰	۱	۱	۲۸	۲۸	۲۸	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۵	۱۱	۱۱	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۰	۵۵	۵۵	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۵۳	۵۳	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴

گراف سمت قبلہ

آئندہ ۵ صفحات میں دئے گئے گراف سے دنیا کے ہر مقام کی سمت قبلہ بسولت معلوم ہو سکتی ہے۔ ہم تا ۸۰ مش اور ہم تا ۸۰ مغ میں زاویہ سمت قبلہ شمال سے بطرف مغرب ہوگا اور ہم تا ۸۰ مغ اور ہم تا ۸۰ مش میں شمال سے بطرف مشرق شمال نقشہ ۲۶ اور ۲۹ میں ملاحظہ ہو۔

$$\text{جب بُعد کہ} = \frac{\text{جمع عرض کہ جب فرق طول، مس تمام عرض البلد}}{۲} = \frac{\text{مس تمام عرض کہ جب فرق طول + زاویہ سمت قبلہ}}{۲} = \frac{\text{اخر فرق طول} - \text{زاویہ سمت قبلہ}}{۲}$$

عرض البلد	عرض البلد	عرض البلد	عرض البلد	طول البلد
(۱)	(۱۰)	(۱۹)	(۱۲۰ تا ۱۶۰ مغرب	
(۲)	(۱۱)	(۲۰)	(۱۰۰ تا ۱۲۰	مغرب
(۳)	(۱۲)	(۲۱)	(۸۰ تا ۱۰۰	مغرب
(۴)	(۱۳)	(۲۲)	(۶۰ تا ۸۰	مغرب
(۵)	(۱۴)	(۲۳)	(۴۰ تا ۶۰	مغرب
(۶)	(۱۵)	(۲۴)	(۲۰ تا ۴۰	مغرب
(۷)	(۱۶)	(۲۵)	(۰ تا ۲۰	مغرب
(۸)	(۱۷)	(۲۶)	(۰ تا ۲۰	مغرب
(۹)	(۱۸)	(۲۷)	(۰ تا ۲۰	مغرب
(۲۸)	(۳۷)	(۴۶)	(۱۰۰ تا ۱۲۰	مغرب
(۲۹)	(۳۸)	(۴۷)	(۸۰ تا ۱۰۰	مغرب
(۳۰)	(۳۹)	(۴۸)	(۶۰ تا ۸۰	مغرب
(۳۱)	(۴۰)	(۴۹)	(۴۰ تا ۶۰	مغرب
(۳۲)	(۴۱)	(۵۰)	(۲۰ تا ۴۰	مغرب
(۳۳)	(۴۲)	(۵۱)	(۰ تا ۲۰	مغرب
(۳۴)	(۴۳)	(۵۲)	(۰ تا ۲۰	مغرب
(۳۵)	(۴۴)	(۵۳)	(۰ تا ۲۰	مغرب
(۳۶)	(۴۵)	(۵۴)	(۰ تا ۲۰	مغرب



مغ ١٢٠

مغ ١٥٠

مغ ١٦٠

٥
ش

٥
ش

٥
ش

٥
ش

٥
ش

٥
ش

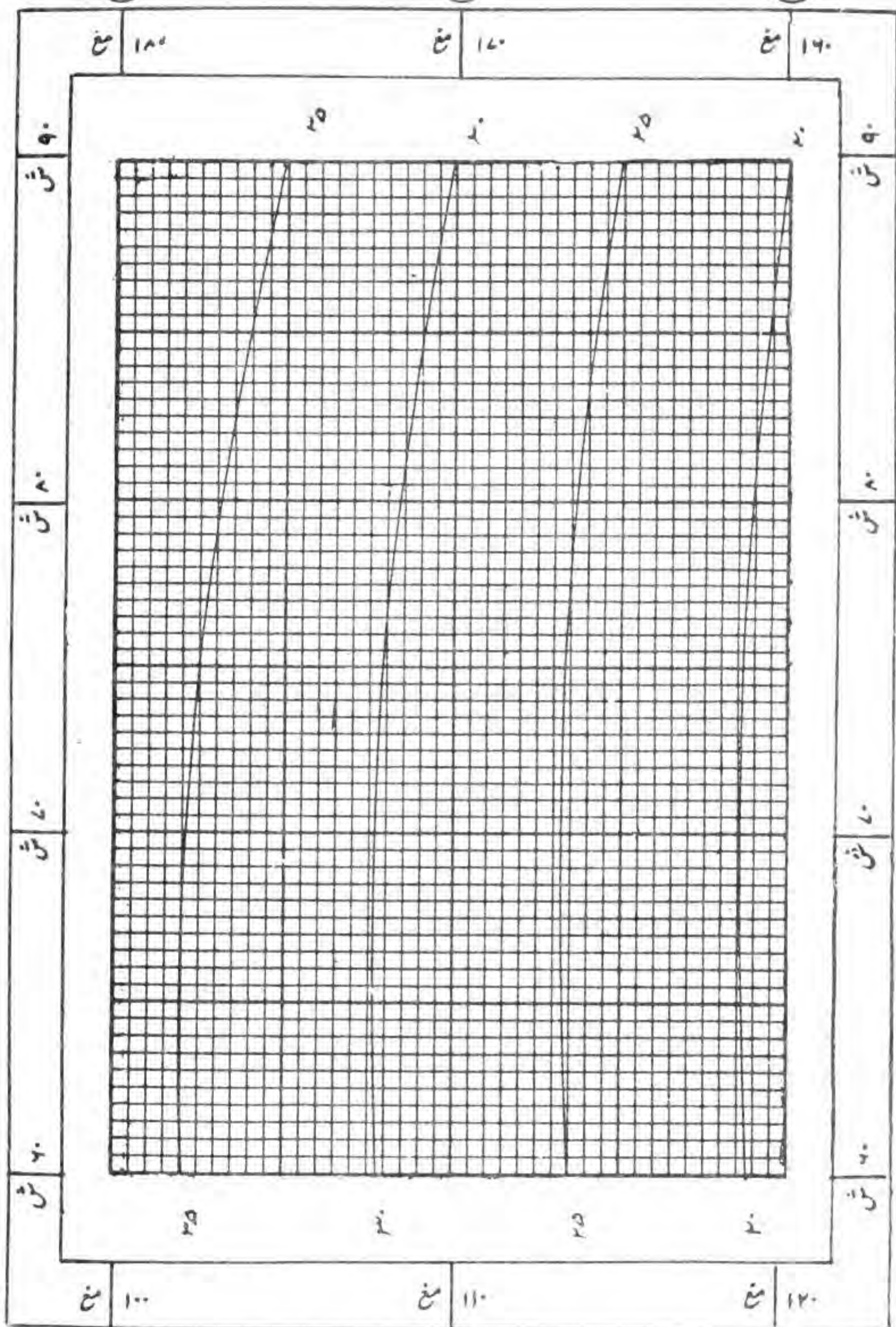
٥
ش

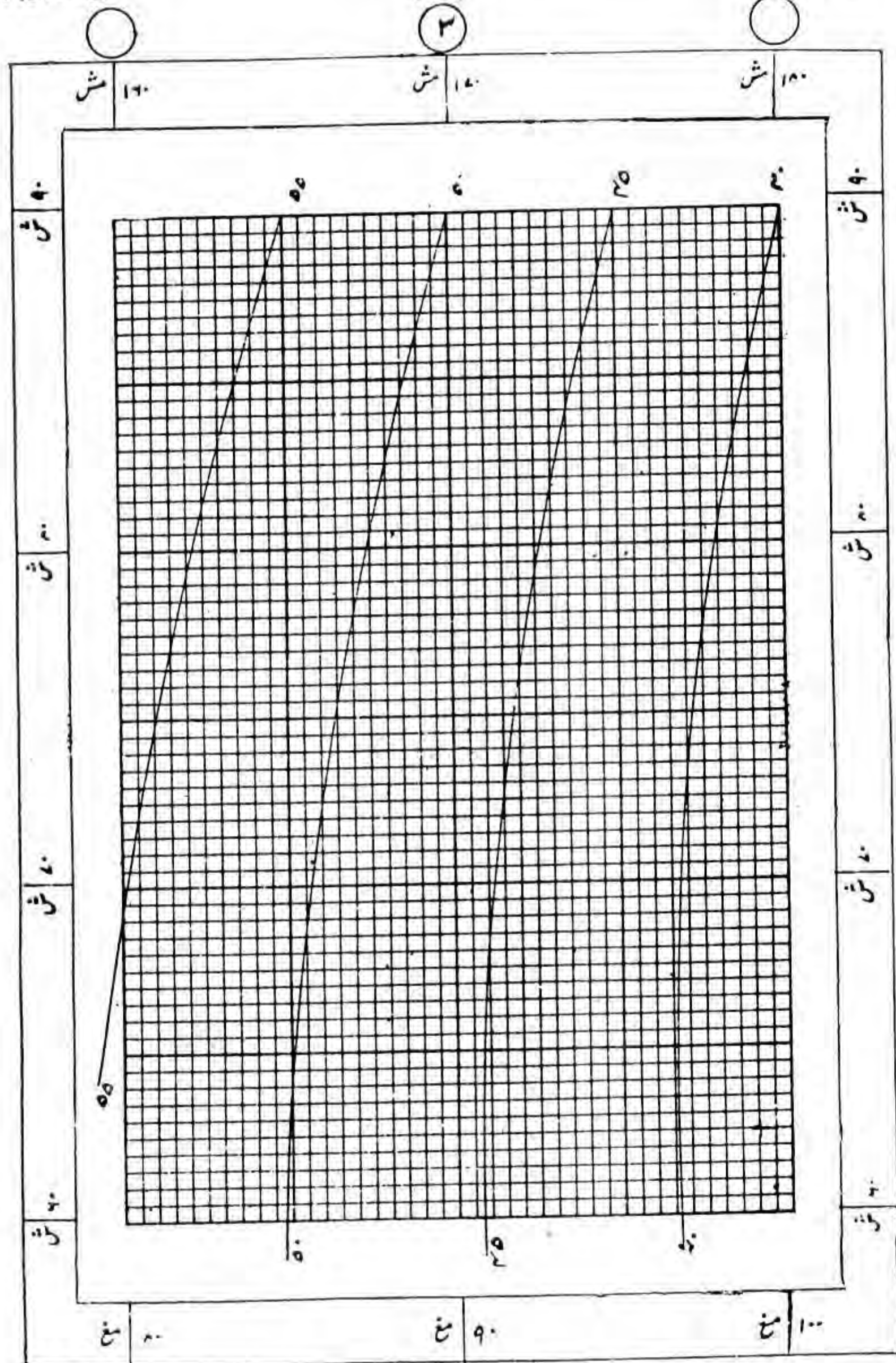
٥
ش

مغ ١٢٠

مغ ١٣٠

مغ ١٢٠







۱۶۰ مش

۱۵۰ مش

۱۴۰ مش

۹۰ ش

۹۰ ش

۹۰ ش

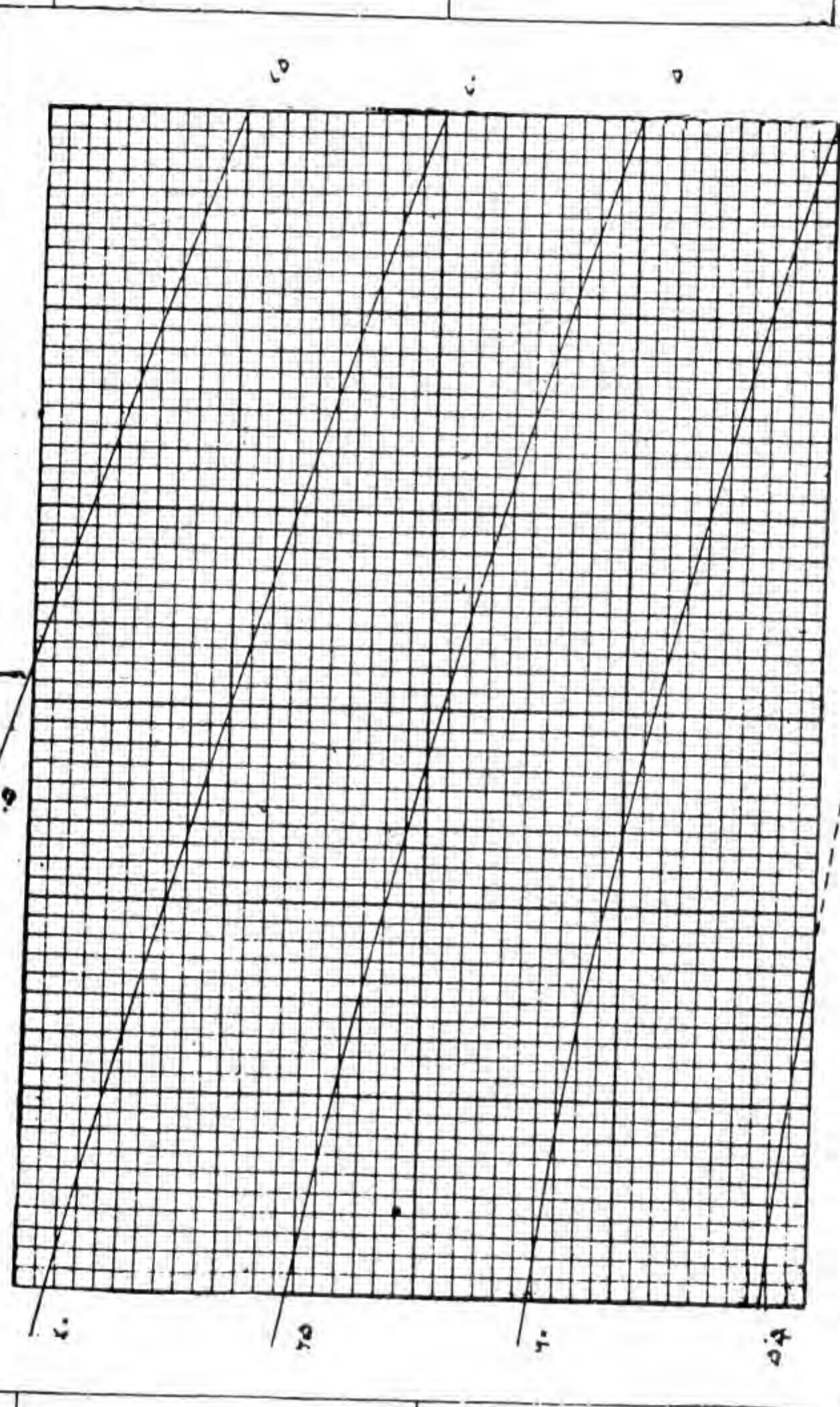
۹۰ ش

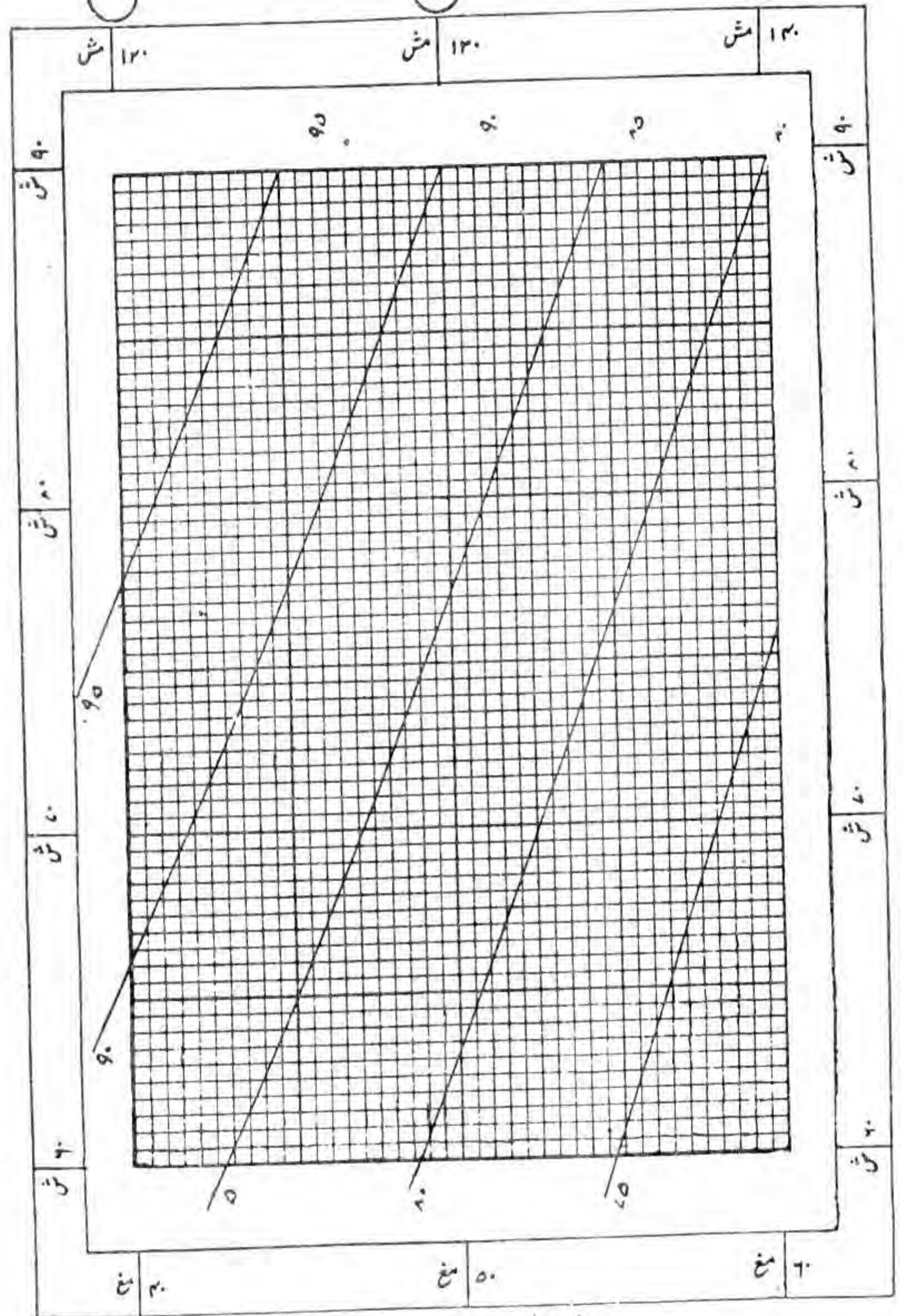
۹۰ ش

۹۰ ش

۹۰ ش

۹۰ ش



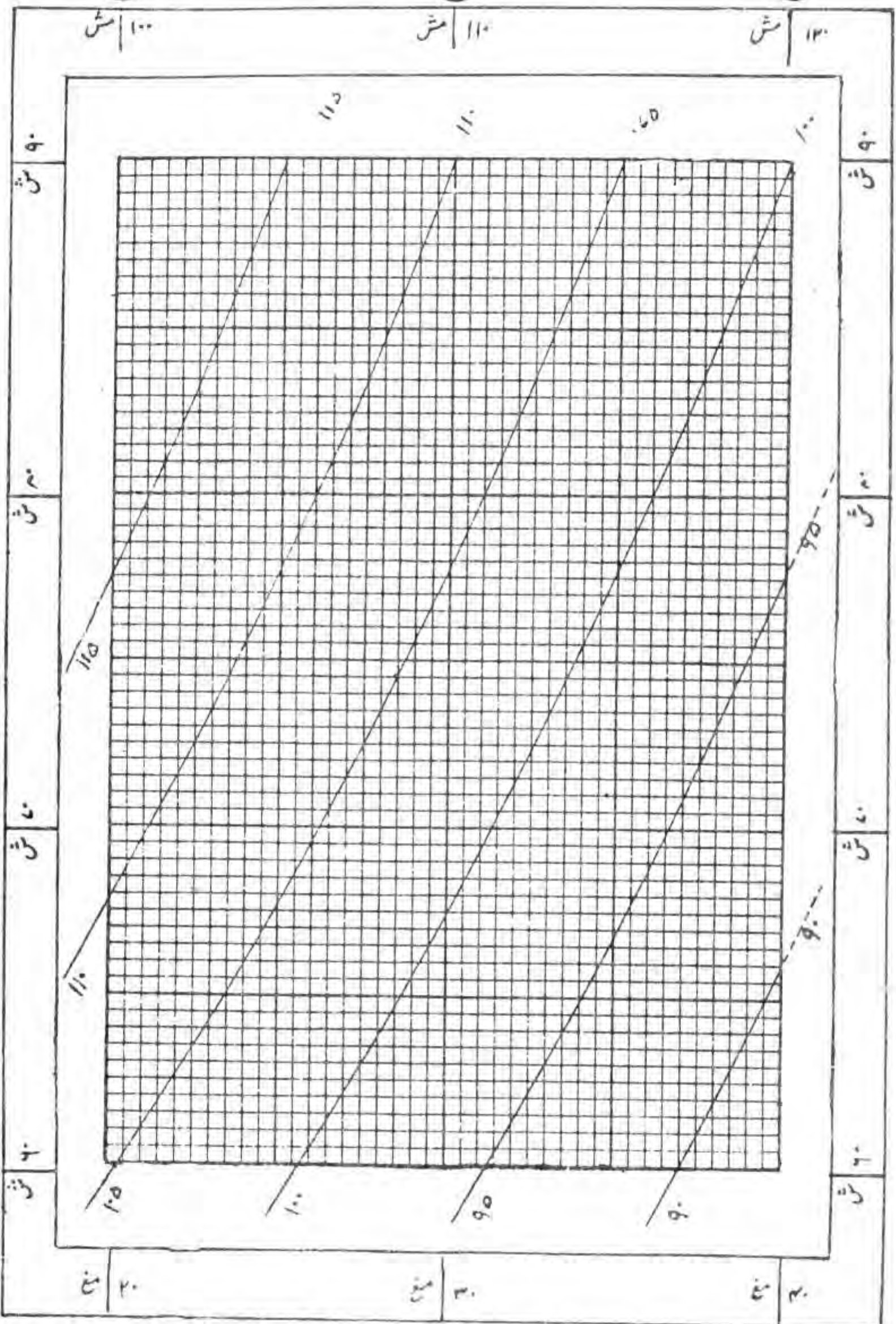


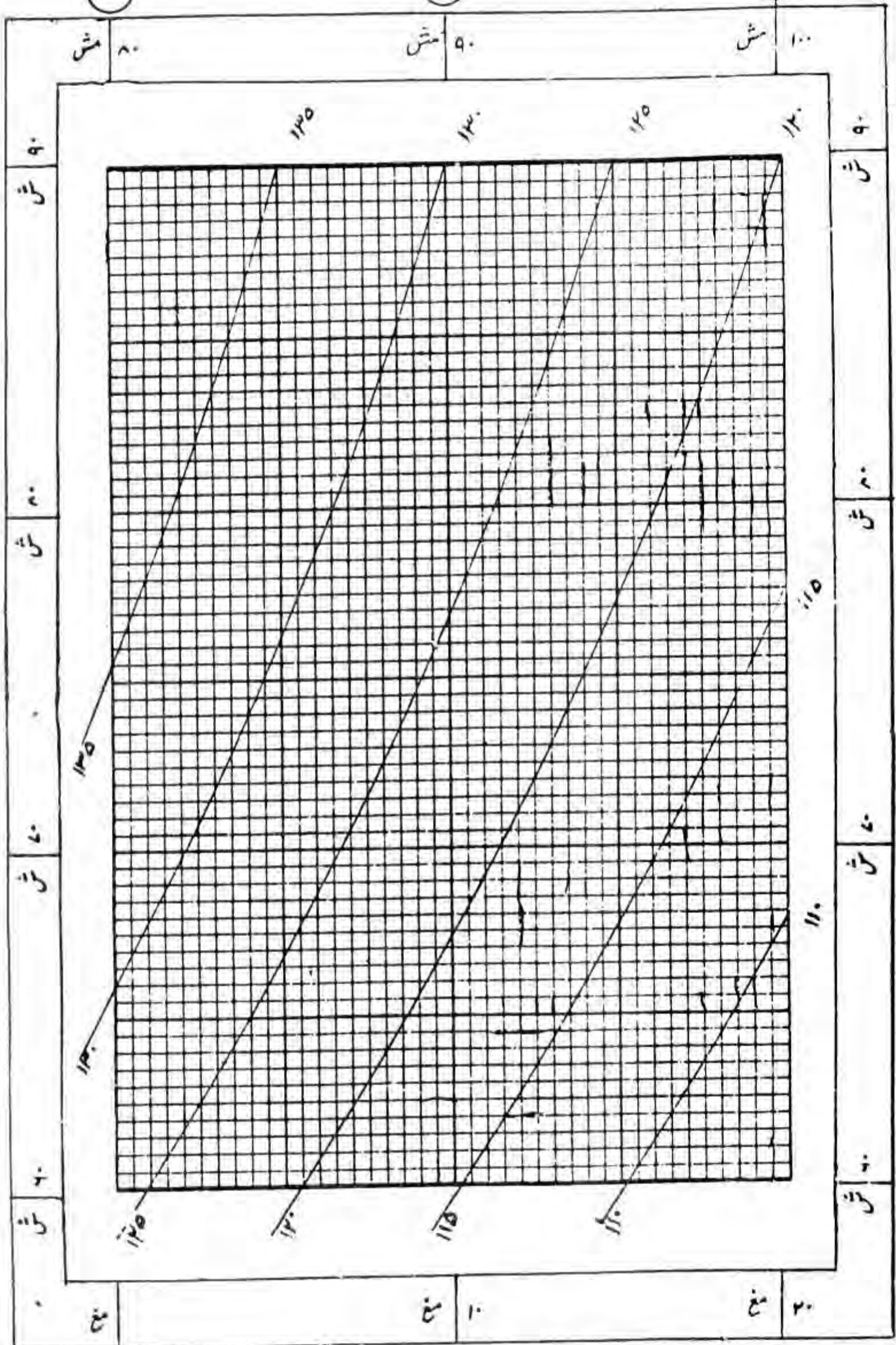


۱۳۰ مش

۱۱۰ مش

۱۰۰ مش







مش ۰۰

مش ۰۰

مش ۰۰

۹۰
ش

۹۰
ش

۹۰
ش

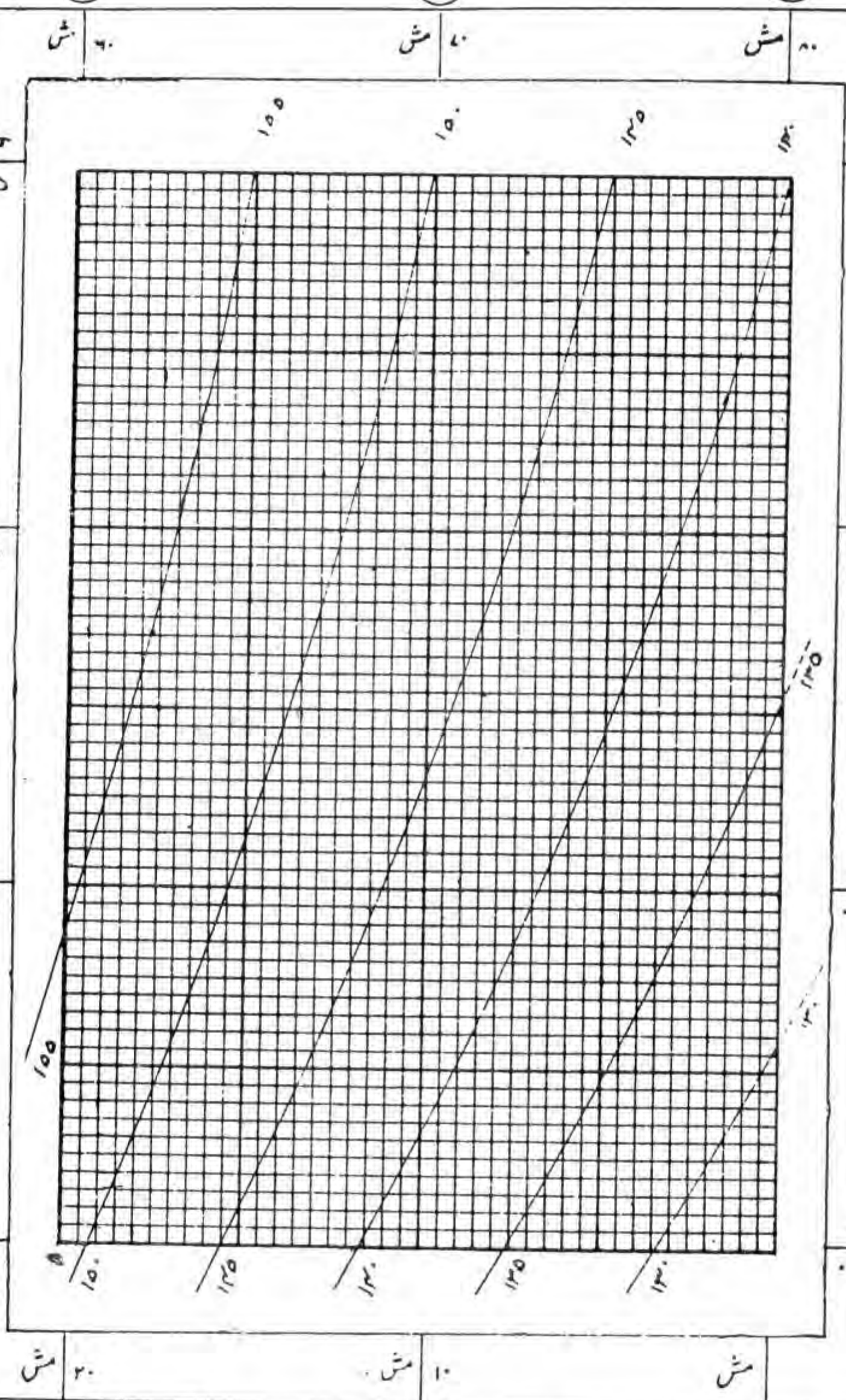
۹۰
ش

۹۰
ش

۹۰
ش

۹۰
ش

۹۰
ش



٢٠ مش

٥٠ مش

١٠٠ مش

٩٠

١٢٠

١٢٥

١٣٠

١٤٥

١٥٠

٩٠

٩٠

٩٠

٩٠

٩٠

٩٠

٩٠

٢٠ مش

٣٠ مش

١٠٠ مش

١٥٥

١٨٠

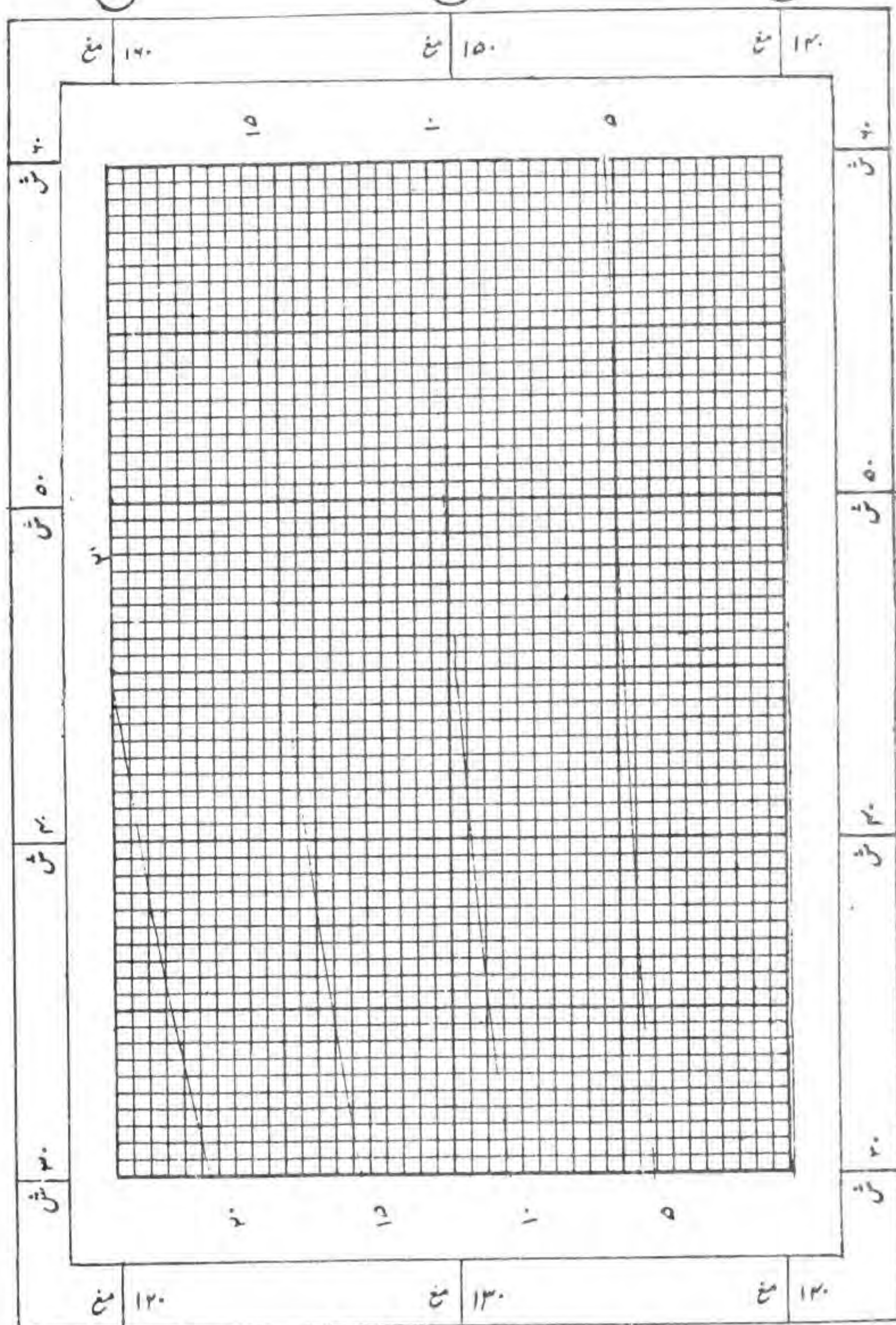
١٤٥

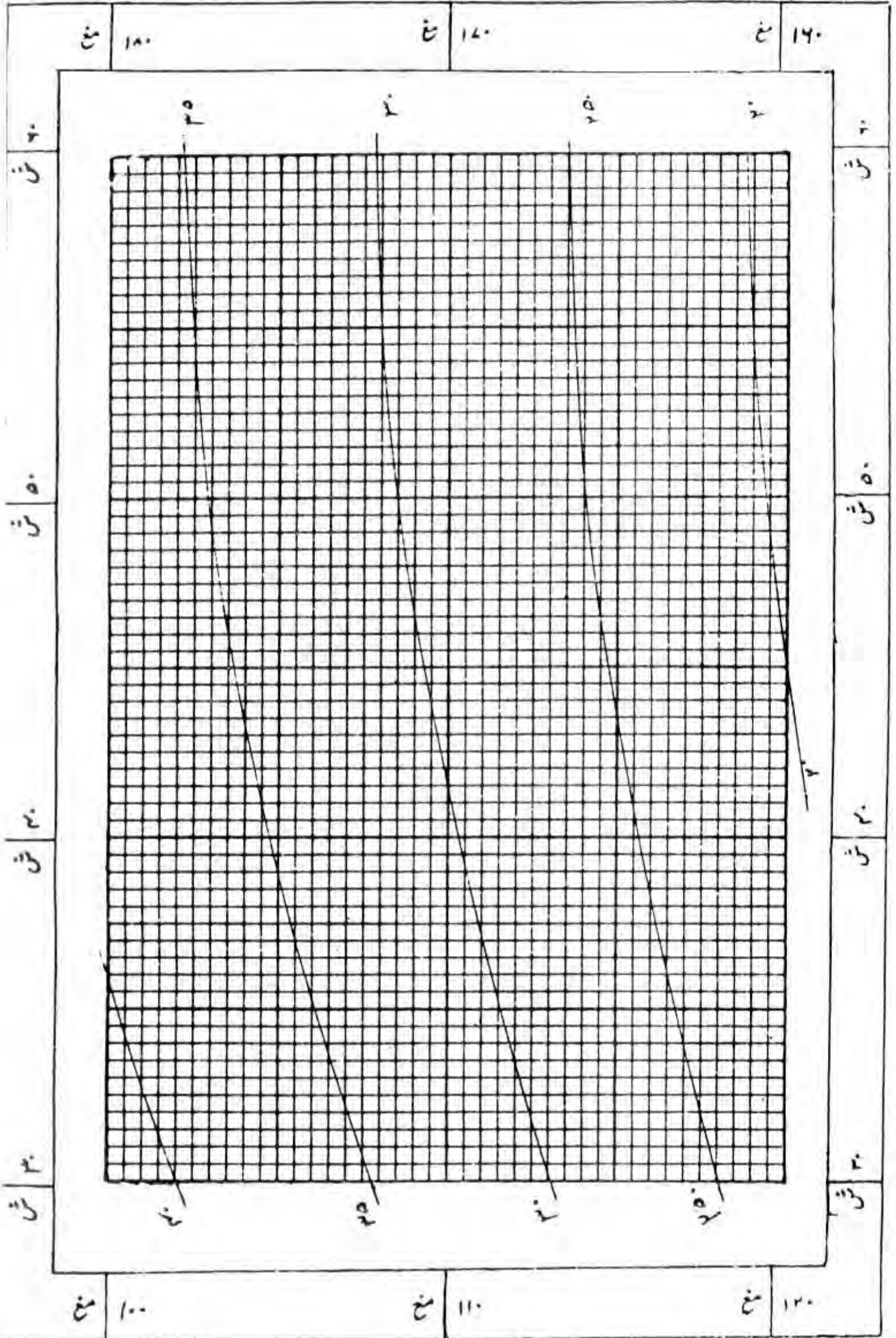
١٤٠

١٢٥

١٢٠

١٥٥

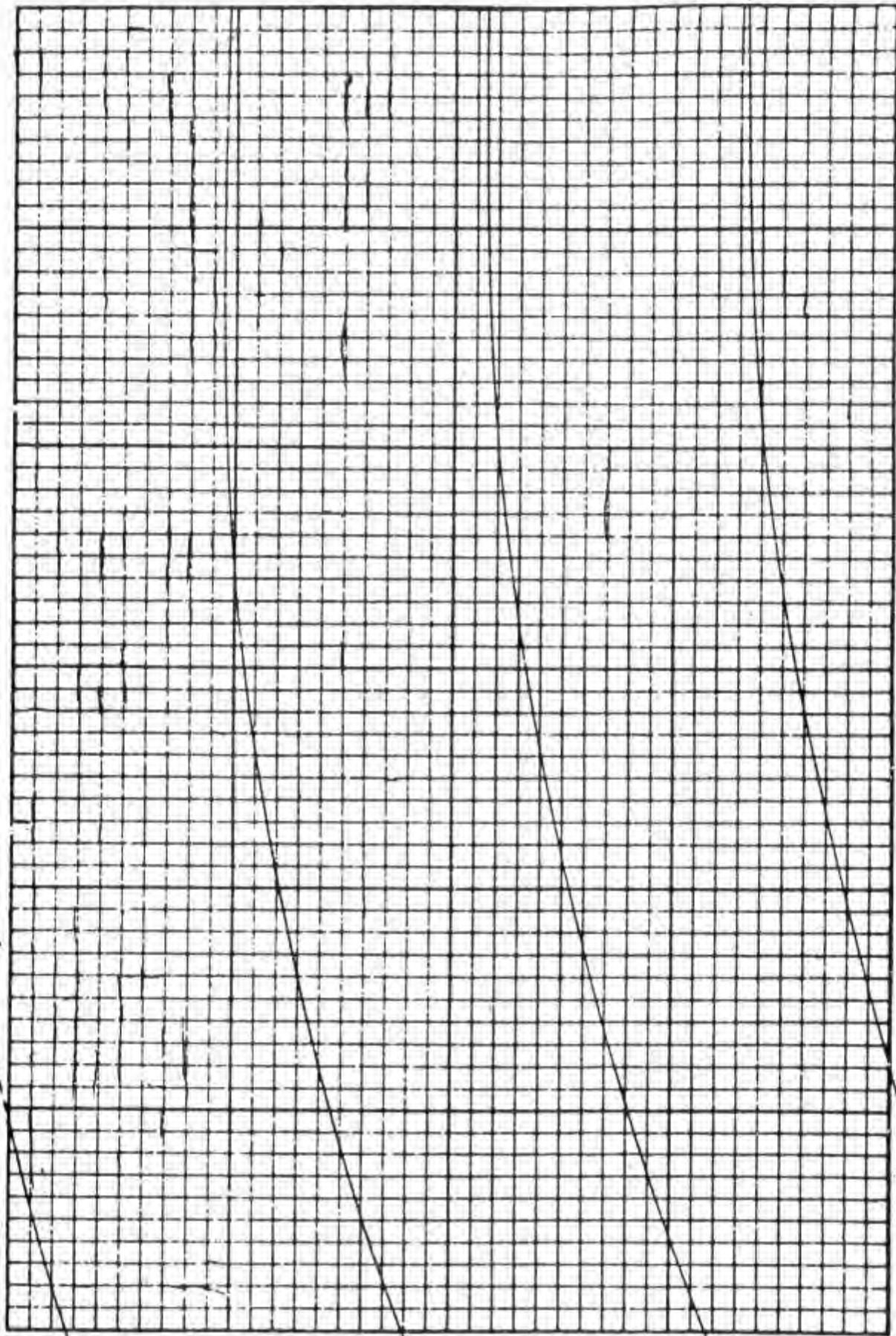




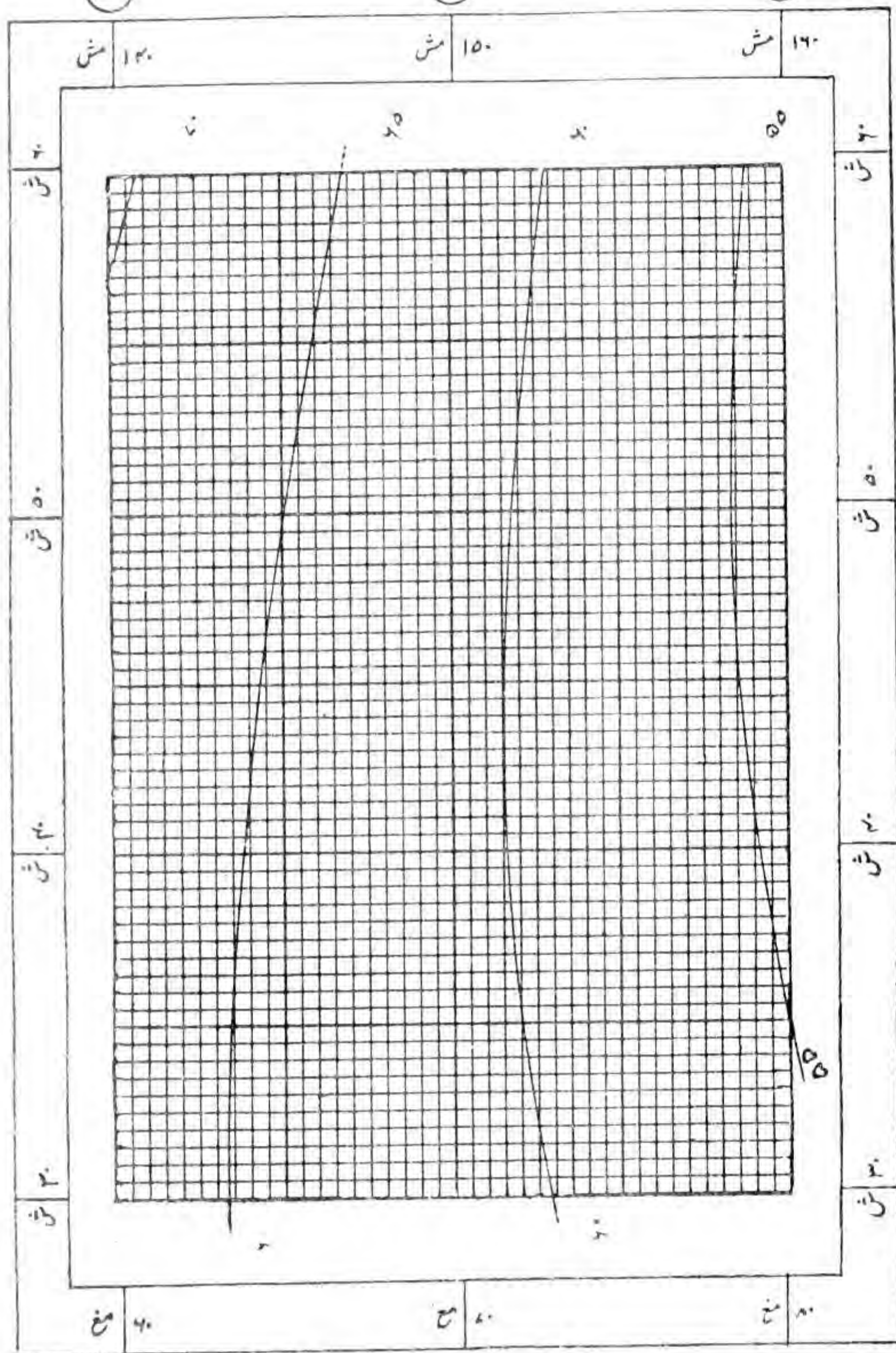
۱۲

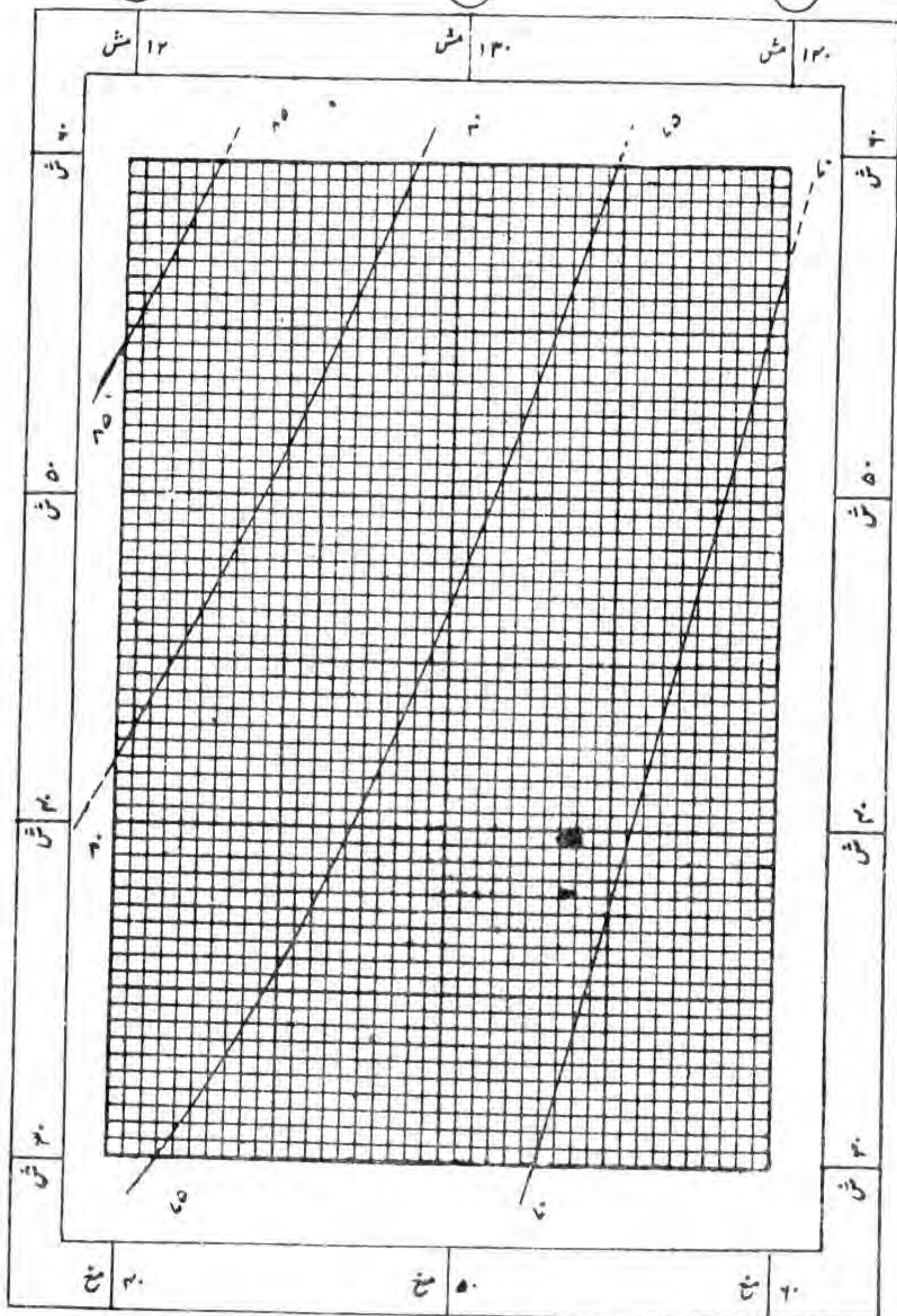
۱۸۰ مش ۱۴۰ مش ۱۶۰ مش

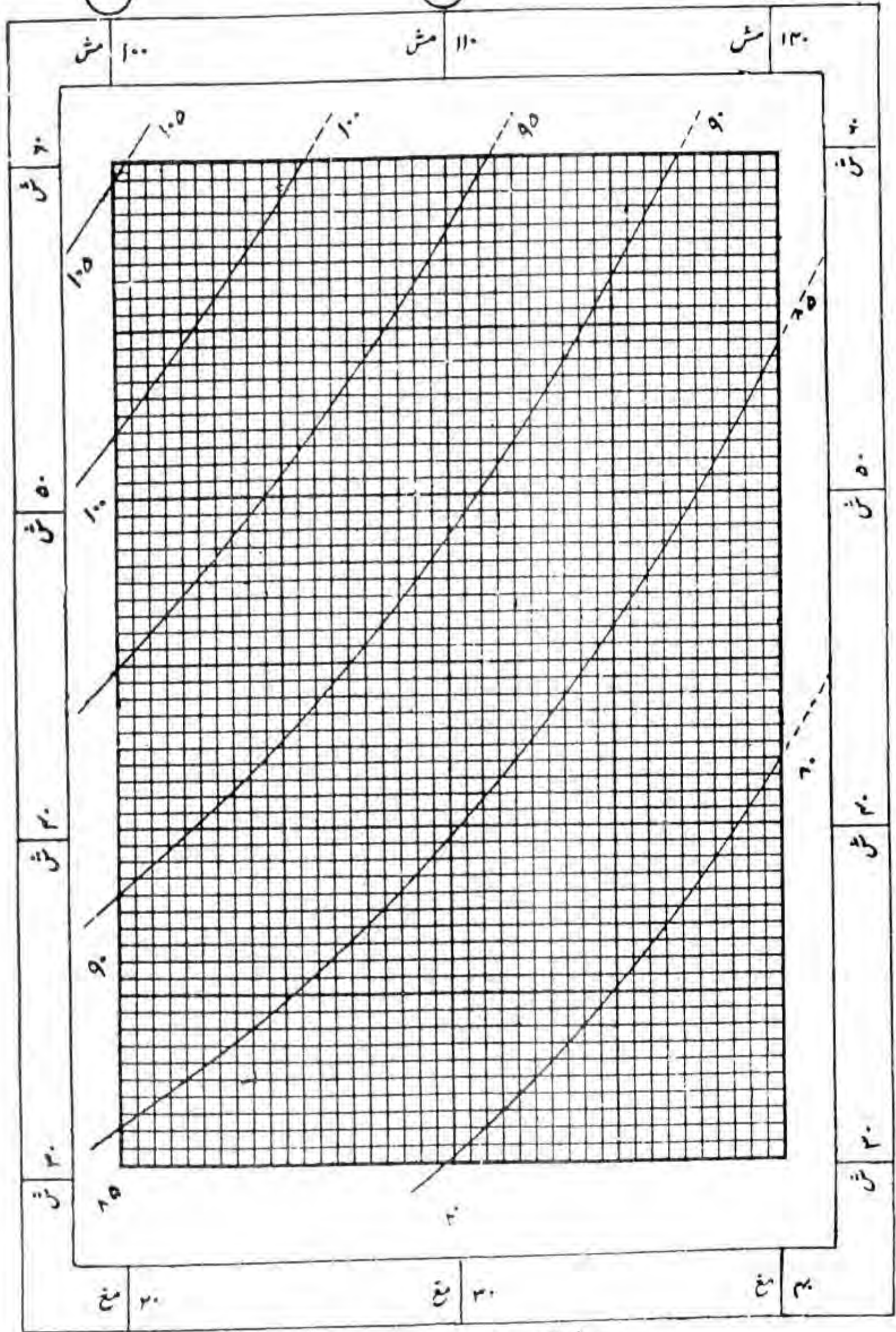
ن ۵ ن ۵ ن ۵

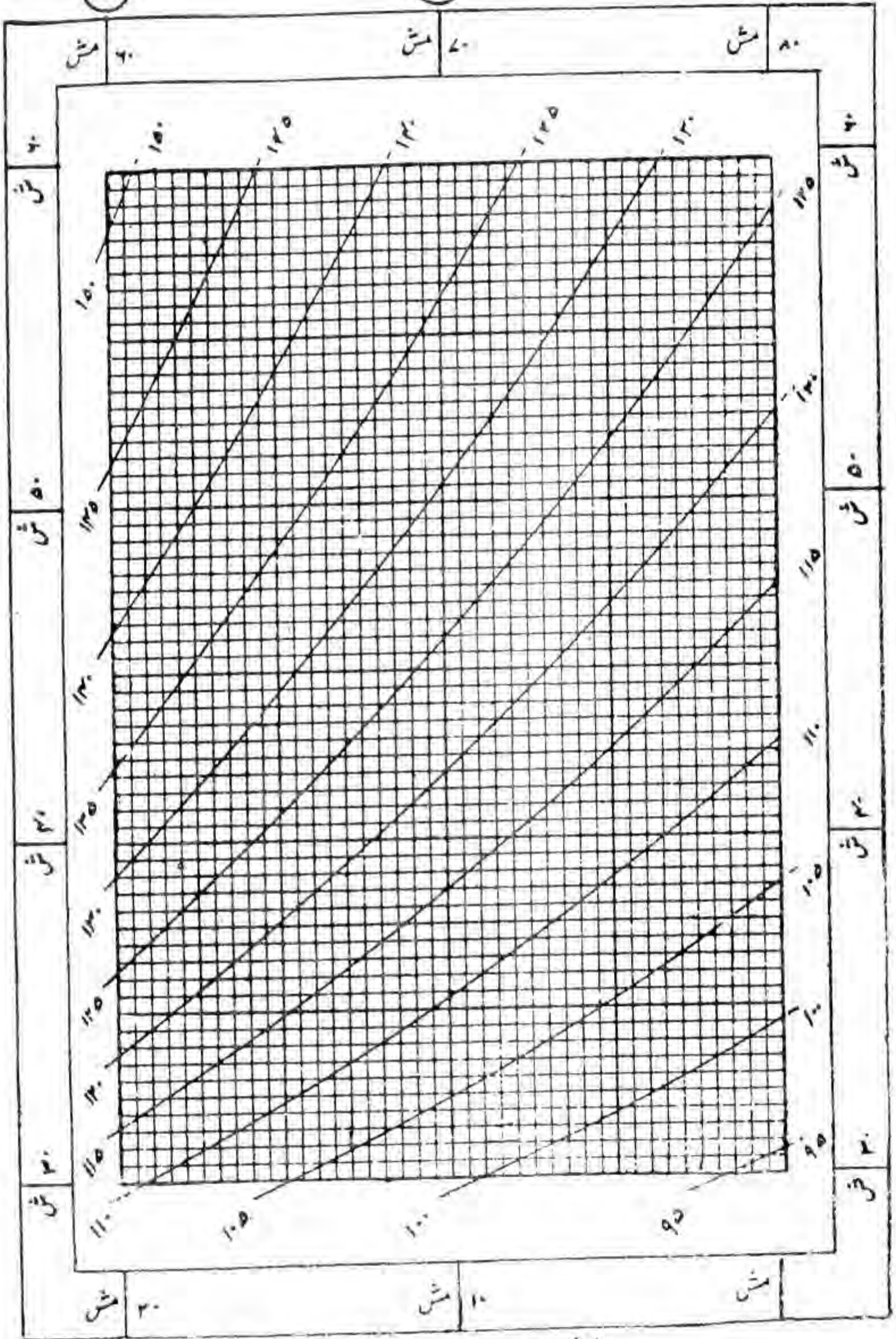


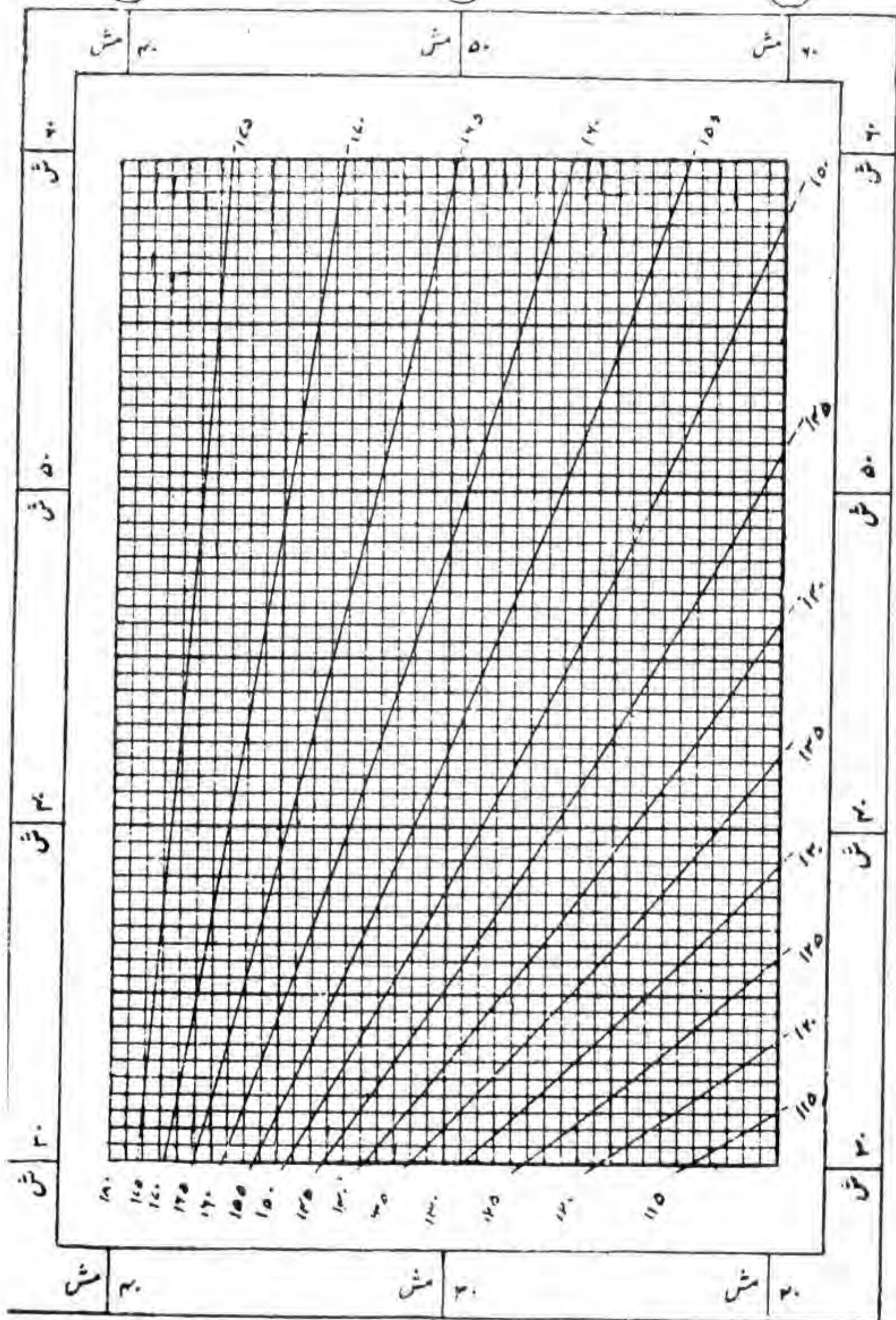
۱۰۰ مغ ۹۰ مغ ۸۰ مغ













١٣٠

١٥٠

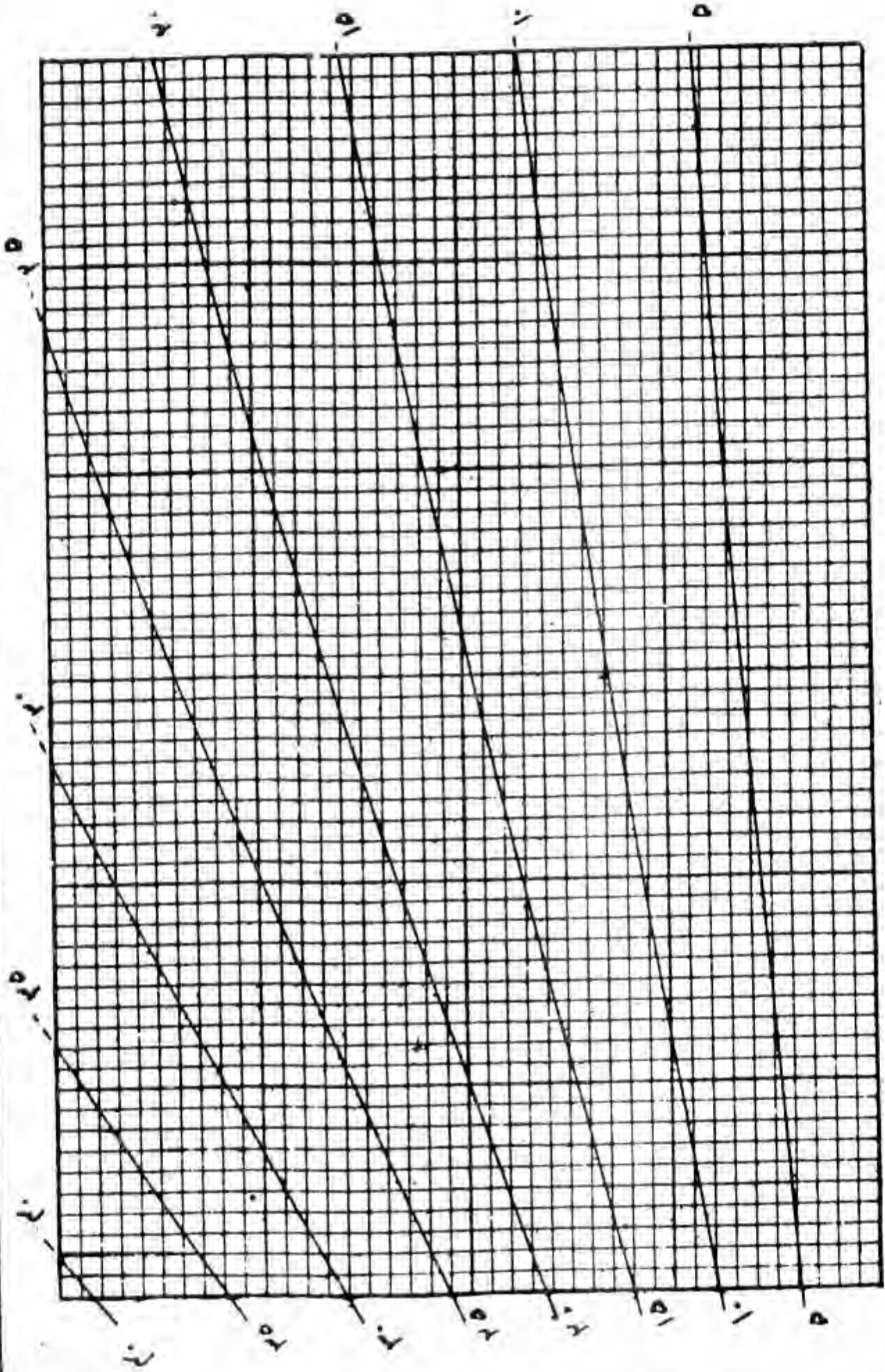
١٩٠

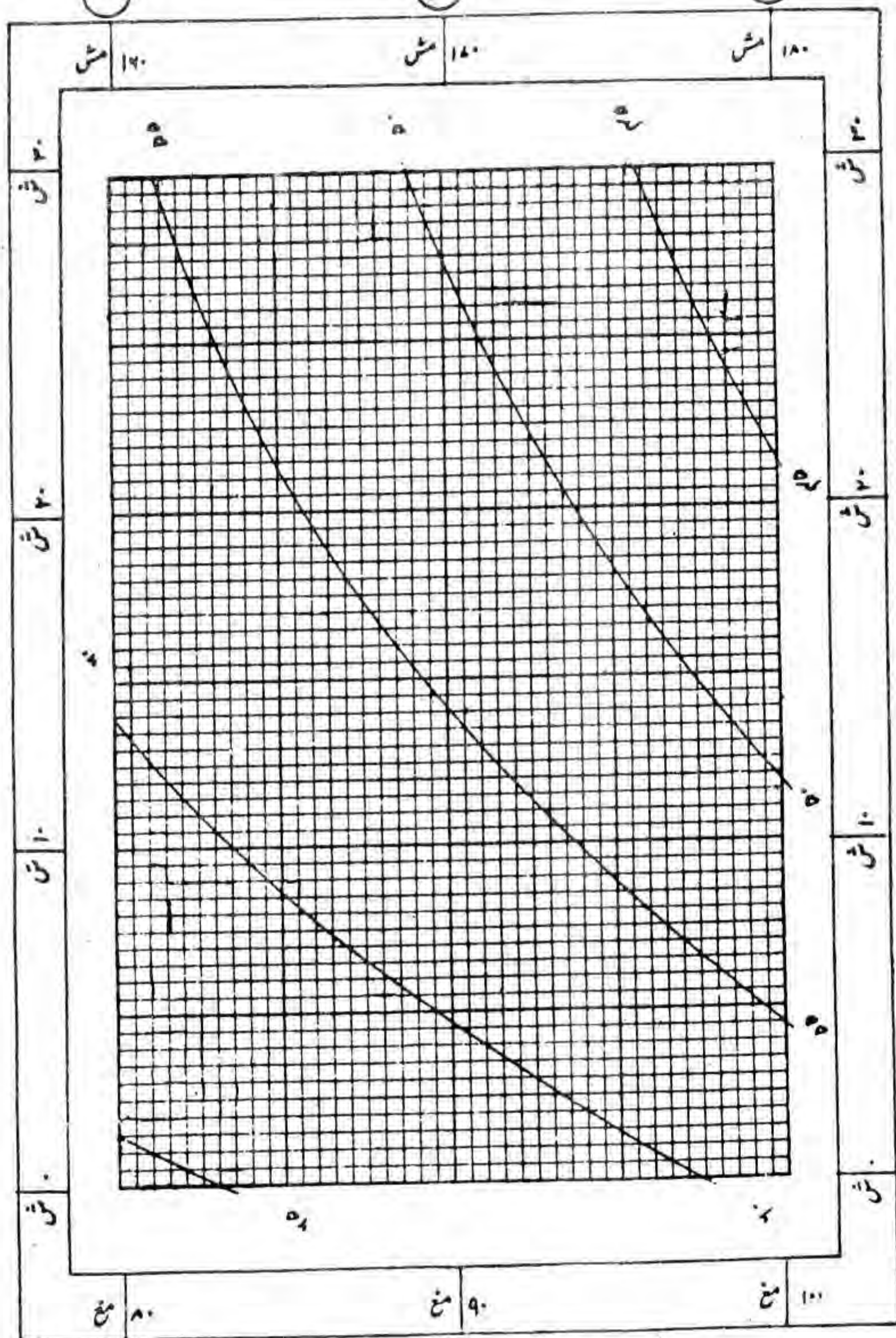
١٣٠

١٣٠

١٣٠

١٣٠







مش ۱۶۰

مش ۱۵۰

مش ۱۴۰

۲
۵۰

۲
۵۰

۲
۵۰

۲
۵۰

۲
۵۰

۲
۵۰

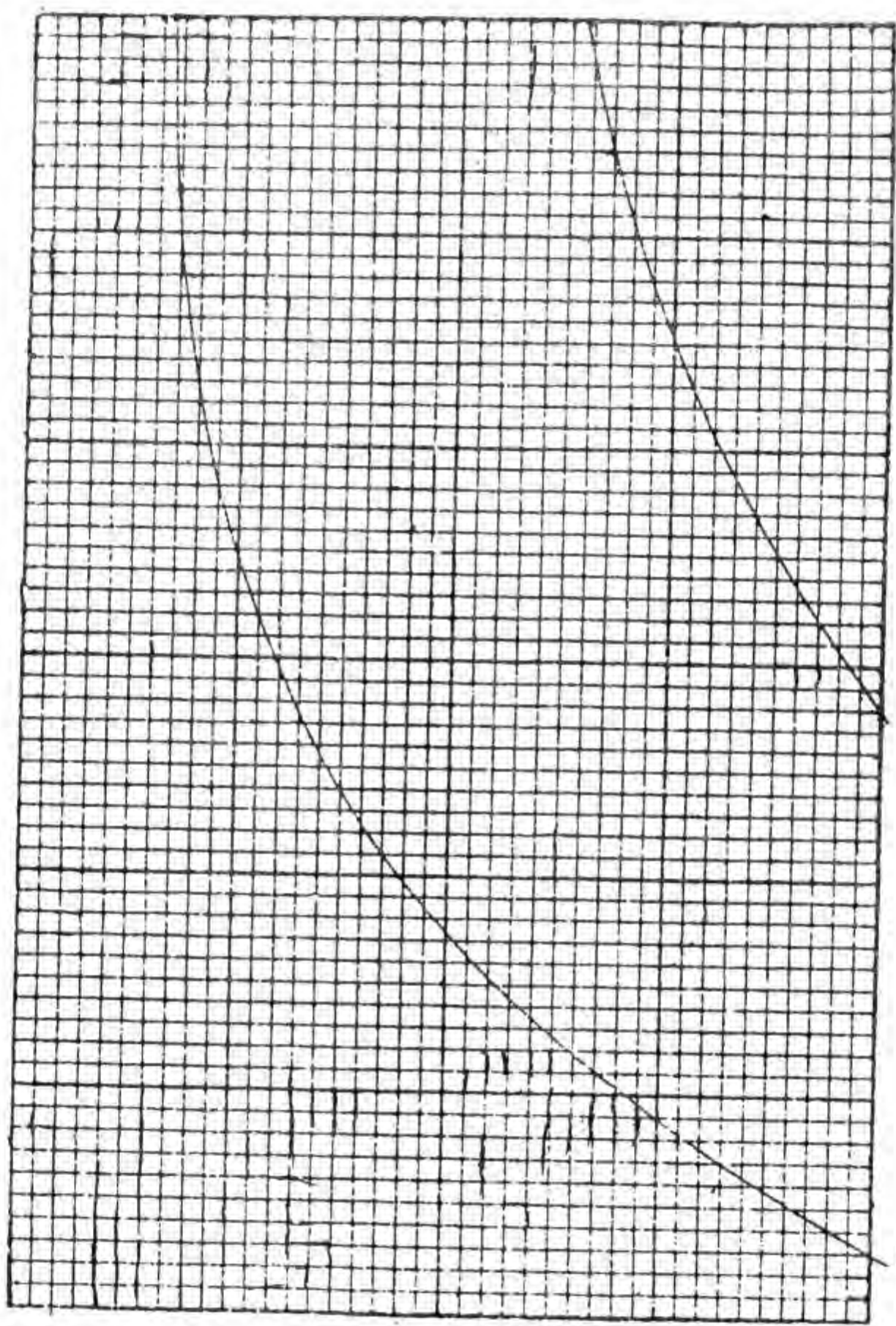
۲
۵۰

۲
۵۰

مغ ۸۰

مغ ۷۰

مغ ۶۰



باب استقبان القبلة



۴۶۳

۲۳

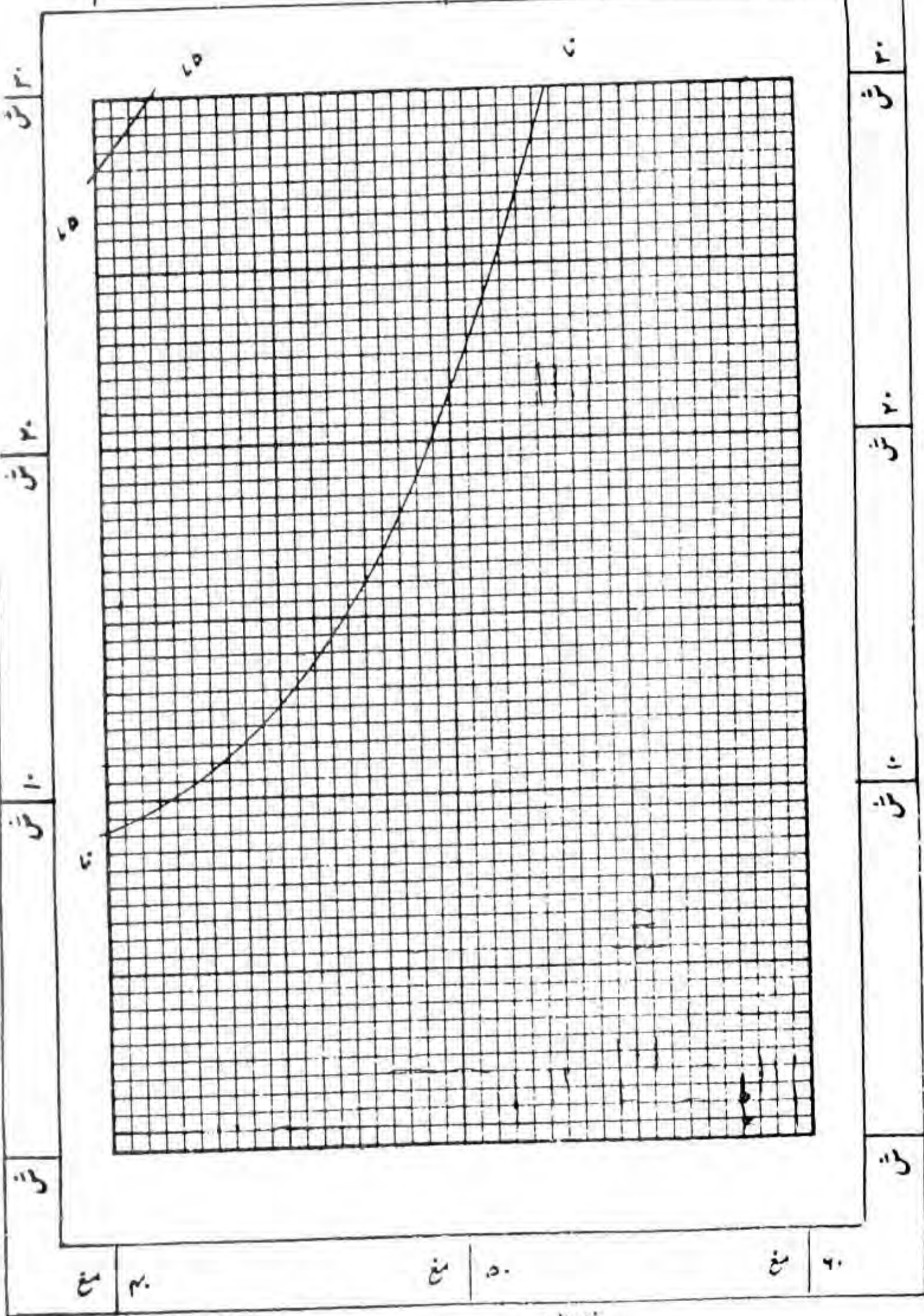
احسن الفتاوى

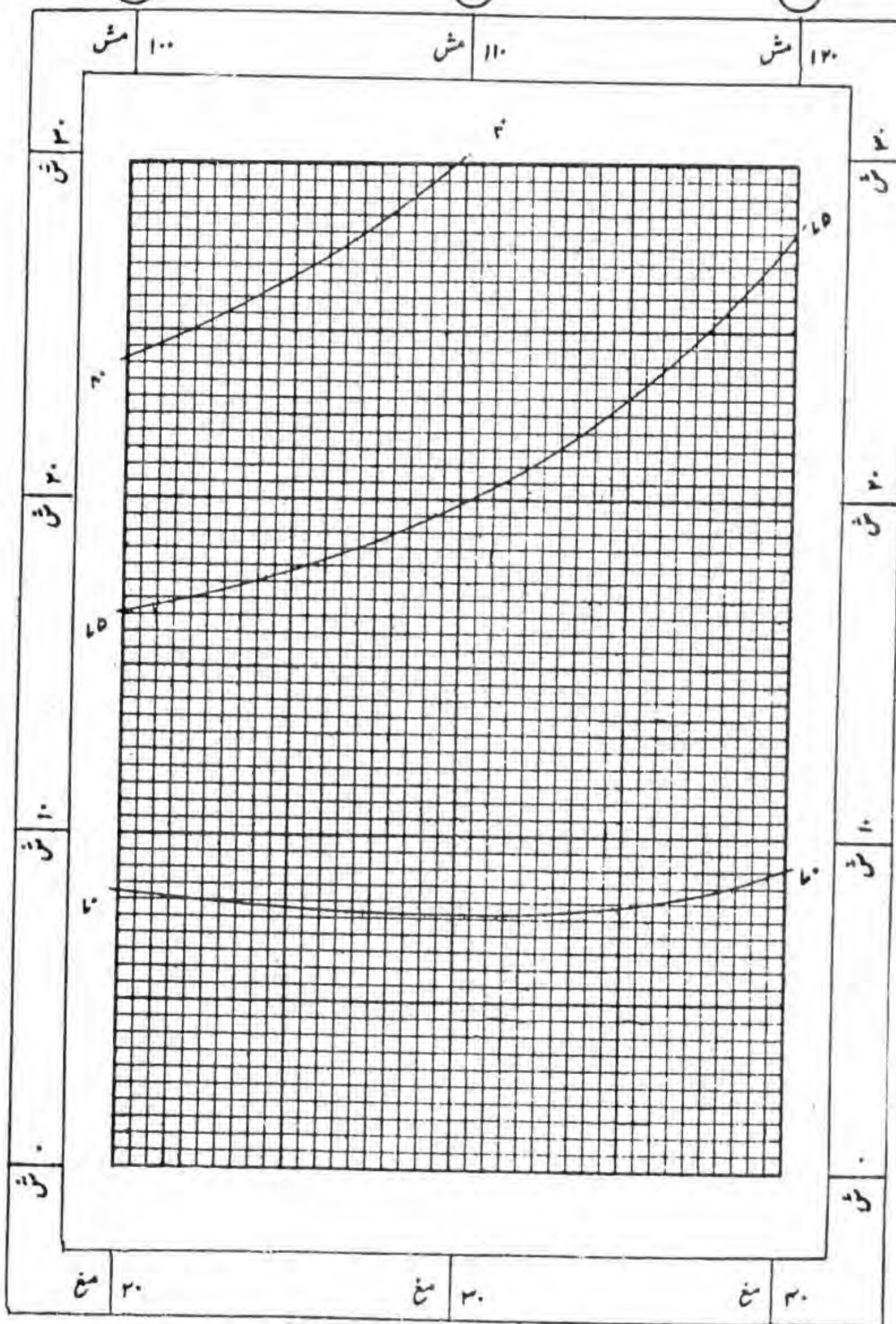


مش ۱۴۰

مش ۱۳۰

مش ۱۲۰





مش ١٠٠

مش ٩٠

مش ٨٠

٢٥
ش

٢٠
ش

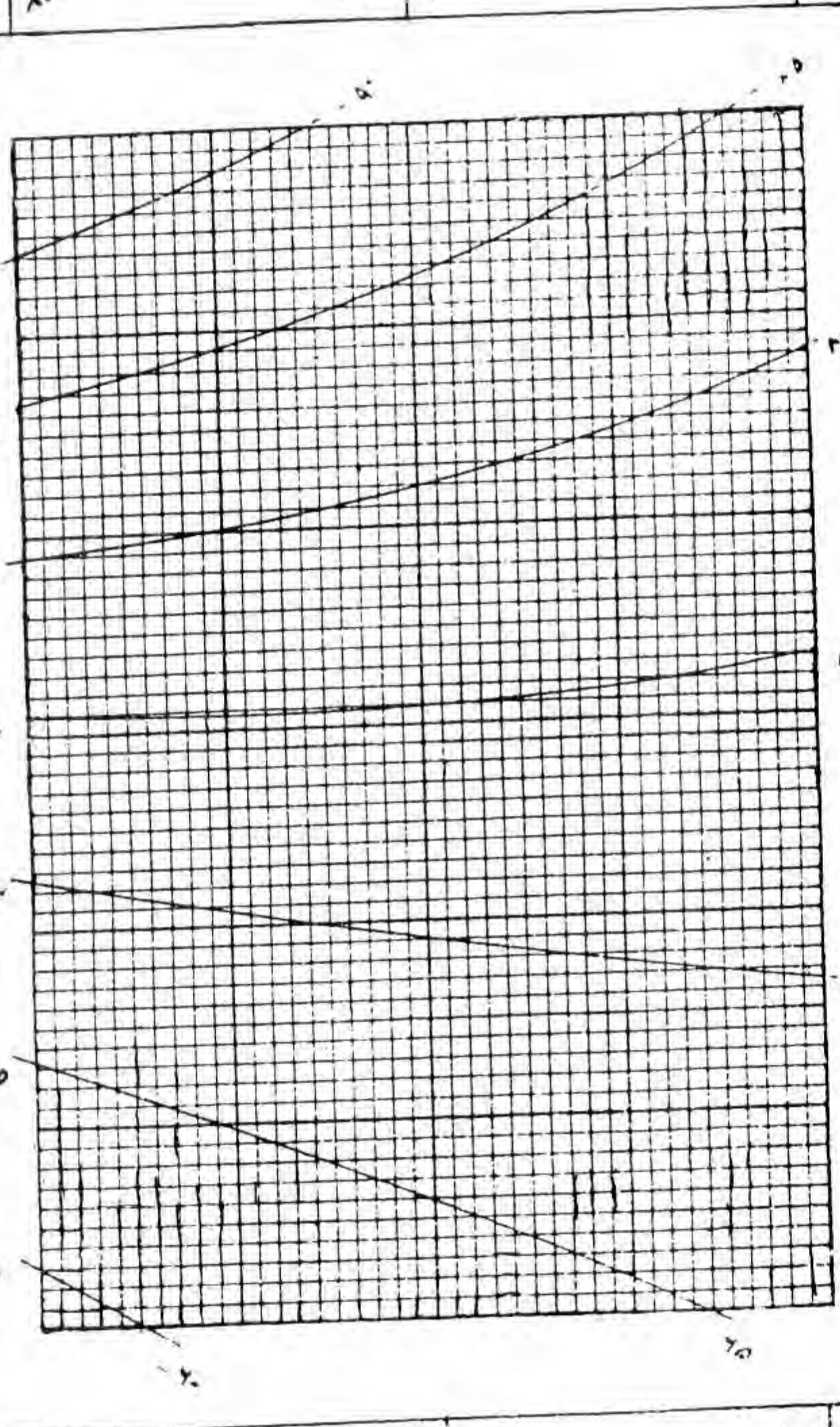
١٠
ش

٠
ش

مغ ٢٠

مغ ١٠

مغ



احسن الفتاوى جلد ۲

۴۷۷

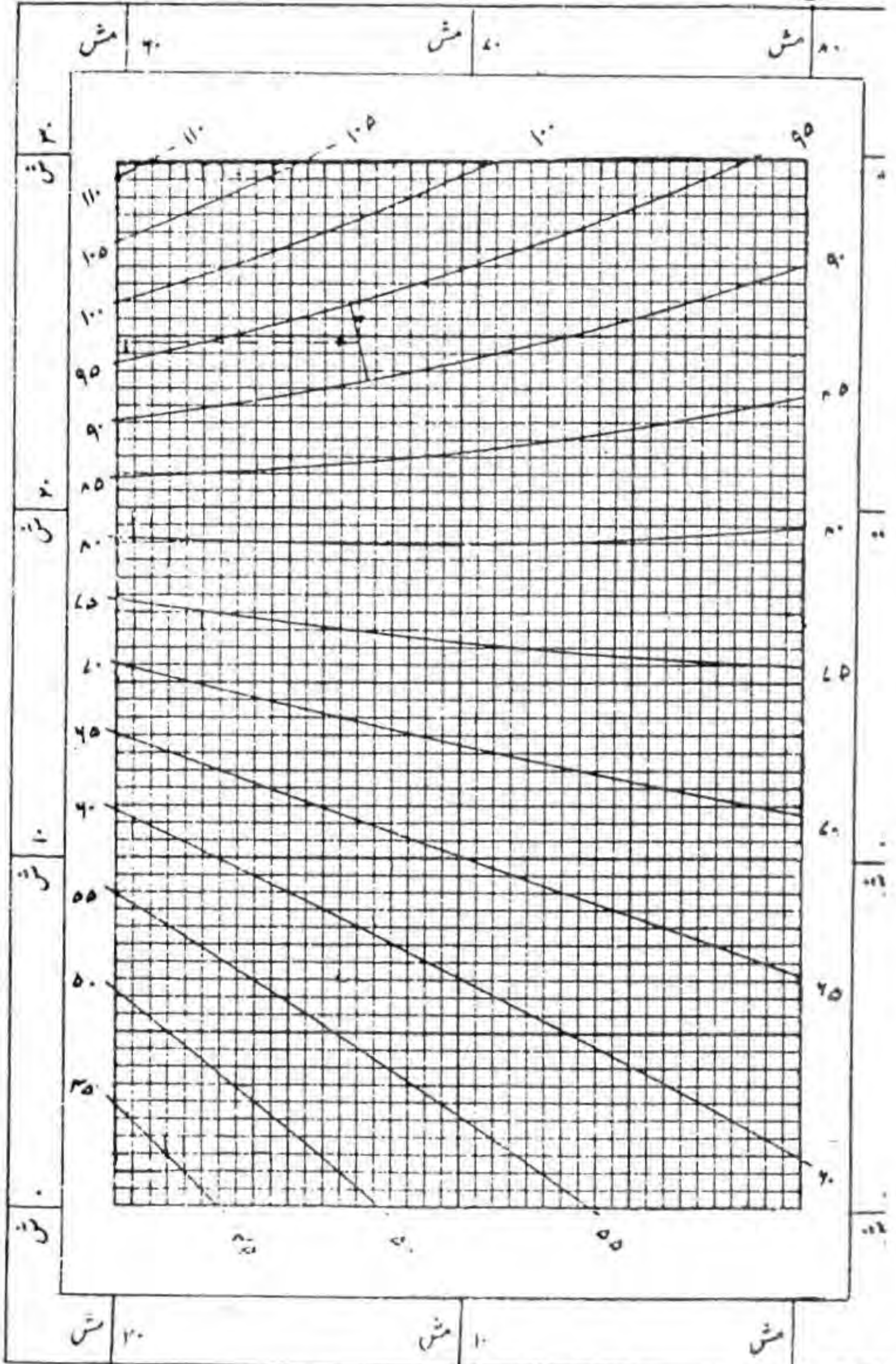
تقبال القبلة

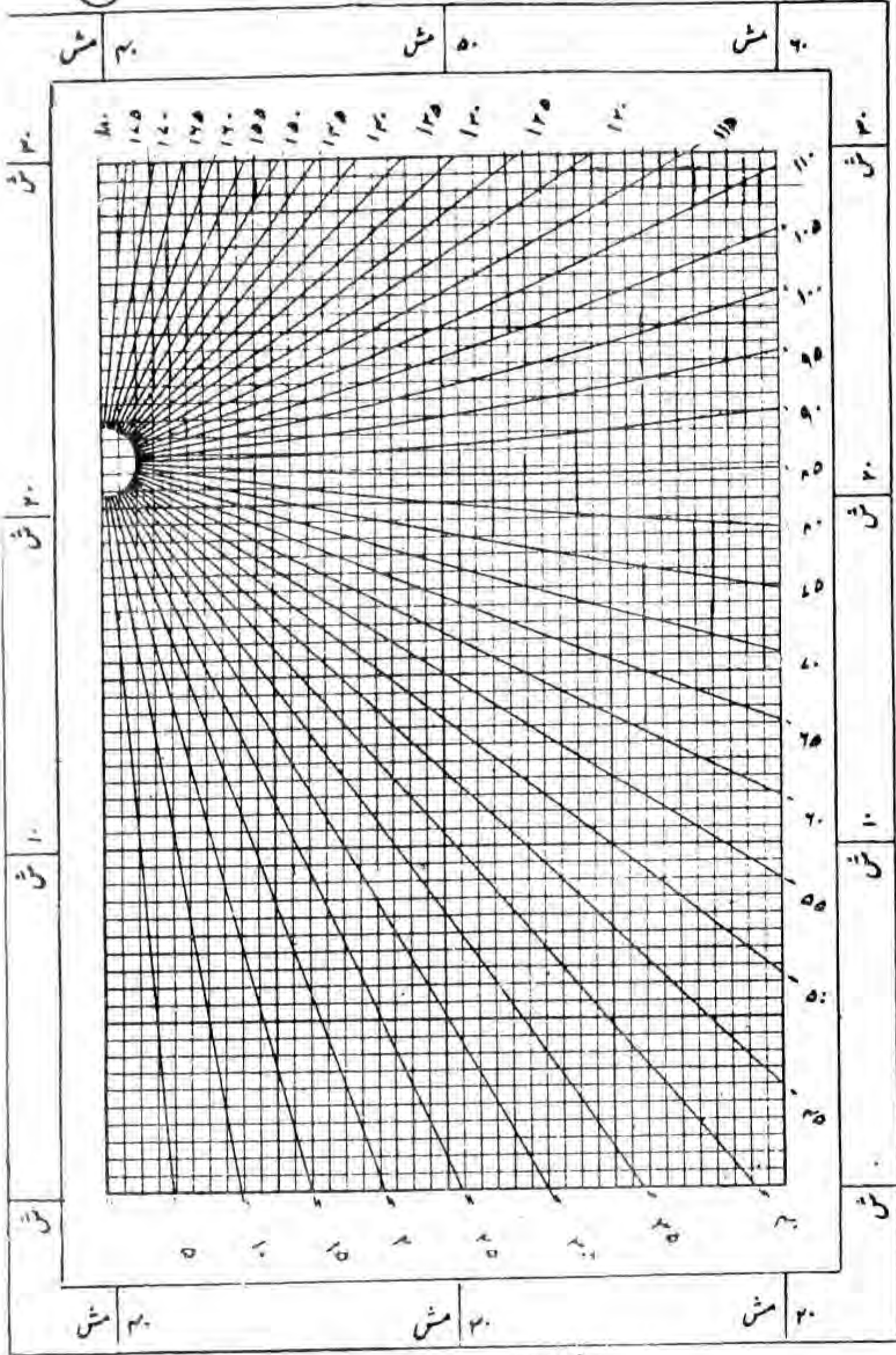


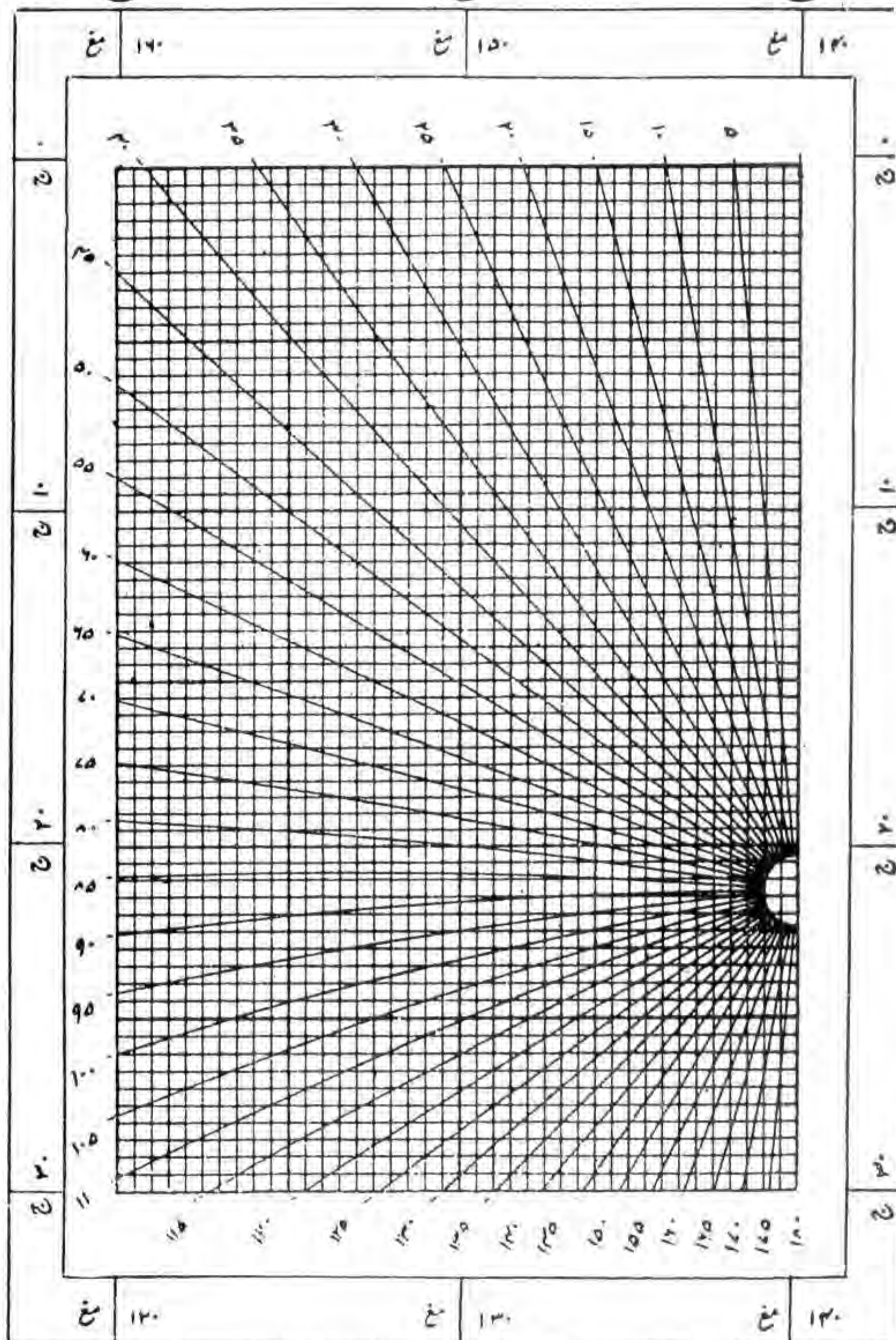
راية سمت قبله ۹۳ شمال مغرب



کراچی مش ۴۶، ش ۸۵







بالمقابل القبلة

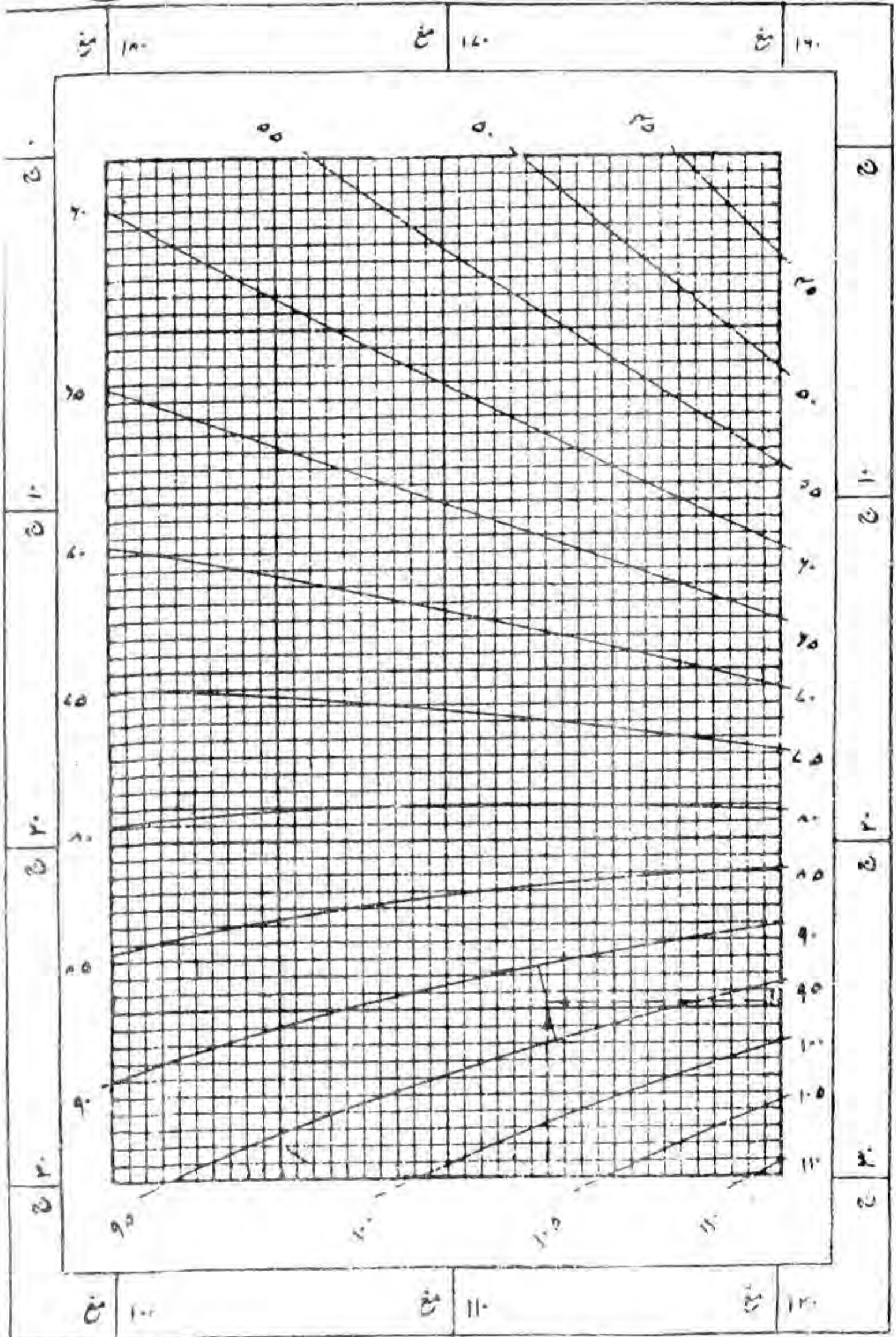
من ۱۱ ج ۵ ر ۲۳

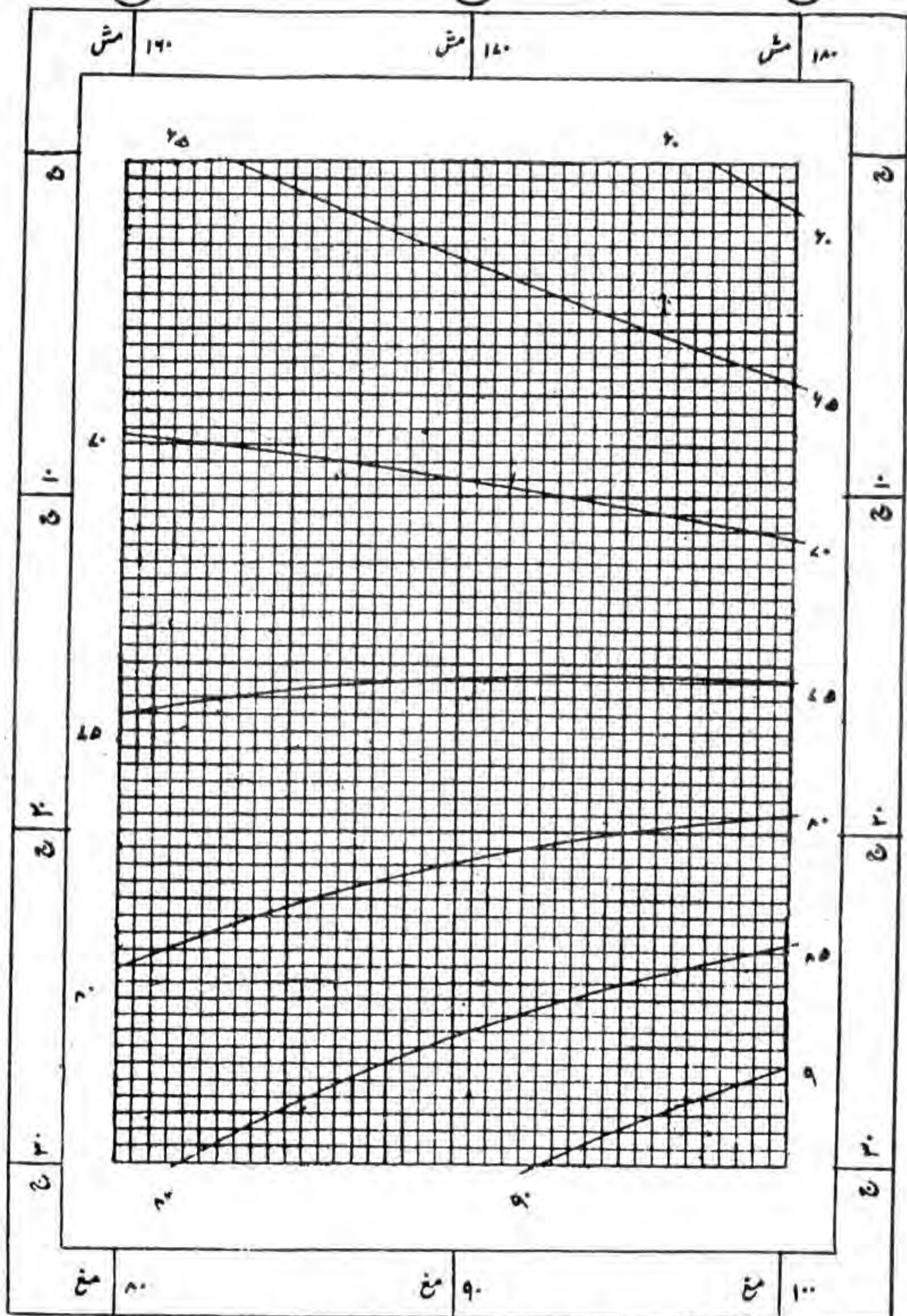
۳۸۰

(۳۹)

زاویه سمت قبله ۵۲ شمال مشرق

احسن الفتاوی جلد ۱



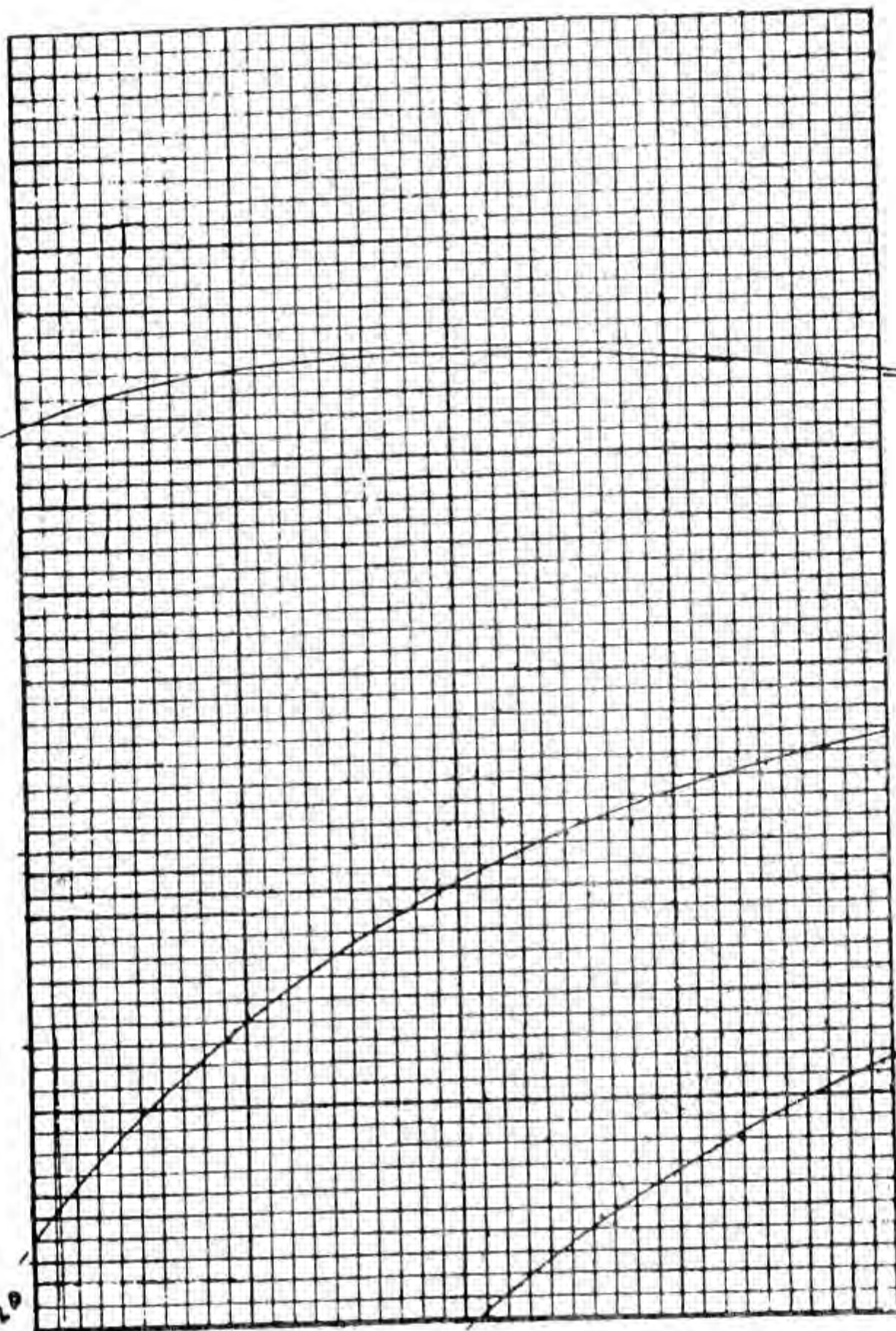




۱۶۰ مش

۱۵۰ مش

۱۴۰ مش



۱۰

۲۰

۳۰

۴۰

۰

۱۰

۲۰

۳۰

۴۰

۸۰ مغ

۴۰ مغ



۱۲۰ مش

۱۳۰ مش

۱۲۰ مش

۳۵

۱۰ ج

۲۰ ج

۳۰ ج

۴۰

۵۰

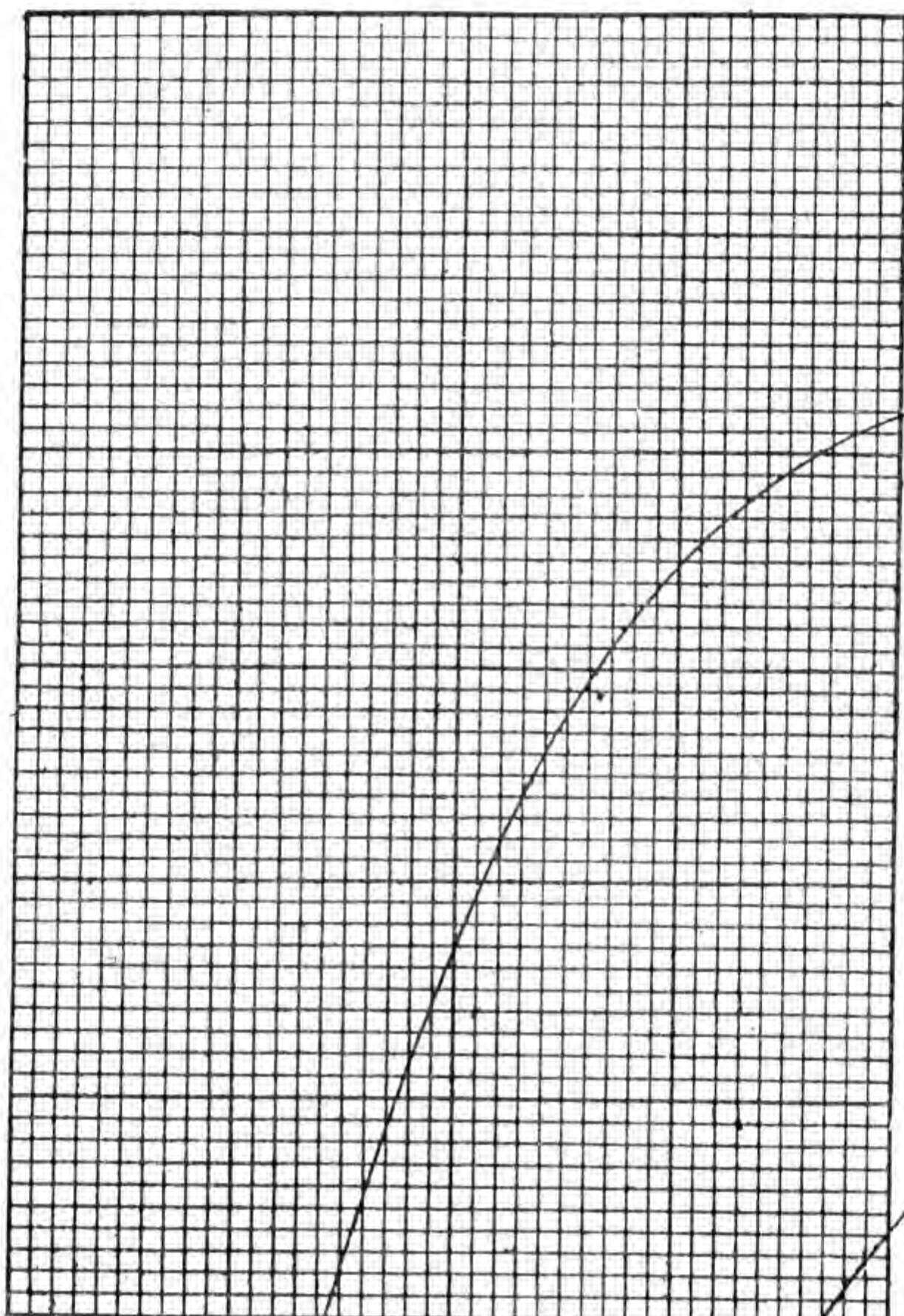
۶۰

۴۰

۵۰

۶۰

۷۰



۱۲. مش

۱۱. مش

۱۰. مش

ج

۱۰ ج

۲۰ ج

۳۰ ج

ج

۶۵

۶۰

۶

۶

ج

۱۰ ج

۲۰ ج

۳۰ ج

ج

۲۰ مغ

۳۰ مغ •

۳۰ مغ

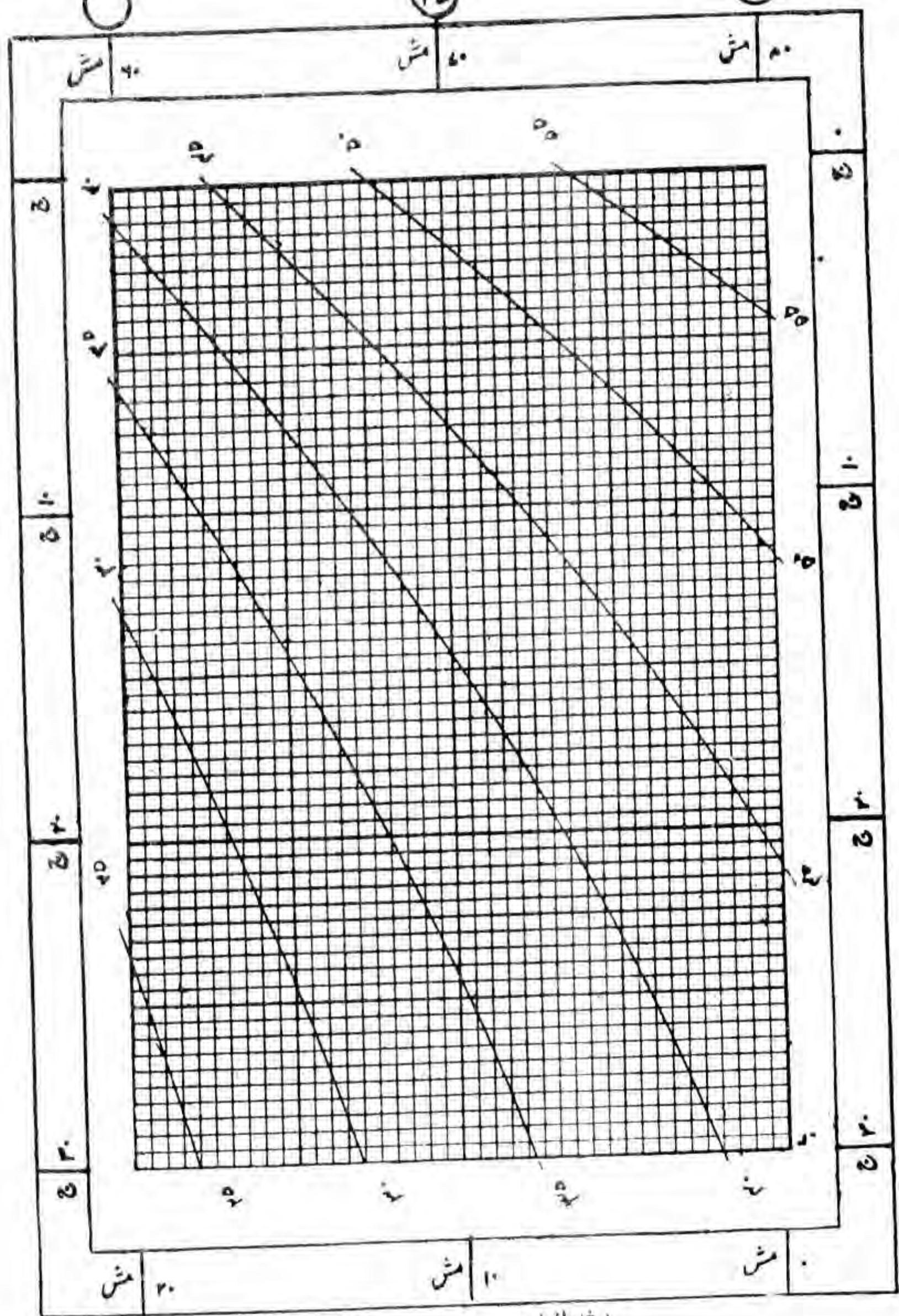
باب استقبال القبلة

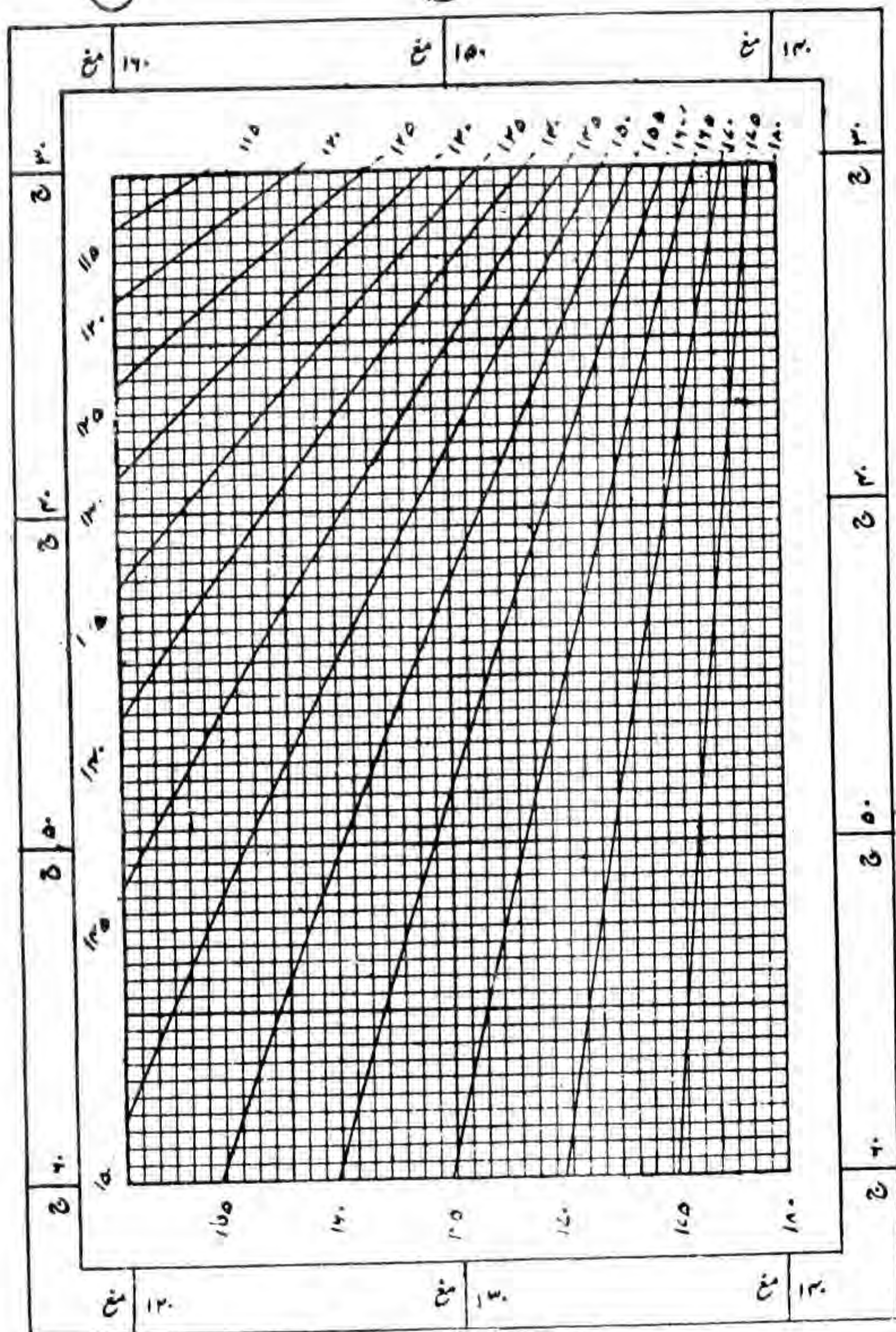


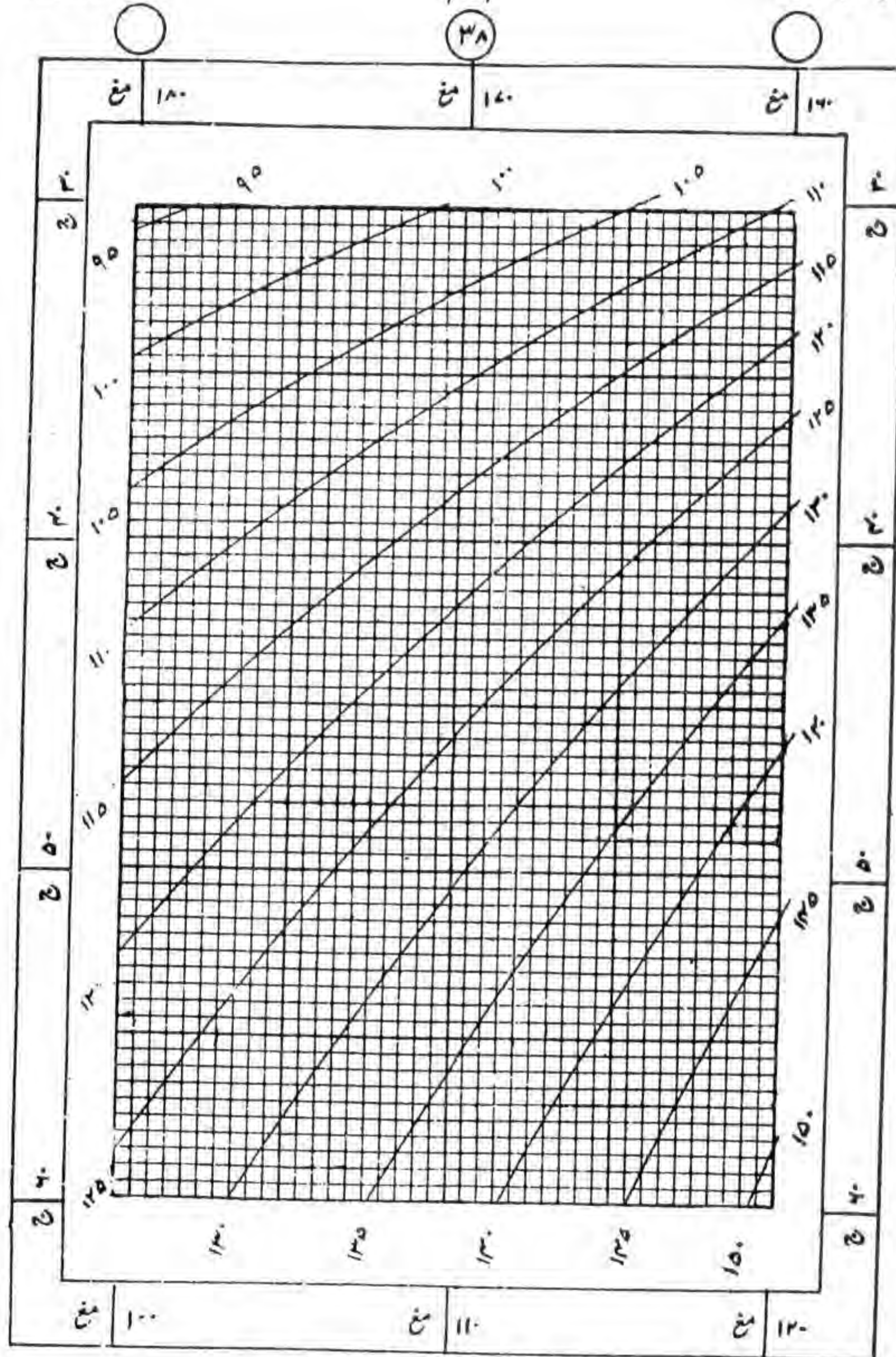
۳۸۶

۳۵

احسن القساري جلد ۲







باب استقبال القبلة



٢٩٠

٣٩

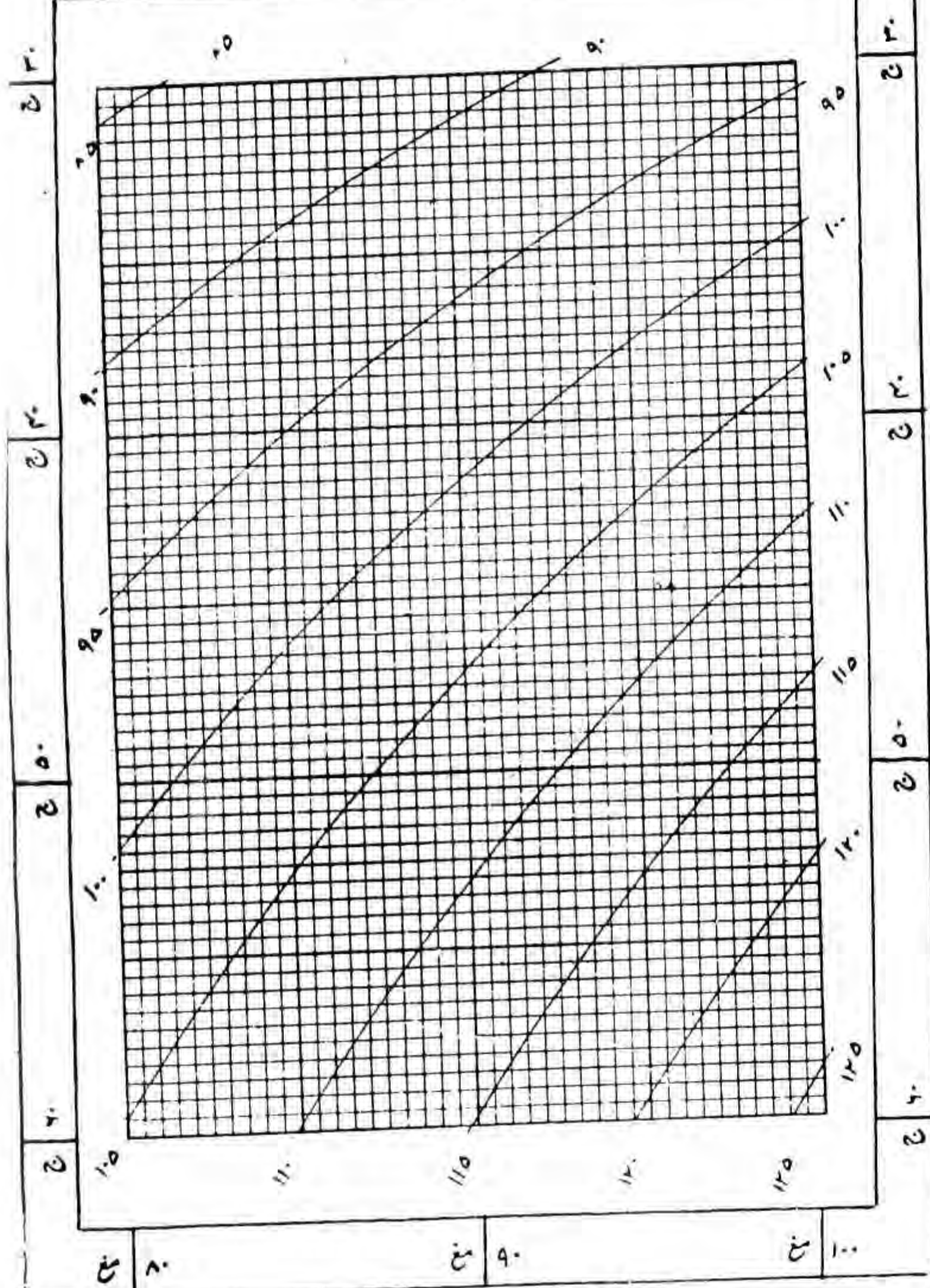
احسن القادوى به



مش ١٨٠

مش ١٤٠

مش ١٢٠



ارشاد العابد ————— ١٣٨

بالمستقبل القبلية



٢٩١



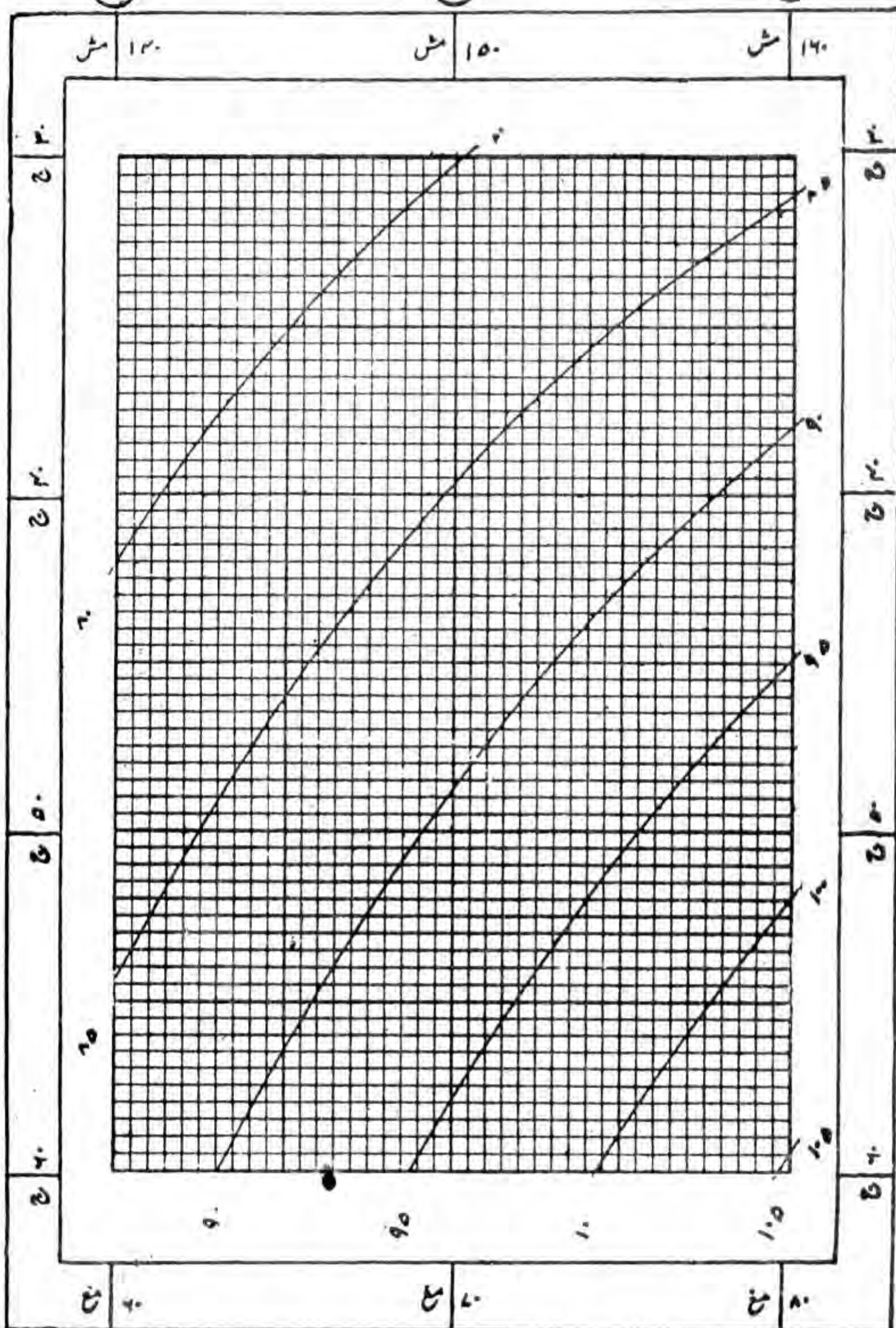
حسن القضاوى جديا



مش ١٤٠

مش ١٥٠

مش ١٢٠



اب استقبال القبلة



٢٩٢

(٣١)

احسن الفتاوى جلد



مش ١٣٠

مش ١٣٠

مش ١٣٠

٣٠ ج

٣٠ ج

٥٠ ج

٦٠ ج

٦٠

٦٠

٦٠

٦٠

٦٠

٦٠

منع ٦٠

منع ٥٠

منع ٣٠

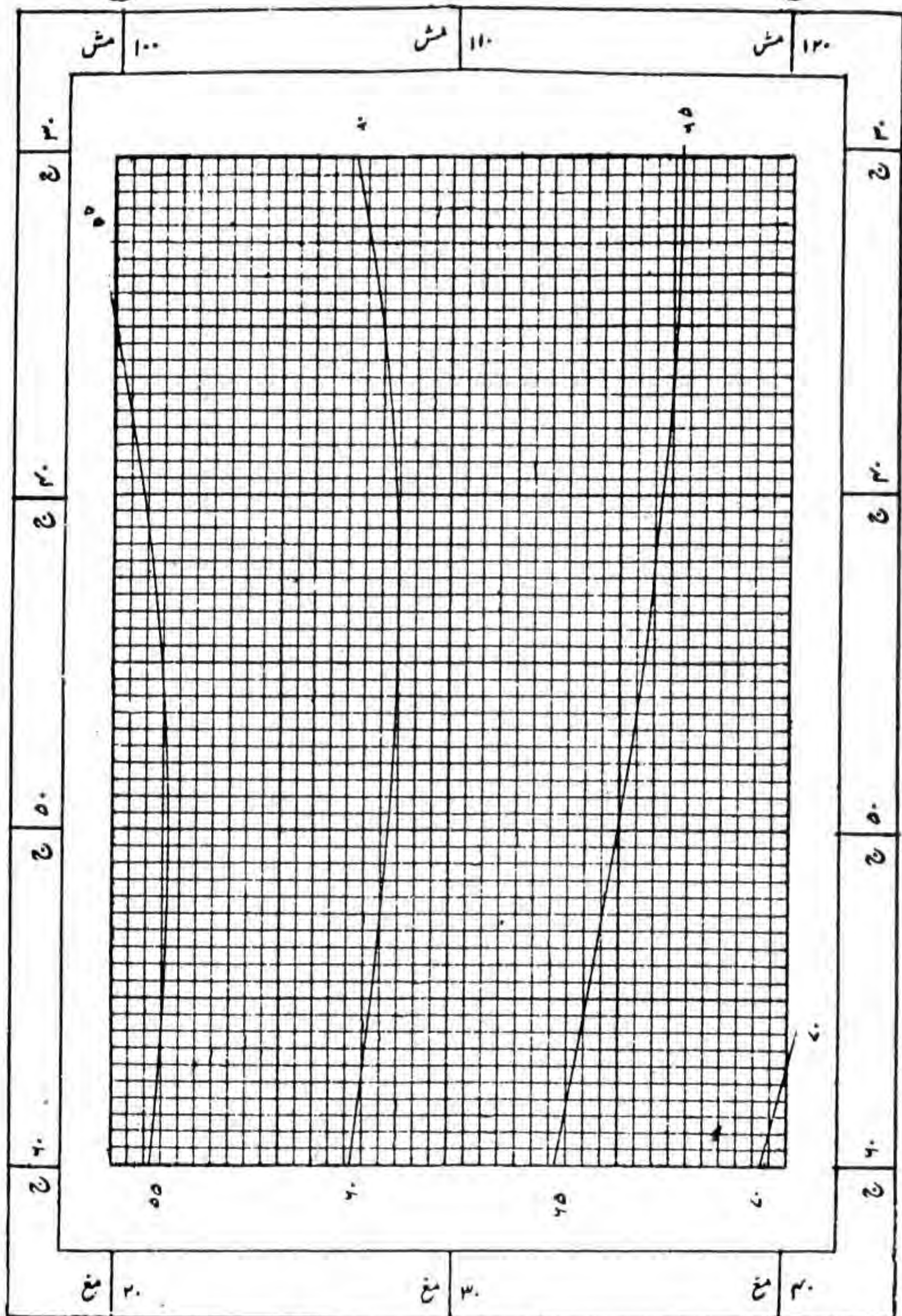
٣٠ ج

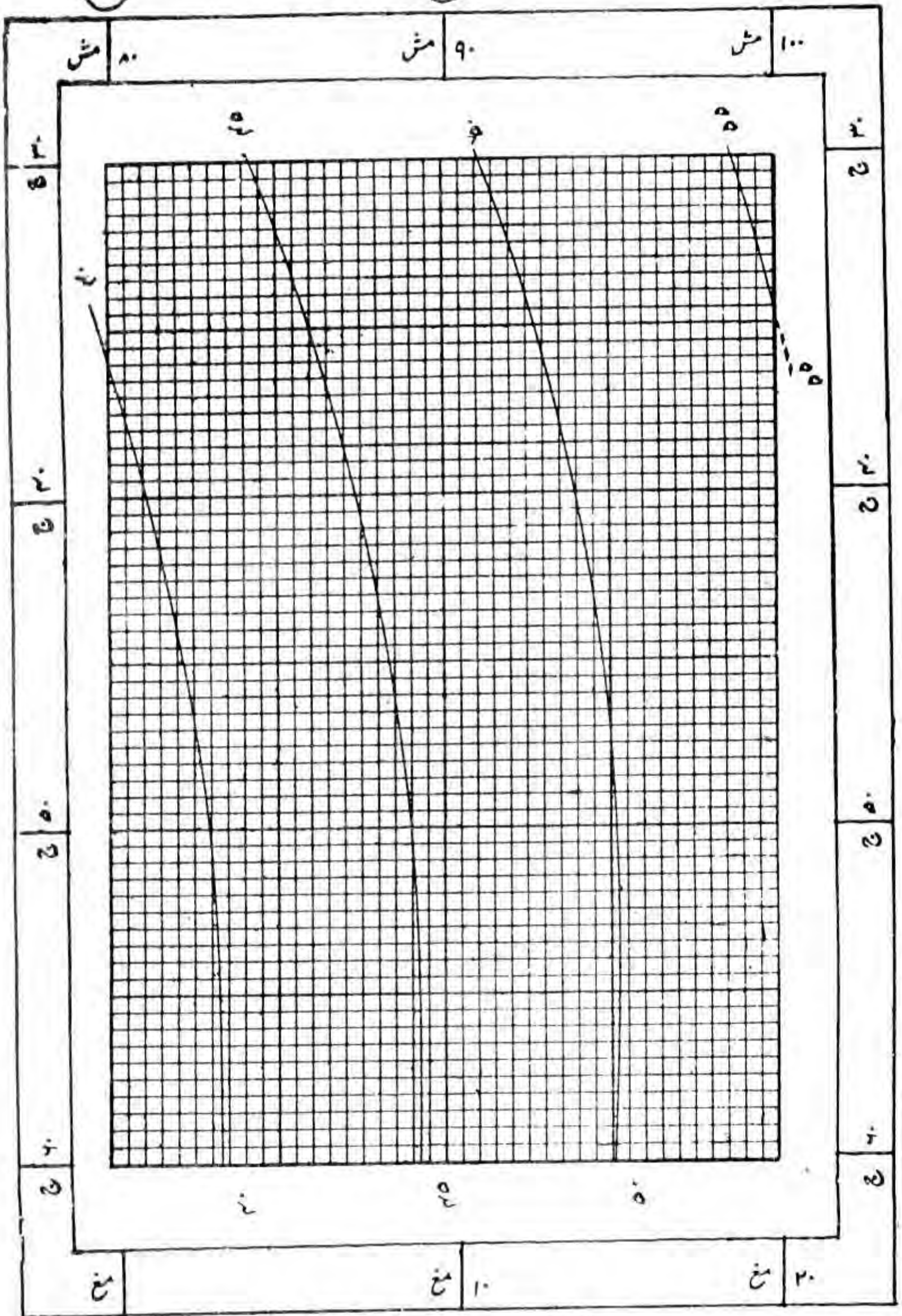
٣٠ ج

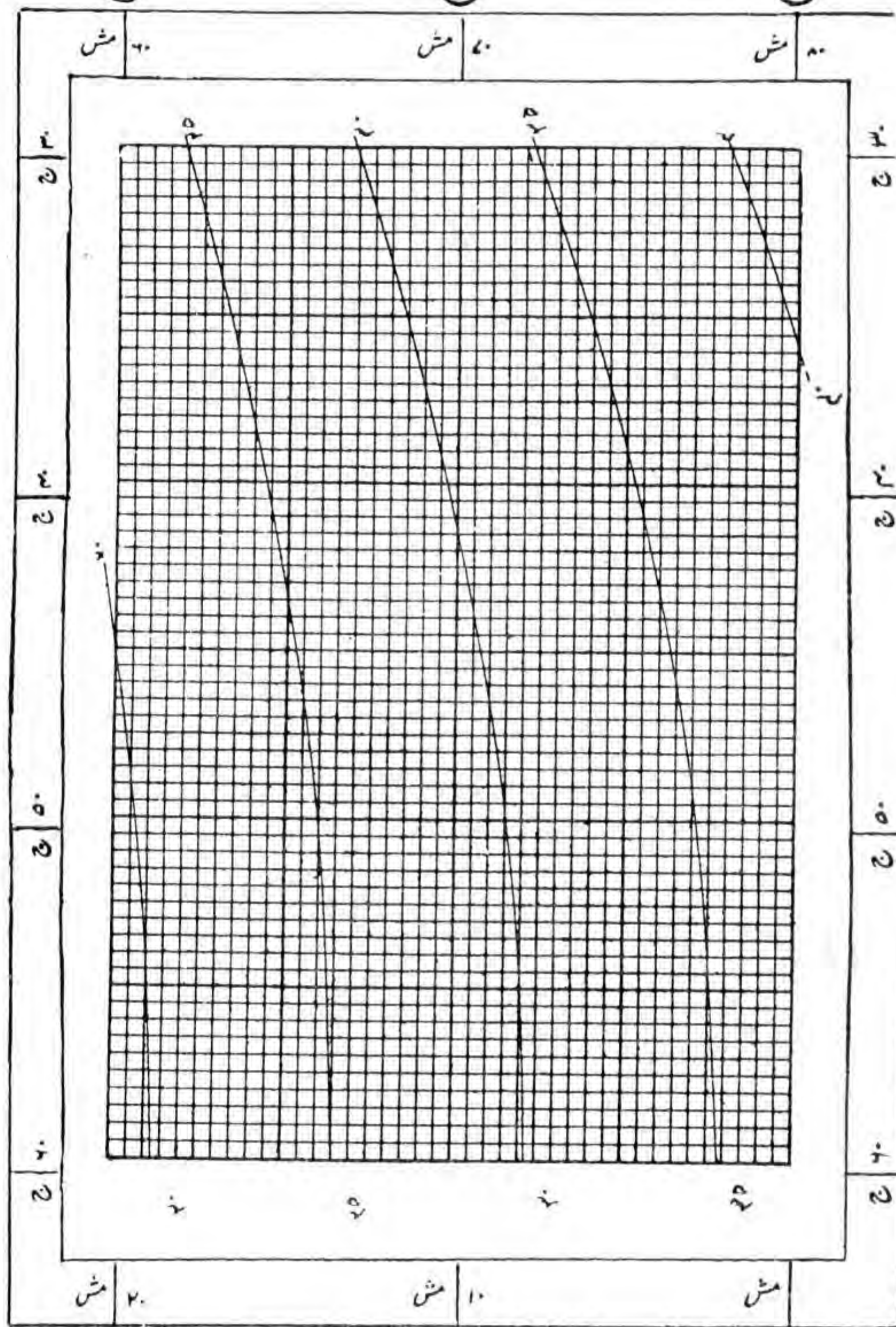
٥٠ ج

٦٠ ج

ارشاد العابد ١٥٠



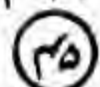




باب استقبال القبلة



٢٩٢



احسن التقادير



٢٠ مش

٥٠ مش

٣٠ مش

٢٠

ج

٢٠

١٥

١٠

٢٠

ج

٢٠

ج

٢٠

١٥

١٠

٢٠

ج

٥٠

ج

٥٠

١٥

١٠

٥٠

ج

٢٠

ج

٢٠

١٥

١٠

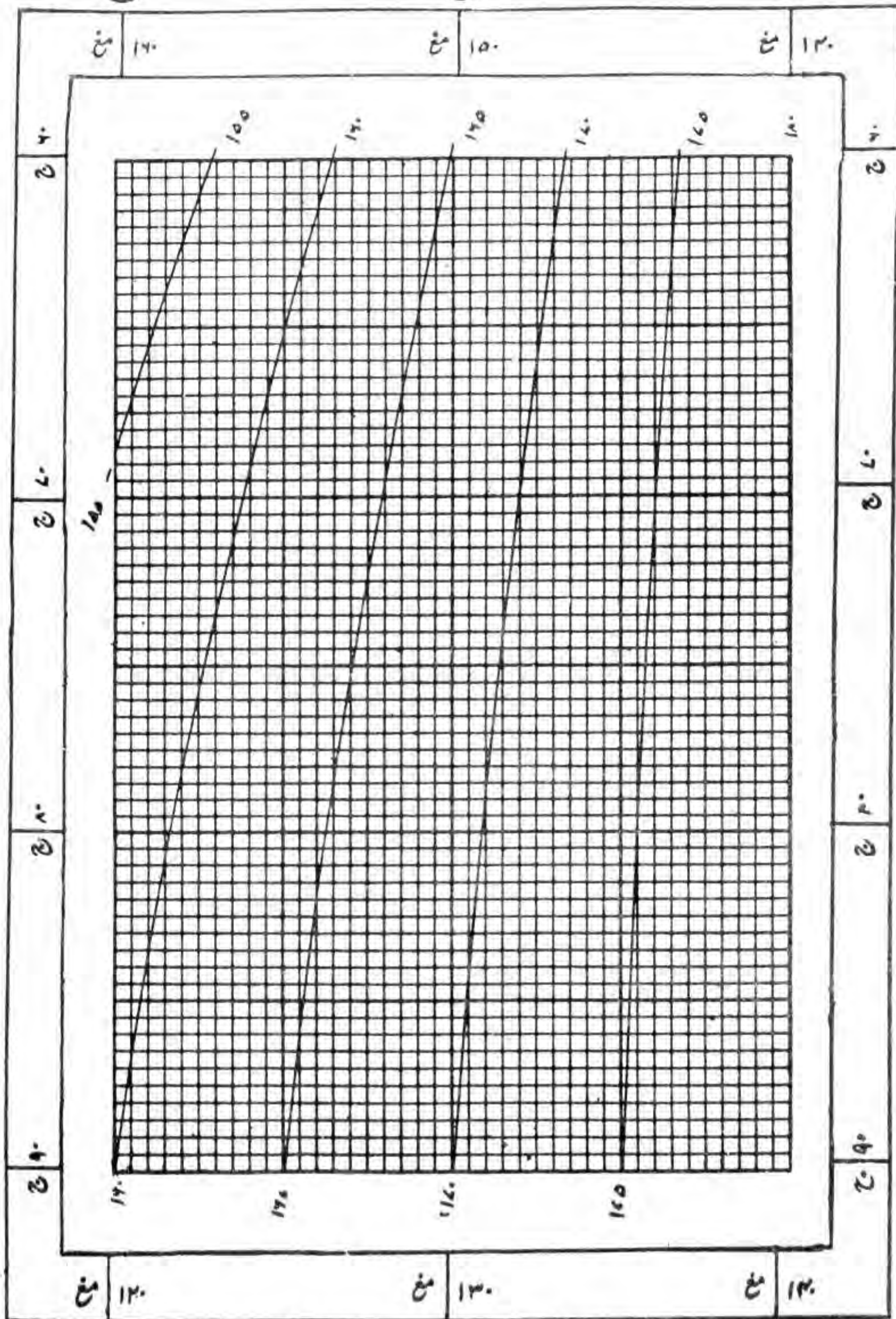
٢٠

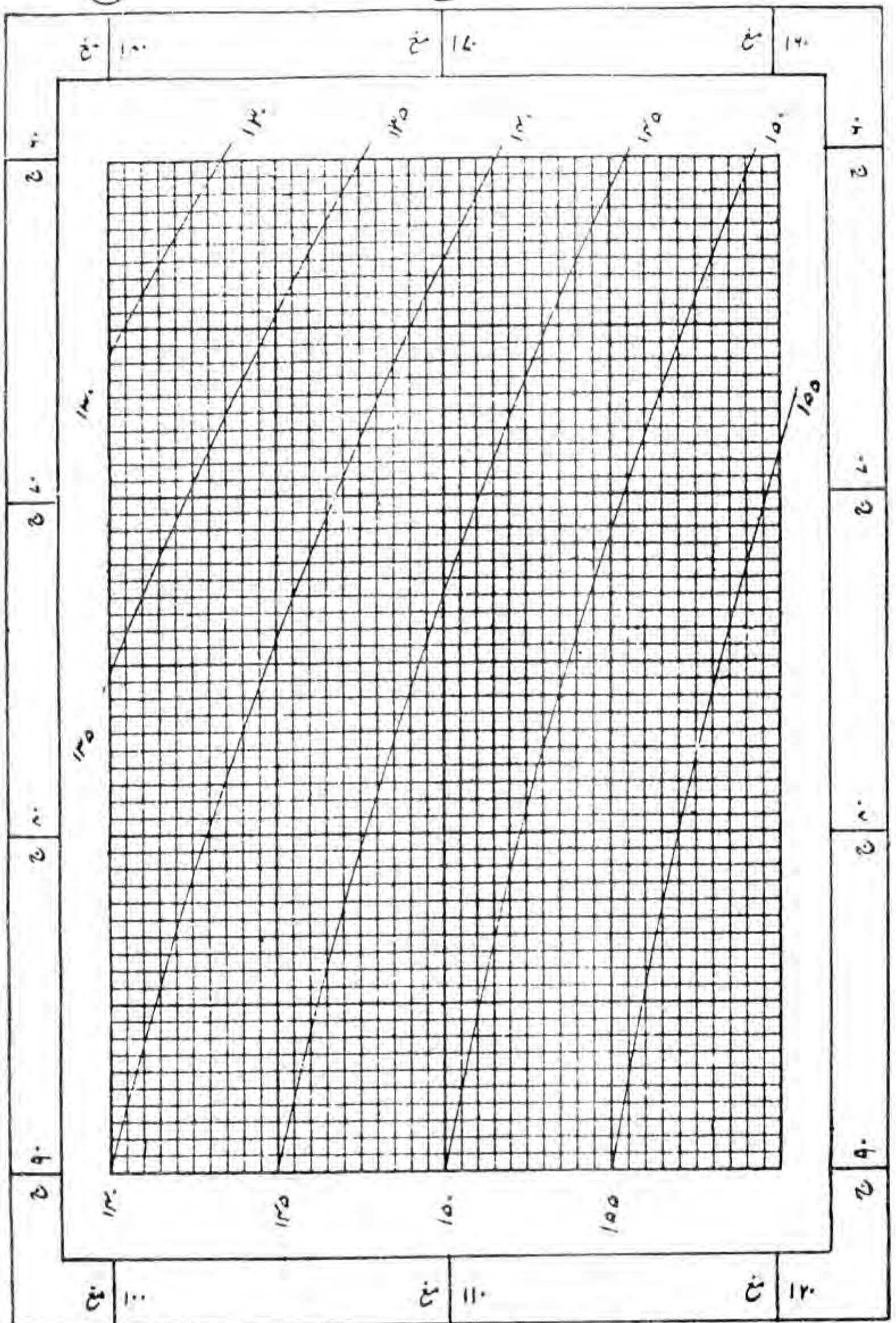
ج

٢٠ مش

٣٠ مش

٣٠ مش







مش ۱۶۵

مش ۱۴۰

مش ۱۸۰

ج ۶۰

ج ۶۰

ج ۷۰

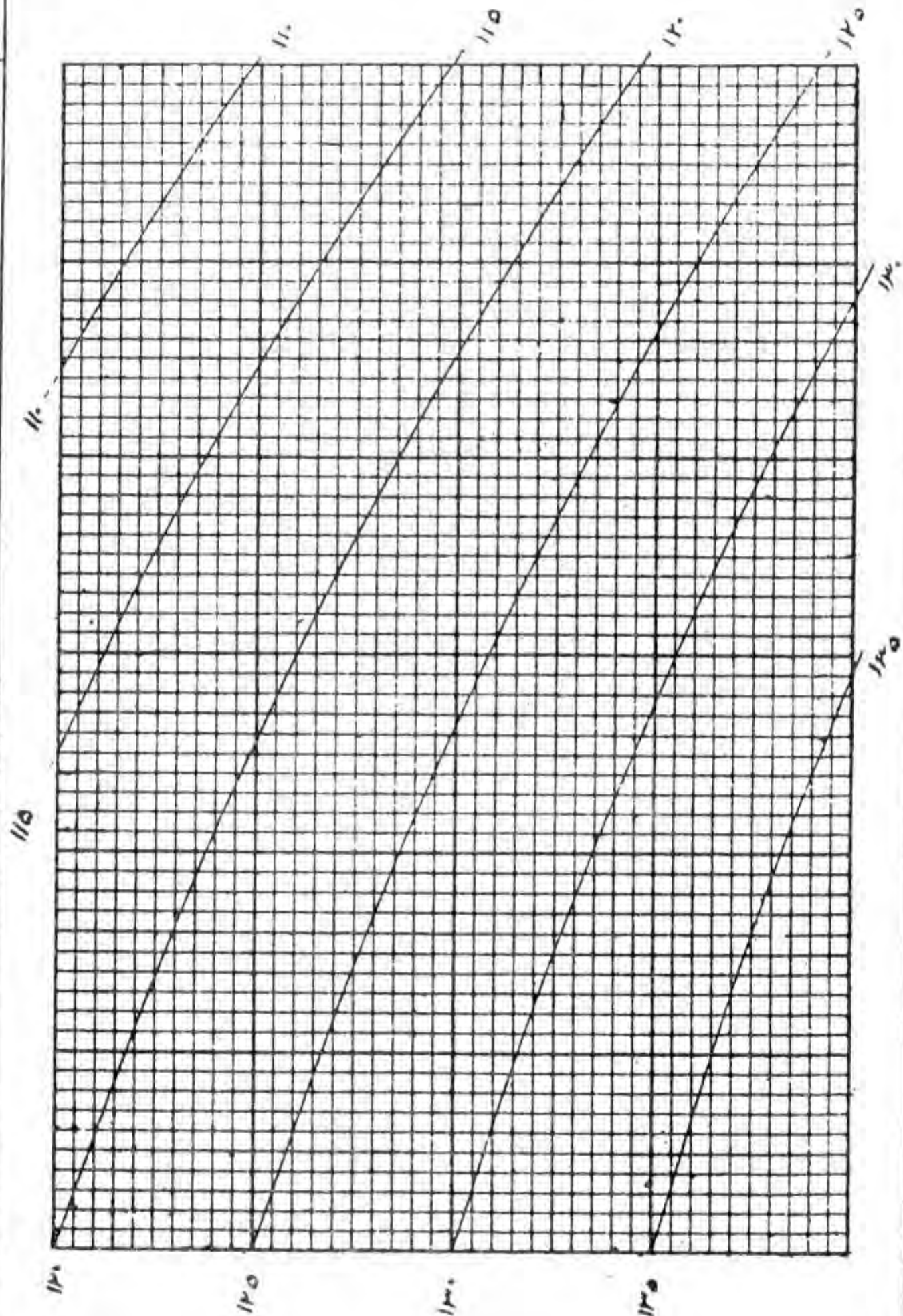
ج ۷۰

ج ۸۰

ج ۸۰

ج ۹۰

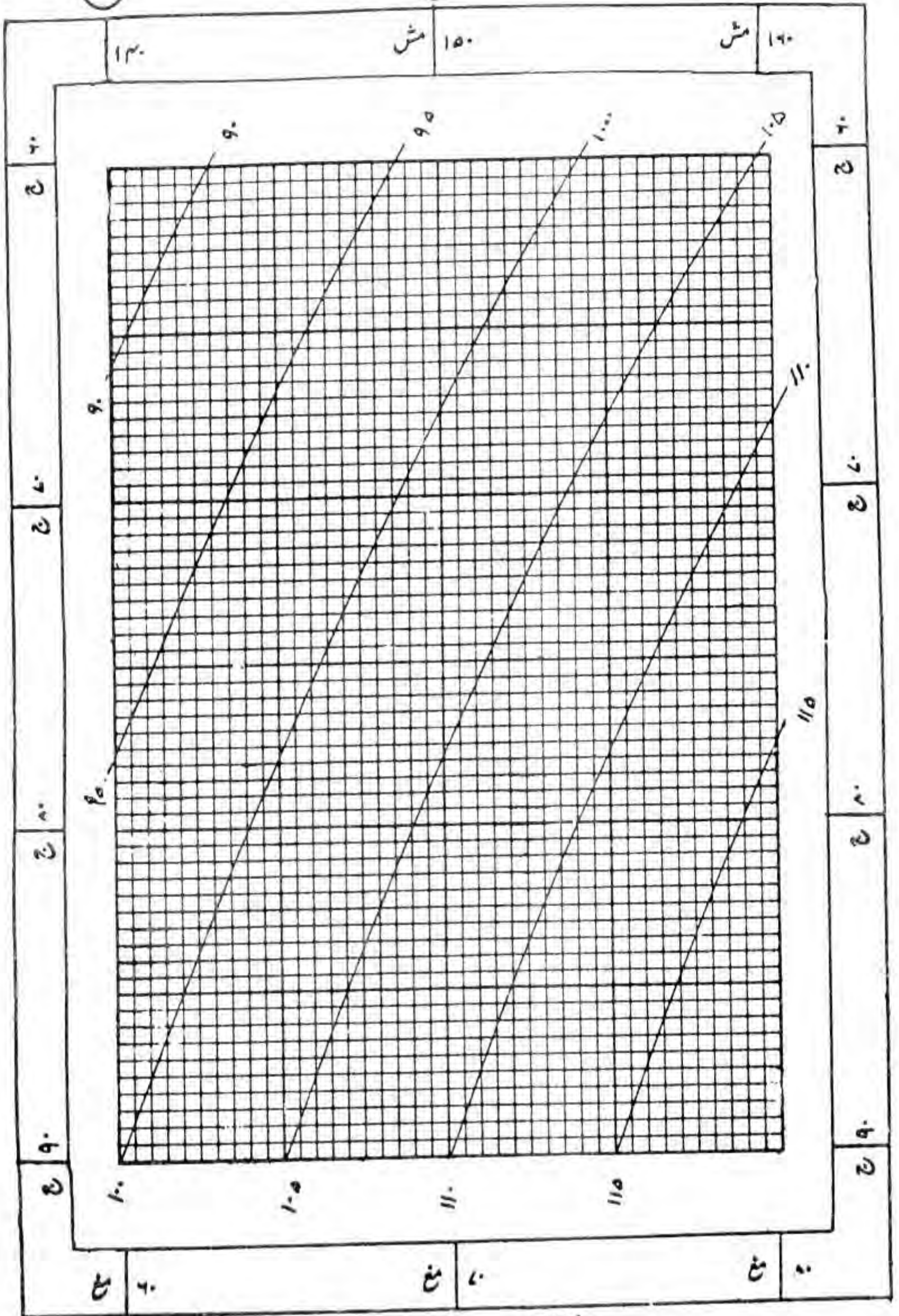
ج ۹۰

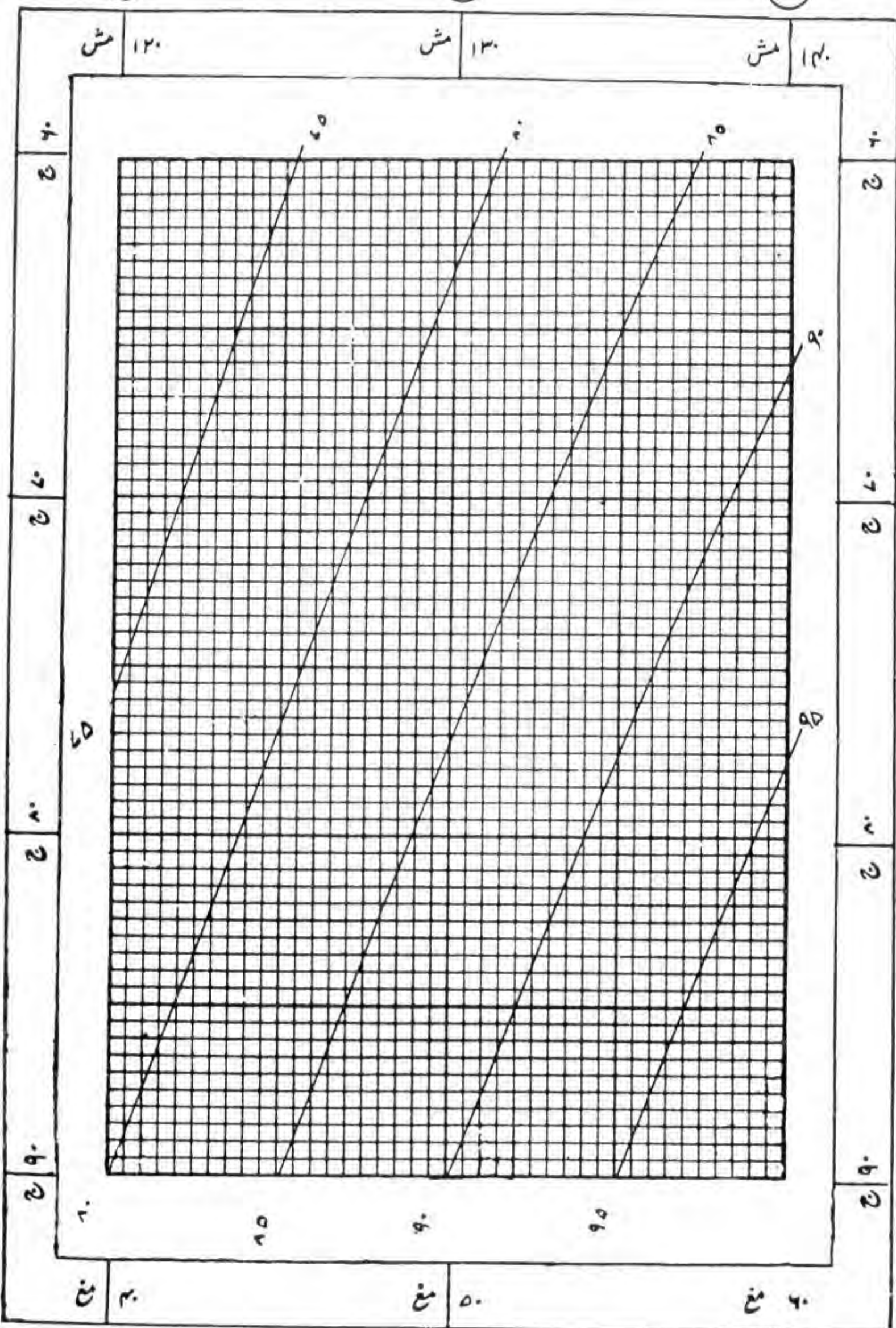


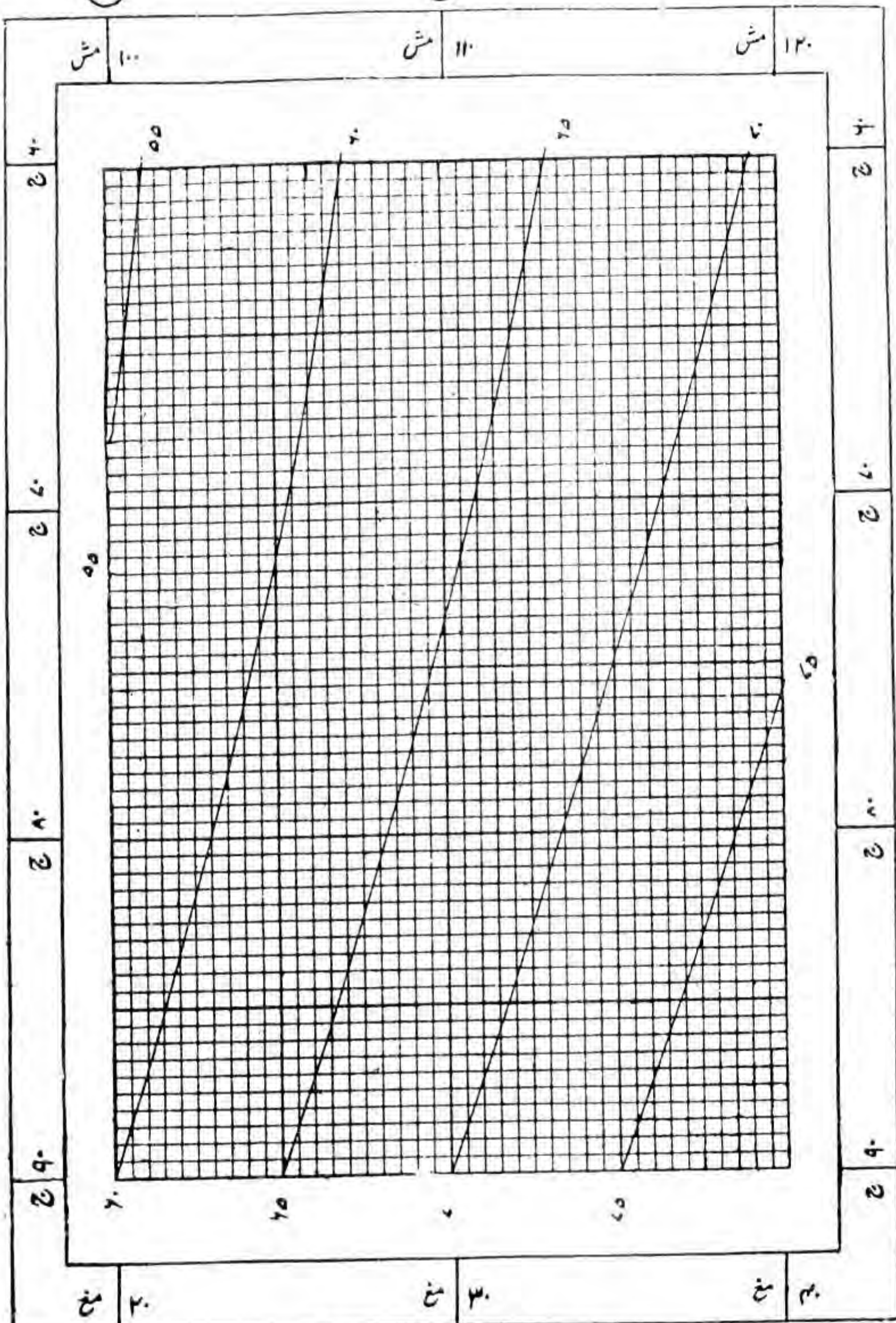
مخ ۸۰

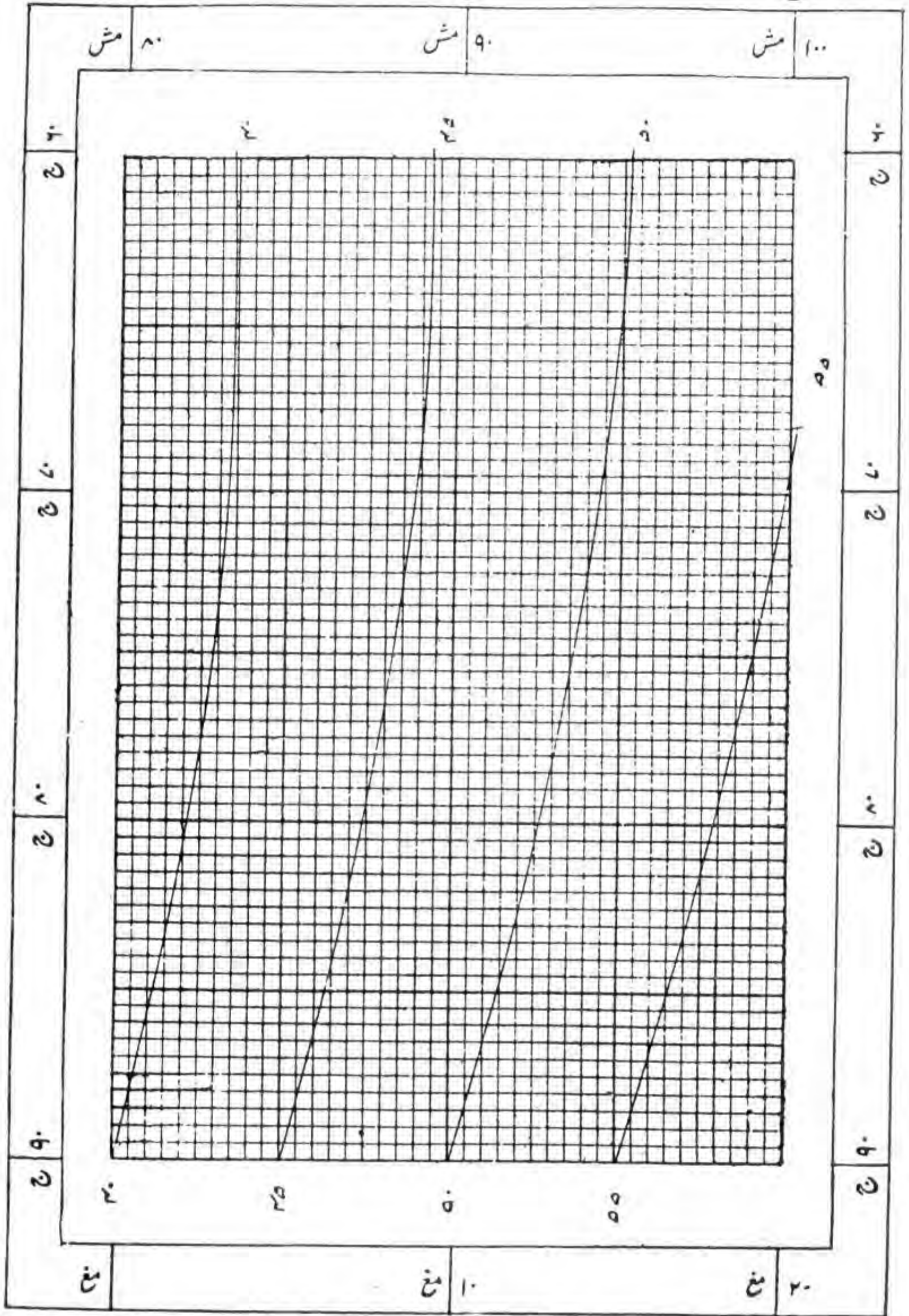
مخ ۹۰

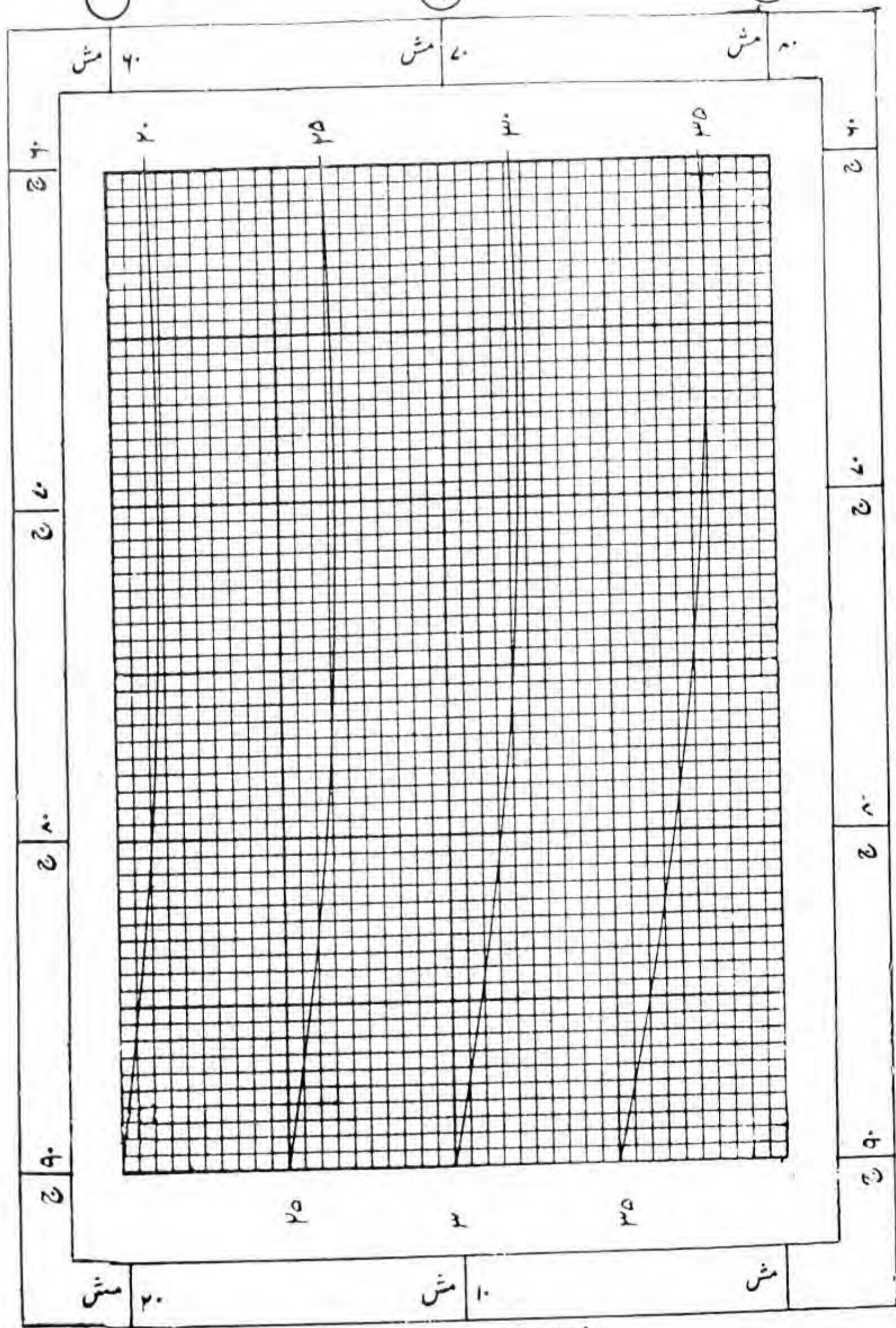
مخ ۱۰۰

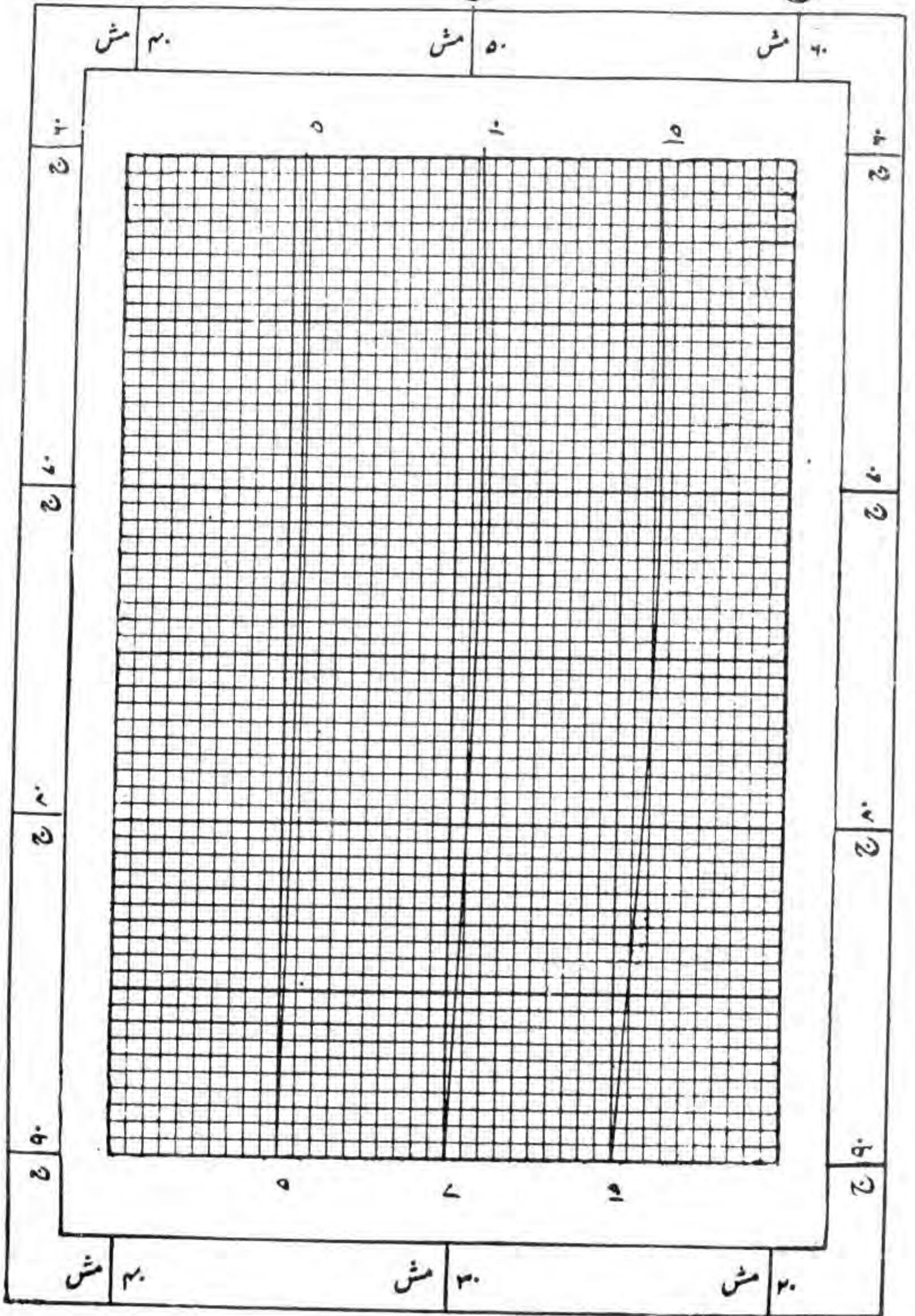












Prayer Schedule Computation

```

FOR PERPETUAL CALENDAR, FEBRUARY 29 AND MARCH 1 HAVE SAME TIMES
  K=I
  IF (I.GT.60 .AND. YEAR.EQ.0) K=I-1
  CALL MOON(K,TIM(I,3),COALT)
  COALT(4)=ATAN(TAN(TAN(COALT)))
  DO 10 J=1,6
  IF (J.EQ.3) GO TO 10
  T=TIME(K,COALT(J),TIME0(J))
  TIM(I,J)=T
  TIME0(J)=T
C IF TIME INDETERMINABLE, APPROX. TIME0(J)=1,2,21,22,23 FOR J=1,2,4,5,6
  IF (T.GE.24.0) TIME0(J)=(J-1)/3*17+J
  10 CONTINUE
  100 CONTINUE
C CORRECT FOR DAYLIGHT SAVING TIME
  IF (FINDST.EQ.0) GO TO 120
  DO 110 I=BEGDST,FINDST
  DO 110 J=1,6
  110 TIM(I,J)=TIM(I,J)+1.0
C SCHEDULE COMPUTED. NOW PRINT IT OUT
  120 NDAYS0=1
  DO 300 M=1,4
C IF ASTERISK PRINTED (IMPOSSIBLE TIME), NOTE1 WILL BE NONZERO
  NOTE1=0
  CALL TITLE(M,NAME,YEAR,IEST,DIREC)
  DO 235 N=1,3
  ND=NDMONTH(3*N-3+M)
  NDAYS1=NDAYS0-1+ND
  DO 220 L=NDAYS0,NDAYS1
  DO 210 J=1,6
C TIME CONVERSION TO A.M. AND P.M. HOURS AND ROUNDED MINUTES
  T=TIM(L,J)
  HOUR=T
  MINUT=60.0*(T-INT(T))+0.5
  IF (MINUT.LI.60) GO TO 208
  MINUT=0
  HOUR=HOUR+1
  208 IF (HOUR.GT.12) HOUR=HOUR-12
  210 CALL HRMIN(HOUR,MINUT,NUM(1,6*M-6+J,L+1-NDAYS0))
  220 CONTINUE
  NDAYS0=NDAYS1+1
  IF (ND.EQ.31) GO TO 235
  ND1=ND+1
  DO 230 L=ND1,31
  DO 230 J=1,6
C BLANK OUT TIME ON NON-EXISTENT DATES
  230 CALL HRMIN(-1,0,NUM(1,6*M-6+J,L))
  235 CONTINUE
  WRITE(6,240) (L,((NUM(K,J,L),K=1,6),J=1,6),L,((NUM(K,J,L),
  1 K=1,6),J=7,12),L,((NUM(K,J,L),K=1,6),J=13,18),L=1,31)
  240 FORMAT((3(IX,12,1X,12A1,1X,24A1)))
  IF (NOTE1.EQ.0) GO TO 300
  WRITE(6,245)
  245 FORMAT(2(1X/),33X,'* TIME NOT COMPUTABLE. ON THIS DATE AT',
  1 ' THIS LOCATION, THE SUN DOES NOT',36X,'ATTAIN THE ',
  2 ' POSITION CONVENTIONALLY USED TO DEFINE THIS PRAYER TIME. ')
  300 CONTINUE
C QIBLA INDICATOR CHART MAKING. SKIP IF ONLY SCHEDULE DESIRED
  320 IF (ISQ.LE.1) GO TO 1
  DO 400 I=1,NDAYS
C FOR PERPETUAL QIBLA CHART, FEBRUARY 29 AND MARCH 1 HAVE SAME TIMES
  K=I
  IF (I.GT.60 .AND. YEAR.EQ.0) K=I-1
  DO 350 J=1,8
  TIM(I,J)=TSHAD(K,DIREC-PI/4.0*(J-1))
  350 CONTINUE
  400 CONTINUE
  CORRECT FOR DAYLIGHT SAVING TIME
  IF (FINDST.EQ.0) GO TO 408

```


Prayer Schedule Computation

```

      DO 405 I=REGDST,FINDST
      DO 405 J=1,9
405  TIM(I,J)=TIM(I,J)+1.0
      NOR CONTINUE
C  QIELA CHART COMPUTED. NOW PRINT IT OUT
      NDAYS0=1
      DO 500 M=1,6
      CALL TITLE2(M,NAME,YEAR,ICST,DIBEC)
      DO 435 N=1,2
      ND=NDMONTH(2*N-2+M)
      NDAYS1=NDAYS0-1+ND
      DO 420 L=NDAYS0,NDAYS1
      DO 410 J=1,8
      T=TIM(L,J)
      HOUR=T
      MINUT=60.0*(T-INT(T))+0.5
      IF (MINUT.LT.60) GO TO 409
      MINUT=0
      HOUR=HOUR+1
409  CALL HRMIN(HOUR,MINUT,NUM(1,8*M-8+J,L+1-NDAYS0))
410  CONTINUE
420  CONTINUE
      NDAYS0=NDAYS1+1
      IF (ND.EQ.31) GO TO 435
      NC1=ND+1
      DO 430 L=ND1,31
      DO 430 J=1,8
C  BLANK OUT TIME ON NON-EXISTENT DATES
430  CALL HRMIN(-1,0,NUM(1,8*M-8+J,L))
435  CONTINUE
      WRITE(6,440) (L,((NUM(K,J,L),K=1,6),J=1,8),L,((NUM(K,J,L),
      1  K=1,6),J=9,16),L=1,31)
440  FORMAT((1B,8(1X,6A1),19,8(1X,6A1)))
500  CONTINUE
      GO TO 1
600  WRITE(6,610)
610  FORMAT('1')
      STOP
      END

C
C
      SUBROUTINE HRMIN(HOUR,MINUT,NN)
C  FORM STRING NNN:NN IN NN FROM HOUR AND MIN
C  IF HOUR TOO LARGE (IMPOSSIBLE TIME), MAKE STRING AN ASTERISK
C  AND MAKE NOTE1 NON-ZERO TO MARK THIS SITUATION
C  IF HOUR IS NEGATIVE(NO SUCH DATE), THEN MAKE STRING BLANK
      INTEGER HOUR
      LOGICAL*1 NN(6),DIG(10)/1H0,1H1,1H2,1H3,1H4,1H5,1H6,1H7,1H8,1H9/
      LOGICAL*1 BLANK/1H /,STAR/1H*/,COLON/1H:/
      COMMON /NOTES/ NOTE1
      DO 5 I=1,6
5  NN(I)=BLANK
      IF (HOUR.LT.0) RETURN
      NN(4)=STAR
      K=HOUR
      IF (K.LE.360) GO TO 7
      NOTE1=1
      RETURN
7  L=K/100
      IF (L.NE.0) NN(1)=DIG(L+1)
      K=MOD(K,100)
      IF (L.NE.0 .OR. K/10.NE.0) NN(2)=DIG(K/10+1)
      NN(3)=DIG(MOD(K,10)+1)
      NN(4)=COLON
      NN(5)=717(MINUT/10+1)
      NN(6)=DIG(MOD(MINUT,10)+1)
      RETURN
      END

```

Prayer Schedule Computation

```

SUBROUTINE NOON(NDAY,TMNOON,COALTIN)
  COMPUTE TIME OF NOON IS TMNOON, SUN'S COALTITUDE IN COALTIN
  FOR DAY NO. NDAY OF YEAR
  REAL LAT, LONG, LOCHT, LONGH, LSTDH
  COMMON /MATH/PI
  COMMON /ASTR/OBL, DMANCH, DMLONG, ANCHO, SMLNGO, C1, C2, DELSID, SIDTMO
  COMMON/POSH/LAT, LATD, LAT*, LONG, LONGD, LONGH, LSTDH
C  SMLNG = SUN'S MEAN LONGITUDE, SLONG = SUN'S TRUE LONGITUDE
C  LOCHT = LOCAL MEAN TIME OF NOON
  LONGH=LONG*12./PI
  DAYS=NDAY+(12.0+LONGH)/24.
  ANCHLY=ANCHO+DMANCH* DAYS
  SMLNG=SMLNGO+DMLONG* DAYS
  SLONG=SMLNG+C1*SIN(ANCHLY)+C2*SIN(ANCHLY*2)
  RA=ATAN2(COS(OBL)*SIN(SLONG),COS(SLONG))*12./PI
  IF (RA.LT.0.) RA=RA+24.0
  DECL=ASIN(SIN(OBL)*SIN(SLONG))
  LOCHT=RA-DELSID* DAYS-SIDTMO
  TMNOON=LOCHT+LONGH-LSTDH
  IF (TMNOON.LT.0.) TMNOON=TMNOON+24.0
  IF (TMNOON.GT.24.0) TMNOON=TMNOON-24.0
  COALTIN=ABS(LAT-DECL)
  RETURN
END

C
C
FUNCTION TIME(NDAY,COALT,TIMEO)
C  RETURNS TIME ON DAY NO. NDAY OF YEAR WHEN SUN'S COALTITUDE IS COALT
C  IF NO SUCH TIME, THEN RETURNS A LARGE NUMBER.
C  TIMEO IS APPROXIMATE TIME OF PHENOMENON
  REAL LAT, LONG, LOCHT, LONGH, LSTDH
  COMMON /MATH/PI
  COMMON /ASTR/OBL, DMANCH, DMLONG, ANCHO, SMLNGO, C1, C2, DELSID, SIDTMO
  COMMON/POSH/LAT, LATD, LAT*, LONG, LONGD, LONGH, LSTDH
C  SMLNG = SUN'S MEAN LONGITUDE AT TIMEO, SLONG = TRUE LONGITUDE
C  RA = SUN'S RIGHT ASCENSION, SINDCL = SIN(SUN'S DECLINATION)
C  HA = SUN'S HOUR ANGLE WEST
C  LOCHT = LOCAL MEAN TIME OF PHENOMENON
  TIME=1.0E7
  LONGH=LONG*12./PI
  DAYS=NDAY+(TIMEO+LONGH)/24.0
  ANCHLY=ANCHO+DMANCH* DAYS
  SMLNG=SMLNGO+DMLONG* DAYS
  SLONG=SMLNG+C1*SIN(ANCHLY)+C2*SIN(ANCHLY*2)
  RA=ATAN2(COS(OBL)*SIN(SLONG),COS(SLONG))*12.0/PI
  IF (RA.LT.0.) RA=RA+24.0
  SINDCL=SIN(OBL)*SIN(SLONG)
  COSHA=(COS(COALT)-SINDCL*SIN(LAT))/(SQRT(1.0-SINDCL**2)*COS(LAT))
C  IF COS(HA)>1, THEN TIME CANNOT BE EVALUATED
  IF (ABS(COSHA).GT.1.0) RETURN
  HA=ARCCOS(COSHA)*12.0/PI
  IF (TIME.LT.12.0) HA=24.0-HA
  LOCHT=HA+RA-DELSID* DAYS-SIDTMO
  TIME=LOCHT+LONGH-LSTDH
  IF (TIME.LT.0.) TIME=TIME+24.0
  IF (TIME.GT.24.0) TIME=TIME-24.0
  RETURN
END

C
C
SUBROUTINE TITLE(N,NAME,YEAR,IEST,DIFFC)
C  PRINT TITLE FOR SCHEDULE, BIMONTHLY SECTION NO. N
C  IEST = 1 IF DAYLIGHT SAVING ADJUSTMENT DONE, 0 OTHERWISE
C  DIFFC = DIRECTION OF DIPLO, EASTWARD FROM NORTH IS POSITIVE
  INTEGER YEAR, IIR(4), SGNLNG, SGNLAT, SGNCLC, QIBD, QIDH
  REAL LAT, LONG
  LOGICAL*1 LATCH(6), LONGON(6), QIDH(6)
  DIMENSION NAME(7)

```

Prayer Schedule Computation

```

COMMON /MATH/ PI
COMMON/PCSN/IAT,LAT,LATN,LOG,LOGD,LOGN,LSTEN
DATA DIR/1HE,1HW,1HN,1HS/
DPRGR(X)=X*190.0/PI
CALL HRMIN(IABS(LATC),LATN,LATDN)
SGNLAT=DIR(3)
IF (LAT.LT.0.) SGVLAT=DIR(4)
CALL HRMIN(IABS(LONGD),LONGF,LONGEN)
SGNLNG=DIR(2)
IF (LONG.LT.0.) SGVLNG=DIR(1)
ABSQIB=ABS(DIREC*180.0/PI)
QIBN=ABSQIB
QIBW=60.0*(ABSQIB-INT(ABSQIB))+0.5
IF (QIBW.LT.60) GO TO 35
QIBW=0
QIBD=QIBW+1
35 CALL HRMIN(QIBD,QIBN,QIBW)
SGNCIB=DIR(1)
IF (DIREC.LT.0.) SGNCIB=DIR(2)
IF (YEAR.EQ.0) GO TO 40
WRITE(6,37) YEAR,NAME
37 FORMAT(1H1/2(1X/),41X,I4,' A.D. PRAYER SCHEDULE FOR ',7A4)
GO TO 45
40 WRITE(6,42) NAME
42 FORMAT(1H1/2(1X/),41X,'PERPETUAL PRAYER SCHEDULE FOR ',7A4)
45 WRITE(6,43) LATDN,SGNLAT,LOGDN,SGNLNG,QIBW,SGNCIB
48 FORMAT(1X/31X,'LATITUDE =',6A1,1X,A1,6X,'LONGITUDE =',
1 1X,6A1,1X,A1,6X,'QIBLA =',6A1,1X,A1,' (FROM N)')
GO TO (1,2,3,4),N
1 WRITE(6,21)
21 FORMAT(2(1X/),17X,'J A N U A R Y',30X,'F E B R U A R Y',
1 32X,'M A R C H')
GO TO 100
2 IF (YEAR.EQ.0 .AND. TEST.NE.0) WRITE(6,51)
51 FORMAT(2(1X/),40X,'(IN APRIL, ADD ONE HOUR TO ALL TIMES',
1 ' AFTER LAST SATURDAY)')
WRITE(6,22)
22 FORMAT(7(1X/),19X,'A P R I L',37X,'M A Y'
1 ,30X,'J U N E')
GO TO 100
3 WRITE(6,23)
23 FORMAT(2(1X/),20X,'J U L Y',35X,'A U G U S T',
1 30X,'S E P T E M B E R')
GO TO 100
4 IF (YEAR.EQ.0 .AND. INST.NE.0) WRITE(6,52)
52 FORMAT(2(1X/),35X,'(IN OCTOBER, SUBTRACT ONE HOUR FROM ALL',
1 ' TIMES AFTER LAST SATURDAY)')
WRITE(6,24)
24 FORMAT(2(1X/),17X,'O C T O B E R',30X,'N O V E M B E R'
1 20X,'D E C E M B E R')
100 WRITE(6,120)
120 FORMAT(1X/4X,40(1H-),4X,40(1H-),4X,40(1H-)/4X,
1 3(5X,'FAJR SHURUJ ZUH ASR MAGHRIB ISHA',4X)/4X,
2 3('DARF DAWN SRISE NOON AFTERNOON SUNSET NIGHT',4X)/
3 4X,40(1H-),4X,40(1H-),4X,40(1H-))
RETURN
END

```

C
C

```

SUBROUTINE CONST(MYEAR)
C COMPUTES ASTRO CONSTANTS FOR JAN 0 OF GIVEN YEAR
C
C NDAYS = TIME FROM 12 HR (NOON), JAN 0, 1900 TO 0 HR, JAN 0 OF YEAR
C T = SAME IN JULIAN CENTURIES (UNITS OF 36525 DAYS)
C OBL = OBLIQUITY OF ECLIPTIC
C OMANON,IMLONG,DELSID = DAILY MOTION (CHANGE) IN SUN'S ANOMALY,
C SUN'S MEAN LONGITUDE, SIDEREAL TIME
C ANONO,SMLONG,SIDTMO = SUN'S MEAN ANOMALY, SUN'S MEAN LONGITUDE,
C SIDEREAL TIME, ALL AT 0 HR, JAN 0 OF YEAR MYEAR

```


PRAPR Schedule Computation

```

C C1,C2 = COEFFICIENTS IN EQUATION OF CENTER
DOUBLE PRECISION THOD,DATAN
DOUBLE PRECISION T,DPI,DDEG,SEC,DRAD,DEGREE,ELONG,DPLNG,DX
COMMON /MATH/PI
COMMON /ASTR/OBL,DHANO,DPLNG,ANOMO,SLNGO,C1,C2,DELSID,SIDTNO
DRAD(DEGREE)=DHOD(DEGREE,360.000)*PI/180.000
DDEG(IDEG,MIN,SEC)=IDEG*MIN/60.000+SEC/3600.000
THOD(THOUR,MIN,SEC)=DDEG(THOUR,MIN,SEC)
LPI=DATAN(1.000)*4.000
PI=DPI
NDAYS=(MYEAR-1900)*365+(MYEAR-1901)/4
T=(NDAYS-0.500)/36525.000
OBL=DRAD(DDEG(23,27,8.2600)-DDEG(0,0,46.8450)*T)
DHANO=DRAD(DDEG(35999,2,59.1000)/36525.000)
DPLNG=DRAD(DDEG(36000,46,8.1300)/36525.000)
DX=DRAD(DDEG(279,41,48.0400)+DDEG(0,0,1.0890)*T*T)+
1 DRAD(DDEG(36000,46,8.1300)*T)
SLNGO=DHOD(DX,2.000*DPI)
DX=DRAD(DDEG(358,28,33.000)-DDEG(0,0,-.500)*T*T)+
1 DRAD(DDEG(35999,2,59.1000)*T)
ANOMO=DHOD(DX,2.000*DPI)
DPLSID=DHOD(2400,3,4.54200)/36525.000
DX=DHOD(6,39,45.93600)+DHOD(DHOD(2400,3,4.54200)*T,24.000)
SIDTNO=DHOD(DX,24.000)
C1=DRAD(DDEG(1,55,10.05700)-DDEG(0,0,17.2400)*T-
1 DDEG(0,0,0.05200)*T*T)
C2=DRAD(DDEG(0,1,12.33800)-DDEG(0,0,0.36100)*T)
RETURN
END

C
C
SUBROUTINE DAYLIT(YEAR,LEAP,IDST,BEGIN,FINISH)
C FINDS WHETHER YEAR IS LEAP (LEAP = 1 IF YES, 0 IF NO).
C IF IDST IS NON-ZERO, THEN ALSO
C COMPUTES DAY NOS. FOR DAYLIGHT SAVING TIME START AND END
C DAY NO. OF LAST SUNDAY OF APRIL (BEGIN) AND
C DAY NO. OF LAST SATURDAY OF OCTOBER
INTEGER YEAR,BEGIN,FINISH,APR30,OCT31
LEAP=0
M4=MOD(YEAR,400)
M1=MOD(YEAR,100)
IF (M4.NE.0 .OR. M1.NE.0 .AND. MOD(YEAR,4).EQ.0) LEAP=1
IF (IDST.NE.0) GO TO 5
C NO ADJUSTMENT FOR DAYLIGHT SAVING TIME (YEAR ZERO FOR PERPETUAL)
BEGIN=367
FINISH=0
RETURN
5 IF (YEAR.NE.0) GO TO 10
C DAYLIGHT SAVING TIME IN PERPETUAL CALENDAR. MAY 1 THRU OCT 31
BEGIN=31+29+31+30+1
FINISH=BEGIN-1+31+30+31+31+30+31
RETURN
C NON-ZERO YEAR. FOR ANNUAL CALENDAR
C JAN0,APR30,OCT31 = DAY OF WEEK ON THOSE DATES (FRI=0,SAT=1,SUN=2,...)
C APR30,NOCT31 = NO. OF DAY IN YEAR ON THOSE DATES
10 JAN0=MOD(M4/100*124+1+M1+M1/4-LEAP,7)
APR30=31+2*LEAP+31+30
NOCT31=365+LEAP-31-30
APR30=MOD(APR30+JAN0,7)
OCT31=MOD(NOCT31+JAN0,7)
BEGIN=APR30+2-APR30
IF (BEGIN.GT.APR30) BEGIN=BEGIN-7
FINISH=NOCT31+1-OCT31
IF (FINISH.GT.NOCT31) FINISH=FINISH-7
RETURN
END

```

FUNCTION QIBLA(I)

Prayer Schedule Computation

8

```

C RETURNS DIRECTION OF QIBLA IN RADIAN. EASTWARD FROM NORTH IS POS.
  REAL LAT, LONG, LONGO, LATO
C LONGO, LATO ARE LONG AND LAT OF MECCA IN RADIAN
  COMMON /MATH/ PI
  COMMON /POSN/ LAT, LATD, LATM, LONG, LONGD, LONGM, LSTDH
  DATA LONGO, LATO / -.6937684, .3743731 /
  DFLONG = LONG - LONGO
  QIBLA = ATAN2 (SIN (DFLONG), COS (LAT) * TAN (LATO) - SIN (LAT) * COS (DFLONG))
  RETURN
  END

C
C FUNCTION TSHAD (NDAY, BEARNG)
C RETURNS TIME WHEN SHADOW HAS GIVEN LEAVING CLOCKWISE TO NORTH
C IF NO SUCH TIME, THEN RETURNS A LARGE NUMBER
  REAL LAT, LONG, LOCMT, LONGH, LSTDH
  COMMON /MATH/ PI
  COMMON /ASTR/ OBL, DMANOM, DELCNG, ANCMO, SMLNGO, C1, C2, DELSID, SIDTMO
  COMMON /POSN/ LAT, LATD, LATM, LONG, LONGD, LONGM, LSTDH
  TSHAD = 1.0E7
C FIRST MAKE SUN'S AZIMUTH BETWEEN 0 AND 360 DEGREES, THEN BETWEEN
C -180 AND +180. IF AZIMUTH IS POSITIVE, TIME IS A.M., ELSE P.M.
C APPROXIMATE TIMES ARE 8 AM AND 4 PM.
  AZMTH = AMOD (BEARNG + 3.0 * PI, 2.0 * PI)
  TIME0 = 8.0
  IF (AZMTH.LT.PI) GO TO 20
  AZMTH = 2.0 * PI - AZMTH
  TIME0 = 16.0
20 LONGH = LONG * 12. / PI
  DAYS = NDAY + (TIME0 + LONGH) / 24.0
  ANOMLY = ANOMO + DMANOM * DAYS
  SMLNG = SMLNGO + DMLONG * DAYS
  SLONG = SMLNG + C1 * SIN (ANOMLY) + C2 * SIN (ANOMLY * 2)
  RA = ATAN2 (COS (OBL) * SIN (SLONG), COS (SLONG)) * 12.0 / PI
  IF (RA.LT.0.) RA = RA + 24.0
  SINDCL = SIN (OBL) * SIN (SLONG)
  DECL = ARSIN (SINDCL)
  THETA1 = ATAN2 (COS (LAT) * COS (AZMTH), SIN (LAT))
  THETA2 = ARCOS (SIN (DECL) * COS (THETA1) / SIN (LAT))
C GET (POSSIBLY TWO) VALUES OF COALT. SELECT THE LARGER ONE SO
C THAT WE HAVE COALT <= 90.83 DEGREES (I.E. SUN ABOVE HORIZON)
  COALT1 = AMOD (2.0 * PI + THETA1 + THETA2, 2.0 * PI)
  COALT2 = AMOD (4.0 * PI + THETA1 - THETA2, 2.0 * PI)
  IF (AMIN1 (COALT1, COALT2).GT.50.83 / 180.0 * PI) RETURN
  COALT = AMAX1 (COALT1, COALT2)
  IF (COALT.GT.90.83 / 180.0 * PI) COALT = AMIN1 (COALT1, COALT2)
  COSHA = (COS (COALT) - SIN (DECL) * SIN (LAT)) / COS (DECL) / COS (LAT)
  IF (ABS (COSHA).GT.1.0) RETURN
  HA = ARCOS (COSHA) * 12.0 / PI
  IF (TIME0.LT.12.0) HA = 24.0 - HA
  LOCMT = HA + RA - DELSID * DAYS - SIDTMO
  TSHAD = LOCMT + LONGH - LSTDH
  IF (TSHAD.LT.0.) TSHAD = TSHAD + 24.0
  IF (TSHAD.GT.24.0) TSHAD = TSHAD - 24.0
  RETURN
C 50 IF (M.NP.0) RETURN
C M = 1
C SOL = PI - SOL
C GO TO 40
C END

C
C SUBROUTINE TITLE2 (N, NAME, YEAR, ICST, DIREC)
C TITLES FOR QIBLA INDICATOR CHART
  INTEGER YEAR, DIR (4), SGNG, SGNIAT, SGNGIB, QIBD, QIBM
  REAL LAT, LONG
  LOGICAL *1 LATEM (6), LONGDM (6), QIBDM (6)
  DIMENSION NAME (7)
  COMMON /MATH/ PI

```

Prayer Schedule Computation

9

```

COMMON/POSN/LAT,LATD,LATM, LONG, LONGD, LONGM, LSTDH
DATA DIR/1HE,1HW,1HN,1HS/
DEGREE(X)=X*180.0/PI
CALL HRMIN(IAPS(LATE),LATM,LATDM)
SGNLAT=DIR(3)
IF (LAT.LT.0.) SGNLAT=DIR(4)
CALL HRMIN(IAPS(LONGD),LONGM, LONGCM)
SGNLNG=DIR(2)
IF (LONG.LT.0.) SGNLNG=DIR(1)
ABSQIB=ABS(DIR*190.0/PI)
QIBD=ABSQIB
QIBM=60.0*(ABSQIB-INT(ABSQIB))+0.5
IF (QIBM.LT.60) GO TO 35
QIBM=0
QIBD=QIBD+1
35 CALL HRMIN(QIBD,QIBM,QIBDM)
SGNQIB=DIR(1)
IF (DIREC.LT.0.) SGNQIB=DIR(2)
IF (YEAR.EQ.0) GO TO 40
WRITE(6,37) YEAR,NAME
37 FORMAT(1H1/ 1X/ ,40X,I4,' A.D. QIBLA INDICATOR FOR ',7A4)
GO TO 45
40 WRITE(6,42) NAME
42 FORMAT(1H1/ 1X/ ,40X,'PERPETUAL QIBLA INDICATOR FOR ',7A4)
45 WRITE(6,48) LATDM,SGNLAT,LONGCM,SGNLNG,QIBDM,SGNQIB
48 FORMAT(1X/31X,'LATITUDE =',6A1,1X,A1,6X,'LONGITUDE =',
1 1X,6A1,1X,A1,6X,'QIBLA =',6A1,1X,A1,' (FROM M)')
WRITE(6,49)
49 FORMAT(2(1X/),37X,'TIME WHEN QIBLA IS AT GIVEN ANGLE TO SHADOW',
1 ' OF VERTICAL OBJECT'//48X,('* INDICATES NO SUCH TIME ON ',
2 ' THAT DAY)')
GO TO (1,2,3,4,5,6),N
1 WRITE(6,21)
21 FORMAT(2(1X/),29X,'J A N U A R Y',51X,'F E B R U A R Y')
GO TO 100
2 IF (YEAR.EQ.0 .AND. IDST.NE.0) WRITE(6,51)
51 FORMAT(2(1X/),40X,'(IN APRIL, ADD ONE HOUR TO ALL TIMES',
1 ' AFTER LAST SATURDAY)')
WRITE(6,22)
22 FORMAT(2(1X/),31X,'M A R C H',56X,'A P R I L')
GO TO 100
3 WRITE(6,23)
23 FORMAT(2(1X/),33X,'M A Y',59X,'J U N E')
GO TO 100
4 WRITE(6,24)
24 FORMAT(2(1X/),32X,'J U L Y',56X,'A U G U S T')
GO TO 100
5 IF (YEAR.EQ.0 .AND. IDST.NE.0) WRITE(6,52)
52 FORMAT(2(1X/),35X,'(IN OCTOBER, SUBTRACT ONE HOUR FROM ALL',
1 ' TIMES AFTER LAST SATURDAY)')
WRITE(6,25)
25 FORMAT(2(1X/),27X,'S E P T E M B E R',50X,'O C T O B E R')
GO TO 100
6 WRITE(6,26)
26 FORMAT(2(1X/),28X,'N O V E M B E R',50X,'D E C E M B E R')
100 WRITE(6,120)
120 FORMAT(1X/6X,59(1H-),6X,59(1H-)/6X,
1 2(6X,'ANGLE (DEGREES) CLOCKWISE FROM SHADOW TO QIBLA',13X)/
2 2(6X,'DAY 0 45 90 135 180 225 270
3 '315 ')/,6X,59(1H-),6X,59(1H-))
RETURN
END

```


یہ پروگرام بھی پروفیسر ڈاکٹر کمال ابدالی نے امریکہ سے ٹریپ پر بھیجا ہے جو مشہور مسلمان ماہر فلکیات ابو یحیٰٰن البیرونی کے وضع کردہ کلیات کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے، اس دنیا کے ہر مقام میں چاند نظر آنے کے امکانات کا اندازہ ہوتا ہے۔

مثال :- ۲۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو کراچی کے لئے مندرجہ ذیل معلومات مہیا کی جائیں گی۔

یہ پروگرام بھی آئندہ استعمال کے لئے پاکستان کے ہر بڑے کمپیوٹر سنٹر میں محفوظ کرنے کی تجویز ہے۔

C C

Prediction of Crescent's Visibility

```

REAL LAT, LONG, LONGH, LSTDH
REAL MGHA, MLHA, MDCL, MAZIN, MALT, MAZIN1, MALT1
COMMON /MATH/ PI
COMMON /PCSN/ LAT, LATD, LATM, LONG, LONGD, LONGM, LSTDH
COMMON /TIMES/ NDAY, STSUN, UTCLN, STMUX, STCVL, UTCVL
COMMON /COORD/ SDCL, SLHA, SAZIN, MGHA, MDCL, MLHA, MALT, MAZIN,
1  DAZIN, ANGOST, MAZIN1, MALT1
INTEGER NAME(5), NEWMOON(5), SGNLAT, SGNING, SGNDAZ, BEGDST, FINDST
INTEGER AMPM, HIJDAT(5)
INTEGER SYM(6)/1HN, 1HS, 1HE, 1FW, 1HA, 1HP/
INTEGER MONTH(12)/3HJAN, 3HFEB, 3HPAB, 3HAPR, 3HMAY, 3HJUN, 3HJUL,
1  3HAUG, 3HSEP, 3HOCT, 3HNOV, 3HDEC /
REAL*8 POOR/' POOR '/, SOME/' SOME '/,
1  HIGH/' HIGH '/, VSBLTY
RADIAN(X)=X*PI/180.0
DEGREE(IDEG, MINUTE)=ISIGN(MINUTE, IDEG)/60.0+IDEG
10 REWIND 7
C READ DATE AND TIME OF ASTRONOMICAL "NEW MOON".
  READ (5, 20, END=260) NEWMOON
20 FORMAT(5I4)
C READ DATE FOR WHICH CRESCENT OBSERVATION DATA IS TO BE COMPUTED
100 READ (5, 105, END=260) IYEAR, INCNTH, IDATE, HIJDAT
105 FORMAT(3I4, 2X, 5A4)
C TEST IF END OF SFT OF DATES FOR WHICH PRESENT "NEW MOON" TIME
C IS APPLICABLE. END SENTINEL HAS YEAR = 0 IN DATE.
  IF (IYEAR.EQ.0) GO TO 10
C NOT A SENTINEL BUT A GOOD DATE. PRINT TABLE HEADING AND COMPUTE.
  WRITE (6, 108) HIJDAT, MONTH(1MONTH), IDATE, IYEAR
108 FORMAT(1H1, 40X, 'DATA FOR CRESCENT OBSERVATION'//,
1  1H0, 'END OF ', 5A4/1X, A3, I3, ' ', ' ', I4)
  WRITE(6, 110)
110 FORMAT(1H0, 63X, 'MOON', 1H', 'S POSITION AT SUNSET', 4X,
1  'AT CIVIL TWILT'/60X, 32(' '), 1X, 12(' ')/24X, 'LAT', 5X,
2  'LONG', 2X, 'SUNSET', 1X, 'MCCNSET', 1X, 'CIVTWLT', 2X, 'AGE',
3  2X, 'AZINTH', 1X, 'HOR DG', 1X, 'ALTIT', 2X,
4  'ANGLE', 1X, 'AZINTH', 1X, 'ALTIT', 1X, 'VSBLITY', 2X, 'CRIT'
5  /1X, 'PLACE', 17X, 'DG MN', 3X, 'DG MN', 2X, 'HR MN', 3X, 'HR MN', 2X,
6  'HR MN', 2X, 'HOURS', 1X, 'FROM N', 1X, 'FR SUN', 2X, 'DEG',
7  2X, 'FR SUN', 1X, 'FROM N', 2X, 'DEG', 2X, 'CHANCES', 2X, 'DIFF'
8  /1X, 20(' '), 2X, 6(' '), 1X, 7(' '), 1X, 6(' '), 1X, 7(' '),
9  1X, 6(' '), 1X, 5(' '), 1X, 6(' '), 1X, 6(' '), 1X, 5(' '),
A  1X, 6(' '), 1X, 6(' '), 1X, 5(' '), 1X, 7(' '), 2X, 4(' '))
115 READ (7, 120, END=250) NAME, LATD, LATM, LONGD, LONGM, LSTD, LSTH, LDST
120 FORMAT(5A4/6I4/4X, I4)
  CALL CONST(IYEAR)
  LAT=RADIAN(DEGREE(LATD, LATM))
  LONG=RADIAN(DEGREE(LONGD, LONGM))
  LSTDH=DEGREE(LSTD, LSTH)/15.0
C FIND BEGINNING AND END OF DAYLIGHT SAVING PERIOD
  CALL DAYLIT(IYEAR, LFAP, IDST, BEGEST, FINDST)
C FIND DAY NUMBER ON GIVEN DATE.
  NDAY=NUMDAY(IYEAR, INCNTH, IDATE, LEAF)
C FIND SUNSET TIME, CIVIL TWILIGHT TIME, MOON'S POSITION AT
C SUNSET AND AT CIVIL TWILIGHT, AND MCCNSET TIME.
  CALL SUNSET
  CALL CIVIL
  CALL MPOSIT
  CALL MPOS1
  CALL MUNSET
C PREPARE FOR PRINTING THE OBSERVATIONAL DATA
  LATABS=IAES(LATD)
  SGNLAT=SYM(1)
  IF (LATD.LT.0) SGNLAT=SYM(2)
  LATM1=LATM/10
  LATM2=MOD(LATM, 10)
  LONGABS=IAES(LONGD)
  SGNLNG=SYM(4)
  IF (LONGD.LT.0) SGNLNG=SYM(3)
  LONGM1=LONGM/10

```


Prediction of Crescent's Visibility

```

      LONGM2=HCD(LONGM,10)
C   PERFORM DAYLIGHT SAVING TIME ADJUSTMENT.
      IF (NDAY.LT.BEGDST .OR. NDAY.GE.FINDST) GO TO 220
      STSUN=STSUN+1.0
      STMUN=STMUN+1.0
      STCVL=STCVL+1.0
220  IHRSUN=STSUN
C   CONVERT TIMES INTO A.M. OR P.M. HOURS AND (ROUNDED) MINUTES.
      MNSUN=(STSUN-IHRSUN)*60.0+0.5
      IF (MNSUN.LT.60) GO TO 222
      MNSUN=0
      IHRSUN=IHRSUN+1
222  IHRSUN=IHRSUN-12
      MNSUN1=MNSUN/10
      MNSUN2=MOD(MNSUN,10)
      IHRCVL=STCVL
      MNCVL=(STCVL-IHRCVL)*60.0+0.5
      IF (MNCVL.LT.60) GOTO 223
      MNCVL=0
      IHRCVL=IHRCVL+1
223  IHRCVL=IHRCVL-12
      MNCVL1=MNCVL/10
      MNCVL2=MOD(MNCVL,10)
      IHMMUN=STMUN
      MMMUN=(STMUN-IHMMUN)*60.0+0.5
      IF (MMMUN.LT.60) GO TO 224
      MMMUN=0
      IHMMUN=IHMMUN+1
224  AMPM=SYM(5)
      IF (IHMMUN.LE.12) GO TO 230
      AMPM=SYM(6)
      IHMMUN=IHMMUN-12
230  MMMUN1=MMMUN/10
      MMMUN2=MOD(MMMUN,10)
C   COMPUTE MOON'S AGE AT SUNSET
      AGE=UTSUN-(MMMUN(5)/60.0+NEWMUN(4))*
1    (NDAY-NUMDAY(NEWMUN(1),NEWMUN(2),NEWMUN(3),LEAP))*24.0
      DAZABS=ABS(DAZIM)
      SGNDAZ=SYM(1)
      IF (DAZIM.LT.0.0) SGNDAZ=SYM(2)
      THRESH=(-0.97143E-2*DAZABS-0.13714E-1)*DAZABS+10.3743
      DIFFER=(MALT-THRESH)/THRESH
      VSBLTY=SCHE
      IF (DIFFER.LT.-0.1) VSBLTY=POOR
      IF (DIFFER.GT.0.1) VSBLTY=HIGH
      WRITE (6,240) NAME,LATABS,LATM1,LATM2,SGNLAT,LNGAPS,LONGM1,
1    LONGM2,SGNLNG,IHRSUN,MNSUN1,MNSUN2,IHMMUN,MMMUN1,MMMUN2,
2    AMPM,IHRCVL,MNCVL1,MNCVL2,
3    AGE,MAZIM,DAZABS,SGNDAZ,MALT,ANGDST,MAZIM1,MALT1,VSBLTY
4    ,DIFFER
240  FORMAT(1X,5A4,2X,I2,' ',2I1,A1,1X,I3,' ',2I1,A1,1X,I2,' ',2I1,
1    'P',2X,I2,' ',2I1,A1,1X,I2,' ',2I1,'P',
2    1X,F5.1,1X,F5.1,'W',1X,F5.1,A1,1X,F5.1,1X,
3    F5.1,2X,F5.1,'W',1X,F5.1,2X,A6,1X,F5.2)
      GO TO 115
250  REWIND 7
      GO TO 100
260  WRITE(6,270)
270  FORMAT(1H1)
      STOP
      END
C
      FUNCTION NUMDAY(Y,M,D,LEAP)
C   RETURNS DAY NO. IN YEAR Y OF DATE D IN MONTH M
C   LEAP=1 IF YEAR IS LEAP, 0 IF NON-LEAP
      INTEGER Y,M,D,LEAP
      NUMDAY=D+(M-1)*30+5*M/9-(M+7)/10*(2-LEAP)
      RETURN

```

Prediction of Crescent's Visibility

END

C
C

SUBROUTINE MPOSIT

COMPUTES MOON'S POSITION AT SUNSET TIME (NDAY, UNIVERSAL TIME UTSUN)

C *MGHA, MLHA, MDCL = MOON'S GHA, LHA, DECLINATION

C *MALT, MAZIM, ANGOST = MOON'S ALTITUDE, AZIMUTH, ANGULAR DIST FROM SUN

C *DAZIM = MOON'S AZIMUTH DIFFERENCE (* IF NCEIH) FROM SUN

C *MALT1, MAZIM1 = MOON'S ALTITUDE, AZIMUTH AT END OF CIVIL TWILIGHT

REAL LAT, LONG, LONGH, LSTDH

REAL MGHA, MLHA, MDCL, MAZIM, MALT, MAZIM1, MALT1

COMMON /MATH/ PI

COMMON /PCSN/ IAT, LATD, LATN, LONG, LONGD, LONGH, LSTDH

COMMON /TIMES/ NDAY, STSUN, UTSUN, STMUN, STCVL, UTCVL

COMMON /COORD/ SDCL, SLHA, SAZIM, MGHA, MDCL, MLHA, MALT, MAZIM,

1 DAZIM, ANGOST, MAZIM1, MALT1

NAMELIST /MPOS/ NDAY, UTSUN, DAYS, MGHA, MLHA, MDCL, MALT, MAZIM,

1 SAZIM, DAZIM, ANGOST

CALL MHADCL(UTSUN)

*LHA = MGHA - LONG

*MALT = ARSIN (SIN (MDCL) * SIN (LAT) + CCS (MDCL) * COS (LAT) * COS (MLHA))

*MAZIM = ABS (ATAN2 (SIN (MLHA), CCS (LAT) * TAN (MDCL) - SIN (LAT) * COS (MLHA)))

*SLHA = SLHA * PI / 12.0

*SAZIM = ABS (ATAN2 (SIN (SLHA), CCS (LAT) * TAN (SDCL) - SIN (LAT)

1 *COS (SLHA)))

*MAZIM1 = SAZIM - MAZIM

*ALTSUN = -0.833333 * PI / 180.0

*ANGOST = ARCCOS (SIN (ALTSUN) * SIN (MALT) + CCS (ALTSUN) * COS (MALT) *

1 COS (DAZIM)) * 180.0 / PI

*MALT1 = MALT * 180.0 / PI

*MAZIM1 = MAZIM * 180.0 / PI

*DAZIM1 = DAZIM * 180.0 / PI

C

WRITE (6, MPOS)

RETURN

ENTRY MPOSIT

COMPUTES MOON'S POSITION AT END OF CIVIL TWILIGHT

CALL MHADCL(UTCVL)

*LHA = MGHA - LONG

*MALT1 = ARSIN (SIN (MDCL) * SIN (LAT) + CCS (MDCL) * COS (LAT) * COS (MLHA))

1 *180.0 / PI

*MAZIM1 = ABS (ATAN2 (SIN (MLHA), CCS (LAT) * TAN (MDCL) - SIN (LAT) *

1 COS (MLHA))) * 180.0 / PI

RETURN

END

SUBROUTINE MUNSET

COMPUTES TIME OF MOONSET ON GIVEN DATE

C UTSUN, STMUN = UNIVERSAL TIME (IN DAYS), STANDARD TIME (IN HRS) OF MOONSET

C UTSUN = UNIV. TIME OF SUNSET, USED AS FIRST APPROX. TO MOONSET TIME

REAL MGHA0, MGHA1, MLHA0, MLHA1

REAL LAT, LONG, LONGH, LSTDH

REAL MGHA, MLHA, MDCL, MAZIM, MALT, MAZIM1, MALT1

COMMON /MATH/ PI

COMMON /PCSN/ IAT, LATD, LATN, LONG, LONGD, LONGH, LSTDH

COMMON /TIMES/ NDAY, STSUN, UTSUN, STMUN, STCVL, UTCVL

COMMON /COORD/ SDCL, SLHA, SAZIM, MGHA, MDCL, MLHA, MALT, MAZIM,

1 DAZIM, ANGOST, MAZIM1, MALT1

DOUBLE PRECISION DAYS

STMUN = 1.0E7

UTSUN = UTSUN / 24.0

DAYS = NDAY + UTSUN

CALL MHADCL(UTSUN)

MGHA1 = MGHA

MLHA0 = MGHA1 - LONG

*MLHA = 347.81 * PI / 180.0

COSLHA = (0.00233 - SIN (LAT) * SIN (MDCL)) / CCS (LAT) / COS (MDCL)

IF (ABS (COSLHA) .GT. 1.0) RETURN

*MLHA1 = ARCCOS (COSLHA)

Prediction of Crescent's Visibility

```

DELTA = (MLHA1 - MLHA0) / DELHA
IF (DELTA.LT. -0.5) DELTA = DELTA + 2.0 * PI / DELHA
IF (DELTA.GT. +0.5) DELTA = DELTA - 2.0 * PI / DELHA
UTMUN = UTMUN + DELTA
10 IF (DELTA.LT. 0.005) GOTO 20
MGHA0 = MGHA1
MLHA0 = MLHA1
CALL MHADCL(UTMUN * 24.0)
MGHA1 = MGHA
DELHA = (MGHA1 - MGHA0) / DELTA
IF (DELHA.LT. 0.0) DELHA = DELHA + 2.0 * PI / DELTA
COSLHA = (0.00233 - SIN(LAT) * SIN(MDCL)) / COS(LAT) / COS(MDCL)
IF (ABS(COSLHA) .GT. 1.0) RETURN
MLHA1 = ARCCOS(COSLHA)
DELTA = (MLHA1 - MLHA0) / DELHA
UTMUN = UTMUN + DELTA
GO TO 10
20 STMUN = UTMUN * 24.0 - LSTDH
RETURN
END

C FINDS WHETHER YEAR IS LEAP (LEAP = 1 IF YES, 0 IF NO).
C IF IDST IS NON-ZERO, THEN ALSO
C COMPUTES DAY NOS. FOR DAYLIGHT SAVINGS TIME START AND END.
C DAY NO. OF LAST SUNDAY OF APRIL (BEGIN) AND
C DAY NO. OF LAST SATURDAY OF OCTOBER
C IF IDST IS ZERO (DAYLIGHT SAVING TIME NOT OBSERVED), THEN MAKES
C RANGE OF DAYLIGHT DAYS EMPTY BY SETTING BEGIN,FINISH=367,0
INTEGER YEAR,BEGIN,FINISH,APR30,OCT31
LEAP=0
M4=MCD(YEAR,400)
M1=MCD(YEAR,100)
IF (M4.EQ.0 .OR. M1.NE.0 .AND. MCD(YEAR,4).EQ.0) LEAP=1
IF (IDST.NE.0) GO TO 10
C DAYLIGHT SAVING TIME NOT OBSERVED. SET DAYLIGHT RANGE TO EMPTY
BEGIN=367
FINISH=0
RETURN
C JAN0,APR30,OCT31 = DAY OF WEEK ON THOSE DATES (FRI=0,SAT=1,SUN=2,...)
C NAPR30,NOCT31 = NO. OF DAY IN YEAR ON THOSE DATES
10 JAN0=MOD(M4/100*124+1+M1+M1/4-LEAP,7)
NAPR30=31+28+LEAP+31+30
NOCT31=365+LEAP-31-30
APR30=MOD(NAPR30+JAN0,7)
OCT31=MOD(NOCT31+JAN0,7)
BEGIN=NAPR30+2-APR30
IF (BEGIN.GT.NAPR30) BEGIN=BEGIN-7
FINISH=NOCT31+1-OCT31
IF (FINISH.GT.NOCT31) FINISH=FINISH-7
RETURN
END

C
C
SUBROUTINE MHADCL(UT)
C COMPUTES MOON'S GHA AND DECL AT UNIV. TIME UT ON NDAY
C USES SERIES VALID FOR PERIOD 1800-1900 APPROXIMATELY
C REFERENCE: ALMANAC FOR COMPUTERS, 1978. (WE HAVE TRUNCATED THE
C SERIES TO OBTAIN SUFFICIENT PRECISION FOR OUR PURPOSE)
REAL LAT, LONG, LONGH, LSTDH, LSTUN
REAL MGHA, MLHA, MDCL, MAZIM, MALT, MAZIM1, MALT1
COMMON /MATE/ PI
COMMON/PCSN/LAT, LATD, LATN, LONG, LONGE, LONGH, LSTDH
COMMON /TIMES/ NDAY, STSUN, UTSUN, STMUN, STCVL, UTCVL
COMMON /COORD/ SDCL, SLHA, SAZIM, MGHA, DECL, MLHA, MALT, MAZIM,
1 MAZIM1, ANGOST, MAZIM1, MALT1
DOUBLE PRECISION DMOD, DATAN
DOUBLE PRECISION T, DPI, DRAD, DEGREE, DREG, SEC, DX

```


Prediction of Crescent's Visibility

7

```

DOUBLE PRECISION GO,AO,CO,NO,DO,E0,EG,W0,GESTO,DG,IA,DC,DN,DD,
1 DR,DE,DW,DGMST
REAL G,A,C,N,D,B,T,W,GMST,MBA
DRAD(DEGREE)=DMOD(DEGREE,360.000)*DPI/180.000
DDEG(IDEG,MIN,SEC)=SEC/3600.000+MIN/60.000+IDEG
DBOUR(IHOUR,MIN,SEC)=DDEG(IHOUR,MIN,SEC)
DAYS=NDAY+UT/24.0
G=DRAD(GO+DAYS*DG)
A=DRAD(AO+DAYS*DA)
C=DRAD(CO+DAYS*DC)
N=DRAD(NO+DAYS*DN)
D=DRAD(DO+DAYS*DD)
B=DRAD(BO+DAYS*DB)
E=DRAD(E0+DAYS*DE)
W=DRAD(W0+DAYS*DW)
GMST=DRAD(GMST0+15.0410686395D0*(1+NDAY*DGMST))
THETA=-0.01434*SIN(G+B-2*D+N)-0.01652*SIN(A+G+B-2*D+N)
1 -0.01869*SIN(2*A+B-2*D+N)+0.027*SIN(2*A+B+N)-0.02994*SIN(A-B-2*D)
2 -0.03759*SIN(G+B+N)-0.03982*SIN(G-B-N)+0.04732*SIN(B+2*D+N)
3 -0.04771*SIN(B-N)-0.06505*SIN(A+B-2*D)+0.13622*SIN(A+B)
4 -0.14511*SIN(A-B-2*D-N)-0.18354*SIN(E-2*C)-0.20017*SIN(B-2*D+N)
5 -0.38899*SIN(A+B-2*D+N)+0.40248*SIN(A-B)+0.65973*SIN(A+B+N)
6 +1.96763*SIN(A-B-N)+4.95372*SIN(B)+23.89684*SIN(E+N)
RHO=1.50534*COS(A-2*B)-1.67417*COS(A+2*D)+1.99463*COS(A+G)
1 +2.07579*COS(D)-2.455*CCS(A-G)-2.74067*COS(A+G-2*D)
2 -3.83002*COS(G-2*D)-5.37817*COS(2*A)+6.60763*CCS(2*A-2*D)
3 -53.97626*COS(2*D)-68.62152*COS(A-2*C)-395.1367*COS(A)+3649.337
PHI=0.01122*SIN(A+2*D)+0.01410*SIN(A-2*D-N)
1 +0.0141*SIN(A+2*B-2*D+N)+0.01424*SIN(A-2*B)
2 +0.01506*SIN(A-2*B-2*D-2*N)-0.01567*SIN(2*B-2*D)
3 +0.02077*SIN(2*B-2*D+2*N)-0.02527*SIN(A+G)-0.02952*SIN(A-N)
4 -0.02952*SIN(A+2*B+N)-0.03487*SIN(D)+0.03684*SIN(A-G)
5 -0.03983*SIN(2*D+N)+0.03983*SIN(2*B-2*D+N)
6 +0.04037*SIN(A+2*B-2*D+2*N)+0.04221*SIN(2*A)-0.04273*SIN(G-2*D)
7 -0.05566*SIN(2*A-2*D)-0.05657*SIN(A+G-2*D)-0.06846*SIN(A+2*B+2*N)
8 -0.08724*SIN(A-2*D-N)-0.08724*SIN(A+N)-0.11463*SIN(2*B)
9 -0.18647*SIN(G)-0.20417*SIN(A-2*B-2*N)+0.59616*SIN(2*D)
A +1.07142*SIN(N)-1.07447*SIN(2*B+N)-1.28658*SIN(A-2*D)
B -2.47970*SIN(2*B+2*N)+6.32962*SIN(A)
MRA=ARSIN(PHI/SQRT(RHO-THETA*THETA))
MDCL=ARSIN(THETA/SQRT(RHC))
MGHA=AMOD(GMST-MRA+2.0*PI,2.0*PI)
RETURN
C
C
C PRINT CONST(NYEAR)
C COMPUTES ASTRO CONSTANTS FOR JAN 0 OF GIVEN YEAR
C NDAYS = TIME FROM 12 HR(MOON), JAN 0, 1900 TO 0 HR, JAN 0 OF NYEAR
C T = SAME IN JULIAN CENTURIES(UNITS OF 36525 DAYS)
DPI=DATAN(1.000)*4.000
PI=DPI
NDAYS=(NYEAR-1900)*365+(NYEAR-1901)/4
T=(NDAYS-0.5D0)/36525.000
GO=DMOD(-1.5E-4*T*T+359.475833D0+35999.04975D0*T,360.000)
AO=DMOD(9.192D-3*T*T+296.104608D0+477198.849108D0*T,360.000)
CO=DMOD(-1.133D-3*T*T+270.434164D0+481267.983142D0*T,360.000)
NO=DMOD(2.078D-3*T*T+259.183275D0-1934.142008D0*T,360.000)
DO=DMOD(-1.43ED-3*T*T+350.737486D0+445267.114217D0*T,360.000)
E0=DMOD(-3.211D-3*T*T+11.250889D0+483202.02515D0*T,360.000)
EG=DMOD(98.998753D0+35999.372866D0*T,360.000)
W0=DMOD(3.1D-4*T*T+342.767053D0+58519.211911D0*T,360.000)
GMST0=DMOD(3.03D-4*T*T+95.6909833D0+36000.76892D0*T,360.000)
DG=35999.04975D0/36525.000
DA=477198.849108D0/36525.000
DC=481267.983142D0/36525.000
DN=-1934.142008D0/36525.000
DD=445267.114217D0/36525.000
DE=483202.02515D0/36525.000

```

Prediction of Crescent's Visibility

$DP=35999.37288600/36525.000$
 $DM=58519.21191100/36525.000$
 $DGMST=36000.7689200/36525.000$

```

C
C COMPUTE CONSTANTS OF SUN'S MOTION FOR JAN 0 OF GIVEN YEAR
C
C NDAYS = TIME FROM 12 HR (NOON), JAN 0, 1900 TO 0 HR, JAN 0 OF NYEAR
C T = SAME IN JULIAN CENTURIES (UNITS OF 36525 DAYS)
C OBL = OBLIQUITY OF ECLIPTIC
C DG, DGMST, DELSID = DAILY MOTION (CHANGE) IN SUN'S ANOMALY,
C   SUN'S MEAN LONGITUDE, SIDEREAL TIME
C G0, SMLNG0, SIDTMO = SUN'S MEAN ANOMALY, SUN'S MEAN LONGITUDE,
C   SIDEREAL TIME, ALL AT 0 HR, JAN 0 OF YEAR NYEAR
C C1, C2 = COEFFICIENTS IN EQUATION OF CENTER
OBL=DRAD(DDEG(23,27,8.2600)-DDEG(0,0,46.8450)*T)
SMLNG0=DMOD(3.030-4*T*T+279.69667800+36000.7689200*T,360.000)
DELSID=DHOUR(2400,3,4.54200)/36525.000
GX=DHOUR(6,38,45.83600)+DMOD(DHOUR(2400,3,4.54200)*T,24.000)
SIDTMO=DMOD(GX,24.000)
C1=DRAD(DDEG(1,55,10.05700)-DDEG(0,0,0.05200)*T*T-
1 DDEG(0,0,17.2400)*T)
C2=DRAD(DDEG(0,1,12.33800)-DDEG(0,0,0.36100)*T)
C WRITE(6,CONSTS)
C RETURN

C ENTRY SUNSET
NAMELIST/SNST/LONGH,LTSUN,NDAY,DAYS,SLONG,FA,SNCL,SLHA,UTSUN,
1 STSUN
C SMLNG = SUN'S MEAN LONGITUDE AT TIME0, SLONG = TRUE LONGITUDE
C RA = SUN'S RIGHT ASCENSION, SINCL = SIN(SUN'S DECLINATION)
C SLHA = SUN'S LOCAL HOUR ANGLE WEST
C LTSUN,STSUN,UTSUN = LOCAL, STANDARD, UNIVERSAL TIME OF SUNSET
LONGH=LONG*12./PI
LTSUN=19.0
DO 10 I=1,2
DAYS=NDAY+(LTSUN+LONGH)/24.0
ANOMLY=DRAD(G0+DG*DAYS)
SMLNG=DRAD(SMLNG0+DGMST*DAYS)
SLONG=SMLNG+C1*SIN(ANOMLY)+C2*SIN(ANOMLY*2)
RA=ATAN2(COS(OBL)*SIN(SLONG),COS(SLONG))*12.0/PI
IF (RA.LT.0.) RA=RA+24.0
SINDCL=SIN(OBL)*SIN(SLONG)
SNCL=ABSIN(SINDCL)
COSHHA=(-0.0145430-SINDCL*SIN(LAT))/(SQRT(1.0-SINDCL**2)*COS(LAT))
C IF COS(SLHA)>1, THEN TIME CANNOT BE EVALUATED
IF (ABS(COSHHA).GT.1.0) RETURN
SLHA=ARCCOS(COSHHA)*12.0/PI
LTSUN=SLHA+RA-DELSID*DAYS-SIDTMO
IF (LTSUN.LT.0.) LTSUN=LTSUN+24.0
IF (LTSUN.GT.24.0) LTSUN=LTSUN-24.0
10 CONTINUE
UTSUN=LTSUN+LONGH
STSUN=UTSUN-LSTDH
C WRITE(6,SNST)
C RETURN

C ENTRY CIVIL
COMPUTES TIME OF END OF CIVIL TWILIGHT (SUN'S ZENITH DIST = 96 DEG)
C THIS ROUTINE MUST BE CALLED AFTER CALLING SUNSET
C SMLNG,SLONG,RA,SINDCL,SLHA AS ABOVE (FOR SUNSET ABOVE)
C LTSUN,STCVL,UTCVL = LOCAL,STANDARD,UNIVERSAL TIME OF CIVIL TWILIGHT
COSHHA=(-0.1045285-SINDCL*SIN(LAT))/(SQRT(1.0-SINDCL**2)*COS(LAT))
C IF COS(SLHA)>1, THEN TIME CANNOT BE EVALUATED
IF (ABS(COSHHA).GT.1.0) RETURN
LTSUN=ARCCOS(COSHHA)*12.0/PI+RA-DELSID*DAYS-SIDTMO
IF (LTSUN.LT.0.) LTSUN=LTSUN+24.0
IF (LTSUN.GT.24.0) LTSUN=LTSUN-24.0
UTCVL=LTSUN+LONGH
STCVL=UTCVL-LSTDH
C RETURN
END

```

اجتماع شمس و قمر کا گزینج طائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۸۰	جنوری	۱۷	۲۱	۲۱	۱۹۸۱	اکتوبر	۲۷	۲۰	۱۴
	فروری	۱۶	۸	۵۱		نومبر	۲۶	۱۴	۳۹
	مارچ	۱۶	۱۸	۵۷		دسمبر	۲۶	۱۰	۱۱
	اپریل	۱۵	۳	۴۷	۱۹۸۲	جنوری	۲۵	۴	۵۷
	مئی	۱۴	۱۲	۱		فروری	۲۳	۲۱	۱۴
	جون	۱۲	۲۰	۳۹		مارچ	۲۵	۱۰	۱۸
	جولائی	۱۲	۶	۴۶		اپریل	۲۳	۲۰	۲۹
	اگست	۱۰	۱۹	۱۰		مئی	۲۳	۴	۴۱
	ستمبر	۹	۱۰	۱		جون	۲۱	۱۱	۵۳
	اکتوبر	۹	۲	۵۱		جولائی	۲۰	۱۸	۵۸
	نومبر	۷	۲۰	۴۳		اگست	۱۹	۲	۴۶
	دسمبر	۷	۱۴	۳۶		ستمبر	۱۷	۱۲	۱۰
۱۹۸۱	جنوری	۶	۷	۲۵		اکتوبر	۱۷	۰	۵
	فروری	۴	۲۲	۱۵		نومبر	۱۵	۱۵	۱۱
	مارچ	۶	۱۰	۳۲		دسمبر	۱۵	۹	۱۹
	اپریل	۴	۲۰	۲۰	۱۹۸۳	جنوری	۱۴	۵	۹
	مئی	۴	۴	۲۰		فروری	۱۳	۰	۳۲
	جون	۲	۱۱	۳۳		مارچ	۱۴	۱۷	۴۵
	جولائی	۱	۱۹	۴		اپریل	۱۳	۷	۵۹
	جولائی	۳۱	۳	۵۳		مئی	۱۲	۱۹	۲۶
	اگست	۲۹	۱۴	۴۵		جون	۱۱	۴	۳۸
	ستمبر	۲۸	۴	۸		جولائی	۱۰	۱۲	۱۹

اجتماع شمس و قمر کا گریج ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۸۳	اگست	۸	۱۹	۱۹	۱۹۸۵	مئی	۱۹	۲۱	۴۱
	ستمبر	۷	۲	۳۶		جون	۱۸	۱۱	۵۹
	اکتوبر	۶	۱۱	۱۷		جولائی	۱۷	۲۳	۵۸
	نومبر	۴	۲۲	۲۲		اگست	۱۶	۱۰	۷
	دسمبر	۳	۱۳	۲۷		ستمبر	۱۳	۱۹	۲۱
۱۹۸۴	جنوری	۳	۵	۱۶		اکتوبر	۱۳	۲	۳۴
	فروری	۱	۲۳	۴۷		نومبر	۱۲	۱۴	۲۱
	مارچ	۲	۱۸	۳۶		دسمبر	۱۲	۰	۵۵
	اپریل	۱	۱۲	۱۱	۱۹۸۶	جنوری	۱۰	۱۲	۲۳
	مئی	۱	۳	۴۶		فروری	۹	۰	۵۷
	مئی	۳۰	۱۶	۴۹		مارچ	۱۰	۱۴	۵۲
	جون	۲۹	۳	۲۰		اپریل	۹	۶	۹
	جولائی	۲۸	۱۱	۵۲		مئی	۸	۲۲	۱۰
	اگست	۲۶	۱۹	۲۶		جون	۷	۱۴	۱
	ستمبر	۲۵	۳	۱۲		جولائی	۷	۲	۵۶
	اکتوبر	۲۴	۱۲	۹		اگست	۵	۱۸	۳۶
	نومبر	۲۲	۲۲	۵۸		ستمبر	۴	۷	۱۱
	دسمبر	۲۲	۱۱	۴۸		اکتوبر	۳	۱۸	۵۵
۱۹۸۵	جنوری	۲۱	۲	۳۰		نومبر	۲	۶	۳
	فروری	۱۹	۱۸	۴۴		دسمبر	۱	۱۶	۴۴
	مارچ	۲۱	۱۱	۵۹		دسمبر	۳۱	۳	۱۱
	اپریل	۲۰	۵	۲۲	۱۹۸۷	جنوری	۲۹	۱۳	۴۶

اجتماع شمس و قمر کا گریج ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۸۷	فروری	۲۸	۰	۵۱	۱۹۸۸	دسمبر	۹	۵	۳۷
	مارچ	۲۹	۱۲	۴۷	۱۹۸۹	جنوری	۷	۱۹	۲۳
	اپریل	۲۸	۱	۳۶		فروری	۶	۷	۳۸
	مئی	۲۷	۱۵	۱۲		مارچ	۷	۱۸	۲۰
	جون	۲۶	۵	۳۷		اپریل	۶	۳	۳۴
	جولائی	۲۵	۲۰	۳۸		مئی	۵	۱۱	۴۸
	اگست	۲۴	۱۲	۰		جون	۳	۱۹	۵۴
	ستمبر	۲۳	۳	۹		جولائی	۳	۵	۰
	اکتوبر	۲۲	۱۷	۲۹		اگست	۱	۱۶	۶
	نومبر	۲۱	۶	۳۴		اگست	۳۱	۵	۴۵
	دسمبر	۲۰	۱۸	۲۶		ستمبر	۲۹	۲۱	۴۸
۱۹۸۸	جنوری	۱۹	۵	۲۷		اکتوبر	۲۹	۱۵	۲۹
	فروری	۱۷	۱۵	۵۶		نومبر	۲۸	۹	۴۲
	مارچ	۱۸	۲	۳		دسمبر	۲۸	۳	۲۱
	اپریل	۱۶	۱۲	۱	۱۹۹۰	جنوری	۲۶	۱۹	۲۱
	مئی	۱۵	۲۲	۱۱		فروری	۲۵	۸	۵۵
	جون	۱۴	۹	۱۵		مارچ	۲۶	۱۹	۴۹
	جولائی	۱۳	۲۱	۵۳		اپریل	۲۵	۴	۲۸
	اگست	۱۲	۱۲	۳۲		مئی	۲۴	۱۱	۴۸
	ستمبر	۱۱	۴	۵۱		جون	۲۲	۱۸	۵۶
	اکتوبر	۱۰	۲۱	۵۰		جولائی	۲۲	۲	۵۵
	نومبر	۹	۱۴	۲۱		اگست	۲۰	۱۲	۴۰

اجتماع شمس و قمر کا گرتیج ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۹۰	ستمبر	۱۹	۰	۴۷	۱۹۹۲	جون	۳۰	۱۲	۱۹
	اکتوبر	۱۸	۱۵	۳۸		جولائی	۲۹	۱۹	۳۶
	نومبر	۱۷	۹	۵		اگست	۲۸	۲	۴۳
	دسمبر	۱۷	۴	۲۳		ستمبر	۲۶	۱۰	۴۱
۱۹۹۱	جنوری	۱۵	۲۳	۵۱		اکتوبر	۲۵	۲۰	۳۵
	فروری	۱۴	۱۷	۳۳		نومبر	۲۴	۹	۱۲
	مارچ	۱۶	۸	۱۱		دسمبر	۲۴	۰	۴۳
	اپریل	۱۴	۱۹	۳۸	۱۹۹۳	جنوری	۲۲	۱۸	۲۸
	مئی	۱۴	۴	۳۷		فروری	۲۱	۱۳	۶
	جون	۱۲	۱۳	۷		مارچ	۲۳	۷	۱۶
	جولائی	۱۱	۱۹	۷		اپریل	۲۱	۲۳	۴۹
	اگست	۱۰	۲	۲۸		مئی	۲۱	۱۴	۸
	ستمبر	۸	۱۱	۲		جون	۲۰	۱	۵۴
	اکتوبر	۷	۲۱	۳۹		جولائی	۱۹	۱۱	۲۵
	نومبر	۶	۱۱	۱۲		اگست	۱۷	۱۹	۲۹
	دسمبر	۶	۳	۵۷		ستمبر	۱۶	۳	۱۲
۱۹۹۲	جنوری	۴	۲۳	۱۱		اکتوبر	۱۵	۱۱	۳۷
	فروری	۳	۱۹	۰		نومبر	۱۳	۲۱	۳۵
	مارچ	۴	۱۳	۲۴		دسمبر	۱۳	۹	۲۸
	اپریل	۳	۵	۲	۱۹۹۴	جنوری	۱۱	۲۳	۱۱
	مئی	۲	۱۷	۴۶		فروری	۱۰	۱۴	۳۱
	جون	۱	۳	۵۷		مارچ	۱۲	۷	۶

اجتماع شمس و قمر کا گریج ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۹۴	اپریل	۱۱	۰	۱۸	۱۹۹۶	جنوری	۲۰	۱۲	۵۱
	مئی	۱۰	۱۷	۸		فروری	۱۸	۲۳	۳۱
	جون	۹	۸	۲۸		مارچ	۱۹	۱۰	۴۶
	جولائی	۸	۲۱	۳۹		اپریل	۱۷	۲۲	۵۰
	اگست	۷	۸	۴۶		مئی	۱۷	۱۱	۴۷
	ستمبر	۵	۱۸	۳۴		جون	۱۶	۱	۳۷
	اکتوبر	۵	۳	۵۶		جولائی	۱۵	۱۶	۱۶
	نومبر	۳	۱۳	۳۷		اگست	۱۴	۷	۳۵
	دسمبر	۲	۲۳	۵۵		ستمبر	۱۲	۲۳	۹
۱۹۹۵	جنوری	۱	۱۰	۵۷		اکتوبر	۱۲	۱۴	۱۶
	جنوری	۳۰	۲۲	۴۸		نومبر	۱۱	۴	۱۷
	مارچ	۱	۱۱	۴۹		دسمبر	۱۰	۱۶	۵۸
	مارچ	۳۱	۲	۹	۱۹۹۷	جنوری	۹	۴	۲۶
	اپریل	۲۹	۱۷	۳۷		فروری	۷	۱۵	۸
	مئی	۲۹	۹	۲۸		مارچ	۹	۱	۱۵
	جون	۲۸	۰	۵۱		اپریل	۷	۱۱	۳
	جولائی	۲۷	۱۵	۱۵		مئی	۶	۲۰	۴۸
	اگست	۲۶	۴	۳۳		جون	۵	۷	۵
	ستمبر	۲۴	۱۶	۵۶		جولائی	۴	۱۸	۴۱
	اکتوبر	۲۴	۴	۳۷		اگست	۳	۸	۱۵
	نومبر	۲۲	۱۵	۴۴		ستمبر	۱	۲۳	۵۳
	دسمبر	۲۲	۲	۲۴		اکتوبر	۱	۲	۵۳

اجتماع شمس و قمر کا گریج ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۹۷	اکتوبر	۳۱	۱۰	۲	۱۹۹۹	اگست	۱۱	۱۱	۹
	نومبر	۳۰	۲	۱۵		ستمبر	۹	۲۲	۳
	دسمبر	۲۹	۱۶	۵۸		اکتوبر	۹	۱۱	۳۶
۱۹۹۸	جنوری	۲۸	۶	۲		نومبر	۸	۳	۵۴
	فروری	۲۶	۱۷	۲۷		دسمبر	۷	۲۲	۳۲
	مارچ	۲۸	۳	۱۵	۲۰۰۰	جنوری	۶	۱۸	۱۴
	اپریل	۲۶	۱۱	۴۳		فروری	۵	۱۳	۴
	مئی	۲۵	۱۹	۳۴		مارچ	۶	۵	۱۸
	جون	۲۴	۳	۵۲		اپریل	۴	۱۸	۱۴
	جولائی	۲۳	۱۳	۴۵		مئی	۴	۴	۱۳
	اگست	۲۲	۲	۴		جون	۲	۱۲	۱۶
	ستمبر	۲۰	۱۷	۲		جولائی	۱	۱۹	۲۱
	اکتوبر	۲۰	۱۰	۱۰		جولائی	۳۱	۲	۲۶
	نومبر	۱۹	۴	۲۸		اگست	۲۹	۱۰	۲۰
	دسمبر	۱۸	۲۲	۴۴		ستمبر	۲۷	۱۹	۵۴
۱۹۹۹	جنوری	۱۷	۱۵	۴۷		اکتوبر	۲۷	۷	۵۹
	فروری	۱۶	۶	۴۰		نومبر	۲۵	۲۳	۱۳
	مارچ	۱۷	۱۸	۴۹		دسمبر	۲۵	۱۷	۲۲
	اپریل	۱۶	۴	۲۳	۲۰۰۱	جنوری	۲۴	۱۳	۸
	مئی	۱۵	۱۲	۶		فروری	۲۳	۸	۲۲
	جون	۱۳	۱۹	۴		مارچ	۲۵	۱	۲۲
	جولائی	۱۳	۲	۲۵		اپریل	۲۳	۱۵	۲۷

اجتماع شمس و قمر کا گرینج ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۲۰۰۱	مئی	۲۳	۲	۴۷	۲۰۰۲	ستمبر	۷	۳	۱۱
	جون	۲۱	۱۱	۵۹		اکتوبر	۶	۱۱	۱۹
	جولائی	۲۰	۱۹	۴۶		نومبر	۴	۲۰	۳۶
	اگست	۱۹	۲	۵۷		دسمبر	۴	۷	۳۵
	ستمبر	۱۷	۱۰	۲۸	۲۰۰۳	جنوری	۲	۲۰	۲۴
	اکتوبر	۱۶	۱۹	۲۴		فروری	۱	۱۰	۵۰
	نومبر	۱۵	۶	۴۱		مارچ	۳	۲	۳۶
	دسمبر	۱۴	۲۰	۴۸		اپریل	۱	۱۹	۱۹
۲۰۰۲	جنوری	۱۳	۱۳	۳۰		مئی	۱	۱۲	۱۵
	فروری	۱۲	۷	۴۱		مئی	۳۱	۴	۲۰
	مارچ	۱۴	۲	۴		جون	۲۹	۱۸	۴۰
	اپریل	۱۲	۱۹	۲۲		جولائی	۲۹	۶	۵۴
	مئی	۱۲	۱۰	۴۷		اگست	۲۷	۱۷	۲۷
	جون	۱۰	۲۳	۴۷		ستمبر	۲۶	۳	۱۰
	جولائی	۱۰	۱۰	۲۷		اکتوبر	۲۵	۱۲	۵۱
	اگست	۸	۱۹	۱۶		نومبر	۲۳	۲۳	۱

۲۰۰۳ دسمبر ۲۳ ۹ ۳۵

LOGARITHMS OF NUMBERS

x	0	1	2	3	4	5	6	7	8	9	L	ADD								
												1	2	3	4	5	6	7	8	9
10	0000	0043	0086	0128	0170	0212					42	4	8	13	17	21	25	29	34	38
						0212	0253	0294	0334	0374	40	4	8	12	16	20	24	28	32	36
11	0414	0453	0492	0531	0569	0607					39	4	8	12	16	19	23	27	31	35
						0607	0645	0682	0719	0755	37	4	7	11	15	18	22	26	30	33
12	0792	0828	0864	0899	0934	0969					35	4	7	11	14	18	21	25	28	32
						0969	1004	1038	1072	1106	34	3	7	10	14	17	20	24	27	31
13	1139	1173	1206	1239	1271	1303					33	3	7	10	13	16	20	23	26	30
						1303	1335	1367	1399	1430	32	3	6	10	13	16	19	22	26	29
14	1461	1492	1523	1553	1584	1614	1644	1673	1703	1732	30	3	6	9	12	15	18	21	24	27
15	1761	1790	1818	1847	1875	1903	1931	1959	1987	2014	28	3	6	8	11	14	17	20	22	25
16	2041	2068	2095	2122	2148	2175	2201	2227	2253	2279	26	3	5	8	10	13	16	18	21	23
17	2304	2330	2355	2380	2405	2430	2455	2480	2504	2529	25	2	5	7	10	12	15	17	20	22
18	2553	2577	2601	2625	2648	2672	2695	2718	2742	2765	23	2	5	7	9	12	14	16	19	21
19	2788	2810	2833	2856	2878	2900	2923	2945	2967	2989	22	2	4	7	9	11	13	15	18	20
20	3010	3032	3054	3075	3096	3118	3139	3160	3181	3201	21	2	4	6	8	11	13	15	17	19
21	3222	3243	3263	3284	3304	3324	3345	3365	3385	3404	20	2	4	6	8	10	12	14	16	18
22	3424	3444	3464	3483	3502	3522	3541	3560	3579	3598	19	2	4	6	8	10	11	13	15	17
23	3617	3636	3655	3674	3692	3711	3729	3747	3766	3784		2	4	6	7	9	11	13	15	17
24	3802	3820	3838	3856	3874	3892	3909	3927	3945	3962	18	2	4	5	7	9	11	13	14	16
25	3979	3997	4014	4031	4048	4065	4082	4099	4116	4133	17	2	3	5	7	9	10	12	14	15
26	4150	4166	4183	4200	4216	4232	4249	4265	4281	4298		2	3	5	6	8	10	11	13	14
27	4314	4330	4346	4362	4378	4393	4409	4425	4440	4456	16	2	3	5	6	8	9	11	13	14
28	4472	4487	4502	4518	4533	4548	4564	4579	4594	4609	15	2	3	5	6	8	9	11	12	14
29	4624	4639	4654	4669	4683	4698	4713	4728	4742	4757		1	3	4	6	7	9	10	12	13
30	4771	4786	4800	4814	4829	4843	4857	4871	4886	4900	14	1	3	4	6	7	8	10	11	13
31	4914	4928	4942	4955	4969	4983	4997	5011	5024	5038		1	3	4	5	7	8	10	11	12
32	5051	5065	5079	5092	5105	5119	5132	5145	5159	5172		1	3	4	5	7	8	9	11	12
33	5185	5198	5211	5224	5237	5250	5263	5276	5289	5302	13	1	3	4	5	7	8	9	10	12
34	5315	5328	5340	5353	5366	5378	5391	5403	5416	5428		1	3	4	5	6	8	9	10	11
35	5441	5453	5465	5478	5490	5502	5514	5527	5539	5551		1	2	4	5	6	7	8	10	11
36	5563	5575	5587	5599	5611	5623	5635	5647	5658	5670	12	1	2	4	5	6	7	8	10	11
37	5682	5694	5705	5717	5729	5740	5752	5763	5775	5786		1	2	3	5	6	7	8	9	10
38	5798	5809	5821	5832	5843	5855	5866	5877	5888	5899		1	2	3	5	6	7	8	9	10
39	5911	5922	5933	5944	5955	5966	5977	5988	5999	6010	11	1	2	3	4	6	7	8	9	10
40	6021	6031	6042	6053	6064	6075	6085	6096	6107	6117		1	2	3	4	5	6	7	9	10
41	6128	6138	6149	6160	6170	6180	6191	6201	6212	6222		1	2	3	4	5	6	7	8	9
42	6232	6243	6253	6263	6274	6284	6294	6304	6314	6325		1	2	3	4	5	6	7	8	9
43	6335	6345	6355	6365	6375	6385	6395	6405	6415	6425	10	1	2	3	4	5	6	7	8	9
44	6435	6444	6454	6464	6474	6484	6493	6503	6513	6522		1	2	3	4	5	6	7	8	9
45	6532	6542	6551	6561	6571	6580	6590	6599	6609	6618		1	2	3	4	5	6	7	8	9
46	6628	6637	6646	6656	6665	6675	6684	6693	6702	6712		1	2	3	4	5	6	7	7	8
47	6721	6730	6739	6749	6758	6767	6776	6785	6794	6803		1	2	3	4	5	5	6	7	8
48	6812	6821	6830	6839	6848	6857	6866	6875	6884	6893	9	1	2	3	4	5	5	6	7	8
49	6902	6911	6920	6928	6937	6946	6955	6964	6972	6981		1	2	3	4	4	5	6	7	8

USEFUL CONSTANTS WITH THEIR LOGARITHMS

No.	Log.	No.	Log.	No.	Log.
π 3.14159	0.4971	57° 28'	1.7581	e 2.71828	0.4343
1 0.3183	1.5029	1 radian 3437'.7	3.5363	M 0.4343	1.6378
π 9.8696	0.9943	206265"	5.3144	1 2.3026	0.3622
π 1.7725	0.2486	arc 1' 0.017 453 293	2.2419	$\log_e x = \frac{1}{\log_{10} x}$	
$\frac{4}{3}\pi$ 4.1888	0.6221	arc 1" 0.000 290 888	3.4057	$\log_{10} M = \log_e x$	
		arc 1''' 0.000 004 812	6.6556		

x	0	1	2	3	4	5	6	7	8	9	Δ	ADD								
												1	2	3	4	5	6	7	8	9
50	6990	6998	7007	7016	7024	7033	7042	7050	7059	7067	8	1	2	3	3	4	5	6	7	8
51	7076	7084	7093	7101	7110	7118	7126	7135	7143	7152		1	2	3	3	4	5	6	7	8
52	7160	7168	7177	7185	7193	7202	7210	7218	7226	7235		1	2	2	3	4	5	6	7	7
53	7243	7251	7259	7267	7275	7284	7292	7300	7308	7316		1	2	2	3	4	5	6	6	7
54	7324	7332	7340	7348	7356	7364	7372	7380	7388	7396		1	2	2	3	4	5	6	6	7
55	7404	7412	7419	7427	7435	7443	7451	7459	7466	7474	7	1	2	2	3	4	5	5	6	7
56	7482	7490	7497	7505	7513	7520	7528	7536	7543	7551		1	2	2	3	4	5	5	6	7
57	7559	7566	7574	7582	7589	7597	7604	7612	7619	7627		1	2	2	3	4	5	5	6	7
58	7634	7642	7649	7657	7664	7672	7679	7686	7694	7701		1	2	2	3	4	4	5	6	7
59	7709	7716	7723	7731	7738	7745	7752	7760	7767	7774		1	1	2	3	4	4	5	6	7
60	7782	7789	7796	7803	7810	7818	7825	7832	7839	7846	6	1	1	2	3	4	4	5	6	6
61	7853	7860	7868	7875	7882	7889	7896	7903	7910	7917		1	1	2	3	4	4	5	6	6
62	7924	7931	7938	7945	7952	7959	7966	7973	7980	7987		1	1	2	3	3	4	5	6	6
63	7993	8000	8007	8014	8021	8028	8035	8041	8048	8055		1	1	2	3	3	4	5	6	6
64	8062	8069	8075	8082	8089	8096	8102	8109	8116	8122		1	1	2	3	3	4	5	5	6
65	8129	8136	8142	8149	8156	8162	8169	8176	8182	8189	5	1	1	2	3	3	4	5	5	6
66	8195	8202	8209	8215	8222	8228	8235	8241	8248	8254		1	1	2	3	3	4	5	5	6
67	8261	8267	8274	8280	8287	8293	8299	8306	8312	8319		1	1	2	3	3	4	4	5	6
68	8325	8331	8338	8344	8351	8357	8363	8370	8376	8382		1	1	2	3	3	4	4	5	6
69	8388	8395	8401	8407	8414	8420	8426	8432	8439	8445		1	1	2	3	3	4	4	5	6
70	8451	8457	8463	8470	8476	8482	8488	8494	8500	8506	4	1	1	2	2	3	4	4	5	6
71	8513	8519	8525	8531	8537	8543	8549	8555	8561	8567		1	1	2	2	3	4	4	5	6
72	8573	8579	8585	8591	8597	8603	8609	8615	8621	8627		1	1	2	2	3	4	4	5	6
73	8633	8639	8645	8651	8657	8663	8669	8675	8681	8686		1	1	2	2	3	4	4	5	6
74	8692	8698	8704	8710	8716	8722	8727	8733	8739	8745		1	1	2	2	3	4	4	5	6
75	8751	8756	8762	8768	8774	8779	8785	8791	8797	8802	3	1	1	2	2	3	3	4	5	5
76	8808	8814	8820	8825	8831	8837	8842	8848	8854	8859		1	1	2	2	3	3	4	5	5
77	8865	8871	8876	8882	8887	8893	8899	8904	8910	8915		1	1	2	2	3	3	4	4	5
78	8921	8927	8932	8938	8943	8949	8954	8960	8965	8971		1	1	2	2	3	3	4	4	5
79	8976	8982	8987	8993	8998	9004	9009	9015	9020	9025		1	1	2	2	3	3	4	4	5
80	9031	9036	9042	9047	9053	9058	9063	9069	9074	9079	2	1	1	2	2	3	3	4	4	5
81	9085	9090	9096	9101	9106	9112	9117	9122	9128	9133		1	1	2	2	3	3	4	4	5
82	9138	9143	9149	9154	9159	9165	9170	9175	9180	9186		1	1	2	2	3	3	4	4	5
83	9191	9196	9201	9206	9212	9217	9222	9227	9232	9238		1	1	2	2	3	3	4	4	5
84	9243	9248	9253	9258	9263	9269	9274	9279	9284	9289		1	1	2	2	3	3	4	4	5
85	9294	9299	9304	9309	9315	9320	9325	9330	9335	9340	1	1	1	2	2	3	3	4	4	5
86	9345	9350	9355	9360	9365	9370	9375	9380	9385	9390		1	1	2	2	3	3	4	4	5
87	9395	9400	9405	9410	9415	9420	9425	9430	9435	9440		0	1	1	2	2	3	3	4	4
88	9445	9450	9455	9460	9465	9469	9474	9479	9484	9489		0	1	1	2	2	3	3	4	4
89	9494	9499	9504	9509	9513	9518	9523	9528	9533	9538		0	1	1	2	2	3	3	4	4
90	9542	9547	9552	9557	9562	9566	9571	9576	9581	9586	0	0	1	1	2	2	3	3	4	4
91	9590	9595	9600	9605	9609	9614	9619	9624	9628	9633		0	1	1	2	2	3	3	4	4
92	9638	9643	9647	9652	9657	9661	9666	9671	9675	9680		0	1	1	2	2	3	3	4	4
93	9685	9689	9694	9699	9703	9708	9713	9717	9722	9727		0	1	1	2	2	3	3	4	4
94	9731	9736	9741	9745	9750	9754	9759	9763	9768	9773		0	1	1	2	2	3	3	4	4
95	9777	9782	9786	9791	9795	9800	9805	9809	9814	9818	4	0	1	1	2	2	3	3	4	4
96	9823	9827	9832	9836	9841	9845	9850	9854	9859	9863		0	1	1	2	2	3	3	4	4
97	9868	9872	9877	9881	9886	9890	9894	9899	9903	9908		0	1	1	2	2	3	3	4	4
98	9912	9917	9921	9926	9930	9934	9939	9943	9948	9952		0	1	1	2	2	3	3	4	4
99	9956	9961	9965	996	9974	9978	9983	9987	9991	9996		0	1	1	2	2	2	3	3	4

Only the decimal portion (mantissa) of each logarithm is shown in this table
The integral portion (characteristic) must be determined independently

ANTILOGARITHMS

x	0	1	2	3	4	5	6	7	8	9	1	ADD								
												1	2	3	4	5	6	7	8	9
00	1000	1002	1005	1007	1009	1012	1014	1016	1019	1021	2	0	0	1	1	1	1	2	2	2
01	1023	1026	1028	1030	1033	1035	1038	1040	1042	1045		0	0	1	1	1	1	2	2	2
02	1047	1050	1052	1054	1057	1059	1062	1064	1067	1069		0	0	1	1	1	1	2	2	2
03	1072	1074	1076	1079	1081	1084	1086	1089	1091	1094		0	0	1	1	1	1	2	2	2
04	1096	1099	1102	1104	1107	1109	1112	1114	1117	1119		0	1	1	1	1	2	2	2	2
05	1122	1125	1127	1130	1132	1135	1138	1140	1143	1146		0	1	1	1	1	2	2	2	2
06	1148	1151	1153	1156	1159	1161	1164	1167	1169	1172		0	1	1	1	1	2	2	2	2
07	1175	1178	1180	1183	1186	1189	1191	1194	1197	1199		0	1	1	1	1	2	2	2	2
08	1202	1205	1208	1211	1213	1216	1219	1222	1225	1227		0	1	1	1	1	2	2	2	3
09	1230	1233	1236	1239	1242	1245	1247	1250	1253	1256		0	1	1	1	1	2	2	2	3
10	1259	1262	1265	1268	1271	1274	1276	1279	1282	1285	3	0	1	1	1	1	2	2	2	3
11	1288	1291	1294	1297	1300	1303	1306	1309	1312	1315		0	1	1	1	2	2	2	2	3
12	1318	1321	1324	1327	1330	1334	1337	1340	1343	1346		0	1	1	1	2	2	2	2	3
13	1349	1352	1355	1358	1361	1365	1368	1371	1374	1377		0	1	1	1	2	2	2	3	3
14	1380	1384	1387	1390	1393	1396	1400	1403	1406	1409		0	1	1	1	2	2	2	3	3
15	1413	1416	1419	1422	1426	1429	1432	1435	1439	1442		0	1	1	1	2	2	2	3	3
16	1445	1449	1452	1455	1459	1462	1466	1469	1472	1476		0	1	1	1	2	2	2	3	3
17	1479	1483	1486	1489	1493	1496	1500	1503	1507	1510		0	1	1	1	2	2	2	3	3
18	1514	1517	1521	1524	1528	1531	1535	1538	1542	1546		0	1	1	1	2	2	2	3	3
19	1549	1552	1556	1560	1563	1567	1570	1574	1578	1581		0	1	1	1	2	2	3	3	3
20	1585	1589	1592	1596	1600	1603	1607	1611	1614	1618		0	1	1	1	2	2	3	3	3
21	1622	1626	1629	1633	1637	1641	1644	1648	1652	1656		0	1	1	2	2	2	3	3	3
22	1660	1663	1667	1671	1675	1679	1683	1687	1690	1694		0	1	1	2	2	2	3	3	3
23	1698	1702	1706	1710	1714	1718	1722	1726	1730	1734	4	0	1	1	2	2	2	3	3	4
24	1738	1742	1746	1750	1754	1758	1762	1766	1770	1774		0	1	1	2	2	2	3	3	4
25	1778	1782	1786	1791	1795	1799	1803	1807	1811	1816		0	1	1	2	2	2	3	3	4
26	1820	1824	1828	1832	1837	1841	1845	1849	1854	1858		0	1	1	2	2	3	3	3	4
27	1862	1866	1871	1875	1879	1884	1888	1892	1897	1901		0	1	1	2	2	3	3	3	4
28	1905	1910	1914	1919	1923	1928	1932	1936	1941	1945		0	1	1	2	2	3	3	4	4
29	1950	1954	1959	1963	1968	1972	1977	1982	1986	1991		0	1	1	2	2	3	3	4	4
30	1995	2000	2004	2009	2014	2018	2023	2028	2032	2037		0	1	1	2	2	3	3	4	4
31	2042	2046	2051	2056	2061	2065	2070	2075	2080	2084		0	1	1	2	2	3	3	4	4
32	2089	2094	2099	2104	2109	2113	2118	2123	2128	2133		0	1	1	2	2	3	3	4	4
33	2138	2143	2148	2153	2158	2163	2168	2173	2178	2183	5	1	1	2	2	3	3	4	4	5
34	2188	2193	2198	2203	2208	2213	2218	2223	2228	2234		1	1	2	2	3	3	4	4	5
35	2239	2244	2249	2254	2259	2265	2270	2275	2280	2286		1	1	2	2	3	3	4	4	5
36	2291	2296	2301	2307	2312	2317	2323	2328	2333	2339		1	1	2	2	3	3	4	4	5
37	2344	2350	2355	2360	2366	2371	2377	2382	2388	2393		1	1	2	2	3	3	4	4	5
38	2399	2404	2410	2415	2421	2427	2432	2438	2443	2449		1	1	2	2	3	3	4	4	5
39	2455	2460	2466	2472	2477	2483	2489	2495	2500	2506		1	1	2	2	3	3	4	5	5
40	2512	2518	2523	2529	2535	2541	2547	2553	2559	2564		1	1	2	2	3	4	4	5	5
41	2570	2576	2582	2588	2594	2600	2606	2612	2618	2624	6	1	1	2	2	3	4	4	5	5
42	2630	2636	2642	2649	2655	2661	2667	2673	2679	2685		1	1	2	2	3	4	4	5	6
43	2692	2698	2704	2710	2716	2723	2729	2735	2742	2748		1	1	2	3	3	4	4	5	6
44	2754	2761	2767	2773	2780	2786	2793	2799	2805	2812		1	1	2	3	3	4	4	5	6
45	2818	2825	2831	2838	2844	2851	2858	2864	2871	2877		1	1	2	3	3	4	5	5	6
46	2884	2891	2897	2904	2911	2917	2924	2931	2938	2944		1	1	2	3	3	4	5	5	6
47	2951	2958	2965	2972	2979	2985	2992	2999	3006	3013		1	1	2	3	3	4	5	5	6
48	3020	3027	3034	3041	3048	3055	3062	3069	3076	3083	7	1	1	2	3	4	4	5	6	6
49	3090	3097	3105	3112	3119	3126	3133	3141	3148	3155		1	1	2	3	4	4	5	6	6

ANTILOGARITHMS

x	0	1	2	3	4	5	6	7	8	9	J	ADD								
												1	2	3	4	5	6	7	8	9
50	3162	3170	3177	3184	3192	3199	3206	3214	3221	3228		1	1	2	3	4	4	5	6	7
51	3236	3243	3251	3258	3266	3273	3281	3289	3296	3304		1	2	2	3	4	5	5	6	7
52	3311	3319	3327	3334	3342	3350	3357	3366	3373	3381		1	2	2	3	4	5	5	6	7
53	3388	3396	3404	3412	3420	3428	3436	3443	3451	3459		1	2	2	3	4	5	6	6	7
54	3467	3475	3483	3491	3499	3508	3516	3524	3532	3540	8	1	2	2	3	4	5	6	6	7
55	3548	3556	3565	3573	3581	3589	3597	3606	3614	3622		1	2	2	3	4	5	6	7	7
56	3631	3639	3648	3656	3664	3673	3681	3690	3698	3707		1	2	3	3	4	6	6	7	8
57	3715	3724	3733	3741	3750	3758	3767	3776	3784	3793		1	2	3	3	4	5	6	7	8
58	3802	3811	3819	3828	3837	3846	3855	3864	3873	3882		1	2	3	4	4	5	6	7	8
59	3890	3899	3908	3917	3926	3936	3945	3954	3963	3972	9	1	2	3	4	5	5	6	7	8
60	3981	3990	3999	4009	4018	4027	4036	4046	4055	4064		1	2	3	4	5	6	6	7	8
61	4074	4083	4093	4102	4111	4121	4130	4140	4150	4159		1	2	3	4	5	6	7	8	9
62	4169	4178	4188	4198	4207	4217	4227	4236	4246	4256		1	2	3	4	5	6	7	8	9
63	4266	4276	4285	4295	4305	4315	4325	4335	4345	4355	10	1	2	3	4	5	6	7	8	9
64	4365	4375	4385	4395	4406	4416	4426	4436	4446	4457		1	2	3	4	5	6	7	8	9
65	4467	4477	4487	4498	4508	4519	4529	4539	4550	4560		1	2	3	4	5	6	7	8	9
66	4571	4581	4592	4603	4613	4624	4634	4645	4656	4667		1	2	3	4	5	6	7	9	10
67	4677	4688	4699	4710	4721	4732	4742	4753	4764	4775	11	1	2	3	4	6	7	8	9	10
68	4786	4797	4808	4819	4831	4842	4853	4864	4875	4887		1	2	3	4	6	7	8	9	10
69	4898	4909	4920	4932	4943	4955	4966	4977	4989	5000		1	2	3	5	6	7	8	9	10
70	5012	5023	5035	5047	5058	5070	5082	5093	5105	5117		1	2	4	5	6	7	8	9	11
71	5129	5140	5152	5164	5176	5188	5200	5212	5224	5236	12	1	2	4	5	6	7	8	10	11
72	5248	5260	5272	5284	5297	5309	5321	5333	5346	5358		1	2	4	5	6	7	9	10	11
73	5370	5383	5395	5408	5420	5433	5445	5458	5470	5483		1	3	4	5	6	8	9	10	11
74	5495	5508	5521	5534	5546	5559	5572	5585	5598	5610		1	3	4	5	6	8	9	10	12
75	5623	5636	5649	5662	5675	5689	5702	5715	5728	5741	13	1	3	4	5	7	8	9	10	12
76	5754	5768	5781	5794	5808	5821	5834	5848	5861	5875		1	3	4	5	7	8	9	11	12
77	5888	5902	5916	5929	5943	5957	5970	5984	5998	6012		1	3	4	5	7	8	10	11	12
78	6026	6039	6053	6067	6081	6095	6109	6124	6138	6152	14	1	3	4	6	7	8	10	11	13
79	6166	6180	6194	6209	6223	6237	6252	6266	6281	6295		1	3	4	6	7	9	10	11	13
80	6310	6324	6339	6353	6368	6383	6397	6412	6427	6442		1	3	4	6	7	9	10	12	13
81	6457	6471	6486	6501	6516	6531	6546	6561	6577	6592	15	2	3	5	6	8	9	11	12	14
82	6607	6622	6637	6653	6668	6683	6699	6714	6730	6745		2	3	5	6	8	9	11	12	14
83	6761	6776	6792	6808	6823	6839	6855	6871	6887	6902		2	3	5	6	8	9	11	13	14
84	6918	6934	6950	6966	6982	6998	7015	7031	7047	7063	16	2	3	5	6	8	10	11	13	14
85	7079	7096	7112	7129	7145	7161	7178	7194	7211	7228		2	3	5	7	8	10	12	13	15
86	7244	7261	7278	7295	7311	7328	7345	7362	7379	7396	17	2	3	5	7	9	10	12	14	15
87	7413	7430	7447	7464	7482	7499	7516	7534	7551	7568		2	3	5	7	9	10	12	14	16
88	7586	7603	7621	7638	7656	7674	7691	7709	7727	7745		2	4	5	7	9	11	12	14	16
89	7762	7780	7798	7816	7834	7852	7870	7889	7907	7925	18	2	4	5	7	9	11	13	14	16
90	7943	7962	7980	7998	8017	8035	8054	8072	8091	8110		2	4	6	7	9	11	13	15	17
91	8128	8147	8166	8185	8204	8222	8241	8260	8279	8299	19	2	4	6	8	10	11	13	15	17
92	8318	8337	8356	8375	8395	8414	8433	8453	8472	8492		2	4	6	8	10	12	14	15	17
93	8511	8531	8551	8570	8590	8610	8630	8650	8670	8690		2	4	6	8	10	12	14	16	18
94	8710	8730	8750	8770	8790	8810	8831	8851	8872	8892	20	2	4	6	8	10	12	14	16	18
95	8913	8933	8954	8974	8995	9016	9036	9057	9078	9099		2	4	6	8	10	12	15	17	19
96	9120	9141	9162	9183	9204	9226	9247	9268	9290	9311	21	2	4	6	8	11	13	15	17	19
97	9333	9354	9376	9397	9419	9441	9462	9484	9506	9528		2	4	7	9	11	13	15	17	20
98	9550	9572	9594	9616	9638	9661	9683	9705	9727	9750	22	2	4		9	11	13	15	18	20
99	9772	9795	9817	9840	9863	9886	9908	9931	9954	9977	23	2	5	7	9	11	14	16	18	21

x	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	d	ADD				
	00.0	00.1	00.2	00.3	00.4	00.5	00.6	00.7	00.8	00.9		1'	2'	3'	4'	5'
0°	—∞	3.242	3.543	3.719	3.844	3.941	2.020	2.087	2.145	2.196		Differences here vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 10.				
1	2.2419	2832	3210	3558	3880	4179	4459	4723	4971	5206						
2	5428	5640	5842	6035	6220	6397	6567	6731	6889	7041						
3	7188	7330	7468	7602	7731	7857	7979	8098	8213	8326						
4	8436	8543	8647	8749	8849	8946	9042	9135	9226	9315		Differences here vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 10.				
5	2.9403	9489	9573	9655	9736	9816	9894	2.9970	1.0046	1.0120						
6	1.0192	0264	0334	0403	0472	0539	0605	0670	0734	0797						
7	0859	0920	0981	1040	1099	1157	1214	1271	1326	1381						
8	1436	1489	1542	1594	1646	1697	1747	1797	1847	1895	52	9	17	26	35	43
9	1943	1991	2038	2085	2131	2176	2221	2266	2310	2353	49	8	16	25	33	41
10	2.2397	2439	2482	2524	2565	2606	2647	2687	2727	2767	47	8	16	23	31	39
11	2806	2845	2883	2921	2959	2997	3034	3070	3107	3143	44	7	15	22	29	37
12	3179	3214	3250	3284	3319	3353	3387	3421	3455	3488	42	7	14	21	28	35
13	3521	3554	3586	3618	3650	3682	3713	3745	3775	3806	40	7	13	20	27	33
14	3837	3867	3897	3927	3957	3986	4015	4044	4073	4102	38	6	13	19	25	32
15	4.1130	4158	4186	4214	4242	4269	4296	4323	4350	4377	36	6	12	18	24	30
16	4403	4430	4456	4482	4508	4533	4559	4584	4609	4634	35	6	12	17	23	29
17	4659	4684	4709	4733	4757	4781	4805	4829	4853	4876	34	6	11	17	23	28
18	4900	4923	4946	4969	4992	5015	5037	5060	5082	5104	32	5	11	16	21	27
19	5126	5148	5170	5192	5213	5235	5256	5278	5299	5320	31	5	10	16	21	26
20	5.5341	5361	5382	5402	5423	5443	5463	5484	5504	5523	29	5	10	15	19	24
21	5643	5663	5683	5702	5721	5741	5760	5779	5798	5817	27	5	9	14	18	23
22	5736	5754	5773	5792	5810	5828	5847	5865	5883	5901	26	4	9	13	17	22
23	5919	5937	5954	5972	5990	6007	6024	6042	6059	6076	24	4	8	12	16	20
24	6093	6110	6127	6144	6161	6177	6194	6210	6227	6243	23	4	8	11	15	19
25	6.6259	6276	6292	6308	6324	6340	6356	6371	6387	6403	21	4	7	11	14	18
26	6418	6434	6449	6465	6480	6495	6510	6526	6541	6556	20	3	7	10	13	17
27	6570	6585	6600	6615	6629	6644	6659	6673	6687	6702	19	3	6	10	13	16
28	6716	6730	6744	6759	6773	6787	6801	6814	6828	6842	18	3	6	9	12	15
29	6856	6869	6883	6896	6910	6923	6937	6950	6963	6977	17	3	6	9	11	14
30	7.6990	7003	7016	7029	7042	7055	7068	7080	7093	7106	16	3	5	8	11	13
31	7118	7131	7144	7156	7168	7181	7193	7205	7218	7230	15	3	5	8	10	13
32	7242	7254	7266	7278	7290	7302	7314	7326	7338	7349	14	2	5	7	10	12
33	7361	7373	7384	7396	7407	7419	7430	7442	7453	7464	13	2	4	6	8	10
34	7476	7487	7498	7509	7520	7531	7542	7553	7564	7575	12	2	4	6	7	9
35	7.7586	7597	7607	7618	7629	7640	7650	7661	7671	7682	11	2	4	5	7	9
36	7692	7703	7713	7723	7734	7744	7754	7764	7774	7785	10	2	3	5	7	8
37	7795	7805	7815	7825	7835	7844	7854	7864	7874	7884	9	2	3	5	7	8
38	7893	7903	7913	7922	7932	7941	7951	7960	7970	7979	8	2	3	5	6	8
39	7989	7998	8007	8017	8026	8035	8044	8053	8063	8072	7	2	3	5	6	8
40	8.8081	8090	8099	8108	8117	8126	8134	8143	8152	8161	6	1	3	4	6	7
41	8169	8178	8187	8195	8204	8213	8221	8230	8238	8247	5	1	3	4	6	7
42	8255	8264	8272	8280	8289	8297	8305	8313	8322	8330	4	1	3	4	6	7
43	8338	8346	8354	8362	8370	8378	8386	8394	8402	8410	3	1	3	4	5	7
44	8418	8426	8433	8441	8449	8457	8464	8472	8480	8487	2	1	3	4	5	6

$$\text{Log Cosec } x = -\text{Log Sin } x$$

LOGARITHMS OF SINES

x	0°	6°	12°	18°	24°	30°	36°	42°	48°	54°	Δ	ADD				
	00.0	00.1	00.2	00.3	00.4	00.5	00.6	00.7	00.8	00.9		1°	2°	3°	4°	5°
45°	̄.8495	8502	8510	8517	8525	8532	8540	8547	8555	8562	7	1	2	4	5	6
46	̄.8569	8577	8584	8591	8598	8606	8613	8620	8627	8634		1	2	4	5	6
47	̄.8641	8648	8655	8662	8669	8676	8683	8690	8697	8704		1	2	3	5	6
48	̄.8711	8718	8724	8731	8738	8745	8751	8758	8765	8771		1	2	3	4	6
49	̄.8778	8784	8791	8797	8804	8810	8817	8823	8830	8836		1	2	3	4	5
50	̄.8843	8849	8855	8862	8868	8874	8880	8887	8893	8899	6	1	2	3	4	5
51	̄.8905	8911	8917	8923	8929	8935	8941	8947	8953	8959		1	2	3	4	5
52	̄.8965	8971	8977	8983	8989	8995	9000	9006	9012	9018		1	2	3	4	5
53	̄.9023	9029	9035	9041	9046	9052	9057	9063	9069	9074		1	2	3	4	5
54	̄.9080	9085	9091	9096	9101	9107	9112	9118	9123	9128		1	2	3	4	5
55	̄.9134	9139	9144	9149	9155	9160	9165	9170	9175	9181	5	1	2	3	3	4
56	̄.9186	9191	9196	9201	9206	9211	9216	9221	9226	9231		1	2	3	3	4
57	̄.9236	9241	9246	9251	9255	9260	9265	9270	9275	9279		1	2	2	3	4
58	̄.9284	9289	9294	9298	9303	9308	9312	9317	9322	9326		1	2	2	3	4
59	̄.9331	9335	9340	9344	9349	9353	9358	9362	9367	9371		1	1	2	3	4
60	̄.9375	9380	9384	9388	9393	9397	9401	9406	9410	9414	4	1	1	2	3	4
61	̄.9418	9422	9427	9431	9435	9439	9443	9447	9451	9455		1	1	2	3	3
62	̄.9459	9463	9467	9471	9475	9479	9483	9487	9491	9495		1	1	2	3	3
63	̄.9499	9503	9506	9510	9514	9518	9522	9525	9529	9533		1	1	2	3	3
64	̄.9537	9540	9544	9548	9551	9555	9558	9562	9566	9569		1	1	2	2	3
65	̄.9573	9576	9580	9583	9587	9590	9594	9597	9601	9604	3	1	1	2	2	3
66	̄.9607	9611	9614	9617	9621	9624	9627	9631	9634	9637		1	1	2	2	3
67	̄.9640	9643	9647	9650	9653	9656	9659	9662	9666	9669		1	1	2	2	3
68	̄.9672	9675	9678	9681	9684	9687	9690	9693	9696	9699		1	1	2	2	3
69	̄.9702	9704	9707	9710	9713	9716	9719	9722	9724	9727		0	1	1	2	2
70	̄.9730	9733	9735	9738	9741	9743	9746	9749	9751	9754	2	0	1	1	2	2
71	̄.9757	9759	9762	9764	9767	9770	9772	9775	9777	9780		0	1	1	2	2
72	̄.9782	9785	9787	9789	9792	9794	9797	9799	9801	9804		0	1	1	2	2
73	̄.9806	9808	9811	9813	9815	9817	9820	9822	9824	9826		0	1	1	1	2
74	̄.9828	9831	9833	9835	9837	9839	9841	9843	9845	9847		0	1	1	1	2
75	̄.9849	9851	9853	9855	9857	9859	9861	9863	9865	9867	1	0	1	1	1	2
76	̄.9869	9871	9873	9875	9876	9878	9880	9882	9884	9885		0	1	1	1	2
77	̄.9887	9889	9891	9892	9894	9896	9897	9899	9901	9902		0	1	1	1	1
78	̄.9904	9906	9907	9909	9910	9912	9913	9915	9916	9918		0	1	1	1	1
79	̄.9919	9921	9922	9924	9925	9927	9928	9929	9931	9932		0	0	1	1	1
80	̄.9934	9935	9936	9937	9939	9940	9941	9943	9944	9945	1	0	0	1	1	1
81	̄.9946	9947	9949	9950	9951	9952	9953	9954	9955	9956		0	0	1	1	1
82	̄.9958	9959	9960	9961	9962	9963	9964	9965	9966	9967		0	0	0	1	1
83	̄.9968	9968	9969	9970	9971	9972	9973	9974	9975	9975		0	0	0	1	1
84	̄.9976	9977	9978	9978	9979	9980	9981	9981	9982	9983		0	0	0	0	1
85	̄.9983	9984	9985	9985	9986	9987	9987	9988	9988	9989		See Table below and on page 8.				
86	̄.9989	9990	9990	9991	9991	9992	9992	9993	9993	9994						
87	̄.9994	9994	9995	9995	9996	9996	9996	9996	9997	9997						
88	̄.9997	9998	9998	9998	9998	9999	9999	9999	9999	9999						
89	̄.9999	9999	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000						
90	0.0000															

Log Sine of Angles near 90° and Log Cosine of Small Angles

[Continued on page 8]

Sin	85°0'	85°9'	85°19'	85°29'	85°39'	85°49'	86°1'	86°12'	86°24'	86°38'
Log	̄.9984	̄.9985	̄.9986	̄.9987	̄.9988	̄.9989	̄.9990	̄.9991	̄.9992	
Cos	5°0'	4°51'	4°41'	4°31'	4°21'	4°11'	3°59'	3°48'	3°36'	3°22'

For tabulated angles read the log to the left; e.g., log sin 85°49' or log cos 4°11' ̄.9988

LOGARITHMS OF COSINES

X	0°	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	A	SUBTRACT				
	00.0	00.1	00.2	00.3	00.4	00.5	00.6	00.7	00.8	00.9		1'	2'	3'	4'	5'
0°	0.0000	0000	0000	0000	0000	0000	0000	0000	0000	1.9999	1	See Table below and on page 7.				
1	1.9999	9999	9999	9999	9999	9999	9998	9998	9998	9998						
2	9997	9997	9997	9996	9996	9996	9996	9995	9995	9994						
3	9994	9994	9993	9993	9992	9992	9991	9991	9990	9990						
4	9989	9989	9988	9988	9987	9987	9986	9985	9985	9984						
5	1.9983	9983	9982	9981	9981	9980	9979	9978	9978	9977	1	0	0	0	0	1
6	9976	9975	9975	9974	9973	9972	9971	9970	9969	9968		0	0	0	1	1
7	9968	9967	9966	9965	9964	9963	9962	9961	9960	9959		0	0	0	1	1
8	9958	9956	9955	9954	9953	9952	9951	9950	9949	9947		0	0	1	1	1
9	9946	9945	9944	9943	9941	9940	9939	9937	9936	9935		0	0	1	1	1
10	1.9934	9932	9931	9929	9928	9927	9925	9924	9922	9921	2	0	0	1	1	1
11	9919	9918	9916	9915	9913	9912	9910	9909	9907	9906		0	1	1	1	1
12	9904	9902	9901	9899	9897	9896	9894	9892	9891	9889		0	1	1	1	1
13	9887	9885	9884	9882	9880	9878	9876	9875	9873	9871		0	1	1	1	2
14	9869	9867	9865	9863	9861	9859	9857	9855	9853	9851		0	1	1	1	2
15	1.9849	9847	9845	9843	9841	9839	9837	9835	9833	9831	2	0	1	1	1	2
16	9828	9826	9824	9822	9820	9817	9815	9813	9811	9808		0	1	1	1	2
17	9806	9804	9801	9799	9797	9794	9792	9789	9787	9785		0	1	1	2	2
18	9782	9780	9777	9775	9772	9770	9767	9764	9762	9759		0	1	1	2	2
19	9757	9754	9751	9749	9746	9743	9741	9738	9735	9733		0	1	1	2	2
20	1.9730	9727	9724	9722	9719	9716	9713	9710	9707	9704	3	0	1	1	2	2
21	9702	9699	9696	9693	9690	9687	9684	9681	9678	9675		1	1	2	2	3
22	9672	9669	9666	9662	9669	9666	9663	9660	9657	9654		1	1	2	2	3
23	9640	9637	9634	9631	9627	9624	9621	9617	9614	9611		1	1	2	2	3
24	9607	9604	9601	9597	9594	9590	9587	9583	9580	9576		1	1	2	2	3
25	1.9573	9569	9566	9562	9568	9565	9561	9548	9544	9540	4	1	1	2	2	3
26	9537	9533	9529	9525	9522	9518	9514	9510	9506	9503		1	1	2	3	3
27	9499	9495	9491	9487	9483	9479	9475	9471	9467	9463		1	1	2	3	3
28	9459	9455	9451	9447	9443	9439	9435	9431	9427	9422		1	1	2	3	3
29	9418	9414	9410	9406	9401	9397	9393	9388	9384	9380		1	1	2	3	4
30	1.9375	9371	9367	9362	9358	9353	9349	9344	9340	9335	5	1	1	2	3	4
31	9331	9326	9322	9317	9312	9308	9303	9298	9294	9289		1	2	2	3	4
32	9284	9279	9275	9270	9265	9260	9255	9251	9246	9241		1	2	2	3	4
33	9236	9231	9226	9221	9216	9211	9206	9201	9196	9191		1	2	3	3	4
34	9186	9181	9175	9170	9165	9160	9155	9149	9144	9139		1	2	3	3	4
35	1.9134	9128	9123	9118	9112	9107	9101	9096	9091	9085	6	1	2	3	4	5
36	9080	9074	9069	9063	9057	9052	9048	9041	9035	9029		1	2	3	4	5
37	9023	9018	9012	9006	9000	8995	8989	8983	8977	8971		1	2	3	4	5
38	8965	8959	8953	8947	8941	8935	8929	8923	8917	8911		1	2	3	4	5
39	8905	8899	8893	8887	8880	8874	8868	8862	8855	8849		1	2	3	4	5
40	1.8843	8836	8830	8823	8817	8810	8804	8797	8791	8784	7	1	2	3	4	5
41	8778	8771	8765	8758	8751	8745	8738	8731	8724	8718		1	2	3	4	5
42	8711	8704	8697	8690	8683	8676	8669	8662	8655	8648		1	2	4	5	5
43	8641	8634	8627	8620	8613	8606	8598	8591	8584	8577		1	2	4	5	5
44	8569	8562	8555	8547	8540	8532	8525	8517	8510	8502		1	2	4	5	5

Log Sine of Angles near 90° and Log Cosine of Small Angles

Continued from page 7]

Sin	86°38'	86°51'	87°07'	87°23'	87°42'	88°03'	88°29'	89°07'	90°00'
Log	1.9993	1.9994	1.9995	1.9996	1.9997	1.9998	1.9999	0.0000	
Cos	3°22'	3°09'	2°53'	2°37'	2°18'	1°57'	1°31'	0°53'	0°00'

For tabulated angles read the log to the left; e.g., log sin 87°42' or log cos 2°18' = 1.9996

LOGARITHMS OF COSINES

9

x	0°	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	Δ	SUBTRACT				
	00.0	00.1	00.2	00.3	00.4	00.5	00.6	00.7	00.8	00.9		1'	2'	3'	4'	5'
45°	1.8495	8487	8480	8472	8464	8457	8449	8441	8433	8426	8	1	3	4	5	6
46	8418	8410	8402	8394	8386	8378	8370	8362	8354	8346		1	3	4	5	7
47	8338	8330	8322	8313	8305	8297	8289	8280	8272	8264		1	3	4	6	7
48	8255	8247	8238	8230	8221	8213	8204	8195	8187	8178		1	3	4	6	7
49	8169	8161	8152	8143	8134	8125	8117	8108	8099	8090		1	3	4	6	7
50	1.8081	8072	8063	8053	8044	8035	8026	8017	8007	7998	9	2	3	5	6	8
51	7989	7979	7970	7960	7951	7941	7932	7922	7913	7903		2	3	5	6	8
52	7893	7884	7874	7864	7854	7844	7835	7825	7815	7805		2	3	5	7	8
53	7795	7785	7774	7764	7754	7744	7734	7723	7713	7703		2	3	5	7	8
54	7692	7682	7671	7661	7650	7640	7629	7618	7607	7597		2	4	5	7	9
55	1.7586	7575	7564	7553	7542	7531	7520	7509	7498	7487	11	2	4	6	7	9
56	7476	7464	7453	7442	7430	7419	7407	7396	7384	7373		2	4	6	8	10
57	7361	7349	7338	7326	7314	7302	7290	7278	7266	7254		2	4	6	8	10
58	7242	7230	7218	7205	7193	7181	7168	7156	7144	7131		2	4	6	8	10
59	7118	7106	7093	7080	7068	7055	7042	7029	7016	7003		2	4	6	9	11
60	1.6990	6977	6963	6950	6937	6923	6910	6896	6883	6869	14	2	4	7	9	11
61	6856	6842	6828	6814	6801	6787	6773	6759	6744	6730		2	5	7	9	12
62	6716	6702	6687	6673	6659	6644	6629	6615	6600	6585		2	5	7	10	12
63	6570	6556	6541	6526	6510	6495	6480	6465	6449	6434		3	6	8	10	13
64	6418	6403	6387	6371	6356	6340	6324	6308	6292	6276		3	5	8	11	13
65	1.6259	6243	6227	6210	6194	6177	6161	6144	6127	6110	17	3	6	8	11	14
66	6093	6076	6059	6042	6024	6007	5990	5972	5954	5937		3	6	9	11	14
67	5919	5901	5883	5865	5847	5828	5810	5792	5773	5754		3	6	9	12	15
68	5736	5717	5698	5679	5660	5641	5621	5602	5583	5563		3	6	10	13	16
69	5543	5523	5504	5484	5463	5443	5423	5402	5382	5361		3	7	10	13	17
70	1.5341	5320	5299	5278	5256	5235	5213	5192	5170	5148	21	4	7	11	14	18
71	5126	5104	5082	5060	5037	5015	4992	4969	4946	4923		4	8	11	15	19
72	4900	4876	4853	4829	4805	4781	4757	4733	4709	4684		4	8	12	16	20
73	4659	4634	4609	4584	4559	4533	4508	4482	4456	4430		4	9	13	17	22
74	4403	4377	4350	4323	4296	4269	4242	4214	4186	4158		5	9	14	18	23
75	1.4130	4102	4073	4044	4015	3986	3957	3927	3897	3867	29	5	10	15	19	24
76	3837	3806	3775	3745	3713	3682	3650	3618	3586	3554		31	5	10	16	21
77	3521	3488	3455	3421	3387	3353	3319	3284	3250	3214		32	5	11	16	21
78	3179	8143	3107	3070	3034	2997	2959	2921	2883	2845		34	6	11	17	23
79	2806	2767	2727	2687	2647	2606	2565	2524	2482	2439		35	6	12	17	23
80	1.2397	2353	2310	2266	2221	2176	2131	2085	2038	1991	44	36	6	12	18	24
81	1943	1895	1847	1797	1747	1697	1646	1594	1542	1489		38	6	13	19	26
82	1436	1381	1326	1271	1214	1157	1099	1040	0981	0920		40	7	13	20	27
83	0859	0797	0734	0670	0605	0539	0472	0403	0334	0264		42	7	14	21	28
84	1.0192	0120	0046	2.9970	2.9894	2.9816	2.9736	2.9655	2.9573	2.9489		44	7	15	22	29
85	2.9403	9315	9226	9135	9042	8946	8849	8749	8647	8543	47	47	8	16	23	31
86	8436	8326	8213	8098	7979	7857	7731	7602	7468	7330		49	8	16	25	33
87	7186	7041	6889	6731	6567	6397	6220	6035	5842	5640		52	9	17	26	35
88	5428	5206	4971	4723	4459	4179	3880	3558	3210	2832		Differences here vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 10.				
89	2.242	2.196	2.145	2.087	2.020	1.941	1.844	1.719	1.543	1.242						
90	-∞															

$\text{Log Sec } x = -\text{Log Cos } x$

x	$0'$	$1'$	$2'$	$3'$	$4'$	$5'$	$6'$	$7'$	$8'$	$9'$	$10'$	x
$0^\circ 00'$	∞	$\bar{3}.464$	$\bar{3}.765$	$\bar{3}.941$	$\bar{3}.066$	$\bar{3}.163$	$\bar{3}.242$	$\bar{3}.309$	$\bar{3}.367$	$\bar{3}.418$	$\bar{3}.464$	$89^\circ 50'$
$0^\circ 10'$	$\bar{3}.4637$	5051	5429	5777	6099	6398	6678	6942	7190	7425	7648	$89^\circ 40'$
$0^\circ 20'$	$\bar{3}.7648$	7859	8061	8255	8439	8617	8787	8951	9109	9261	$\bar{3}.9408$	$89^\circ 30'$
$0^\circ 30'$	$\bar{3}.9408$	9551	9689	9822	$\bar{3}.9952$	$\bar{2}.0078$	$\bar{2}.0200$	$\bar{2}.0319$	$\bar{2}.0435$	$\bar{2}.0548$	$\bar{2}.0658$	$89^\circ 20'$
$0^\circ 40'$	$\bar{2}.0658$	0765	0870	0972	1072	1169	1265	1358	1450	1539	1627	$89^\circ 10'$
$0^\circ 50'$	$\bar{2}.1627$	1713	1797	1880	1961	2041	2119	2196	2271	2346	2419	$89^\circ 00'$
$1^\circ 00'$	$\bar{2}.2419$	2490	2561	2630	2699	2766	2832	2898	2962	3025	3088	$88^\circ 50'$
$1^\circ 10'$	3088	3150	3210	3270	3329	3388	3445	3502	3558	3613	3668	$88^\circ 40'$
$1^\circ 20'$	3668	3722	3775	3828	3880	3931	3982	4032	4082	4131	4179	$88^\circ 30'$
$1^\circ 30'$	$\bar{2}.4179$	4227	4275	4322	4368	4414	4459	4504	4549	4593	4637	$88^\circ 20'$
$1^\circ 40'$	4637	4680	4723	4765	4807	4848	4890	4930	4971	5011	5050	$88^\circ 10'$
$1^\circ 50'$	5050	5090	5129	5167	5206	5243	5281	5318	5355	5392	5428	$88^\circ 00'$
$2^\circ 00'$	$\bar{2}.5428$	5464	5500	5535	5571	5605	5640	5674	5708	5742	5776	$87^\circ 50'$
$2^\circ 10'$	5776	5809	5842	5875	5907	5939	5972	6003	6035	6066	6097	$87^\circ 40'$
$2^\circ 20'$	6097	6128	6159	6189	6220	6250	6279	6309	6339	6368	6397	$87^\circ 30'$
$2^\circ 30'$	$\bar{2}.6397$	6426	6454	6483	6511	6539	6567	6595	6622	6650	6677	$87^\circ 20'$
$2^\circ 40'$	6677	6704	6731	6758	6784	6810	6837	6863	6889	6914	6940	$87^\circ 10'$
$2^\circ 50'$	6940	6965	6991	7016	7041	7066	7090	7115	7140	7164	7188	$87^\circ 00'$
$3^\circ 00'$	$\bar{2}.7188$	7212	7236	7260	7283	7307	7330	7354	7377	7400	7423	$86^\circ 50'$
$3^\circ 10'$	7423	7445	7468	7491	7513	7535	7557	7580	7602	7623	7645	$86^\circ 40'$
$3^\circ 20'$	7645	7667	7688	7710	7731	7752	7773	7794	7815	7836	7857	$86^\circ 30'$
$3^\circ 30'$	$\bar{2}.7857$	7877	7898	7918	7939	7959	7979	7999	8019	8039	8059	$86^\circ 20'$
$3^\circ 40'$	8059	8078	8098	8117	8137	8156	8175	8194	8213	8232	8251	$86^\circ 10'$
$3^\circ 50'$	8251	8270	8289	8307	8326	8345	8363	8381	8400	8418	8436	$86^\circ 00'$
$4^\circ 00'$	$\bar{2}.8436$	8454	8472	8490	8508	8525	8543	8560	8578	8595	8613	$85^\circ 50'$
$4^\circ 10'$	8613	8630	8647	8665	8682	8699	8716	8733	8749	8766	8783	$85^\circ 40'$
$4^\circ 20'$	8783	8799	8816	8833	8849	8865	8882	8898	8914	8930	8946	$85^\circ 30'$
$4^\circ 30'$	$\bar{2}.8946$	8962	8978	8994	9010	9026	9042	9057	9073	9089	9104	$85^\circ 20'$
$4^\circ 40'$	9104	9119	9135	9150	9166	9181	9196	9211	9226	9241	9256	$85^\circ 10'$
$4^\circ 50'$	9256	9271	9286	9301	9315	9330	9345	9359	9374	9388	9403	$85^\circ 00'$
$5^\circ 00'$	$\bar{2}.9403$	9417	9432	9446	9460	9475	9489	9503	9517	9531	9545	$84^\circ 50'$
$5^\circ 10'$	9545	9559	9573	9587	9601	9614	9628	9642	9655	9669	9682	$84^\circ 40'$
$5^\circ 20'$	9682	9696	9709	9723	9736	9750	9763	9776	9789	9803	9816	$84^\circ 30'$
$5^\circ 30'$	$\bar{2}.9816$	9829	9842	9855	9868	9881	9894	9907	9919	9932	$\bar{2}.9945$	$84^\circ 20'$
$5^\circ 40'$	$\bar{2}.9945$	9958	9970	9983	$\bar{2}.9996$	$\bar{1}.0008$	$\bar{1}.0021$	$\bar{1}.0033$	$\bar{1}.0046$	$\bar{1}.0058$	$\bar{1}.0070$	$84^\circ 10'$
$5^\circ 50'$	$\bar{1}.0070$	0083	0095	0107	0120	0132	0144	0156	0168	0180	0192	$84^\circ 00'$
$6^\circ 00'$	$\bar{1}.0192$	0204	0216	0228	0240	0252	0264	0276	0287	0299	0311	$83^\circ 50'$
$6^\circ 10'$	0311	0323	0334	0346	0357	0369	0380	0392	0403	0415	0426	$83^\circ 40'$
$6^\circ 20'$	0426	0438	0449	0460	0472	0483	0494	0505	0516	0527	0539	$83^\circ 30'$
$6^\circ 30'$	$\bar{1}.0539$	0550	0561	0572	0583	0594	0605	0616	0626	0637	0648	$83^\circ 20'$
$6^\circ 40'$	0648	0659	0670	0680	0691	0702	0712	0723	0734	0744	0755	$83^\circ 10'$
$6^\circ 50'$	0755	0765	0776	0786	0797	0807	0818	0828	0838	0849	0859	$83^\circ 00'$
$7^\circ 00'$	$\bar{1}.0859$	0869	0879	0890	0900	0910	0920	0930	0940	0951	0961	$82^\circ 50'$
$7^\circ 10'$	0961	0971	0981	0991	1001	1011	1020	1030	1040	1050	1060	$82^\circ 40'$
$7^\circ 20'$	1060	1070	1080	1089	1099	1109	1118	1128	1138	1147	1157	$82^\circ 30'$
$7^\circ 30'$	$\bar{1}.1157$	1167	1176	1186	1195	1205	1214	1224	1233	1242	1252	$82^\circ 20'$
$7^\circ 40'$	1252	1261	1271	1280	1289	1299	1308	1317	1326	1336	1345	$82^\circ 10'$
$7^\circ 50'$	$\bar{1}.1345$	1354	1363	1372	1381	1390	1399	1408	1418	1427	$\bar{1}.1436$	$82^\circ 00'$
	$10'$	$9'$	$8'$	$7'$	$6'$	$5'$	$4'$	$3'$	$2'$	$1'$	$0'$	x

0°	$\bar{3}.4637$	$\bar{2}.6108$
111	$\bar{3}.4636$	$\bar{2}.6108$
169	$\bar{3}.4635$	$\bar{2}.6108$
212	$\bar{3}.4634$	$\bar{2}.6108$
247	$\bar{3}.4633$	$\bar{2}.6108$
278	$\bar{3}.4632$	$\bar{2}.6108$
306	$\bar{3}.4631$	$\bar{2}.6108$
332	$\bar{3}.4630$	$\bar{2}.6108$
355	$\bar{3}.4629$	$\bar{2}.6108$
378	$\bar{3}.4628$	$\bar{2}.6108$
399	$\bar{3}.4627$	$\bar{2}.6108$
419	$\bar{3}.4626$	$\bar{2}.6108$
438	$\bar{3}.4625$	$\bar{2}.6108$
456	$\bar{3}.4624$	$\bar{2}.6108$
473	$\bar{3}.4623$	$\bar{2}.6108$
490	$\bar{3}.4623$	$\bar{2}.6108$
0°	$\bar{2}.2419$	$\bar{2}.2888$
$1^\circ 11$	$\bar{2}.2418$	$\bar{2}.2888$
$2^\circ 40$	$\bar{2}.2417$	$\bar{2}.2888$
$3^\circ 21$	$\bar{2}.2416$	$\bar{2}.2888$
$3^\circ 85$	$\bar{2}.2415$	$\bar{2}.2888$
$4^\circ 40$	$\bar{2}.2414$	$\bar{2}.2888$
$4^\circ 89$	$\bar{2}.2413$	$\bar{2}.2888$
$5^\circ 33$	$\bar{2}.2412$	$\bar{2}.2888$
$5^\circ 74$	$\bar{2}.2411$	$\bar{2}.2888$
$6^\circ 12$	$\bar{2}.2410$	$\bar{2}.2888$
$6^\circ 48$	$\bar{2}.2409$	$\bar{2}.2888$
$6^\circ 82$	$\bar{2}.2408$	$\bar{2}.2888$
$7^\circ 14$	$\bar{2}.2407$	$\bar{2}.2888$
$7^\circ 45$	$\bar{2}.2406$	$\bar{2}.2888$
$7^\circ 75$	$\bar{2}.2405$	$\bar{2}.2888$
$8^\circ 04$	$\bar{2}.2405$	$\bar{2}.2888$
rad.	0.0000	$\bar{2}.4196$
0.0000	0.0000	$\bar{2}.4196$
0.0262	$\bar{1}.9999$	$\bar{2}.4196$
0.0455	$\bar{1}.9998$	$\bar{2}.4196$
0.0587	$\bar{1}.9997$	$\bar{2}.4196$
0.0695	$\bar{1}.9996$	$\bar{2}.4196$
0.0788	$\bar{1}.9995$	$\bar{2}.4196$
0.0871	$\bar{1}.9994$	$\bar{2}.4196$
0.0947	$\bar{1}.9993$	$\bar{2}.4196$
0.1017	$\bar{1}.9992$	$\bar{2}.4196$
0.1083	$\bar{1}.9991$	$\bar{2}.4196$
0.1145	$\bar{1}.9990$	$\bar{2}.4196$
0.1204	$\bar{1}.9989$	$\bar{2}.4196$
0.1260	$\bar{1}.9988$	$\bar{2}.4196$
0.1313	$\bar{1}.9987$	$\bar{2}.4196$
0.1365	$\bar{1}.9986$	$\bar{2}.4196$
0.1414	$\bar{1}.9986$	$\bar{2}.4196$

$\log \sin x = \log x + 5$
 $\log x = \log \sin x - 5$

where 5 is taken from the table in the same units as x .

Example.

Find $\log \sin x$ when $x = 5^\circ 37' 4''$

x in mins 337.4
 $\log 337.4$ 2.5281
 S for 337.4 4.4630
 (Add) $\log \sin x$ 2.9911

LOGARITHMS OF COSINES, 82° to 90°

(Read up and from right to left)

LOGARITHMS OF TANGENTS, 0° to 8°

x	0'	1'	2'	3'	4'	5'	6'	7'	8'	9'	10'	
0 00	∞	4.464	4.765	4.941	5.066	5.163	5.242	5.309	5.367	5.418	5.464	89 50
0 10	3.4637	5051	5429	5777	6099	6398	6678	6942	7190	7425	7648	89 40
0 20	3.7648	7860	8062	8255	8439	8617	8787	8951	9109	9261	9409	89 30
0 30	3.9409	9551	9689	9823	9952	1.0078	1.0200	1.0319	1.0435	1.0548	1.0658	89 20
0 40	2.0658	0765	0870	0972	1072	1170	1265	1359	1450	1540	1627	89 10
0 50	2.1627	1713	1798	1880	1962	2041	2120	2196	2272	2346	2419	89 00
1 00	2.2419	2491	2562	2631	2700	2767	2833	2899	2963	3026	3089	88 50
1 10	3.089	3150	3211	3271	3330	3389	3446	3503	3559	3614	3669	88 40
1 20	3.669	3723	3776	3829	3881	3932	3983	4033	4083	4132	4181	88 30
1 30	2.4181	4229	4276	4323	4370	4416	4461	4506	4551	4595	4638	88 20
1 40	2.4638	4682	4725	4767	4809	4851	4892	4933	4973	5013	5053	88 10
1 50	2.5053	5092	5131	5170	5208	5246	5283	5321	5358	5394	5431	88 00
2 00	2.5431	5467	5503	5538	5573	5608	5643	5677	5711	5745	5779	87 50
2 10	2.5779	5812	5845	5878	5911	5943	5975	6007	6038	6070	6101	87 40
2 20	2.6101	6132	6163	6193	6223	6254	6283	6313	6343	6372	6401	87 30
2 30	2.6401	6430	6459	6487	6515	6544	6571	6599	6627	6654	6682	87 20
2 40	2.6682	6709	6736	6762	6789	6815	6842	6868	6894	6920	6945	87 10
2 50	2.6945	6971	6996	7021	7046	7071	7096	7121	7145	7170	7194	87 00
3 00	2.7194	7218	7242	7266	7290	7313	7337	7360	7383	7406	7429	86 50
3 10	2.7429	7452	7475	7497	7520	7542	7565	7587	7609	7631	7652	86 40
3 20	2.7652	7674	7696	7717	7739	7760	7781	7802	7823	7844	7865	86 30
3 30	2.7865	7886	7906	7927	7947	7967	7988	8008	8028	8048	8067	86 20
3 40	2.8067	8087	8107	8126	8146	8165	8185	8204	8223	8242	8261	86 10
3 50	2.8261	8280	8299	8317	8336	8355	8373	8392	8410	8428	8446	86 00
4 00	2.8446	8465	8483	8501	8518	8536	8554	8572	8589	8607	8624	85 50
4 10	2.8624	8642	8659	8676	8694	8711	8728	8745	8762	8778	8795	85 40
4 20	2.8795	8812	8829	8845	8862	8878	8895	8911	8927	8944	8960	85 30
4 30	2.8960	8976	8992	9008	9024	9040	9056	9071	9087	9103	9118	85 20
4 40	2.9118	9134	9150	9165	9180	9196	9211	9226	9241	9256	9272	85 10
4 50	2.9272	9287	9302	9316	9331	9346	9361	9376	9390	9405	9420	85 00
5 00	2.9420	9434	9449	9463	9477	9492	9506	9520	9534	9549	9563	84 50
5 10	2.9563	9577	9591	9605	9619	9633	9646	9660	9674	9688	9701	84 40
5 20	2.9701	9715	9729	9742	9756	9769	9782	9796	9809	9823	9836	84 30
5 30	2.9836	9849	9862	9875	9888	9901	9915	9928	9940	9953	9966	84 20
5 40	2.9966	9979	9992	1.0005	1.0017	1.0030	1.0043	1.0055	1.0068	1.0080	1.0093	84 10
5 50	1.0093	0105	0118	0130	0143	0155	0167	0180	0192	0204	0216	84 00
6 00	1.0216	0228	0240	0253	0265	0277	0289	0300	0312	0324	0336	83 50
6 10	1.0336	0348	0360	0371	0383	0395	0407	0418	0430	0441	0453	83 40
6 20	1.0453	0464	0476	0487	0499	0510	0521	0533	0544	0555	0567	83 30
6 30	1.0567	0578	0589	0600	0611	0622	0633	0645	0656	0667	0678	83 20
6 40	1.0678	0688	0699	0710	0721	0732	0743	0754	0764	0775	0786	83 10
6 50	1.0786	0796	0807	0818	0828	0839	0849	0860	0871	0881	0891	83 00
7 00	1.0891	0902	0912	0923	0933	0943	0954	0964	0974	0984	0995	82 50
7 10	1.0995	1005	1015	1025	1035	1045	1055	1066	1076	1086	1096	82 40
7 20	1.1096	1106	1116	1125	1135	1145	1155	1165	1175	1185	1194	82 30
7 30	1.1194	1204	1214	1223	1233	1243	1252	1262	1272	1281	1291	82 20
7 40	1.1291	1300	1310	1319	1329	1338	1348	1357	1367	1376	1385	82 10
7 50	1.1385	1395	1404	1413	1423	1432	1441	1450	1460	1469	1478	82 00
	10'	9'	8'	7'	6'	5'	4'	3'	2'	1'	0'	x

log tan x = log x + T
log x = log tan x - T
where T is taken from the table in the same units as x.

Example.
Find x when
log tan x' = 2.5636
log tan x' = 2.5636
T for 2.5636 = 4.4639
(Subtract)
log x = 2.0997
x = 125°.8
2°5'.8

LOGARITHMS OF COTANGENTS, 82° to 90°

(Read up and from right to left)

LOGARITHMS OF TANGENTS

x	0°	6°	12°	18°	24°	30°	36°	42°	48°	54°	Δ	ADD				
	00.0	00.1	00.2	00.3	00.4	00.5	00.6	00.7	00.8	00.9		1°	2°	3°	4°	5°
00	∞	3.242	3.543	3.719	3.844	3.941	2.020	2.087	2.145	2.195		Differences vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 11.				
1	2.2419	2833	3211	3559	3881	4181	4461	4725	4973	5208						
2	.5431	5643	5845	6038	6223	6401	6571	6736	6894	7046						
3	.7194	7337	7475	7609	7739	7865	7988	8107	8223	8336						
4	.8446	8554	8659	8762	8862	8960	9056	9150	9241	9331						
5	2.9420	9506	9591	9674	9756	9836	9915	9992	1.0068	1.0143						
6	1.0216	0289	0360	0430	0499	0567	0633	0699	0764	0828						
7	.0891	0954	1015	1076	1135	1194	1252	1310	1367	1423						
8	.1478	1533	1587	1640	1693	1745	1797	1848	1898	1948	53	9	18	27	35	44
						1745	1797	1848	1898	1948	50	8	17	25	33	42
9	.1997	2046	2094	2142	2189	2236	2282	2328	2374	2419	48	8	16	24	32	40
						2236	2282	2328	2374	2419	45	8	15	23	30	38
10	1.2463	2507	2551	2594	2637	2680	2722	2764	2805	2846	43	7	14	22	29	36
						2680	2722	2764	2805	2846	41	7	14	21	27	34
11	.2887	2927	2957	3006	3046	3085	3123	3162	3200	3237	40	7	13	20	27	33
						3085	3123	3162	3200	3237	38	6	13	19	25	32
12	.3275	3312	3349	3385	3422	3458	3493	3529	3564	3599	37	6	12	18	25	31
						3458	3493	3529	3564	3599	35	6	12	17	23	29
13	.3634	3668	3702	3736	3770	3804	3837	3870	3903	3935	34	6	11	17	23	28
						3804	3837	3870	3903	3935	33	5	11	16	22	27
14	.3968	4000	4032	4064	4095	4127	4158	4189	4220	4250	31	5	10	16	21	26
15	1.4281	4311	4341	4371	4400	4430	4459	4488	4517	4546	29	5	10	15	19	24
16	.4575	4603	4632	4660	4688	4716	4744	4771	4799	4826	28	5	9	14	19	23
17	.4853	4880	4907	4934	4961	4987	5014	5040	5066	5092	26	4	9	13	17	22
18	.5118	5143	5169	5195	5220	5245	5270	5295	5320	5345	25	4	8	13	17	21
19	.5370	5394	5419	5443	5467	5491	5516	5539	5563	5587	24	4	8	12	16	20
20	1.5611	5634	5658	5681	5704	5727	5750	5773	5796	5819	23	4	8	12	15	19
21	.5842	5864	5887	5909	5932	5954	5976	5998	6020	6042	22	4	7	11	15	18
22	.6064	6086	6108	6129	6151	6172	6194	6215	6236	6257		4	7	11	14	18
23	.6279	6300	6321	6341	6362	6383	6404	6424	6445	6465	21	3	7	10	14	17
24	.6486	6506	6527	6547	6567	6587	6607	6627	6647	6667	20	3	7	10	13	17
25	1.6687	6706	6726	6746	6765	6785	6804	6824	6843	6863		3	6	10	13	16
26	.6882	6901	6920	6939	6958	6977	6996	7015	7034	7053	19	3	6	10	13	16
27	.7072	7090	7109	7128	7146	7165	7183	7202	7220	7238		3	6	9	12	15
28	.7257	7275	7293	7311	7330	7348	7366	7384	7402	7420	18	3	6	9	12	15
29	.7438	7455	7473	7491	7509	7526	7544	7562	7579	7597		3	6	9	12	15
30	1.7614	7632	7649	7667	7684	7701	7719	7736	7753	7771		3	6	9	12	15
31	.7788	7805	7822	7839	7856	7873	7890	7907	7924	7941	17	3	6	9	11	14
32	.7958	7975	7992	8008	8025	8042	8059	8075	8092	8109		3	6	8	11	14
33	.8125	8142	8158	8175	8191	8208	8224	8241	8257	8274		3	6	8	11	14
34	.8290	8306	8323	8339	8355	8371	8388	8404	8420	8436		3	5	8	11	14
35	1.8452	8468	8484	8501	8517	8533	8549	8565	8581	8597	16	3	5	8	11	13
36	.8613	8629	8644	8660	8676	8692	8708	8724	8740	8755		3	5	8	11	13
37	.8771	8787	8803	8818	8834	8850	8865	8881	8897	8912		3	5	8	10	13
38	.8928	8944	8959	8975	8990	9006	9022	9037	9053	9068		3	5	8	10	13
39	.9084	9099	9115	9130	9146	9161	9176	9192	9207	9223		3	5	8	10	13
40	1.9238	9254	9269	9284	9300	9315	9330	9346	9361	9376		3	5	8	10	13
41	.9392	9407	9422	9438	9453	9468	9483	9499	9514	9529		3	5	8	10	13
42	.9544	9560	9575	9590	9605	9621	9636	9651	9666	9681		3	5	8	10	13
43	.9697	9712	9727	9742	9757	9772	9788	9803	9818	9833	15	3	5	8	10	13
44	.9848	9864	9879	9894	9909	9924	9939	9955	9970	9985		3	5	8	10	13

$$\text{Log Cot } x = \text{Log Tan } (90^\circ - x) = \text{Log Tan } x$$

LOGARITHMS OF TANGENTS

x	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	L	ADD				
	00.0	00.1	00.2	00.3	00.4	00.5	00.6	00.7	00.8	00.9		1'	2'	3'	4'	5'
45°	0.0000	0015	0030	0045	0061	0076	0091	0106	0121	0136	15	3	5	8	10	13
46	0152	0167	0182	0197	0212	0228	0243	0258	0273	0288		3	5	8	10	13
47	0303	0319	0334	0349	0364	0379	0395	0410	0425	0440		3	5	8	10	13
48	0456	0471	0486	0501	0517	0532	0547	0562	0578	0593		3	5	8	10	13
49	0608	0624	0639	0654	0670	0685	0700	0716	0731	0746		3	5	8	10	13
50	0.0762	0777	0793	0808	0824	0839	0854	0870	0885	0901		3	5	8	10	13
51	0916	0932	0947	0963	0978	0994	1010	1025	1041	1056		3	5	8	10	13
52	1072	1088	1103	1119	1135	1150	1166	1182	1197	1213		3	5	8	10	13
53	1229	1245	1260	1276	1292	1308	1324	1340	1356	1371		3	5	8	11	13
54	1387	1403	1419	1435	1451	1467	1483	1499	1516	1532	16	3	5	8	11	13
55	0.1548	1564	1580	1596	1612	1629	1645	1661	1677	1694		3	5	8	11	14
56	1710	1726	1743	1759	1775	1792	1809	1825	1842	1858		3	6	8	11	14
57	1875	1891	1908	1925	1941	1958	1975	1992	2008	2025		3	6	8	11	14
58	2042	2059	2076	2093	2110	2127	2144	2161	2178	2195	17	3	6	9	11	14
59	2212	2229	2247	2264	2281	2299	2316	2333	2351	2368		3	6	9	12	15
60	0.2386	2403	2421	2438	2456	2474	2491	2509	2527	2545		3	6	9	12	15
61	2562	2580	2598	2616	2634	2652	2670	2689	2707	2725	18	3	6	9	12	15
62	2743	2762	2780	2798	2817	2835	2854	2872	2891	2910		3	6	9	12	15
63	2928	2947	2966	2985	3004	3023	3042	3061	3080	3099	19	3	6	10	13	16
64	3118	3137	3157	3176	3196	3215	3235	3254	3274	3294		3	6	10	13	16
65	0.3313	3333	3353	3373	3393	3413	3433	3453	3473	3494	20	3	7	10	13	17
66	3514	3535	3555	3576	3596	3617	3638	3659	3679	3700	21	3	7	10	14	17
67	3721	3743	3764	3785	3806	3828	3849	3871	3892	3914		4	7	11	14	18
68	3936	3958	3980	4002	4024	4046	4068	4091	4113	4136	22	4	7	11	15	18
69	4158	4181	4204	4227	4250	4273	4296	4319	4342	4366	23	4	8	12	15	19
70	0.4389	4413	4437	4461	4484	4509	4533	4557	4581	4606	24	4	8	12	16	20
71	4630	4655	4680	4705	4730	4755	4780	4805	4831	4857	25	4	8	13	17	21
72	4882	4908	4934	4960	4986	5013	5039	5066	5093	5120	26	4	9	13	17	22
73	5147	5174	5201	5229	5256	5284	5312	5340	5368	5397	28	5	9	14	19	23
74	5425	5454	5483	5512	5541	5570	5600	5629	5659	5689	29	5	10	15	19	24
75	0.5719	5750	5780	5811	5842	5873	5905	5936	5968	6000	31	5	10	16	21	26
76	6032	6066	6097	6130	6163	6196	6230	6264	6298	6332	33	6	11	17	22	28
77	6366	6401	6436	6471	6507	6542	6578	6615	6651	6688	36	6	12	18	24	30
78	6725	6763	6800	6838	6877	6915	6954	6994	7033	7073	39	6	13	19	26	32
79	7113	7154	7195	7236	7278	7320	7363	7406	7449	7493	42	7	14	21	28	36
80	0.7637	7681	7626	7672	7718	7764	7811	7858	7906	7954	47	8	16	23	31	39
81	8003	8052	8102	8152	8203	8255	8307	8360	8413	8467	52	9	17	26	35	43
82	8522	8577	8633	8690	8748	8806	8865	8924	8985	9046						
83	9109	9172	9236	9301	9367	9433	9501	9570	9640	9711						
84	0.9784	9857	9932	1.0008	1.0085	1.0164	1.0244	1.0326	1.0409	1.0494		Differences here vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See note below.				
85	1.0580	0669	0759	0850	0944	1040	1138	1238	1341	1446						
86	1554	1664	1777	1893	2012	2135	2261	2391	2526	2663						
87	2808	2954	3106	3264	3429	3599	3777	3962	4155	4357						
88	4569	4792	5027	5275	5539	5819	6119	6441	6789	7167						
89	1.758	1.804	1.855	1.913	1.980	2.059	2.156	2.281	2.457	2.758						
90	∞															

For untabulated angles greater than 82° use $\text{Log Tan } x = -\text{Log Tan } (90^\circ - x)$. See table on page 11

Example. $\text{Log tan } 85^\circ 13' = -\text{log tan } 4^\circ 47' = -(\bar{2}.9226) = 1.0774$

x	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	Δ	ADD				
	0°0	0°1	0°2	0°3	0°4	0°5	0°6	0°7	0°8	0°9		1'	2'	3'	4'	5'
0°	0.0000	0017	0035	0052	0070	0087	0105	0122	0140	0157	18	3	6	9	12	15
1	0175	0192	0209	0227	0244	0262	0279	0297	0314	0332		3	6	9	12	15
2	0349	0366	0384	0401	0419	0436	0454	0471	0488	0506		3	6	9	12	15
3	0523	0541	0558	0576	0593	0610	0628	0645	0663	0680		3	6	9	12	15
4	0698	0715	0732	0750	0767	0785	0802	0819	0837	0854		3	6	9	12	14
5	0.0872	0889	0906	0924	0941	0958	0976	0993	1011	1028		3	6	9	12	14
6	1045	1063	1080	1097	1115	1132	1149	1167	1184	1201		3	6	9	12	14
7	1219	1236	1253	1271	1288	1305	1323	1340	1357	1374		3	6	9	12	14
8	1392	1409	1426	1444	1461	1478	1495	1513	1530	1547		3	6	9	11	14
9	1564	1582	1599	1616	1633	1650	1668	1685	1702	1719		3	6	9	11	14
10	0.1736	1754	1771	1788	1805	1822	1840	1857	1874	1891		3	6	9	11	14
11	1908	1925	1942	1959	1977	1994	2011	2028	2045	2062		3	6	9	11	14
12	2079	2096	2113	2130	2147	2164	2181	2198	2215	2233	17	3	6	9	11	14
13	2250	2267	2284	2300	2317	2334	2351	2368	2385	2402		3	6	8	11	14
14	2419	2436	2453	2470	2487	2504	2521	2538	2554	2571		3	6	8	11	14
15	0.2583	2605	2622	2639	2656	2672	2689	2706	2723	2740		3	6	8	11	14
16	2756	2773	2790	2807	2823	2840	2857	2874	2890	2907		3	6	8	11	14
17	2924	2940	2957	2974	2990	3007	3024	3040	3057	3074		3	6	8	11	14
18	3090	3107	3123	3140	3156	3173	3190	3206	3223	3239		3	6	8	11	14
19	3256	3272	3289	3305	3322	3338	3355	3371	3387	3404		3	6	8	11	14
20	0.3420	3437	3453	3469	3486	3502	3518	3535	3551	3567		3	5	8	11	14
21	3584	3600	3616	3633	3649	3665	3681	3697	3714	3730		3	5	8	11	14
22	3746	3762	3778	3795	3811	3827	3843	3859	3875	3891		3	5	8	11	13
23	3907	3923	3939	3955	3971	3987	4003	4019	4035	4051	16	3	5	8	11	13
24	4067	4083	4099	4115	4131	4147	4163	4179	4195	4210		3	5	8	11	13
25	0.4226	4242	4258	4274	4289	4305	4321	4337	4352	4368		3	5	8	11	13
26	4384	4399	4415	4431	4446	4462	4478	4493	4509	4524		3	5	8	10	13
27	4540	4555	4571	4586	4602	4617	4633	4648	4664	4679		3	5	8	10	13
28	4695	4710	4726	4741	4756	4772	4787	4802	4818	4833		3	5	8	10	13
29	4848	4863	4879	4894	4909	4924	4939	4955	4970	4985		3	5	8	10	13
30	0.5000	5015	5030	5045	5060	5075	5090	5105	5120	5135	15	3	5	8	10	13
31	5150	5165	5180	5195	5210	5225	5240	5255	5270	5284		2	5	7	10	12
32	5299	5314	5329	5344	5358	5373	5388	5402	5417	5432		2	5	7	10	12
33	5446	5461	5476	5490	5505	5519	5534	5548	5563	5577		2	5	7	10	12
34	5592	5606	5621	5635	5650	5664	5678	5693	5707	5721		2	5	7	10	12
35	0.5736	5750	5764	5779	5793	5807	5821	5835	5850	5864		2	5	7	9	12
36	5878	5892	5906	5920	5934	5948	5962	5976	5990	6004	14	2	5	7	9	12
37	6018	6032	6046	6060	6074	6088	6101	6115	6129	6143		2	5	7	9	12
38	6157	6170	6184	6198	6211	6225	6239	6252	6266	6280		2	5	7	9	11
39	6293	6307	6320	6334	6347	6361	6374	6388	6401	6414		2	4	7	9	11
40	0.6428	6441	6455	6468	6481	6494	6508	6521	6534	6547		2	4	7	9	11
41	6561	6574	6587	6600	6613	6626	6639	6652	6665	6678	13	2	4	7	9	11
42	6691	6704	6717	6730	6743	6756	6769	6782	6794	6807		2	4	6	9	11
43	6820	6833	6845	6858	6871	6884	6896	6909	6921	6934		2	4	6	8	11
44	6947	6959	6972	6984	6997	7009	7022	7034	7046	7059		2	4	6	8	10
45	0.7071	7083	7096	7108	7120	7133	7145	7157	7169	7181		2	4	6	8	10
46	7193	7206	7218	7230	7242	7254	7266	7278	7290	7302	12	2	4	6	8	10
47	7314	7325	7337	7349	7361	7373	7385	7396	7408	7420		2	4	6	8	10
48	7431	7443	7455	7466	7478	7490	7501	7513	7524	7536		2	4	6	8	10
49	0.7547	7559	7570	7581	7593	7604	7615	7627	7638	7649		2	4	6	8	9

x	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	Δ	ADD				
	00.0	00.1	00.2	00.3	00.4	00.5	00.6	00.7	00.8	00.9		1'	2'	3'	4'	5'
50°	0.7660	7672	7683	7694	7705	7716	7727	7738	7749	7760	11	2	4	6	7	9
51	7771	7782	7793	7804	7815	7826	7837	7848	7859	7869		2	4	5	7	9
52	7880	7891	7902	7912	7923	7934	7944	7955	7966	7976	10	2	4	5	7	9
53	7986	7997	8007	8018	8028	8039	8049	8059	8070	8080		2	3	5	7	9
54	8090	8100	8111	8121	8131	8141	8151	8161	8171	8181	9	2	3	5	7	8
55	0.8192	8202	8211	8221	8231	8241	8251	8261	8271	8281		2	3	5	7	8
56	8290	8300	8310	8320	8329	8339	8348	8358	8368	8377	8	2	3	5	6	8
57	8387	8396	8406	8415	8425	8434	8443	8453	8462	8471		2	3	5	6	8
58	8480	8490	8499	8508	8517	8526	8536	8545	8554	8563	7	2	3	5	6	8
59	8572	8581	8590	8599	8607	8616	8625	8634	8643	8652		1	3	4	6	7
60	0.8660	8669	8678	8686	8695	8704	8712	8721	8729	8738	6	1	3	4	6	7
61	8746	8755	8763	8771	8780	8788	8796	8805	8813	8821		1	3	4	6	7
62	8829	8838	8846	8854	8862	8870	8878	8886	8894	8902	5	1	3	4	5	7
63	8910	8918	8926	8934	8942	8949	8957	8965	8973	8980		1	3	4	5	6
64	8988	8996	9003	9011	9018	9026	9033	9041	9048	9056	4	1	3	4	5	6
65	0.9083	9070	9078	9085	9092	9100	9107	9114	9121	9128		1	2	4	5	6
66	9135	9143	9150	9157	9164	9171	9178	9184	9191	9198	3	1	2	4	5	6
67	9205	9212	9219	9225	9232	9239	9245	9252	9259	9265		1	2	3	4	6
68	9272	9278	9285	9291	9298	9304	9311	9317	9323	9330	2	1	2	3	4	5
69	9336	9342	9348	9354	9361	9367	9373	9379	9385	9391		1	2	3	4	5
70	0.9397	9403	9409	9415	9421	9426	9432	9438	9444	9449	1	1	2	3	4	5
71	9455	9461	9466	9472	9478	9483	9489	9494	9500	9506		1	2	3	4	5
72	9511	9516	9521	9527	9532	9537	9542	9548	9553	9558	5	1	2	3	3	4
73	9563	9568	9573	9578	9583	9588	9593	9598	9603	9608		1	2	2	3	4
74	9613	9617	9622	9627	9632	9636	9641	9646	9650	9655	4	1	2	2	3	4
75	0.9659	9664	9668	9673	9677	9681	9686	9690	9694	9699		1	1	2	3	4
76	9703	9707	9711	9715	9720	9724	9728	9732	9736	9740	3	1	1	2	3	3
77	9744	9748	9751	9755	9759	9763	9767	9770	9774	9778		1	1	2	2	3
78	9781	9785	9789	9792	9796	9799	9803	9806	9810	9813	2	1	1	2	2	3
79	9816	9820	9823	9826	9829	9833	9836	9839	9842	9845		1	1	2	2	3
80	0.9848	9851	9854	9857	9860	9863	9866	9869	9871	9874	3	0	1	1	2	2
81	9877	9880	9882	9885	9888	9890	9893	9895	9898	9900		0	1	1	2	2
82	9903	9905	9907	9910	9912	9914	9917	9919	9921	9923	2	0	1	1	1	2
83	9925	9928	9930	9932	9934	9936	9938	9940	9942	9943		0	1	1	1	2
84	9945	9947	9949	9951	9952	9954	9956	9957	9959	9960	1	0	1	1	1	1
85	0.9962	9963	9965	9966	9968	9969	9971	9972	9973	9974		0	0	1	1	1
86	9976	9977	9978	9979	9980	9981	9982	9983	9984	9985	1	0	0	1	1	1
87	9986	9987	9988	9989	9990	9990	9991	9992	9993	9993		See Table below.				
88	9994	9995	9995	9996	9996	9997	9997	9997	9998	9998						
89	0.9998	9999	9999	9999	9999	1.000	1.000	1.000	1.000	1.000	1	See Table below.				
90	1.0000															

Sines of Angles near 90°

o	'	sine	o	'	sine	o
86	48	0.9985	86	80	0.9993	87.7
86	54	0.9986	86	91	0.9994	87.9
87	01	0.9987	87	02	0.9995	88.0
87	08	0.9988	87	13	0.9996	88.2
87	15	0.9989	87	25	0.9997	88.4
87	22	0.9990	87	37	0.9998	88.7
87	30	0.9991	87	50	0.9999	89.0
87	38	0.9992	87	63	1.0000	89.4
87	46		87	78		90.0

The values in the centre columns represent the sines for all angles lying between the successive ranges shown in the outer columns. Thus $\sin 87^\circ 20'$ is 0.9989. For inverse use, the best angle for a given sine is the one lying midway between the adjacent ranges; if the difference is odd, choose the angle nearer 90° . Thus if $\sin x = 0.9988$, $x = 87^\circ 12'$.

For tabulated angles read the sine value in the half-line above; e.g., $\sin 87^\circ 38' = 0.9991$.

X	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	SUBTRACT
	0° 0	0° 1	0° 2	0° 3	0° 4	0° 5	0° 6	0° 7	0° 8	0° 9	
0°	1.000	1.000	1.000	1.000	1.000	1.000	0.9999	0.9999	0.9999	0.9999	See table at foot of page.
1	0.9998	9998	9998	9997	9997	9997	9996	9996	9995	9995	
2	9994	9993	9993	9992	9991	9990	9990	9989	9988	9987	
3	9986	9985	9984	9983	9982	9981	9980	9979	9978	9977	
4	9976	9974	9973	9972	9971	9969	9968	9966	9965	9963	1
5	0.9952	9960	9959	9957	9956	9954	9952	9951	9949	9947	
6	9945	9943	9942	9940	9938	9936	9934	9932	9930	9928	
7	9925	9923	9921	9919	9917	9914	9912	9910	9907	9905	
8	9903	9900	9898	9895	9893	9890	9888	9885	9882	9880	2
9	9877	9874	9871	9869	9866	9863	9860	9857	9854	9851	
10	0.9848	9845	9842	9839	9836	9833	9829	9826	9823	9820	
11	9816	9813	9810	9806	9803	9799	9796	9792	9789	9785	
12	9781	9778	9774	9770	9767	9763	9759	9755	9751	9748	3
13	9744	9740	9736	9732	9728	9724	9720	9715	9711	9707	
14	9703	9699	9694	9690	9686	9681	9677	9673	9668	9664	
15	0.9659	9655	9650	9646	9641	9636	9632	9627	9622	9617	
16	9613	9608	9603	9598	9593	9588	9583	9578	9573	9568	4
17	9563	9558	9553	9548	9542	9537	9532	9527	9521	9516	
18	9511	9505	9500	9494	9489	9483	9478	9472	9466	9461	
19	9455	9449	9444	9438	9432	9426	9421	9415	9409	9403	
20	0.9397	9391	9385	9379	9373	9367	9361	9354	9348	9342	5
21	9336	9330	9323	9317	9311	9304	9298	9291	9285	9278	
22	9272	9265	9259	9252	9245	9239	9232	9225	9219	9212	
23	9205	9198	9191	9184	9178	9171	9164	9157	9150	9143	
24	9135	9128	9121	9114	9107	9100	9092	9085	9078	9070	6
25	0.9063	9056	9048	9041	9033	9026	9018	9011	9003	8996	
26	8988	8980	8973	8965	8957	8949	8942	8934	8926	8918	
27	8910	8902	8894	8886	8878	8870	8862	8854	8846	8838	
28	8829	8821	8813	8805	8796	8788	8780	8771	8763	8755	7
29	8746	8738	8729	8721	8712	8704	8695	8686	8678	8669	
30	0.8660	8652	8643	8634	8625	8616	8607	8599	8590	8581	
31	8572	8563	8554	8545	8536	8526	8517	8508	8499	8490	
32	8480	8471	8462	8453	8443	8434	8425	8415	8406	8396	8
33	8387	8377	8368	8358	8348	8339	8329	8320	8310	8300	
34	8290	8281	8271	8261	8251	8241	8231	8221	8211	8202	
35	0.8192	8181	8171	8161	8151	8141	8131	8121	8111	8100	
36	8090	8080	8070	8059	8049	8039	8028	8018	8007	7997	9
37	7986	7976	7965	7955	7944	7934	7923	7912	7902	7891	
38	7880	7869	7859	7848	7837	7826	7815	7804	7793	7782	
39	0.7771	7760	7749	7738	7727	7716	7705	7694	7683	7672	

Cosines of Small Angles

cosine	cosine	cosine
0.00	0.0	2.13
0.34	0.5	2.21
0.59	0.9	2.29
1.16	1.2	2.37
1.30	1.5	2.44
1.43	1.7	2.51
1.54	1.9	2.58
2.03	2.0	3.06
2.13	2.2	3.11

This table is similar to that given for sines on page 15; thus

$$\cos 2^{\circ} 40' = 0.9989$$

$$0.9986 = \cos 3^{\circ} 2'$$

x	0° 0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	J	SUBTRACT				
												1'	2'	3'	4'	5'
40°	0.7660	7649	7638	7627	7615	7604	7593	7581	7570	7559	12	2	4	6	8	9
41	7547	7536	7524	7513	7501	7490	7478	7466	7455	7443		2	4	6	8	10
42	7431	7420	7408	7396	7385	7373	7361	7349	7337	7325		2	4	6	8	10
43	7314	7302	7290	7278	7266	7254	7242	7230	7218	7206		2	4	6	8	10
44	7193	7181	7169	7157	7145	7133	7120	7108	7096	7083		2	4	6	8	10
45	0.7071	7059	7046	7034	7022	7009	6997	6984	6972	6959	13	2	4	6	8	10
46	6947	6934	6921	6909	6896	6884	6871	6858	6845	6833		2	4	6	8	11
47	6820	6807	6794	6782	6769	6756	6743	6730	6717	6704		2	4	6	9	11
48	6691	6678	6665	6652	6639	6626	6613	6600	6587	6574		2	4	7	9	11
49	6561	6547	6534	6521	6508	6494	6481	6468	6455	6441		2	4	7	9	11
50	0.6428	6414	6401	6388	6374	6361	6347	6334	6320	6307	14	2	4	7	9	11
51	6293	6280	6266	6252	6239	6225	6211	6198	6184	6170		2	5	7	9	11
52	6157	6143	6129	6115	6101	6088	6074	6060	6046	6032		2	5	7	9	12
53	6018	6004	5990	5976	5962	5948	5934	5920	5906	5892		2	5	7	9	12
54	5878	5864	5850	5835	5821	5807	5793	5779	5764	5750		2	5	7	9	12
55	0.5736	5721	5707	5693	5678	5664	5650	5635	5621	5606	15	2	5	7	10	12
56	5592	5577	5563	5548	5534	5519	5505	5490	5476	5461		2	5	7	10	12
57	5446	5432	5417	5402	5388	5373	5358	5344	5329	5314		2	5	7	10	12
58	5299	5284	5270	5255	5240	5225	5210	5195	5180	5165		2	5	7	10	12
59	5150	5135	5120	5105	5090	5075	5060	5045	5030	5015		3	5	8	10	13
60	0.5000	4985	4970	4955	4939	4924	4909	4894	4879	4863	16	3	5	8	10	13
61	4848	4833	4818	4802	4787	4772	4756	4741	4726	4710		3	5	8	10	13
62	4695	4679	4664	4648	4633	4617	4602	4586	4571	4555		3	5	8	10	13
63	4540	4524	4509	4493	4478	4462	4446	4431	4415	4399		3	5	8	10	13
64	4384	4368	4352	4337	4321	4305	4289	4274	4258	4242		3	5	8	11	13
65	0.4226	4210	4195	4179	4163	4147	4131	4115	4099	4083	16	3	5	8	11	13
66	4067	4051	4035	4019	4003	3987	3971	3955	3939	3923		3	5	8	11	13
67	3907	3891	3875	3859	3843	3827	3811	3795	3778	3762		3	5	8	11	13
68	3746	3730	3714	3697	3681	3665	3649	3633	3616	3600		3	5	8	11	14
69	3584	3567	3551	3535	3518	3502	3486	3469	3453	3437		3	5	8	11	14
70	0.3420	3404	3387	3371	3355	3338	3322	3305	3289	3272	17	3	5	8	11	14
71	3256	3239	3223	3206	3190	3173	3156	3140	3123	3107		3	6	8	11	14
72	3090	3074	3057	3040	3024	3007	2990	2974	2957	2940		3	6	8	11	14
73	2924	2907	2890	2874	2857	2840	2823	2807	2790	2773		3	6	8	11	14
74	2756	2740	2723	2706	2689	2672	2656	2639	2622	2605		3	6	8	11	14
75	0.2588	2571	2554	2538	2521	2504	2487	2470	2453	2436	17	3	6	8	11	14
76	2419	2402	2385	2368	2351	2334	2317	2300	2284	2267		3	6	8	11	14
77	2250	2233	2215	2198	2181	2164	2147	2130	2113	2096		3	6	9	11	14
78	2079	2062	2045	2028	2011	1994	1977	1959	1942	1925		3	6	9	11	14
79	1908	1891	1874	1857	1840	1822	1805	1788	1771	1754		3	6	9	11	14
80	0.1736	1719	1702	1685	1668	1650	1633	1616	1599	1582	18	3	6	9	11	14
81	1564	1547	1530	1513	1495	1478	1461	1444	1426	1409		3	6	9	11	14
82	1392	1374	1357	1340	1323	1305	1298	1271	1253	1236		3	6	9	12	14
83	1219	1201	1184	1167	1149	1132	1115	1097	1080	1063		3	6	9	12	14
84	1045	1028	1011	993	976	958	941	924	906	889		3	6	9	12	14
85	0.0872	0854	0837	0819	0802	0785	0767	0750	0732	0715	18	3	6	9	12	14
86	0698	0680	0663	0645	0628	0610	0593	0576	0558	0541		3	6	9	12	15
87	0523	0506	0488	0471	0454	0436	0419	0401	0384	0366		3	6	9	12	15
88	0349	0332	0314	0297	0279	0262	0244	0227	0209	0192		3	6	9	12	15
89	0.0175	0157	0140	0122	0105	0087	0070	0052	0035	0017		3	6	9	12	15
90	0.0000															

X	0°	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	J	ADD					
	00.0	00.1	00.2	00.3	00.4	00.5	00.6	00.7	00.8	00.9		1'	2'	3'	4'	5'	
00	0.0000	0017	0035	0052	0070	0087	0105	0122	0140	0157	18	3	6	9	12	15	
1	0175	0192	0209	0227	0244	0262	0279	0297	0314	0332		3	6	9	12	15	
2	0349	0367	0384	0402	0419	0437	0454	0472	0489	0507		3	6	9	12	15	
3	0524	0542	0559	0577	0594	0612	0629	0647	0664	0682		3	6	9	12	15	
4	0699	0717	0734	0752	0769	0787	0805	0822	0840	0857		3	6	9	12	15	
5	0.0875	0892	0910	0928	0945	0963	0981	0998	1016	1033		3	6	9	12	15	
6	1051	1069	1086	1104	1122	1139	1157	1175	1192	1210		3	6	9	12	15	
7	1228	1246	1263	1281	1299	1317	1334	1352	1370	1388		3	6	9	12	15	
8	1405	1423	1441	1459	1477	1495	1512	1530	1548	1566		3	6	9	12	15	
9	1584	1602	1620	1638	1655	1673	1691	1709	1727	1745		3	6	9	12	15	
10	0.1763	1781	1799	1817	1835	1853	1871	1890	1908	1926		3	6	9	12	15	
11	1944	1962	1980	1998	2016	2035	2053	2071	2089	2107		3	6	9	12	15	
12	2126	2144	2162	2180	2199	2217	2235	2254	2272	2290		3	6	9	12	15	
13	2309	2327	2345	2364	2382	2401	2419	2438	2456	2475		3	6	9	12	15	
14	2493	2512	2530	2549	2568	2586	2605	2623	2642	2661		3	6	9	12	15	
15	0.2679	2698	2717	2736	2754	2773	2792	2811	2830	2849	19	3	6	9	13	16	
16	2867	2886	2905	2924	2943	2962	2981	3000	3019	3038		3	6	10	13	16	
17	3057	3076	3096	3115	3134	3153	3172	3191	3211	3230		3	6	10	13	16	
18	3249	3269	3288	3307	3327	3346	3365	3385	3404	3424		3	6	10	13	16	
19	3443	3463	3482	3502	3522	3541	3561	3581	3600	3620		3	7	10	13	16	
20	0.3640	3659	3679	3699	3719	3739	3759	3779	3799	3819	20	3	7	10	13	17	
21	3839	3859	3879	3899	3919	3939	3959	3979	4000	4020		3	7	10	13	17	
22	4040	4061	4081	4101	4122	4142	4163	4183	4204	4224		3	7	10	14	17	
23	4245	4265	4286	4307	4327	4348	4369	4390	4411	4431		3	7	10	14	17	
24	4452	4473	4494	4515	4536	4557	4578	4599	4621	4642		21	4	7	11	14	18
25	0.4663	4684	4706	4727	4748	4770	4791	4813	4834	4856	22	4	7	11	14	18	
26	4877	4899	4921	4942	4964	4986	5008	5029	5051	5073		4	7	11	15	18	
27	5095	5117	5139	5161	5184	5206	5228	5250	5272	5295		4	7	11	16	18	
28	5317	5340	5362	5384	5407	5430	5452	5475	5498	5520		4	8	11	15	19	
29	5543	5566	5589	5612	5635	5658	5681	5704	5727	5750		23	4	8	12	15	19
30	0.5774	5797	5820	5844	5867	5890	5914	5938	5961	5985	24	4	8	12	16	20	
31	6009	6032	6056	6080	6104	6128	6152	6176	6200	6224		4	8	12	16	20	
32	6249	6273	6297	6322	6346	6371	6395	6420	6445	6469		4	8	12	16	20	
33	6494	6519	6544	6569	6594	6619	6644	6669	6694	6720		25	4	8	13	17	21
34	6745	6771	6796	6822	6847	6873	6899	6924	6950	6976		4	9	13	17	21	
35	0.7002	7028	7054	7080	7107	7133	7159	7186	7212	7239	26	4	9	13	17	22	
36	7265	7292	7319	7346	7373	7400	7427	7454	7481	7508		27	5	9	14	18	23
37	7536	7563	7590	7618	7646	7673	7701	7729	7757	7785		28	5	9	14	19	23
38	7813	7841	7869	7898	7926	7954	7983	8012	8040	8069		5	10	14	19	24	
39	8098	8127	8156	8185	8214	8243	8273	8302	8332	8361		29	5	10	15	19	24
40	0.8391	8421	8451	8481	8511	8541	8571	8601	8632	8662	30	5	10	15	20	25	
41	8693	8724	8754	8785	8816	8847	8878	8910	8941	8972		31	5	10	16	21	26
42	9004	9036	9067	9099	9131	9163	9195	9228	9260	9293		32	5	11	16	21	27
43	9325	9358	9391	9424	9457	9490	9523	9556	9590	9623		33	6	11	17	22	28
44	9657	9691	9725	9759	9793	9827	9861	9896	9930	9965		34	6	11	17	23	28
45	1.0000	0035	0070	0105	0141	0176	0212	0247	0283	0319	36	6	12	18	24	30	
46	0355	0392	0428	0464	0501	0538	0575	0612	0649	0686		37	6	12	18	25	31
47	0724	0761	0799	0837	0875	0913	0951	0990	1028	1067		38	6	13	19	25	32
48	1106	1145	1184	1224	1263	1303	1343	1383	1423	1463		40	7	13	20	27	33
49	1.1504	1544	1585	1626	1667	1708	1750	1792	1833	1875		41	7	14	20	27	34
						1708	1750	1792	1833	1875	42	7	14	21	28	35	

X	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	Δ	ADD				
	0°-0	0°-1	0°-2	0°-3	0°-4	0°-5	0°-6	0°-7	0°-8	0°-9		1'	2'	3'	4'	5'
50°	1.192	196	200	205	209	213	217	222	226	230		1	1	2	3	4
51	.235	239	244	248	253	257	262	266	271	275		1	2	2	3	4
52	.280	285	289	294	299	303	308	313	317	322		1	2	2	3	4
53	.327	332	337	342	347	351	356	361	366	371		1	2	2	3	4
54	.376	381	387	392	397	402	407	412	418	423	5	1	2	3	3	4
55	1.428	433	439	444	450	455	460	466	471	477		1	2	3	4	5
56	.483	488	494	499	505	511	517	522	528	534		1	2	3	4	5
57	.540	546	552	558	564	570	576	582	588	594	6	1	2	3	4	5
58	.600	607	613	619	625	632	638	645	651	658		1	2	3	4	5
59	.664	671	678	684	691	698	704	711	718	725		1	2	3	5	6
60	1.732	739	746	753	760	767	775	782	789	797	7	1	2	4	5	6
61	.804	811	819	827	834	842	849	857	865	873		1	3	4	5	6
62	.881	889	897	905	913	921	929	937	946	954	8	1	3	4	5	7
63	1.963	971	980	988	1.997	2.006	2.014	2.023	2.032	2.041		1	3	4	6	7
64	2.050	059	069	078	087	097	106	116	125	135	9	2	3	5	6	8
65	2.145	154	164	174	184	194	204	215	225	236	10	2	3	5	7	8
66	.246	257	267	278	289	300	311	322	333	344	11	2	4	6	7	9
67	.356	367	379	391	402	414	426	438	450	463	12	2	4	6	8	10
68	.475	488	500	513	526	539	552	565	578	592	13	2	4	6	9	11
69	.605	619	633	646	660	675	689	703	718	733	14	2	5	7	9	12
70	2.747	762	778	793	808	824	840	856	872	888	16	3	5	8	11	13
71	2.904	921	937	954	971	2.989	3.006	3.024	3.042	3.060	17	3	6	9	11	14
72	3.078	096	115	133	152	3.172					19	3	6	9	13	16
						172	191	211	230	251	20	3	7	10	13	17
73	.271	291	312	333	354	376					21	4	7	10	14	18
						376	398	420	442	465	22	4	7	11	15	18
74	.487	511	534	558	582	606					24	4	8	12	16	20
						606	630	655	681	706	25	4	8	13	17	21
75	3.732	758	785	812	839	867					27	4	9	14	18	22
						867	895	923	952	981	29	5	10	14	19	24
76	4.011	041	071	102	134	4.165					31	5	10	15	21	26
						165	198	230	264	297	33	6	11	17	22	28
77	4.331	366	402	437	474	511					36	6	12	18	24	30
						511	548	586	625	665	39	6	13	19	26	32
78	4.705	745	787	829	872	4.915					42	7	14	21	28	35
						4.915	4.959	5.005	5.050	5.097	46	8	15	23	31	38
79	5.145	193	242	292	343	5.396					50	8	17	25	33	42
						396	449	503	558	614	55	9	18	28	37	46
80	5.671	5.730	5.789	5.850	5.912	5.976						10	20	30	41	51
						5.976	6.041	6.107	6.174	6.243		11	23	34	45	56
81	6.314	6.386	6.460	6.535	6.612	6.691						13	25	38	50	63
						6.691	6.772	6.855	6.940	7.026		14	28	42	57	71
82	7.115	7.207	7.300	7.398	7.495	7.596	7.700	7.806	7.916	8.028						
83	8.144	8.264	8.386	8.513	8.643	8.777	8.915	9.058	9.205	9.357						
84	9.514	9.677	9.845	10.02	10.20	10.39	10.58	10.78	10.99	11.20						
85	11.43	11.66	11.91	12.16	12.43	12.71	13.00	13.30	13.62	13.95						
86	14.30	14.67	15.06	15.46	15.89	16.35	16.83	17.34	17.89	18.46						
87	19.08	19.74	20.45	21.20	22.02	22.90	23.85	24.90	26.03	27.27						
88	28.64	30.14	31.82	33.69	35.80	38.19	40.92	44.07	47.74	52.08						
89	57.29	63.66	71.62	81.85	95.49	114.6	143.2	191.0	268.5	573.0						
90	∞															

Differences vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See table on page 22.

P.P.s for differences exceeding 14, if not shown on this page, should be taken from the inside end cover of the book. For angles between 72° and 82° P.P.s based on actual differences should be used.

NATURAL COTANGENTS

x	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	Δ	SUBTRACT				
	0°0	0°1	0°2	0°3	0°4	0°5	0°6	0°7	0°8	0°9		1'	2'	3'	4'	5'
0°	∞	573.0	286.5	191.0	143.2	114.6	95.49	81.85	71.62	63.66		Differences vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 22.				
1	57.29	52.08	47.74	44.07	40.92	38.19	35.80	33.69	31.82	30.14						
2	28.64	27.27	26.03	24.90	23.86	22.90	22.02	21.20	20.45	19.74						
3	19.08	18.46	17.89	17.34	16.83	16.35	15.89	15.46	15.06	14.67						
4	14.30	13.95	13.62	13.30	13.00	12.71	12.43	12.16	11.91	11.66						
5	11.43	11.20	10.99	10.78	10.58	10.39	10.20	10.02	9.845	9.677						
6	9.514	9.357	9.205	9.058	8.915	8.777	8.643	8.513	8.386	8.264						
7	8.144	8.028	7.916	7.806	7.700	7.596	7.495	7.396	7.300	7.207						
8	7.115	7.026	6.940	6.855	6.772	6.691	6.612	6.535	6.460	6.386		14	28	42	57	71
9	6.314	6.243	6.174	6.107	6.041	5.976	5.912	5.850	5.789	5.730		13	25	38	50	63
												11	23	34	45	56
												10	20	30	41	51
10	5.671	614	558	503	449	396	343	292	242	193	55	9	18	28	37	46
11	5.145	097	050	5.005	4.959	4.915	872	829	787	745	50	8	17	25	33	42
12	4.705	665	625	586	548	511	474	437	402	366	46	8	15	23	31	38
13	4.331	297	264	230	198	165	134	102	071	041	42	7	14	21	28	35
14	4.011	3.981	3.952	3.923	3.895	3.867	839	812	785	758	39	6	13	19	26	32
											36	6	12	18	24	30
15	3.732	706	681	655	630	606	582	558	534	511	33	6	11	17	22	28
16	3.487	465	442	420	398	376	354	333	312	291	31	5	10	15	21	26
17	3.271	251	230	211	191	172	152	133	115	096	29	5	10	14	19	24
18	3.078	060	042	024	3.006	2.989	2.971	2.954	2.937	2.921	27	4	9	14	18	22
19	2.904	888	872	856	840	824	808	793	778	762	25	4	8	13	17	21
20	2.747	733	718	703	689	675	660	646	633	619	24	4	8	12	16	20
21	.605	592	578	565	552	539	526	513	500	488	22	4	7	11	15	18
22	.475	463	450	438	426	414	402	391	379	367	21	4	7	10	14	18
23	.356	344	333	322	311	300	289	278	267	257	20	3	7	10	13	17
24	.246	236	225	215	204	194	184	174	164	154	19	3	6	9	13	16
25	2.145	135	125	116	106	097	087	078	069	059	17	3	6	9	11	14
26	2.050	041	032	023	014	2.006	1.997	1.988	1.980	1.971	16	3	5	8	11	13
27	1.963	954	946	937	929	921	913	905	897	889	14	2	5	7	9	12
28	.881	873	865	857	849	842	834	827	819	811	13	2	4	6	9	11
29	.804	797	789	782	775	767	760	753	746	739	12	2	4	6	8	10
30	1.732	725	718	711	704	698	691	684	678	671	11	2	4	6	7	9
31	.664	658	651	645	638	632	625	619	613	607	10	2	3	5	7	8
32	.600	594	588	582	576	570	564	558	552	546	9	2	3	5	6	8
33	.540	534	528	522	517	511	505	499	494	488	8	1	3	4	5	7
34	.483	477	471	466	460	455	450	444	439	433	7	1	3	4	5	6
35	1.428	423	418	412	407	402	397	392	387	381	6	1	2	3	4	5
36	.376	371	366	361	356	351	347	342	337	332	5	1	2	3	4	5
37	.327	322	317	313	308	303	299	294	289	285		1	2	3	4	5
38	.280	275	271	266	262	257	253	248	244	239		1	2	3	4	5
39	1.235	230	226	222	217	213	209	205	200	196		1	1	2	3	4

P.P.s for differences exceeding 14, if not shown on this page, should be taken from the inside end cover of the book. For angles between 72° and 82° P.P.s based on actual differences should be used.

NATURAL COTANGENTS

°	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	Δ	SUBTRACT				
	0° 0	0° 1	0° 2	0° 3	0° 4	0° 5	0° 6	0° 7	0° 8	0° 9		1'	2'	3'	4'	5'
40°	1.1918	1875	1833	1792	1750	1708	1667	1626	1585	1544	41	7	14	21	28	34
41	1.1504	1463	1423	1383	1343	1303	1263	1224	1184	1145	40	7	13	20	27	33
42	1.1106	1067	1028	0990	0951	0913	0875	0837	0799	0761	38	6	13	19	25	32
43	1.0724	0686	0649	0612	0575	0538	0501	0464	0428	0392	37	6	12	18	25	31
44	1.0355	0319	0283	0247	0212	0176	0141	0105	0070	0035	36	6	12	18	24	30
45	1.0000	0.9965	9930	9896	9861	9827	9793	9759	9725	9691	34	6	11	17	23	29
46	0.9657	9623	9590	9556	9523	9490	9457	9424	9391	9358	33	6	11	17	22	28
47	0.9325	9293	9260	9228	9195	9163	9131	9099	9067	9036	32	5	11	16	21	27
48	0.9004	8972	8941	8910	8878	8847	8816	8785	8754	8724	31	5	10	16	21	26
49	0.8693	8662	8632	8601	8571	8541	8511	8481	8451	8421	30	5	10	15	20	25
50	0.8391	8361	8332	8302	8273	8243	8214	8185	8156	8127	29	5	10	15	20	24
51	0.8098	8069	8040	8012	7983	7954	7926	7898	7869	7841		5	10	14	19	24
52	0.7813	7785	7757	7729	7701	7673	7646	7618	7590	7563	28	5	9	14	18	23
53	0.7536	7508	7481	7454	7427	7400	7373	7346	7319	7292	27	5	9	14	18	23
54	0.7265	7239	7212	7186	7159	7133	7107	7080	7054	7028	26	4	9	13	18	22
55	0.7002	6976	6950	6924	6899	6873	6847	6822	6796	6771		4	9	13	17	21
56	0.6745	6720	6694	6669	6644	6619	6594	6569	6544	6519	25	4	8	13	17	21
57	0.6494	6469	6445	6420	6395	6371	6346	6322	6297	6273		4	8	12	16	20
58	0.6249	6224	6200	6176	6152	6128	6104	6080	6056	6032	24	4	8	12	16	20
59	0.6009	5985	5961	5938	5914	5890	5867	5844	5820	5797		4	8	12	16	20
60	0.5774	5750	5727	5704	5681	5658	5635	5612	5589	5566	23	4	8	12	15	19
61	0.5543	5520	5498	5475	5452	5430	5407	5384	5362	5340		4	8	11	15	19
62	0.5317	5295	5272	5250	5228	5206	5184	5161	5139	5117		4	7	11	15	18
63	0.5095	5073	5051	5029	5008	4986	4964	4942	4921	4899	22	4	7	11	15	18
64	0.4877	4856	4834	4813	4791	4770	4748	4727	4706	4684		4	7	11	14	18
65	0.4653	4642	4621	4599	4578	4557	4536	4515	4494	4473	21	4	7	11	14	18
66	0.4452	4431	4411	4390	4369	4348	4327	4307	4286	4265		3	7	10	14	17
67	0.4245	4224	4204	4183	4163	4142	4122	4101	4081	4061		3	7	10	14	17
68	0.4040	4020	4000	3979	3959	3939	3919	3899	3879	3859		3	7	10	13	17
69	0.3839	3819	3799	3779	3759	3739	3719	3699	3679	3659	20	3	7	10	13	17
70	0.3640	3620	3600	3581	3561	3541	3522	3502	3482	3463		3	7	10	13	16
71	0.3443	3424	3404	3385	3365	3346	3327	3307	3288	3269		3	6	10	13	16
72	0.3249	3230	3211	3191	3172	3153	3134	3115	3096	3076		3	6	10	13	16
73	0.3057	3038	3019	3000	2981	2962	2943	2924	2905	2886	19	3	6	10	13	16
74	0.2867	2849	2830	2811	2792	2773	2754	2736	2717	2698		3	6	9	13	16
75	0.2679	2661	2642	2623	2605	2586	2568	2549	2530	2512		3	6	9	12	15
76	0.2493	2475	2456	2438	2419	2401	2382	2364	2345	2327		3	6	9	12	15
77	0.2309	2290	2272	2254	2235	2217	2199	2180	2162	2144		3	6	9	12	15
78	0.2126	2107	2089	2071	2053	2035	2016	1998	1980	1962		3	6	9	12	15
79	0.1944	1926	1908	1890	1871	1853	1835	1817	1799	1781		3	6	9	12	15
80	0.1763	1745	1727	1709	1691	1673	1655	1638	1620	1602		3	6	9	12	15
81	0.1584	1566	1548	1530	1512	1495	1477	1459	1441	1423		3	6	9	12	15
82	0.1405	1388	1370	1352	1334	1317	1299	1281	1263	1246		3	6	9	12	15
83	0.1228	1210	1192	1175	1157	1139	1122	1104	1086	1069		3	6	9	12	15
84	0.1051	1033	1016	0998	0981	0963	0945	0928	0910	0892		3	6	9	12	15
85	0.0875	0857	0840	0822	0805	0787	0769	0752	0734	0717		3	6	9	12	15
86	0.0699	0682	0664	0647	0629	0612	0594	0577	0559	0542		3	6	9	12	15
87	0.0524	0507	0489	0472	0454	0437	0419	0402	0384	0367		3	6	9	12	15
88	0.0349	0332	0314	0297	0279	0262	0244	0227	0209	0192		3	6	9	12	15
89	0.0175	0157	0140	0122	0105	0087	0070	0052	0035	0017	18	3	6	9	12	15
90	0.0000															

NATURAL TANGENTS, 82° to 90°

x	0'	1'	2'	3'	4'	5'	6'	7'	8'	9'	10'	
82 00	7.115	130	146	161	176	191	207	222	238	253	269	7 50
82 10	7.269	284	300	316	332	348	364	380	396	412	429	7 40
82 20	7.429	445	462	478	495	511	528	545	562	579	596	7 30
82 30	7.596	613	630	647	665	682	700	717	735	753	770	7 20
82 40	7.770	788	806	824	842	861	879	897	916	934	953	7 10
82 50	7.953	7.972	7.991	8.009	8.028	8.048	8.067	8.086	8.105	8.125	8.144	7 00
83 00	8.144	164	184	204	223	243	264	284	304	324	345	6 50
83 10	8.346	366	386	407	428	449	470	491	513	534	555	6 40
83 20	8.556	577	599	621	643	666	687	709	732	754	777	6 30
83 30	8.771	800	823	846	869	892	915	939	962	986	9.010	6 20
83 40	9.010	034	058	082	106	131	156	180	205	230	255	6 10
83 50	9.255	281	306	332	357	383	409	435	461	488	514	6 00
84 00	9.514	541	568	595	622	649	677	704	732	760	7.788	5 50
84 10	9.788	816	846	873	902	931	960	9.989	10.019	10.048	10.078	5 40
84 20	10.078	108	138	168	199	229	260	291	322	354	385	5 30
84 30	10.39	10.42	10.45	10.48	10.51	10.55	10.58	10.61	10.64	10.68	10.71	5 20
84 40	10.71	10.75	10.78	10.81	10.85	10.88	10.92	10.95	10.99	11.02	11.06	5 10
84 50	11.06	11.10	11.13	11.17	11.20	11.24	11.28	11.32	11.35	11.39	11.43	5 00
85 00	11.43	11.47	11.51	11.55	11.59	11.62	11.66	11.70	11.74	11.79	11.83	4 50
85 10	11.83	11.87	11.91	11.95	11.99	12.03	12.08	12.12	12.16	12.21	12.25	4 40
85 20	12.25	12.29	12.34	12.38	12.43	12.47	12.52	12.57	12.61	12.66	12.71	4 30
85 30	12.71	12.75	12.80	12.85	12.90	12.95	13.00	13.05	13.10	13.15	13.20	4 20
85 40	13.20	13.25	13.30	13.35	13.40	13.46	13.51	13.56	13.62	13.67	13.73	4 10
85 50	13.73	13.78	13.84	13.89	13.95	14.01	14.07	14.12	14.18	14.24	14.30	4 00
86 00	14.30	14.36	14.42	14.48	14.54	14.61	14.67	14.73	14.80	14.86	14.92	3 50
86 10	14.92	14.99	15.06	15.12	15.19	15.26	15.33	15.39	15.46	15.53	15.60	3 40
86 20	15.60	15.68	15.75	15.82	15.89	15.97	16.04	16.12	16.20	16.27	16.35	3 30
86 30	16.35	16.43	16.51	16.59	16.67	16.75	16.83	16.92	17.00	17.08	17.17	3 20
86 40	17.17	17.26	17.34	17.43	17.52	17.61	17.70	17.79	17.89	17.98	18.07	3 10
86 50	18.07	18.17	18.27	18.37	18.46	18.56	18.67	18.77	18.87	18.98	19.08	3 00
87 00	19.08	19.19	19.30	19.41	19.52	19.63	19.74	19.85	19.97	20.09	20.21	2 50
87 10	20.21	20.33	20.45	20.57	20.69	20.82	20.96	21.07	21.20	21.34	21.47	2 40
87 20	21.47	21.61	21.74	21.88	22.02	22.16	22.31	22.45	22.60	22.75	22.90	2 30
87 30	22.90	23.06	23.21	23.37	23.53	23.69	23.86	24.03	24.20	24.37	24.54	2 20
87 40	24.54	24.72	24.90	25.08	25.26	25.45	25.64	25.83	26.03	26.23	26.43	2 10
87 50	26.43	26.64	26.84	27.06	27.27	27.49	27.71	27.94	28.17	28.40	28.64	2 00
88 00	28.64	28.88	29.12	29.37	29.62	29.88	30.14	30.41	30.68	30.96	31.24	1 50
88 10	31.24	31.53	31.82	32.12	32.42	32.73	33.06	33.37	33.69	34.03	34.37	1 40
88 20	34.37	34.72	35.07	35.43	35.80	36.18	36.56	36.96	37.36	37.77	38.19	1 30
88 30	38.19	38.62	39.06	39.51	39.97	40.44	40.92	41.41	41.92	42.43	42.96	1 20
88 40	42.96	43.51	44.07	44.64	45.23	45.83	46.45	47.09	47.74	48.41	49.10	1 10
88 50	49.10	49.82	50.55	51.30	52.08	52.88	53.71	54.56	55.44	56.35	57.29	1 00
89 00	57.29	58.26	59.27	60.31	61.38	62.50	63.66	64.86	66.11	67.40	68.75	0 50
89 10	68.75	70.15	71.62	73.14	74.73	76.39	78.13	79.94	81.85	83.84	85.94	0 40
89 20	85.94	88.14	90.46	92.91	95.49	98.22	101.1	104.2	107.4	110.9	114.6	0 30
89 30	114.6	118.5	122.8	127.3	132.2	137.5	143.2	149.5	156.3	163.7	171.9	0 20
89 40	171.9	180.9	191.0	202.2	214.9	229.2	245.6	264.4	286.5	312.6	343.8	0 10
89 50	343.8	382.0	429.7	491.1	573.0	687.5	859.4	1146	1719	3438	m	0 00
	10'	9'	8'	7'	6'	5'	4'	3'	2'	1'	0'	x

NATURAL COTANGENTS, 0° to 8°

(Read up and from right to left)

0	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100	101	102	103	104	105	106	107	108	109	110	111	112	113	114	115	116	117	118	119	120	121	122	123	124	125	126	127	128	129	130	131	132	133	134	135	136	137	138	139	140	141	142	143	144	145	146	147	148	149	150	151	152	153	154	155	156	157	158	159	160	161	162	163	164	165	166	167	168	169	170	171	172	173	174	175	176	177	178	179	180	181	182	183	184	185	186	187	188	189	190	191	192	193	194	195	196	197	198	199	200	201	202	203	204	205	206	207	208	209	210	211	212	213	214	215	216	217	218	219	220	221	222	223	224	225	226	227	228	229	230	231	232	233	234	235	236	237	238	239	240	241	242	243	244	245	246	247	248	249	250	251	252	253	254	255	256	257	258	259	260	261	262	263	264	265	266	267	268	269	270	271	272	273	274	275	276	277	278	279	280	281	282	283	284	285	286	287	288	289	290	291	292	293	294	295	296	297	298	299	300	301	302	303	304	305	306	307	308	309	310	311	312	313	314	315	316	317	318	319	320	321	322	323	324	325	326	327	328	329	330	331	332	333	334	335	336	337	338	339	340	341	342	343	344	345	346	347	348	349	350	351	352	353	354	355	356	357	358	359	360	361	362	363	364	365	366	367	368	369	370	371	372	373	374	375	376	377	378	379	380	381	382	383	384	385	386	387	388	389	390	391	392	393	394	395	396	397	398	399	400	401	402	403	404	405	406	407	408	409	410	411	412	413	414	415	416	417	418	419	420	421	422	423	424	425	426	427	428	429	430	431	432	433	434	435	436	437	438	439	440	441	442	443	444	445	446	447	448	449	450	451	452	453	454	455	456	457	458	459	460	461	462	463	464	465	466	467	468	469	470	471	472	473	474	475	476	477	478	479	480	481	482	483	484	485	486	487	488	489	490	491	492	493	494	495	496	497	498	499	500	501	502	503	504	505	506	507	508	509	510	511	512	513	514	515	516	517	518	519	520	521	522	523	524	525	526	527	528	529	530	531	532	533	534	535	536	537	538	539	540	541	542	543	544	545	546	547	548	549	550	551	552	553	554	555	556	557	558	559	560	561	562	563	564	565	566	567	568	569	570	571	572	573	574	575	576	577	578	579	580	581	582	583	584	585	586	587	588	589	590	591	592	593	594	595	596	597	598	599	600	601	602	603	604	605	606	607	608	609	610	611	612	613	614	615	616	617	618	619	620	621	622	623	624	625	626	627	628	629	630	631	632	633	634	635	636	637	638	639	640	641	642	643	644	645	646	647	648	649	650	651	652	653	654	655	656	657	658	659	660	661	662	663	664	665	666	667	668	669	670	671	672	673	674	675	676	677	678	679	680	681	682	683	684	685	686	687	688	689	690	691	692	693	694	695	696	697	698	699	700	701	702	703	704	705	706	707	708	709	710	711	712	713	714	715	716	717	718	719	720	721
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

NATURAL SECANTS. 82° to 90°

x	0'	1'	2'	3'	4'	5'	6'	7'	8'	9'	10'	
82 00	7.185	200	215	230	245	260	276	291	306	322	337	7 50
82 10	7.337	353	368	384	400	416	431	447	463	480	496	7 40
82 20	7.496	512	528	545	561	578	594	611	628	644	661	7 30
82 30	7.661	678	695	712	730	747	764	782	799	817	834	7 20
82 40	7.834	852	870	888	906	924	942	960	979	997	1016	7 10
82 50	8.016	1034	1053	1072	1091	1109	1128	1148	1167	1186	1206	7 00
83 00	8.206	1225	1245	1264	1284	1304	1324	1344	1364	1384	1405	6 50
83 10	8.405	1425	1446	1466	1487	1508	1529	1550	1571	1592	1614	6 40
83 20	8.614	1635	1657	1679	1700	1722	1744	1767	1789	1811	1834	6 30
83 30	8.834	1856	1879	1902	1925	1948	1971	1994	2018	2041	2065	6 20
83 40	9.065	2089	2113	2137	2161	2186	2210	2235	2259	2284	2309	6 10
83 50	9.309	2334	2360	2385	2411	2436	2462	2488	2514	2540	2567	6 00
84 00	9.567	2593	2620	2647	2674	2701	2728	2756	2783	2811	2839	5 50
84 10	9.839	2867	2895	2924	2952	2981	3010	3039	3068	3098	3128	5 40
84 20	10.128	3157	3187	3217	3248	3278	3309	3340	3371	3402	3433	5 30
84 30	10.43	3467	3498	3529	3560	3591	3622	3653	3684	3715	3746	5 20
84 40	10.76	3777	3808	3839	3870	3901	3932	3963	3994	4025	4056	5 10
84 50	11.10	4087	4118	4149	4180	4211	4242	4273	4304	4335	4366	5 00
85 00	11.47	4397	4428	4459	4490	4521	4552	4583	4614	4645	4676	4 50
85 10	11.87	4707	4738	4769	4800	4831	4862	4893	4924	4955	4986	4 40
85 20	12.29	5017	5048	5079	5110	5141	5172	5203	5234	5265	5296	4 30
85 30	12.75	5327	5358	5389	5420	5451	5482	5513	5544	5575	5606	4 20
85 40	13.23	5637	5668	5699	5730	5761	5792	5823	5854	5885	5916	4 10
85 50	13.76	5947	5978	6009	6040	6071	6102	6133	6164	6195	6226	4 00
86 00	14.34	6257	6288	6319	6350	6381	6412	6443	6474	6505	6536	3 50
86 10	14.96	6567	6598	6629	6660	6691	6722	6753	6784	6815	6846	3 40
86 20	15.64	6877	6908	6939	6970	7001	7032	7063	7094	7125	7156	3 30
86 30	16.38	7187	7218	7249	7280	7311	7342	7373	7404	7435	7466	3 20
86 40	17.20	7497	7528	7559	7590	7621	7652	7683	7714	7745	7776	3 10
86 50	18.10	7807	7838	7869	7900	7931	7962	7993	8024	8055	8086	3 00
87 00	19.11	8117	8148	8179	8210	8241	8272	8303	8334	8365	8396	2 50
87 10	20.23	8427	8458	8489	8520	8551	8582	8613	8644	8675	8706	2 40
87 20	21.49	8737	8768	8799	8830	8861	8892	8923	8954	8985	9016	2 30
87 30	22.93	9047	9078	9109	9140	9171	9202	9233	9264	9295	9326	2 20
87 40	24.56	9357	9388	9419	9450	9481	9512	9543	9574	9605	9636	2 10
87 50	26.45	9667	9698	9729	9760	9791	9822	9853	9884	9915	9946	2 00
88 00	28.65	9977	10008	10039	10070	10101	10132	10163	10194	10225	10256	1 50
88 10	31.26	10287	10318	10349	10380	10411	10442	10473	10504	10535	10566	1 40
88 20	34.38	10597	10628	10659	10690	10721	10752	10783	10814	10845	10876	1 30
88 30	38.20	10907	10938	10969	11000	11031	11062	11093	11124	11155	11186	1 20
88 40	42.98	11217	11248	11279	11310	11341	11372	11403	11434	11465	11496	1 10
88 50	49.11	11527	11558	11589	11620	11651	11682	11713	11744	11775	11806	1 00
89 00	57.30	11837	11868	11899	11930	11961	11992	12023	12054	12085	12116	0 50
89 10	68.76	12147	12178	12209	12240	12271	12302	12333	12364	12395	12426	0 40
89 20	85.95	12457	12488	12519	12550	12581	12612	12643	12674	12705	12736	0 30
89 30	114.6	12767	12798	12829	12860	12891	12922	12953	12984	13015	13046	0 20
89 40	171.9	13077	13108	13139	13170	13201	13232	13263	13294	13325	13356	0 10
89 50	343.8	13387	13418	13449	13480	13511	13542	13573	13604	13635	13666	0 00
	10'	9'	8'	7'	6'	5'	4'	3'	2'	1'	0'	x

secant

0 00	1.0000	90 00
0 34	0.0001	89 26
0 59	0.0002	89 01
1 16	0.0003	88 44
1 30	0.0004	88 30
1 43	0.0005	88 17
1 53	0.0006	88 07
2 03	0.0007	87 57
2 13	0.0008	87 47
2 21	0.0009	87 39
2 29	0.0010	87 31
2 37	0.0011	87 23
2 44	0.0012	87 16
2 51	0.0013	87 09
2 58	0.0014	87 02
3 05	0.0015	86 55

cosecant

x	cosec
0	∞
124	3438
190	3439
238	3440
278	3441
312	3442

rad.

0.00	57.30
1.78	57.31
2.57	57.32
3.16	57.33
3.67	57.34
4.11	57.35
4.58	57.36
5.21	57.37

rad.

0.000	1.0000
0.173	0.0001
0.300	0.0002
0.387	0.0003
0.458	0.0004
0.519	0.0005
0.574	0.0006
0.624	0.0007
0.670	0.0008
0.713	0.0009
0.754	0.0010
0.793	0.0011
0.830	0.0012

cosec x = 1/sin x

where x is taken from the table in the same units as x

Example.

Find x in radians when cosec x = 12.34

or for 12.34 1.0011

1.0011

12.34

0.0811

NATURAL COSECANTS. 0° to 8°

(Read up and from right to left)

x	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	Δ	ADD				
	00.0	00.1	00.2	00.3	00.4	00.5	00.6	00.7	00.8	00.9		1'	2'	3'	4'	5'
00	1.0000	0000	0000	0000	0000	0000	0001	0001	0001	0001	1	See small Table p. 23, top right.				
1	0002	0002	0002	0003	0003	0003	0004	0004	0005	0006						
2	0006	0007	0007	0008	0009	0010	0010	0011	0012	0013						
3	0014	0015	0016	0017	0018	0019	0020	0021	0022	0023						
4	0024	0026	0027	0028	0030	0031	0032	0034	0035	0037	2	0	0	0	1	1
5	0038	0040	0041	0043	0045	0046	0048	0050	0051	0053		0	0	1	1	1
6	0055	0057	0059	0061	0063	0065	0067	0069	0071	0073		0	1	1	1	2
7	0075	0077	0079	0082	0084	0086	0089	0091	0093	0096		0	1	1	2	2
8	0098	0101	0103	0106	0108	0111	0114	0116	0119	0122	3	0	1	1	2	2
9	0125	0127	0130	0133	0136	0139	0142	0145	0148	0151		0	1	1	2	2
10	0154	0157	0161	0164	0167	0170	0174	0177	0180	0184	4	1	1	2	2	3
11	0187	0191	0194	0198	0201	0205	0209	0212	0216	0220		1	1	2	2	3
12	0223	0227	0231	0235	0239	0243	0247	0251	0255	0259		1	1	2	3	3
13	0263	0267	0271	0276	0280	0284	0288	0293	0297	0302		1	1	2	3	4
14	0306	0311	0315	0320	0324	0329	0334	0338	0343	0348	5	1	2	2	3	4
15	0353	0358	0363	0367	0372	0377	0382	0388	0393	0398		1	2	3	4	4
16	0403	0408	0413	0419	0424	0429	0435	0440	0446	0451		1	2	3	4	5
17	0457	0463	0468	0474	0480	0485	0491	0497	0503	0509		1	2	3	4	5
18	0515	0521	0527	0533	0539	0545	0551	0557	0564	0570	7	1	2	3	4	5
19	0576	0583	0589	0595	0602	0608	0615	0622	0628	0635		2	3	4	5	6
20	0642	0649	0655	0662	0669	0676	0683	0690	0697	0704		1	2	3	5	6
21	0711	0719	0726	0733	0740	0748	0755	0763	0770	0778		1	2	4	5	6
22	0785	0793	0801	0808	0816	0824	0832	0840	0848	0856	8	1	3	4	5	7
23	0864	0872	0880	0888	0896	0904	0913	0921	0929	0938		1	3	4	5	7
24	0946	0955	0963	0972	0981	0989	0998	1007	1016	1025		1	3	4	6	7
25	1.1034	1043	1052	1061	1070	1079	1089	1098	1107	1117	9	2	3	5	6	8
26	1126	1136	1145	1155	1164	1174	1184	1194	1203	1213		2	3	5	6	8
27	1223	1233	1243	1253	1264	1274	1284	1294	1305	1315		2	3	5	7	8
28	1326	1336	1347	1357	1368	1379	1390	1401	1412	1423		2	4	5	7	9
29	1434	1445	1456	1467	1478	1490	1501	1512	1524	1535	10	2	4	6	7	9
30	1.1547	1559	1570	1582	1594	1606	1618	1630	1642	1654		2	4	6	8	10
31	1666	1679	1691	1703	1716	1728	1741	1753	1766	1779		2	4	6	8	10
32	1792	1805	1818	1831	1844	1857	1870	1883	1897	1910		2	4	7	9	11
33	1924	1937	1951	1964	1978	1992	2006	2020	2034	2048	13	2	5	7	9	12
34	2062	2076	2091	2105	2120	2134	2149	2163	2178	2193		2	5	7	10	12
35	1.2208	2223	2238	2253	2268	2283	2299	2314	2329	2345		3	5	8	10	13
36	2361	2376	2392	2408	2424	2440	2456	2472	2489	2505	16	3	5	8	11	13
37	2521	2538	2554	2571	2588	2605	2622	2639	2656	2673		3	6	8	11	14
38	2690	2708	2725	2742	2760	2778	2796	2813	2831	2849		3	6	9	12	15
39	2868	2886	2904	2923	2941	2960	2978	2997	3016	3035		3	6	9	13	16
40	1.3054	3073	3093	3112	3131	3151	3171	3190	3210	3230	20	3	7	10	13	17
41	3250	3270	3291	3311	3331	3352	3373	3393	3414	3435		3	7	10	14	17
42	3456	3478	3499	3520	3542	3563	3585	3607	3629	3651		4	7	11	15	18
43	3673	3696	3718	3741	3763	3786	3809	3832	3855	3878		4	8	11	15	19
44	3902	3925	3949	3972	3996	4020	4044	4069	4093	4118	24	4	8	12	16	20
45	1.4142	4167	4192	4217	4242	4267	4293	4318	4344	4370		4	8	13	17	21
46	4396	4422	4448	4474	4501	4527	4554	4581	4608	4635		4	9	13	18	22
47	4663	4690	4718	4746	4774	4802	4830	4859	4887	4916		5	9	14	19	23
48	4945	4974	5003	5032	5062	5092	5121	5151	5182	5212	30	5	10	15	20	25
49	1.5243	5273	5304	5335	5366	5398	5429	5461	5493	5525		5	10	16	21	26

NATURAL SECANTS

X	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	Δ	ADD				
	0°-0	0°-1	0°-2	0°-3	0°-4	0°-5	0°-6	0°-7	0°-8	0°-9		1'	2'	3'	4'	5'
50°	1.556	559	562	566	569	572	575	579	582	586	3	1	1	2	2	3
51	.589	592	596	599	603	606	610	613	617	621		1	1	2	2	3
52	.624	628	632	635	639	643	646	650	654	658		1	1	2	3	3
53	.662	666	669	673	677	681	685	689	693	697		1	1	2	3	3
54	.701	705	710	714	718	722	726	731	735	739	4	1	1	2	3	3
55	1.743	748	752	757	761	766	770	775	779	784		1	2	2	3	3
56	.788	793	798	802	807	812	817	821	826	831		1	2	2	3	4
57	.836	841	846	851	856	861	866	871	877	882	5	1	2	3	3	4
58	.887	892	898	903	908	914	919	925	930	936		1	2	3	4	5
59	.942	947	953	959	964	970	976	982	988	1.994	6	1	2	3	4	5
60	2.000	006	012	018	025	031	037	043	050	056		1	2	3	4	5
61	.063	069	076	082	089	096	103	109	116	123		1	2	3	4	6
62	.130	137	144	151	158	166	173	180	188	195	7	1	2	4	5	6
63	.203	210	218	226	233	241	249	257	265	273	8	1	3	4	5	7
64	.281	289	298	306	314	323	331	340	349	357		1	3	4	6	7
65	2.366	376	384	393	402	411	421	430	439	449	9	2	3	5	6	8
66	.459	468	478	488	498	508	518	528	538	549	10	2	3	5	7	8
67	.559	570	581	591	602	613	624	635	647	658	11	2	4	6	7	9
68	.659	681	693	705	716	729	741	753	765	778	12	2	4	6	8	10
69	.790	803	816	829	842	855	869	882	896	910	13	2	4	7	9	11
70	2.924	938	952	967	981	2.996	3.011	3.026	3.041	3.056	15	2	5	7	10	12
71	3.072	087	103	119	135	3.152	168	185	202	219	16	3	5	8	11	13
72	.236	254	271	289	307	326					18	3	6	9	12	15
						326	344	363	382	401	19	3	6	9	13	16
73	.430	440	460	480	500	521					20	3	7	10	13	17
						521	542	563	584	606	21	4	7	11	14	18
74	.620	650	673	695	719	742					23	4	8	11	15	19
						742	766	790	814	839	24	4	8	12	16	20
75	3.864	880	915	941	967	3.994					26	4	9	13	17	22
						3.994	4.021	4.049	4.077	4.105	28	5	9	14	19	23
76	4.134	163	192	222	253	4.284					30	5	10	15	20	25
						284	315	347	379	412	32	5	11	16	21	27
77	4.445	479	514	549	584	4.620					35	6	12	18	23	29
						620	657	694	732	771	38	6	13	19	25	32
78	4.810	850	890	931	4.973	5.016					41	7	14	21	27	34
						5.016	059	103	148	194	45	8	15	22	30	38
79	5.241	288	337	386	436	487					49	8	16	25	33	41
						487	540	593	647	702	54	9	18	27	36	45
80	5.759	5.816	5.875	5.935	5.996	6.059					60	10	20	30	40	50
						6.059	6.123	6.188	6.255	6.323	67	11	22	33	45	56
81	6.392	6.464	6.537	6.611	6.687	6.765					75	12	25	37	50	62
						6.765	6.845	6.927	7.011	7.097	84	14	28	42	56	70
82	7.185	7.276	7.368	7.463	7.561	7.661	7.764	7.870	7.979	8.091						
83	8.206	8.324	8.446	8.571	8.700	8.834	8.971	9.113	9.259	9.411						
84	9.567	9.728	9.895	10.07	10.25	10.43	10.63	10.83	11.03	11.25						
85	11.47	11.71	11.95	12.20	12.47	12.75	13.03	13.34	13.65	13.99						
86	14.34	14.70	15.09	15.50	15.93	16.38	16.86	17.37	17.91	18.49						
87	19.11	19.77	20.47	21.23	22.04	22.93	23.88	24.92	26.05	27.29						
88	28.65	30.16	31.84	33.71	35.81	38.20	40.93	44.08	47.75	52.09						
89	57.30	63.66	71.62	81.85	95.49	114.6	143.2	191.0	286.5	573.0						
90	∞															

Differences vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 23.

P.P.s for differences exceeding 16, if not shown on this page, should be taken from the inside end cover of the book. For angles between 72° and 82° P.P.s based on actual differences should be used.

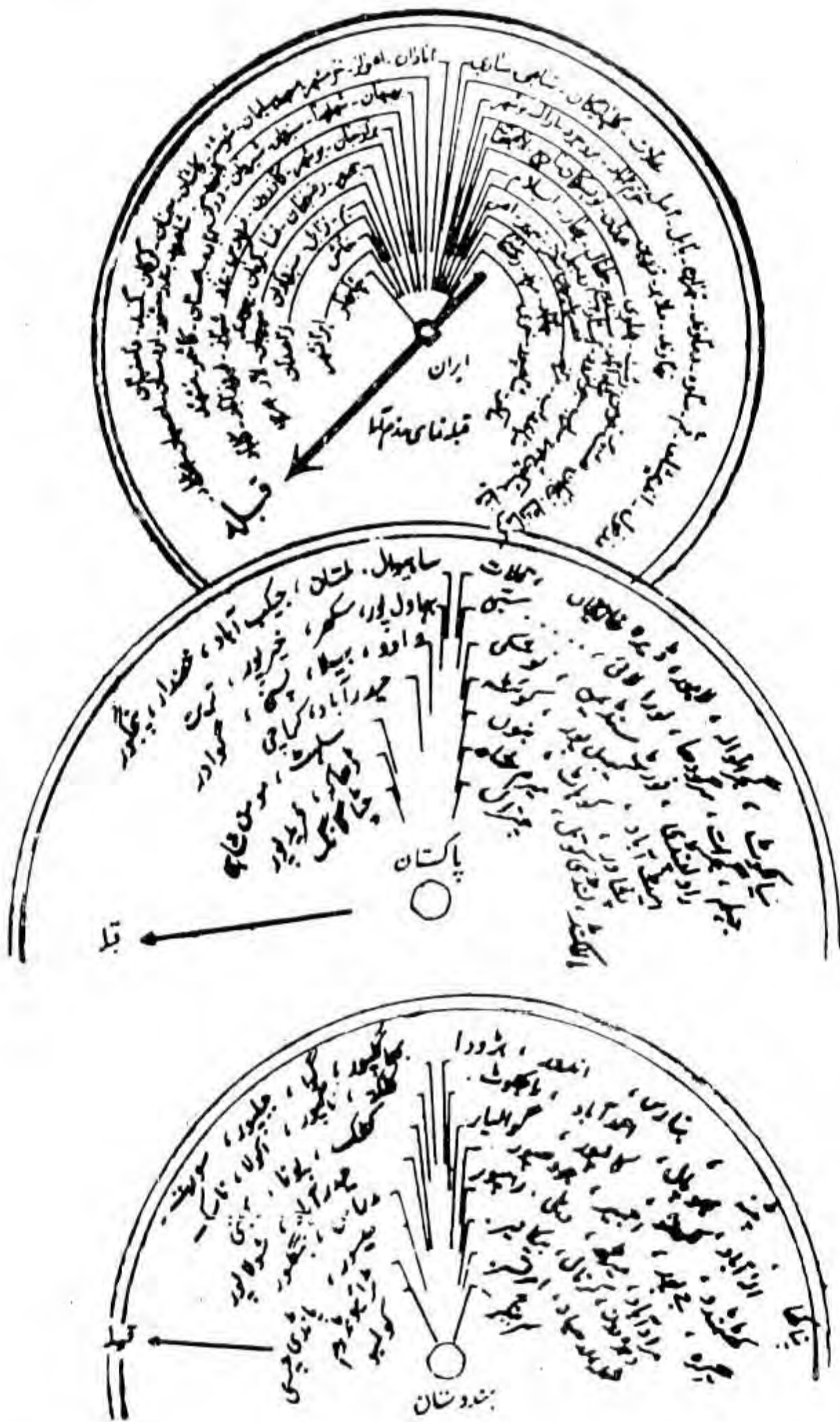
x	0°	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	J	SUBTRACT				
	00.0	00.1	00.2	00.3	00.4	00.5	00.6	00.7	00.8	00.9		1'	2'	3'	4'	5'
0°	∞	573.0	286.5	191.0	143.2	114.6	95.49	81.85	71.62	63.66		Differences vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 23.				
1	57.30	52.09	47.75	44.08	40.93	38.20	35.81	33.71	31.84	30.16						
2	28.65	27.29	26.05	24.92	23.88	22.93	22.04	21.23	20.47	19.77						
3	19.11	18.49	17.91	17.37	16.86	16.38	15.93	15.50	15.09	14.70						
4	14.34	13.99	13.65	13.34	13.03	12.75	12.47	12.20	11.95	11.71						
5	11.47	11.25	11.03	10.83	10.63	10.43	10.25	10.07	9.895	9.728						
6	9.567	9.411	9.259	9.113	8.971	8.834	8.700	8.571	8.446	8.324						
7	8.206	8.091	7.979	7.870	7.764	7.661	7.561	7.463	7.368	7.276						
8	7.185	7.097	7.011	6.927	6.845	6.765	6.687	6.611	6.537	6.464	84	14	28	42	56	70
9	6.392	6.323	6.255	6.188	6.123	6.059	5.996	5.935	5.875	5.816	75	12	25	37	50	62
10	5.759	702	647	593	540	487	436	386	337	288	67	11	22	33	45	56
11	5.241	194	148	103	059	5.016	4.973	4.931	4.890	4.850	60	10	20	30	40	50
12	4.810	771	732	694	657	4.620	584	549	514	479	54	9	18	27	36	45
13	4.445	412	379	347	315	284	253	222	192	163	49	8	16	25	33	41
14	4.134	105	077	049	4.021	3.994	967	941	915	889	45	8	15	22	30	38
15	3.864	839	814	790	766	742	719	695	673	650	41	7	14	21	27	34
16	3.628	606	584	563	542	521	500	480	460	440	38	6	13	19	25	32
17	3.420	401	382	363	344	326	307	289	271	254	35	6	12	18	23	29
18	3.236	219	202	185	168	152	135	119	103	087	32	5	11	16	21	27
19	3.072	056	041	026	3.011	2.996	2.981	2.967	2.952	2.938	30	5	10	15	20	25
20	2.924	910	896	882	869	855	842	829	816	803	28	5	9	14	19	23
21	2.790	778	765	753	741	729	716	705	693	681	26	4	9	13	17	22
22	2.669	658	647	635	624	613	602	591	581	570	24	4	8	12	16	20
23	2.559	549	538	528	518	508	498	488	478	468	23	4	8	11	15	19
24	2.459	449	439	430	421	411	402	393	384	375	21	4	7	11	14	18
25	2.366	357	349	340	331	323	314	306	298	289	20	3	7	10	13	17
26	2.281	273	265	257	249	241	233	226	218	210	19	3	6	9	12	16
27	2.203	195	188	180	173	166	158	151	144	137	18	3	6	9	12	15
28	2.130	123	116	109	103	096	089	082	076	069	16	3	5	8	11	14
29	2.063	056	050	043	037	031	025	018	012	006	15	2	5	7	10	13
30	2.000	1.994	1.988	1.982	1.976	1.970	1.964	1.959	1.953	1.947	13	2	4	7	9	11
31	1.942	936	930	925	919	914	908	903	898	892	12	2	4	6	8	10
32	1.887	882	877	871	866	861	856	851	846	841	11	2	4	5	7	9
33	1.836	831	826	821	817	812	807	802	798	793	10	2	3	5	7	8
34	1.788	784	779	775	770	766	761	757	752	748	9	2	3	5	6	8
35	1.743	739	735	731	726	722	718	714	710	705	8	1	3	4	6	7
36	1.701	697	693	689	685	681	677	673	669	666	7	1	3	4	5	7
37	1.662	658	654	650	646	643	639	635	632	628		1	2	4	5	6
38	1.624	621	617	613	610	606	603	599	596	592		1	2	3	4	6
39	1.589	586	582	579	575	572	569	566	562	559		1	2	3	4	5

P.P.s for differences exceeding 16, if not shown on this page, should be taken from the inside end cover of the book. For angles between 8° and 18° P.P.s based on actual differences should be used.

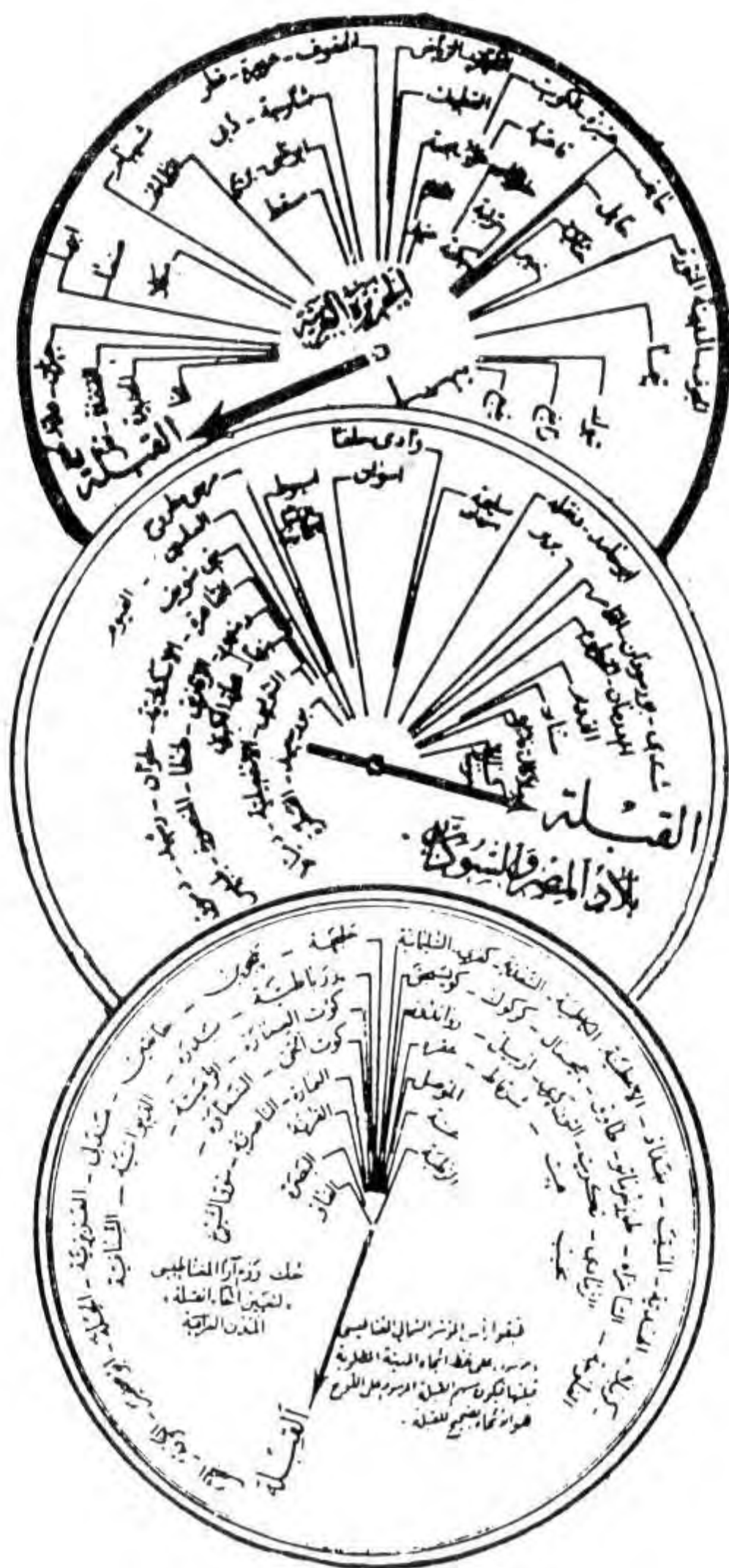
NATURAL COSECANTS

x	0°	6°	12°	18°	24°	30°	36°	42°	48°	54°	د	SUBTRACT				
	0°-0	0°-1	0°-2	0°-3	0°-4	0°-5	0°-6	0°-7	0°-8	0°-9		1°	2°	3°	4°	5°
40°	1.5557	5525	5493	5461	5429	5398	5366	5335	5304	5273	31	5	10	16	21	26
41	5243	5212	5182	5151	5121	5092	5062	5032	5003	4974	30	5	10	15	20	25
42	4945	4916	4887	4859	4830	4802	4774	4746	4718	4690	28	5	9	14	19	23
43	4663	4635	4608	4581	4554	4527	4501	4474	4448	4422	27	4	9	13	18	22
44	4396	4370	4344	4318	4293	4267	4242	4217	4192	4167	25	4	8	13	17	21
45	1.4142	4118	4093	4069	4044	4020	3996	3972	3949	3925	24	4	8	12	16	20
46	3902	3878	3855	3832	3809	3786	3763	3741	3718	3696	23	4	8	11	15	19
47	3673	3651	3629	3607	3585	3563	3542	3520	3499	3478	22	4	7	11	15	18
48	3456	3435	3414	3393	3373	3352	3331	3311	3291	3270	21	3	7	10	14	17
49	3250	3230	3210	3190	3171	3151	3131	3112	3093	3073	20	3	7	10	13	17
50	1.3054	3035	3016	2997	2978	2960	2941	2923	2904	2886	19	3	6	9	13	16
51	2868	2849	2831	2813	2796	2778	2760	2742	2725	2708	18	3	6	9	12	15
52	2690	2673	2656	2639	2622	2605	2588	2571	2554	2538	17	3	6	8	11	14
53	2521	2505	2489	2472	2456	2440	2424	2408	2392	2376	16	3	5	8	11	13
54	2361	2345	2329	2314	2299	2283	2268	2253	2238	2223	15	3	5	8	10	13
55	1.2208	2193	2178	2163	2149	2134	2120	2105	2091	2076	14	2	5	7	10	12
56	2062	2048	2034	2020	2006	1992	1978	1964	1951	1937		2	5	7	9	12
57	1924	1910	1897	1883	1870	1857	1844	1831	1818	1805	13	2	4	7	9	11
58	1792	1779	1766	1753	1741	1728	1716	1703	1691	1679	12	2	4	6	8	10
59	1666	1654	1642	1630	1618	1606	1594	1582	1570	1559		2	4	6	8	10
60	1.1547	1535	1524	1512	1501	1490	1478	1467	1456	1445	11	2	4	6	7	9
61	1434	1423	1412	1401	1390	1379	1368	1357	1347	1336	10	2	4	5	7	9
62	1326	1315	1305	1294	1284	1274	1264	1253	1243	1233		2	3	5	7	8
63	1223	1213	1203	1194	1184	1174	1164	1155	1145	1136	9	2	3	5	6	8
64	1126	1117	1107	1098	1089	1079	1070	1061	1052	1043		2	3	5	6	8
65	1.1034	1025	1016	1007	0998	0989	0981	0972	0963	0955	8	1	3	4	6	7
66	0946	0938	0929	0921	0913	0904	0896	0888	0880	0872		1	3	4	5	7
67	0864	0856	0848	0840	0832	0824	0816	0808	0801	0793	7	1	3	4	5	7
68	0785	0778	0770	0763	0755	0748	0740	0733	0726	0719		1	2	4	5	6
69	0711	0704	0697	0690	0683	0676	0669	0662	0655	0649	6	1	2	3	5	6
70	1.0642	0635	0628	0622	0615	0608	0602	0595	0589	0583		1	2	3	4	6
71	0576	0570	0564	0557	0551	0545	0539	0533	0527	0521	5	1	2	3	4	5
72	0515	0509	0503	0497	0491	0485	0480	0474	0468	0463		1	2	3	4	5
73	0457	0451	0446	0440	0435	0429	0424	0419	0413	0408	4	1	2	3	4	4
74	0403	0398	0393	0388	0382	0377	0372	0367	0363	0358		1	2	2	3	4
75	1.0353	0348	0343	0338	0334	0329	0324	0320	0315	0311	3	1	2	2	3	4
76	0306	0302	0297	0293	0288	0284	0280	0276	0271	0267		1	1	2	3	4
77	0263	0259	0255	0251	0247	0243	0239	0235	0231	0227	2	1	1	2	3	3
78	0223	0220	0216	0212	0209	0205	0201	0198	0194	0191		1	1	2	2	3
79	0187	0184	0180	0177	0174	0170	0167	0164	0161	0157	1	1	1	2	2	3
80	1.0154	0151	0148	0145	0142	0139	0136	0133	0130	0127		0	1	1	2	2
81	0125	0122	0119	0116	0114	0111	0108	0106	0103	0101	2	0	1	1	2	2
82	0098	0096	0093	0091	0089	0086	0084	0082	0079	0077		0	1	1	2	2
83	0075	0073	0071	0069	0067	0065	0063	0061	0059	0057	1	0	1	1	1	2
84	0055	0053	0051	0050	0048	0046	0045	0043	0041	0040		0	1	1	1	1
85	1.0038	0037	0035	0034	0032	0031	0030	0028	0027	0026	1	0	0	1	1	1
86	0024	0023	0022	0021	0020	0019	0018	0017	0016	0015		0	0	0	1	1
87	0014	0013	0012	0011	0010	0010	0009	0008	0007	0007	1	0	0	0	1	1
88	0006	0006	0005	0004	0004	0003	0003	0003	0002	0002		0	0	0	1	1
89	0002	0001	0001	0001	0001	0000	0000	0000	0000	0000	1	0	0	0	1	1
90	1.0000											0	0	0	1	1

See small Table
p. 23, top right.

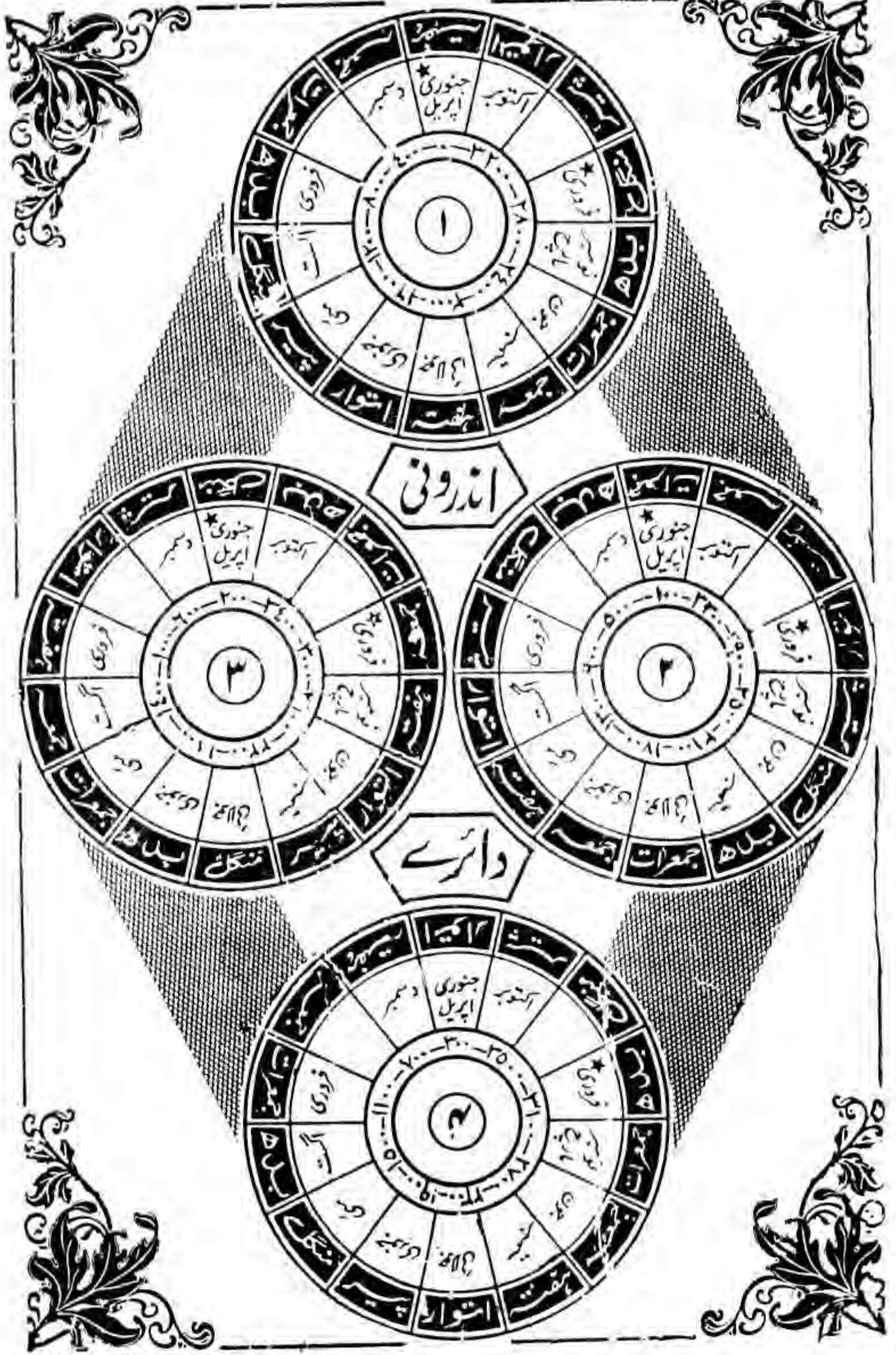


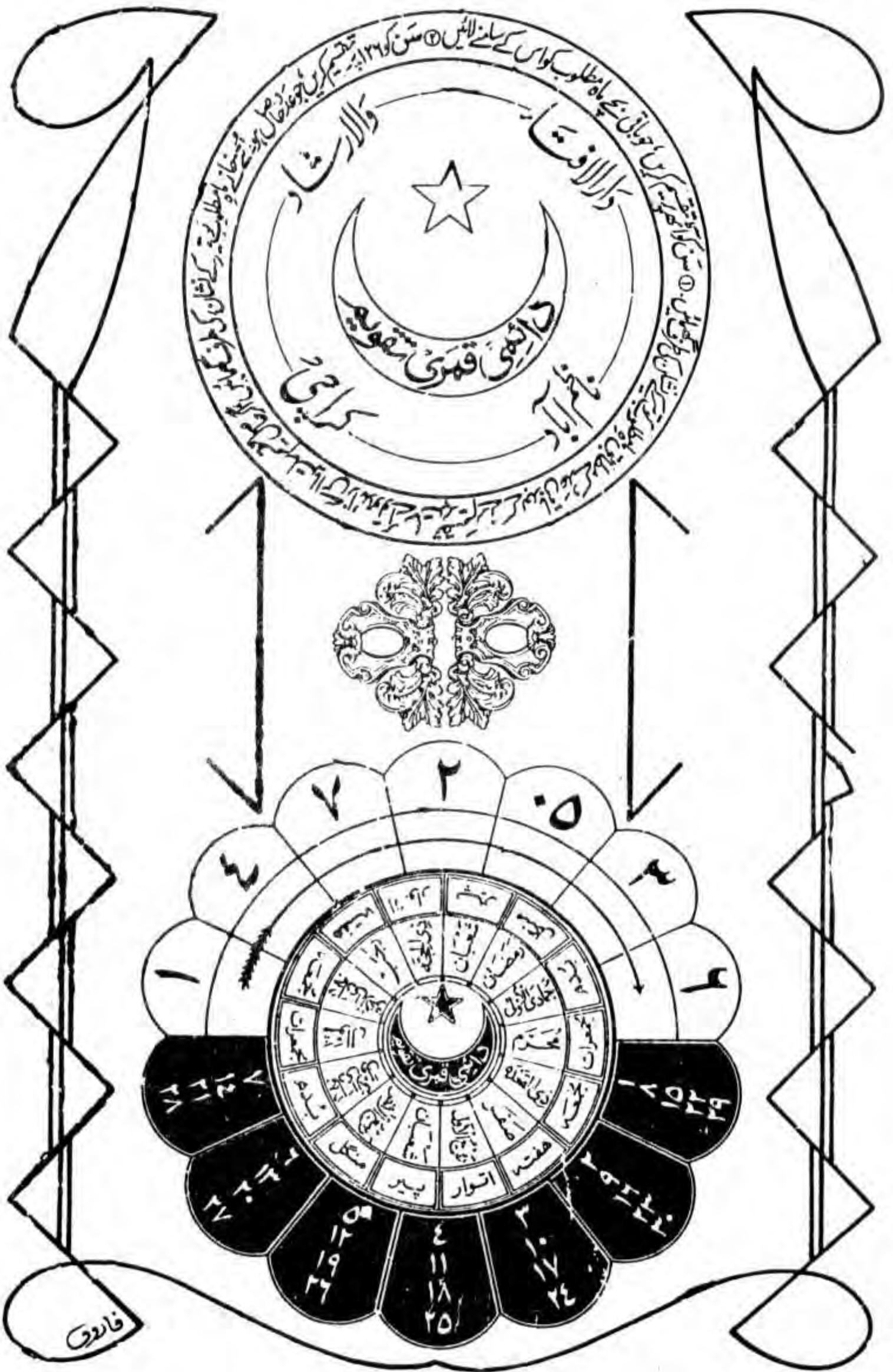
قطب نما کی سوئی شہر کی سمت پر کھنسرے تیر کا نشان سمت قبلہ پر ہوگا۔ جنزاقیاتی قطب اور وقتا طیبی قطب کا فرق ملحوظ رکھا گیا ہے۔





نقشہ ملا میں قطب نما کی سوئی شہر کی سمت پر رکھنے سے تیر کا نشان سمت قبلہ پر ہو گا۔ نقشہ ۲۱ اور ۲۲ میں قطب نما کی سوئی شمالی تیر پر رکھنے سے چھوٹے تیر سمت قبلہ پر ہوں گے۔







دوست دشمن سب سے مجذب قائل ہیں مگر
کوئی قائل ہے زبان سے کوئی قائل دل میں ہے
مجدوب

انوار الشیخ

فقیہ العصر شیخ الحدیث، مفتی اعظم
حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی دہلی کے

نصیحت آموز و بصیرت افروز حالات و ارشادات
جن کے مطالعہ سے ہمیشہ لوگوں کی زندگیوں میں ایسا انقلاب عظیم
آگیا کہ وہ دنیا ہی میں جنت کے مزے لے رہے ہیں۔

باضافات کیساتھ پانچ ضخیم جلدیں

ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل کراچی
پاکستان چوک